UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232754

UNIVERSAL
LIBRARY

جملہ حقوق بذریعۂ رجسٹری سرکار عالی و سرکار عظمت مدار محفوظ ہیں

حصۂ اوّل و دوم

بستانِ آصفیہ

یعنی

مکمل حالات سلطنت آصفیہ

مؤلفہ

مانک راؤ وٹھل راؤ

مؤلف تفریح الحیات، سریمان چکرورتی راجہ اشوک کا جیون چرتر ویدورنیتی وغیرہ

باہتمام سید محمد طاہر رضا

در مطبع انوار الاسلام حیدرآباد دکن بخلیہ طبع محلی گردید

۲۰ جمادی الثانی ۱۳۳۶ ہجری ..... قیمت سات روپیہ بکیہ محصول ڈاک

بار اول

پانصد جلد

جملہ حقوق بذریعۂ رجسٹری سرکار عالی و سرکار عظمت مدار محفوظ ہیں

حصۂ اول

بستانِ آصفیہ

یعنی

مکمل حالات سلطنت آصفیہ

مؤلفہ

مانک راؤ وٹھل راؤ

مؤلف تفریح الحیات، سرمیان چکرورتی، راجہ اشوک کا جیون چرتر، وید ورنیتی وغیرہ

باہتمام سید محمد طاہر رضا

مطبع انوار الاسلام حیدرآباد دکن بحلیہ طبع محلی گردید

بار اول ..... پانصد جلد

مختصر فہرست تاریخ بستان آصفیہ

فصل	نام مضمون	صفحہ
	حصہ اوّل	
	نذر دام اقبالہ	
	شبیہ اعلیحضرت قدر قدرت اندرون ٹائٹل	
	شبیہ خاکسار مولف۔	
	تفصیلی فہرست کتاب	۱
	دیباچہ	۱
	اصل کتاب	
	باب اول	
۱	جغرافیہ۔	۱
۲	سلسلہ قطب شاہیہ۔	۲۰
۳	سلسلہ آصفیہ۔	۳۹
۴	صرف خاص کی ابتدا اور تاریخی و ضروری امور۔	۱۲۳
۵	مدار المہامان دولت آصفیہ۔	۱۳۷
	باب ۲	
۱	دفتر فینانس۔	۱۴۶
۲	محاسبی۔	۱۴۸
۳	سکہ۔	۱۶۲

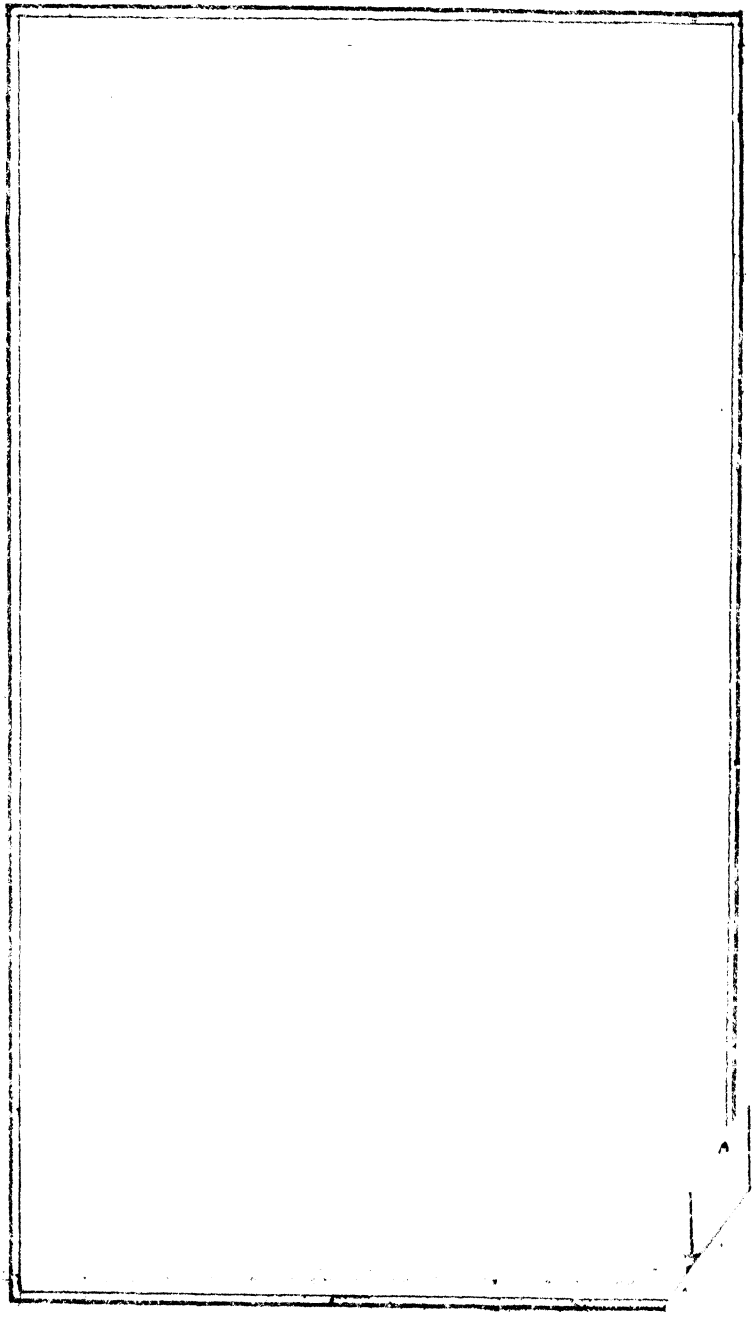
فصل	نام مضمون	صفحہ
۴	خزانہ عامرہ سرکار عالی۔	۱۸۳
۵	ریلوے۔	۱۹۴
۶	معدنیات۔	۲۰۰
۷	تعمیرات و آبپاشی۔	۲۰۱
۸	تخمۂ آمدنی و اخراجات تحقیقی تمامک محروسہ سرکار عالی۔	۲۰۵
	باب ۳	
۱	متعلقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ	۲۶۱
۲	عدالت	۲۶۲
۳	کوتوالی۔	۲۹۰
۴	محابس و دار الطبع سرکار عالی۔	۲۹۶
۵	کاغذ مہور۔	۲۹۸
۶	رجسٹریشن۔	۳۰۶
۷	صفائی۔	۳۰۷
۸	صدارت العالیہ و امور مذہبی۔	۳۰۸
۹	ٹپہ خانہ سرکار عالی و سرکار عظمت مدار وٹیلیگراف۔	۳۲۲
۱۰	تعلیمات۔	۳۴۰

فصل	نام مضمون	صفحہ
۱۱	طبابت۔	۳۶۴
	باب ۴	
۱	مالگزاری۔	۳۷۱
۲	کروڑگیری۔	۳۷۸
۳	کورٹ آف وارڈس۔	۳۸۱
۴	سررشتہ انعام۔	۳۸۱
۵	پیمایش وبندوبست۔	۳۸۶
۶	جنگلات۔	۳۸۸
۷	آبکاری۔	۳۸۹
۸	افیون۔	۳۹۱
	باب ۵	
۱	فوج۔	۳۹۲
۲	دفتر ملکی دارالانشا منشی خانہ۔	۴۱۳
۳	ٹیلیفون۔	۴۱۴
۴	سنہ فصلی کا آغاز اور اسکی تبدیلیاں	۴۱۴
۵	مردم شماری۔	۴۱۷
۶	تعطیلات۔	۴۲۸
۷	خطابات۔	۴۴۲
۸	اخراج۔	۴۷۰
	باب ۶	

فصل	نام مضمون	صفحہ
۱	رزیڈنسی حیدرآباد۔	۴۸۲
۲	آمدورفت شہزادگان یورپ وایسرایان وکمانڈران چیفان ہند	۴۸۸
۳	عہدنامجات نیمابین سرکار عالی وسرکار عظمت مدار وغیرہ۔	۴۹۷
۴	ملک برار۔	۵۳۵
	حصہ دوم	
	سرورق	۵۳۹
	مختصر فہرست متعلقہ مضامین حصہ دوم	۵۴۰
	باب اول	
۱	قدیم راجایان وشاہان دکن۔	۵۴۱
۲	حالات خاندان پائیگاہ۔	۵۴۸
۳	حالات نواب سرخورشید جاہ مرحوم	۵۵۵
۴	حالات نواب سرآسمانجاہ مرحوم۔	۵۶۸
۵	حالات نواب سروقار الامرا قبال الدولہ مرحوم۔	۵۸۳
۶	حالات نواب شمس الملک ظفرجنگ مرحوم	۵۹۶
۷	حالات خاندان سرسالارجنگ اول	۶۱۵
۸	حالات خاندان پشیکاری۔	۶۳۱
۹	حالات سمستان۔	۶۴۳

فصل	نام مضمون	صفحہ
	باب ۲	
۱	حیدر آباد دکن کے مناظر اور عمارتین	۶۴۵
۲	سوسائٹیان انجمن وکلب وکتب خانے	۶۷۳
۳	اخبارات ورسائل جات قانونی و نظم ونثر۔	۶۸۹
۴	تحفظ حقوق تصنیف وتالیف کتب	۷۰۵
۵	فہرست کتب تواریخ متعلق ملک دکن فی نظم ونظام۔	۷۱۶
۶	تجارت وکارخانہ جات۔	۷۲۷
۷	مذہبی مراسم وکھیل تماشے۔	۷۴۲
	باب ۳	

فصل	نام مضمون	صفحہ
۱	یتیم خانہ وکٹوریہ میموریل فنڈ	۷۵۸
۲	قیام وشکست دفاتر۔	۷۶۲
۳	مشہور لوگون کی موت۔	۷۶۴
۴	مختلف واقعات۔	۷۸۴
۵	احکام متفرق ودیگر معلومات۔	۷۹۸
۶	قحط۔	۸۰۲
۷	رود موسیٰ کی طغیانیان۔	۸۰۴
	ضمیمہ۔	۱
	اشتہار کتب۔	



تہدیہ

مین اس ناچیز کتاب کو اپنے واجب التعظیم والد بزرگوار وٹھل راؤ صاحب بیکنٹھ باشی کے نام نامی کے ساتھ اُنکی اُس پدرانہ شفقت کی یادگار کے طور پر معنون کرنیکی عزت حاصل کرتا ہون جو اُنھون نے میری پرورش اور تعلیم و تربیت کے متعلق مبذول فرمائی تھی۔

خاکسار

مؤلف



H. H. Nizam of Hydrabad. हैदराबादचे निजाम.



माणिकराव विठ्ठलराव हुसेनसहा, हैद्राबाद.

चित्रशाळा प्रेस, पुणें.

مانک راو وٹھل راو

صفحہ ۴

مختصر فہرست۔

فہرست طویل۔

دیباچہ۔

حصۂ اوّل

باب ۱

فصل ۱

جغرافیہ۔ موقع رقبہ۔ حدود اراضی بلحاظ صورت۔ دریاء تالاب۔ پہاڑ۔ آب وہوا۔ پیداوار۔ معدنیات صنعت وحرفت تجارت۔ اقوام۔ جانور۔ ملکی تقسیم بلحاظ قومی آبادی۔ ملکی تقسیم بلحاظ انتظام۔ ملکی تقسیم کے تغیرات۔ ملکی تقسیم باعتبار قبضہ اراضی۔ خالصہ۔ صرف خاص۔ جاگیرات۔ تنخۂ مواضع خالصہ۔ تنخۂ صوبہ جات و اضلاع۔ تبادلہ نام اضلاع وتعلقات۔ رمحلات۔ تنخۂ تقسیم اضلاع وتعلقات بموجب انتظام جدید۔ فہرست اضلاع حالیہ معہ مردم شماری اضلاع۔

صفحہ ۱۹ تک

فصل ۲

سلطان قلی قطب شاہ کے تفصیلی حالات۔ جمشید قلی قطب شاہ کے مفصل حالات۔ سبحان قلی قطب شاہ کے حالات۔ سلطان ابراہیم قلی قطب شاہ کے حالات۔ محمد قلی قطب شاہ کے حالات سلطان محمد قلی قطب شاہ کے حالات سلطان عبداللہ قطب شاہ کے حالات سلطان ابوالحسن تانا شاہ کے حالات۔ پیدائش تعلیم وتربیت فقیری شاہ راجو قتال کی مریدی تخت نشینی۔ اورنگ زیب سے معرکہ۔ دولت آباد کی قید۔ انتقال عمر کی عجیب تقسیم۔ اخلاق وعادات شجاعت۔ تدبر۔ حلم۔ نازک مزاجی۔ عمارات۔ مذہب۔ اسیطرح دوسرے بادشاہوں کی تفصیلی حالات درج ہیں جو باعث طوالت فہرست میں نہیں لکھے گئے۔ تنخۂ شاہان قطب شاہیہ۔ شجرۂ قطب شاہیہ۔

صفحہ ۲۰ تک

فصل ۳

ابوالحسن تانا شاہ کے قید ہونے کے بعد سے آصف جاہ اول کی صوبہ داری کے درمیانی حالات

آصف جاہ اول کے خاندانی حالات - آصف جاہ اول کے حالات - خطابات - لڑائیان - اودہ کی صوبہ داری مراد آباد کی صوبہ داری عمارات - اولاد - انتقال - نعشتین - دیگر ضروری حالات - ناصر جنگ شہید تعلیم و تربیت تخت نشینی متعدد لڑائیان - انتقال - مظفر جنگ ہدایت محی الدین خان - پیدائش تخت نشینی - لڑائیان قتل - نواب صلابت جنگ امیر الممالک - پیدائش تعلیم و تربیت تخت نشینی - لڑائیان - گوشہ نشینی - انتقال - نواب نظام علیخان آصف جاہ ثانی - پیدائش تعلیم و تربیت - خطابات قبل تخت نشینی لڑائیان - ولی عہدی تخت نشینی - رگھوناتھ راؤ - جنگ حیدر سبے جنگ - کھڑلہ کی جنگ - جنگ موسی رہمو - سرکار انگلیشیہ سے عہد نامہ کنٹنجنٹ کا قیام ٹیپو سے جنگ اور اسکی شکست - ملک مفتوحہ کے اضلاع کا ملنا - دیگر متعدد لڑائیان - انتقال - اولاد - عمارات - نواب سکندر جاہ آصف جاہ ثالث - پیدائش تعلیم و تربیت قبل تخت نشینی لڑائیان - سندیسیا اور پنڈاروں سے جنگ - قرضہ لینا دیگر اہم واقعات - عمارات - انتقال - اولاد - نواب ناصر الدولہ - آصف جاہ رابع - پیدائش خطابات تخت نشینی - قحط کے انتظامات - بازار الدولہ کی شورش - مولوی سلیم کا فساد - وزارت کے تغیرات - صوبہ برار کا سرکار انگریزی کی تفویض ہونا - قرضہ من بطور کفالت ہیرے کا دیا جانا - تہ توپی بردہ فروشی - انتظامات ملکی - دساتیر قدیمی - عمارات انتقال - اولاد - نواب افضل الدولہ آصف جاہ خامس - پیدائش - خطابات تخت نشینی - غدر مین سرکار انگریزی کی اعانت - قدیم سکہ کی منسوخی - اور جدید سکہ کا رواج - جدید عہد نامجات - چند اضلاع کی واپسی - خطاب - جی - سی ایس آئی - قحط کا انتظام - ولادت باسعادت اعلیحضرت میر محبوب علیخان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ - مستاجران وغیرہ کے قبضہ سے علاقہ جات کی علحدگی - صیغہ عدالت - جنگلات - دار الضرب - طبابت - صفائی تعلیمات وغیرہ کا قیام - فوج کی اصلاح - عمارات - اولاد - خاص عادات و اطوار - سخاوت - عقیدت - انتقال - اعلیحضرت قدر قدرت میر محبوب علی خان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ - آصف جاہ سادس - پیدائش - صغیر سنی مین مسند نشینی تعلیم و تربیت - گورنمنٹ انگریزی سے کفالتی ہیرے کی واپسی - سکہ جلوس کی موقوفی - اور حالی کا رواج مولوی محمد زمان خان کی شہادت - جوبلی مین دہلی کا سفر - پہلی مردم شماری - گلبرگہ کا سفر - سالار جنگ اول کا انتقال کلکتہ کا سفر - غرض ملاقات لارڈ رپن گورنر جنرل - مسند نشینی اور لارڈ رپن کی دعوت - لارڈ رپن کی موثر تقریر - مدار المہامون کے تغیرات - استاد و مصاحبین و اتالیق - کونسل آف اسٹیٹ کا انعقاد - نظام اسٹیٹ ریلوے

کا فروخت ہونا - نیلگیری کا سفر - مدراس کا سفر - ولی عہد عثمان علیخان بہادر کا تولد - مسٹر جیکب کے ہیرکا مقدمہ - کلکتہ کا سفر - متعدد سفر - بیجاپور شکار - بمبئی کا سفر - جشن چہل سالہ مبارک کے تفصیلی حالات - نمائش - عدالت متعدد بار - علمی شوق - شاعری - عمارات - اولاد - ولی عہد بہادر کا حال تعلیم و تربیت - عقد اور اولاد اعلیحضرت کی جملہ اولاد کی مکمل مصدقہ واقعات فہرست - ملکی مالی عدالتی انتظامات و تغیرات و تبدیلات - اور سوانح حیات کا مفصلاً ذکر ہے - آخر میں شاہان آصفیہ کا تختہ اور شجرہ خاندان آصفیہ ہے - ان واقعات کو ۱۲۲-۳۹
نمونتاً لکھا گیا ہے - ورنہ اس فصل میں جملہ شاہان آصفیہ کی مکمل سوانح عمری لکھی گئی ہے -

فصل ۴

صرف خاص - ابتدا - تاریخی و ضروری امور - ابتدائی انتظام - عدالت دیوانی و فوجداری - کاغذ مہور - صفائی - ٹپہ خانہ - دواخانہ تعلیمات - فوج - دفتر شمل - دفتر داخلہ - عہدہ داران جمعیت جمعیت گرد - انتظام قلعہ - سلح خانہ قدیم - وجدید - عدالت قدیم - کارخانہ جات متعددہ - تعمیرات - عمارات بازارات - عمارات باغات صفائی قلعہ محمد نگر - فیتالس صرف خاص تقسیم تنخواہ محالات منصبداران اور وظائف کی تفصیل - ناظم مقدمات محالات - اجازت نامہ - کوٹھہ جات - عرائس و نیازات - صدقات دعاگویان - سیاہہ مبارک کتب خانہ مطبع - ارباب نشاط - ان کل کے مفصلاً حالات لکھے گئے ہین - اسکے بعد ضروری یادداشت - اور عہدہ داران
متعلقہ کا ایک تختہ ابتدا سے اسوقت تک کا نام بنام متعدد انتظامی و اصلاحی کمیٹیان اور مجلسین - ۱۳۶-۱۲۳

فصل ۵

مدار المہامان دولت آصفیہ - سنہ ۱۱۶۴ھ سے سنہ ۱۳۱۹ھ تک مدار المہامون کا مسلسل تختہ - سنہ ۱۱۶۱ھ سے سنہ ۱۳۱۹ھ تک پیشکارون کا مسلسل تختہ - ہر مدار المہام و پیشکار کے حالات - گویا آصف جاہ اول سے بہدا علیحضرت قدر قدرت تک مدار المہامون کے حالات لکھے گئے ہین - جو چھوٹی چھوٹی سوانح عمریان ہین - ان مین متعدد کتب تواریخ
کی غلطیون کی صحت کی گئی ہے تختہ اخراجات سالانہ بتحریر دیوانی و اسٹاف مدار المہام - ۱۴۶-سے-۱۳۷

باب ۲

فصل ۱-

فینانس کے تاریخی حالات - ابتدا - تغیرات وتبدلات - انتظامات متعلقہ صیغہ جات - مداخل ومخارج - متعلقین تنخواہ اخراجات - ۱۴۶-۱۴۸

فصل ۲

محاسبی کے دفتر کی ابتدا - اس سے پہلے کے دفتر دیوانی متعلق راجہ رامی رایان اور دفتر مال متعلق لالہ بہادر کا تاریخی اور تفصیلی حال - قدیم حسابات کا دستور - کاغذوں کے نام - سالار جنگ اول کا دفتر مثنی خانہ قائم کرنا - اور رفتہ رفتہ محاسبی کے دفتر کا وجود پذیر ہونا - اصلاحات جدید کا آغاز - چند اشخاص کا بھی بغرض تعلیم جانا - جدید طور پر کاغذات کا مرتب ہونا - اور کاغذوں کا نام - اصلاحات جدید - اور طرز تحریر - ضروری امور اور قواعد محاسبوں کا تختہ - اخراجات کا تختہ - ۱۴۹-۱۶۱

فصل ۳

سکہ تاریخی حالات - قدیم سکوں کے نام باعتبار رواج کنندہ ومقام وعلامات - اور انکی تفصیلی حالت - علامات اور مقامات کی صراحت - سکہ جات متذکرہ رپورٹ اورنگ آباد - متعدد سکوں کے رواج سے وقت حالی سکہ کا رواج - دوسرے سکوں کی مسدودی - سکہ جات قدیم کا اصلی وزن اور عیار سکہ حالی جدید کی سکوں کی اور رواج - سکہ حالی قدیم اور جدید کا فرق - اُن کے نقشے - ذیلی سکے - اٹھنی - چوانی - دوانی اکنی کا رواج - وزن چاندی اور عیار - طلائی سکہ کی سکوں کی - سکہ حالی قدیم کے متعدد نام اور حال - سکہ حالی جدید کے ذیلی سکے - سکہ محبوبیہ کی سکوں کی - اور نقشے - اور ذیلی سکے - سکہ کلدار کا رواج اور اُس کے نام معہ حالات - سکہ محبوبیہ وحالی کے تبادلے - دار الضرب اور کاغذ مہور کا ضمنی حال - تختہ مہتممان دار الضرب سنہ ۱۲۸۷ف سے سنہ ۱۳۱۶ف تک مہور کا حال - اخراجات دار الضرب - نقشہ جات سکہ جات - ۱۶۲-۱۸۳

فصل ۴

خزانہ عامرہ - خزانہ کی ابتدائی حالت - قیام - دفتر محاسبی کا قیام - ملک کا متاجرین وبیکہ داران سے علیحدہ کر کے خزانہ عامرہ کا پُر کرنا - پہلے خزانوں کا حال - کاغذات کی ترتیب - رقمی دین لین کا طریقہ - دار الانشا کا حال - کون کون صیغے اس میں ہیں - کون کون صیغہ یا کام محاسبی سے اس میں ضم ہوئے - اور ضروری امور

تغیرات تبدیلات اور اصلاحین فہرست مہتمان خزانہ تختہ اخراجات ۔ ۱۸۳-۱۹۴

فصل ۵

ریلوے ۔ ریل کی ابتدا عالم مین ۔ ایجاد مین تغیرات و تبدلات ۔ جان اسٹیفن کی کامیابی ۔ سب سے پہلے انگلستان مین رواج ۔ فرانس امریکہ ۔ ہسپانیہ ۔ جرمن وغیرہ ۔ ہندوستان مین رواج ۔ سب سے پہلے بمبی سے نہانہ تک ۔ لاہور سے امرتسر تک ۔ دوسرے شہرون مین ممالک محروسہ مین سکندر آباد سے واڑی تک ۔ اقتداحی حال ۔ سکندر آباد سے ترملگیری تک ۔ بجواڑہ لین ۔ بنرض معدنیات سنگارنی اور بلند و مین سکندر آباد سے منہاڑ تک ۔ چھوٹی لین ۔ ریلوے حصص اور منافع کا حال ۔ ٹکٹ کا حال ۔ کسقدر میل حدود نظام مین ریل ہے ۔ اور اُن کمپنیون کے حال ۔ اس محکمہ کے تعلقات ۔ انتظامات ضروری اور مختلف و پیچ حالات تختہ ریلوے ۱۹۴-۲۰۰

فصل ۶

معدنیات ۔ سونا ۔ لوہا ۔ ہیرا ۔ ابرک ۔ یاقوت ۔ تانبہ ۔ پتھر سیاہ برائے منسل مختلف اقسام کے پتھر متعلق عمارات ۔ کان کی دریافت ۔ کب سے کام شروع ہوا ۔ کن کن ضلعون اور تعلقون مین معدنیات کا وجود ہے اور اُن کا رقبہ ۔ اور ضخامت طبقہ ۔ ۹۰ سال کا ٹھیکہ ۔ مختلف اور ضروری امور ۔ صیغہ معدنیات کے تعلقات ۔ ۲۰۰-۲۰۱

فصل ۷

تعمیرات و آبپاشی ۔ قیام ۔ آبپاشی کس منہ مین شروع ہوئی ۔ محکمہ کے تعلقات ۔ تغیرات و تبدلات ۔ باغ عامرہ کا تعلق ۔ معتمدین کا تقرر ۔ نقشہ جات تعمیرات پایگاہ کا تعلق ۔ اور ضروری امور ۔ تختہ اخراجات و مستدین ۔ ۲۰۱-۲۰۵

فصل ۸

تختہ آمدنی و اخراجات سنہ ۱۲۶۳ ف سے سنہ ۱۳۱۲ ف تک ابواب واری تفصیل واری ۔ نواب سراج الملک نواب سالار جنگ اول ۔ نواب سالار جنگ ثانی ۔ نواب آسمانجاہ ۔ نواب وقار الامرا ۔ مہاراجہ کشن پرشاد بہادر ۔ کے عہد بعہد کی آمدنی و اخراجات بیان کیے گئے ہین ۔ ۲۰۵-۲۶۰

باب ۳

فصل ۱

محکمۂ مقدمۂ عدالت و کوتوالی و دفتر عمومی و دفتر ہوم ڈپارٹمنٹ کا انضمام - قیام - تغیر و تبدل - ابتدائی حالت اور عہدہ داران اور سپاہ کی کون کون صیغہ جات اس سے تعلق تھے - اور اب کون کون صیغہ جات ہیں - متعلقین کا حال - وغیرہ ایک ایک کا مختصر بیان ۲۶۱ سے ۲۶۲

فصل ۲

عدالت ۱۲۳۱ف سے ۱۲۹۲ف تک کے حالات - دیوانی بزرگ - عدالت فوجداری - عدالت چغی خانہ ماعدالت دیوانی - عدالت بارشناہی - عدالت بمبئی - دار القضاء محکمۂ گویندراؤ - محکمۂ اجرا - معتمدی عدالت عدالت صدر المہامان مجلس مرافعہ - عدالت العالیہ - عدالت بزرگ دیوانی و فوجداری کی موقوفی - ان کل عدالتوں کے اقتدارات - اور عہدہ داروں کے نام قدیم و جدید انتظامات کے تغیرات و تبدلات و اصلاحات - اس وقت ان محکمجات کے کیا نام ہیں - اور کیا اقتدارات ہیں - اور حاکموں کے نام مندرجہ صدر امور نہایت ہی صراحت کے ساتھ لکھے گئے ہیں - عدالتی حاضری سے استثنیٰ و تختہ اخراجات امتحان وکالت و جوڈیشل کی ابتدا - کب ہوتا ہے - اور کیا قواعد ہیں - استثنائی کا موقوف ہونا - قانون وکلار کا نفاذ - اور اُسکا اثر ۱۲۹۳ف سے ۱۳۱۷ف تک کسقدر وکلار ہر سہ درجہ میں کامیاب ہوئے کتنی دوامی مسندیں حاصل کیگئیں - اور زنانگی کمیٹیاں کسقدر تھیں اور کہاں کہاں قایم ہیں - ۲۶۲ سے ۲۹۰

فصل ۳

کوتوالی سالار جنگ اول کی وزارت سے پہلے کوتوالی کا حال - اور تعلق ضلع بندی کے بعد سے کوتوالی کا حال - اور تعلق صدر المہام کوتوالی کا تقرر - معتمدین کوتوالی - اضلاع پر مہتممون کا تقرر اور برخاست - صدر المہام کے نام کی تبدیلی - نظامت کوتوالی اضلاع کے عہدے کا حال - ناظمون کا حال اقسام پولیس معین المہامون کا حال - فہرست کوتوالان بلدہ - بیرون بلدہ سیٹی پولیس - چار مینار پہرہ - اعلیحضرت کے ہمراہ سوار پولیس کا رہنا - ٹریننگ اسکول کا قیام - محکمۂ کوتوالی کے تعلقات متفرق اور ضروری اخراجات - تختہ اخراجات پولیس بلدہ - اضلاع کے اخراجات کا تختہ - ۲۹۰-۲۹۶

فصل ۴

مجلس - ابتدائی حالت - بعد انتظام حالت - قیدیون کا کام - اور اُنکی تفصیل - ناظم اضلاع سے تعلق - دارالطبع - دارالمجانین - تختہ اخراجات - تختہ اخراجات دارالطبع - ۲۹۶-۲۹۸

فصل ۵

کاغذ مہور - تعریف - رواج سابق و بعد اصلاح - ابتدا مین کارخانہ کا حال - اقسام کاغذ مہور قدیم - پایگاہ و جاگیرات کے کاغذ کا طبع ہونا - کاغذ مہور کا سب سے پہلے کہان رواج ہوا - اقسام کاغذ مہور باعتبار تقسیم ملک و قبضہ ارانی - دیوانی و صرف خاص کے کاغذ مہور کی علحدگی - مالی و عدالتی کی تفریق اختلاف رنگ - کاغذ مہور سے مستثنیٰ ہونا - ملک برار کا کاغذ مہور - اور ضروری واقعات - لیسنس خالصہ مین کاغذ مہور کا رواج معہ سنہ و تاریخ و رنگ و قیمت - سلسلہ وار ناسخ و منسوخ کا حال - رواج ٹکٹ طلبانہ - درسید و ہنڈوی وغیرہ اور تغیرات - علاوہ صرف خاص کے کاغذ مہور - اور اُس کے اقسام قیمت - رنگ و تغیرات - اور ناسخ و منسوخ کا حال بتدریج - جاگیرات مین کاغذ مہور کا رواج - اور اُسکا طریقہ - کن کن جاگیرداروں کو اسٹامپ کے طبع کی اجازت ہے - اور ضروری قواعد جاگیرداروں کا تختہ - رزیڈنسی و سکندرآباد کے کاغذ مہور کا حال - اور ہر کاغذ کی تفصیلی حالت - اخراجات عام ضروری امور - تعلق محکمہ اور ناظمون کا حال - تختہ اخراجات - ۲۹۸-۳۰۶

فصل ۶

رجسٹریشن - قیام - تعلق محکمہ - انسپکٹر جنرل کا تقرر - اور تفصیلی حال - رجسٹری کا محکمہ - اضلاع کا حال - دیگر ضروری امور - تختہ اخراجات - ۳۰۶

فصل ۷

صفائی - قیام - اندرون و بیرون کے حدود مین تفریق - تعمیر کے لیے مٹھی کی قید - صفائی بلدہ کے تحت مین اضلاع کی صفائی کا ہونا - چادرگھاٹ کی صفائی کا محکمہ - ٹیکس کا رواج - رودموسی مین کاشت کی ممانعت - مسٹر اسٹیونس کا تقرر - ہر سہ علاقہ پائگاہ کی تعمیرات کے نقشون کا صفائی مین دیا جانا

۳۰۰-۳۰۷ تفرق اور رفہ وری تاریخی واقعات - تختہ معتمدی صفائی - تختہ اخراجات -

فصل ۸

امور مذہبی سنہ ۱۲۹۴ف سے اسوقت تک کے مفصل حالات اور اُس کے قبل کی حالت جس مین مساجد مقابر گنبدوان - عاشور خانے - خانقاہون - دہرم شالون - سراؤن - وغیرہ کے مفروزی اور اور حالات لکھے گئے ہین اور معاشون کا حال درج کیا گیا ہے - اور تغیرات و تبدلات دکھائے گئے ہین - حجاج کی روانگی - قضا رنقیبتین - منصبین - قدیم کا حال - اور طریقہ تقرر و امتحان معہ کتب - نگرانی اوقاف رویت ہلال - وغیرہ اور دیگر ضروری امور - تختہ اخراجات -

۳۰۸-۳۲۱

فصل ۹

ٹپہ خانہ - ابتدا - تعریف - قدیم طریقہ - دہلی سے حیدرآباد تک ڈاک - دفتر کا قیام - ابتدا سے اسوقت تک ناظمون کا حال - تبدلات و تغیرات کی تفصیلی حالت - ڈاک خانون کی تعداد - نام - کہان کہان واقع ہین - خطوط سندوق اندازی - محکمہ کا تعلق - زر سہ ولہ - تبادلہ خطوط - گھونگرو ٹپہ - بیمہ - پاکٹ بک - سنہ ۱۲۹۳ف سے اسوقت تک جس قدر ٹکٹ رائج اور منسوخ ہوئے اُنکی تاریخ اور تدریجی حالت - پیمانہ - رنگ - قیمت - وضع - اسی طرح پوسٹ کارڈ و لفافہ جات کا حال - شرح محصول ٹپہ در جسٹری و پارسل - تختہ ٹپہ خانہ - تختہ اخراجات - تختہ آمدنی و اخراجات سنہ ۱۲۷۹ف سے سنہ ۱۳۱۶ف تک - انگریزی پوسٹ آفس - لٹیر بکس - پتھر گھٹی - افضل گنج کا ٹپہ خانہ - ورزیڈنسی پوسٹ آفس تعداد انگریزی پوسٹ آفس اور اُنکا تعلق پریسی ڈنسی سے - ٹیلیگراف کا حال - تعداد وغیرہ اور

۳۲۲-۳۴۰ ضروری اور دلچسپ امور -

فصل ۱۰

تعلیمات - قدیم حالت - اُسکی تبدیلی - اور حالت موجودہ - انگریزی عربی اُردو و دیگر زبان کے اسکول و کالج - خانگی مدرسہ - انتظامی حالت - تاریخی واقعات - دار العلوم - مدرسۂ عالیہ - حیدرآباد کالج - نظام کالج - سیٹی ہائی اسکول - انجنیرنگ کالج - اسکول چادر گھاٹ - ورزیڈنسی اسکول -

سیول سروس - پیمائش و انجنیرنگ - محمڈن زنانہ اسکول - نارمل اسکول - مدرسۂ شمس الامرا - مدرسۂ نظامیہ - مدرسۂ اعزہ - مدرسۂ دینیہ بفید الانام - مدرسۂ آصفیہ - دھرم ونمت اسکول - ویدک دھرم پرکاشکا ویدشاستر شالا - سینٹ جارج گرامر اسکول - مورونی اسکول - انگلو تلگو اسکول - ہندو انگلو دناکیولر اسکول - رادھا رکھمنی بالیکا پاٹھ شالا - اسلامیہ بورڈنگ اسکول - مدرسۂ محبوبیہ شاہ علی بنڈا - باب العلوم ویلوپک ورد ہنی پات شالا - مدرسۂ زنانہ متعلق سکندرآباد - پروٹسٹنٹ آرفینیز - اینڈ پرگنڈ اسکول - محبوب کالج - آرفینیز اسکول - مدرسۂ اسلامیہ - گرلس پاٹ شالا محبوب ٹیکل اسکول - ان کل مدرسوں میں سرکاری اور غیر سرکاری امدادی وغیر امدادی اسکولوں کا تفصیلی حال لکھا گیا ہے - اور طلبار کی تعداد تعلیمی حالت - دیگر ضروری امور تختۂ مردم شماری سنہ آمدنی سنہ واری - اس تختہ میں مردم شماری کے اعتبار سے یہ امر لکھا گیا ہے کہ مردم شماری کس قدر تھی اور پڑھے لکھوں کی تعداد کس قدر تھی - اور ملک کی آمدنی کس قدر تھی - اور تعلیم پر کیا خرچ ہوتا تھا - اور فی ہزار کس قدر پڑا - اور فیصدی مرد عورت کس قدر تعلیم یافتہ ہوئے سنہ ۱۲۹۰ف سے اس وقت تک تعداد مدرسہ و طلبار فیصدی اخراجات بلدہ و اضلاع سنہ ۱۲۹۶ف / ۱۸۷۹ء سے اسوقت تک مڈل میاٹرک ایف اے - بی اے - اور مولوی سے مولوی فاضل تک منشی سے منشی فاضل تک کس قدر طلبار کامیاب ہوئے اور کس قدر شریک ہوئے سنہ ۱۳۰۱ف سے اسوقت تک تختہ تعطیلات تختہ اخراجات معہ نام مدرسہ - ۳۴۰-۳۶۳

فصل ۱۱

طبابت سنہ ۱۲۰۰ف سے اسوقت تک طبابت کا تاریخی حال - قدیم اطبار کا حال نواب ناصر الدولہ آصف جاہ اول کی ملازمت اور ڈاکٹری مدرسہ کی بنیاد - اور امتحانات تعلیمی حالت پاس شدہ کے نام اور حالات - شفاخانہ متصل گنج - اور وہاں کے اطبار کا حال جنکی نگرانی میں یہ رہا کیا - دیگر اسکول و شفاخانہ انگریزی - زنانہ ڈسپنسری کا حال - مدرسۂ یونانی کا حال اور اسکی تفصیلی حالت - افسر الاطبار - فرنطینہ کا حال - ملکاروڈ لیسنسروں کا تقسیم - ویکسی نیشن کا حال - اور اسکول - زچگی خانہ - زنانہ ہسپتال - مٹی بائی ہاسپٹل تفصیلی کیفیت ہر امر کی لکھی گئی ہے

دیگر ضروری امور اور حالات تختہ اخراجات - ۳۷۱-۳۹۴

باب ۴

فصل ۱

مالگزاری۔ ابتدا۔ حالت مستاجری تعہد داری سے علاقہ جات کے تعلقات کی علیحدگی۔ نواب سکندر جاہ کے عہد کی تفصیلی حالت۔ سنہ ۱۲۱۲ف تک۔ اول۔ کے عہد کی حالت اور تبدیلیات و تبدلات۔ اور اصلاحین و ترقیان۔ سالار جنگ ثانی کے عہد کے تفصیلی ترقیات و اصلاحین۔ سراسمانجاہ کے عہد کے حالات۔ سر وقار الامرا و مہاراجہ کشن پرشاد کے عہد کی ترقیان۔ اور انتظامات جدید۔ و اصلاحین۔ غرضکہ ہر عہد کی تفصیلی حالت اسما مستعدین۔ و شریک متعدد ابتدا سے اسوقت تک تنخواہ اخراجات۔ ۳۷۱ ۳۷۸

فصل ۲

کروڑگیری۔ سنہ ۱۲۷۰ف سے کروڑگیری کا انتظام اور اُس سے پہلے کی حالت۔ اور اُس کے بعد سے سنہ ۱۳۱۵ف تک کے حالات جس میں جملہ ضروری امور اور قواعد و تغیرات و تبدلات و تقررات اور اصلاحون کا حال لکھا گیا ہی۔ محکمہ کا تعلق عہدہ داروں کا حال۔ تنخواہ عہدہ داران تنخواہ اخراجات۔ ۳۷۹ ۳۸۰

فصل ۳

کورٹ آف وارڈز۔ ابتدا۔ انتظامات دفتری متعلق۔ اُسکے بعد سے مالگزاری سے تعلق۔ دیگر ضروری امور۔ اور تغیرات و تبدلات و اصلاحین۔ نام سپرنٹنڈنٹ تنخواہ اخراجات۔ ۳۸۱

فصل ۴

سررشتہ انعام۔ انعقاد۔ مجلس دریافت انعام۔ معاشداروں کی مقبوضہ معاش کی جانچ کہ آیا عطیہ سلطانی ہے۔ یا غاصبانہ۔ مالگزاری کی ماتحتی۔ انتظامات متعلق بلدہ۔ باضابطہ محکمہ کا قیام۔ اضلاع کے انتظامات۔ صوبہ دار و تعلقداروں کے اقتدارات۔ مجلس دریافت انعام کا شکست کمشنری انعام کا انعقاد کمشنر کا تقرر۔ بلدہ کی علیحدگی اور ضلاع کے علیحدہ۔ اور اُن کے اقتدارات۔ سراسمان جاہ کے عہد میں ردوبدل منضبط انعام پر نظر ثانی کی گشتی کا اجرا۔ کام کی زیادتی عہد سرتار الامرا میں نظر ثانی کی گشتی میں ترمیم۔ اقتدارات کمشنر انعام کی واپسی۔ دیگر انتظامات ضروری امور عہد مہاراجہ سرکین السلطنت۔ دفتر کمشنر انعام صوبہ بیدر کی تخفیف۔ اور تعلقداروں کے اقتدارات جدید مفید اصلاحین۔ اور تغیر و تبدل تنخواہ عہدہ داران

۳۸۵-۳۸۱ تختہ اخراجات انعام۔

فصل ۵

پیمائش و بندوبست۔ ابتدائی حالت محکمہ کا انعقاد۔ سب سے پہلے کہان بندوبست کا آغاز ہوا۔ اُسکے نتائج بعد ازاں اُس مین تغیر و تبدل اور ضروری اصلاحین۔ عام طور پر بندوبست محکمہ کے تعلقات۔ ناظمون کا تقرر۔ اُسوقت سے اسوقت تک کے حالات۔ تغیر و تبدل اور اصلاحین۔ تختہ اخراجات ۳۸۶-۳۸۷

فصل ۶

جنگلات۔ قیام دفتر کس کس محکمہ سے تعلق رہا۔ ممالک محروسہ مین جو بیشہ کے اقسام۔ اور کن کن اضلاع مین واقع ہین۔ کل رقبہ جنگل۔ محفوظ و غیر محفوظ۔ محصورہ و غیر محصورہ۔ انتظامات اضلاع تعلیم کی غرض سے طلبا کا دیرہ دون جانا۔ بلدہ مین مدرسہ کا قایم ہونا۔ اور ٹوٹنا۔ ضروری انتظامات و اصلاحین۔ ناظمون کا تختہ۔ اخراجات کا تختہ۔ ۳۸۸-۳۸۹

فصل ۷

آبکاری۔ پہلے بدعت کی کچہری مشہور تھی۔ آبکاری نام رکھا گیا۔ محکمہ کی اصلاح اور تغیر و تبدل۔ کمشنر کا تقرر۔ یورپین سوپروایزرون کے ہاتھہ فروخت کی ممانعت۔ آبکاری بلدہ و سکندرآباد کا تعہد۔ دفتر مہتمم آبکاری کا قیام۔ آبکاری جاگیرات کا سرکار سے متعلق ہونا۔ تختہ اخراجات۔ اور اصلاحی و ضروری امور۔ ۳۸۹-۳۹۱

فصل ۸

افیون۔ ابتدائی حالت۔ افیون کی کاشت ۱۲۹۷ف کاشت افیون کی ممانعت۔ اسکے بعد سوء عملدرآمد۔ دیگر ضروری امور۔ تختہ اخراجات

باب ۵

فصل ۱

فوج۔ دفتر کا قیام۔ بیقاعدہ کا باقاعدہ مین ضم ہونا۔ وزیر افواج کی ماتحتی۔ تنخواہ کا دست بدست تقسیم ہونا ۱۳۱۶ف مین تخفیف جمعیت نظم۔ دیگر ضروری احکام اور اصلاحین۔ تغیر و تبدل۔ امپیریل سروس ٹروپس اول لانسر۔ دوم لانسر۔ اخراجات کا تختہ۔ فوج باقاعدہ گوشہ محل۔ رسالہ جوش یعنی شدی کا رسالہ

ذریعہ سے پہلے اسکا قیام - وقتاً فوقتاً اس میں ردوبدل - اضافہ - اور کمی تعداد جنبوش - بارکونکی تعمیر - افواجات کا تختہ - فرسٹ الانسر سکنڈ الانسر تھرڈ الانسر فرسٹ پلٹن سیکنڈ پلٹن تھرڈ پلٹن - فورتھ پلٹن تفصیلی حالات - اخراجات کا تختہ مقابلہ انفنٹری سیکس انفنٹری - توپ خانہ مفصل حالات اخراجات کا تختہ کیسٹریٹ - میڈیکل ہاسپٹل کا تفصیلی حال - وردی - بندوق - توپ خانہ - گولکنڈہ بریگیڈ - رسالہ تختہ اخراجات پلٹن تختہ اخراجات - پرنس باڈیگارڈ دوافریکن لانسر فوج نظام محبوب یعنی میسرم تختہ اخراجات - نظام والنٹیر کی ابتدا - برٹش والنٹیر - توپ کب مسی سر ہونا شروع ہوئی صبح وشب دوپہر - چاندرات - بوقت آغاز لنگر اعلیحضرت کے اعزازمین - صاحب رزیڈنٹ بہادر کے اعزازمین - حویلی قدیم مین توپ کا فیر ہونا - ماہ صیام مین - سالگرہ کی سلامی - امپیریل سروس ٹروپس فوج باقاعدہ - گولکنڈہ نظم جمعیت - تختہ اخراجات - تختہ وزیر افواج از ابتدا ارتا انتہا تختہ معتمد فوج باقاعدہ از ابتدا تا اسوقت - تختہ معتمد فوج بقاعدہ از ابتدا تا اسوقت تختہ ناظمان محکمہ نظم جمعیت از ابتدا تا اسوقت - اس مضمون مین ہر ہر فوج کے حصون کی تفصیلی حالت لکھی گئی ہی - ۳۹

فصل ۲

دفتر ملکی - دارالانشا منشی خانہ - ان دفترون کی قدامت - برٹش گورنمنٹ اور سرکار عالی سے خط و کتابت - عہدنامجات کا تعلق ان ہی دفترون سے رہا - مدارالمہامان سابق کے اسناد کے مسودے عطیات - یومیہ معمولی سالانہ - جاگیر - انعام - وغیرہ کے مسودے - دفتر پریوٹ سکرٹری مین ضم ہونا - دیگر ضروری و اہم امور - اور تغیرات و تبدلات تعلقات وغیرہ وغیرہ -

فصل ۳

ٹیلیفون - اسکی ابتدا کب اور کس سنہ مین قایم ہوا - آغاز ٹیلیفون سب سے پہلے کہان سے کہان آغاز ہوا - پہلے کون کمپنی تھی اور کیا انتظام تھا - سرکاری اہتمام - عہدہ دارون کا حال تختہ اخراجات -

فصل ۴

سنہ فصلی کا آغاز - ابتدا سے اسوقت تک کے کل تغیرات و تبدلات و اصلاحات - حال کے امور قدیم کے تغیرات وغیرہ کے تختہ اور مزید معلومات -

فصل ۵

مردم شماری - پہلی بڑی مردم شماری - دوسری بڑی مردم شماری تیسری بڑی مردم شماری - ناظمون کا تفصیلی حال - ضروری اور دلچسپ امور - ممالک محروسہ کا رقبہ سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کا تقابل - اور ضروری نتایج بخش تختے - صدر تختہ مردم شماری جس مین تینون سال کی مردم شماری کا تقابل باعتبار مذاہب - ذکور و اناث - جاہل اور پڑہے لکھے اشخاص سے کیا گیا ہی تختہ کتخدا و ناکتخدا - تختہ ہر لیان - تختہ مسافت اضلاع با اضلاع و بلدہ - تختہ مردم شماری علاقہ دیوانی و صرف خاص - و بلدۂ حیدرآباد معہ خانہ شماری - ۴۱۰

فصل ۶

تعطیلات - ابتدائی حالت - معاوضہ - تقریبات مین غیر معمولی تعطیلات - دسہرہ - شب قدر - دیوالی - عید الفطر - عرس گلبرگہ - کرسمس - تل سنکرات - عید الضحی - بسنت - عشرہ محرم - جہانتیہ راتری - ہولی - ہولیڈے عرس شمس عالم - آخری چہارشنبہ - اوگادی - عرس خواجہ حسب الدین - دوازدہم شریف - عرس ابوالفیض - بیدری - سالگرہ مبارک - یازدہم شریف - یادگار ملکہ معظمہ - عرس جمال بہار - سالگرہ ملک معظم - عرس خواجہ معین الدین چشتی رح - راکھی پونم - عرس کوہ - مولا جنم اشٹمی - شب معراج - گنیش چوتھ - انت چودس - شب برات - عرس حضرت بابا شرف الدین - عرس شاہ نظام - جمعہ - یکشنبہ - سورج و چاند گرہن تعطیل موسم سرما - دفاتر صبح بروز تہوار رہنود - ان کل تعطیلون کی ابتدا اور تغیرات لکھے گئے ہین کہ ان کا کب آغاز ہوا - اور ان مین کیا کیا تغیرات و تبدلات وقتاً فوقتاً ہوتے رہی - اور اب کیا ہی تختہ تعطیلات موجودہ - تختہ تعطیلات صرف خاص -

فصل ۷

خطابات - درجہ - خان - بہادر - جنگ - دولہ - ملک - خان دوران - خان خانان - سلطنتہ - امرار امیر کبیر - جاہ - علما - حکما - راجہ - راجہ بہادر - پال - دنت - مہاراجہ - رانی - اِن مدارج کے ساتھ کل خطاب یافتون کے نام - سنہ وتاریخ - معہ تقریب اور ضروری حال - اور ہر درجہ کی تعداد - اور کسقدر زندہ ہین ۴۴۲ ۴۴۹

فصل ۸

اخراج - اسمین اُن لوگون کے نام - اور حالات درج ہین جن کا ممالک محروسہ سرکار عالی سے اخراج عمل مین آیا ہی - یا وہ کسی وجہ سے ہمیشہ کے لیے حیدرآباد سی رخصت کیے گئے ہین -

باب ۶

فصل ۱

رزیڈنسی - ابتداء - رقبہ - آبادی - بازارات - باشندون کے حالات - رزیڈنسی کی بنیاد تعمیر ابتدائی حال - مکانات کا حال - رزیڈنٹون کا قیام - تعمیر حصار و برج سنگ بستہ - رزیڈنسی کے متعلقہ علاقجات کا حال - رزیڈنٹ کے اقتدارات - عدالت - اندرون احاطہ رزیڈنسی مقبرہ - دیول مسجد - رزیڈنٹون کے قبرین سنہ ۱۸۵۷ء کا واقعہ - باوٹے کا قیام - اخراج کسبیان - رزیڈنٹون کی ابتدائی حالت - ریاستی معاملات مین دخل - رزیڈنٹون کو خطابات - سب سے پہلے رزیڈنٹ کا حال - تختہ رزیڈنٹ - سنہ ۱۷۷۹ء سے اسوقت تک - دیگر ضروری دلچسپ امور - تغیرات وتبدلات وغیرہ

فصل ۲

آمد ورفت گورنران - شہزادگان یورپ وویسرائے وکمانڈر انچیف وغیرہ ابتدا سے اسوقت تک جس قدر شاہزادے اور ذی اقتدار صاحبان انگریز آئے ہین - اور اُن کے تشریف آوری کے موقع پر جو تیاریان سرکاری وغیر سرکاری طور پر کی گئین ہین - اُنکا تفصیلی حال - اور ضروری واقعات اور مختلف امور - دعوتون اور ڈنرون اور روشنی شہر وغیرہ کا خصوصیت سی حال درج ہی

فصل ۳

عہد ناجات - تمہید - ابتدائی حالت - ممالک محروسہ - تاریخی ضروری واقعات - نواب مظفر جنگ

نواب صلابت جنگ۔ نواب نظام علیخان کی خبگیں ۔ فرانسیسی اور صاحب انگریزی سے میل جول ۔ مرہٹوں کی لڑائیاں ۔ ضرورت عہدنامہ پر تفصیلی بحث ۔ پہلا عہدنامہ جو ۱۷۵۹ء میں نواب صلابت جنگ سے ہوا ہوا معہ فرمان شاہ دہلی ۔ کل ۱۹ عہدنامہ قدیم کی شروط کا خلاصہ ۔ معہ تعلقات و پرگنہ جات اور رقم کی تفصیل ۔ اعلیحضرت قدر قدرت ..... کے عہد سے عہدنامے ۴۹-۵۲۲

فصل ۴

ملک برار ۔ تحویل اضلاع کی ابتدار ۔ سبسیڈری فوج کی ابتدار ۔ اور وقتاً فوقتاً ترقیاں و تبدیلیاں اور اصلاحیں ۔ اور اُسکا رزیڈنٹ بہادر سے تعلق ۔ پامر اینڈ کمپنی کے متعلق فوجی انتظام ۔ اورنگ آباد اور تعلقہ جات کا کمپنی کے سپرد ہونا ۔ قرضہ کا بڑھنا ۔ خرچکی زیادتی ۔ برار کی چھیڑ چھاڑ ۔ اور امانی پر حوالہ کیا جانا ۔ اُسوقت کی آمدنی و اخراجات ۔ اور فوجی حالت ۔ ہمیشہ کیلیے برار کی رخصت ۔ اور دیگر جدید انتظامات ۔ ۵۳۵-۵۳۸

حصہ دوم

باب ۱

فصل ۱

راجگان و شاہان قدیم ۔ راجایان اندھرا ۔ یاشالیوا ہن متعلق تلنگانہ ۔ راجایان چالوکیہ ۔ راجایان تلوا متعلق اگلی یا ورنگل ۔ راجایان وجیانگر ۔ (بیجانگر) خاندان نایک شاہان بھنیہ ۔ عادشاہیہ برار ۔ نظام شاہیہ احمدنگر ۔ برید شاہیہ بیدر ۔ عادل شاہیہ بیجاپور ۔ قطب شاہیہ گولکنڈہ ۔ سلسلہ واری نام ہین ۔ اور سنہ ہجری و عیسوی سے مدت حکومت اور مدۃ سلطنت بھی درج ہی ۔ ۵۴۷

فصل ۲

خاندان پائگاہ کے ابتدائی حالات ۔ ابوالنجم خان شمشیر بہادر ۔ ابوالفتح خان شمس الامرار اول

شمس الامرا ثانی شمس الامرا ثالث امیر کبیر اول - امیر کبیر ثانی - امیر کبیر ثالث کے تفصیلی حالات
یہ کل سوانح عمریان ہین - ۵۰۰ ۵۵۴

فصل ۳

نواب مغفور رشید جاہ شمس الامرا خامس امیر کبیر رابع کی سوانح عمری - جس مین پیدایش سے لیکر
آخر عمر تک کے حالات بترتیب تاریخ وسنہ واری درج ہین - اور کوئی واقعہ ایسا نہین ہی جو ترک ہوا ہو
آپ نے جسقدر سفر کئے ہین اُسکا حال بھی درج ہی - ۵۵۵

فصل ۴

نواب سر آسمانجاہ امیر اکبر کی سوانح عمری - پیدایش سے آخر عمر تک کے تفصیلی حالات بہ ترتیب صدر
لکھے گئے ہین - اور مکمل سوانح عمری ہی - آخر مین حضرت بادشاہ بیگم کے حالات اور نواب معین الدین خان بہادر
کے حالات درج ہین - اسٹیٹ کی حالت -

فصل ۵

نواب اقبال الدولہ سر وقار الامرا کی مکمل اور بسیط سوانح عمری - ابتدا سے آخر عمر تک کے حالات بہ ترتیب
صدر - مدار المہامی کے اہم فرائض اور ضروری واقعات - نواب سلطان الملک - نواب ولی الدین خان
بہادر کے حالات - اسٹیٹ کی حالت - گویا اس مین تین سوانح عمریان ہین -

فصل ۶

نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر کی سوانح عمری - پیدائش سے آخر عمر تک کے تفصیلی حالات - اسٹیٹ کی
حالت - اولادون کی حالت - نواب لطف الدولہ خان بہادر کی سوانح عمری - اس مضمون مین بھی کئی سوانح عمریان ہین

فصل ۷

نواب سالار جنگ کے خاندانی حالات - سالار جنگ اول کی سوانح عمری - سالار جنگ ثانی - نیر الملک -
سالار جنگ ثالث کے حالات - اس مین متعدد سوانح عمریان ہین - اور مکمل مضمون مین اسٹیٹ کی حالت -

فصل ۸

خاندان پیشکار یکے حالات - اور افراد خاندان کے تفصیلی حالات - بالخصوص مہاراجہ چندو لال - راجہ رام بخش - راجہ نرسندر بہادر - مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر مین السلطنت کی سوانح عمریان - اس مین بھی متعدد سوانح عمریان - اور اہم واقعات اور ضروری امور ہین - اس باب کی کل سوانح عمریون مین مفصل حالات درج کئے گئے ہین حتی کہ عمارات و اولاد وغیرہ کی تفصیلی حالت بھی درج ہی - اسٹیٹون کی آمدنی و خرچ اور مردم شماری کا تختہ - خاندانی شجرا اور دیگر ضروری امور ہین -

فصل ۹

سمستان - ریاست حیدرآباد مین جسقدر راجہ مہاراجہ پیشکش دینے والے اور غیر جاگذار ہین اُن سب کے حالات اور علاقہ جات کا تفصیلی حال اور تاریخی واقعات درج کئے گئے ہین -

باب ۲

فصل ۱

عمارات و مناظر - یہ فصل بہت بڑی ہی - اور اس مین حیدرآباد کے مناظر و قدیم و جدید عمارات کا مفصلاً حال کہا گیا ہی - قلعہ گولکنڈہ - قلعہ سرورنگر - قدیم پل - پل چادر گھاٹ - پل افضل گنج - پل سلم خنگ - چار مینار - چارکمان گلزار حوض - چارمحل - حویلی قدیم اُسکے اندر کے قدیم و جدید محلات - گوشہ محل - فلک نما خلوت محل سرورنگر - بارہ دری مہاراجہ چندو لال محل سیف آباد - سردار ولا محبس - توپ کا سانچہ - آسمان گڑھ - مکہ مسجد - مسجد چوک مسجد افضل گنج معہ بازارات - جامع مسجد - عیدگاہ قدیم و جدید - شاہی عاشور خانہ - عاشور خانہ و مقابر نوابان کلیانی - تالاب حسین ساگر - تالاب میر جملہ - تالاب میر عالم - عمدہ ساگر - سرورنگر کا تالاب - باغ عامہ - باغ لنگم پلی - باغ جہان نما بشیر باغ - فتح میدان معہ گھنٹہ گھر - چوک کا گھنٹہ گھر - گھنٹہ گھر راجہ رائے ریان - گھنٹہ گھر رزیڈنسی - سرای میان مشک سرای ٹیپو خان - پنجہ شاہ - کوٹھی پیسٹن جی - پبلک ورک آفس - کیپٹن کلارک کا بنگلہ - شاہ پور واڑی - کبوتر خانہ شاہی - ان عمارات کے تاریخی واقعات بیان کئے گئے ہین -

فصل ۲

سوسائٹیان - انجمن - کلب - حیدرآباد بینک روم - اینڈ لائبریری حیدرآباد کلب - سائیکل کلب

یٹ مس اسپورٹنگ سوسائٹی۔ دارالتفریح۔ لیڈیز کوسینگ لائبریری۔ ننمارگ ورشنگ کلب۔ بہارت گون ورزش
سفوا انتہا۔ انجمن نظامیہ۔ انجمن عثمانیہ۔ انجمن ثمرۃ الادب۔ انجمن خرد افروز۔ انجمن ترقی علوم قدیمہ۔ نیگ مس
ڈینگ روم لائبریری۔ اقبال کلب۔ عثمانیہ ریڈنگ روم لائبریری۔ انجمن اصلاح خیالات۔ خیر خواہ آصفیہ
انڈر ریڈنگ روم لائبریری۔ انجمن اتفاق دکن مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ۔ کتب خانہ آصفیہ۔ ترجمہ
علوم و فنون۔ تدوین اہل بیت ۔ انجمن حجاز ریلوے۔ مجلس مواخاۃ المسلمین۔ انجمن معیار العلوم۔
انجمن اردو۔ انجمن سرمایہ تعلیمی۔ اصلاح تمدن۔ افتخار دکن۔ جلسہ اتحاد۔ انجمن معین المسلمین معہ قرض حسنہ
وغیرہ وغیرہ کے حالات بانی انجمن و سکرٹری۔ تاریخ انتقاد۔ ضروری قواعد وغیرہ کا حال لکھا گیا ہے کتب خانہ
آصفیہ اور حیدرآباد کی دوسری خانگی کتب خانون کی فن واری فہرست اور تعداد کتب۔

فصل ۳

اخبارات و رسالہ جات نظم و نثر۔ اخبار شفق۔ شوکت الاسلام۔ ہزار داستان۔ اخبار آصفی۔
افسر الاخبار۔ سفیر دکن۔ سید الاخبار۔ محبوب القلوب۔ ملک و ملت۔ نظارۂ عالم۔ جام جمشید۔
عزیز الاخبار۔ حیدرآبادی۔ دکنی۔ جلوۂ محبوب۔ علم و عمل۔ محبوب گزٹ۔ المحبوب۔ دکن پنچ۔
مشیر دکن۔ مظلوم دکن۔ جریدہ اعلامیہ۔ پولیس گزٹ۔ زبان مرہٹی کے اخبار و رسالہ۔ نظام وی بھا
بھاگیش نگر۔ رسالہ سری بھاگیش دیپجے۔ ماہانہ رسالہ نظم و نثر۔ رسالہ طبابت حیدرآباد معلم شفیق۔ ادیب
فنون حسن۔ الحقائق معلم معلم نسوان۔ سحر بیان منتخب روزگار۔ افسر۔ دلگداز۔ پیام محبوب۔
شمس الکلام۔ دبدبۂ آصفی۔ ٹائیکل جنرل۔ جلوۂ محبوب۔ محبوب الکلام۔ نسیم دکن۔ افسانہ۔ دکن ریویو
الہادی صحیفہ۔ مذاق سخن۔ خیال محبوب یا محبوب عالم۔ معیار الاشعار۔ گنجینہ الفوائد۔ ادیب ۲
قانونی۔ مقنن دکن۔ آئین دکن۔ تشنیع القوانین تکمیل الاحکام۔ مراۃ القوانین۔ رسالہ مالگزاری۔
۱۲۔ انگریزی اخبار۔ اور ۲ رسالہ۔ آخرین ایک تختہ۔ اُن اخبارون اور رسالون کا جن کے تفصیلی
حالات نہ معلوم ہو سکے۔ کل اخبارون اور رسالون کا آغاز اور اُن کے مقاصد و قواعد و نام اڈیٹر وغیرہ
اور دلچسپ امور درج کیے گئے ہین۔

فصل ۴

رجسٹری شدہ کتب۔ ضروری تمہید جس میں رجسٹری کتب کی ابتدا اور ضروری امور درج کیے گئے ہیں اور سنہ ۱۲۹۹ف سے سنہ ۱۳۱۷ف تک کی کل رجسٹری شدہ کتب کی فہرست فن واری اور سنہ واری مع تعداد لکھی گئی ہے۔

فصل ۵

فہرست کتب تواریخ متعلق ملک دکن اور ملک سرکار نظام۔ ضروری تمہید۔ اس فصل میں کتب تواریخ جن میں ملک دکن کا حال عموماً اور ملک سرکار نظام کا حال خصوصاً ہو وہ لکھی گئی ہیں جن میں اردو انگریزی فارسی وغیرہ کی کتابیں ہیں۔ اس سے استفادہ ہوگا کہ اگر کسی شخص کو ملک دکن یا ملک نظام کی تاریخ لکھنا ہو تو وہ آسانی کے ساتھ کتب مہیا کر سکے۔ ان ہی تاریخوں میں جن کتب پر علامت ہو اُن سے مولف نے اس کتاب کی تالیف میں مدد لی ہے۔

فصل ۶

تجارت و کارخانجات۔ اس فصل میں حیدرآباد کے کل کارخانہ جات کا مفصلاً حال لکھا ہے۔ کارخانہ قواسم صاحب بارگلی۔ کارخانہ توپ۔ صدر انبار خانہ ورک شاپ۔ دار الصنایع۔ اسٹور بنا دیق نزد بارہ دری چندو لال۔ کارخانہ صنعت ہند۔ بنک آف بنگال۔ بیانکنگ کمپنی۔ ایس کمپنی گولکنڈہ پامر اینڈ کمپنی۔ حیدرآباد اینگ اینڈ ویونگ کمپنی لمیٹیڈ۔ کارخانہ کاغذ بالاپور۔ دواخانہ و شاپ عبد الرزاق۔ کارخانہ شال بافی گولکنڈہ۔ فلور مل۔ کارخانہ شکر۔ دیوالہ پسند ہو۔ دیوالہ مہانند رام پورن مل۔ دیوالہ نین سی پادم سی۔ شاپ عابد۔ ایس فیکٹری حاجی طیب علی۔ ایس فیکٹری نرو مل۔ کارخانہ صفائی زیر تالاب حسین ساگر۔ ان کارخانوں کے علاوہ ۸۷ کارخانہ جات اضلاع و اطراف میں جو واقع ہیں اُن کا حال لکھا گیا ہے۔

فصل ۷

قدیم پیلے مذہبی وغیرہ و مراسم و تماشے۔ بیوی کا علم فضل صاحب حسینی علم۔ لنگر۔ نرس کروہ والا۔

قدم رسول ۔ چشمہ بی بی ۔ علم ماربن ۔ علم باولی سنکیسر ۔ کرمن گھاٹ ۔ رام باغ ۔ کیشوگیری ۔ دیول بھیرام سنگھ ۔ دیول جلن گوڑہ ۔ دیول کشن باغ ۔ دیول راجہ مرلی دہر ۔ دیول سیتا رام باغ دیول لکھمن باغ ۔ لیلا جنم اسٹمی ۔ میلا ناگ پنچمی ۔ میلا اشٹمی ۔ میلہ پٹیلہ برج ۔ جاترا الوال ۔ میلہ راج باغ ۔ تھیا سوفیکل سوسائٹی ۔ آتشکدے ۔ دخمے ۔ آریہ سماج ۔ سناتن دھرم مہا منڈل ۔ گورکھا ۔ ہمالیہ گھوڑ دوڑ ۔ مسیحی معابد ۔ سینٹ جانچ ۔ کرسٹ چرچ ۔ مشنری سوسائٹی ۔ مورلینڈ فری مسن لاج ۔ رومن کیتھلک چرچ ۔ علاوہ ان کے جملہ عرسیات وجاترا وغیرہ کا ایک تختہ جس میں انگریزی کی ماہ وتاریخ ہے ۔ اور ضروری تاریخی واقعات لکھے گئے ہیں ۔

باب ۳

فصل ۱

متعلقہ ہائی سکول ریل فنڈ ۔ ابتداء مکان کی تعمیر ۔ اور مکان کی حالت ۔ یتیموں کی تعلیم وتربیت متعلقہ وقت وغیرہ ۔

فصل ۲

قیام فرمانروائے دفاتر ۔ دفتر دیوانی ۔ دفتر مال ۔ دفتر عدالت ۔ سررشتہ کشن راؤ ۔ دفتر استیفار ۔ دفتر [illegible] ۔ دفتر گزیٹیر ۔ دفتر تقسیم منصبداران ۔ مجلس اداء مجلس باید گرفت [illegible] ۔ مجلس دعوی برسرکار ۔ مجلس امرار مجلس اصلاح مصارف ۔ ہوم افس ۔

فصل ۳

مشہور [illegible] کی ہیت اور مختصر حالات ۔ مرشد زادگان ۔ امرار روساء ۔ عہدہ داران اہل سیف ۔ علماء ومشائخین واہل اللہ ۔ کلمار شعراء متفرق مشہور لوگ ۔

فصل ۴

متفرق واقعات مشہورہ ۔ اس فصل میں وہ کل واقعات مشہور درج کردیئے گئے ہیں

ممالک محروسہ سرکار عالی مین واقع ہوتے رہے ہین بیچمابین اُن واقعات کے حادثہ ناگھانی اور راہ مہلوجان وغیرہ کی آمد و رفت - ژالہ باریان بعض کشت و خون و فسادات بلوے - گرہن - آندہیان دُم دار ستارے وغیرہ وغیرہ -

فصل ۵

احکامات متفرق - محصول رستہ پٹی کی موقوفی شکار ہرن - رسول لسٹ - سکندر آباد کے راستہ سے مسلح جانے کی ممانعت - لوکل فنڈ دفاتر مین مسلح آنے کی ممانعت - کاشت شالی تحت حسین ساگر کی موقوفی - رواہل کا ممنوع الملازمت ہونا - سروس بک - کنٹرو ہیڈ شن - پراپسری نوٹ - معہ تعداد قطعات اقسام رنگ - رقم اور اُسکی عبارت - تانوپنجہ مبارک - اعزازی نوازمات - ٹکٹ رسید تنخواہ پر - تقریر یورپین بلا اجازت گورنمنٹ ہند حاضری دربار مغلئی -

فصل ۶

قحط اس فصل مین سنہ ۱۲۹۹ف سے سنہ ۱۳۱۹ف تک جسقدر قحط ممالک محروسہ سرکار عالی مین واقع ہوئے ہین اُن کی تفصیل کیفیت درج کی گئی ہی - اور اُسوقت جو انتظامات کیے گئے تھے اُنکا ذکر ہے -

فصل ۷

رود موسی کی طغیانیان سنہ ۱۰۴۰ف سے سنہ ۱۳۲۶ف تک جسقدر رود موسی مین طغیانیان آئی ہین اور اُن سے جو نقصانات پہونچے ہین اُنکا نہایت ہی صراحت اور حوالہ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے - تاریخ دکن کی ورق گردانی کے بعد اور دوسری یادداشتون سے جو فہرست مرتب کی گئی ہی - بالخصوص سنہ ۱۳۲۶ف کی طغیانی کا حال بہت زاید لکھا گیا ہی - اور کل امور بیان کیے گئے ہین -

ضمیمہ

ضمیمہ مین بعض اُن امور کو لکھا گیا ہی - جو کتاب مرتب ہونے کے بعد معلومات بہم پہونچے ہین -

خاتمہ

تقاریظ

عرض حال

دکن کے متعلق انگریزی۔ اُردو اور فارسی زبانون مین اس قدر تاریخین لکھی گئی ہین کہ اگر کوئی اُن کو جمع کرنے بیٹھے تو کئی الماریان اُن سے بھر سکتی ہین۔

اِس کثیر تعداد مین دکن کی تاریخون کے ہوتے ہوئے کسی نئی تاریخ دکن کا لکھنا دیکھنے والون کی نظرون مین کوئی مشکل کام نہین قرار پا سکتا لیکن مجھے اس تاریخ کے لکھنے مین جس قدر دقتین اور دشواریان پیش آئین اور اُس کے لیے مواد اور معلومات بہم پہونچانے مین مجھکو جس قدر کوشش کرنی پڑی اُس کو میرا ہی دل جانتا ہے۔

مشکل اور دقت پیش آنے کی وجہ یہہ ہوئی کہ مین نے اس کو پسند نہین کیا کہ آج تک دکن کی تاریخون مین جو جو واقعات جمع کیے گئے ہین اُن ہی کو مختلف تاریخون سے نقل کرکے دکن کے مورخون کا منہ چڑھانے بیٹھہ جاؤن۔

اسلیے مین نے اکثر تاریخون کو پیش نظر رکھکر جو مختلف زبانون مین دکن کے متعلق اب تک لکھی گئی ہین ایک ایسی تاریخ لکھنے کی کوشش کی جو اپنے موضوع کے لحاظ سے اُن سب تاریخون سے بالکل الگ اور تمیز ہو۔

عام طور پر جو باتین اور جو واقعات تاریخون مین لکھے جاتے ہین مین نے اُن ہی پر اکتفا نہین کی بلکہ مین نے اُن کے علاوہ اُن باتون کو بھی ضبط تحریر مین لانے کی کوشش کی جن کو بلند پایہ مورخون نے ہیچ اور ناقابل التفات سمجھکر ضبط تحریر مین لانے کے بغیر چھوڑ دیا ہے۔

ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کسی ملک کے متعلق ایسی باتون اور معلومات کا فراہم کرنا جس کو واقعات کے طور پر تاریخ کے صفحات مین درج ہونے کی عزت نہ حاصل ہوئی ہو کس قدر کٹھن اور دشوار امر ہے

چونکہ مین اپنے سن شعور سے اس بات کا عادی رہا ہون کہ ملک کے تمام بڑے بڑے واقعات جو میرے سُننے یا دیکھنے مین آتے تھے اُن کو مین اپنی یادداشت مین بقید تاریخ لکھتا رہتا تھا اور تقریباً بیس سال تک مجھکو عالیجناب نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر کے دربار مین حاضر رہنے کی عزت و افتخار حاصل رہا ہے اس لیے مجھکو اخبار لیون اور روزنامچہ نویسون کے ذریعہ سے تمام واقعات سے واقفیت حاصل کرنیکا موقع ملتا رہتا تھا۔ اس تاریخ کے لکھنے کے وقت مجھکو اپنی اُسوقت کی یادداشتون سے بہت بڑی مدد ملی اور اگر یہ پوچھا جائے تو اُن ہی یادداشتون نے پھر دسنہ پر مرے دل مین اس جدید طرز کی تاریخ لکھنے کی اُمنگ پیدا ہوئی۔

یہہ ایک مسلمہ بات ہے کہ جو شخص جس دُھن مین لگا رہتا ہے اُس کو اُس کے متعلق کچھہ نہ کچھہ کامیابی ضرور ہوجاتی ہے۔ اس دُھن مین بعض سامان ایسے پیدا ہوگئے کہ جس سے مری ہمت ٹوٹنے نہین پائی۔ بلکہ اُس مین اور مضبوطی آگئی۔ بقول شخصے "جوینده یابنده" ایک لالہ جی کا روزنامچہ دیکھنے کا اتفاق ہوا جس سے حیدرآباد کے متعلق بہت سے ایسے واقعات اور ایسے معلومات کا پتہ لگا کہ جن کا ذکر تاریخون مین نہین پایا گیا اگر یہہ لکھا جائے تو چندان نازیبا نہ ہوگا کہ تائید ایزدی میرے ساتھہ تھی اور یہ مشیت کو یہہ منظور تھا کہ مین اپنی خواہش اور اپنے ارادہ کے مطابق اس تاریخی کتاب کے لکھنے مین ایک بڑی حد تک کامیاب ہون علاوہ اسکے ایک قدیم نایت فرما کی توجہ سے مجھے ایک مغز اور معتبر صاحب کا روزنامچہ بھی دیکھنے کے لیے مل گیا جس مین حیدرآباد کے متعلق سنہ ۱۲۴۰ھ سے سنہ ۱۳۰۰ھ تک کے واقعات قلمبند تھے۔ مغز صاحب وہ شخص تھے کہ جو خود اور اُن کے والد نواب رشید الدینخان وقار الامرا اور اُن کے بزرگوارون کے دربار مین شب و روز حاضر رہتے تھے اسلیے حیدرآباد کے تمام بڑے بڑے واقعات سے مطلع ہونے کا اسطرح اُن کو اچھا موقع حاصل تھا۔ غرض ان دونون روزنامچون کے مطالعہ نے اس کتاب کے لکھنے کے شوق کو اس قدر اُبھارا کہ مین اُس کو دبا نہ سکا۔

جب مین اپنے ابتدائی شوق اور انتہائی کاوشون پر نظر کرتا ہون تو اس کتاب کے آغاز اور انجام پر لسان الغیب حافظ شیراز علیہ الرحمۃ کا یہہ مشہور مصرعہ صادق پاتا ہون کہ "ختم شد بخیر و خوبی بر دل و اقبال باد"

ابتدا مین اس کتاب کی ترتیب کا جو شوق مجھے دامنگیر ہوا تھا اُسکی وجہ سے اخیر مین چلکر ایسا ہو پڑے لینے پڑے کہ شروع مین جن کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ ایک ایک بات کی تحقیق اور دریافت کے لیے ایک ایک شخص کے پاس ایک دو نہین بیسیون چکر لگانے پڑے بعض نے تو ہنس کر ہی ٹالدیا۔ بعض نے آرسے لمبے مین رکھکر گویا مجھے اپنے سلامیون اور درباریون مین داخل ہونے کی عزت بخشی بعض نے بعد ملاحظت سے کام لیکر معلومات کے بہم پہونچانے مین کچھ زیادہ دخل نہین کیا جس کی اُن سے خواہش کی گئی تھی۔ یہ صورت تو پرائیوٹ لوگون سے بہت سے امور کے نسبت معلومات حاصل کرنے کے متعلق پیش آئی۔ اسکے علاوہ بہت سی باتین دریافت کرکے نکالنے کے لیے مجھے سرکار عالی کے اُن تمام مواز لونن کی ورق گردانی کرنی پڑی جو شروع سے لیکر اب تک شایع ہوئے ہین۔ اور بہت سے امور کا صحیح صحیح کھوج لگانے کے لیے مجھے سرکاری جرایدکے فائلون کی از ابتدا تا انتہا خاک چھاننی پڑی۔ اور اُنکی رپورٹون اور بُرانے اخبارونکے فائل کی اُلٹ پھیر کرنی پڑی مختلف سررشتون کے متعلق مختلف باتون کی دریافت اور تحقیقات کی غرض سے افسران سررشتہ سے خط و کتابت کرنی پڑی خدا خدا کرکے چھ سات سال کی مسلسل اور لگاتار محنت کے بعد آج مجھے یہہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ تکمیل کتاب کی جانب سے بیفکر ہوکر مین یہہ دیباچہ لکھ رہا ہون۔

مین نے اپنے شوق کے تقاضے سے جس کام کا بیڑا اُٹھایا تھا پریشور کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس کام کو پریشور نے میرے ہی ہاتھ سے انجام کو پہنچایا۔ اور اب مین اپنے آپکو یہہ کہنے کیلیے تیار پاتا ہون کہ اُس ست چیتا نند پریشور نے میری محنت ٹھکانے لگادی۔ اس تاریخ مین صدہا واقعات ہین جنکی صحت کے متعلق مین نے اپنے امکان بھر کوشش کی ہے۔ اگر اس پر بھی کہین اختلاف پایا جاے تو مغز ناظرین کی بلند حوصلگی سے امید کی جاتی ہے کہ معاف فرماکر اُس کی صحت کر لینگے۔

اس دیباچہ کے اخیر مین اظہار شکریہ کے طور مین اپنے بعض اُن عنایت فرماؤن کے اسمار گرامی ہدیہ ناظرین کرنا چاہتا تھا جنھون نے اس کتاب کے لیے معلومات فراہم کر دینے مین نہایت فراخدلی اور کشادہ پیشانی کے ساتھ میری فرمائشین پوری کین تھین۔ مگر اُن صاحبون نے اپنی کسر نفسی کے

باعث نام کا اظہار نا پسند کیا جسکا مجھکو افسوس رہا۔ اس تاریخ کے ترتیب دینے مین جناب مولوی مجیب احمد صاحب قنسائی۔ مولوی سید محمد علی صاحب عرش ملیح آبادی۔ مولوی سید منظر علی صاحب فرزند جناب اشہری۔ نے بہت کچھہ مدد دی جن کا شکریہ ادا کیے بغیر مین نہین رہ سکتا۔

افسوس ہے کہ ۱۳۲۶ھ کی طغیانی کے عالمگیر اثر سے یہ کتاب بھی محفوظ نہین رہی۔ گزشتہ رجب کے مہینے مین مطبع اختر دکن مین اسکی چھپائی کا کام نہایت سرعت کے ساتھہ ہو رہا تھا اور ارادہ تھا کہ آغاز ۱۳۲۷ھ مین کتاب شایع کر دی جائے گی۔ کہ اس اثنار مین رود موسی مین طغیانی آگئی۔ چونکہ مطبع اختر دکن طغیانی زدہ رقبہ مین واقع تھا اس لیے اُس کو نقصان پہنچا اور کتاب ۱۲۰ صفحہ تک چھپ کر رہگئی۔ ان مین کے اکثر فرمے اور آیندہ کا کئی صفحہ مسودہ اور کئی ریم کاغذ برباد ہوگیا پھر از سر نو اس کے طبع کرانے کا انتظام دوست احباب کے تقاضے سے مطبع انوار الاسلام مین کرایا گیا۔ اور اسطرح پر کتاب ہذا کے چھپ کر نکلنے مین غیر متوقع تاخیر ہوئی آخر مین مالک و منیجر مطبع انوار الاسلام کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ اس تاریخ کے طبع کر دینے مین اُنھون نے حسب وعدہ اپنے کام کو انجام دیکر معاملہ کی صفائی کا عملی ثبوت دیا فقط

مرقوم یکم جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ — خاکسار۔ مانک راؤ وٹھل راؤ

حیدرآباد دکن حسینی علم — علاقۂ نواب سر خورشید جاہ مرحوم



باب اوّل
جغرافیہ

موقع - رقبہ - حدود ارضی

مملکت آصفیہ کوہ بند ہیاچل کے نیچے پندرہ درجہ دس دقیقہ اور اکیس درجہ ۵۰ دقیقہ عرض البلد شمالی اور چھہتر درجہ پینتالیس دقیقہ اور اکیاسی درجہ پچیس دقیقہ طول البلد شرقی کے مابین واقع ہے اس کا عرض شمالاً جنوباً - اجنٹا کے غاروں سے کپل تک تخمیناً ۳۸۴ میل اور طول شرقاً غرباً کھنڈلہ واقع ضلع اورنگ آباد سے بھدراچلم تک ۴۵۶ میل اور رقبہ ۸۲۶۹۸ میل مربع ہے -

اسکے حدود اربعہ حسب ذیل ہین - شمال مین ملک برار ضلع خاندیس جنوب مین دریاے تنگ بھدرا کرشنا و مشرق مین دریاے وردہا - گوداوری مغرب مین احمدنگر - شولاپور - بیجاپور - ڈہاڑواڑ - متعلقہ بمبی پریسیڈنسی -

ملک آصفیہ ایک وسیع میدان ہے - اسکی سطح سمندر کی سطح سے بارہ سو فٹ سے ڈہائی ہزار فیٹ تک بلند ہے - خاصیت زمین کے لحاظ سے ملک قریب قریب مساوی حصون پر قدرتاً تقسیم ہوگیا ہے - شمالی و مغربی حصہ عموماً سرسبز و شاداب ہے برخلاف

اسکے جنوب کا ملک بنجر ہے۔

دریا

تمام ملک مین پچاس سے زیادہ ندیان ہین۔ لیکن ان مین بڑی مشہور ندیان گوداوری کرشنا تنگ بھدرا ہین۔ باقی چھوٹی چھوٹی ہین

گوداوری

یہ ندی مغربی گھاٹ سے نکلی ہے اور خلیج بنگالہ اسکا دہانہ ہے۔ اسکا طول ۸۰۰ میل ہے۔ اورنگ آباد۔ بیڑ۔ ناندیڑ۔ پربھنی۔ نظام آباد۔ کریم نگر۔ ورنگل کے اضلاع مین رواں ہے۔ اس سے ۶۰۰۰ میل مربع زمین سیراب ہوتی ہے۔

کرشنا

یہ دریا کوہستان مہابلیشور سے نکلا ہے اور خلیج بنگالہ مین گرتا ہے۔ رائچور محبوب نگر نلگنڈہ۔ ورنگل کے اضلاع مین بہتا ہے۔ اسکا طول ۷۰۰ میل ہے جس مین سے ۴۰۰ میل مملکت آصفیہ مین ہے۔ اسکا اوسط پاٹ نصف میل کا ہے۔

بقیہ ندیون سے چند مشہور ندیان حسب ذیل ہین

نام ندی	طول	ضلع	دہانہ	کیفیت
تنگ بھدرا	۱۷۵	مغربی گھاٹ	دریاے کرشنا	ضلع رائچور مین رواں ہے۔
پائین گنگا	۲۰۷	کوہ دیولگدہ واقع ضلع	گوداوری	اضلاع پربھنی۔ ناندیڑ۔ عادل آباد مین رواں ہے
بھیما	۱۷۵	مغربی گھاٹ متصل پونہ	کرشنا	اضلاع گلبرگہ و رائچور مین بہتی ہے۔
مانجرا	۳۸۷	تعلقہ پاٹودہ ضلع بیڑ	گوداوری	اضلاع بیڑ میدک۔ ناندیڑ مین بہتی ہے
مانیر	۹۴	کوہ گلگود واقع ضلع کریم نگر	گوداوری	تعلقہ جیور اور عادل آباد مین بہتی ہے۔
منیئری	۹۶	پاکہال	کرشنا	ضلع ورنگل مین بہتی ہے۔
رودموسی	۱۴۴		ــ	ضلع اطراف بلدہ نلگنڈہ مین بہتی ہے اسکے کنارہ حیدرآباد ہے

تالاب

تمام ملکون مین (۲۰۴۸۰) تالاب ہین ان مین سب سے بڑا مشہور تالاب پاکہال کا ہے

دار الحکومت کے متصل بھی تین تالاب۔ میر عالم۔ میر جملہ اور حسین ساگر ہین۔

پاکہال

ضلع ورنگل مین ہی اسکا طول ۸۰۰۰ گز اور عرض ۶۰۰۰ گز اور رقبہ قریبًا تیس میل ہے۔

میر عالم

اسکو میر عالم وزیر اعظم نے ۱۲۳۱ھ مین بنوایا تھا اسمین ایک ارب چوہتر کروڑ اسی ہزار گیلن پانی اور ۱۰۳۵۰۰۰۰ مکعب گز زمین ہے۔

میر جملہ

یہ تالاب میر جملہ نے بلدہ کے جانب مشرق تیار کرایا اسکا رقبہ تخمینًا ۲ میل ہے اور یہہ بالکل شہر سے ملا ہوا ہے۔

حسین ساگر

یہ تالاب ابراہیم قطب شاہ کے عہد مین حسین شاہ ولی کے اہتمام سے ۹۶۵ھ مین تیار ہوا ہے۔ اسکی تعمیر مین دو لاکھ ہُن[۵۱] صرف ہوے ہین۔

ابراہیم پٹن

یہ تالاب ابراہیم پٹن مین واقع ہے۔ اور ۹۶۰ھ مین ابراہیم قطب شاہ کے حکم سے تیار ہوا ہے۔

پہاڑ

ملک کی ساری زمین پتھریلی ہے اور اسمین پہاڑ بکثرت ہین۔ بجز طوالت چھوٹے چھوٹے پہاڑونکا بیان قلم انداز کیا جاتا ہے۔ بڑے بڑے پہاڑ یہ ہین۔

سیاوری پربت

یہ کوہستانی سلسلہ (۳۰۶) میل طولانی ہے۔ اسمین سے (۲۵۰) میل ممالک محروسہ کے اضلاع نظام آباد۔ پربھنی مین ہین اجنٹا کا گھاٹ بھی جو ضلع اورنگ آباد مین ہی اسی مین شامل ہے۔

بالاگھاٹ

یہ کوہستانی سلسلہ بیڑ۔ ناندیڑ۔ نظام آباد کے اضلاع مین پھیلا ہوا ہے۔ اسکی ایک شاخ ضلع عثمان آباد مین ہوتی ہوئی گلبرگہ کے اضلاع مین چلی گئی ہے۔ اس کا طول ۲۵۰ میل ہے۔

کنڈی کل

یہ سلسلہ ضلع ورنگل کے شمال و مشرق مین تیس میل تک پھیلا ہوا ہے۔

نیلی گرمہ

یہ سلسلہ رائچور کے مغرب مین ہے۔

---

[۵۱] یہ ایک طلائی سکہ تہا۔ اور ساڑہے چار روپیہ قیمت کا ہوتا تہا۔

راکھی گڈہ

یہ سلسلہ ضلع کریم نگر کے جنوب مین ہے - آدمین وحشی اقوام رہتے ہین -

جنگلات

شمال و مغربی ملک مین جنگل بہت ہین - جنوب مشرق مین بکثرت پائے جاتے ہین ان جنگلات مین ساگوان شیشم - یجا سال وغیرہ بکثرت ہوتا ہے - ان مین سے چند جنگل جو چنور - مہادیو پور - پاکھال - امرآباد وغیرہ مین ہین - سرکار نے محفوظ کر لیے ہین -

آب و ہوا

آب و ہوا معتدل اور مرطوب ہے - سال کا بڑا حصہ خوشگوار رہتا ہے - کیونکہ یہان سردی اور گرمی دونون اوسط درجہ پر رہتی ہین -

پیداوار

نباتاتی پیداوار سے چاول - گیہون بکثرت پیدا ہوتا ہے علاوہ اسکے چنا - کلتھی لوبیا - تل - باجرا - کودرہم - جوار مکئی - رالہ - بیشتکر - راگی - آرد - مونگ - مسور وغیرہ افیون - تمباکو - ہلدی - مرچ - ارنڈی - رونی - سٹر - آلو - مولی - گاجر - بیگن - سنگھاڑے وغیرہ پیدا ہوتے ہین -

میوہ جات

میوہ جات کی قسم سے آم - شفتالو - جامن - جامن - سیتاپھل - بافریط اور انجیر - انگور - بیر - بوز - خربوزہ - کھیرا پیدا ہوتا ہے - رام پھل - بیل - ہرپھریوڑی - گینگل کی پیداوار یہان سے مخصوص ہے -

حیوانات

باستثنا ریسور دولت آصفیہ مین جیسے انواع و اقسام کے حیوانات ہوتے ہین ایسے ہندوستان کے کسی قطعہ مین نہین پائے جاتے معمولی جانورون سے قطع نظر کرکے دیکھا جائے تو گھوڑے - ہاتھی - ارنا بھینسا - پاکھال اور اسکوٹا کے پہاڑون مین بکثرت پائے جاتے ہین نیل گائے - سانبر - چیخ - بھیڑیے - ریچھ - شیر - ان کی تمام ملک مین کثیر تعداد ہے - مرغان بادی سے - مرغی - مرغابی - قاز - بطخ - بینا - طوطا - بلبل - ہریل - چڑیا - مور - تیتر - بٹیر - کبوتر ہین -

معدنیات

قدیم زمانہ مین ہیرے کی کانون کے لیے یہ ملک نہایت مشہور تھا - کوہ نور ہیرا جو دنیا بھر مین مشہور ہے اسی ملک کی کان واقع گولکنڈہ سے برآمد ہوا تھا - اسوقت

ہیرے کی کوئی کان نہیں ہے لیکن سونے اور آہنی دھاتوں کی کانیں بکثرت ہیں
دریائے گوداوری کے اُن سواحل پر جہاں سرخ رنگ کے پتھر پائے جاتے ہیں
آہنی دھاتوں کی کانیں کثرت سے موجود ہیں۔

دندلی ضلع رائچور میں عرصہ دراز سے ایک کان ہے میں سونا نکل رہا ہے سندگارینی
ضلع ورنگل میں کوئلے کی بہت بڑی کان ہے اس سے ۱۸۹۰ء میں ۱۸۶۹۲۵ ٹن کوئلہ
برآمد ہوا تھا۔

صنعت و حرفت

ملکی مصنوعات ورنگل ریشمی - دوتی - اونی - قالین - اورنگ آباد کا زربفت ہمرو
ریشمی کپڑا - کمخواب - بیدر کے عجیب و غریب گلکاری کے ظروف - ناندیڑ کے سیلے
ایلگندل کی ساڑیاں مشہور ہیں - تقریباً تمام ملک میں کمبل اور کپڑا تیار ہوتا ہے۔
مرہٹواری اور تلنگا میں نہایت عمدہ شکر بنتی ہے - ورنگل گلبرگہ کے محبس میں قالین
سازی کے کارخانجات بھی قایم ہیں۔

نظام آباد کے اضلاع میں اعلیٰ قسم کا فولاد بھی تیار ہوتا ہے - آلات حرب سو
تلوار - خنجر - قرول - برچھا - بارود - ملک کے تمام اضلاع میں بنتے ہیں۔

تجارت

ملکی مال غیر ممالک میں بہت کم جاتا ہے جسکی وجہ سے ملکی صنعت و حرفت تنزل
کے عالم میں ہے - غیر ممالک خاصکر یورپ کے مصنوعات ملک میں کثرت سے آتے ہیں

اقوام

دولت آصفیہ میں روے زمین کے باشندے موجود ہیں - اُن اقوام کے نام جنکی
بود و باش قدیم الایام سے اس سرزمین سے مخصوص ہے یہ ہیں - گونڈ - بھیل - ڈھیڑ
مرہٹے - تلنگے - کنڑے - مسلمان - باوجود اسکے یہ ملک تقریباً سات سو برس سے مسلمانوں
کے زیر حکومت ہے - مہدیوں کی تعداد بہ نسبت دیگر فرق مسلمانوں کی بہت ہے - ہندو
فی صدی نوے اور انکے مقابل میں مسلمانوں کا شمار فی صدی دس ہے۔

یہ لوگ بہ کثرت ہندو - بدھ - جین - سکھ - اسلام وغیرہ مذاہب کے پیرو ہیں۔

اگرچہ عیسائی مذہب یہان کے ملکی باشندون مین آجکل کثرت سے پھیل رہا ہے۔ تاہم انکے پیرووں کی تعداد نہایت قلیل فیصدی دو کے قریب قریب ہے۔

ممالک محروسہ مین تلنگی۔ مرہٹی۔ کنڑی۔ گونڈی۔ ہنجاری۔ اور اردو زبانین بولی جاتی ہین۔ زبان آخر الذکر تمام ملک مین سمجھی جاتی ہے۔ تلنگی۔ تلنگانہ سے۔ مرہٹی مرہٹواڑی سے۔ کنڑی کرناٹک سے مخصوص ہے۔ گونڈی اور ہنجاری زبانین وحشی اقوام کی ہین۔ جنکی بود و باش جنگل اور پہاڑون کے درون مین ہے۔ عربی۔ فارسی۔ انگریزی۔ گجراتی وغیرہ السنہ کے بولنے والے بھی ملک مین ہین لیکن ان کی تعداد قلیل ہے۔

ملکی تقسیم بلحاظ قومی آبادی

ملک کی تقسیم قومی آبادی کے لحاظ سے تین طبقون مین ہے۔ مرہٹواڑی۔ تلنگانہ۔ کرناٹک۔ شمالی مغربی ملک مین چونکہ مرہٹے رہتے ہین اسوجہ سے وہ مرہٹواڑی کہلاتا ہے۔ تلنگانہ مشرقی کہلاتا ہے۔ اسمین تلنگی قومین آباد ہین۔ جنوب۔ مغربی طبقہ کرناٹک ہے۔ اسمین کنڑے آباد ہین۔ ان اقوام کی آبادی ان طبقون سے مخصوص ہے۔

ملکی تقسیم بلحاظ انتظام

انتظام کے لحاظ سے تمام ملک چار صوبون اور سولہ ضلعون پر منقسم ہے اور ہر ضلع مین کئی تعلقات اور مواضعات ہین۔

زمانہ قدیم مین ملک کی تقسیم صوبہ سرکار اور محال پر تھی۔ ۱۲۷۵ھ مین سر سالار جنگ اول مرحوم نے اسمات اضلاع۔ تعلقات۔ تحصیل پر تمام ملک کو تقسیم کیا۔

اسمات ضلع جات

بعد انتظام ضلع بندی کے جب نواب سالار جنگ اعظم مرحوم کو اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ تعلقداران اضلاع کی نگرانی کے لیے چند افسرون کا تقرر کیا جاے تو مرحوم ممدوح نے اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی کو پانچ اسمات مین حسب ذیل منقسم فرمایا۔ اور ہر ایک سمت کے لیے ایک ایک محکمہ صدر تعلقداری قایم کیا گیا۔

سمت شرقی۔ سمت غربی۔ سمت جنوبی۔ سمت شمالی۔ سمت شمالی و غربی

سمت شرقی مین اضلاع ذیل شریک تھے۔ اور اسکا مستقر بھونگیر تھا۔
نلگنڈہ۔ ناگرکرنول۔ جسکو اب محبوب نگر کہتے ہین۔ کھمم۔ جسکا نام اب ورنگل رکھا گیا ہے
سمت غربی کے اضلاع کی تفصیل حسب ذیل تھی۔ جسکا مستقر محمد آباد بیدر تھا۔ نامدیڑ
نلدرگ۔ جو اسوقت عثمان آباد کے نام سے موسوم ہے۔ بیدر۔ تفصیل اضلاع سمت جنوبی
جسکا مستقر پہلے رائچور تھا اور اب گلبرگہ ہے۔ گلبرگہ۔ رائچور۔ شوراپور۔ لنگسگور محفظہ
سمت شمالی مین حسب ذیل اضلاع تھے۔ اور مستقر پٹن چرو تھا اور اب بھی ہی
اندور۔ حال نظام آباد۔ بیدک۔ یلگندل۔ عملداری۔ سہرپور تانڈور۔ (جو اسب
ضلع عادل آباد کے نام سے مشہور ہے۔)
اضلاع سمت شمالی و غربی جسکا مستقر صدر تعلقہ داری پہلے تھی اورنگ آباد مین
تھا اور اب بھی صوبہ دار کا مستقر اورنگ آباد ہی ہے۔
اورنگ آباد۔ بیڑ۔ پربھنی۔
۱۲۹۲ف م ۱۳۰۱ھ مین سمت غربی۔ جسکا مقام مستقر بیدر تھا شکست کی گئی۔
اور سمت شمالی اور غربی کو جسکا مستقر اورنگ آباد تھا سمت غربی نام رکھا گیا۔ اور
اضلاع سمت غربی سابقہ کی تقسیم یون کی گئی کہ ضلع نامدیڑ سمت غربی حالیہ مین اور
نلدرگ (عثمان آباد) سمت جنوبی مین۔ اور بیدر سمت شمالی مین شریک ہوا۔
اگرچہ بعد شکست مجلس مالگزاری ثانی بجاے صدر تعلقہ دارون کے صوبہ دارونکا
تقرر ہوا تھا۔ لیکن اسمات کے نام وہی رہنے دیے گئے تھے۔ ۱۳۱۳ف مین بجاے
اسمات کے صوبجات قایم ہوے اور ہر ایک سمت کو حسب تفصیل ذیل صوبہ کا لقب دیا گیا۔
سمت غربی۔ صوبہ اورنگ آباد۔ سمت جنوبی۔ صوبہ گلبرگہ۔ سمت شرقی۔ صوبہ
ورنگل۔ سمت شمالی۔ صوبہ بیدر۔
سمت شمالی کا نام گو صوبہ بیدر رکھا گیا تھا۔ مگر مستقر پٹن چرو ہی تھا۔ نواب قمر جنگ

جب صوبہ وار بیدر ہوے تو ان کے صوبہ داری کے زمانہ تک یعنی ۱۳۱۶ف سے ۱۳۱۱ف تک صوبہ داری بیدر کا دفتر بلدہ مین رہا۔ اور بعد حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۷ - آبان ۱۳۱۱ف دفتر صوبہ داری مذکور پٹن چیرو چلا گیا اور اس وقت تک وہین ہے۔

سمت شرقی کا مستقر جو سابق مین بھونگیر تھا۔ اور نواب وقار الملک (مشتاق حسین) کے زمانہ صوبہ داری مین اکثر صوبہ داری کا دفتر بلدہ ہی مین رہتا تھا۔ اب صوبہ ورنگل مین ہے۔

انتظام اضلاع ضلع بندی حالیہ جسکا نفاذ ۱۳۱۴ف مین ہوا۔ صوبہ بیدر کا صوبہ گلشن آباد میدک نام رکھا گیا۔ اور مستقر بدستور سابق پٹن چیرو قرار پایا۔

شکست اضلاع ضلع پالم علاقہ صرفخاص ۱۲۸۷ف مین شکست ہوکر اسکے تعلقات ضلع پربھنی اورنگ آباد اور نلدرگ وغیرہ مین شریک ہوے۔

ضلع شورا پور یکم فروردی ۱۲۹۳ف کو شکست ہوا اور اسکے تعلقات ضلع لنگسگور وغیرہ مین شریک ہوئے۔

ضلع لنگسگور وقت ضلع بندی حالیہ ۱۳۱۴ف مین شکست ہوا اور بجاے عملداری سرپور تانڈور کے ضلع عادل آباد قرار پایا۔

ردوبدل اضلاع ۱۳۰۵ف مین صوبہ بیدر حال گلشن آباد میدک سے ضلع نگلندل خارج ہوکر ضلع ورنگل مین اور صوبہ ورنگل سے ضلع محبوب نگر علیحدہ ہوکر صوبہ بیدر حال گلشن آباد مین شریک ہوا۔ جسکا عمل ۱۳۰۶ف سے ہوا۔

بروے ضلع بندی جدید ضلع نگلنڈہ صوبہ میدک مین اور ضلع عادل آباد ورنگل مین شریک کیا گیا۔

اسوقت حسب ضلع بندی حالیہ جو حالت کہ تعلقات اور اضلاع کی قایم ہوچکی ہے اُسکا تحفہ جداگانہ منسلک ہے۔

ابتداے ضلع بندی کیوقت ضلع گلبرگہ قایم نہین ہوا تھا - لبد ضلع گلبرگہ قایم ہوا -

ملکی تقسیم طریقہ مقسمہ: از عضی

مذکورہ بالا تقسیم کے علاوہ ملک کی ایک اور ضمنی تقسیم قبضہ آراضی کے لحاظ سے بھی ہے خالصہ - صرفخاص - جاگیرات -

خالصہ وہ زمین ہے جسکا انتظام نواب مدار المہام بہادر براہ راست فرماتے ہین - اسکا ایک صدر محکمہ جو دفتر مالگزاری کے نام سے موسوم ہے (معتمدی مالگزاری) بلدہ مین ہے - جو مدار المہام بہادر کے تحت مین ہے - اس دفتر کے تحت مین عام صوبہ جات اضلاع ہین

صرف خاص - اسکا انتظام حضرت اقدس بندگان عالی بذریعہ ایک معتمد کے بنفس نفیس فرماتے ہین - اسکی آمدنی شاہی اخراجات مین صرف ہوتی ہے -

جاگیرات - ملک کے وہ قطعہ جو کسی کو حسن خدمات کے صلہ مین یا مدد معاش یا امدادی فوج کے نوکر رکھنے کے لیے خاص بادشاہ کے طرف سے کسیکو عطا کیا گیا ہو وہ جاگیرات کہلاتی ہین - اس مین بہت بڑی جاگیر پائگاہ[1] ہے -

تحتہ مردم شماری اضلاع بابتہ سنہ ۱۹۰۱ء

نام ضلع	تعداد	نام ضلع	تعداد
نظام اباد - (اندور)	۴۶۷۳۶۷	اورنگ آباد	۷۲۱۴۰۷
میدک	۵۳۶۰۲۷	پربھنی	۶۹۶۷۶۵
محبوب نگر	۶۱۳۷۷۱	ناندیڑ	۵۵۰۱۴۸
نلگنڈہ	۸۲۳۱۲۱	بیڑ	۴۹۲۲۵۸
گلبرگہ	۱۰۴۱۰۶۷	ورنگل	۷۴۵۷۵۷
عثمان آباد	۵۳۵۰۲۷	کریم نگر (یلگندل)	۸۶۱۸۳۳
رائچور	۹۳۲۰۹۰	عادل آباد	۴۷۷۸۴۸
بیدر	۷۶۶۱۲۹	صدر میزان مربع میل	۱۰۲۶۰۶۱۵

[1] اس کا ذکر تحت پائگاہ اور صرف خاص مین موجود ہے -

نمبر شمار	قسم مواضع	تعداد مواضع
۱	رعیت داری	۱۳۰۴۹
۲	سربستہ	۶۶۸
۳	پیشکش	۶۸۹
۴	اگرھار	۲۶۵
۵	پن مقطعہ	۴۱۹
۶	بے چراغ	۱۰۰۷
	میزان	۱۶۰۹۷
نشان شمار	قسم مواضع جاگیر است	تعداد مواضع
۷	ذات	۲۷۴۱
۸	تنخواہ	۶۲
۹	دیگر	۱۹۲
	میزان	۲۹۹۵
	صدر میزان خالصہ و جاگیرات	(۱۹۰۹۲)

فہرست صوبہ جات سرکار عالی

نشان شمار	سمت	نام	مستقر	حکام عالی	حدود اربعہ				طول	عرض	مربع رقبہ میل	تعداد اضلاع	کیفیت
					مشرق	جنوب	شمال	جنوب					
۱		صوبہ											
۱	سمت غربی	اورنگ آباد	اورنگ آباد	صوبہ دار	اضلاع عادل آباد واندور	اضلاع نلج واحمدنگر	بڑار و خاندیس	اضلاع بیدر و عثمان آباد	شرقاً و غرباً ۲۳۰	شمالاً و جنوباً ۱۳۰	۱۹۶۷۷ اورنگ آباد	۴	
۲	سمت جنوبی	صوبہ گلبرگہ شریف	گلبرگہ	〃	محبوب نگر ناندیڑ سیدک	〃	بیڑ ناندیڑ پھینی	بینگ بھیدرا	۲۵۶	〃	۲۱۰۶۱ گلبرگہ	۴	
۳	سمت علی	صوبہ بگلشن آباد میدک	میدک	〃	اطراف بلدہ	اطراف بلدہ	کریم نگر نظام آباد	اطراف بلدہ			۱۷۴۸۴ میدک	۴	
۴	سمت شرقی	صوبہ ورنگل	ورنگل	〃	گوداوری	ناندیر اندور سید تلنگانہ	برار	کرشنا مچھلی بندر	۲۰۰	۱۴۰	۲۱۰۷۷ ورنگل	۳	

فہرست اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی

علاقہ صوبہ داری	نام ضلع	مستقر	حدود اربعہ: مشرق	حدود اربعہ: مغرب	حدود اربعہ: شمال	حدود اربعہ: جنوب	وسعت: عرض	وسعت: طول	رقبہ بیگہ	تعلقات: علاقہ داران	تعلقات: خالصہ جاگیر	تعلقات: جملہ	سر اضلاع	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
صوبہ اورنگ آباد	ضلع اورنگ آباد	اورنگ آباد	برار و ضلع پربھنی	اضلاع خاندیس	اضلاع ناسک	گوداوری و مانجرا	شمالاً جنوباً ۵۰	شرقاً غرباً ۱۰۰	۲۴۷۵۱۰۸ اورنگ آباد	۸	۲	۱۰	۱۴۹۰	
	ضلع پربھنی	پربھنی	ضلع ناندیڑ	ضلع گنگا	ضلع	گوداوری	〃	〃						
			اورنگ آباد	برار	ضلع ناندیڑ		۷۰	۱۰۰	۲۳۲۰۲۹۱ پربھنی	۹	۱	۷	۱۳۴۰	
	ضلع بیڑ	بیڑ	ضلع بیدر و پربھنی		گوداوری	مانجرا ندی	۵۰	۱۲۵	۱۸۷۱۶۶۵ بیڑ	۵	۱	۶	۸۵۵	

علاقہ صوبداری	نام ضلع	مستقر	حدود اربعہ: مشرق	حدود اربعہ: مغرب	حدود اربعہ: شمال	حدود اربعہ: جنوب	وسعت: عرض	وسعت: طول	رقبہ ایکر	تعلقات: تعلقہ داری	تعلقات: علاقہ داری	تعلقات: جملہ	سوا اضلاع	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
صوبہ گلبرگہ شریف	ناندیڑ	ناندیڑ	ضلع عادل آباد و پرھنی	ضلع پیڑ و پرھنی	ضلع پرھنی پائین گنگا	اضلاع نظام آباد و بیدر	شمالاً جنوباً ۶۴	شرقاً غرباً ۷۵	۱۴۷۹۶۰۱ ناندیڑ	۶	۰	۶	۱۰۶۴	
	ضلع گلبرگہ شریف	گلبرگہ	ضلع طراف بلدۂ محبوب نگر	اضلاع بیجاپور و شولاپور	ضلع عثمان آباد و بیدر	ضلع راچور و کرشنا	〃 ۲۲	〃 ۱۹۶	۲۳۱۶۳۰۹ گلبرگہ	۵	۳	۸	۱۰۲۲	
	ضلع بیدر	بیدر	ضلع ناندیڑ کے اطراف	ضلع عثمان آباد و پیڑ	ناندیڑ و ضلع پرھنی	ضلع گلبرگہ	〃 ۹۶	〃 ۱۰۴	۱۲۶۸۹۳۲ بیدر	۴	۱	۵	۶۵۳	
	ضلع عثمان آباد	عثمان آباد	ضلع بیدر	ضلع شولاپور	مانجرا	ضلع پیڑ	〃 ۹۰	〃 ۸۰	۱۵۸۵۳۰۱ عثمان آباد	۲	۳	۵	۵۷۰	
	ضلع راچور	راچور	ضلع محبوب نگر	اضلاع دھارواڑ	دریائے کرشنا	دریائے سنگ بھدرا	〃 ۹۶	〃 ۰	۱۵۶۳۱۶۹ راچور	۸	۰	۹	۱۱۳۸	

صوبہ گلبرگہ شریف

۱۳۲

علاقہ صوبہ داری	نام ضلع	مستقر	حدود اربعہ				دسعت		رقبہ اکبر	تعلقات			موضعات	کیفیت
			مشرق	مغرب	شمال	جنوب	طول	عرض		تعلقہ داری	تعلقہ خالصہ	تعلقہ جاگیر		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
صوبہ گلشن آباد	ضلع میدک	سنگاریڈی	ضلع کریم نگر و نلگنڈہ	ضلع بیدر	ضلع نظام آباد و ناندیڑ	ضلع اورنگل بلدہ	شمالاً جنوباً ۵۰	شرقاً غرباً ۶۲	۱۹۲۶۳۵۴ میدک	۵	۰	۵	۵۴۷	
	ضلع نلگنڈہ	نلگنڈہ	ضلع ورنگل	ضلع طراف بلدہ محبوب نگر سیدک	ضلع ورنگل	دریاے کرشنا	״ ۱۰۲	״ ۹۶	۲۱۵۰۱۵۰ نلگنڈہ	۷	۰	۷	۱۰۲۴	
	ضلع محبوب نگر	محبوب نگر	ضلع نلگنڈہ	ضلع گلبرگہ و رائچور	ضلع طراف بلدہ	دریاے کرشنا	״ ۱۰۰	״ ۱۳۰	۲۲۵۲۳۴۰ محبوب نگر	۶	۰	۶	۶۶۴	
	نظام آباد (اندور)	اندور	کریم نگر	ناندیڑ	گوداوری	میدک	۵۴	۶۴		۵	۰	۵	۵۲۲	

علاقہ صوبہ داری	نام ضلع	مستقر	حدود وار بعہ				وسعت		رقبہ ایکر	تعلقات			موضعات	کیفیت
			مشرق	مغرب	شمال	جنوب	عرض	طول		فاصلہ دارالحکومت	فاصلہ ضلع	جمع		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
صوبہ ورنگل	ضلع ورنگل	ہنمکنڈہ	گوداوری	ضلع نلگنڈہ	ضلع	ضلع مچھلی پٹنم	شرقاً غرباً	شمالاً جنوباً	۲۳۱۸۶۱۸	۸	۰	۸	۹۲۰	
				دمیدک	کریم نگر	وکرشنا	۱۲۸	۱۵۶	ورنگل					
	ضلع کریم نگر	کریم نگر	گوداوری	اندور میدک	گوداوری	میدک نلگنڈہ	"	"	۱۶۵۲۵۶۸	۷	۰	۷	۶۸۸	
							۵۰	۱۰۰	کریم نگر					
							•	•	ورنگل					
	ضلع عادل آباد	عادل آباد	دریاے	پاین گنگا	پاین گنگا	ضلع کریم نگر	"	"	عادل آباد					
			ورد ہا	ناندیڑ	وردہا	نظام آباد	۷۴	۱۴۵	۷۴۰۳ مربع میل	۸	۰	۸	۴۳۵	
	اطراف بلدہ	ضلع نلگنڈہ	ضلع گلبرگہ	ضلع بیدر	ضلع بیدر	ضلع			اطراف بلدہ رقبہ میل					
				کریم نگر میدک		محبوب نگر	•		۳۳۹۹	۵	۰	۵	۸۴۷	
							•	•						
							•							

تختۂ تقسیم تعلقات و اضلاع بموجب انتظام جدید سنہ ۱۳۱۴ ف

نشان	نام صوبہ	ضلع	تعلقات	جملہ تعلقات ہر ضلع
۱	۲	۳	۴	۵
۱	اورنگ آباد	اورنگ آباد	اورنگ آباد - امبٹر - بھوکرون - گنگاپور - جالنہ کنٹر - پٹین - ویجاپور خلد آباد - سیلور	۱۰
		بیڑ	بیڑ - موسن آباد - اشٹی - گیورائی - منجلے گاؤن - پاٹوڑہ	۶
		پربھنی	پربھنی - سمبت - ہنگولی - جنور - کلمنوری - پاتھری - پالم	۷
		ناندیڑ	ناندیڑ - لبولی - دگلور - حدگاؤن - قندہار - مدہول -	۶
۲	گلبرگہ	گلبرگہ	گلبرگہ - چینچولی - گورمنگل - سیڑم - یادگیر - اندولی - شاہپور - شوراپور -	۸
		رائچور	رائچور - لنگسگور - مانوی - سندہ لور -	۸
		عثمان آباد	عثمان آباد - کلم - پرنڈا - اوسا - تلجاپور -	۵
		بیدر	بیدر - نلنگا - راجورہ - اودگیر - جنواڑہ	۵
۳	ورنگل	ورنگل	ورنگل - کھمم - محبوب آباد - مدہرہ - پاکھال - پالونچہ - ملک - یلندو -	۸
		کریم نگر	کریم نگر - جگتال - جمی گنٹہ - مہادیوپور - پرکال - سرسلہ - سلطان آباد -	۷
		عادل آباد	عادل آباد - چنور - جنگاون - لکشمی پیٹہ - کنوٹ - نرمل	۸

نوٹ - جن تعلقات پر ۴ کا نشان بنایا گیا ہے وہ علاقہ صرف خاص کے ہیں -

نمبر شمار	ضلع	تعلقہ	تعلقات	تعداد مواضعات جاگیر تعلقات
۱	۲	۳	۴	۵
			راجورہ - سرپور -	
۴	گلشن آباد دکھنی	میدک	میدک - اندول - باغات - کلب گور - سدی پیٹہ -	۵
		نظام آباد	نظام آباد - ارمور - بودھن - کاراڈی - یلارڈی -	۵
		محبوب نگر	محبوب نگر - ناگرکرنول - امراباد - کلواکرتی - مکتھل - پرگی	۶
		نلگنڈہ	نلگنڈہ - بھونگیر - چریال - دیورکنڈہ - کوداڑ - مریال گوڑہ - سوریا پیٹہ -	۷
	جملہ	۱۵		۱۰۱

تبادلہ نام محلہ جات و تعلقات و تحصیل وغیرہ

نمبر شمار	نام سابق	نام حال	تاریخ تبادلہ مع نشان حکم سرکار
۱	۲	۳	
			محلات و گوڑہ جات مقام بلدہ
۱	گلبن گوڑہ بکل گوڑہ	عثمان شاہی	۲۳ صفر سنہ ۱۳۱۱ھ عثمان پورہ۔ بعد ۲۹۔ رجب سنہ ۱۳۱۱ھ سے بجائے عثمان پورہ کے عثمان شاہی مرقوم ہوا۔
۲	گولی گوڑہ	محبوب پورہ	۸۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۱ھ جریدہ یکم آبان سنہ ۱۳۱۱ف جلد ۴ نمبر ۱۲ صفحہ ۴ ۶۵۔
۳	گلی دولت مورت	.	وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے۔ کہ یہاں سلطان محمد قطب شاہ کے دو ہاتھی رہتے تھے جنکا یہی نام تھا۔ ۱ دولت ۲ مورت۔ اور مرزا عبداللہ کو الہیین ہاتھیوں سے مورت نامی لیکر بہا گا تھا جو باعث لنگر عشرہ کا ہوا۔
			متعلقہ اضلاع
۴	تعلقہ روضہ ضلع اورنگ آباد	تعلقہ خلد آباد	۱۵۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۰ھ
۵	ضلع ناگر کرنول	ضلع محبوبنگر	۲۰۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۶ھ جریدہ ۲۹ شہریور سنہ ۱۲۹۹ف صفحہ ۱۵۴۔ ایضاً
۶	تعلقہ دیورکنڈہ	تعلقہ محبوبنگر	
۷	تعلقہ وجہلکنڈہ ضلع نلگنڈہ	تعلقہ بھونگیر	۲۰۔ رجب سنہ ۱۳۰۹ھ

نمبر شمار	نام سابقی	نام حالی	تاریخ تبادلہ مع نشان حکم سرکار
۱	۲	۳	۴
۸	تعلقہ ویگاؤن	تعلقہ یادگیر	۲۹- ربیع الثانی ۱۳۰۷ھ
۹	تحصیل اڈور ضلع اندور	؍ کامارڈی	۲- ذیقعدہ ۱۳۰۹ھ
۱۰	تعلقہ بیضہ پور	تعلقہ یکاپور	۱۹- شوال ۱۳۱۱ھ جریدہ ۱۸- خورداد ۱۳۰۳ف جلد ۳ صفحہ ۳۶
۱۱	؍ گانڈاپور	؍ گنگاپور	ایضاً
۱۲	مانکوٹہ ضلع ورنگل	محبوب آباد	۲۲- شوال ۱۳۱۲ھ جریدہ ۳۱ خورداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۳۴ صفحہ ۳۵۴- جزاول-
۱۳	تعلقہ کندی کنڈہ	تعلقہ محبوب آباد	ایضاً
۱۴	تحصیل پانرور	تحصیل منجلی گانون	۹- ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ جریدہ ۱۳- تیر ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۳۶ صفحہ ۳۰۶۶- جزاول
۱۵	تعلقہ ساڑبار ضلع ناندیڑ	تعلقہ عثمان نگر	۱۹- جمادی الاول ۱۳۱۴ھ جریدہ ۲۷- آزر ۱۳۰۶ف جلد ۲۸ نمبر (۵) صفحہ ۳۵- جزاول-
۱۶	قصبہ دیوراسیون ضلع نلدرگ	ضلع عثمان آباد	۱۸- ربیع الاول ۱۳۱۹ھ جریدہ ۲۲ شہریور ۱۳۱۰ف جلد ۳۲ نمبر ۴۴ صفحہ ۵۸۱- جزاول
۱۷	تعلقہ انباجوگائی	تعلقہ مومن آباد	۲۵- شوال ۱۳۲۱ھ جریدہ مطبوعہ ۲۳- اسفندار ۱۳۱۳ف نمبر ۱۶- صفحہ ۱۶۶ جزاول
۱۸	قصبہ ضلع اندور	ضلع نظام آباد	۳۰- صفر ۱۳۲۳ھ جریدہ ۱۰ تیر ۱۳۱۴ف جلد ۳۶- نمبر ۳ صفحہ ۲۶۳
۱۹	پوچم چرلہ مستقر تحصیل کوداڑ	حضور نگر	حسب فرمان اعلیحضرت مورخہ ۸ رجب ۱۳۲۴ھ

سلسلۂ قطب شاہیہ

سلطان قلی قطب شاہ غفران پناہ

رسم

کون جانتا تھا کہ سعد آباد علاقۂ مہران مین جو بچہ افلاس کی حالت مین پیدا ہوگا وہ آگے چل کر نہ صرف خود دکن کا بادشاہ بنے گا بلکہ اُسکی نسل سے شاہون کا ایک سلسلہ چلے گا۔ سلطان قلی قطب شاہ ۸۶۵ھ مین اویس قلی کے یہان پیدا ہوا اسکی تعلیم اور بچپن کے حالات بالکل تاریکی مین ہین اور نہ کچھ اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ اُسکے باپ اویس قلی نے اُسکے لیے کیا کیا۔ قیاس چاہتا ہے کہ ابتدائی درسی کتابین پڑھا کر اُسے تجارت مین مشغول کردیا ہوگا۔ کیونکہ اُسکا خاندان زیادہ تر تجارت ہی کرتا تھا۔ اور سلطان قلی بھی تجارت ہی کی غرض سے ہندوستان آیا تھا۔

اسکے متعلق متعدد کتابون مین یون لکھا ہے کہ اللہ قلی بیگ جب تجارت کی غرض سے ہندوستان روانہ ہوا تو اپنے بیسالہ بھتیجے سلطان قلی کو بھی اپنے ہمراہ لے لیا۔ اور مختلف بلاد مین ہوتا ہوا محمد آباد بیدر پہونچا۔ سلطان محمد بہمنی اس زمانہ مین بیدر کا حکمران تھا۔ خدا معلوم اس کے چچا کا کیا حشر ہوا۔ مگر سلطان قلی کے متعلق لکھا ہے کہ بعض امرا کے توسل سے دربار شاہی مین باریاب ہوا اور آزمایشی طور پر چند چھوٹے چھوٹے کام حاصل کرلیے جنھین نہایت ہوشیاری اور دیانت کے ساتھ انجام دیتا رہا۔ اس سے دربار مین اسپر خاص نگاہین پڑنے لگین۔

لیکن اس کی نام آوری صرف ایک مہم سے ہوئی جو تلنگانہ کی سرکش رعایا کے خلاف بھیجی گئی تھی۔ یہ اس مہم کا سرگروہ تھا۔ تلنگانہ مین پہنچکر اس نے مختلف تدبیرون سے کام کیا۔ اور نہایت شجاعت کے ساتھ اس مہم کو سر کیا۔ جب وہان سے بافتح وظفر واپس ہوا تو سلطان نے اسکو قطب الملک کا خطاب عطا فرمایا اور یہان تک خوش ہوا

کہ بلدہ گولکنڈا اور اوسکے مضافات کے پیشکش وصول کرنے کے لیے اسکو مقرر کیا جب یہ خدمت بھی خوبی کے ساتھ انجام دی تو ازراہ شفقت سلطان نے قلعہ گولکنڈہ کا کمانڈر مقرر کردیا۔ برسر حکومت ہونے پر اس نے اپنی طاقت خوب بڑھائی اور فوج کو اپنے قابو مین کرلیا۔

اس عرصہ مین بہمنیہ سلطنت بھی کمزور ہوچلی تھی۔ جب اسنے کسیکو اپنا رقیب نہ پایا تو ۹۱۸ھ مین قطب شاہ کے نام سے والی دکن بن بیٹھا۔ اور تمام ملکی احکامات خود ہی صادر کرنے لگا۔ اسکے ساتھ ہی سلطان کی زندگی تک اُسکی ویسی ہی عزت کرتا رہا۔ اور تحفہ تحائف سے کمی نہ کی یہان تک کے اُسکا نام بھی خطبہ مین مقدم رکھا۔ جب سلطان کا انتقال ہوا تو خطبہ اپنے اور آئمہ اطہار کے نام سے پڑھوایا اور بالکل خودمختار ہو بیٹھا۔ لوگون نے اسکے خلاف ہاتھ پاؤن مارنا چاہیے۔

سلطان قلی قطب شاہ نے بہت سے قلعے تسخیر کئے اور قریب قریب تمام تلنگانہ پر فتح پائی۔ قلعہ نگکنڈہ بھی فتح کیا اور وہان کے راجہ ہریشچندر کو قید خانہ مین بھیجدیا۔ ناظرین کو تعجب ہوگا کہ جو بادشاہ اسقدر شجاع اور دلیر ہوا اسکا خاتمہ کس بُری طرح سے کیا جائے۔ ۲۔ جمادی الثانی ۹۵۰ھ روز دوشنبہ کو نماز عصر مین ایک ترکی غلام محمود ہمدانی کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

اس قتل کا محرک اُسکا بڑا بیٹا جمشید قلی قطب شاہ تھا[۵]۔ سلطان محمد قلی نے بتیس ۳۲ سال چندماہ سلطنت کرکے نوے ۹۰ برس کی عمر مین انتقال کیا۔ اور لنگر فیض اثر مین دفن ہوا۔ اسکے چھ بیٹے اور چار بیٹیان پیدا ہوئین۔ بیٹون کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) حیدر قلی۔ باپ کے سامنے مرگیا (۲) قطب الدین ولی عہد سلطنت تھا۔ مگر جمشید قلی نے اپنے باپ کے قتل کرانے کے ساتھ ہی اُسے بھی اندھا کرادیا۔ تھوڑے دنون

[۵] بعض مورخ کہتے ہین کہ بدو منع لوگون نے سلطان کو قتل کیا۔

بجلیات اٹھا کر راستے انتقال کیا۔ (۳) جمشید قلی خان باپ کو قتل اور بھائی کو اندھا کر کے تخت پر بیٹھا۔ (۴) عبد الکریم باپ کے خلاف بغاوت کی تھی۔ اسلیے قتل کیا گیا۔ (۵) دولت خان قلعہ بھونگیر میں عالم دیوانگی میں مقید ہوا۔ (۶) ابراہیم مرزا سبحان قلی کے بعد تخت نشین ہوا۔

یہاں یہ بیان کرنا خالی از دلچسپی نہیں کہ اُس نے حیدر آباد میں بہت سی عمارتیں تعمیر کرائیں جن کا ذکر یہاں کے مناظر کے ساتھ اس کتاب میں نظر آئے گا۔ سلطان قلی نے اپنے رؤسا کو بھی عمارتیں بنوانے کی ترغیب دی۔ غرض یہ بادشاہ نہایت ہی نیک مزاج۔ جفاکش اور شجاع گزرا ہے۔

جمشید قلی قطب شاہ
رجمشید قلی قطب شاہ کہا کسی وجہ سے یہ قلعہ میں قید کر دیا گیا تھا۔ شاید باپ کے قتل کا باعث یہی ہو۔ جب سلطان قلی قطب شاہ قتل ہو گیا تو ۹۵۰ھ میں بلا خوف و خطر بادشاہ بن بیٹھا اور اپنے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کر دیا۔ مگر اندرونی مخالفتوں سے اطمینان کلی نہ تھا۔ سب سے بڑا خوف اُسے اپنے بھائی ابراہیم مرزا کا لگا ہوا تھا ابراہیم کو اپنی ہی جان بچانی مشکل تھی۔ سلطان کی مخالفت کیسے کرتا۔ بھائی کی طلبی پر قلعہ دیور کنڈہ چھوڑ کر بھاگا اسوقت میدان بالکل صاف تھا۔ سلطان نے اندرونی ملک میں کسیکو اپنا مقابل نہ پایا اور ملک گیری کی خواہش میں شاہان اطراف پر ہاتھ صاف کرنے کی ٹھانی۔ منجملہ اور حکمرانوں کے ایک ملک قاسم بریدشاہ بیدر بھی تھا۔ جس سے لڑنے کے لیے کوچ کیا اس کے ساتھ ہی شکست کا خوف بھی اُسکے دل میں سما گیا تھا۔ اس لیے جگدیو راؤ نایک واڑی کے اہتمام سے وہاں ایک قلعہ تعمیر کرایا تاکہ فوج کو پناہ کا موقع مل سکے مگر اُس طرف قاسم بریدپر بھی خوف چھا گیا تھا۔ جسکے باعث وہ بھاگ نکلا اور سلطان ابراہیم عادل شاہ والی بیجاپور کے ہاتھوں گرفتار رہا۔

اسوقت ملک قاسم بریدنے سلطان جمشید قلی سے رہائی کی درخواست کی اور سلطان ابراہیم عادل شاہ سے مقابلہ کرکے اس کا ملک چھین لیا۔ ملک قاسم بریدکو جمشید قلی رہائی دلائی اور اپنی طرف سے حکومت بیدر قاسم برید کو مرحمت کی جمشید قلی کو قلعہ ہائے سیدک حسن آباد اور نراین کھیڑہ۔ بطور نذر گزرانے عادل شاہی سلطان پر فتح پانے کے وقت اس سے مال غنیمت مین بہت کچھ ہاتھی اور چیتے کے ایک سو سند مادہ پیل اور ایک قیمتی گھوڑا بھی تھا۔ یہ گھوڑا اُس زمانے کے گھوڑون مین سب سے زیادہ تیز اور نامور تھا۔

یہ سخت دل اور ناخدا ترس آخر مین عیش و عشرت مین مشغول ہوگیا۔ اور ۹۱۸ھ مین عارضہ سرطان کا شکار ہوا۔ بعض مورخون کا بیان ہے کہ تپ دق سے مرا۔ یہ اپنے باپ کے مقبرہ "لنگر فیض اثر" مین دفن ہوا۔ سبحان قلی اسکا اکلوتا فرزند تھا۔

سبحان قلی نظام شاہ

جسوقت جمشید قلی نے انتقال کیا تو سبحان قلی کی عمر ۶ سال اور بقول بعضے ۷ سال کی تھی۔ لیکن جس بچے کو ابھی باتین کرنا بھی نہ آئی ہون وہ سلطنت کیا کرسکتا ہے اسکا خیال کرکے جگدیو راؤ نایک وارثی نے بعض ارکین کے مشورہ سے دولت خان کو جو قلعہ بھونگیر مین بعالم دیوانگی مقید ہوا تھا۔ تخت نشین کرنا چاہا سبحان قلی کی ماں کو اسکی خبر ہوگئی۔ اسنے فوراً عین الملک سیف خان کو جو جمشید قلی سے ناراض ہوکر احمد نگر چلا گیا تھا۔ سلطان کا مدار المہام بنا دیا۔ مخالفین سے کب خاموش بیٹھا جاتا تھا اونہون نے بھی کارروائی شروع کی۔

دولت خان قلعہ سے نکالا گیا اور اسکی شاہی مشتہر کی گئی۔ اونہون نے صرف اتنا ہی نہین کیا بلکہ چند قلعہ بھی فتح کرلیے۔ مگر عین الملک فوراً استیصال کے لیے روانہ ہوا اور مخالفین کو شکست دیکر دولت خان اور جگدیو راؤ نایک وغیرہ کو قلعہ مین قید کردیا۔ اسکے بعد یہ فکر کی گئی کہ بجاے سبحان قلی ابراہیم مرزا کو مالک تاج و تخت بنا یا

جائے - سبحان قلی کے ہمراہی قتل کئے گیے - اور وہ معصوم قید ہوا - خدا معلوم اس بچہ کا پھر کیا حشر ہوا - اسکی حکمرانی صرف چھ ماہ تک رہی -

ابراہیم قلی قطب شاہ حکومت پر متمکن ہوا

سلطان قلی قطب شاہ کا چھٹا فرزند ابراہیم قلی ۹۳۷ھ مین پیدا ہوا - اسکے بچپن کا کچھ حال معلوم نہین ہوتا - مگر یہ پتہ چلتا ہے کہ اپنے باپ کے حکم سے قلعہ ویور گنڈہ مین رہا کرتا تھا - جب سلطان قتل ہوا اور جمشید قلی تخت پر بیٹھا تو اس نے اسکو طلب کیا مگر اس نے یہ عقلمندی کی کہ قلعہ سے بھاگ کر ملک قاسم برید شاہ بیدر کی پناہ مین چلا گیا - مگر وہان اُس سے کب پناہ ملنے والی تھی - ملک قاسم کے بھائی خان جہان نے اسکو گرفتار کر کے جمشید قلی کے حوالہ کرنے کی خواہش کی - اسکی خبر بیچارہ ابراہیم مرزا کو بھی ہوگئی اُسنے اسکو غنیمت جانا کہ قلعہ سیدک کی کنجی اور چالیس ہاتھی اس کے سپرد کر دئے - اور وہان سے کہین چل کھڑا ہوا -

آخر اس نے ایسا ہی کیا اور بسالت تباہ راجہ رام راج والی بیجانگر کے پاس پہنچا اُس نے بڑی آؤ بھگت کے ساتھ اسے لیا اور نہایت ہی آرام کے ساتھ رکھا - جب جمشید قلی نے انتقال کیا اور اسکا خورد سال بیٹا سبحان قلی فرمانروائے سلطنت ہوا تو اسکی مخالفت کے لیے ایک گروہ کھڑا ہوگیا - مگر یہ سلطنت تو کسی دوسرے ہی کی قسمت مین لکھی تھی - نتیجہ یہ ہوا کہ ایک تیسرے گروہ نے سبحان قلی اور دولت خان دونون کو مقید کر کے ابراہیم مرزا سے تاج و تخت لینے کی خواہش ظاہر کی - یہان کیا دیر تھی مرزا بھی اپنے ہمراہیون کو لیکر قلعہ محمد نگر کو روانہ ہوا -

۱۲ - رجب ۹۵۸ھ روز دوشنبہ کو جون ہی عنان حکومت اسکے قبضہ مین آئی کہ اس نے فوراً اپنے ہوا خواہون اور امرائے دربار کو انعام واکرام سے مالامال کر دیا - اور خان اعظم مصطفی خان کو اپنا وزیر بنایا اسنے اتنا ہی نہین کیا بلکہ اپنے ہمعصر سلطنتون سے اتحاد پیدا کیا - اور دریائے شور ساحل سمندر تک جتنے حکمران تھے اونکو یا تو اپنا باجگذار

بنایا۔ یا اونکے ملک کو بالکل فتح کرلیا۔ اسکے زمانہ مین سب سے بڑی لڑائی راجہ رام راج والی بیجانگر سے ۲۰۔ جمادی الثانی ۹۷۳ھ کو ہوئی۔ بعض مورخین ۲۰۔ جمادی الاول ۹۷۲ھ بتاتے ہین۔ اس لڑائی مین علی عادل شاہ والی بیجاپور۔ حسین نظام شاہ والی احمدنگر برہان عماد شاہ والی ایچ پور۔ اور قاسم برید شاہ والی بیدر محمد آباد نے راجہ بیجانگر سے مخالفت کی۔

راجہ رام راج نے سلطان ابراہیم قطب شاہ کے ملک کا کچھ حصہ دبا لیا تھا۔ اسلیے خواہ مخواہ اسے بھی اس جنگ مین شریک ہونا پڑا۔ یہ لڑائی دریاے کرشنا کے پار مشرقی جانب واقع ہوئی تھی۔ اس مین سلطان ابراہیم کو راجہ سے اُس کا ملک واپس ملگیا۔ اسکے کچھ دنون بعد ایک زبردست فوج بھیجکر قلعہ ورنگل بھی فتح کرلیا۔ اور حسین نظام شاہ والی احمدنگر کی بہن سے شادی کی۔ خداکے فضل سے اس بیگم اور دوسری بیبیون کے بطن سے تیس اولادین ہوئین۔ چھ بچون کے سوائے سب لڑکیان تھین بیٹون کی تفصیل ذیل مین درج کیجاتی ہے۔

(۱) عبدالقادر۔ مشہور بہ شاہ صاحب۔ باپ نے قلعہ دیورکنڈہ مین کسی جرم کے وجہ سے قید کیا تھا۔ بعض مورخون کا بیان ہے کہ قید ہی مین مرا اور بعض کہتے ہین باپ کے بعد بھی زندہ تھا (۲) حسین قلی مرزا باپ کے بعد چھ برس تک زندہ رہا اور محرم ۹۹۴ھ مین نام پلی کے حوض مین ڈوب کر مرگیا۔ اسکی قبر لنگر فیض اثر مین موجود ہے۔

(۳) محمد قلی ۹۷۱ھ اور بقول بعض ۹۷۳ھ مین پیدا ہوا پہلا سنہ صحیح معلوم ہوتا ہے یہ مالک تاج و تخت ہوا۔ (۴) ابوالفتح ۹۷۵ھ مین پیدا ہوا۔ نہایت محنت کے ساتھ خوب علم حاصل کیا ۱۰۰۳ھ مین قضا کی۔ (۵) مرزا محمد خدابندہ۔ یہ محمد قلی کا حقیقی بھائی تھا ۹۷۶ھ مین پیدا ہوا۔ بھائی سے بغاوت کی اور ۱۰۱۸ھ مین قلعہ گولکنڈہ مین قید ہوا۔ محرم ۱۰۲۰ھ مین وفات پائی (۶) محمد امین یہ لڑکا باپ کا بہت پیارا تھا

۲۵ - شعبان ۱۰۱۸ھ مین راہی ملک بقا ہوا۔

سلطان کے عہد مین - باغ ابراہیم - باغ گلشن - سنگین حصار قلعہ گولکنڈہ تالاب حسین ساگر - تالاب متصبہ نرسا پور - کالا چبوترہ - پرانہ پل - کتوہ لنگوٹ - کتوہ بدویل وغیرہ وغیرہ عمارتین تیار ہوئین - ابراہیم پٹن[1] آباد کیا گیا اور سنہ ۹۶۰ھ مین اُسکے قریب ایک تالاب بنوایا - لنگر بارہ امام اور عرس کوہ سولا - اسی نے مایم کیسے بغل صاحب بیجاپور سے اسکے زمانہ مین لائے گئے - جو عمارتین اسکے عہد مین تعمیر ہوئین انمین سے بہت سی اب بھی موجود ہین - اور بعض کا ذکر ہماری کتاب مین بھی عمارتونکے بیان مین ناظرین کو ملیگا -

اس بادشاہ کے زمانہ مین قلعہ محمد نگر سے ساحل سمندر تک عملداری مین وسعت ہوئی - اگر اسکی تعریف لکھی جاے تو صفحے کے صفحے اس مین رنگ جائین گے - ہم یہان اسکے صفات کا ذکر کرتے ہین - وہ نہایت بہادر بڑا جری اور سچا عادل تھا - خود عدالت مین بیٹھکر انصاف کرتا اور ہر جگہ کی خبرین منگاتا رہتا اسنے اپنے ملک کا ایسا انتظام کیا کہ جو فتنے پہلے نظر آتے تھے وہ اس کے زمانہ مین بالکل مفقود ہوگئے مسافر نوازی اسکا خاص شیوہ تھا - اسکے دربار مین علما - فضلا - شعرا - حکما - اور اہل کمال کا مجمع رہتا تھا - اور ہر جگہ ان کو اپنے ساتھ رکھتا -

یہ عادل اور رحم دل بادشاہ تپ محرقہ سے ۲۱ - ربیع الثانی ۹۸۸ھ روز پنجشنبہ کو اس جہان فانی سے رحلت ہوا اور لنگر فیض اثر مین دفن کیا گیا -

محمد قلی قطب شاہ

جب خاندان قطب شاہیہ کے ہر دلعزیز اور علم دوست بادشاہ ابراہیم نے انتقال کیا تو اس کے بعد اُسکا بیٹا محمد قلی قطب شاہ سریر آراے مملکت ہوا - محمد قلی

[1] تالاب ابراہیم پٹن سے ۱۰ لاکھ روپیہ صرف کرکے نواب مختار الملک اعظم مدار المہام نے ایک نہر نکالی وہ ابراہیم پٹن کے نالہ کے نام سے مشہور ہے - اور یہ نہر اب تک جاری ہے -

۱۴- رمضان ۹۷۱ھ کو پیدا ہوا تھا تعلیم بھی اچھی طرح پائی اور سن بلوغ کو پہونچنے پر حضور شاہ سے جو کام اسکے سپرد ہوے انکو نہایت کوشش کے ساتھ بجالایا۔ سچ ہے۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ برسر حکومت ہونے پر باپ کی طرح اسنے بھی عدل و انصاف کو اپنا شعار بنایا۔ اور امرا اور غربا۔ غرض سبکے اوپر الطاف خسروانہ مبذول کیے۔

اسکا زمانہ جنگ و جدل سے پُر ہے۔ چنانچہ اسکے دربار مین جو امرا تھے وہ صبح کو وقت سامان سفر تیار کر کے آتے تھے تاکہ حکم ہوتے ہی کوچ کر دین۔ غالباً سب سے پہلے اسکی لڑائی سلطنت نظام شاہیہ کے خلاف ہوئی۔ اسنے امیر شاہ میر کے فرزند کی کمان مین ایک جرار لشکر روانہ کیا تاکہ قلعہ نلدرگ مسخر کرے۔ لیکن ابراہیم عادل شاہ نے درمیان مین پڑکر قلعہ کی تسخیر سے باز رکھا۔ اور صرف یہی نہین کیا بلکہ اس مہم مین اسنے ملک کا جتنا حصہ فتح کیا تھا وہ منت سماجت کر کے سلطنت نظامیہ مین شریک کرا دیا۔ اسکے بعد دونون مین ویسی ہی دوستی قایم ہوئی۔

قلعہ سلمورگ بھی اسنے فتح کیا۔ اور امین الملک کو کندی کنڈہ کے جانب روانہ کر کے خود وہان جا پہنچا۔ اور راجہ نرسنگ راج کو شکست دی۔ بہت سے قلعہ فتح کیے۔ اور قلعہ نلگنڈہ پر قبضہ کر لیا۔ جب افضل خان حوالدار مرتضی نگر نے وینکٹ پتی رائے والی بیجاپور سے جنگ کی تو اسکی سرکوبی کے لیے چند بہادرون کو روانہ کیا۔ مگر یہ لوگ دشمن سے جا ملے۔ اور خود سلطان ہی کے مخالف ہو گئے۔ آخر اسنے انکے استیصال کے لیے امین الملک کو روانہ کیا۔ جسنے سبھونکو شکست دی۔ اس کے سوائے اور بھی لڑائیان ہوئین جن مین بعض قابل ذکر ہین۔

جب قلندر نے بیجانگر مین اپنے حکمرانی کا علم بلند کیا تو حسب ارشاد شاہی سردار اعتبار خان نے اُسکو شکست دیکر حضور شاہ مین حاضر کیا۔ اسکے بھائی خدا بندہ نے اسکی مخالفت کی مگر وہ بھی مقید ہو کر قلعہ محمد نگر مین رکھا گیا۔ راجہ دستا دیو والی ورنگل نے

اس سے بغاوت کی۔ اسپر سلطان کو بہت غصہ آیا اور اسکو ریاست سے برطرف کرکے اسکے بیٹے راجہ کشن کو مسند نشین کیا۔ راجہ نے اس احسان کے عوض تین دولاکھ تین ہزار ہاتھی نظر کیے۔ اسکے ساتھ ہی سالانہ خراج بھی دینا منظور کیا۔

اسکے زمانہ مین سلطنت کو اتنی ترقی ہوئی کہ تاریخ ایران کے مشہور بادشاہ عباس صفوی نے ۱۰۰۷ھ مین سفیر اسکی خدمت مین روانہ کیا اور بہت سے تحفہ بھی بھیجے۔ سلطان محمد قلی خود صلح اور آشتی پسند تھا۔ اسنے بھی شہنشاہ ایران کی خدمت مین اپنے ایلچی مہدی قلی بیگ سلطان تاش کو اس سے زیادہ تحائف دیکر ایران روانہ کیا اور عباس صفوی کی اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کیا۔ سچ تو یہ ہے کہ محمد قلی خاندان قطب شاہیہ ہی مین نہین بلکہ دکن کے قدیم بادشاہون مین بھی ایک اولوالعزم فرمانروا گزرا ہے۔

جبتک حیدرآباد قایم ہے اس وقت تک ابراہیم قطب شاہ کا نام بھی نمایان طور پر تاریخ دکن مین لکھا جاویگا۔ گولکنڈہ کے اطراف کی آب وہوا خراب ہونے کے باعث اسنے حیدرآباد کی بنیاد ڈالی۔ عظیم الشان شہر مشہد مقدس کے نمونہ پر آباد کیا گیا اور ابتدا مین اسکے اندر چار بڑے بازار (۴) چارطاق ۴۰ اہزار دوکانین اور بارہ ہزار مکانات بننے قرار پائے۔ اس مقام پر جہان اب حیدرآباد آباد ہے۔ پہلے صحرا کے سوا ایک قریہ تھا۔ لوگ کہتے ہین کہ آبادی کے وقت اس کا نام "بھاگ نگر" رکھا گیا۔ اور بعد کو حیدرآباد ہوگیا۔ مگر قیاس چاہتا ہے کہ اس قریہ کے نام سے بھاگ نگر ہوگا کیونکہ جو شہر مشہد جیسے متبرک مقام کے نمونہ پر آباد ہوا اوسکا نام بھی ویسا ہی ہونا چاہیے۔

اسوقت سرکاری طور پر جو عمارتین بنائین گئین انکے نام یہ ہین۔ چار مینار۔ چارکمان۔ گلزار حوض۔ محل شاہی جانب مغرب۔ ندی محل۔ نبی باغ۔ جامع مسجد۔ حمام۔ بادشاہی عاشور خانہ۔ موتی مسجد۔ چندن محل۔ کنگن محل۔ رنگین محل۔ محمدی محل حیدری محل حسینی محل۔ جعفری محل۔ داد محل۔ کوہ طور۔ دارالشفا۔ نیا گہاٹ۔ مدرسہ خانقاہ۔ اب انتداد

زمانہ کے باعث ان عمارتون مین سوائے چند کے کوئی باقی نہ رہے ان سب عمارتون کی تیاری مین ستر لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ متذکرہ بالا عمارتون کے سوا اور بھی عمارتین نہین۔ جن کا ذکر چندان ضروری نہین۔

سلطان کی محل خاص "حیات بخشی بیگم صاحبہ" نے کئی مسجدین تعمیر کرائین اور تالاب حیات نما صاحبہ کھدوایا۔ مسجد قطب عالم۔ جو شمس الامرا کے کمان کے پاس واقع ہے۔ انہین بیگم کی یادگار ہے۔ مسجد متصل فتح دروازہ۔ مسجد اندرون کمان شیرول مٹی کے شیر کے قریب کی موتی مسجد متصل بادشاہی عاشور خانہ بھی انہین نے بنوائین۔ بیگم صاحبہ نے اپنے یادگار کے طور پر "حیات نگر" بھی آباد کیا تھا۔ بعض صرف عمارتون کے نام سے محلی آباد ہین۔ مگر اصل عمارت کا پتہ نہین ہے۔

اسنے اپنی شادی امیر شاہ میر کی بیٹی "حیات بخشی بیگم صاحبہ" سے کی تھی۔ اور اپنی ہمشیرہ کو ابراہیم عادل شاہ کے ساتھ بیاہا تھا۔ سلطان کے کوئی اولاد نرینہ کسی محل سے پیدا نہین ہوئی صرف ایک لڑکی تھی جسکو اپنے بھتیجے سلطان محمد کے ساتھ منسوب کیا اور اسکو اپنا بیٹا بنا کر رکھا وہی ولی عہد ہوا اور اسی نے سلطنت پائی۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ کا انتقال ۴۹ برس کی عمر مین ۱۷۔ ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۰ھ روز شنبہ کو ہوا اور وہ اپنے دادا کے مقبرہ "لنگر فیض اثر" مین دفن ہوا۔ اسنے ۳۳ سال نہایت ہی شوکت وشان کے ساتھ سلطنت کی۔ اور مرزا محمد امین کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ علم دوست تھا اور اہل کمال کی قدردانی مین وہ کسطرح اپنے اجداد سے کم نہین رہا۔

سلطان محمد قطب شاہ جنت مکان

سلطان محمد قلی قطب شاہ کے حقیقی بھائی محمد امین کا بیٹا تھا۔ ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۰۱۱ھ مین پیدا ہوا۔ اور اپنے چچا سلطان محمد قلی کے زیر سایہ تعلیم پائی۔ جب سلطان نے

نوٹ متعلقہ صفحہ ۲۸ سطر ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۱۲۱ھ مین بند رود کی بنا ڈالتے ہوئے اس مقام پر شکستہ نالیان نکلین ایک سے صاف وشفاف پانی جاری ہے لطف یہ ہوکہ مدخل اور مخرج دونون کا پانی اب بند رود مین گرتا ہے۔

انتقال کیا تو یہی جانشین بنایا گیا اور بغیر کسی روک ٹوک کے ۱۷ ذیقعدہ ۱۰۲۰ھ کو تخت پر بیٹھا۔ ہمعصر سلطنتوں کے ایلچی چچا کی تعزیت اور اسکی تہنیت کے لیے پایۂ تخت مین آئے یہانتک کہ ابو الفتح شاہ عباس صفوی نے بھی تحفہ دیکر اپنا ایلچی بھیجا اسپر سلطان نے بھی شیخ محمد کو ایلچی بناکر ایران روانہ کیا۔

سلطان محمد کی طبیعت صلح جو واقع ہوئی تھی اسلیے اسکے زمانہ مین نہایت ہی کم لڑائیان ہوئین۔ اسکی طبیعت مین اتقا اور پرہیزگاری زیادہ تھی۔ اسنے میر محمد امین میر جملہ کو دس ہزار ہن دیکر حج بیت اللہ عتبات عالیات کی زیارت کرنے کو روانہ کیا۔ اور ہمیشہ رعایا کی دلدہی پیش نظر رکھی۔

اپنے چچا کے طرح اس نے بھی خواہش کی کہ ایک شہر آباد کرے۔ مگر اس ارادہ مین اسے کامیابی نہ ہوئی۔ آخر اسنے چند خاص عمارتون کی تعمیر ہی پر اکتفا کی۔ مکہ مسجد۔ قلعہ سلطان نگر[۵۱] قلعہ محمد نگر[۵۲]۔ عیدگاہ قدیم۔ الہی محل۔ اور باغ محمدی وغیرہ وغیرہ اسنے بنوائے۔ ان عمارتون مین سے بہت سے اب باقی نہین اور نہ ہم ان پر کچھ روشنی ڈال سکتے ہین۔ الہی محل ۱۰۲۱ھ مین اسنے عدالت کے لیے بنوایا تھا۔

اس نیک نفس اور متقی بادشاہ کا انتقال ۱۳ جمادی الاول ۱۰۳۵ھ کو ہوا۔ اسوقت اسکی عمر ۴۴ سال ۲۰ دن کی تھی ۱۴ سال ۵ ماہ اور ۲۶ یوم سلطنت کی۔ اور مندرجہ ذیل دو بیٹے چھوڑے۔

(۱) عبداللہ مرزا۔ ۲۸ شوال ۱۰۲۳ھ کو پیدا ہوا۔ اور باپ کے بعد تخت نشین ہوا۔ (۲) سلطان علی مرزا ۲۶ شوال ۱۰۲۵ھ کو پیدا ہوا۔

سلطان عبداللہ قطب شاہ

عبداللہ مرزا سلطان محمد قطب شاہ کا بیٹا تھا۔ ۲۸ شوال ۱۰۲۳ھ کو پیدا ہوا۔ اپنے

---

۵۱ - یہ قلعہ سرورنگر کے پاس ناتمام پڑا ہوا ہے۔

۵۲ یہ قلعہ قلعہ گولکنڈہ کے قریب "جدید قلعہ" کے نام سے مشہور ہے۔

باپ کی وفات پر ۱۴- جمادی الاول ۱۰۳۵ھ کو تخت پر بیٹھا - رعایا کے بڑے بڑے ارکین نے نذرین پیش کین - اور ہر ایک نے حیثیت کے موافق اعزاز پایا - تخت نشین ہونے پر اسنے عمائدِ وطن کے جانب توجہ کی اور سپاہ و لشکر کی آراستگی کا مطلق خیال نہ کیا - اسکے سوائے اس وقت شاہان مغلیہ کی رقیبانہ نگاہین بھی اُسپر پڑنے لگین تھین اس لحاظ سے اسنے اندرونِ ملک کے انتظام ہی کو ضروری سمجھا اور سلطنت کے وسیع کرنے کے لیے صرف تلنگانہ مین لڑا -

سلطان عبداللہ قطب شاہ کے زمانہ مین شاہنشاہ شاہجہان تخت دہلی پر حکمران تھا - وہ قلعہ دولت آباد پر چڑھ آیا اور وہان سے چند شرطین سلطان کے پاس روانہ کین - اس نے اُنکو منظور کرلیا - ۱۰۴۶ھ مرتک سچائی کے ساتھ ان پر عمل کرتا رہا - اس نے سالانہ نذر پیش کرنا بھی قبول کی - لیکن جب شاہ جہان کے حکم سے میر جملہ کا بیٹا گرفتار ہوا تو اُس نے بھی اپنے عہد کو توڑ دیا - اور گو شاہجہان نے میر جملہ کے لحت جگر کو باپ کی درخواست پر رہا کر دیا - مگر سلطان اسکے بیجا دخل پر سخت ناراض ہوا اور اوس ترقی کرنے والی سلطنت سے بگاڑ کر بیٹھا -

اسپر شاہ جہان نے اپنے پوتے سلطان محمد (خلف اورنگ زیب عالمگیر) کو دس ہزار سپاہ کے ساتھ ۱۰۶۶ھ مین اسکے ملک پر فوج کشی کے لیے روانہ کیا جب وہ حیدرآباد کے قریب پہونچا تو عبداللہ حیدرآباد چھوڑ کر قلعہ گولکنڈہ مین پناہ گیر ہوا اور وہان پہونچکر محمد امین کو قید سے رہا کر کے اُسکا اسباب ضبط کرلیا - اس کے ساتھ ہی سلطان محمد کو گرانبہا جواہر کا ایک صندوقچہ روانہ کیا - اس سے اوسکی یہ مراد تھی کہ بغیر کسی مزید پیکار کے لڑائی ختم ہوجائے - اور بندگان خدا قتل نہ ہون - مگر صاحب صلح و امن کیجانب سے کچھ اور ہی لکھ گیا تھا - خود اسکی فوج ہی مین اختلاف شروع ہوگیا -

فوج نے حیدرآباد مین فساد کیا اور غلط فہمی سے سلطان محمد بلدہ پر حملہ آور ہوا -

ظاہر ہے کہ جس فوج کا سردار قلعہ بند ہوگیا ہو وہ میدان کارزار مین کیا مردانگی دکھاسکتی اس کا قدم اوکھڑ گیا اور سلطان محمد کے سر فتح کا سہرا رہا۔ اسکے بعد اس نے قلعہ گولکنڈہ کا محاصرہ کیا اور اس کا باپ اورنگ زیب عالمگیر بھی اُس سے آملا۔ اور میر جملہ بھی سلطان محمد کے پاس آیا اور عبداللہ بھی اپنی بیحد طاقت سے مردانگی مگر ایسے شیر بہادر کے زمانہ مین کسی نے اسکی مدد پر آمادگی ظاہر نہ کی۔ اور سبھون نے کنارہ کشی کو ہی مناسب جانا۔

سلطان عبداللہ نے بذات خود بھی کوشش کی مگر بے سود۔ آخر اسنے اپنے داماد میر محمد کو صلح کی غرض سے اورنگ زیب کے پاس روانہ کیا۔ اسنے چند شرطین پیش کین۔ جن مین دو کا مطلب یہ تہا کہ سلطان اپنی بیٹی کو سلطان محمد کے عقد مین دے۔ اور ایک کرور روپیہ داخل خزانہ شاہی کرے۔ سلطان عبداللہ نے ان شرایط کو منظور کیا اور اسطرح اورنگ زیب کے حملہ سے نجات حاصل کی۔

اس نے اپنے عہد مین متعدد عمارتین بنوائین۔ ان مین سے خاص یہ ہین۔ گوشہ محل معہ دیگر عمارات۔ حوض گوشہ محل۔ باغ لنگم پلی۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسکے سوا شاہی عاشورخانہ مین چینی مصورون سے رنگ آمیزی کرائی۔ لنگر جاری کیا۔ اور حسینی علم نصب کرایا۔ اسکے زمانہ کی عمارتون مین بہت سی ٹوٹ گئی ہین۔ بعض جو باقی ہین اُسکا حال ناظرین کو کتاب ہذا مین کہین نظر آئے گا۔

سلطان عبداللہ نے ۴۷ سال ۷ ماہ ۹ یوم حکومت کرکے ۵۹ سال کی عمر مین ۳ محرم ۱۰۸۱ھ کو قضا کی۔ اور لنگر فیض اثر مین دفن ہوا۔ اسکی اولاد سے کوئی نہ تھا۔ حسب ذیل تین لڑکیان تھین۔

(۱) سلطان محمد شاہزادہ دہلی کی بیگم (۲) سید محمد مدنی کی بیگم۔ یہ شخص ایران سے آیا تہا۔
(۳) ابوالحسن تانا شاہ کی بادشاہ بیگم۔

ہندوستان عموماً اور دکن مین خصوصاً بہت کم لوگ ہونگے جو اس نازک مزاج بادشاہ

سلطان ابوالحسن تانا شاہ فرمانروائے گولکنڈہ

کے نام کو نہ جانتے ہون - بی بی کے جانب سے یہ سلطان عبداللہ قطب شاہ کا ہمرشتہ تھا اسکو نیک نفس دیکھکر سلطان نے اپنی چھوٹی صاحبزادی کا عقد اسکے ساتھ کردیا - ہمین اسکی تاریخ پیدایش اور ابتدائی حالات کے متعلق کچھ معلومات حاصل نہین ہوئی - اسلیے اپنے ناظرین سے معافی چاہتے ہین -

جب سلطان عبداللہ نے وفات پائی تو یہ پانچ محرم ۱۰۸۳ھ کو میر مظفر وزیر کی کوشش سے سریر آرائے مملکت ہوا - تخت نشین ہوتے ہی اسنے میر مظفر سے خزانہ کی فرد طلب کی اور اوسپر دستخط کرتے ہوے حکم دیا کہ اس کے چار حصے کیے جائین - ایک حصہ خیرات ہو - دوسرے حصہ مین فوج کو پیشگی تنخواہ دی جائے - تیسرا شاہی اخراجات کے لیے رہے - چوتھا حصہ خزانہ مین رکھا جاے - اس عجیب حکم کو سنکر وزیر نے عرض کیا کہ بادشاہ ملک کی حفاظت اور بندوبست کے لیے روپیہ جمع کرتے ہین - مگر شاہ نے اسکی اس گزارش کو مسترد کردیا - اور کہا کیا ہم اسے اپنے ساتھ لے جائینگے -

حکم رانی سے پہلے تاناشاہ کو ایک تارک الدنیا فقیر حضرت شاہ راجو کی ہم نشینی کا بہت زیادہ موقع ملا تھا اسلیے اسکے خیالات مین بھی ترک دنیا کا بہت بڑا اثر موجود تھا - یقینا یہی خیالات سلطنت کے تباہی کے موجب ہوے - اور اس کی آرام طلبی سے حکومت کمزور ہوگئی - جس زمانہ مین ابوالحسن تخت نشین ہوا - اُسوقت دکن کی کل سلطنتین مغلیہ سلطنت مین شامل ہوگئی تھین - عرصہ تک اسکے ذاتی اعزاز اور حکمرانی مین کسی طرح کا فرق نہ آیا ۱۰۹۷ھ مین جب بیجاپور بالکل فتح ہوگیا تو عالمگیر نے اپنے بڑے بیٹے معظم کو اس کام پر متعین کیا اور خود بھی اس سے غافل نہ رہا -

لڑائی شروع ہوئی اور دونون جانب سے ہزارون بندگان خدا کا خون ہوا - پہلے تو تاناشاہ بڑی دلیری سے لڑا لیکن جب دیکھا کہ خود اسکی فوج مین گڑبڑ ہے اور ابراہیم خان سپہ سالار ساتھ چھوڑکر فوج مخالف سے جاملا ہے تو اس کا دل کھٹا ہوگیا اور حیدرآباد

چھوڑ کر قلعہ گولکنڈہ کو چلا گیا۔ اب تو فوج شاہی اور بھی ابتر ہو گئی۔ اور میدان شہزادہ معظم کے ہاتھ آیا۔ شہزادہ کا حیدرآباد پر تسلط ہو گیا۔ اور چھ کرور روپیہ لوٹ کا ہاتھ لگا۔ تاناشاہ کو اس کا سخت افسوس ہوا مگر وہ کرتا کیا۔ قسمت نے اُسکا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ یگانے بیگانے ہو گئے تھے اور دربار یون کی حالت تباہ تھی۔

اسنے قلعہ گولکنڈہ سے شہزادہ کے پاس اپنا ایلچی روانہ کیا۔ تاکہ صلح ہو جاے اور جانبین کا اس سے زیادہ نقصان نہ ہو۔ شہزادہ معظم نے باپ کی منظوری سے مندرجہ ذیل شرطین پیش کین۔

(۱) سلطان ابوالحسن ایک کرور بیس لاکھ روپیہ خزانۂ شاہی مین داخل کرے (۲) مادنا پنڈت وزیر اور اوسکے بھائی اکنا کو معزول کرے۔ (۳) قلعہ سیڑم اور کھیڑ اورنگ زیب کے نذر کرے۔ ان مین پہلی اور تیسری شرطونکو تو منظور کر لیا مگر دوسرے شرط مین کچھ پس و پیش کیا لیکن ارکان سلطنت نے دونون کا خاتمہ کر دیا۔

اورنگ زیب نے بظاہر صلح منظور کی اور سعادت خان کو روپیہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا۔ اسکا منشا تھا کہ کسی طرح حیدرآباد کے قریب پہونچون آخر یہ راہ نکالی کہ حضرت بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہٗ کی زیارت کی غرض سے گلبرگہ پہونچا اور وہان سے سعادت خان کو نہایت سختی کے ساتھ نذرانہ وصول کرنے کے لیے روانہ کیا مجبوراً ابوالحسن نے سعادت خان کے پاس کچھ جواہر بھیجے لیکن عالمگیر کو اس سے بھی سیری نہ ہوئی اور وہ فوج لیکر حیدرآباد کی جانب روانہ ہوا۔ شاہ نے خان مذکور سے جواہر واپس لینا چاہے مگر وہ ٹال گیا۔ غرض بیچارہ تاناشاہ اسوقت ہر طرح مجبور تھا۔ نہ جائے ماندن نہ پاے رفتن کی مثل اسپر بالکل صادق آتی تھی۔

اسنے عالمگیر سے رحم کی درخواست کی مگر وہان سے سختی آمیز مایوسانہ جواب ملا۔ اسوقت اسنے مردانگی سے کام لیا اور اپنی مختصر فوج کو درست کر کے عالمگیر کے مقابلہ

کو تیار ہو گیا۔ دونوں فوجوں کا سامنا اور بڑی دلیری کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ کئی جگہ جنگ ہوئی اور سات مہینے تک وہ قلعہ گولکنڈہ سے مخالف کا مقابلہ کرتا رہا۔ اورنگ زیب کے بنائے کچھ نہ بنا۔ لیکن اسنے یہ چال کی کہ رفتہ رفتہ ابوالحسن کے رفقا کو ملا لیا۔ یہاں تک کہ عبداللہ خان جسنے اخیر وقت تک شاہ کا ساتھ دیا تھا وہ بھی بدل گیا اور قلعہ کا دروازہ کھولکر مغلیہ فوج کو اس مین داخل کر لیا۔ مغلیہ فوج نے اخیر ذیقعدہ ۱۰۹۸ھ مین قلعہ پر قبضہ کیا۔

جب تانا شاہ کو اسکی خبر ہوئی تو اسنے وظیفہ ختم کر کے لڑائی بند کرنیکا حکم دیا۔ اور شہزادہ معظم کے قلعہ مین داخل ہونے کے وقت پالکی مین بیٹھکر اس کی پیشوائی کو روانہ ہوا اور اُسے زمرد کی ایک تسبیح نذر دی۔ اس موقع پر وہ شہزادہ کے گھوڑے کی گردن پر ہاتھ رکھے ہوئے باتین کر رہا تھا کہ چوبدار نے دور کھڑے ہونے کو کہا۔ اسپر شہزادہ معظم کو بہت غصہ آیا اور چوبدار سے بولا کہ کمبخت غضب الہی سے نہین ڈرتا اور یہ نہین جانتا کہ یہ کون ہین۔ انہین اختیار ہے۔ جہان اور جسطرح چاہین گے کھڑے ہونگے۔ اس اثنا مین داروغۂ باورچی خانہ نے آکر عرض کیا کہ جہان پناہ خاصا تیار ہے۔ شہزادہ سے اجازت لی اور دو مغلیہ سردارون کو لیکر اپنے محل کو واپس ہوا۔

فوج مغلیہ سے دیانت خان اور امانت خان اسکے ہمراہ گئے تھے۔ جب خانہ آیا تو ان مین سے ایک نے پوچھا کہ تعجب کا مقام ہے کہ اس پرآشوب وقت مین آپ اس قدر مطمئن ہین اور کھانا آپکو خوشگوار معلوم ہوتا ہے۔ اُسنے جواب دیا کہ جب تک خدا نے چاہا سلطنت ہمارے اور ہمارے اجداد کے قبضہ مین رکھی اور جبکہ سلطنت جاتی گئی ہے تو ہم رضاے خدا سے کیون منہ موڑین اور کھانا چھوڑکر کفران نعمت کیون کرین۔" اسپر اُن دونون کو تعجب ہوا۔ فی الحقیقت ایسے وقت مین بہت کم لوگون کو اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔

حسب الارشاد سلطان ابوالحسن ربیع الاول ۱۰۹۹ھ مین قلعہ دولت آباد کے اندر قید کیا گیا اور وہین اس نے زندگی کے دن پورے کیے۔ جب وہ قلعہ سے روانہ ہوا تو

تو اسکے ساتھ ایک چار سالہ لڑکا بھی تھا۔ اُسنے راہ مین پانی مانگا اور ایک راہرو سقہ نے پانی کا پیالا اسکی خدمت مین پیش کیا۔ اسوقت ابوالحسن کے پاس کیا تھا مگر عالم بیچارگی مین بھی اُسنے پیالہ مین ایک الماس ڈالدیا جسکی قیمت کا اندازہ پچاس ہزار روپیہ تک کیا گیا تھا۔ مگر عالمگیر کی محتاط طبیعت نے سقہ کو اُس الماس سے پورا فائدہ نہ اٹھانے دیا۔ اور دو ہزار روپیہ دیکر وہ اُس سے لے لیا۔

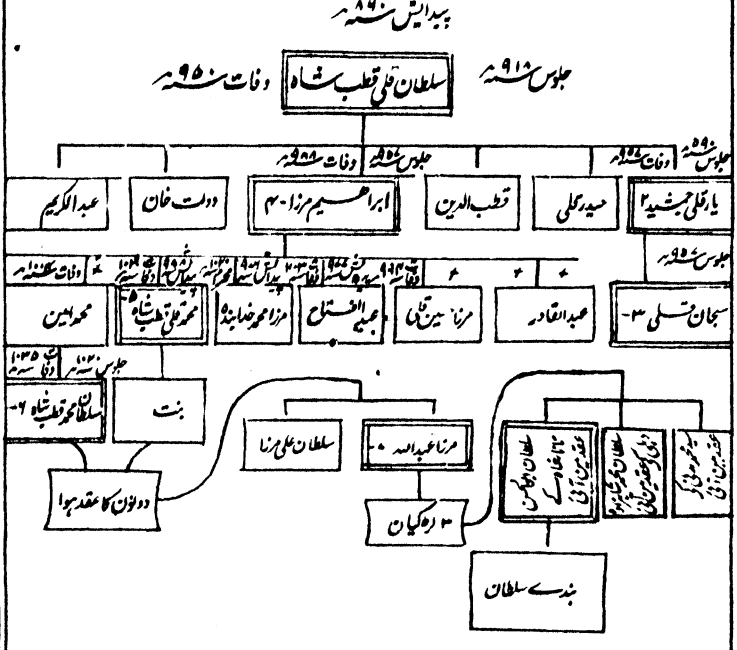
بعض مورخین کا بیان ہے کہ قید سے پہلے اسکے کوئی اولاد نہ تھی۔ مگر جب قلعہ دولت آباد مین پہونچا تو اس کے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور قیدی بادشاہ نے اسکا نام "بندی سلطان" رکھا جب یہ بچہ سن رشد کو پہونچا تو عالمگیر نے اسے اپنے دربار مین طلب کیا۔ لوگون نے اِسکے اجداد کے گزشتہ جاہ و جلال کا لحاظ کرکے اس کا استقبال کیا اور سلام و مجرا بجالائے۔ عالمگیر کو یہ بات ناگوار گزری اور دربار مین طلب کرنے کے بجاے اسے نظر بند کردیا۔ اس کے سوا اس لڑکے کے متعلق کچھ حالات معلوم نہین ہوئے

مورخین کا بیان ہے کہ تاناشاہ نے چودہ سال بچپن۔ چودہ سال تحصیل علم۔ چودہ سال حضرت شاہ راجو کی خدمت۔ چودہ سال سلطنت اور چودہ سال قید مین گزارے جسکا مجموعہ ستر سال ہوتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ۱۰۴۱ھ یا ۱۰۴۲ھ مین پیدا ہوا ہوگا اُسکی وفات کے متعلق مورخین اختلاف کرتے ہین۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ مگر غلبہ آرا اسی پر ہے کہ ۲۵۔ ربیع الثانی ۱۱۱۱ھ یا ۱۱۱۲ھ مین اسہال کبدی سے انتقال کیا۔ اور متصل قلعہ روضہ خلد آباد نزدیک مرقد سید راجو قتالؒ دفن ہوا۔ اور ہمیشہ کے لیے شاہان قطب شاہیہ کے عظمت کا خاتمہ کرتا گیا۔

تاناشاہ نے اپنے عہد مین "چارمحل" کے نام سے ایک عظیم الشان عمارت تیار کرائی جسپر آٹھ لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ مگر ۲۰۔ ربیع الثانی ۱۱۸۵ھ کو اس محل کے بارود خانہ مین آگ لگ گئی اور ساری عمارت جلکر خاک سیاہ ہوگئی اب اسکا نشان بھی باقی نہین

لیکن اسکے نام سے ایک محلہ مشہور ہے۔

خاندان قطب شاہیہ مین سلطان قلی قطب شاہ سے لیکر ابوالحسن تاناشاہ تک آٹھ بادشاہ گزرے ہین انکی حکومت ۱۸۰ سال تک رہی اونہون نے اپنے زمانہ مین جو کچھ کیا ہم اُسکا پورا خاکہ نہین کہینچ سکے تاہم سچائی کے ساتھ کہتے ہین کہ اب بھی ان کی عظمت کے آثار موجود ہین۔ جو عمارتون کی صورت مین ہمین نظر آتے ہین۔ یہ سب بادشاہ شیعہ تھے۔



۱ - جن ناموں پر نمبر اور دُہری لکیرین کہینچی ہین وہ صاحب حکومت گزرے ہین۔

۲ - نمبر ۸ سلطان ابوالحسن تاناشاہ بحیثیت داماد اس خاندان کا حکمران گزرا ہے۔ لیکن سلطان محمد قطب شاہ کی بیوی سے علاوہ داماد کے قرابت قریبہ بھی حاصل تھی۔

تختہ فرمانروایان خاندان قطب شاہیہ

نمبر شمار	نام فرمانروا	تاریخ تولد	تاریخ جلوس	تاریخ وفات	مدت حکومت			مدت عمر		
					سال	ماہ	یوم	سال	ماہ	یوم
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱	سلطان قلی قطب شاہ غفران پناہ	سنہ ۸۶۰ھ	سنہ ۹۱۸ھ	۲ جمادی الثانی سنہ ۹۵۰ھ دوشنبہ	۳۲	۰	۰	۹۰	۰	۰
۲	جمشید قلی قطب شاہ رضوان پناہ	۰	سنہ ۹۵۰ھ	سنہ ۹۵۷ھ	۷	۰	۰	۰	۰	۰
۳	سبحان قلی قطب شاہ	۰	سنہ ۹۵۷ھ	۰	۰	۶	۰	۰	۰	۰
۴	سلطان ابراہیم قطب شاہ مغفرت پناہ	سنہ ۹۳۷ھ	۱۲ رجب سنہ ۹۵۷ھ دوشنبہ	۲۱ ربیع الثانی سنہ ۹۸۸ھ	۳۰	۱۰	۹	۵۱	۰	۰
۵	محمد قلی قطب شاہ فردوس مکان	سنہ ۹۷۱ھ	۴ رمضان سنہ ۹۸۸ھ	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۰ھ شنبہ	۳۳	۰	۰	۴۹	۲	۳
۶	سلطان محمد قطب شاہ جنت مکان	سنہ ۱۰۰۱ھ چہارشنبہ	۳ ربیع الثانی سنہ ۱۰۲۰ھ دوشنبہ	۱۳ جمادی الاول سنہ ۱۰۳۵ھ چہارشنبہ	۱۴	۵	۲۶	۳۴	۰	۲۰
۷	سلطان عبداللہ قطب شاہ	۲۸ شوال سنہ ۱۰۲۳ھ	۱۴ جمادی الاول سنہ ۱۰۳۵ھ	۳ محرم سنہ ۱۰۸۳ھ	۴۷	۷	۱۹	۵۹	۲	۵
۸	سلطان ابوالحسن تانا شاہ غفران پناہ	۰	۵ محرم سنہ ۱۰۸۳ھ	۳ ربیع الثانی سنہ ۱۱۱۲ھ مقام قلعہ دولت آباد	۱۵	۱۱	۰	۰	۰	۰

۵ آخر ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۹۸ھ میں شاہزادہ معظم نے قید کیا اور ماہ ربیع دوم سنہ ۱۰۹۹ھ میں قلعہ گولکنڈہ سے قلعہ دولت آباد روانہ کر دیا گیا۔

سلسلہ آصفیہ

فصل ۳

اسوقت خاندان آصفیہ کے رکن رکین اعلیحضرت قدر قدرت نواب سر میر محبوب علیخان بہادر نظام الملک آصفجاہ مظفر الممالک فتح جنگ خلد اللہ ملکہٗ وادام اللہ برکاتہٗ ہمارے اور حکمران ہین اور ہم باشندگان قلمرو نظام پوری آزادی کے ساتھ بندگان عالی کے سایۂ عاطفت مین اپنی زندگی بسر کررہے ہین۔

قبل ازینکہ بندگان اقدس واعلےٰ کے سوانح مبارک سے اپنی اس ناچیز کتاب کو زینت دین۔ اور سلسلۂ آصفیہ کے حالات درج کرین ہم یہ مناسب خیال کرتے ہین کہ خاندان قطب شاہیہ کے آخری تاجدار سلطان ابوالحسن تانا شاہ کے بعد (مختصر الفاظ مین) دکن کے ان صوبہ دارونکی کیفیت لکھین جو نواب آصفجاہ نظام الملک اول سے پہلے گزرے ہین۔

جب ربیع الثانی ۱۰۹۹ھ مین ابوالحسن تانا شاہ قلعہ گولکنڈہ سے قید ہوکر قلعہ دولتآباد کو روانہ کیا گیا تو حیدرآباد کا صوبہ دار سید بہادر دل خان المخاطب بجان سپار خان ساکن سبزوار مقرر ہوا۔ ۱۱۱۳ھ مرتک جان سپار خان نے نہایت نیک نامی اور خیر خواہی کے ساتھ اپنی خدمت پوری کی۔ جب اسنے انتقال کیا تو اس کے بیٹے رستم دل خان کو دربار شاہی سے صوبہ داری ملی۔

رستم دل خان بھی اپنے فرایض کو تندہی کے ساتھ انجام دیتا رہا۔ جب ۲۸ ذیقعدہ ۱۱۱۹ھ کو اورنگ زیب عالمگیر نے قضا کی تو کام بخش جو دربار دہلی کی جانب سے بیجاپور کا صوبہ دار مقرر ہوا تھا۔ خودسر ہوگیا اور اپنے صوبہ کو ہر طرف سے مضبوط کرکے بیجاپور مین اپنے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کردیا۔ اسلیے اطراف دکن مین بےچینی پیدا ہوگئی کام بخش نے قلعہ گلبرگہ پر چڑھائی کی اور اسے فتح کرلیا۔ پھر وہان سے قلعہ ورکس کھیڑہ

پر پہونچا اور اُسے بھی تسخیر کرلیا۔ اسکے بعد حیدرآباد آیا۔ یہاں پہونچکر رستم دل خان کو قید کرلیا۔ بعض مورخون کا بیان ہے کہ اُسنے صوبہ حیدرآباد کام بخش کے سپرد کردیا تھا۔ لیکن بدگمانی کی وجہ سے اسنے رستم دل خان کو نہایت بے رحمی کے ساتھ ہلاک کیا اور اہلی محل مین دفن کرادیا۔

کام بخش کو رستم دل خان کے قتل کے بعد دکن مین اپنا کوئی حریف نہ نظر آیا۔ اسلیئے بیفکری کے ساتھ سلطنت کرنے لگا لیکن جب بہادر شاہ کو خبر ہوئی تو ۱۱۲۰ھ مین اسنے کام بخش کو تخت دہلی کی ماتحتی مین رہنے کی ہدایت کی۔ بہلا ان باتون کو وہ کب خاطر مین لانے والا تھا۔ اسنے ٹکا سا جواب دیدیا۔ آخرش ۱۹۔ ذیقعدہ ۱۱۲۱ھ کو دونون مین مقابلہ ہوا اور میدان بہادر شاہ کے ہاتھ رہا۔

اسنے یوسف خان کو حیدرآباد کا صوبہ دار مقرر کیا جسنے اپنے پیشروؤن کی طرح یہانکا نہایت ہی اچھا انتظام کیا جب ۱۱۲۴ھ مین فرخ سیر تخت دہلی پر بیٹھا تو اسنے مبارز خان کو دکن کا صوبہ دار مقرر کرکے روانہ کیا۔ یہ اپسے وقت مین حیدرآباد پہونچا جبکہ اس ملک مین عام طور پر بدامنی پھیلی ہوئی تھی۔ اور شہر ویران حالت مین تھا۔

لیکن مبارز خان نے بارہ سال کے عرصہ مین بہت سا روپیہ صرف کرکے دوبارہ حیدرآباد کو آباد کیا۔ شہر پناہ کا کچھ حصہ بلا کنگورہ اسکا بنوایا ہوا ہے۔ تاریخ ہند جاننے والے حسین علیخان کا نام ضرور جانتے ہونگے۔ تخت دہلی کی جانب سے وہ بھی اس زرخیز ملک کا صوبہ دار ہوکر یہان آیا۔ مگر جب دیکھا کہ ملک کی انتظامی حالت اچھی ہے تو مبارز خان کو نیابتہً بحال رکھا۔

حسین علیخان نے مبارز خان کو اپنا نائب ہی نہین مقرر کیا بلکہ اُسے مورد عنایات شاہی کیا تھوڑے عرصہ کے بعد نواب آصفجاہ نظام الملک اول مالوہ سے دکن تشریف لائے۔ مبارز خان ان سے ملنے کو اورنگ آباد گیا۔ اونہون نے ہفت ہزاری منصب

سات ہزار سوار اور عماد الملک کا خطاب اوسکے لیے تجویز کیا۔ اپنی روز افزون ترقی دیکھکر خان دل ہی دل مین خوش ہوتا تھا۔

جب نواب آصف جاہ بہادر کو قلمدان وزارت ملا تو خان کی نیت بدلی اور اوسنے خفیہ طور پر فوج کا انتظام کیا۔ دوسرا کام جو اوسنے کیا وہ یہ تھا کہ مصنوعی مہر شاہی کے ذریعہ سے دکن کی صوبہ داری کی سند تیار کی۔ جب دونون باتین ہوچکین تو اوسنے نواب آصفجاہ پر فوج کشی کردی۔ مگر قسمت مین تو اور کچھہ لکھا تھا۔

دوسری یا تیسری محرم ۱۱۳۳ھ کو صوبہ برار سے چالیس کوس پر قبضہ تنکر کھیڑ کے قریب جنگ شروع ہوئی۔ میدان نواب آصفجاہ کے ہاتھ رہا۔ اور خان مارا گیا۔ اطراف واکناف کا انتظام کرکے نواب صاحب تشریف لاے اور گوشہ محل کے باغ مین خیمہ زن ہوے۔ خواجہ احمد خان عرف شہامت خان پسر مبارز خان نے چند روز محصور رہکر ۱۱۳۸ھ مین قلعہ کی کنجیان اونکے حوالہ کردین اور انکے ظل حمایت مین آگیا۔

نواب نظام الملک آصفجاہ فتح جنگ مغفرت مآب کے خاندان کے حالات

نواب صاحب کا سلسلہ نسب شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ تک پہنچتا ہے خواجہ عابد خان جو سمرقند کے مشایخین مین نامور تھے اپنے وطن سے ہندوستان آئے اور شاہی ملازمت اختیار کرلی۔ یہ زمانہ شاہجہان کا تھا اسکے عہد مین زیارت حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گیے اور اورنگ زیب کے زمانہ سلطنت مین وہان سے شادکام واپس آئے۔

واپسی پر محکمہ صدارت کے صدر نشین مقرر ہوئے اور چین قلیچ خان کے خطاب اور پنج ہزاری منصب سے سرفراز کئے گیے۔ جب سلطان ابوالحسن تانا شاہ کے مقابلہ مین عالمگیر معارکہ آرا ہوا تو اسوقت ایک گولے سے زخمی ہوئے اور ۱۰۹۸ھ مین انتقال

کیا۔ ان کا مقبرہ قلیچ خان کے مقبرہ کے نام سے نواح قلعہ گولکنڈہ مین موجود ہے
انکے فرزند شہاب الدین خان نے بھی دربار خسروی مین بازیابی حاصل کی۔
اور عالمگیر کے حضور سے سہنت ہزاری منصب سات ہزار سوار اور غازی الدین خان
بہادر فیروز جنگ کے خطاب سے سرفراز کئے گیے اور بیجاپور کی فتح کے صلہ مین
فرزندانہ جمندے ریونگ کا خطاب پایا۔ ۱۱۱۷ھ مین عالمگیر نے اونہین ایک انگوٹھی
عطا فرمائی۔ اسپر "قلیچ خان" کندہ تھا۔

جب بہادر شاہ تخت سلطنت پر بیٹھے تو اونہون نے نواب صاحب کو مالوہ
کی صوبہ داری پر سرفراز فرمایا۔ اونہون نے اس خدمت کو چار سال تک انجام دیا۔
اور ۱۱۲۳ھ مطابق ۱۷۱۱ء جلوس بہادر شاہی مین انتقال کیا۔ نعش دہلی گئی۔ اور
اجمیری دروازہ کے قریب خود نواب صاحب کی تعمیر کردہ خانقاہ مین دفن ہوئی۔

نواب شہاب الدین خان فیروز جنگ مرحوم نے نواب عمدۃ الملک سعد اللہ خان
مدار المہام شاہجہان کی بیٹی سے شادی کی اور اس خاتون کے بطن سے نواب
قمر الدین آصفجاہ نظام الملک اول تولد ہوئے۔

نواب میر قمر الدین خان نظام الملک آصفجاہ فتح جنگ مغفرت مآب کے حالات

نواب مغفرت مآب نواب شہاب الدین خان فیروز جنگ مرحوم کے بڑے صاحبزادے
تھے۔ عہد اورنگ زیب عالمگیر مین ۲۴ ربیع الاول ۱۰۸۳ھ کو تولد ہوئے اور اپنے
پدر بزرگوار کے زیر سایہ تعلیم پائی۔ فنون سپہگری اور شاہ سواری بھی انہین کی نگرانی مین
سیکھی۔ جب سن شعور کو پہونچے تو دربار شاہی سے "چین قلیچ خان" کے خطاب

اور چار ہزاری منصب سے سرفراز کیے گئے۔

جب شہنشاہ اورنگ زیب نے انتقال کیا تو ۱۱۲۴ھ مین بہادر شاہ نے نواب صاحب کو "خان دوران خان بہادر" کے معزز خطاب سے ممتاز کیا۔ اور اودھ کی صوبہ داری عطا فرمائی لیکن اونہون نے بوجوہات چند اس خدمت سے کنارہ کشی کی اور شاہجہان آباد مین رہنے ہی کو غنیمت سمجھا۔ گویا آستانہ شاہی چھوڑنے کو آپ کا جی نہ چاہتا تھا۔

بہادر شاہ کے دل مین اُن کی اس عقیدت کا خاص اثر ہوا لیکن اونکے زمانہ مین نواب صاحب کے ساتھہ کوئی ایسی بات پیش نہ آئی جو قابل ذکر ہو۔ جب فرخ سیر بن عظیم الشان بن بہادر شاہ ۱۱۲۴ھ مین تخت نشین ہوئے تو اونہون نے اوسی سال نواب صاحب کو "فتح جنگ" "نظام الملک" خطابات عطا کیے اور "ہفت ہزاری منصب" اور "سات ہزار سوار" دیکر صوبہ داری دکن پر سرفراز فرمایا۔

تین سال تک وہ اس مہتم بالشان خدمت کو نہایت تندہی کے ساتھہ انجام دیتے رہے۔ لیکن جب امیر الامرا نواب سید حسن علیخان یہان کے صوبہ دار مقرر ہوکر آئے تو انہین سنبل مراد آباد کی فوج داری پر جانا پڑا۔ اس زمانہ مین یکے بعد دیگرے کئی بادشاہ تخت شاہی پر بٹہائے گئے اور ملک مین عام طور پر فساد برپا ہوگیا جس سے اہل ملک کو تباہی کا مقابلہ کرنا پڑا۔

آخر ۱۱۳۱ھ مین روشن اختر الملقب بہ محمد شاہ (رنگیلے) تخت نشین ہوئے۔ اور نواب نظام الملک آصفجاہ کو مالوہ کا صوبہ دار مقرر کرکے بھیجا۔ اسکے دوسرے سال کچھہ ایسے واقعات پیش آئے کہ آراکین سلطنت کی سوء مزاجی سے برداشتہ خاطر ہوکر اونہین تسخیر دکن کا مصمم ارادہ کرنا پڑا۔ نواب صاحب کا قاعدہ تھا کہ وہ ہمیشہ اپنی فوج کو جنگ کے لیے مستعد رکھتے تھے۔ اسلیے اوس موقع پر انہین کسی مزید انتظام کی

ضرورت پیش نہ آئی۔

سب سے پہلے اونہون نے ملک مالوہ طے کیا اور قلعہ اسیر کہیڑہ پر خیمہ زن ہوئے اس قلعہ کو اپنے قبضہ مین کرکے نواب ناصر جنگ وغیرہ اپنے بیٹون کو وہان کا محافظ مقرر کیا۔ اور خود برہان پور روانہ ہوے۔ وہان کے حاکم سے ساز باز کرکے آگے بڑہے۔ دریاے نربدہ پر امیر الامرا امیر بخشی سے جنگ ہوئی اور میدان نواب صاحب کے ہاتھہ رہا۔

اسکے بعد امیر الامرا کے بہانجے سید عالم علیخان کے مقابلہ مین قصبہ بالاپور متعلقہ صوبہ برار مین معرکہ آرائی ہوئی۔ اس لڑائی کا سہرا بھی انہین کے سر رہا۔ اسکے بعد اورنگ آباد پہونچے اور وہان کا قرار واقعی انتظام کیا۔ اس درمیان مین امیر الامرا نے بادشاہ کو ان سے بدظن کردیا تھا اسلیے وہ خود نواب صاحب کے مقابلہ کو دکن روانہ ہوا۔ لیکن امیر الامرا فتحپور سیکری کے قریب ۶ ذی الحجہ ۱۱۳۳ھ کو مارا گیا۔ اور بادشاہ کو واپس ہوے بغیر کہیہ چارہ نظر نہ آیا

جب امیر الامرا کے بہائی قطب الملک نے اسکے قتل کی خبر سنی تو ایک خود سال تیموری شاہزادہ کو تخت پر بٹھاکر بادشاہ سے برسر پیکار ہوا۔ لیکن منہ کی کھائی اور نظر بند ہوا۔ اور شاہ صحیح وسالم دہلی پہونچ گئے وہان پہونچکر انہون نے اعتماد الدولہ کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ اسنے صرف تین ماہ وزارت کی تہی کہ اجل آپہونچی۔

اعتماد الدولہ کے انتقال کے بعد محمد شاہ نے نواب نظام الملک آصفجاہ کو طلب فرماکر پانچ جمادی الاول ۱۱۳۴ھ کو قلمدان وزارت ان کے سپرد کیا۔ جب ناظم گجرات نے بغاوت کی تو بادشاہ نے نواب صاحب کو ۱۰ لاکھہ روپیہ نقد اور صوبہ داری مالوہ۔ گجرات اور دکن بضمن وزارت عطاکرکے ناظم گجرات کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔ مگر مقابلہ سے پہلے ہی وہ بھاگ کھڑا ہوا۔

نواب صاحب نے اپنے چچا حامد اللہ خان کو حضور شاہ سے معزالدولہ صلابت جنگ

کے خطابات سے سرفراز فرما کر نیابتاً صوبہ داری گجرات پر بھیجدیا اور عظیم اللہ خان بہادر کو نیابتاً صوبہ داری مالوہ پر مقرر کیا۔ خود دار الخلافہ روانہ ہوے۔ بارگاہ سلطانی سے مورد عنایات ہوے لیکن چند روز کے بعد سلطنت کی حالت متزلزل دیکھکر اونہون نے شاہ سے اجازت لی اور مراد آباد چلے گئے۔

جب ۱۱۳۶ھ مین حیدر آباد کی صوبہ داری عماد الملک مبارز خان کے سپرد ہوئی تو اسکا اونہین سخت رنج ہوا اور فوراً مراد آباد سے اورنگ آباد جا پہونچے وہان ۲۳ محرم ۱۱۳۷ھ کو عماد الملک سے جنگ ہوئی اور وہ مارا گیا۔ نواب صاحب نے اسکے لڑکون کو گرفتار کرلیا اور حیدر آباد پہونچے۔ یہان خان کا ایک لڑکا جلال الدین محمود خان اپنے باپ کی جگہ نیابتاً صوبہ دار تہا۔ اسے علیحدہ کیا۔

اور دوسرے لڑکون کو خطابات اور مناصب سے سرفراز فرما کر امراے آصفیہ مین داخل کرلیا۔ جب اسکی خبر بادشاہ کو ہوئی تو اونہون نے ۱۱۳۸ھ مین نواب صاحب کو "آصفجاہ" خطاب۔ ہشت ہزاری منصب اور آٹھ ہزار سوارون سے سرفراز فرمایا۔ اور ان سے دہلی آنے کی خواہش ظاہر کی۔

نواب آصفجاہ نظام الملک اعظم نے حسب الارشاد خسروی ۱۱۵۰ھ مین اپنے فرزند ناصر جنگ شہید کو یہان کا صوبہ دار مقرر فرمایا۔ اور محمد انوار اللہ خان بہادر کو اون کا مدار المہام مقرر کرکے خود دہلی روانہ ہوے۔ اسی زمانہ مین راجہ جے سنگھ صوبہ دار اکبر آباد اور باجے راؤ صوبہ دار مالوہ باغی ہو گیے تھے۔ شاہ نے دونون صوبہ داریان نواب صاحب کو عطا فرمائین۔

اس خدمت پر ممتاز ہوتے ہی وہ اکبر آباد روانہ ہوے اور وہان کا انتظام کرکے مالوہ کی جانب متوجہ ہوے۔ اور دریاے جمنا کو عبور کرکے اٹاوہ۔ مانک پور۔ کالپی ہوتے ہوے بندیلہ پہونچے۔ وہان کے راجہ نے ان کی اطاعت اختیار کی۔ اسکے بعد وہ بھوپال ہوکر

باجی راؤ سے مقابل ہوے - ابھی میدان کارزار مین کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ نہ ہوئی تھی کہ نادر شاہ کے حملہ کی خبر سنی۔

اونہون نے باجے راؤ سے مصلحتاً صلح کی اور عازم دہلی ہوے - وہان پہونچکر فوج نادری سے مقابلہ کے لیے انہین کو تیار ہی کرنا پڑی - سنہ ۱۱۵۱ھ مین قصبہ سرہند کے میدان مین جنگ شروع ہوئی - گو محمد شاہ بذات خود موجود تھے لیکن بداستظامی سے فوج مغلیہ کو شکست ہوئی - نواب برہان الملک سعادت خان گرفتار ہوے - اور امیر الامرا نے ہمیشہ کے لیے اس جہان فانی کو خیرباد کہا - آخر بہزار دشواری صلح ہوئی -

سنہ ۱۱۵۴ھ مین نواب صاحب نے اپنے فرزند نواب ناصر جنگ شہید قایم مقام صوبہ دار دکن کے باغی ہونے کی خبر سنی - امیر محمد شاہ سے اجازت لیکر دکن روانہ ہوے اور ۲۰ - جمادی الاول سنہ ۱۱۵۴ھ کو اورنگ آباد کے قریب باپ بیٹون مین جنگ چھڑ گئی - نواب ناصر جنگ اپنی جان بچاکر بھاگ نکلے اور کہن سال نواب کو فتح حاصل ہوئی -

اسکے بعد سنہ ۱۱۵۶ھ مین کرناٹک گیے اور قلعہ ترچناپلی خالی کرالیا - پھر قوم نوایط سے ملک ارکاٹ حاصل کیا - سنہ ۱۱۵۷ھ مین قلعہ بالکنڈہ کو فتح کیا - غرضکہ نواب صاحب بڑے دلیر تھے - بہت ہی کم کام ایسے ہونگے جن مین انہون نے ہاتھ ڈالا اور کامیابی نہوئی ہو - ہندوستان کے تاریخ نگارون اور منصف مزاجون نے اون کی شجاعت تسلیم کرلی ہے - نواب صاحب کو شاعری کا شوق تہا اور فن تعمیر سے کمال دلچسپی رکہتے تھے - پہلے انکا تخلص شاکر تہا - مگر بعد کو آصف رکھا - آخر الذکر تخلص سے فارسی مین ایک مبسوط اور بے مثل دیوان موجود ہے - ملک اسکی جہان تک قدر کرے کم ہے - خدا کرے یہ لاثانی دیوان شاہی صرفہ سے چھپ کر ملک کے لیے مایۂ ناز ہو - اور اہل سخن اس سے حظ اٹھا سکین -

نواب عماد الملک مبارز خان نے چادر گہاٹ اور دوبیر پورہ کی سمت بلا کنگورہ

حصار تعمیر کرایا تھا۔ لیکن اتمام سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا۔ نواب صاحب نے اس حصہ کے سوا تمام حصار کنگورہ دار بنوایا۔ حصار تیار ہونے پر اس مین بارہ دروازہ اور تیرہ کھڑکیاں تھین۔ مگر ۷۔ ۸۔ ۹۔ نمبر پر جو کھڑکیان ہین ان سے بہت کم آمدورفت ہوتی ہے۔

دروازون اور کھڑکیون کے نام یہ ہین۔ ۱۔ دہلی دروازہ۔ ۲۔ چادر گھاٹ دروازہ۔ ۳۔ دہیر پورہ دروازہ۔ ۴۔ یاقوت پورہ دروازہ۔ ۵۔ دروازہ تالاب میر جملہ۔ ۶۔ گولی پورہ دروازہ۔ ۷۔ لال دروازہ۔ ۸۔ علی آباد دروازہ۔ ۹۔ غازی بنڈا دروازہ۔ ۱۰۔ فتح دروازہ۔ ۱۱۔ دودباولی دروازہ۔ ۱۲۔ دروازہ قدیم۔ ۱۔ کھڑکی بہورہ۔ ۲۔ کھڑکی تالاب میر جملہ۔ ۳۔ کھڑکی ماتا۔ ۴۔ کھڑکی رنگ علی شاہ یعنی رنگیلے۔ ۵۔ کھڑکی بوڈلہ صاحب۔ ۶۔ کھڑکی دارالشفا یا راؤ رنبہا۔ ۷۔ کھڑکی کلالان۔ ۸۔ کھڑکی دہوبیان۔ ۹۔ کھڑکی حسن علی۔ ۱۰۔ کھڑکی چمپا دروازہ۔ ۱۱۔ کھڑکی چارمحل دروازہ۔ ۱۲۔ کھڑکی دودباولی دروازہ۔ ۱۳۔ کھڑکی کمارچی گوڑہ۔ دہلی دروازہ کے قریب ایک اور دروازہ بھی تعمیر ہوا۔ جسکو دروازہ افضل گنج کہتے ہین۔ پل افضل گنج پر ہوکر شہر مین اسی دروازہ کے ذریعہ سے آمدورفت ہے۔ یہ زمانہ نواب افضل الدولہ مغفرت مکان کے عہد مین تعمیر ہوا۔ دوسرے دروازہ کا راستہ مسلم جنگ کے پل سے ہے۔ یہ دروازہ اعلیحضرت حضور پرنور کے عہد مین بنا۔ اسکے سوا جلوخانہ معہ بنگلہ و خوابگاہ دیوان خانہ و خلوت زنانی دروازہ بازدے مکہ مسجد جلوخانہ کی ڈیوڑہی کا دروازہ خوابگاہ کا دروازہ تعمیر کرایا۔ آصف نگر آباد کیا۔ اور اسکے گرد فصیل بنوائی برہان پور کا حصار تعمیر کرایا۔ نظام آباد بالا رکسٹل۔ فرواپور۔ مع مسجد کاروان سرائے دولت خانہ اور پل بنوایا۔ اورنگ آباد کی نہر ہرسول اور نوکنڈہ کی عمارت تعمیر کرائی۔ ان مین سے بعض اب بھی موجود ہین اور اکثر بالکل معدوم ہوگئین۔

اولاد

(۱) امیرالامرا غازی الدین خان فیروز جنگ۔ ۷۔ ذی الحجہ ۱۱۷۵ھ مین انتقال ہوا۔

(۲) نظام الدولہ میر احمد خان ناصر جنگ شہید۔ نمبر ۱۔ ۲۔ ایک بطن سے تھے۔

(۳) امیر الممالک آصف الدولہ سعید محمد خان صلابت جنگ - ۲۰ ربیع الاول ۱۱۷۶ھ کو ہیضہ سے انتقال ہوا۔

(۴) نظام الملک میر نظام علیخان اسد جنگ آصفجاہ ثانی۔

(۵) امیر الامرا سید محمد شریف خان شجاع الملک بسالت جنگ ماہ ذی الحجہ ۱۱۹۶ھ مین انتقال ہوا

(۶) ناصر الملک معتمد الدولہ چلین قلیچ خان المعروف مغل علیخان ہمایون جاہ۔

نواب مغفرت مآب نے ۴ جمادی الثانی ۱۱۶۱ھ کو موہن نالہ کے قریب انتقال فرمایا اور روضہ خلد آباد مین دفن کیے گئے۔ ارتحال سے دو گھنٹے پہلے اونہون نے اپنے فرزند نواب ناصر جنگ کو بلاکر یہ وصیتین فرمائین۔ جنہین ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔

اول یہ کہ رئیس دکن کو لازم ہے کہ حتی المقدور مرہٹون سے جو اس نواح کے زمیندار ہین آشتی رکھین۔ دوم بنی آدم کی بیخ کنی مین جرات نہ کرین مگر مجرم کو قاضی کے حوالے کردین اور خود قتل کا حکم نہ دین۔ سوم رئیسون کی طرح علی الدوام سیر و افی الارض مقام دوام نہ کرین۔ چہارم بعد ادائے فرض واجب کے اپنی اوقات کو امور متعلقہ کے انتظام مین صرف کرین اور فرصت کے وقت شبانہ روز کا اپنے نفس سے محاسبہ لین۔ پنجم قیام دولت کے لیے بزرگان دین سے استمداد چاہین اور انکے حفظ مراتب کا خیال رکھین۔ ششم لوگون کے حقوق تلفی نہ کرین اور مروت کا لحاظ رکھین ہفتم مناسب ہے کہ خاندان کی خبر گیری رکھے اور سرکاری کامون پر لوگون کو نوبت بہ نوبت خواہ فرقہ اسلام سے ہون یا غیر اسلام سے سال بسال نہایت دو سال تک مامور کرنا واجب جانین تاکہ دوسرے لوگ محروم نہ رہین۔ ہشتم برادران صغیر کو بجاے فرزندون کے سمجھکر انکی پرورش و تربیت اور افزونی قدر و منزلت مین سعی بلیغ کرین اور ہدایت محی الدین خان کو منجملہ اپنے فرزندون کے شمار کرکے اوسکی شکست کے درپے نہو دین۔ نہم۔ غمازون کی باتون پر گوش برآواز نہ ہون رذیل کو اپنی خدمت و مجلس مین دخل نہ دین۔ دہم اوسے لوگون کو حیثیت

سے زیادہ اور عمدہ لوگون کو ذلیل کامون پر مقرر نہ کرین - یازدہم ہمیشہ آداب سلطانی بجا لاوین اور حضرت سلطان کی اطاعت مین کوتاہی نہ کرین - چنانچہ نادرشاہ نے ایک مرتبہ فرط عنایت کے ساتھہ مجکو عطار سلطنت کے ساتھہ مخاطب کیا تھا مین نے عرض کیا مین نوکر پیشہ آدمی ہون اگر ایسا ہوا تو نمک حرام مشہور ہونگا شاہ موصوف چونکہ ایک سخی آدمی تھا بہت راضی ہوا اور آفرین کی - دوازدہم حتی الامکان اپنی طرف سے ابتدائی جنگ نہ کرین بلکہ پیشتر اپنا حق قایم کرلین - من بعد میدان جنگ مین عجز و الحاح کے ساتھہ جناب باری سے مدد چاہین اور ثابت قدمی کے ساتھہ رہین روبقبلہ ہوکر ہرگز جنگ نہ کرین - سیزدہم - حواسباب مین نے جمع کیا ہے اگر میرے قدم بقدم چلکر خرچ کروگے تو پشتون کی لیے کافی ہوگا - چہاردہم - یہ خزانہ جو ہمراہ رکاب موجود ہے سپاہ اور تمام لوگون کی دلجمعی خصوصًا ساہوکارون کی آبادی کے لیے ہے اسکو بالکل صرف نہ کرڈالنا - پانزدہم بہ مقتضاے بشری حواس پیری مین مجھہ سے ایک نامناسب فعل ہوا ہے یعنی نیا محل قرار پایا ہے چونکہ ناموس کا معاملہ ہے اسلیے ہر حال مین اوسکا پاس رکھین - سانزدہم - زنار داران دکن تمام گردن زدنی و کشتنی ہین اور بتکدہ خانہ جو مشہور ہے وہ انہین کے قید کرنے کا مکان ہے - مورو اور رام داس کو جو محمد نگر کے قلعہ مین قید ہین ہرگز رہا نہ کرین - ہفدہم - برہان پور کے لوگون سے احتراز رکھین بارہا تجربون سے معلوم ہوا کہ برہان پور اور بیجاپور کے لوگون کا حال کشمیریون کے مانند ہے حتی المقدور ان کی صحبت سے بچتے رہین -

نظام الدولہ میر احمد خان ناصر جنگ شہید

نواب ناصر جنگ شہید کی پیدایش اور تعلیم کے حالات بالکل تاریکی کے عالم مین ہین ۱۱۴۹ھ مین جب نواب نظام الملک آصفجاہ اول باجے راؤ سے صلح کرکے نادرشاہ کے مقابلہ کے لیے دہلی روانہ ہوے تو اونہون نے اپنے فرزند ناصر جنگ شہید کو دکن کی

[1] ص ۲۴۹ - رشید الدین خانی مطبوعہ ۱۳۴۶ھ

صوبہ داری پر اپنا قایم مقام مقرر کیا۔ اور جب ۱۱۵۳ھ مین مغفرت مآب دہلی سے واپس آئے تو برہان پور پہونچکر انہین ہیجا پور کی صوبہ داری کے لیے منتخب فرمایا۔

لیکن اونہون نے اوسکو پسند نہ کیا اور چند امرا اور منصب دارون کے ہمراہ روضہ خلد آباد کو چلے گیے۔ وہان عبدالعزیز خان نے انہین باپ سے جنگ کرنے پر آمادہ کیا۔ قلعہ ملکہیڑ سے دونون افواج چل کھڑے ہوئے اور عیدگاہ کے قریب باپ بیٹون مین جنگ چھڑ گئی لڑائی ہوئی مگر ناتربیت یا تنگی کے باعث فوج کے پانون اوکھڑ گیے گو فوج کے ایک بڑے حصہ نے انکا ساتھ چھوڑ دیا تھا لیکن وہ تن تنہا عرصہ تک لڑتے رہے۔ اور زندہ اور سلامت مغفرت مآب کی خدمت مین پہونچے جب نواب مغفرت مآب نے ۱۱۶۱ھ مین قضا کی تو سوم کے رسومات ادا کرنے کے بعد وہ مالی اور ملکی انتظامات کی جانب متوجہ ہوے نواب صمصام الدولہ شاہ نواز خان صوبہ دار برار کو اپنا وزیر مقرر کیا اور مورو پنڈت کو پیشکاری کی جلیل القدر خدمت سرفراز فرمائی۔

۱۱۶۲ھ مین دربار شاہی سے لانکی طلبی کا فرمان پہونچا۔ اسپر انہون نے نواب صمصام الدولہ کو دکن کی صوبہ داری پر اپنا قایم مقام مقرر فرمایا۔ اور خود بہت بڑا لشکر لیکر عازم دہلی ہوے۔ لیکن ابھی دریاے نربدہ ہی تک پہونچے تھے کہ وہان سے واپسی کا حکم ملا۔ اور وہ مع الخیر اپنے دار القرار کو واپس ہوے۔

اسی عرصہ مین ہدایت محی الدین خان مظفر جنگ کی بغاوت کا حال سنا۔ مظفر جنگ نے ارکاٹ پر فوج کشی کرکے وہان کے صوبہ دار شہامت جنگ کو قتل کر دیا تھا۔ نواب صاحب نہایت عجلت کے ساتھ منزلین طے کرتے ہوے ارکاٹ پہونچے۔ مقابلہ سے پہلے ہی مظفر جنگ پہول چری (پانڈے چری) کو بھاگ گیے لیکن بعد کو وہان سے گرفتار ہوکر نواب صاحب کی قید مین آ گیے۔

نواب ناصر جنگ کو پانڈے چری کی فتح کا خیال پیدا ہوا۔ اور بہ نفس نفیس وہان جانب

متوجہ ہوے۔ آٹھ ماہ تک مقابلہ رہا۔ اس درمیان مین بہت سے بڑے بڑے سردار کام آے۔ ۷ المحرم ۱۱۶۴ھ کو یورپین فوج نے عین بارش اور طوفان کے موقع پر شب خون مارا۔ باوجودیکہ وہ لاعلم تھے لیکن معلوم ہونے پر فوراً آمادۂ پیکار ہوگئے۔ ہمت خان فوج مخالف سے ملگیا اور اسنے بندوق سے نواب صاحب کا کام تمام کردیا۔ فوج کے بھی پانون اُکھڑ گیے اور میدان دشمن کے ہاتھ رہا۔ نعش روضہ خلد آباد بھیجی گئی اور وہان حضرت برہان الدین اولیا زری زربخش کے احاطہ مین دفن ہوئے۔ نواب صاحب کو شعر وسخن کا بھی شوق تہا۔ ناصر تخلص کرتے تھے ان کی طبیعت مین سنجیدگی حد درجہ کی تھی بیگم بازار کے قریب نواب شہید کا چلہ موجود ہے اور وہان انکے نام کے سانڈہ چھوڑے جاتے ہین

نواب ہدایت محی الدین خان مظفر جنگ سعد اللہ خان

نواب صاحب نواب مغفرت مآب کے نواسے متوسل خان کے بیٹے بیجاپور کے صوبہ دار تھے۔ جب زمینداران چیتل درگ باغی ہوے تو وہ ان کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوے۔ اور ماہی کنڈہ کا محاصرہ کرلیا۔ اسی اثنا مین حسین دوست خان نوایط جو راگھوجی بھونسلہ کی قید مین تہا رہا ہوکر نواب مظفر جنگ سے آملا۔ جب ان کے مزاج مین کچھہ دخل پالیا تو اُس نے انکو کرناٹک پر قبضہ کرنے کے لیے آمادہ کیا۔

اُسوقت نواب ناصر جنگ کی طرف سے نواب شہامت جنگ کرناٹک کی صوبہ دار اور فوجدار تھے۔ نواب مظفر جنگ فرانسیسون کی مدد اور حسین دوست محمد خان کو ہمراہ لیکر کرناٹک پر چڑہ دوڑے۔ شہامت جنگ بھی پانچ ہزار سوار لیکر میدان جنگ مین آئے۔ لیکن ۱۶ شعبان ۱۱۶۲ھ کو قتل ہوئے۔ اسکے بعد اونہون نے ارکاٹ کا محاصرہ کیا۔ لیکن جب ناصر جنگ کے آنے کی خبر پائی تو پانڈے چری (پہونچری) بہاگ گئے اور وہان سے ناصر جنگ کی قید مین آئے۔

جسدن نواب ناصر جنگ ہمت خان کی بندوق سے شہید ہوے اُسی دن قاتل پٹھانون نے نواب مظفر جنگ کو مسندنشین کیا۔ اور اونہون نے راجہ رام داس متصدی کو راجہ رگھوناتھ داس کا خطاب دیکر دیوان مقرر کیا۔ اور حیدرآباد روانہ ہوے۔ لیکن رائچور کے قریب ان مین اور پٹھانون مین مڈبھیڑ ہوگئی اور ۱۷۔ ربیع الاول ۱۱۶۴ھ کو اُسی ہمت خان بہادر پٹھان کی بندوق سے نواب مظفر جنگ شہید ہوے۔ اونہون نے صرف دو ماہ حکومت کی۔

امیر الممالک آصف الدولہ نواب سید محمد خان صلابت جنگ

نواب صاحب نواب مغفرت مآب کے تیسرے فرزند تھے اور ۱۱۳۳ھ مین پیدا ہوے۔ ۱۸ ربیع الاول ۱۱۶۴ھ کو نواب مظفر جنگ کی شہادت کے بعد راجہ رگھوناتھ داس کی کوشش سے مسندنشین ہوے۔ بعض مورخین کا بیان ہے کہ نواب منیر الملک مدار المہام کے داماد نواب شیر جنگ کے مشورے سے اورنگ آباد مین مسندنشین کیے گیے تھے۔ لیکن رگھوناتھ داس ہی کو خدمت دیوانی پر بحال رکھا۔ اس زمانہ مین فرنگیون سے کسی قدر مناقشہ تھا مگر اونہون نے صلح کرلی اور حیدرآباد روانہ ہوے۔

احمد شاہ بادشاہ دہلی نے اونہین آصف الدولہ کا خطاب عطا فرمایا۔ اسکے چند روز بعد وہ اورنگ آباد کو روانہ ہوے۔ وہان سے گیارہ ذی الحجہ ۱۱۶۴ھ کو احمد نگر مین داخل ہوے۔ انہین ایام مین دیوان بالاجی راؤ پسر باجے راؤ برسر فساد تھا۔ نواب صاحب اونکی تنبیہ کے لیے پونا پہونچے۔ بالاجی راؤ بھی ۵۰ ہزار سوار لیکر مقابلہ کو آیا — اور ۱۲ محرم ۱۱۶۵ھ کو بمقام راجہ پور مڈبھیڑ ہوئی۔ بالاجی راؤ نے شکست پائی۔ اور نواب صاحب بافتح و ظفر حیدرآباد واپس آئے۔

راہ مین مفسدون نے نواح بہالکی مین رگھوناتھ داس دیوان کا کام تمام کردیا۔ اس وقت

نواب صاحب نے سید لشکر خان کو اس خدمت کے لیے منتخب فرمایا۔ اسکے بعد ۴ صفر کو نواب صمصام الدولہ شاہ نواز خان دیوان مقرر کیے گئے۔ پھر ۶۔ ذیقعدہ ۱۱۶۶ھ کو نواب شجاع الملک بسالت جنگ بیجاپوری اس خدمت کے لیے بلائے گئے۔ اسپر صمصام الدولہ دولت آباد چلے گیے۔ اسی زمانہ مین وٹھل داس راؤ پسر بالاجی راؤ نے حوالی شہر مین پہونچکر فساد برپا کر رکھا تھا۔ نواب صاحب اون کی سرکوبی کے لیے سندہ کھیڑ تک گئے اور صلح کر کے اورنگ آباد ہوتے ہوے حیدر آباد تشریف لائے۔ ۴۔ ذی الحجہ ۱۱۶۷ھ کو وہیں تشریف لیگئے۔ جب نواب نظام علیخان آصف جاہ ثانی کے نام احمد شاہ بادشاہ دہلی کے حضور سے صوبہ داری کا فرمان صادر ہوا۔ تو آپ ۱۴۔ ذی الحجہ ۱۱۶۷ھ کو گوشہ نشین ہو گیے۔ ۲۔ اور بقول بعض ۳۔ ربیع الاول ۱۱۶۸ھ کو اونہون نے بیدر مین وفات پائی اور شیخ المشائخ حضرت شیخ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے قریب وہین دفن ہوے۔ نواب صاحب نے قریب ۱۲ سال کے حکومت کی۔

نواب میر نظام علیخان آصف جاہ ثانی

نواب صاحب نواب مغفرت مآب کے چھوٹے فرزند تھے بمکر شوال ۱۱۴۶ھ صبح کے وقت پیدا ہوے۔ اور نظام علیخان نام رکھا گیا۔ بعض مورخون کا قول ہے کہ انکا نام حفیظ الدین خان ہے۔ اور اسی سے تاریخ نکلتی ہے۔ اپنے پدر بزرگوار کی زندگی مین دربار دہلی سے انہون نے۔ خانی بہادری اور اسد جنگ کا خطاب پایا۔ نواب ناصر جنگ کی شہادت کے بعد جب نواب مظفر جنگ تخت نشین ہوے اور وہ بھی شہید کیے گیے تو نواب صاحب نے نہایت مردانگی کے ساتھہ پٹھانون کو قتل کر کے فساد مٹایا۔ اس معرکہ مین وہ خود بھی زخمی ہوے تھے اور چونکہ اونہون نے داد مردانگی دی تھی اسلیے ارکین دربار نے چاہا کہ وہی مسند نشین کیے جائین۔ لیکن نواب شیر جنگ

(منیر الملک کے دادا) نے مسلماً اور رواجاً امیر الممالک نواب صلابت جنگ کو مسند نشین کر دیا۔ اسلیے ۱۱۶۷ھ مین انھین برار کی صوبہ داری ملی۔ اُس زمانہ مین مرہٹی بوسی فرانسیسی اور حیدر جنگ کا بہت زور تھا اور انھون نے امیر الممالک پر تسلط پاکر صمصام الدولہ شاہ نواز خان کو قید کر دیا تھا۔ انھین شورہ پشتون کا ارادہ تھا کہ نواب صاحب کو بھی قلعہ گولکنڈہ مین قید کر دین اور اسکے لیے انھون نے تدبیرین کرنا شروع کر دین تھین۔ لیکن نواب صاحب کے رفقا نے حیدر جنگ کا کام تمام کر دیا۔ اور نہایت بہادری کے ساتھہ مقابلہ کرکے ایک بڑے ہنگامہ کا سدباب کیا گیا۔ اسکے بعد نواب صاحب نے متعدد لڑائیان لڑین اور بڑے سے بڑے میدان انھین کے ہاتھ رہے۔ ۱۱۷۱ھ مین امیر الممالک نواب صلابت جنگ نے انھین آصفجاہ ثانی کا خطاب دیکر اپنا ولی عہد مقرر کیا۔

یہ سب کچھ نواب صاحب کی بہادری اور اوصاف پسندیدہ کے باعث ظہور پذیر ہوا ولی عہد ہوتے ہی انھون نے ریاست کا کام انجام دینا شروع کیا۔ اور پانچ سال تک نہایت اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھہ اپنا فرض ادا کرتے رہے۔ اور ۱۱۷۶ھ مین جب اراکین ریاست کے مشورہ سے امیر الممالک قلعہ مین نذر بند کئے گئے تو اوسوقت نواب صاحب مستقل رئیس مقرر ہوئے۔ لیکن سیاہہ سرکاری سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۴ ذی الحجہ ۱۱۷۵ھ کو بھی وہ حکمران تھے۔

اسی سنہ مین انھون نے مہاراجہ پرتاب ونت کو مختار کل کرکے مرہٹون کا فساد رفع کرنے کے لیے لشکر جمع کیا۔ اور نندگانون پہونچکر رگھوناتھہ راؤ سے مقابل ہوے اور اوس سے پچاس ہزار روپیہ کا ملک اور قلعہ دولت آباد بطور نذر حاصل کیا۔ اسکے بعد بعض وجوہ سے نواب صاحب اور رگھوناتھہ راؤ مین جنگ چھڑ جانے کے آثار پیدا ہو گیے اور انھون نے عملی صورت اختیار کی۔

رگھوناتھ راؤ اورنگ آباد سے بھگاتا ہوتا ہوا۔ بقصد تاراجی برار روانہ ہوا اور گھومتا ہوا حیدرآباد کی طرف چلا آیا۔ لیکن نواب آصفجاہ ثانی بھی اسکے تعاقب مین رہے۔ اور اپنے ملک کو اسکی دست وبرد سے بچایا۔ اسکے بعد انہین پونا کی تاراجی کا خیال آیا اور وہان پہونچکر اودسے قرار واقعی تاراج کیا۔ وہان سے قلعہ اودسہ ہوتے ہوئے بقصد اورنگ آباد روانہ ہوئے اور ۲۸۔ محرم ۱۱۷۷ھ کو گنگا پار ہوگئے۔

راجہ پرتاب ونت وٹھل داس بقیہ لشکر کے ساتھہ دریا کی طغیانی کے باعث گنگا کے کنارے خیمہ زن تھے کہ جانوجی بھونسلا کی تحریک پر رگھوناتھہ راؤ اُن سے جنگ آزما ہوا۔ اور اوس جنگ مین مہاراجہ کا کام تمام کردیا۔ نواب صاحب یکم صفر کو اورنگ آباد پہونچے اور رگھوناتھہ راؤ بھی اونکے ساتھہ ہی ساتھہ چلا گیا۔ وہان پہونچکر اودسے شہر کا محاصرہ کرلیا۔ لیکن بغیر کسی جنگ کے دونون مین صلح ہوگئی۔ اس کے بعد نواب آصف جاہ ثانی نے راجہ پرتاب ونت کی جگہ نواب رکن الدولہ میر موسیٰ خان کو اپنا وزیر مقرر فرمایا اور یکم ربیع الاول ۱۱۷۷ھ کو حیدرآباد تشریف لائے۔ یہان سے پیشکش وصول کرنے کی غرض سے ارکاٹ گئے اور وہان پہونچکر والی ارکاٹ نواب والاجاہ سے زرنقد اور تحفہ وتحائف وصول کرکے اودسے معافی دی۔ وہین نواب قطب الدولہ فوجدار سیکاکول اور راجمندری بھی آکر ملے۔

نواب صاحب وہان سے حیدرآباد تشریف لائے اور موسم برشگال گزرنے کے بعد برار کا قصد کیا۔ اور جانوجی سے پیشکش وصول کرکے اورنگ آباد ہوتے ہوئے حیدرآباد پہونچے اور یہان امورات مملکت کی جانب متوجہ ہوئے اور ۱۱۸۰ھ مین حیدرعلی سے لڑنے کے لیے سرنگ پٹن (میسور) روانہ ہوئے۔ اس جنگ مین نواب صاحب اور مادھوراؤ سندھیا انگریزون کے معاون تھے۔

لیکن حیدرعلی نے اونہین اپنا معین بنالیا اور جنگ چھڑ گئی۔ آخر مین محمد علی

والا جاہ نے نواب صاحب اور سرکار انگریزی مین صلح کرادی اور پھر وہ ہمیشہ اونکے طرفدار رہے ۔ ۶۲ - ذی الحجہ ۱۱۹۱ھ کو نواب صاحب حیدرآباد تشریف لائے - اور ۲ شعبان ۱۱۹۳ھ کو بعض سرکشون کی تادیب کے لیے انہین پھر حیدرآباد چھوڑنا پڑا - اس سفر مین دریاے کرشنا کو عبور کرکے انہون نے قلعہ گرگنٹہ پر قبضہ کیا اور وہان سے نزل وغیرہ تسخیر کرتے ہوئے بلدہ واپس آئے -

۲۲ - جمادی الثانی ۱۱۹۵ھ کو نواب اکبر علیخان کا عقد نواب شجاع الملک بسالت جنگ کی صاحبزادی سے ہوا - اسی زمانہ مین جب نارایں راؤ پیشوا اپنے باپ کا جانشین ہوا تو اوسکے چچا رگھوناتھ راؤ نے پہلے سے بھی زیادہ پانون پھیلاے - یہان تک کہ خود مختار ہوگیا - اور سرکار نظام پر فوج کشی کی ۲۳ - شعبان ۱۱۹۷ھ کو نواب میر نظام علیخان اسکی تادیب کے لیے روانہ ہوے اور قلعہ بیدر پر مقابلہ ہوا - ایک ماہ تک جنگ ہوتی رہی اور آخر مین صلح ہوگئی - اسکے بعد نواب صاحب ہمناباد کے قصد سے روانہ ہوے - کہ اس اثنا مین دربار دہلی سے خلعت فاخرہ اور فرمان صادر ہوا - انہون نے فرمان لانیوالونکا استقبال کیا - اور ہمناباد سے گلبرگہ شریف پہونچے - گلبرگہ کسی سیاسی غرض سے نہین گئے تھے بلکہ حضرت خواجہ بندہ نواز کے مزار پرانوار کی زیارت مقصود تھی وہان سے دریاے بھیما کے متصل قلعہ اودگیر تشریف لے گیے اور اودگیر سے پیشکش وصول کرنے کے لیے موضع کونورہ پہونچے -

کونورہ مین معلوم ہوا کہ رگھوناتھ راؤ پھر باغی ہوگیا اور اسنے قلعہ محمد آباد بیدر کو لوٹ لیا - یہ سنکر نواب صاحب ۲۷ - شعبان ۱۱۹۷ھ کو دریاے بھیما عبور کرکے قلعہ مرغ کے قریب پہونچے لیکن ان کے آنیکی خبر پاکر رگھوناتھ راؤ وہان سے چلدیا تھا - اسکے بعد وہ مع فوج کے قلعہ پرینڈا ہوتے ہوئے احمدنگر تشریف لے گیے - وہان بھی رگھوناتھ راؤ کو نہ پایا - کیونکہ وہ بیجاپور چلا گیا تھا - انہون نے بھی وہان تک اسکا تعاقب کیا مگر بے سود ہوا -

آخر بوجہ موسم برشکال نواب صاحب اورنگ آباد تشریف لے گئے۔ اور جب بارش گزر گئی تو پھر برہانپور کا قصد کیا۔ وہان پہونچنے سے پہلے وہ سلطان پور اور تھانیر تشریف لے گئے۔ انہین دنون راجہ بھونسلا کے لڑکون مین جھگڑا شروع ہوا۔ اسکے تصفیہ کیلئے وہ محرم سنہ ۱۱۹۰ھ مین ناگپور گئے اور وہان باحسن وجوہ معاملات کا تصفیہ کیا۔ اسکے بعد ناگپور اچلپور تشریف لے گئے۔ راہ مین رکن الدولہ مدار المہام کو فیضو سپاہی نے قتل کر دیا۔ اور اسمٰعیل خان بھی مخالف کے ہاتھون سے مارا گیا۔

بعد قتل رکن الدولہ نواب صمصام الدولہ کو مدار المہامی سے سرفراز کرکے آپ وسط جمادی الاول سنہ ۱۱۹۱ھ مین اورنگ آباد پہونچے اور مبارز الملک کو رگھوناتھ راو کی تنبیہ کیلئے روانہ کرکے آپ شولاپور کے طرف متوجہ ہوئے اور دریائے مانہ ہوتے ہوئے ایام عشرہ محرم سنہ ۱۱۹۰ھ مین قلعہ گلبرگہ مین فروکش ہوئے۔ وہان سے ہوتے ہوئے حیدرآباد داخل ہوئے

نواب آصفجاہ نظام الملک نے ۲۷ ذی الحجہ سنہ ۱۱۹۲ھ کو کنکن پہاڑ اور گولکنڈہ کا دورہ کیا پہلے انگریزون سے رسل و رسائل نہ تھی۔ ۱۰ ربیع الثانی سنہ ۱۱۹۳ھ کو مسٹر ہالیڈ انگریزون کی جانب سے حیدرآباد آئے اور نواب صاحب کے دربار مین باریابی حاصل کی۔

سنہ ۱۱۹۶ھ مین نواب صاحب نے قلعہ نرمل کا ارادہ کیا اور کولاس تک گئے۔ لیکن برسات کے باعث وہان سے آگے نہ بڑھ سکے اور پیشکش وصول کرکے واپس ہوئے۔

سنہ ۱۱۹۷ھ مین پھر قلعہ نرمل کی طرف روانہ ہوئے۔ اثنائے راہ مین جوان کی طرف سے نرمل کا حاکم مقرر تھا۔ وہ باغی ہو گیا۔ لیکن آخر مین اوسنے اطاعت قبول کی۔ اسلئے اسے برار کی نظامت پر مقرر کرکے خود حیدرآباد واپس تشریف لائے۔ اور یہان پہونچ کر نواب غلام سید خان سہراب جنگ معین الدولہ شیر الملک کو دیوانی کی خدمت سپرد فرمائی۔ اسکے بعد چھ سال کے قریب رعایا کی فلاح و بہبود مین گزارے اور اسی عرصہ مین میر ابوالقاسم کو مع چند امراء کے تحائف دیکر لارڈ کارنوالس کے پاس روانہ کیا۔

جب وہ وہان سے تحائف لیکر کامیابی کے ساتھہ حیدرآباد واپس آئے تو انہین "میر عالم بہادر" کے معزز خطاب سے ممتاز فرمایا۔ اسی وقت سے گویا سرکار انگریزی اور سرکار نظام کے ساتھہ سلسلہ محبت و اتحاد قائم ہوا۔ اور خدا کے فضل سے ہماری سلطنت ابتک دولت انگلشیہ کی ہوا خواہ ہے۔

حیدر علی نے ۱۱۹۷ھ مین قضا کی اور ٹیپو سلطان کو اپنا جانشین چھوڑا۔ اُسنے پہلے تو سرکار انگریزی سے جنگ کی ٹھانی مگر بعد گورنر مدراس سے دوستی کرلی لیکن تاہم اسوقت اسکی قوت اور حکومت حیدر علی کے زمانہ سے زیادہ بڑہ کرتھی اور اس کی ترقی مین حد سے زیادہ کوشان تہا۔ ادہر قلعہ ادہونی کے حملہ کی خبر اور پنڈت پردہان کی شکایت نواب نظام علیخان کو پہونچی۔ اسکے سوا انگریز بھی اُسکے دشمن تھے۔ گو اُس دشمنی کی کوئی خاص وجہ بھی ہو لیکن ظاہر اسباب یہ تھے کہ انگریزون کے دوست مہاراجہ ٹراونکور کو وہ مغلوب کرنا چاہتا تہا۔ اسوجہ سے لارڈ کارنوالیس ٹیپو کی سرکوبی کے لئے آمادہ ہوئے نواب آصفجاہ نے انگریزون کی حمایت مقدم سمجہہ کر ٹیپو سلطان کو دوستانہ مشورہ دیا۔ مگر اُسنے کسی کی ایک نہ سنی اور اپنی ہٹ پر قائم رہا۔

اسپر نواب صاحب ۱۲۰۴ھ مین بہٹ بڑی فوج کے ساتھہ قلعہ پالگل کی طرف روانہ ہوئے۔ وہان سے مرشدزادہ نواب سکندر جاہ کو معہ چند تجربہ کار امرا اور فوج کے سرنگ پٹن پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ اور خود قلعہ مین مقیم رہے۔ نواب سکندر جاہ سے پنڈت پردہان اور ہری پنڈت پٹھرکے بھی آکر ملے۔ لارڈ کارنوالیس بھی کلکتہ سے مدراس پہونچے۔

جنگ شروع ہوئی اور ۱۲۰۵ھ مین بنگلور فتح ہوگیا۔ پھر ٹیپو نے "اری کمیرا" پر پوری طور سے شکست پائی۔ ان دونون واقعون کے بعد پایہ تخت میسور (سرنگ پٹن) کا فتح ہونا کچھہ مشکل نہ تہا کیونکہ بیرون فصیل تک قبضہ ہو چکا تہا۔ مگر اُس درمیان مین صلح ہوگئی۔

عہدنامہ کی رو سے سرکار نظام کو اس جنگ مین ایک کرور روپیہ نقد اور ایک کرور روپیہ کا ملک گنجی کوٹہ۔ سدہو کوٹ وغیرہ ملا۔ ۱۲۰۶ھ مین جنگ موقوف ہوئی۔ اسکے بعد نواب نظام علیخان بہادر حیدرآباد تشریف لائے۔

یہ وہ زمانہ تہا کہ قحط سالی کے باعث جوار روپیہ کو سیر بھر ملنا مشکل تھی اور گرانی کی وجہ سے لاکہون جانین نذر اجل ہوگئی تھین اس عرصہ مین مہاراجہ مہاجی سندہیا بغرض اتحاد ان سے ملنے آئے تھے۔ نواب صاحب ان کے استقبال کے لئے محمد آباد بیدر تک تشریف لے گئے اور وہان ان کی آمد آمد کے منتظر رہے لیکن یکایک خبر آئی کہ انہون نے انتقال کیا۔ سرگ باشی کے فرزند دولت راؤ ان کے جانشین ہوے انھون نے نانا پھڑنویس کو اپنا نائب مقرر کیا۔ یہ ایک ہوشیار اور چالاک شخص تہا۔

سرجان شور گورنر جنرل اس زمانہ مین ہندوستان کے فرمان روا تھے۔ ان کی طبیعت کچھ ایسی صلح کل واقع ہوئی تھی کہ وہ لڑائی کو مطلق پسند نہ کرتے تھے۔ اس وجہ سے مرہٹون کی ہمت بڑہی اور ان کی طاقت دن بدن مضبوط ہونے لگی۔ انہون نے سرکار نظام سے جنگ کی ٹھانی چنانچہ نواب نظام علیخان ۱۳ شعبان ۱۲۰۹ھ کو قلعہ کھرلا مین صف آرا ہوئے۔ اور جنگ چھڑی۔ نواب صاحب کے پاس ایک لاکہ فوج تھی۔ پہلے تو میدان نواب صاحب کے ہاتہہ رہا مگر آخر مین فوج کے قدم اکھڑ گئے۔ اسوجہ سے نواب آصفجاہ بہادر کو قلعہ بند ہونا پڑا۔ پنڈارے جو ایک لٹیری قوم سے تعلق رکہتے تھے۔ اور اکثر موقعون پر مرہٹون کا ساتہہ دے چکے تھے۔ انہون نے نواب صاحب کی فوج کو اس مرتبہ خوب لوٹا۔ ۲۲۔ روز تک مرہٹے اور پنڈارے ملکر نواب صاحب سے لڑتے رہے۔ آخر مین پنڈت پردہان نے طرفین مین صلح کرادی۔ اس صلح کے بموجب نواب مشیر الملک مرہٹون کی قید مین دے گئے۔ اسکے بعد نواب صاحب بارہ ۱۲ رمضان ۱۲۰۹ھ کو عازم وطن ہوے۔

حیدرآباد پہنچکر نواب مشیر الملک کی جگہ راجہ شام راج ملکی اور مالی مقدمات فیصل کرنے کے لئے مقرر کئے گئے۔ اس زمانہ مین کچھہ فوج تخفیف کردی گئی تھی۔ وہ مرشدزادے نواب عالیجاہ بہادر سے آکر ملگئی۔ اور انکو بغاوت پر آمادہ کیا۔ چنانچہ وہ ۹۔ ذی الحجہ ۱۲۰۹ھ کو قلعہ محمد آباد بیدر پر قابض ہوگئے۔ پہلے اونہین فہمایش کی گئی جب وہ نہ مانے تو میر عالم مع جمعیت موسی رہموا اور پائگاہ کی فوج کے روانہ ہوئے باغی میدان مین آئے مگر شکست کہاکر بہاگے۔ نواب عالیجاہ بہادر اورنگ آباد چلے گئے اور وہان سے واپسی کے وقت راہ مین انتقال کیا۔ ٹیپو سلطان نے انہین دنون نپولین بونا پارٹ سے اس وقت مدد مانگی۔ جب وہ مصر پر جنگ آزما تھا اسلئے سرکار انگریزی کو فرض ہوا کہ اوسکی سرکوبی کیجائے۔ اسلئے لارڈ ولزلی نے نواب نظام علیخان سے مدد مانگی اور باقاعدہ عہدنامہ مرتب ہوا۔ اسکے ذریعہ سے اتحاد کے ضمن مین دولت انگلشیہ کو یہ تسلیم کرانا تہا کہ سرکار انگریزی کی حکومت ہندوستان کی تمام حکومتون پر فوقیت رکہتی ہے۔ اسی عہدنامہ کی رو سے انگریز قلمرو نظام کے محافظ بنے انہون نے کینٹنجنٹ فوج قائم کی اور سرکار عالی کو آگاہ کردیا۔ کہ بغیر اجازت لڑائی یا صلح نہین کرسکتے۔ اسکے سوا ایک شرط کے بموجب سرکار نظام کا انگریزون کو مدد دینا لازمی قرار دیا گیا۔ ان شرطون مین ایک شرط یہ بھی تھی کہ حسب موقع یہ تبدیل بھی کیجا سکتی ہین۔ اس عہدنامہ کی ایک جداگانہ شرط کے موافق ربیع الاول ۱۲۱۳ھ مین فرانسیسون سے ہتیار لیکر انہین خارج البلد کیا گیا۔

اس عہدنامہ کے بعد نواب میر نظام علیخان نے بسر کردگی نواب میر عالم ۱۲۱۴ھ مین ایک کثیر فوج سرنگ پٹن روانہ فرمائی۔ گورنر جنرل مدراس مین داخل ہوے اور انگریزی فوج مدراس اور ملبار سے سرنگ پٹن پہونچی۔ اس موقع پر ٹیپو سلطان سے معرکتہ الآرا جنگ ہوئی جس مین وہ شہید ہوا اور اسکی فوج نے کامل شکست پائی

ٹیپو سلطان کی وفات کی تاریخ اس مصرع سے نکلتی ہے ؎ نسل حیدر شہید اکبر شد۔
ملک مفتوحہ کے جو اضلاع قلمرو نظام سے ملے تھے وہ نواب نظام علیخان بہادر کو ملے۔ میر عالم مع فوج کینٹنمنٹ حیدرآباد واپس آئے اور حسین ساگر کے قریب کینٹنمنٹ کی چھاونی مقرر ہوئی۔ اس معرکہ کے بعد نواب نظام علیخان بہادر کی حمایت سے سرکار انگریزی کی حکومت دکن تو کیا بلکہ تمام ہندوستان مین تسلیم کرلی گئی۔ اسی (۱۸۱۴ء) مین نواب سکندر جاہ بہادر کا عقد جہان پرور بیگم صاحبہ سے ہوا اور نواب ارسطو جاہ بہادر کی وجہ سے میر عالم وکالت سرکار انگریزی سے موقوف ہوکر قلعہ درد مین قید ہوے۔

اگر نواب صاحب کی لڑائیون کے حالات لکھے جائین تو ایک مستقل کتاب تیار ہوسکتی ہے۔ انہون نے سن تمیز کو پہونچکر نبرد آزمائی کی ابتدا کی اور آخر عمر تک اس مشق کو جاری رکھا۔ چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی کوئی لڑائی ایسی نہ تھی جس مین انھون نے داد مردانگی نہ دی ہو۔ ان کی دلیری کی تعریف ہندوستان سے یورپ تک پہنچ گئی تھی اور وہان کے لوگ یہ باتین سنکر متحیر ہوتے تھے۔ انہون نے نہایت ثابت قدمی کے ساتھ انگریزون کا ساتھ دیا۔

نواب نظام علیخان بہادر کو عمارتین بنوانے کا بھی شوق تہا۔ چنانچہ ان کے زمانہ مین جو عمارتین تعمیر یا ترمیم ہوئین انکے نام یہ ہین۔ روشن بنگلہ۔ روشن محل۔ غنی محل[۱]۔ چار بنگلہ گلشن محل۔ شادی خانہ۔ خلوت مبارک۔ پنج محلہ۔ ہبابت محل وغیرہ تعمیر کرائے۔ نوازش محل کے مہتمم نوازش علیخان تھے قلعہ گولکنڈہ مین بھی بعض عمارتین بنوائین۔ نواب صاحب کی خاص بیگمات مین سے بخشی بیگم صاحبہ نے حصار بیگم پیٹھہ اور چاوڑی وغیرہ بنوائی۔

تہینت النسا بیگم صاحبہ والدہ سکندر جاہ بہادر نے تہینت نگر (لالہ گوڑہ) مع حصار۔ محل باغ اور کمان اور درگاہ حسین شاہ ولی قبلہ قدس سرہ کی تعمیر کرائی۔ اس عہد کی بعض

[۱] یہ محل غنی یار خان خانسامان کے اہتمام مین تعمیر ہوا۔

عمارتون کا اب نشان بھی نہین ہے۔ اور اکثر غیر معروف حالت مین ہین۔ ناظرین اب ذرا دل پر ہاتھ رکھہ لین کیونکہ اس جوان مرد۔ شیر دل اور مستقل مزاج رئیس کے انتقال کا وقت قریب ہے۔ نواب صاحب مرشدزادہ کیوان جاہ کی رسم تسمیہ خوانی مین شریک تھے کہ یکایک مزاج بگڑنا شروع ہوا۔ معالجہ کرایا مگر بے سود۔ بیالیس ۴۲ برس حکومت کرکے ۷۰ سال ۶ ماہ ۱۷ یوم کی عمر مین ۱۷۔ ربیع الثانی ۱۲۱۵ھ کو انتقال فرمایا۔ ۱۰ اولاد

(۱) نواب عالیجاہ بہادر نہایت متقی پرہیزگار اور دین علم تھے۔ بغاوت کی اور بعد بغاوت ۱۲۰۹ھ مین وفات پائی۔ (۲) نواب اکبر علیخان بہادر سکندر جاہ آصف جاہ ثالث۔ (۳) نواب جہاندار جاہ میر ذوالفقار علیخان بہادر نہایت ہی نیک مزاج تھے ۱۲۴۲ھ مین انتقال کیا۔ (۴) میر رشید علیخان بہادر جاہ بہادر ۵۱ سال کی عمر مین انتقال کیا۔ (۵) نواب فرید و نجاہ میر سبحان علیخان بہادر۔ انہون نے عشرۂ اول ماہ ربیع الاول ۱۲۲۰ھ مین وفات پائی۔ (۶) نواب اکبر جاہ میر منور علیخان بہادر۔ (۷) سلیمان جاہ میر جہانگیر علیخان بہادر۔ (۸) نواب کیوان جاہ انہون نے ۱۲۴۳ھ مین وفات پائی۔ ان صاحبزادون کے سوا دس صاحبزادیان بھی تھین جن مین سے ایک بشیر النسا بیگم صاحبہ بھی تھین۔ خاندان شاہی سے یہ پہلی خاتون تھین۔ جو خاندان پائگاہ مین بیاہی گئین۔

نواب میر اکبر علیخان بہادر سکندر جاہ آصف جاہ ثالث

نواب میر نظام علیخان بہادر کے سب سے بڑے فرزند نواب میر اکبر علیخان بہادر سکندر جاہ آصف جاہ ثالث یکم رجب ۱۱۸۳ھ کو پیدا ہوے باپ کے زیر سایہ تعلیم پائی اور انہین کے سامنے فنون جنگ کی تحصیل کی۔ بڑے ہوکر نواب غفران مآب کے ہمراہ لڑائیون مین خود داد شجاعت دی۔ اسکا مجمل ذکر ہم نواب صاحب کے ساتھہ لکھہ چکے ہین۔ نواب سکندر جاہ کی شجاعت نے یار و اغیار کے دلون پر سکہ جمادیا تھا۔

یہی وجہ ہوئی کہ نواب آصف جاہ ثانی نے انتقال فرمایا تو اعیان دولت اور ارکان سلطنت نے انہین ۲۲- ربیع الثانی ۱۲۱۸ھ کو تخت نشین کیا۔ تخت سلطنت پر متمکن ہونے پر انہون نے نواب ارسطوجاہ کو بدستور مدار المہام بحال رکھا اور اپنے بھائیون کی تنخواہون مین اضافہ کیا۔ منجملہ اور کامون کے نواب سکندر جاہ نے ایک کام یہ بھی کیا کہ اپنی گورمنٹ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے درمیان سابق معاہدون کی تصدیق کرکے اتحاد قائم رکھا۔

۲۸- محرم ۱۲۱۹ھ کو نواب ارسطوجاہ نے مرض بخار سے انتقال کیا۔ اور راجہ گھوکم راؤ نائب پیشکار دو ماہ تک مدار المہامی کا کام انجام دیتے رہے۔ لیکن آخرمین صاحب رزیڈنٹ کی سفارش پر نواب میر عالم رہا ہوکر ۴- ربیع الثانی ۱۲۱۹ھ کو مدار المہامی کے منصب جلیلہ پر سرفراز کئے گئے۔ ۱۲۲۰ھ مین جشن سالگرہ ترتیب دیا گیا جس مین امرا اور رعایا کو خطابات عطا ہوئے۔

راجہ مہیت رام جو نواب غفران مآب کے زمانہ مین پنڈاروں کی شورش رفع کرنے گئے تھے وہ بھی حسب الطلب اسی زمانہ مین حاضر ہوئے۔ انہون نے نواب میر عالم سے نواب صاحب کو بدظن کرنا چاہا۔ لیکن صاحب رزیڈنٹ کی سفارش سے رنجش دور ہوگئی اور راجا ئے مذکور شہر بدر کئے گئے۔ انہون نے قلعہ سکر شاہ پور مین پہونچکر فوج جمع کی اور سرکار سے معرکہ آرا ہوئے۔ لیکن حیدرآباد کی انگریزی فوج نے انہین مار بھگایا۔

۱۸- صفر ۱۲۲۱ھ کو راجہ چندو لعل کو خدمت پیشکاری عطا ہوئی۔ ۲۰- شوال ۱۲۲۳ھ کو جب نواب میر عالم نے انتقال کیا اور میر مومن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دائرہ مین دفنائے گئے اور انکی جگہ ۱۵- رجب ۱۲۲۴ھ کو انکے داماد نواب منیر الملک مدار المہام مقرر ہوئے۔ ۱۲۲۹ھ مین خونخوار پنڈاروں نے لوٹ مار شروع کردی اور دریائے نربدا کے قریب کچھ زمین بھی حاصل کرلی۔ انکے استیصال کے لئے سرکار نظام کی فوج کے سوا مسٹر مالکم کے تحت مین انگریزی فوج بھی روانہ ہوئی۔

سندھیا اور پنڈاروں کے سردار امیر خان نے سرکار انگریزی کی اطاعت قبول کی اور فوج بافتح وظفر واپس آئی۔ ۱۷ رمضان ۱۲۳۰ھ کو نواب مبارز الدولہ اور انگریزی سپاہیوں کے درمیان کچھ جھگڑا ہوگیا اور طرفین سے کئی آدمی کام آئے۔ آخر جب نواب صاحب قلعہ گولکنڈہ مین نظر بند کئے گئے تو فتنہ فرو ہوا۔ ۱۸ محرم ۱۲۳۱ھ کو وہ رہا ہوئے ۱۲۳۴ھ مین امساک باران اور کثرت گرما سے ہیضہ پیدا ہوا۔

اسی زمانہ مین ہندو لوگ پوجا کے لئے جا رہے تھے کہ اوباشون نے انکا اسباب لوٹ لیا۔ اس سے تمام شہر مین بدامنی پھیل گئی مہاراجہ چندولعل پیشکار نے اس شورش کو رفع کیا۔ ۱۲۳۵ھ کو مسجد منڈی میر عالم مین مولوی عبدالکریم صاحب اسی زمانہ مین ہندیون کے ہاتھ سے شہید ہوے اور عام بلوہ ہوگیا۔ چنچل گوڑہ پر چڑھائی کی اور طرفین سے بہت آدمی مارے گئے آخر کار مہدوی خارج البلد ہوے۔

۴ شوال ۱۲۳۵ھ کو نواب صاحب نے ایسٹ انڈیا کمپنی سے ساٹھ لاکھ روپیہ قرض لینا چاہا۔ لیکن کمپنی مذکور نے مطلوبہ روپیہ پامر کمپنی سے دلا دیا۔ اوس کمپنی نے روپیہ تو دیدیا۔ مگر ربیع الاول ۱۲۳۹ھ مین اصل معہ سود زرخطیر کا دعویٰ ان پر دائر کردیا۔ نواب صاحب کے زمانہ مین بھی اکثر لڑائیان ہوئین اور انہون نے سرکار انگریزی کی ہر طرح حمایت کی جس سے رابطۂ اتحاد اور بھی زیادہ مضبوط ہوگیا۔

نواب سکندر جاہ بہادر کو تعمیر کا بہی شوق تہا۔ چنانچہ ان کے عہد مین مندرجۂ ذیل تعمیرین ہوئین۔ نوید محل مع باغ۔ فرحت محل۔ گہڑیال خانہ۔ موتی محل۔ قلعہ گولکنڈہ۔ جلوخانہ۔ دروازہ آہنی۔ چومحلہ۔ محل سہرا۔ دیوان خانہ۔ دبیر بنگلہ۔ راحت محل (متعلقہ حویلی قدیم) عیدگاہ جدید۔ جلوخانہ اندرون دولت خانہ قدیم۔ چوکی خانہ۔ کمان دروازہ کلان۔ دوکانات (باہتمام میر عالم بہادر) باغ نگینہ لی۔ وبعض دیگر عمارتین (باہتمام کپتان سیڈن بیام) تعمیر ہوئین۔ اسکے علاوہ ۱۲۳۲ھ مین باون درے کی بنیاد پڑی اور تالاب میر عالم تیار ہوا۔

یہ عمارتین اب بھی موجود ہین مگر ہمین ان کے تفصیلی حالات نہ مل سکے۔ نواب صاحب کی صاحبزادی فیروز النسا بیگم صاحبہ نے ۲۹ محرم ۱۲۴۳ھ کو انتقال کیا۔ اس صدمہ سے انہین تپ دق ہوگئی اور اسی وجہ سے ۱۷۔ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ کو ۲۶ سال سلطنت کرکے ۶۲ سال کی عمر مین انتقال فرمایا۔ اور مکہ مسجد مین دفن ہوے۔

نواب صاحب نہایت ہی تنومند اور بہادر تھے۔ فصاحت اور بلاغت ان کا حصہ تھا طب سے بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ انکے صلب سے ۹ صاحبزادے اور آٹھ صاحبزادیان تولد ہوئین۔ صاحبزادون کے نام یہ ہین۔

(۱) نواب ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر آصف جاہ رابع۔

(۲) نواب صمصام الدولہ میر بشیر الدین علیخان بہادر (ولیعہد) ۹ جمادی الاول ۱۲۹۳ھ کو انتقال ہوا۔ (۳) نواب مبارز الدولہ میر گوہر علیخان بہادر ۲۵ رمضان ۱۲۷۰ھ کو قلعہ گولکنڈہ مین وفات پائی۔ اور حضرت برہنہ شاہ صاحب کی درگاہ مین دفن ہوئے۔

(۴) نواب میر تفضل علیخان بہادر عرف میر بادشاہ (۵) نواب منور الدولہ میر منور علیخان بہادر (۶) نواب ذوالفقار الدولہ میر ذوالفقار علیخان بہادر۔ ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۹۶ھ کو انتقال ہوا۔ (۷) نواب میر محمود علیخان بہادر (۸) نواب قمر الدولہ میر داور علیخان بہادر (۹) نواب ظفر الدولہ میر فتح علیخان بہادر۔

نواب ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر آصف جاہ رابع

نواب ناصر الدولہ بہادر نواب منغفرت منزل کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ فضیلت النسا بیگم صاحبہ کے بطن سے ۲۴ رمضان ۱۲۰۸ھ کو بلدہ محمد آباد بیدر مین پیدا ہوے اور صغیر سنی مین ناصر جنگ ناصر الدولہ کے خطاب سے سرفراز کیے گیے جب نواب سکندر جاہ بہادر نے قضا کی تو ۲۰۔ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ مین تخت نشین ہوے۔

راجہ چندولعل پیشکار نے شہر مین انکے نام کی منادی کرائی ارکان دولت اور مسٹر مارٹن رزیڈنٹ کے حاضر دربار ہوکر نذرین پیش کین۔

نواب صاحب نے نواب منیرالملک مدارالمہام اور راجہ چندولعل کو ان کی خدمتون پر بحال رکھا۔ لیکن مدارالمہامی اور پیشکاری کا کام راجہ چندولعل ہی کرتے رہے۔ اس زمانہ مین قدیم عہدنامہ کے موافق ایسٹ انڈیا کمپنی سے جدید عہدنامہ مرتب ہوا ۱۲۴۶ھ مین جب قحط پڑا تو نواب صاحب نے اپنی رعایا کی بہبودی کے لیے غلہ وغیرہ کا کافی بندوبست کردیا۔ اور اس زمانہ مین چادرگھاٹ کا پل تعمیر ہوا۔

نواب مبارزالدولہ بہادر نے تنخواہ کے بارے مین شورش مچائی جسکی وجہ سے وہ قلعہ محمدنگر مین نظربند کیے گئے۔ اور دو سال کے بعد رہا ہوئے۔ سکھون اور عربون مین روہیلون اور جوانان بارہ مین اور عربون اور مہدیون مین فساد ہوا۔ لیکن فرو کیا گیا۔ اسکے چند سال بعد مولوی سید احمد صاحب بریلوی کے مرید مولوی سلیم صاحب یہان آئے اور انہون نے نواب مبارزالدولہ بہادر کو اپنا ہم خیال بناکر ایک جنگ عظیم کی بنیاد ڈالنا چاہی لیکن اسکا راز کھل گیا اور نواب صاحب دوبارہ قلعہ محمدنگر مین نظربند کیے گئے اور مولوی صاحب قید ہوئے۔ ۷ شعبان ۱۲۴۸ھ کو نواب منیرالملک بہادر مدارالمہام نے ۲۵ لاکھ روپیہ کا قرضہ چھوڑ کر انتقال کیا۔ نواب صاحب نے بذات خود یہ قرضہ ادا کیا اور اونکی کل جائداد مع تالاب میر عالم بطور کفالت لیلی لیکن ۱۲۶۳ھ مین مکفولہ جائداد انکے فرزند نواب سراج الملک بہادر کو عطا فرمائی۔

بعد انتقال نواب منیرالملک بہادر راجہ چندولعل پیشکار مدارالمہامی کا کام بھی کرتے رہے۔ لیکن ۱۱ شعبان ۱۲۵۵ھ کو وہ معزول کیے گئے اور یہ جلیل الشان خدمت ۱۷ ذیقعدہ ۱۲۶۳ھ کو نواب سراج الملک کے تفویض کی گئی۔ اسکے بعد کئی بار وزارت مین تغیر و تبدل واقع ہوا چنانچہ تھوڑے دن کے بعد نواب شمس الامرا امیر کبیر اور راجہ رام بخش پیشکار مدارالمہامی

کے کام کو انجام دیتے رہے۔

۲۸ شعبان ۱۲۶۶ھ کو نواب سراج الملک دوبارہ مقرر ہوے ۱۲۶۴ھ مین سنی اور شیعون مین جھگڑا ہو گیا اور بہت سے لوگ کام آئے۔ نواب ناصر الدولہ بہادر کے عہد تک انتظام سلطنت اور وصول تحصیل زیادہ تر تعہد داری کے طریقہ پر ہوتی تھی۔ اسوجہ سے خزانہ خالی تھا اور سرکاری نوکرون کی تنخواہ ماہ بہ ماہ نہ ملتی تھی اسکے سوا تمام اضلاع اور تعلقات عربون اور مہاجنون کے پاس رہن تھے جس سے ہر وقت دقت کا سامنا تھا۔

ملک مین تعہداری کے اصول جاری ہونے کے باعث کنٹجنٹ کی تنخواہین بھی رکی ہوئی تھین۔ جب لارڈ ولزلی نے گورنمنٹ نظام کو مجبور کیا تو صوبہ برار اس شرط کے ساتھ ایسٹ انڈیا کمپنی کے تفویض ہوا کہ بعد وضع اخراجات فوج باقی رقم حضور نظام کے خزانہ مین داخل کیجاے۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۲۶۸ھ کو ایسٹ انڈیا کمپنی کا قرضہ ادا کرنے کے لیے اور فوج کنٹجنٹ کی تنخواہ کے واسطے ایک بڑا ہیرا نواب صاحب نے اپنے خزانہ سے دیا۔ جو بعد اعلیحضرت بندگان عالی ۱۲ شعبان ۱۲۹۱ھ کو واپس ہوا۔ اور ۱۳ شعبان ۱۲۶۹ھ کو برار سپرد کیا گیا۔ چہار روز بعد ۱۲۶۹ھ مین جب نواب سراج الملک مدار المہام کا انتقال ہوا انکے بھتیجے نواب میر تراب علیخان بہادر مختار الملک سالار جنگ اعظم کو قلمدان وزارت سپرد ہوا۔ اپنی خدمت کا جائزہ لیتے ہی نواب صاحب نے رعایا کی بہبودی کے لیے نئی طرز پر انتظام شروع کیا امون نے روہیلون اور عربون کے ظلم سے رعایا کو بچانے کے لیے تعہداری کا قاعدہ موقوف کیا اور شخصی مالگذاری کے لیے متدین اشخاص مقرر کیے۔

۲ ربیع الاول ۱۲۷۰ھ کو سر سالار جنگ اعظم نے بردہ فروشی کی رسم موقوف کی اور اسکے بعد اس امر کی بھی منادی کرائی کہ ہر شخص اپنے افعال ناشائستہ کا ذمہ دار رہے۔ سب کو اپنا چال چلن درست کرنا چاہیئے۔ اگر دریافت کرنے پر معلوم ہوا تو کافی تدارک کیا جاے گا۔ اسکے

ساتھی یہ حکم بھی دیا کہ کوئی شخص ڈاڑھی نہ منڈائے - زنانہ عورتین سبز رنگ کی چولی - انگیا - ساڑھی اور چوڑیان نہ پہنین - زرد بانات کا جوتہ بھی کوئی نہ بنوائے اور بلدہ کے اندر بجز دائرہ میر مومن اور کہین جنازہ دفن نہ کیا جائے -

نواب ناصر الدولہ بہادر کو فقرا اور مشائخین سے خاص عقیدت تھی اور ہمیشہ ان پر عقیدت رکھتے تھے - اپنے آبا و اجداد کی طرح انہین عمارتون کا بھی شوق تہا - چادر گھاٹ کا کاپل اور راحت محل انہین کے عہد مین تعمیر ہوا - اور ۱۲۶۶ھ مین چادر گھاٹ کی فصیل سے ملا ہوا سنگ بستہ بند تیار ہوا[1] - شعبان ۱۲۶۷ھ مین فتح دروازہ اور لال دروازہ کا درمیانی حصار بنایا گیا - اسکے سوا چار منار اور قطب شاہیون کے گنبدون کی مرمت ہوئی -

نواب ناصر الدولہ آصف جاہ اپنے زمانہ مین گورنمنٹ انگلشیہ کے سچے دوست رہے اور کسی موقع پر مالی اور فوجی مدد سے پہلو تہی نہین کی - اپنے زمانہ مین وہ ملک کے تنومند اور بہادر آدمیون مین شمار ہوتے تھے اسی طرح رعایا کی فلاح و بہبود مین بہی اپنے عہد کے فرد فرید تھے - شعبان ۱۲۷۳ھ مین بمقام سرورنگر علیل ہوے اور وہان سے بلدہ لائے یہان پہنچکر ۲۲ - رمضان ۱۲۷۳ھ کو اسہال کے عارضہ سے - ۶۶ سال چند ماہ کی عمر مین انتقال فرمایا - اور مکہ مسجد کے صحن مین دفن کیے گئے - اور ۲۸ سال ۱۰ ماہ ۵ یوم سلطنت کی اور دو فرزند چھوڑے - صاحبزادون کے نام یہ ہین -

(۱) نواب میر تہنیت علیخان بہادر افضل الدولہ آصف جاہ خامس

(۲) نواب میر جہانگیر علیخان بہادر روشن الدولہ ۲۷ ربیع الاول ۱۲۸۰ھ کو انکا انتقال ہوا -

نواب میر تہنیت علیخان بہادر افضل الدولہ آصف جاہ خامس

آپ نواب ناصر الدولہ آصف جاہ رابع غفران منزل کے سب سے بڑے فرزند تھے

[1] عہد اعلیحضرت قدر قدرت اوایل ۱۳۲۵ھ مین اس مین کسی قدر ترمیم ہوئی -

ان کی ولادت حضرت دلاور النسا بیگم صاحبہ کے بطن سے ۳۰ ربیع الاول ۱۲۴۳ھ کو حویلی قدیم مین ہوئی، ۱۰ ذیقعدہ ۱۲۵۰ھ کو ایام شاہزادگی مین نواب افضل الدولہ کا خطاب پایا۔ اور پدر بزرگوار کے انتقال کے بعد ۲۴ رمضان ۱۲۶۳ھ کو تخت نشین ہوے۔ اس تقریب مین دربار منعقد فرمایا کہ جس مین تمام ارکان دولت شریک ہوے اور گورمنٹ برطانیہ کی جانب سے کرنل ڈیوڈسن رزیڈنٹ حیدرآباد نے مبارکباد دی۔ اور سب نے نذرین پیش کین۔

نواب صاحب نے نواب مختار الملک سر سالار جنگ اعظم کو بدستور مدار المہام اور راجہ نریندر بہادر کو پیشکار رہنے دیا۔ اسپر عام طور سے ملک مین خوشی کا اظہار کیا گیا۔ آپکی تخت نشینی کا وہ زمانہ تھا جبکہ تمام ہندوستان مین ہنگامہ عام برپا تھا۔ اور جابجا غدر کی آواز کان مین پڑتی تھی اور انگریزی فوجین اور رعایا آپس مین دست گریبان ہو رہی تھی۔ اس وقت دولت برطانیہ کو سخت مشکلات کا سامنا تھا۔

جب نواب صاحب کو اس عام غدر کی خبر ہوئی تو انہون نے۔ واے۔ ذرے۔ قدمے۔ سخنے۔ سرکار انگریزی کی حمایت کی اور اپنی فوج کو دولت انگلشیہ کی حفاظت کے لیے وقف کردیا۔ اور صرف یہی نہین کیا بلکہ فوج کنٹنجنٹ۔ کو قلمرو ہوشنابہ مین روانہ کرکے مفسدون کا قلع قمع کرادیا۔ اس پرخطر زمانہ مین صاحب رزیڈنٹ کو گورنر بمبئی نے لکھا تھا کہ اگر نظام کی جانب سے امید وفاداری نہین تو ہلکون کا کچھ ٹھکانا نہین۔

کرنل ڈیوڈسن رزیڈنٹ نے بھی اس امر کو تسلیم کرلیا کہ اگر حضور نظام نے ذرا بھی حرکت کی (یعنی ایسے وقت مین انگریزون سے مخالفت کی) تو انگریزی قبضہ بالکل جاتا رہے گا لیکن ایک ایسے وقت مین جبکہ افضل الدولہ بہادر کو خود اپنی جان کا خوف تھا۔ انہون نے نہایت ہی استقلال اور ثابت قدمی کے ساتھ خیر خواہی اور محبت کا ثبوت دیا اور ہندوستان مین دوبارہ انگریزی حکومت کے بانی ہوے۔

انہین دنون چند مفسدون نے محلات مبارک اور بلدہ حیدرآباد (فرخندہ بنیاد)

بین بلوہ کرنا چاہا اور علاء الدین نے رزیڈنسی بلدہ کا محاصرہ کرلیا۔ لیکن حضور نظام نے اسکی کافی روک تھام کی اور جہان تک مفسدہ پرواز ملے انہین پکڑکر گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ کیا۔ جب فتنہ فرو ہوا تو نواب گورنر جنرل کشور ہند نے انہین لکھا۔ ایسے نازک وقت مین حق وفاداری اور ثابت قدمی جو آپکی طرف سے ادا ہوئی ہے اسپر گورنمنٹ ہند آپکی نہایت مشکور ہے۔ اور وعدہ کرتی ہے کہ آیندہ اس وفاداری کی نسبت اور طریقہ سے بھی خوشنودی کا اظہار کرے گی۔

قدیم سکہ جو شاہ دہلی کے نام کا رائج تھا وہ حسب مشورہ نواب امیر کبیر بہادر تبدیل کیا جانا قرار پایا اور بہادر شاہ غازی کے نام کے بجاے جدید سکہ مضروب ہوا۔ ۲۴۔ ربیع الاول ۱۲۷۵ھ کو سکندرآباد مین ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی سلطنت پر حکومت کرنے کی خوشی مین قواعد ہوئی گویا ایسٹ انڈیا کمپنی کے بجاے ملکہ متوفیہ ہند کی حکمرانی ہوئی اور اسکے متعلق اسی روز رزیڈنسی بلدہ مین اشتہار پڑھا گیا۔ رزیڈنسی مین جو دربار ہوا اسمین شریک ہونے کے لیے گورنمنٹ نظام کی جانب سے نواب شمس الامرا بہادر اور نواب مختار الملک اعظم تشریف لے گئے۔ اس کے بعد صاحب رزیڈنٹ اور افسران انگریزی نے حضور مین باریابی حاصل کی اور نواب گورنر جنرل کا خریطہ پیش فرمایا اسی سال نواب مختار الملک اور کرنل ڈیوڈسن پر جہانگیر علی نامی ایک شخص نے حملہ کیا مگر بفضلہ دونون مع الخیر رہے

۱۷۔ جمادی الثانی ۱۲۷۶ھ کو سرکار انگریزی نے جدید عہدنامہ کی رو سے ملک شوراپور سرکار نظام کو واپس دیدیا۔ یہ ملک شوراپور کے راجہ سے ضبط کیا گیا تھا۔ اسکے ساتھ ہی راجگور۔ دوآبہ۔ دہاراسیون۔ اور نلدرگ بھی واپس ہوے۔ انہین دنون حضور عالی اور نواب مختار الملک کے درمیان بعض مفسدہ پرواز طبایع نے کشیدگی پیدا کردی۔ اور گو ذیقعدہ سنہ مذکور مین صاحب رزیڈنٹ کے کہنے سے صفائی ہوگئی لیکن اس کا سلسلہ منقطع نہ ہوا۔

۲۲۔ صفر ۱۲۷۵ھ کو علیا حضرت ملکہ معظمۂ وکٹوریہ نے نواب صاحب کو جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کا خطاب مع تمغہ مرحمت فرمایا اور خطاب کے ہمراہ بیش بہا تحایف بھیجے۔ ان کے نام یہ ہین۔ "ملوارین۔ جواہرات بیش قیمت۔ پیش قبض۔ مرصع سپر۔ طرہ۔ دستبند۔ بج بند۔ ہار۔ سرپچی۔ چغہ۔ کلغی۔ ان کے سوا متعدد کمخواب کے تھان اور دوشالے بھی تحایف مین شریک تھے۔ نواب صاحب کے علاوہ لبعض امرا کو بھی تحایف بھیجے جو ۲۱ جمادی الثانی ۱۲۷۸ھ کو حضوری مین پیش ہوے اس کے علاوہ اور چند امرا معززین کو بھی تحفہ اور تحایف سے سرفرازی ہوئی۔

جب ۱۲۷۹ھ مین عالمگیر قحط پڑا اور غلہ کا ملنا دشوار ہوا تو نواب صاحب نے اپنی رعایا کی جان بچانے کے لیے ۷ لاکھ روپیہ کا غلہ خرید کر کے تقسیم کر دیا۔ اسیطرح ۱۲۹۳ھ مین بھی غلہ منگا کر رعایا کی جان بچائی جمعیت اور لشکر کے کم مواجب لوگون کی تنخواہین بڑہا دین۔ ۱۲۸۰ھ مین مجلس مالگزاری قایم کی اور عدالتہاے بلدہ اور صرفخاص کے انتظامات مین بھی تغیر و تبدل فرمایا گویا نواب صاحب ہی جدید انتظام کے بانی ہوے

۵۔ ربیع الثانی ۱۲۸۳ھ کو اعلیحضرت قدر قدرت حضور پرنور نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ حضرت واحد النسا بیگم صاحبہ مدظلہا کے بطن سے تولد ہوے اسی سنہ مین صوبے۔ ضلع۔ تعلقے قایم ہوے اور ہر صوبہ مین صدر تعلقدار اور ہر ضلع مین اول تعلقدار کا مع دو دو تین تین ماتحتون کے مقرر ہونا قرار پایا۔ اس کے سوا ہر تحصیل مین ایک تحصیلدار مقرر ہوا۔ اکثر تعلقات قرضہ اور فوج کی تنخواہون مین ساہوکارون اور جمعداران عروب کے قبضہ مین تھے اور نواب صاحب نے رقومات کی ادائی کی سبیل کر کے ان کے قبضہ سے وہ تعلقے نکال لیے۔ اور خزانۂ شاہی قایم کر کے فوج کی تنخواہ ماہ بماہ ادا کرنے کا انتظام فرمایا۔ اس وقت کل پانچ صوبے اور ۱۷ ضلع علاوہ علاقہ برار کے مقرر ہوئے تھے۔ اور ضلع مین کئی کئی تعلقے قایم کیے تھے۔

صیغہ عدالت - صیغہ چوبینہ - دارالضرب - طبابت - محکمۂ صفائی - اور محکمۂ تعلیمات وغیرہ وغیرہ بھی اسی زمانہ مین قایم ہوے - اور بلدہ اور اضلاع مین پولیس کا انتظام ہوا - فوج جو پہلے بیقاعدہ تھی نواب صاحب نے اسے باقاعدہ بنایا اور سیندھی شراب جو عام طور پر بلدہ مین فروخت ہوتی تھی - اسکا انسداد فرمایا -

نواب صاحب کے عہد مین مندرجہ ذیل عمارتین تعمیر ہوئین - چارمحل - یا آفتاب محل موتی محل - محل - تہنیت محل - افضل محل - یہ محلات علاقہ دار نواب امیر کبیر بہادر کے اہتمام سے تیار ہوے - اور کئی لاکھ روپیہ کے شیشہ آلات سے سجاے گیے - شہر مین متعدد دکانین تیار ہوئین - مکہ مسجد کے صحن مین پتھر بچھایا گیا - افضل گنج کا پل مع دروازہ تعمیر ہوا اور بازار افضل گنج آباد کیا گیا - افضل گنج کی مسجد جسے افضل المساجد کہتے ہین مع شفاخانہ افضل گنج کے تعمیر ہوئی - اسکے سوا اور بھی عمارتین بنین مگر ہمین ان کی مفصل حالات معلوم نہین ۱۲۷۵ھ مین آپ نے بگھی خانہ بھی قایم کیا تھا -

نواب افضل الدولہ بہادر مین قدر دانی - سلوک اور سخاوت کا مادہ بہت تھا جب تخت نشین ہوے تو انہون نے تین سو حافظ قرآن - پیچھتر حافظ بخاری و مشکوۃ اور حصن حصین کے مقرر کیے - گیارہ جماعتین مولود خوانون کی رکھین اور پانچہزار علی غول والون کا تقرر کیا - علما اور فقرا سے انہین انس تہا - محرم مین تین لاکھ روپیہ خیرات کیا کرتے تھے - اور گیارہوین اور بارہوین مین بریانی پکوا کر مساجد مین تقسیم کراتے -

انکے زمانہ مین نہ صرف اور امرا اور جاگیر دارون کو خطابات اور جاگیرین مرحمت ہوئین بلکہ فقرا اور اہل حاجت بھی اس سے محروم نہ رہے - انہون نے بارہ سال ایک ماہ بیس روز حکومت کی اور بیالیس سال عمر مین ۱۳ - ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ روز جمعہ کو راہی ملک بقا ہوے اور مکہ مسجد مین دفن کیے گیے -

انتقال کے وقت مندرجہ ذیل اولاد مین زندہ تہین -

اولاد

اعلیحضرت قدر قدرت نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہٗ

(۱) حسن النسا بیگم صاحبہ ۲۴۔ ذیحجہ ۱۲۷۵ھ کو ان کا عقد نواب سر خورشید جاہ بہادر سے ہوا۔

(۲) پروش النسا بیگم صاحبہ ۲۳ شعبان ۱۲۸۶ھ کو ان کا عقد سر آسمان جاہ بہادر سے ہوا۔

(۳) جہاندار النسا بیگم صاحبہ ۴۔ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ کو انکا عقد سر نواب وقار الامرا بہادر سے ہوا۔

(۴) سراج النسا بیگم صاحبہ ۲۵ محرم ۱۲۹۶ھ کو ان کا عقد نواب آصف یاور الملک بہادر وزیر علی شاہ بادشاہ سے ہوا۔

(۵) نجم النسا بیگم صاحبہ ۹۔ ربیع الاول ۱۲۸۲ھ کو پیدا ہوئین ۳۰۔ ربیع الاول ۱۳۱۰ھ کو نواب خورشید الملک امام جنگ کے ساتھ بیاہی گئین۔

(۶) منیر النسا بیگم صاحبہ ۱۹ جمادی الاول ۱۲۸۵ھ کو پیدا ہوئین۔ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ کو نواب مظفر جنگ بہادر سے بیاہی گئین۔ آخر الذکر دو صاحبزادیان حضرت اقدس رکھی بیگم صاحبہ کے بطن سے ہین ان کے سوا مندرجہ ذیل اولاد نے صغیر سنی مین انتقال کیا۔

(۱) میر اقبال علیخان بہادر۔ ۲۳۔ شوال ۱۲۷۴ھ کو پیدا ہوے اور ۱۳۔ صفر ۱۲۷۵ھ کو انتقال کیا۔ حضرت برہنہ شاہ کی درگاہ مین دفن ہین۔ (۲) ۱۱۔ ذی الحجہ ۱۲۷۵ھ کو ایک صاحبزادی نے حسین بی صاحبہ کے بطن سے تھین انتقال کیا۔ تاریخ ولادت معلوم نہین ۱۰۔ شوال ۱۲۷۶ھ کو حسین بی صاحبہ کے بطن سے صاحبزادہ پیدا ہوا۔ اس خوشی مین فاضل شاہ فقیر کو ۲ لاکھ روپیہ اور ایک پالکی عطا ہوئی اور مور شاہ کو ان کے ہموزن سونا دیا گیا۔ ۲۰ دیقعدہ سنہ مذکور کو رسم چلہ ادا ہونے کے بعد میر حفاظت علیخان نام رکھا گیا۔ ۱۲۔ ربیع الثانی ۱۲۷۸ھ کو ام الصبیان سے انتقال کیا۔

(۴) ۱۷۔ رمضان ۱۲۷۷ھ کو سالوبائی صاحبہ کے بطن سے صاحبزادہ تولد ہوا اور علی رضا خان نام رکھا گیا۔ ۹۔ ربیع الاول ۱۲۷۸ھ کو رحلت کی۔

خلد اللہ ملکہ ودام اللہ سلطنتہ

اعلیحضرت قدر قدرت نواب سر میر محبوب علیخان بہادر جی سی بی

بندگان عالی نواب افضل الدولہ بہادر کے صاحبزادے ہین ۵ - ربیع الثانی ۱۲۸۳ھ ہجری کو شب مین حضرت واحد النسا بیگم صاحبہ قبلہ کے بطن سے پیدا ہوے - آپکا دودہ دو سال ۳ ماہ بعد شعبان ۱۲۸۵ھ مین چھٹا - ابھی آپ قریب ڈھائی سال کے ہونگے کہ آپکے والد ماجد نواب افضل الدولہ بہادر نے انتقال فرمایا - اس وقت محل سرا اور بلدہ کے دروازے بند کردے گئے تھے جو نواب مختار الملک سالار جنگ اعظم کے حکم سے کھولے گیے اور آپکے نام سے شہر مین شاہی کی منادی کی گئی -

۱۵ - ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ کو نواب افضل الدولہ بہادر مغفرت مکان کی رسم زیارت ادا ہوئی اُسی دن دوپہر کے وقت منجھلی بیگم صاحبہ کی حویلی مین تمام امراے دولت اور عہدہ دار مع مسٹر سانڈرسن رزیڈنٹ اور انگریزی افسرون کے جمع ہوے اور حزدسال حکمران کو مسند پر بٹھاکر ماتم پرسی کی نذرین پیش کین - اسکے دوسرے روز دوشنبہ کو جلوس میمنت مانوس کا دربار منعقد ہوا - اس موقع پر امراے دربار آصفیہ - صاحب رزیڈنٹ مع مسٹر فریزر ڈاکٹر بالفور - ڈاکٹر ونڈرو - اور تمیس جلیل القدر انگریز سردارون کے دربار مین آنے اعلیحضرت حضور پرنور سفید جامہ اور کمر دستار زیب تن کیے ہوے اتاکی گودی مین محل سرا سے برآمد ہوے اور مسند پر جلوس فرمایا - حضرت بندگان عالی کے تشریف فرما ہوتے ہی نذرین پیش ہوئین اور شادیانے بجنے لگے -

بندگان حضور کی صغیر سنی کے باعث نواب مختار الملک سر سالار جنگ اعظم مدار المہام امور سلطنت انجام دینے لگے اور نواب عمدۃ الملک امیر کبیر شمس الامرا بہادر عرف منجھلے میان نائب باگورنمنٹ قرار پاے - ۱۰ شعبان ۱۲۹۷ھ کو نہایت ہی دھوم دھام

سے تسمیہ خوانی کی رسم ادا ہوئی اور اس تقریب مین تمام ارکان دولت عہدہ داران علما اور مشایخ کو حسب مراتب خلعت وانعام سے سرفرازی ہوئی - تمام شہر مین نہایت تکلف کے ساتھ روشنی کی گئی اور دفاتر سرکار عالی مین ۲ یوم کی تعطیل ہوئی - دوسرے روز صاحب رزیڈنٹ بہادر نے تشریف لاکر دولت برطانیہ کی جانب سے مبارکباد دی -

۲۱- ذی الحجہ ۱۲۹۰ھ کو حضور عالی کے دونون بازوؤن مین چیچک کا ٹیکہ لگایا گیا اور اسکے دوسرے سال ۷- جمادی الاول ۱۲۹۱ھ کو مولانا مولوی محمد زمان خان صاحب شاہجہان پوری سے الف - بے کی ابتدائی تعلیم کا آغاز ہوا - ۱۱- جمادی الثانی سنہ مذکور کو مولوی محمد مظفر الدین صاحب خوشنویس تختی لکھانے کے لیے مقرر کیے گیے -

اسی سال ۱۰- شعبان سنہ الیہ روز چہارشنبہ کو مولوی محمد زمان خان صاحب نے سورہ الحمد اور کتاب مسمی بہ جان پہچان شروع کرائی -

۹- ذی الحجہ روز دوشنبہ کو حضور پرنور نے پہلے پہل گھوڑے کی سواری شروع کی -

۶- ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ روز شنبہ سالگرہ مبارک کا پہلا دربار ہوا اس مین بہت سے امرا اور عمائدین کو خطاب وغیرہ سے سرفرازیان ہوئین - یکم جمادی الاول سنہ ۱۲۹۱ھ کو بندگان والا مولا بخش نامی ہاتھی پر پہلے پہل سوار ہوے اور خلوت مبارک مین گشت کرتے رہے - اس موقع پر مولوی محمد زمان خان صاحب - آپکی خواصی مین تھے -

۸- جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ روز سہ شنبہ کو آپ پہلی مرتبہ پالکی مین سوار ہوے اور اسی ماہ کی ۹ تاریخ جلوس کے ساتھ پہلی دفعہ زیبا باغ (آصف نگر) تشریف لے گیے - خاص انتظام کی غرض سے سڑک کے دونون جانب فوج کھڑی کی گئی تھی - اسموقع پر اپنے بادشاہ کا دیدار حاصل کرنے کے لیے اس کثرت کے ساتھ تماشائی جمع ہوے تھے کہ اس کے پہلے کبھی اس قسم کا مجمع نہین دیکھا گیا -

وہ مبارک وقت بھی خاص طور سے قابل ذکر ہے جبکہ اعلیحضرت اپنے خدم وحشم

کے ساتھ کوہ پیکر ہاتھی پر سوار ہوکر، ۱ جمادی الثانی کو کوٹھی رزیڈنسی تشریف لے گئے۔ وہان حسب دستور سلامی سر ہوئی۔ اسکے بعد وہان سے باغ لنگم پلی تشریف لے گئے۔ اسی ماہ کی ۲۲ روز دوشنبہ کو ایک نہایت ہی قد آور ہاتھی پر بیٹھ کر پہلے پہل حویلی قدیم مین رونق افروز ہوے۔

نواب ناصر الدولہ بہادر کے عہد مین جو میسر بطور کفالت تنخواہ فوج کنٹیجنٹ سرکار انگریزی کے حوالہ کیا گیا تھا۔ اسے سرکار عظمت مدار نے ۱۲ شعبان سنہ مذکور کو اعلیحضرت کو واپس کیا۔ ۱۱ رمضان روز جمعہ کو بادشاہ علی اصلاح سازنے حضور پر نور کا ختنہ کیا۔ اس تقریب مین حضور شاہ کے ہمراہ اور چودہ لڑکون کے ختنے کئے گیے اور فی لڑکا سو روپیہ اور ایک تولہ سونا دیا گیا۔ بادشاہ علی کو ڈہائی سو (۲۵۰) اور باقی تین اصلاح سازون کو فی کس ایکسو پچیس (۱۲۵) روپیہ مرحمت ہوئے۔ ۲۵۔ ذی الحجہ کو نہایت دھوم دھام سے گل پوشی کی رسم ادا ہوئی۔

اسی سنہ مین ان رقومات کا جو سکہ چلنی سے سرکاری اور لین دین مین حساب ہوا کرتا تھا سکہ حالی سے کیا جانا قرار پایا۔ اور سکندر آباد سے واڑی تک ریلوے کا افتتاح ہوا۔

۲۲۔ محرم ۱۲۹۲ھ روز دوشنبہ کو آغا مرزا صاحب (نواب سرور الملک بہادر) حضور پر نور کو انگریزی سے ترجمہ کرانے کے لیے سٹر کلارک کی ماتحتی مین مقرر ہوے۔ اسی سال ۲۴۔ جمادی الثانی کو اعلیحضرت پہلی مرتبہ بگی مین سوار ہوکر آصف نگر تشریف لے گیے اور ۲۵ ماہ مذکور کو حضرت دولہا بادشاہ قبلہ کی درگاہ پر جاکر اصالۃً بطور نذر مزار مبارک پر چڑہائے۔ اسکے دوسرے روز حضرت یوسف صاحب مشرف صاحب قبلہ کی درگاہ پر تشریف لیجاکر الـــــ نذر دے اور ۲۹ کو حضرت مراد شاہ قبلہ کی درگاہ مین تشریف فرما ہوکر صماء روپیے چڑہائے۔

۲۱۔ ذیقعدہ روز دوشنبہ کو ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس سے اعلیحضرت بال بال بچے

اتفاق یہ ہوا کہ حضور پرنور بغرض تفریح بگی پر سوار ہوکر سیر کے لیے نکلے اس دن نواب اقبال الدولہ بہادر کی نشست تھی۔ مگر نواب سلطان الملک بہادر کے ناسازی مزاج کی باعث وہ نہ آسکے اور نواب محتشم الدولہ بہادر اور مسٹر کلارک بندگان عالی کی ہمراہی مین بیٹھے نواب مستحکم جنگ خواصی کی گاڑی مین تھے۔ نواب صمصام الدولہ بہادر کے جلوخانہ کے قریب یکایک گھوڑے بگڑے اور تالاب میر جملہ کی طرف بے تحاشہ گاڑی لیکر بھاگے۔ کوچین راستہ مین گر گیا۔ اور گاڑی کا پول بھی ٹوٹ گیا۔ اس سے ایک طرحکی خوفناک حالت پیدا ہوگئی لیگن سنگور نامی حبشی نے جو مقدم جنگ جمعدار عرب کے علاقہ کا تھا گھوڑے کے پیر پر تلوار ماری جسکی وجہ سے دائرہ میر کے قریب گھوڑے رُکے اس سے حضور انور اور آپ کے اتالیقون کو کسی قسم کا صدمہ نہین پہونچا اور بندگان عالی نواب محتشم الدولہ کی گاڑی مین سیر کرتے ہوے ایوان شاہی مین داخل ہوئے۔

اس سنہ مین بندگان والا پرنس آف ویلز (موجودہ شہنشاہ ہند) سے ملاقات کے لیے بمبی جانے والے تھے لیکن ناسازی طبع کے باعث آپکے بجاے نواب سر سالار جنگ اعظم نے بمبئی مین شہزادے کا خیر مقدم کیا۔ شہزادہ ویلز والا تبار نے اعلیحضرت کے لئے نواب صاحب کو بہت سے تحفے دے اور اظہار شوق فرمایا۔ اسی سنہ مین ۶ ذی الحجہ کو مولوی محمد زمان خان صاحب اُستاد اعلیحضرت، ایک مہدوی پٹھان کے ہاتھ شہید ہوے۔ ۲ محرم ۱۲۹۳ھ کو انکے چھوٹے بھائی مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب حضور کی استادی کے لیے مقرر ہوے۔ ۲۲ رمضان سنہ الہ کو آپ نے قران شریف ختم کیا اس تقریب مین لایق اُستاد کو جواہر اور جوڑے سے سرفرازی ہوئی اور ہم مکتبون کو بھی جوڑے دے گئے۔

۲۰۔ ذیقعدہ سنہ الہ کو نواب رشید الدین خان امیر کبیر نواب مختار الملک اعظم اور راجہ نریندر بہادر بہ قصد روانگی دہلی باتراب کے طور پر حسین نقابائی کے باغ مین

تشریف لے گیے اور مغرب کے ۵ بجے حضور پرنور مع حضرت واحد النسا بیگم صاحبہ باغ
مین تشریف فرما ہوے اور ۲۱ ماہ مذکور روز جمعہ کو علاوہ متذکرہ بالا امراء کے نواب
لایق علیخان بہادر۔ نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر اور نواب بشیر الدولہ بہادر
بھی ہمرکاب تشریف لے گیے۔ حضرت بیگم صاحبہ اسپیشل مین عقب کے ڈبہ مین تھین
۲۴ کو پونا پہونچے۔ اور ۴۔ ذی الحجہ روز پنجشنبہ کو دہلی مین داخل ہوے۔ ۷ ماہ مذکور کو
حضور پرنور نے مع رزیڈنٹ صاحب اور نواب مختار الملک اعظم کے نواب گورنر جنرل
ہند سے ملاقات فرمائی۔ ۱۰۔ تاریخ کو دربار عید منعقد ہوا۔ اور موافق معمول ہمراہیون کی
نذرین پیش کین۔ ۱۱۔ تاریخ کو دہلی سے روانہ ہوکر ۲۷۔ روز شنبہ کو ایک بجے دن کے
داخل بلدہ ہوے۔ بندگان حضور کی سواری جلوس کے ساتھ ایوان شاہی مین لائی گئی
خواصی مین نواب مختار الملک اعظم اور نواب رشید الدین خان وقار الامرا بہادر تھے۔
اسی سنہ مین کلارک صاحب کے برادر جو اسی نام سے موسوم تھے اور جنھین
سرکار عالی سے استوکام الدولہ کا خطاب دیا گیا تھا اعلیحضرت کی تعلیم کے لیے مقرر ہوے
۱۸۔ محرم ۱۲۹۴ھ کو آفتاب محل مین انگریزی دربار ہوا اور وہان رزیڈنٹ حیدرآباد
نے حضور مین ایک تمغہ پیش کیا اور پانچ تمغہ نواب امیر کبیر بہادر۔ نواب سر خورشید جاہ
بہادر۔ نواب محتشم الدولہ بہادر۔ نواب مکرم الدولہ بہادر اور نواب اقبال الدولہ
بہادر کو مرحمت ہوے۔

۲۱۔ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور کو نواب عمدۃ الملک شمس الامرا امیر کبیر بہادر کو ریجنٹ
کا انتقال ہوا تو ۲۰۔ رمضان کو صبح کے وقت آفتاب محل مین انگریزی دربار منعقد ہوا اور
نواب وقار الامرا۔ امیر کبیر رشید الدین خان بہادر نائب حضور مقرر ہوے۔

۱۰ ذی الحجہ کو دربار عید الفطر منعقد ہوا جس مین خطابات وغیرہ سے سرفراز ہوئین
۴ رجب ۱۲۹۵ھ روز شنبہ کو خلوت مین انگریزی دربار ہوا۔ جس مین دلاور النسا بیگم صاحبہ

(محل نواب ناصر الدولہ بہادر) کو صاحب رزیڈنٹ نے امپیریل آرڈر آف دی کراؤن آف انڈیا (طبقہ شاہی تاج ہند) کا تمغہ پیش کیا۔ ۲۹ ذیقعدہ کو سراج النسا بیگم صاحبہ (صاحبزادی نواب افضل الدولہ بہادر) کی رسم منگنی نواب آصف یاور الملک وزیر علی بادشاہ سے ادا کی گئی اور ۱۹ محرم ۱۲۹۶ھ کو شادی ہوئی۔ پندرہ رمضان ۱۲۹۶ھ کو بندگان حضور نے پہلا روزہ رکھا۔ اور آپ کے ساتھ اور چودہ لڑکوں نے روزے رکھے۔ رسوم بڑی دھوم دھام سے ادا ہوئی۔

سلخ جمادی الثانی ۱۲۹۷ھ مروز چہارشنبہ کو مسٹر کلارک کی جگہ مسٹر ڈیوڈسن اعلیحضرت کی تعلیم کے لیے منصرم استاد مقرر ہوے۔ مگر ۴ شوال کو انہون نے وفات پائی اس لیے ۲۳ ماہ مذکور کو ان کی جگہ منصرمانہ طور پر مسٹر کرون کو ملی۔ اسی سنہ مین بحکم سرکار انگریزی ممالک محروسہ سرکار عالی مین افیون کی کاشت بالکل موقوف ہوئی۔

۱۰۔ جمادی الثانی ۱۲۹۸ھ مروز دوشنبہ کو ویبس صاحب کی جگہ دوبارہ کلارک صاحب بندگان حضور کے استاد مقرر ہوے اسی سنہ مین ممالک محروسہ سرکار عالی کے اندر پہلی مردم شماری کی گئی۔ ۲۱ ذیقعدہ ۱۲۹۹ھ کو حضور پرنور نے نواب افسر الملک بہادر سے گھوڑے پر انگریزی قواعد سیکھنا شروع کی۔ اسی سنہ مین نواب رشید الدین خان بہادر شمس الامرا امیر کبیر نائب حضور نے انتقال کیا اسی سنہ مین حضور پرنور لندن جانے کو تھے مگر بعض وجوہ سے یہ ارادہ ملتوی رہا۔

۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ روز دوشنبہ کو اعلیحضرت نواب مختار الملک اعظم مدار المہام۔ نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر۔ اور نواب امام جنگ بہادر گلبرگہ ہوتے ہوئے اورنگ آباد تشریف لے گیے اور دونون مقامون پر انتظامی امور کو ملاحظہ فرمایا۔ نواب بشیر الدولہ بہادر۔ اور راجہ نریندر بہادر پنشکار اس موقع پر مقامی انتظام کے لیے مقرر ہوئے تھے۔

۱۷۔ ربیع الاول کو دن کے ۴ بجے اعلیحضرت مع ہمراہیان اورنگ آباد سے داخل بلدہ ہوے

اسی شب کو آپکی تشریف آوری کی خوشی مین بلڈین عموماً اور چار مینار پر خصوصاً روشنی کیگئی۔

۲۹۔ ربیع الاوّل کو نواب مختار الملک اعظم نے وفات پائی جس سے بندگان حضور کو سخت رنج ہوا۔ یہان تک کہ آپ اس غم کو ضبط نہ کر سکے اور اپنے لایق وزیر کے غم مین اشک ریز ہوے۔ نواب صاحب کے خدمات آپ نے منصرمانہ طور پر راجہ نرندر بہادر پیشکار کو سپرد کیے۔

۳۰۔ رمضان سنہ مذکور کو نواب آغا مرزا سرور جنگ بہادر حضور پر نور کی تعلیم کے لیے مولوی مسیح الزمان خان صاحب کے بجاے مقرر ہوے۔ یکم شوال کو صاحبزادی نظام النسا بیگم صاحبہ پیدا ہوئین صاحبزادی صاحبہ آپکی سب سے بڑی اولاد تھین۔ اس خوشی مین امراے دولت کی جانب سے ایکسو ایک مانجھے بارگاہ خسروی مین داخل ہوے اور کئی دن تک جشن کا سلسلہ جاری رہا۔

۱۶۔ صفر ۱۳۰۱ھ روز دوشنبہ کو اعلیحضرت حضور پر نور بغرض ملاقات لارڈ رپن ویسراے وگورنر جنرل ہند کلکتہ تشریف لے گیے نواب امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر۔ نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ بہادر۔ نواب شمس الملک بہادر راجہ نرندر بہادر پیشکار و منصرم مدار المہام نواب میر لایق علیخان بہادر عماد السلطنتہ۔ نواب میر سعادت علیخان بہادر شجاع الدولہ۔ مہاراجہ راجہ کشن پرشاد بہادر۔ نواب صمصام الملک بہادر۔ نواب افسر الملک بہادر۔ نواب محبوب یار جنگ بہادر۔ نواب مستحکم جنگ بہادر۔ نواب اکرام جنگ بہادر۔ اور حکیم وزیر علی صاحب وغیرہ وغیرہ بندگان عالی کے ہمراہ تھے۔ نواب تہنیت یار الدولہ بہادر انتظام محلات اور عنایت حسین خان بہادر کوتوال انتظام بلدہ کے لیے متعین تھے۔ کلکتہ مین آپ کی تشریف آوری کا خاص انتظام کیا گیا تھا۔ اور اہل کلکتہ کو آپکی آمد آمد سے ازحد مسرت تھی چنانچہ انجمن مسلمانان کلکتہ نے آپ کی خدمت مین ایک تبریک نامہ بھی پیش کیا تھا۔ حضور ویسراے ہند سے ملاقات فرمانیکے

بعد آپ نے کلکتہ کی نمائش ملاحظہ فرمائی اور چند روز کے بعد عازم وطن ہوئے۔ ۹ ربیع الاول کو گلبرگہ پہونچے اور بعد زیارت گلبرگہ محبوب شاہی محل کا بنیادی پتھر رکھا۔ روز جمعہ ۱۱ ماہ مذکور کو داخل بلدہ ہوئے۔ اس دن شہر خوب اراستہ کیا گیا تھا اور شب کو روشنی بھی ہوئی تھی۔ اعلیحضرت نے بنفس نفیس منصور ہاتھی پر سوار ہوکر روشنی ملاحظہ فرمائی

۲۔ ربیع الثانی کو بندگان حضور نے کریم الدین شاہ صاحب سجادہ نشین درویش علی شاہ قادری۔ سید جمال الدین شاہ صاحب قادری۔ رحیم الدین شاہ صاحب قادری سید مسکین شاہ صاحب اور لچھمن شاستری وغیرہ وغیرہ کو یومیہ کی سند عنایت فرمائی۔

۴۔ تاریخ کو ہز اکسلینسی لارڈ رپن گورنر جنرل ہند حضور انور کو باقاعدہ طور پر مسند نشین کرنے کے لیے داخل بلدہ ہوئے۔ ۵۔ تاریخ کو جلوس میمنت مانوس کی اطلاع بذریعہ جریدہ غیر معمولی شایع ہوئی۔ ۶ تاریخ روز دوشنبہ کو لاٹ صاحب حضور انور سے ملاقات کرنے آفتاب محل مین تشریف لاے اعلیحضرت نے دروازہ تک ان کا استقبال کیا۔ ۷۔ کو بندگان حضور مسند نشین ہوئے اسی روز ۱ بجے دن کے آفتاب محل مین انگریزی دربار منعقد ہوا۔ امراے دولت آصفیہ اور افسران انگریزی حاضر دربار تھے۔ لاٹ صاحب نے حکمران کرنے کے بعد کرچ مع پیٹی (بگلوس) سات راس گھوڑے۔ ایک گھڑی۔ ایک دوربین۔ ایک نقرئی گلدستہ۔ کانچ کے چند درخت اور چیزین حضور مین نذر گزرانین اور بعض دیگر امراء کو بھی تحائف مرحمت فرمائے۔ لاٹ صاحب کی تقریر حسب ذیل ہے۔

"اے حضور نظام مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ۔ آج کے روز اس موقع پر حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کے طرف سے آپکو ریاست کے اقتدارات و اختیارات سپرد کرنے کی خدمت بجالانے مین مجھکو کمال درجہ کی خوشی حاصل ہوئی۔ چند ہفتہ کے پیشتر جبکہ آپ نے مجھ سے نہایت خواہش کے ساتھ اس رسم کے ادا کرنے کے لیے حیدرآباد آنیکی درخواست کی تو مجکو بھی آپکی درخواست کے منظور کرنے کی پوری خواہش ہوئی کیونکہ آپ کی

درخواست سے آپکی وہ محبت و صداقت جو برٹش گورمنٹ کے ساتھ ہے ظاہر ہوتی تھی
مین یقین کرتا ہون کہ مین پہلا ہی ویسرائے ہون جسے حیدرآباد آنے کا اتفاق ہوا ہے
اور میرا یہان آنا صرف اس بات کو ظاہر نہین کرتا کہ اس ریاست عظمیٰ اور برٹش گورمنٹ
کے درمیان نہایت مضبوط دوستانہ روابط ہین - بلکہ اس بات کو ظاہر کررہا ہے کہ حضور
ملکہ معظمہ کو آپ کی خیرخواہی و خوش دلی کا نہایت خیال ہے - اور اس مین وہ پوری پوری
دلچسپی لیتی ہین - آپکے طفولیت کے زمانہ دراز مین آپکی اور آپکے رعایا کی خوش نصیبی
کا باعث تہا کہ ایک ایسا شخص انتظام ریاست پر مامور تھا - جو ہندوستان کے منتظمون مین
اعلےٰ درجہ رکھتا تھا - اسکی دانائی اور اسکی لیاقت اور اسکی وفاداری آپ کے ساتھ بہت
بڑہی ہوئی تھی - آپکے طفولیت کے زمانہ مین بہت سی سخت مشکلین اس کے دریش
آئین لیکن باوجود اسکے اسنے ان پر غالب ہوکر اس کامیابی کے ساتھ امور ریاست
کو سرانجام دیا ہے کہ جسکی وجہ سے وہ آپکی اور گورمنٹ آف انڈیا کی شکرگزاری کا پورا
مستحق ہے - سالار جنگ نے آپکے زمانہ طفولیت مین ریاست کے انتظام مین بہت
کچھ اصلاحین کین آمدنی کو بڑہایا اور جان و مال کی حفاظت کا بندوبست کیا - یہان تک
کہ اپنے مرنے کے وقت بھی اصلاحات کو سوچ رہے تھے مجھکو امید تھی کہ جب
آپ مسندنشین ہونگے تو وہ اپنے کامل تجربہ سے آپ کے معین رہین گے اور سرگرمی
کے ساتھ آپکی خدمت بجالائین گے - لیکن خدائے تعالیٰ کو یہ بات منظور نہ تھی اور ایسی
وقت پر انہین دنیا سے اٹھالیا جبکہ آپکو ان کی مدد کی ضرورت بلکہ اشد ضرورت تھی
اس مسرت انگیز موقع پر ان کی عدم موجودگی سخت رنج و افسوس کا باعث ہے - اگرچہ
وہ خود زندہ نہین ہین لیکن ان کی کارروائیان باقی ہین جنہین مین امید کرتا ہون کہ
آپکے وزرا وسعت دین گے - اور ان کی توسیع کو اپنا فرض منصبی سمجھین گے مین چند
کلمے نصیحت کے آپکو دوستانہ کہتا ہون اور وہ یہ ہین کہ آپ اپنی مالگزاری کو دیکھین -

کیونکہ مالگزاری کا اچھی حالت مین نہ ہونا ریاست کی تباہی کا باعث ہے اگرچہ ہر جگہ کی یہی حالت ہے لیکن خاص کر کے ہندوستان مین جہان مالگزاری کا عمدہ انتظام نہین ہے اور اس سے بے پروائی سے کام لیا جاتا ہے تو سنگین ٹیکس مقرر کرنے پڑتے ہین - اور پھر رفتہ رفتہ افلاس بڑھتا جاتا ہے اور رعایا تباہ ہوتی جاتی ہے اور اسکے بعد زیادہ سود پر قرضہ لینا پڑتا ہے اور آخر مین دیوالہ نکلتا ہے - اسلیے مناسب کفایت شعار منصفانہ ٹیکس لازم ہے - کیونکہ وہ رعایا کی آسودگی اور دولت کی ترقی کا باعث ہین - مالگزاری کا عمدہ قاعدہ ہندوستان مین عمدہ گورمنٹ کی بنیاد ہے اور بغیر اوسکے حاکم کو راحت اور آرام نہین رہتا - اور لوگ مفلس و قلاش ہوجاتے ہین -

اسکے بعد مین امید کرتا ہون کہ آپ ہمیشہ عدل و انصاف کے پابند رہین گے اور انکی پوری پوری نگرانی کرین گے - آپکو جاننا چاہیئے کہ ریاست مین جو ڈیپارٹمنٹل افیسر ایسے ہونا چاہیئے کہ جن کا دامن بدگمانی سے بالکل پاک و صاف ہو اور وہ بلا کسی کی رعایت کے اپنی خدمت بجا لائین - ایسے لوگون سے رعایا حاکم کے نسبت وفادار ہوتی ہے اور ہمسائے مستعجب ہوتے ہین حقیقت مین عدل و انصاف تاج شاہی کا ایک چمکدار جوہر ہے - اور مین امید کرتا ہون کہ آپ اس جوہر کو ہمیشہ تابان و درخشان رکھین گے -

اے حضور نظام آپکو ایک بڑا اور سخت کام درپیش ہے کیونکہ آپ تقریباً ایک کروڑ آدمیون کے فرمانروا ہین جن کی فلاح و بہبودی آج سے آپکی عقلمندی آپکی جفاکشی اور آپکی انکساری پر منحصر ہے - مین آپکو عاجزی کے ساتھ کہتا ہون کہ ظاہری شان و شوکت کا جو چند روزہ ہے خیال نہ کرین - مال و دولت پر جو چوطرف سے آپکو گھیرے ہوئے ہین گھمنڈ نہ فرماوین اور لوگون کی چاپلوسی اور خوشامد کی پروا نہ کرین - آپ کا ملک نہایت وسیع آپ کی آمدنی بہت زیادہ اور آپ کی رعایا کثیر التعداد ہے - لیکن باوجود اس کے آپکو چاہیئے کہ ان مین کسی چیز کو آپ اپنا فخر کا باعث نہ ٹھہرائین آپ ہنوز نوجوان ہین -

اسلیئے نوجوانی کے خواہشات جو طرف سے آپ پر زور ڈالینگے لیکن آپکو لازم ہے کہ ان سے مغلوب نہ ہون اور ہمیشہ ان سے محترز رہین - آپکو بہت سے عمدہ کام اور عمدہ اغراض درپیش ہین اگر آپ دیسی رئیسون مین ناموری پیدا کرنا چاہین تو ضرور ہے کہ ریاست کا عمدہ انتظام اور رعایا کی آسودگی کو ہمیشہ مدنظر رکھین آپکی رعایا کی وفاداری کو جو آپ کے گھرانے کے نسبت قابل تعریف ہے نہ صرف قایم رکھنا آپکا کام ہے بلکہ بروز ایام اور اسکو مستحکم کرتے جائین آپکو یاد رکھنا چاہیے کہ آپکی رعایا کی حفاظت کچھ اس لیے آپکے سپرد نہین ہوئی ہے کہ اس سے آپ بے پروائی کرین اور اسکو اپنی مفاخرت کا ذریعہ بنائین بلکہ اس لیے سپرد ہوئی ہے کہ آپ ہمیشہ اس کا خیال رکھین کیونکہ رعایا کی مرفہ الحالی آپکی سچی خوشی کا باعث ہوگی - اور ان کی آسودگی مین آپ کی حفاظت رہیگی -

آپکے آگے کچھ کام کم نہین ہے اس لیے آپکو لازم ہے کہ ایسی لہو لعب مین آپ مشغول نہون جو آپ کے شایان نہین - بلکہ آپ اپنے اباواجداد کے طریقہ پر چلین اور ان کی کارروائیون کو اپنا دستور العمل بنائین - اور اس بات کا ہمیشہ خیال رکھین کہ جب آپ اپنے اباواجداد سے متصل ہون تو لوگ آپکی نسبت یہی کہین کہ انہون نے نہایت عمدہ ریاست کی اور اپنی رعایا کو نہایت آسودہ حال چھوڑا - اس اہم کام مین جو قابل امتحان ہوگا - مین وعدہ کرتا ہون کہ ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ آپکو پوری پوری مدد دے گی - کیونکہ ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کا خاص منشا یہ ہے کہ اس ریاست کو اور نیز دوسرے دیسی ریاستون کو عمدہ انتظام اور اچھی آسودگی کی حالت مین دیکھے جس حد تک ہم آپکو مدد دیسکتے ہین اوس کا حاصل کرنا خود آپکے اختیار مین ہے - اندلون برٹش پالیسی کا منشا یہی ہے کہ ہندوستان کے دیسی ریاستون کی حفاظت کرے کیونکہ ان ریاستون کا وجود میرے نزدیک انگریزی انٹرمنٹ کے لیے نہایت مفید ہے آپ کی گورنمنٹ بہت مضبوط اور باضابطہ - آپ کی آمدنی کا انتظام عمدہ آپ کے ٹکس منصفانہ طور پر آپکے امراو وفادار اور آپ کی رعایا آسودہ ہونی چاہیے -

اے حضور نظام آج مین جس بادشاہ کی طرف سے نیابت کر رہا ہون اسکی خاص آرزو یہی ہے جو مین نے بیان کی ملکہ معظمہ نہایت دلچسپی کے ساتھ آپکے نگران حال رہین گی آپ انہین نا امید نکرین۔

اب اے میرے دوست جو کام میرے لیے باقی رہا ہے وہ یہ ہے کہ مین آپ کو اس مسند پر بٹھاؤن اور اپنی دلی امید کا اظہار کرون اور دعا کرون کہ خدائے تعالے آپکو مبارک کرے اور آپ کا مددگار رہے آپکی حکومت کو کامیاب اور آپکی عملداری کو مقتدر و ممتاز فرمادے اور وہ اسی طرح سے کہ آج کے وعدے تمام سچے ہون اور آپ کی رعایا کی آیندہ نسلین آپکی حکمرانی کے دنکو آپ کی ریاست کی تاریخ مین ایک بافروغ سن کا آغاز سمجھین۔

اسی تاریخ ۳ بجے دنکے خلوت مبارک مین مغلئی دربار ہوا سوائے نواب سر آسمان جاہ کے تمام امرائے دولت حاضر دربار تھے۔ نواب منیر الدولہ میر لایق علیخان کو خدمت نیابت دیوانی کا خلعت مرحمت ہوا اور بندگان عالی نے اپنے ہاتھ سے جواہر عطا کیے۔ اسی دربار مین ۱۷۔ امرا صاحب خطاب کیے گیے۔ شنبکو کل پیران کے مکان مین لارڈ ریپن بہادر کو ڈنر دیا گیا جس مین امرا دولت آصفیہ اور عہدہ داران سرکار عظمت مدار شریک تھے ۸۔ کو اعلیحضرت کی تعلیم کا روزنامچہ لکھا جانا موقوف ہوا۔ اُس وقت تک مندرجہ ذیل حضرات کو آپکی استادی کا فخر حاصل ہوا۔

مولوی محمد زمان خان صاحب شہید۔ مولوی حاجی انوار اللہ خان صاحب بہادر۔ مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب۔ نواب آغا مرزا سرور جنگ بہادر۔ حافظ نور الدین خان۔ محبوب نواز جنگ بہادر۔ محمد مظفر الدین خان۔ مرزا نصر اللہ خان دولت یار جنگ بہادر۔ کپتان کلارک اور انکے بھائی کراؤ صاحب ہاڈسن صاحب وغیرہ وغیرہ۔

مندرجہ ذیل امرا کو بندگان حضور کی مصاحبت کا افتخار حاصل ہوا۔

نواب امیر کبیر شمس الامرا سر خورشید جاہ بہادر۔ نواب عمدۃ الملک بشیر الدولہ سر آسمانجاہ بہادر

نواب اقبال الدولہ سروقار الامرا بہادر - نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر وغیرہ وغیرہ -

مندرجہ ذیل امرا و عہدہ دار کو اعلیحضرت کے اتالیق ہونے کا شرف حاصل ہوا -

نواب فرخندہ یار جنگ شہسوار جنگ بہادر - نواب اقبال یار جنگ بہادر - نواب فیروز یار جنگ معزز یار جنگ بہادر - نواب صدرالدین خان شرف یاب الملک نواب مستحکم جنگ بہادر - نواب محبوب یاور الدولہ - اکرام جنگ بہادر - نواب افسر الملک بہادر - نواب محبوب یار جنگ بہادر وغیرہ وغیرہ

سلخ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو سرور نگر مین کونسل آف اسٹیٹ منعقد ہوئی جس مین بندگان عالے نے بنفس نفیس تقریر فرمائی اور کونسل کے میر مجلس ہوے - اسی زمانہ مین راجہ یان سمستان کو بتقریب دربار حکمرانی جواہر اور جوڑے مرحمت ہوے - ۲ - جمادی الاول روز شنبہ کو مغرب کے وقت سرور نگر مین آپکو سوے ہضمی کی شکایت ہوئی جسکی وجہ سے ہر خاص و عام کو تشویش پیدا ہوگئی مگر ڈاکٹر بوسنٹ رزیڈنسی سرجن کے علاج سے خدا نے دو روز کے بعد صحت عطا فرمائی -

۲۳ - ماہ مذکور جمعہ کے روز دربار عام روز منعقد ہوا جس مین ۲۸ صاحبون کو خطابات عطا ہوئے اور نواب منیر الدولہ مختار الملک بہادر ثانی - شجاع الدولہ منیر الملک بہادر - راجہ نرندر بہادر پیشکار - نواب اقبال الدولہ سروقار الامرا بہادر - اور نواب امتیاز الدولہ بہادر وغیرہ وغیرہ امرا کو جواہر سے سرفرازی ہوئی - اسی مہینے کی ۲۷ کو بندگان حضور نے نواب سر آسمان جاہ بہادر کو جواہر اور نواب آصف یاور الملک بہادر کو جواہر اور ۲۵ - ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر مرحمت فرمائی - ۲۸ - رجب روز دوشنبہ کو آپ مع مدار المہام اور بعض خاص امرا کے شکار کھیلنے کے لیے ابراہیم پٹن تشریف لے گئے - اور چھ روز بعد مراجعت فرماے بلدہ ہوئے ۱۶ شعبان کو آپ مع مدار المہام اور رزیڈنٹ حیدرآباد دوہاوہ شکار کھیلنے کے لیے میلو آرم تشریف لے گئے - یکم شوال کو دربار عید مین ۸ - امرا صاحب خطاب ہوے - اور اسی سنہ مین فارسی کے بجاے کل دفاتر کی زبان اردو قرار پائی -

۲- ربیع الثانی ۱۳۰۳ھ کو نظام گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے کمپنی کے ہاتھ فروخت ہوئی۔
۶ ماہ مذکور کو سالگرہ کے دربار مین ۱۸ صاحبون کو خطاب مرحمت ہوا۔ اسی مہینے کی ۱۹ روز پنجشنبہ کو افضل محل مین انگریزی دربار منعقد ہوا جس مین صاحب رزیڈنٹ نے حضور پرنور کو جی۔سی۔ایس۔آئی۔ کا خطاب اور اسٹار آف انڈیا کا تمغہ گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سے مرحمت فرمایا۔ اسکے سوا طلائی ہار۔ چپا کلی مرصع۔ تصویر ملکہ معظمہ وکٹوریہ فیتہ ریشمی برنگ نیلگون مع تصویر ملکہ معظمہ وکٹوریہ وغیرہ اشیا پیش کین دوسرے روز اس خطاب کی خوشی مین مغلئی دربار منعقد ہوا اور چار امرا کو خطاب عطا ہوے۔

۸- رجب سنہ مذکور روز جمعہ کو حضور پرنور بغرض شکار کرنال (دکن) روانہ ہوئے۔ نواب مختار الملک میر لایق علیخان بہادر۔ نواب افسر الملک بہادر۔ اور نواب محبوب یار جنگ بہادر ہمرکاب تھے۔ شکار بہت پرلطف رہا ۲۲ تاریخ روز جمعہ کو صبح کے ۶ بجے مع محلات بذریعہ اسپیشل ٹرین بلدہ سے نیلگری روانہ ہوے نواب مختار الملک بہادر مدار المہام راجہ مرلی منوہر بہادر۔ نواب محبوب یار جنگ بہادر۔ نواب محبوب یار الدولہ بہادر۔ نواب اقبال یار جنگ بہادر۔ نواب قادر جنگ بہادر۔ نواب افسر الملک بہادر۔ شریک سفر تھے ۲۲- شعبان کو نواب سر آسمان جاہ بہادر حسب الطلب نیلگری گیے اسی سفر مین بعض پولیٹیکل پیچیدگیان پیدا ہوگئی تھین۔ مگر الحمد للہ کہ ۱۶- رمضان کو سب کے سب مع الخیر داخل بلدہ ہوئے۔ اسٹیشن سے خلوت مبارک تک سواری کے ساتھ نظام والنٹیر فوج بدرقہ کا کام دے رہی تھی۔

اسی سنہ مین صدر المہامان کے بجائے معین المہامیان قایم ہوئین اور بندگان حضور نے عدالت العالیہ ملاحظہ فرمائی۔

یکم محرم ۱۳۰۴ھ کو "مجلس انتظام صرف خاص" کے نام سے ایک مجلس قایم ہوئی۔
۲۴ جمادی الاول روز دوشنبہ کو صبح کے ۸ بجے اعلیحضرت بندگان عالی مع مسٹر کاڈرسی

رزیڈنٹ۔ نواب مختار الملک مدار المہام اور نواب سر خورشید جاہ بہادر وغیرہ کے لارڈ ڈفرن گورنر جنرل کشور ہند کی ملاقات کے لیے مدراس روانہ ہوئے۔ حضور موصوف کی غیر موجودگی مین انتظام مملکت کے لیے نواب سر آسمانجاہ بہادر اور نواب منیر الملک بہادر انجام دیتے رہے۔ یکم جمادی الثانی روز دوشنبہ کو دن کے ۱۱ بجے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے

سلخ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ روز سہ شنبہ کو صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر پیدا ہوئے۔ اس خوشی مین تمام ممالک محروسہ سرکار عالی مین تعطیل دی گئی۔ اسی سنہ مین اعلیحضرت بغرض افتتاح بجواڑہ لین ضلع ورنگل تشریف لے گیے۔

۲۸۔ صفر ۱۳۰۴ھ کو لارڈ ڈفرن گورنر جنرل ہند بدگان حضور کی ملاقات کو تشریف لائے۔ انگریزی دربار ہوا اور شب کو لاٹ صاحب کے اعزاز مین ڈنر دیا گیا۔ ۲۷ ربیع الثانی کو اعلیحضرت نے کرنل مارشل کو اپنا معتمد پیشی مقرر کیا۔ اس کے دو مہینے بعد ۲۶ جمادی الثانی کو جشن نوروز کے دربار مین ۱۸ اصحاب کے خطابات سے عزت افزائی کی گئی۔

۲۴۔ رجب سنہ مذکور کو نواب مہتمام الملک میر لایق علیخان بہادر نے خدمت وزارت سے استعفا دیا۔ اور بندگان حضور نے بہ نفس نفیس کام انجام دینا شروع کیا۔ اسی سال نواب سر آسمان جاہ بہادر اور نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر اعلیحضرت کی جانب سے ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی جوبلی مین شریک ہونے کے لیے لندن روانہ ہوئے۔ بندگان عالی نے ۸۔ ذیقعدہ سنہ آلہ کو لندن ہی مین بذریعہ تار نواب آسمان جاہ بہادر کو اپنا وزیر مقرر کیا۔

۲۱۔ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو سالگرہ کے دربار مین ۹ صاحبون کو خطابات مرحمت ہوئے اور اسی مہینے کی ۲۳ کو ۲۲ امرا صاحب خطابات کیے گئے۔ ۷ ذیحجہ کو حضرت دلاور النسا بیگم صاحبہ (محل نواب ناصر الدولہ بہادر) نے انتقال کیا۔

۱۳۰۶ھ کے واقعات مین ۲۰ جمادی الاول کو دی رائل ہائیس ماڈیوک وڈچیس آف کنات کی تشریف آوری بھی قابل ذکر ہے کیونکہ وہ نہ صرف حیدرآباد کی سیر کے لیے تشریف

لائے تھے بلکہ اُن کا مدعا یہ بھی تھا کہ ہندوستان کے سب سے بڑے والی ریاست سے ملاقات کریں۔ کرنل مارشل جو حضور کے معتمد پیشی تھے وہ اُسی سنہ میں علیحدہ ہوکر پنجاب روانہ ہوئے۔ راجہ نرمدر بہادر پیشکار اور نواب مختار الملک میر لائق علیخان بہادر مدار المہام نے اسی سنہ میں وفات پائی۔

۱۳۰۷ھ کے واقعات میں سب سے زیادہ اہم واقعات ہز رایل ہائنس پرنس البرٹ وکٹر کی تشریف آوری اور اکیسو سال کے لیئے معدنیات کا تعہد اور ٹانگہ کا مقدمہ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ نواب منیر الملک بہادر (خلف دوم سر سالار جنگ اعظم) نے اسی سال میں قضا کی۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو دربار سالگرہ مبارک میں ۴۰۔ امیر و نکو خطابات سے سرفرازی ہوئی اور ۲۸۔ ذیقعدہ کو بندگان حضور شکار کھیلنے وقار آباد تشریف لے گئے۔

یکم ربیع الاوّل ۱۳۰۹ھ روز دہ شنبہ کو ایوان سیف آباد میں مسٹر جیکب کے ہیرہ کے مقدمہ میں بذریعہ کمیشن اعلیحضرت کا بیان قلمبند ہوا۔ ۲۔ رجب ۱۳۱۰ھ کو بجائے کونسل آف اسٹیٹ کے کیبنٹ کونسل (مجلس وزراء) قایم ہوئی اور اسی سال قانونچہ مبارک حصۂ اوّل و دوم شایع کیا گیا ۲۱۔ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو لارڈ ڈیفرن لاک گورنر مدراس تشریف لائے اس مہینہ کی ۲۰ کو سالگرہ مبارک کے دربار میں ۷۵۔ امرا رصاحب خطاب کیے گئے۔ چونکہ نواب سر آسمانجاہ بہادر نے بوجہ علالت ۶ ماہ کی رخصت لی تھی اس لیئے ۶ جمادی الاوّل کو نواب سر وقار الامرا بہادر مدار المہام مقرر ہوئے۔

۷۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو دربار سالگرہ مبارک میں ۳۷۔ اصحاب کو خطابات عطا ہوئے۔ اور چند معززین کو جواہر سے سرفرازی ہوئی۔ اور ۱۴۔ نویجہ کو حالی سکہ کے بجائے چرخی سکہ رائج فرمایا۔ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ کو لارڈ الجن گورنر جنرل ہند نے حیدرآباد تشریف لاکر بندگان عالی سے ملاقات فرمائی۔ ۱۷۔ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ کے انگریزی دربار میں نواب وقار الامرا بہادر کو۔ کے۔ سی۔ آئی۔ اسی کا خطاب ملا۔

۱۵- جمادی الاول کو ۸ر فیصدی ماہانہ سود کے حساب سے ۲۵ لاکھ کے پرامیسری نوٹ جاری کیے گئے۔

۹- جمادی الاول ۱۳۱۵ھ کو مجلس امرا قایم ہوئی لیکن یہ مجلس ۲۸- ربیع الاول ۱۳۱۶ھ سے زیادہ نہ چلی۔ ۹- ذی الحجہ کو آپ مع زنانہ بغرض شکار مانکوٹہ تشریف لے گئے اور ۲۶- صفر ۱۳۱۶ھ روز یکشنبہ کو شب کے ۱۱ بجے داخل بلدہ ہوے اور سیدھے ملک پیٹھ کو تشریف لے گئے۔ ۱۷ جمادی الاوّل ۱۳۱۶ھ کو سالگرہ مبارک کے دربار مین ۶۱ صاحبون کو خطابات سے سرفرازی ہوئی۔ اور رعایاے دکن کے ہر طبقہ سے فرداً فرداً ایڈریس پیش کیے گیے جنکا سلسلہ عرصہ تک رہا۔ ۱۸- رجب کو کل پیران کے مکان مین کمانڈر انچیف ہند کو ڈنر دیا گیا۔

۵- ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ روز یکشنبہ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک بلدہ مین روشنی ہوئی اور ساہوکارون کی طرف سے باغ عامہ راستہ کیا گیا اور وہان بھی روشنی کی گئی بندگان حضور کی سواری جب باغ کے صدر دروازہ پر پہونچی تو ساہوکارون نے گھوڑے کھلواکر بگھی دربار حال تک پہونچائی اور ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد آپ نواب اکبر الملک بہادر کوتوال کے یہان رونق افروز ہوے ۱۲- رجب کو سالگرہ کی تقریب مین، صاحبونکو خطاب ملے۔

۱۵ شعبان روز سہ شنبہ کو صبح کے پونے ۹ بجے بندگان حضور مع صاحبزادہ بہادر و محلات مبارک بغرض ملاقات لارڈ کرزن بہادر وایسراے و گورنر جنرل ہند بذریعہ اسپیشل کلکتہ تشریف لے گیے آپکے ہمراہ نواب سر ثریا رشید جاہ بہادر۔ نواب سر وقار الامرا بہادر اور نواب افسر الملک بہادر وغیرہ وغیرہ تھے۔ ۱۹ شعبان روز شنبہ کو مغرب کے ۶ بجے کلکتہ مین داخل ہوے اور دوسرے دن گورنر جنرل بہادر سے ملاقات فرمائی۔ ۲۸ تاریخ کو وہان سے روانہ ہوکر بنارس پہونچے اور وہان مہاراجہ صاحب بنارس سے ملاقات

فرماکر دعوت قبول کی ۴- رمضان کو گلبرگہ داخل ہوگئے اور وہان سے ۲۹ ماہ مذکور روز چہارشنبہ کو شام کے ۴ بجے تشریف فرماے حیدرآباد ہوے -

آپکی تشریف آوری کے موقعہ پر ۳۲ کمانین زر کثیر صرف کرکے رعایا نے تیار کرائی تہین اور اسٹیشن سے خلوت مبارک تک گلاسون کی روشنی کی گئی تھی اندرون و بیرون بلدہ مین خاص طور پر خوشی منائی گئی -

۱۶- ذی الحجہ روز شنبہ کو صبح کے پونے چھ بجے بندگان عالی مع محلات مبارک بذریعہ اسپیشل ٹرین بغرض شکار مانکوٹہ تشریف لے گیے - ۵ محرم ۱۳۰۸ھ کو شام کے ۳ بجے داخل بلدہ ہوے -

۱۰- جمادی الاول ۱۳۱۹ھ کو نواب سر وقار الامرا بہادر خدمت وزارت سے علیحدہ کیے گئے اور مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار یمین السلطنت منصرم مدار المہام مقرر ہوئے -

۱۸- ذی الحجہ کو لارڈ کرزن بہادر حیدرآباد تشریف لائے - ڈنر ہوا - اور شکار کھیلا اور ۵ محرم ۱۳۲۰ھ کو لنگر ملاحظہ فرماکر واپس گئے -

۳- شعبان ۱۳۲۰ھ کو ملک برار کا ہمیشہ کے لیے سرکار انگریزی کے سپرد ہو جانا بھی دکن کی تاریخ مین ہمیشہ یادگار رہے گا - اس عہدنامہ کی رو سے گورنمنٹ نظام کو ۲۵ لاکھ روپیہ سالانہ انگریزی گورنمنٹ نے دینا منظور کیے -

۱۶- شعبان روز دوشنبہ کو شب کے ۲ بجے مغلئی دربار ہوا جس مین مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر شاہ دکن کے مستقل وزیر مقرر ہوے - اسی سال ۱۹- رمضان روز شنبہ کو ۱۱ بجے دن کے بندگان حضور مع صاحبزادہ صاحب واسٹاف دربار تاج پوشی مین شریک ہونے کے لیے بذریعہ اسپیشل ٹرین دہلی روانہ ہوے - آپکی روانگی کے قبل راجہ رتی رایان بہادر امانت دست نواب فخر الملک معین المہام عدالت امور عامہ - نواب خانخانان بہادر نظام یار جنگ - نواب امام جنگ بہادر - مہاراجہ مدار المہام - راجہ مرلی منوہر بہادر

صاحب۔ راجہ صاحب دنپرتی۔ نواب آصف یاور الملک بہادر۔ مسٹر ڈنلاپ
صاحب رزیڈنٹ وغیرہ وغیرہ آپ سے پہلے دہلی روانہ ہوئے تھے۔

بندگان عالی گلبرگہ مین قیام فرماتے ہوئے ۲۳ رمضان کی شب کو پرائیویٹ طور پر
دہلی مین داخل ہوئے۔ ۳۰۔ رمضان کو دیسرائے بہادر کا جلوس نکلا جس مین آپ بھی شریک
تھے اسی طرح یکم شوال کے دربار تاجپوشی مین بھی آپ نے شرکت فرمائی۔ ۹ تاریخ کو آپکو
جی۔ سی۔ بی کا خطاب سیاش سرخ اور کالر عطا ہوئے۔

دہلی سے روانہ ہوکر بمبئی اور گلبرگہ ہوتے ہوئے آپ ۱۰۔ ذی الحجہ روز چہارشنبہ کو
صبح کے ۸ بجے داخل حیدرآباد ہوئے۔ ۱۱۔ ذی الحجہ کو عید کے دربار مین ۱۵ امرا صاحب
خطاب کیے گئے۔ اسی مین مہاراجہ مدار المہام کو یمین السلطنۃ کا خطاب ملا۔ خطاب کی خوشی
مین ۱۴ ماہ مذکور رعایا نے باغ عامہ مین آپکو ایڈریس دیا اور امراے معززین بلدہ نے نذرین
پیش کین۔ ۲۵۔ ذی الحجہ کو مہاراجہ صاحب بیکانیر نے آفتاب محل مین بندگان والا سے
ملاقات فرمائی۔

۱۸ صفر ۱۳۲۱ھ روز شنبہ کو شب کے ۱۲ بجے اعلیحضرت مع اسٹاف وزمانہ شکار
کی غرض سے مانکوٹہ تشریف لے گئے اور ایک ہفتہ چند روز وہان قیام فرماکر ۲۲ ربیع الاول
کو صبح کے ساڑھے پانچ بجے داخل بلدہ ہوئے۔ غرہ جمادی الاول روز دوشنبہ کو چوکھلہ مین
انگریزی دربار منعقد ہوا اور صاحب رزیڈنٹ نے ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی طرف سے
اعلیحضرت کو طلائی تمغہ زیب سینہ کیا اور اسکے علاوہ صاحبزادہ ولی عہد بہادر مہاراجہ مدار المہام
نواب خانخانان بہادر اور راجہ آصف نواز جنگ بہادر کو بھی ایک ایک تمغہ مرحمت فرمایا۔ ۹
شوال کو بندگان والا مع محلات مبارک و اسٹاف بغرض سیاحت بمبئی تشریف لیگئے
اور ۱۳۔ ذی الحجہ کو وہان سے واپس آئے۔

۳۔ ربیع الاول ۱۳۲۲ھ روز پنجشنبہ کو مغرب کے ۲ بجے آپ مع محلات مبارک

واسٹاف بذریعہ اسپیشل ٹرین شکار کھیلنے کی غرض سے مانکوٹہ تشریف لے گیے۔ اور ۱۲ جمادی الاول روز سہ شنبہ کو شب کے ۹ بجے مع الخیر بلدہ واپس تشریف لائے۔ ۲۰ ماہ جمادی الثانی کو بجاے حالی و چرخی سکہ کے سکہ محبوبیہ مضروب ہوا۔ جس مین ایک جانب چارمینار کی تصویر اور دوسرے طرف خط نسخ مین عبارت قدیم منقوش ہے۔ ۲۷۔ ذیقعدہ روز جمعہ کو شام کے ۵ بجے آفتاب محل مین انگریزی دربار منعقد ہوا۔ اُس مین رزیڈینٹ صاحب حیدرآباد نے شہنشاہ ایڈورڈ کے بہانچے کی ملاقات اعلیحضرت سے کرائی ۲ ذی الحجہ کو رزیڈنسی مین ڈنر ہوا۔ اُس مین بندگانعالی مع دوسرے معززین اورامرا ردربار آصفیہ کے تشریف لیگیے۔ ۷۔ ذی الحجہ روز دوشنبہ کو بندگان عالی نے حیدرآباد کے مشہور رزیڈنٹ کرنل بار کو ایوان فلک نما مین آخری ڈنر دیا۔ جس مین امرا ر بلدہ اور انگریز و دیسی عہدہ دار شریک تھے۔ اسکے دوسرے روز یعنی ۸ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ کو دن کے ۴ بجے اعلیحضرت نے سرورنگر مین وکٹوریہ میموریل ہال کا افتتاح فرمایا ۱۲ کو ہزہائینس مہاراجہ صاحب بنارس حیدرآباد تشریف لاے اور حضرت اقدس واعلی سے ملاقات فرمائی۔ ۲۶۔ تاریخ کو نواب افضل الدولہ بہادر کی صاحبزادی جنابہ منیر النسا بیگم صاحبہ کا عقد نواب مظفر جنگ بہادر نبیرۂ نواب رفیع الملک بہادر سے ہوا۔ ۱۶۔ محرم ۱۳۲۳ھ کو ۲ بجے دن کے چومحلے مین نوروز کا دربار ہوا اس مین بندگان حضور نے نواب متھورالملک بہادر معتمد صرفخاص کو بیٹھنے کی اجازت دی۔ ۷۔ ربیع الاول کو اعلیحضرت بغرض شکار مانکوٹہ تشریف لے گیے۔ وہان سے ۲۵ جمادی الاول کو واپس ہوے۔ ۱۲ ربیع الاول کو جدید ضلع بندی کا حکم بذریعہ جریدہ غیر معمولی شایع ہوا۔ ۱۲۔ جمادی الاوّل دن کے ساڑھے چار بجے لارڈ ولیڈی امتھل گورنر مدراس بذریعہ اسپیشل سے حیدرآباد تشریف لاے۔ اور حضور عالی سے ملاقات ہوئی۔ شب پروگرام ڈنر وغیرہ ہوا۔

یہ وہی مبارک سال ہے جس مین جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک ۵۔ رمضان سے منایا جانا قرار پایا تھا۔ لیکن بذریعہ جریدہ غیر معمولی (جلد ۳۷ نمبر ۱ مورخہ ۲ بہمن ۱۳۲۲ف) ۱۸۔ شوال

سے قرار پایا۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

پروگرام

جریدہ غیر معمولی جلد (۳۰) نمبر (۱۰) ۲ بہمن ۱۳۱۵ف۔

حکم مدار المہام علاقہ فنانس

جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک حضور پرنور کے متعلق جو پروگرام مجلس انتظامی جشن سالگرہ مبارک کے معروضہ کی بنا پر پیشگاہ خداوندی سے بمراحم خسروانہ منظور فرمایا گیا ہے۔ اطلاع عام کے لیے ذیل میں شایع کیا جاتا ہے۔

عام طور پر تواریخ ذیل میں تمام ممالک محروسہ سرکار عالی کے دفاتر کو تعطیل رہے گی۔

۱۹ شوال روز شنبہ۔ ۲۲ شنبہ۔ ۲۳۔ چہار شنبہ

جشن سالگرہ مبارک اعلیحضرت حضور پرنور

خلاصہ پروگرام

تاریخ	روز	وقت	مقام	کام	سواری
۱۸ شوال ۱۳۴۵ھ	جمعہ	دوپہر	مکہ مسجد	نماز جمعہ	روانگی۔ واپسی۔ سواری۔ عماری معہ جلوس متعلقہ
۱۹ منہ	شنبہ	صبح	گولکنڈہ پر پریڈ گراؤنڈ	فلڈ ریس پریڈ	روانگی پبلک۔ مراجعت پرائیویٹ سواری اسپ۔
〃	〃	دوپہر	باغ عامہ	گارڈن پارٹی۔ قیام بنیاد ٹون ہال	روانگی پبلک۔ مراجعت پرائیویٹ سواری۔ بگھی خاصہ سرکار۔
۲۰ منہ	یکشنبہ	صبح و شام	بمقامات مناسب	دعوت غربا و مساکین	

تاریخ	روز	وقت	مقام	کام	سواری
۲۱ شوال ۱۳۲۳ھ	دوشنبہ	۴ ساعت شام	چوکھلہ مبارک	دربار انگریزی درتہنیت محل گارڈن پارٹی درافضل محل اڈریس صرفخاص	
۲۲ منہ	سہ شنبہ	صبح	باغ عامہ	دعوت طلبای مدارس اسکول نت	ولیعہد بہادر تشریف فرما ہونگے
"	"	سہ پہر	فتح میدان	افتتاح کلاک ٹور	روانگی پبلک - مراجعت پرائیویٹ
"	"	بعد سہ پہر	محبوب گراونڈ اسٹانڈ	ملاحظہ اسپورٹس جشن تقسیم انعامات -	سواری بگھی خاصہ -
۲۳ منہ	چہارشنبہ	صبح	مکان مدارالمہام	سماعت قصاید	روانگی پبلک - مراجعت سواری فیلان مع لوازمہ متعلقہ -
"	"	شب	باغ عامہ	اڈریس عام روشنی بلدہ	روانگی پبلک - مراجعت پرائیویٹ - سواری چوکڑہ پوسٹلین
۲۴ منہ	پنجشنبہ	شام	خلوت مبارک	دربار مغلئی	

۱۸ - شوال ۱۳۲۳ھ روز جمعہ - پروگرام وانتظام

(۱) سواری مبارک مع جلوس بڑی ڈیوڑہی خلوت مبارک سے مکہ مسجد کو جب نہضت فرما ہوگی اُس وقت راستہ مین حسب قاعدہ کوتوالی کا انتظام رہے گا - اور افواج باقاعدہ کے جوان بڑی ڈیوڑہی سے مکہ مسجد تک دورویہ کھڑے رہین گے (۲) عماری وجلوس کا انتظام حسب روان قدیم خاص طور سے مہاراجہ مدارالمہام بہادر کرینگے - (۳) مکہ مسجد کے اندر سب نمازی ساڑہے ۱۲ بجے جمع ہوجائین گے - (۴) اعلیحضرت اور امراء ومصاحبین کے لیے صف اول مین ممبر کے سامنے جگہ رکہی جاے گی - مہتمم صاحب مکہ مسجد کو ایک روز قبل امراء ومصاحبین کی

تعداد کی اطلاع دیجاے گی۔ (۵) کہ مسجد کے دروازہ کی سیدہی طرف سے صف اول تک شاہی باڈی گارڈ صف باندہ کر کھڑا رہے گا تاکہ اس راستہ سے اعلیحضرت مع ہمراہیان مسجد کے اندر داخل ہون۔ مسجد کے اندر تمام انتظام فوج باقاعدہ اور کوتوالی بلدہ کا ہوگا۔ (۶) اعلیحضرت کہ مسجد مین پہونچتے ہی تمام مصلی اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہوجائین گے بلحاظ ادب مسجد مصلیان آداب بجالانے کی ضرورت نہین۔ اگر سب مصلیان فقط (السلام وعلیکم) کہین تو کافی ہوگا۔ (۷) اعلیحضرت اپنے مصلے پر بیٹھہ جائین گے بعد سب مصلی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھہ جائین گے سنت نماز کی ادائی کے واسطے کسی قدر توقف کے بعد خطبہ شروع ہوگا۔ (۸) خطبہ مین حسب الفاظ دعائیہ پڑہنے کا وقت آئیگا اُس وقت خطیب ہمارے بادشاہ عالم پناہ کی طرف اشارہ کرکے بارگاہ احدیت مین اعلیحضرت کی سلامتی اور ترقی جاہ وجلال کی دعا مانگین گے اور سب حاضرین باآواز بلند آمین کہین گے۔ (۹) خطبہ اور نماز کے بعد جب امام دعا سے فارغ ہونگے اُسوقت سب مصلی اُٹہہ کر اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہوجائین گے۔ اور مراجعت کے وقت حضرت بندگان عالی جس طرف متوجہ ہون تمام مصلی مودبانہ (السلام علیکم) کہہ سکتے ہین باڈی گارڈ کی صف کے درمیان مین سے جسطرف مسجد مین اعلیحضرت وامراء مصاحبین داخل ہوتے تھے اُسی طرح مسجد کے پہاٹک تک جاکر وہان سے سواری عماری مع جلوس پیچ محلہ سے ہوکے دیوان کے گھر پر سے دوسرے راستہ سے پھر پیچ محلہ ہوکر سواری بڑی دیوڑھی خلوت مبارک مین داخل ہوگی (۱۰) فوج اور کوتوالی والے جو مصلیون کے ساتھہ تمام صفون مین شریک رہین گے۔ وہ اعلیحضرت کے مسجد مین پہونچکر نماز سے فارغ ہونے اور مراجعت فرمانے تک کامل انتظام رکھین گے کہ کوئی مصلی اپنی جگہ سے ادہر ادہر نہ جائے اور کوئی گڑبڑ یا غیر ضروری آواز نہ ہونے پائے۔ اس انتظام کے کامل ذمہ دار کوتوال صاحب بلدہ ہونگے (۱۱) مسجد سے سواری مراجعت فرمانے کے وقت جب اعلیحضرت فیل خاصہ پر رونق بخش ہونگے اُسوقت سلامی کی توپین ۲۱

سلیمان جاہ کے جلوخانہ سے سر ہونگی۔ برگیڈ کورٹر ماسٹر افسر کمانڈنگ توپخانہ سے ملکر سلامی کے اوقات کا اشارہ بذریعہ راکٹ یا ہیلوگراف کے دیے جانے کا انتظام کرین سلامی کی توپین چلتے وقت مسجد مین مصلیان آپس مین ایک دوسرے سے حسب عادت مصافحہ کرسکتے ہین۔ (۱۲) چند علماء و مشائخین جنکو مہاراجہ مدار المہام بہادر ایک روز قبل سرکار کے اجازت کی اطلاع بذریعہ ٹکٹ دینگے وہ خلوت مبارک مین بعد نماز جمعہ جاکر مکہ مسجد سے سواری واپس آنے تک حاضر رہین گے۔ اعلیحضرت وہان اُن سے ملاقات فرماوینگے۔

پروگرام۔ ۱۹ شوال ۱۳۲۳ھ روز شنبہ

پریڈ۔۱

(۱) صبح کے ۸ بجے بمقام گولکنڈہ پریڈ گرونڈ۔ افواج باقاعدہ گولکنڈہ برگیڈ حیدرآباد امپیریل سروس ٹروپس۔ جمعیت نظام محبوب فلڈریس سے پریڈ کرینگے۔ اس پریڈ کے متعلق تمام فوجی انتظام کے ذمہ دار کمانڈر افواج سرکار عالی ہونگے۔ اور ضروری فوجی احکام مفصلاً اپنے جنرل آرڈر مین فوج کی اطلاع و ہدایت کے واسطے جاری کرین گے۔ (۲) حویلی قدیم سے گولکنڈہ پریڈ گرونڈ تک سڑک کے دونون جانب کوتوالی بلدہ اور صفائی بلدہ راستہ کی حفاظت اور صفائی کا کامل اور عمدہ انتظام کرے گی۔ (۳) شاہی باڈی گارڈ کا اسکارٹ علی الصباح حویلی قدیم مین حاضر ہوکر وہان سے پریڈ گراونڈ تک اور وقت مراجعت پریڈ گراونڈ سے ڈیوڑی مبارک تک اسکارٹ کرے گا۔ (۴) سواری مبارک مع اسکارٹ خاص جو فلڈ ریس مین ہوگا پریڈ گراونڈ پر قدم رنجہ فرما ہوتے ہی ۲۱ ضرب توپ کی سلامی سر ہوگی اور اعلیحضرت گھوڑے پر سوار ہوکر علم شاہی کے پاس۔ دونون فوجون ہونے کے بعد اُن قواعد کے مطابق جو کمانڈر قبل از قبل مقرر کرچکے ہونگے باضابطہ پریڈ ہوگا۔ پریڈ کے تمام کام ختم ہونے کے بعد میسرم کے رجمنٹ کے کمانڈنگ افسر فوج کے دعائیہ خطبہ پڑھین گے (جیسا کہ ہر سال سالگرہ مبارک کے پریڈ مین پڑھا جاتا ہے۔

اور تمام فوج اور سب حاضرین جو نشان کے دونون طرف اُس وقت حاضر ہونگے یہ آواز بلند آمین کہین گے ۔ جب دعا کا پڑہنا تمام ہوجائے اوسوقت کمانڈر افواج باقاعدہ گھوڑی پر سوار ہوکر اپنے مالک کی سلامی کے تھری چیرز کہین گے ۔ اور سب فوج خوشی کے نعرے بلند کرے گی اسکے بعد کمانڈر فوج باقاعدہ رسالہ اور توپ خانہ کو (سونت) کراوینگے اُسوقت توپ خانہ اور رسالہ اپنی جگہ سے (ہوَل ابوٹ) کرے گا اور پلٹن بھی کسی قدر (ریٹائر) ہوکر سب افواج کی صف درست کرلی جاے گی ۔ اور کمانڈر فوج (اڈجوٹانس اَن یو ارڈر) کا حکم دینگے بعد ادائے سلامی کے کمانڈر فوج آگے بڑہ کر اعلیحضرت سے اجازت حاصل کرکے (افسر دکال) بجاینگے ۔ جب سب افسران شاہی کے پاس حاضر ہوجائین اُسوقت کمانڈر افواج بارگاہ خسروی مین چہل سالہ سالگرہ مبارک کی مبارک باد عرض کرینگے اس کے بعد افسران فوج اپنی اپنی جگہ پر جاکر سواری مبارک پریڈ گاہ سے روانہ ہونے تک سب فوج (کری سورڈ) سے کھڑی رہے گی بوقت واپسی سواری مبارک اکیس ضرب توپ کی سلامی ہوگی

گارڈن پارٹی

(۳) گارڈن پارٹی منجانب رعایا درسم قیام محبوب ٹاؤن ہال (۱) شنبہ کی سہ پہر کو بیادگار چہل سالہ سالگرہ مبارک باغ عامہ مین محبوب ٹاؤن ہال کی بنیاد قایم کرنے کی رسم ادا ہوگی سواری مبارک کا اسٹیٹ پر ریمینٹ حسب ذیل ہوگا ۔

(۱) نشان ریاست الہدمت (۲) نمبر ون بیاٹری کے دو توپ (۳) افرکین کیولری گارڈ (۴) جمعداران مع جمعیت جیسا کہ کمیٹی جشن بمنظوری اعلیحضرت قرار دیگی (۵) باڈیگارڈ اعلیحضرت (۶) کمانڈر افواج باقاعدہ مع اسٹاف (۷) حیدرآباد والنٹیرز (۸) بگی خاصہ مبارک ۔ بگی خاصہ مبارک کے ساتھہ اعلیحضرت کے اسٹاف کے جسقدر ارکان کو حکم ہوگا وہ گھوڑون پر سوار ہوکر حسب سلسلہ مقررہ فرمودہ اعلیحضرت ہمراہ رکاب سعادت مآب رہینگے ۔ (۹) بقیہ اسکارٹ ۔ (۱۰) بگی جناب صاحبزادہ صاحب مع اسکارٹ ۔

(۱۱) مہاراجہ مدار المہام بہادر کی بگھی اسکے پیچھے معین المہامون کی بگیان بسلسلہ سینیارٹی رہین گی۔ **نوٹ** ۔سوائے سرکار اور صاحبزادہ صاحب کی بگیون کے اور کسی کی بگی کے ساتھہ اسکارٹ نہ ہوگا۔ (۱۲) معین المہامون کی بگیون کے پیچھے مرشد زادگان وامرا ورراجگان وغیرہ جن کے نام اعلیحضرت ارشاد فرمائین اُن کی بگیان اُس سلسلہ کے موافق رہین گی جو اعلیحضرت منظور فرمائین۔ (۱۳) سواری مبارک کا پریسیشن حسب مذکور خلوت مبارک سے حسب ذیل راستہ سے روانہ ہوگا۔

(۱) خلوت مبارک (۲) چارمینار (۳) پنج محلہ (۴) مکان مہاراجہ مدار المہام بہادر (۵) تالاب میر جملہ (۶) صمصام الملک بہادر کی ڈیوڑہی۔ (۷) گلزار حوض (۸) مچھلی کمان (۹) پتھر گٹی (۱۰) افضل گنج (۱۱) پتلیون کی باولی (۱۲) رزیڈنسی گیٹ وسڑک (۱۳) عابد کی شاپ (۱۴) نئی کمان (۱۵) فتح میدان (۱۶) باغ عامہ (۲) بمقام اڈریس ہال جب اعلیحضرت رونق افروز ہونگے امپیریل سروس ٹروپس کا گارڈ آف آنر سلامی دیگا اور تمام حاضرین آداب بجالائینگے اور اعلیحضرت بمراحم خسروانہ رعایا کی گارڈن پارٹی مین شریک ہونگے۔ (۳) اور گارڈن پارٹی کے بعد اعلیحضرت سے معروضہ کرینگے کہ ٹون ہال کی بنیاد دست مبارک سے قایم فرمائی جائے۔ معروضہ مذکور کو اعلیحضرت کو شرف قبول عطا فرماکر ٹون ہال کی بنیاد کا پتھر نصب فرمائینگے۔ اسکے بعد کمیٹی جشن کے پریسیڈنٹ کے اشارے پر تمام حاضرین (سفری چیرز) دینگے اور گارڈ آف آنر سلامی ادا کریگا۔ (۴) سواری مبارک باغ عامہ سے پرائیویٹ طور سے مراجعت فرمائے گی۔

(۵) سواری مبارک باغ عامہ داخل ہوتے وقت اکیس توپ کی سلامی سر ہوگی۔ اس کا انتظام کمانڈر افواج باقاعدہ کرین گے۔ (۶) سڑکون پر اور باغ عامہ مین حسب قاعدہ کوتوالی وصفائی کا ٹھیک ومناسب انتظام ہوگا۔ (۷) پریسیشن کے انتظام کے ذمہ دار کمانڈر افواج باقاعدہ ہونگے۔

پروگرام ۲۰۔ شوال ۱۳۲۳ھ روز یکشنبہ

کمیٹی انتظام جشن بمقامات و اوقات مناسب غربا و مساکین کو کھانا کھلانے کا انتظام کرے گی۔

پروگرام ۲۱۔ شوال ۱۳۲۳ھ روز دوشنبہ

شام کی چار بجے تہنیت محل مین انگریزی دربار منعقد ہوگا۔ اسکا تمام انتظام اُسی طرح ہوگا جس طرح عالیجناب نواب وایسرائے بہادر کا خریطہ پڑھنے کے وقت ہوتا ہے۔ اس دربار مین کرسیون کی تعداد اوسی قدر ہوگی جس قدر کہ اعلیحضرت مقرر فرمائین۔ جسوقت رزیڈنٹ صاحب مع اسٹاف و افسران سکندرآباد آئین گے اُس وقت حضور پرنور کے دوایدیکانگ گارڈ سی تک جاکر رزیڈنٹ صاحب کو چوکھلہ مبارک کے اندر لائین گے۔ مدارالمہام سررشتۂ تہنیت محل کے آگے تک رزیڈنٹ صاحب کی پیشوائی کرین گے اور رزیڈنٹ صاحب کو حضور پرنور کے جلوس کی جگہ پر لیجائین گے۔ اعلیحضرت رزیڈنٹ صاحب اور جنرل کمانڈنگ فورس سکندرآباد شیک ہانڈ کرکے کرسی مبارک پر رونق بخش ہون گے۔ رزیڈنٹ صاحب مع اسٹاف و دیگر عہدہ داران اعلیحضرت کے سیدہے طرف اپنی اپنی کرسیون پر بیٹھین گے۔ امرا و اعزا و اعلیحضرت جو اس دربار مین مدعو ہونگے وہ اعلیحضرت کے بائین طرف اپنی اپنی کرسیون پر بیٹھین گے جن پر اون کے نام لکھے ہونگے۔ اسکے بعد کا پروگرام دربار کے ایک روز قبل شایع کیا جائیگا۔

برخاست کے وقت سب مہمانون کو پاندان عنایت ہوگا۔ بعد برخاست دربار افضل محل مین گارڈن پارٹی ہوگی۔ بعد ختم گارڈن پارٹی رخصت مہمانان ملازمین صرفخاص حاضر ہوکر اڈریس گزرانین گے۔

پروگرام ۲۲ شوال ۱۳۲۳ھ روز سہ شنبہ

صبح کے ۸ بجے باغ عامہ مین تمام طلباے مدارس بلدہ و بیرون بلدہ و کورسٹ آف وارڈز

دعوت طلبا و مدارس اسکول فیسٹ

کے وارڈز کی دعوت ہوگی اور باجازت اقدس جناب صاحبزادہ صاحب قبلہ بھی اس دعوت مین تشریف فرما ہونگے۔ اس دعوت کا تفصیلی پروگرام کمیٹی جشن بمشورہ ناظم صاحب تعلیمات ومسٹر ڈنلاپ مقرر کرکے اسکی اطلاع دعوت کے چار پانچ روز قبل تمام مدرسون کے صدر مدرسون کو اور مہتمم صاحب کورٹ آف وارڈز کو دین گے تاکہ حسب عمل کیا جائے۔

۲- افتتاح کلاک ٹور فتحمیدان

(۱) سہ پہر کو جب سواری مبارک فتحمیدان کے طرف نہضت فرما ہوگی اوسوقت باڈی گارڈ خاص اور افرنکین کیولری گارڈ کے علاوہ نظامس اون گو لکنڈہ لانسرس کے ایک اسکواڈرن کا اسکاٹ بگی خاصہ مبارک کے ساتھہ رہیگا۔ سواری مبارک کے ساتھ جن صاحبون کو حکم ہوگا فقط اون کی بگیان رہین گی تمام دوسرے امرا و عہدہ داران واعزا قبل از قبل جاکر کلاک ٹاور کے پاس حاضر رہین گے۔ (۲) سواری مبارک کلاک ٹاور کے پاس آتے ہی اکیس ضرب توپ کی سلامی ہوگی۔ امپیریل سروس ٹروپس کا گارڈ آف آنر سلامی کے لیے حاضر رہیگا اسکو اعلیحضرت اپنیسکٹ فرماکر جب کلاک ٹور کے چبوترے پر قدم رنجہ فرمائین گے تو حاضرین آداب بجالائین گے۔ (۳) کمانڈر افواج باقاعدہ کا معروضہ اعلیحضرت سماعت فرماکر کلاک ٹاور کی جب افتتاح فرماوین گے تو گارڈ آف آنر پھر سلامی دیگا۔

۳- اسپورٹس

(۱) چند روز سے ہر روز سہ پہر کو فتحمیدان مین ہر قسم کے اسپورٹس ہوتی رہیگی اخیر اسپورٹس کا دن سہ شنبہ ہوگا جس روز اعلیحضرت محبوب گراونڈ اسٹانڈ سے اسپورٹس ملاحظہ فرمائین گے۔ (۲) ہر روز کے اسپورٹس کا پروگرام کمیٹی اسپورٹس بمنظوری کمیٹی جشن شایع کرے گی اور آخر روز یعنی سہ شنبہ کا پروگرام بذریعہ افواج باقاعدہ اعلیحضرت کے ملاحظہ مین گزرانے گی۔ (۳) کلاک ٹاور کے افتتاح کے بعد محبوب گراونڈ اسٹانڈ کو جانے کے لیے جب اعلیحضرت بگی خاصہ مین جلوہ افروز ہونگے تو بگی سے گھوڑے الگ کرکے افسران فوج باقاعدہ بگی خاصہ مبارک کو کھینچکر محبوب گراونڈ اسٹانڈ تک لیجانے کا

فخر حاصل کرین گے۔ (۴) محبوب گرانڈ اسٹانڈ کے پاس بھی امپیریل سروس ٹرو پس کا گارڈ آف آنر حاضر ہوکر سلامی حسب قاعدہ دیگا اسکو اعلیحضرت اپنیکٹ فرماکر گرانڈ اسٹانڈ کے طرف متوجہ ہوتے وقت افواج سرکار عالی کی یورپین افسران کے فیملیز پھولون کی گلدستہ گذرانکر مبارکباد عرض کرین گے — (۵) گرانڈ اسٹانڈ پر اعلیحضرت رونق افروز ہوتے ہی اسپورٹس حسب پروگرام شروع ہونگے۔ (۶) بعد ملاحظہ اسپورٹس سواری مبارک پرائیویٹ طور سے دیوڑھی مبارک کو مراجعت فرما ہوگی۔ (۷) فتحمیدان کا تمام انتظام افواج باقاعدہ کے سپرد رہے گا۔ اور سڑکون وغیرہ کا انتظام کوتوالی بلدہ کے ذمہ رہیگا۔

پروگرام ۲۳ شوال سنہ ۱۳۲۳ ہر روز چہارشنبہ

(۱) ساعت قصاید وغیرہ بمکان مہاراجہ مدار المہام بہادر (۱) چہارشنبہ کے روز صبح کو شعرا وغیرہ بنکو کمیٹی جنن اجازت دیگی۔ مہاراجہ مدار المہام بہادر کے مکان مین حاضر رہینگے (۲) ہاتھیون کی سواری کا انتظام حسب عادت مستمرہ مع لوازمہ متعلقہ رہے گا۔ ہاتھیون کی سواری نولی قدیم سے نہضت فرما ہوگی۔ راستہ حسب ذیل ہوگا۔

(۱) حویلی قدیم (۲) چھتہ (۳) بادشاہی عاشورخانہ کی کمان (۴) پتھر گھٹی (۵) مچھلی کمان (۶) گلزار حوض (۷) چارمینار۔ (۸) پنج محلہ (۹) مکان مہاراجہ مدار المہام بہادر۔

(۳) اعلیحضرت کے ہمراہ رکاب اسٹاف مین سے جنکو حکم ہوگا ہاتھیون پر سوار رہین گے اور جن کو حکم ہوگا گھوڑون پر سوار رہین گے۔ (۴) اعلیحضرت مہاراجہ مدار المہام بہادر کے مکان مین رونق افروز ہوکر قصاید وغیرہ کی سماعت فرماکر مراجعت فرماتے وقت بھی سواری کے رستہ کا ویسا ہی انتظام رہے گا۔ جیساکہ نہضت فرمائی کے وقت تھا (۵) سڑکون پر حسب عادت مستمرہ کوتوالی کا انتظام رہے گا۔

(۱) شب مین بلدہ و بیرون بلدہ اور باغ عامہ وغیرہ ہر جگہ حسب مناسب روشنی کیجائیگی۔

صادر یعلم بہ تمام باغ عامہ

(۲) شب کے ۸ بجے بعد جب سواری مبارک باغ عامہ کی طرف نہضت فرما ہوگی تو اُس وقت بگی خاصہ مبارک کے ساتھہ (جسکے گھوڑون پر پوسٹلین ہونگے) باڈی گارڈ خاص کے ۵۰ سوار اور افریکن کیولری کے چالیس سوار کا اسکارٹ ہوگا۔ (۳) سواری مبارک کی ساتھہ جناب صاحبزادہ صاحب رہین گے۔ اور اعلیحضرت کے اسٹاف کے جن ارکان کو حکم ہوگا وہ رہین گے۔ تمام امراء و اعیان قبل از تبسل باغ عامہ مین جاکر حاضر رہین گے۔ (۴) راہ مین چند مقررہ مقامات پر جان نثار رعایا کے گروہ اپنے بادشاہ پر پھول نثار کرینگے (۵) اعلیحضرت بگی مبارک سے اُتر کر شامیانہ مین قدم رنجہ فرماتے ہی نجانب کمیٹی جشن مبارک مہاراجہ مدار المہام بہادر فرق مبارک پر سے روپیون کی تھیلیان نثار کرین گے۔ اور تمام حاضرین دونون طرف اپنی مقررہ جگہ پر کھڑے رہ کر آداب بجا لائینگے اعلیحضرت جلوس فرمانے کے بعد مہاراجہ مدار المہام سرکار عالی بحصول اجازت ڈیپوٹیشن کو بارگاہ اقدس مین پیش کرینگے۔ (۶) اس ڈیپوٹیشن مین تمام رعایا اور باشندگان ممالک محروسہ سرکار عالی کی ہر قوم و گروہ کے اشخاص شریک جلسہ رہین گے۔ ان کا انتخاب کمیٹی انتظام جشن کرے گی۔ اور اونکے پریسیڈنسی کا سلسلہ بھی مقرر کرے گی۔ اس ڈیپوٹیشن کے آگے مہاراجہ مدار المہام بہادر رہین گے۔ انکے پیچھے چار امیرزادے جن کو کمیٹی منتخب کریگی ایڈریس کا کیاسکٹ لیے ہوے رہین گے۔ ان کے پیچھے ڈیپوٹیشن کے ارکان رہین گے۔ (۷) جسوقت مہاراجہ مدار المہام بہادر حاملین کیاسکٹ اور ڈیپوٹیشن کے ساتھہ اعلیحضرت کے سامنے حاضر ہونگے اُس وقت چوبدار آداب بجا لاؤ کی صدا بلند کرینگے۔ مہاراجہ مدار المہام سرکار عالی اور تمام حاضرین جلسہ اپنے آقاے ولی نعمت کے حضور مین حسب قاعدہ آداب بجا لائین گے۔ مہاراجہ مدار المہام اڈریس کے کیاسکٹ کو اپنے ہاتھہ سے پیشگاہ اقدس مین گزرانین گے۔ دو ایڈیکانگ جو اعلیحضرت کے دونون جانب کھڑے ہونگے وہ اس کیاسکٹ کو اعلیحضرت کے

دست مبارک سے لیکر اور اس مین سے اڈریس نکالکر مہاراجہ مدار المہام سرکار عالی کو دینگے (۸) مہاراجہ مدار المہام بہادر بعد حصول اجازت اعلیحضرت کے سامنے کھڑے ہوکر اس اڈریس کو پڑہین گے۔ اس کا جواب جو کچھہ اعلیحضرت بعنایات خسروانہ اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائین گے اُسکو سب حاضرین دست بستہ کھڑے رہکر سنین گے اور اپنے آقا کے ارشادات پر چیرز دین گے۔ (۹) اڈریس پیش ہوکر جواب ارشاد فرمانے کے بعد فقط ڈیپوٹیشن کے ارکان حسب مراتب یکے بعد دیگرے نذرین گزرانے کی عزت حاصل کرینگے۔ (۱۰) نذرین ختم ہونے کے بعد سب حاضرین جلسہ برخاست کرینگے اور سواری مبارک پر ریوٹ طور سے مراجعت فرمائے گی۔ (۱۱) بلدہ اور بیرون بلدہ اور باغ عامہ مین کوتوالی کا انتظام رہیگا۔ اور بمقام اڈریس جس قدر انتظام ضروری ہوگا اُسکا بندوبست کمیٹی جشن کریگی۔ اسکارٹ کا انتظام کمانڈر فوج باقاعدہ کرینگے۔

پروگرام ۲۴۔ شوال ۱۳۲۳ھ روز پنجشنبہ

دربار مغلائی

پنجشنبہ کی مغرب کے بعد حسب عادت قدیمہ خلوت مبارک مین مغلئی دربار ہوگا۔ اسکا انتظام عادت کے مطابق کیا جائیگا۔ اور نذرین گزرانی جائین گی۔

اس پروگرام کے بعد دوسرا پروگرام جو علیحدہ ۲۳۔ شوال ۱۳۲۳ھ کو شایع ہوا وہ ذیل مین درج ہے۔

کورٹ سرکلر ۲۳ شوال روز چہارشنبہ

کوالف بارگاہ خسروی

آج کی شب موافق پروگرام شایع شدہ حضرت ظل سبحانی باغ عامہ کے اڈریس ہال مین اپنی جان نثار رعایا کو اڈریس منظور فرماکر عزت بخشین گے۔

جسوقت سواری مبارک حویلی قدیم سے جلوہ افروز ہوگی۔ وہان سے تین تار امنڈل اور نوبت پہاڑ سے ۲۱ سلامی کے گولے چھوڑے جائین گے۔

پروگرام جشن

سابق کے پروگرام مین بحکم اقدس والا علے مرقومہ ذیل تبدیلیان ہوئی ہین۔

پنجشنبہ ۲۴- یوم الراحت

جمعہ ۲۵ شام کے ۵ بجے بنیاد محبوب ٹاؤن ہال باغ عامہ گارڈن پارٹی۔

شنبہ ۲۶ شام کے چار بجے اعلیحضرت کی سواری مبارک بسواری ہیل خاصہ ہمکان مہاراجہ مدار المہام بہادر رونق افروز ہوگی۔ پروگرام سواری حسب سابق رہیگا۔ سماعت قصاید

یکشنبہ ۲۷ شام کو اڈریس علاقہ صرفخاص۔

اس کتاب کے ناظرین کو صرف پروگرام دیکھنے سے کچھ زیادہ لطف نہ آئیگا۔ اسلیے ہم جشن چہل سالہ کے واقعات سلسلہ وار لکھتے ہین۔ پروگرام مین جشن کی ۸ تاریخ مقرر تھی۔ مگر چونکہ اس سے ایک دن پہلے کی تاریخ ۷ اسے نہایت ہی مبارک اور مسعود تھی اس لیے ۷ ہی سے جشن کا آغاز ہوگیا۔ اس دن اعلیحضرت نے حویلی قدیم مین دربار منعقد فرماکر مدار المہام اور امرار کی نذرین قبول فرمائین۔

۸ شوال کو جو جشن کی حقیقی تاریخ تھی مکہ مسجد مین نماز کا سامان کیا گیا۔ نظام جمعیت اور دیگر افواج قدیم پل کے پاس جمع ہوگئین اور بارہ بجے کے قریب اس کا نشان چارمنار کے پاس آگیا۔ سوا دو بجے اعلیحضرت حویلی قدیم سے خلوت مبارک کو تشریف لے گیے۔ فوج باقاعدہ - فوج صرفخاص - فوج پائگاہ - اور پولیس اضلاع سواری کے ہمراہ تھی۔ ٹھیک ۳ بجے آپ گاڑی مین سوار ہوکر وہان سے مکہ مسجد مین تشریف فرما ہوئے - اور نماز جمعہ ادا کی۔ جب نماز پڑھ چکے تو ساڑھے تین بجے تو پین سر ہوئین اور بندگان حضور عماری مین سوار ہوے۔ خواصی مین مہاراجہ مدار المہام تھے۔ صاحبزادہ ولی عہد بہادر کا ہاتھی اعلیحضرت کے بعد تھا باقی تمام امرار گھوڑون پر سوار جلوس مین موجود تھے۔ کسی وجہ سے نواب خورشید الملک امام جنگ بہادر اور نواب افتخار الملک مختار الدولہ شہاب جنگ بہادر شریک نہ ہوسکے تھے۔ غرض سواری مکہ مسجد سے روانہ ہوکر ایوان وزارت پہونچی بندگان عالی وہان اترے۔ مہاراجہ مدار المہام بہادر نے نذر پیش کی اور شب کو ۸ بجے

تک اپنے آقا اور ملک کے فخر کو اپنے یہاں مہمان رکھنے کا افتخار حاصل کیا۔ اس کے بعد پورے شاہانہ جلوس کے ساتھ تشریف فرمائے خلوت مبارک ہوئے۔ واپس ہوکر امراء نے نذرین پیش کیں اور بندگان والا نے مشائخین سے ملاقات فرمائی۔

۱۹۔ شوال روز شنبہ کو گولکنڈہ کی پریڈ تھی۔ صبح سے تمام افواج باقاعدہ گولکنڈہ برگیڈ امپیریل سروس ٹروپس وغیرہ۔ لنگر حوض کے میدان میں جمع ہونے لگیں ۳ بجے حضور پرنور پریڈ گراونڈ پر تشریف لے گئے سلامی سر ہوئی۔ صحلات مبارک بھی بغرض ملاحظہ تماشہ موجود تھیں۔ پریڈ کے بعد شاہ وکن نے کرنل نواب افسر الملک بہادر کمانڈر افواج کو سرپیچ عطا فرماکر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ ساڑھے چار بجے فوج واپس ہوئی۔ آج ٹاؤن ہال کا سنگ بنیاد رکھا جانا قرار پایا تھا مگر کسی دوسرے وقت کے لیے ملتوی رہا۔

۲۰۔ شوال روز یکشنبہ کو غربا کو کمل تقسیم کئے گیے اس کے سوا اور کوئی بات نہ ہوئی۔

۲۱۔ شوال روز دوشنبہ کو صبح کے ۸ بجے نواب سر آسمانجاہ بہادر کی فوج نے اس جشن مبارک کی سلامی دی۔ اسموقع پر نواب معین الدین خان بہادر خلف نواب سر آسمانجاہ بہادر بھی موجود تھے۔ ۴ بجے انگریزی دربار منعقد ہوا۔ اس میں سوائے ایک دو امراء کے باقی تمام امراء دربار اور علاقہ سرکار عالی کے چیدہ اجزا بھی شریک تھے۔ صاحب ریزیڈنٹ نے حضور ملک معظم ایڈورد ہفتم کی طرف سے حضور پرنس آف ویلز کی جانب سے اور وایسرائے و گورنر جنرل ہند اور گورنر مدراس کی طرف سے مبارکباد دینے کے بعد اپنی جانب سے مبارکباد دی۔ دربار کے بعد گارڈن پارٹی ہوئی مگر حسب پروگرام آج صرف خاص والوں کا اڈریس پیش نہ ہوسکا۔ مغلئی دربار ساڑھے سات بجے تک ہوتا رہا مہاراجہ مدار المہام نے جواہر نواب سالار جنگ بہادر نے جواہر اور تصویریں۔ نواب معین الدین خان بہادر نے مکان واقع پہاڑی حضرت بابا شرف الدین صاحب قبلہ قدس سرہ اور جواہر کی کشتیاں نواب سلطان نواز جنگ بہادر نے دو گھوڑے دو بندوقیں۔ ڈوڈو شالے

اور ایک جنیہ (قیمتی پانچہزار روپیہ) اندرا راجگان نے جواہر بطور نذر حضور مین گزرانے۔

۲۲۔ شوال روز شنبہ کو صبح کے وقت طلبار مدارس بلدہ باغ عامہ جمع ہوئے۔ ۸ بجے تک مہاراجہ مدارالمہام اور پھر صاحبزادہ بہادر تشریف لائے اور طلبار کو دعوت دی گئی ۱۰ بجے برخاست ہوئی شام کے ۴ بجے حضور پرنور خلوت مبارک سے چوکڑہ مین سوار ہوکر روانہ ہوے۔ جلو مین امرا، دربار اور توپ خانہ کے سوار کثرت سے موجود تھے سواری مبارک چارمنار۔ پنج محلہ۔ ایوان وزارت۔ سڑک تالاب میر جملہ جلوخانہ صمصام الدولہ۔ گلزار حوض اور پتھر گٹھی ہوتی ہوئی افضل گنج کے پل پر پہونچی۔ جہان آپ نے جدید گھڑی کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد رزیڈنسی اور کتب خانہ آصفیہ کی سڑک سے ہوکر فتحمیدان تشریف لے گیے وہان مردانہ کھیل ملاحظہ فرمایئے اور فتحمیدان کے گھنٹہ گھر کا افتتاح فرمایا اس موقع پر بندگان عالی کے اعزاز مین توپین سر ہوئین اسکے بعد سواری مبارک خلوت کو روانہ ہوئی۔

۲۳۔ شوال روز چہارشنبہ آج بندگان عالی بغرض سماعت قصاید ایوان وزارت کو جانے والے تھے مگر جدید پروگرام کی رو سے وہان کا جانا ملتوی ہوا۔ اور اس روز شب کو تمام شہر مین عموماً اور چارمنار۔ گلزار حوض۔ نیاپل۔ افضل گنج۔ رزیڈنسی۔ سڑک اسٹیشن اور عابد کی شاپ وغیرہ وغیرہ پر خصوصاً روشنی کیگئی۔ سڑک کے دونون جانب گلاس لگائے گئے تھے اور جابجا کمانین نصب تھین تمام شہر گویا بقعہ نور بنا ہوا تھا — باغ عامہ مین اور بھی زیادہ خصوصیت کے ساتھ روشنی کی گئی تھی۔ اور نشست کے لئے کرسیون کا خاص اہتمام تھا۔ چندہ دہندگان کے ٹکٹ پر جو نمبر تھا وہی اُن کی نشست پر بھی تھا۔ باغ عامہ مین سوائے بندگان عالی اور صاحبزادہ ولی عہد بہادر کے اور کسی کی گاڑی کے جانے کی اجازت نہ تھی۔ باغ اور ایڈریس ہال کے تمام دروازون پر پولیس کا خاص پہرہ تھا اور اندرون ہال فوجی افسرون کا انتظام تھا۔ ٹکٹ کے لحاظ

سے لوگ اپنی اپنی نشستون پر بیٹھے تھے۔ دربار ہال کے بیچ مین ایک چبوترہ تخت نما بنایا گیا تھا۔ جو کہ زرد رنگ کے بیش قیمت کپڑون سے سجایا تھا۔ اس پر بندگان حضور اور صاحبزادہ ولی عہد بہادر کے لیے طلائی و نقروی کرسیان رکھی تھین۔ تخت کے پشت پر محلات مبارک کی نشست کا انتظام تھا اور اس کے دونون جانب دو توپین نہایت قرینے سے رکھی گئین تھین۔ صحن مین عوام کے لیے بھی سرخ پارچہ کا فرش تھا غرض باغ بربعینہ دولہن کی تشبیہ صادق آتی تھی جب نواب افتخار الملک مختار الدولہ شہاب جنگ بہادر معین المہام کو توالی و تعمیرات و نواب شمس الملک بہادر وزیر افواج کے سوار دربار آصفیہ کے تمام امراء جمع ہو چکے تو صاحبزادہ بہادر تشریف لائے۔ اسکے بعد حضور پرنور تشریف فرما ہوئے مگر آتے ہی زنانہ مین تشریف لے گیے۔ ساڑھے ۴ بجے آپ مرصع بجواہر زیور زیب تن کیے ہوئے برآمد ہوئے اور طلائی کرسی پر رونق افروز ہوئے۔ دوسری کرسی جو اس سے کسی قدر پیچھے بچھی ہوئی تھی اسپر صاحبزادہ ولی عہد بہادر متمکن ہوئے حسب پروگرام ڈیپوٹیشن پیش ہوا۔ اور چار لڑکون نے اڈریس کا صندوقچہ پیش کیا۔ اور اعلیحضرت نے قبول فرما کر مہاراجہ مدار المہام کو دیدیا تو مہاراجہ نے اڈریس پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد اعلیحضرت نے اڈریس کا جواب دیا پھر ارکان ڈیپوٹیشن نے نذرین پیش کین اور سونے چاندی کے پھول نثار کیے اعلیحضرت کا فوٹو لیا گیا اور آپ کو مع صاحبزادہ صاحب کے پھولون کا گہنا پہنایا گیا۔ بعد ازین بندگان عالی حاضرین کا سلام لیتے ہوے زنانے مین تشریف لے گیے اور امراء اپنے اپنے مکان کو واپس گیے۔ اس شب کی روشنی اور کیفیت مسرت کا اظہار امکان سے باہر ہے۔

۲۴۔ شوال روز پنجشنبہ کو مفلئی دربار تھا مگر موقوف رہا اور ۲۵۔ اور ۲۶۔ کو بھی ہوا

۲۷۔ شوال روز یکشنبہ کو شام کے ۵ بجے حضور پرنور باغ عامہ کو تشریف لے گئے وہان تمام امراء دربار موجود تھے۔ جن کی معیت مین آپ نے محبوب ٹاؤن ہال کا سنگ بنیاد

رکھا۔ سنگ بنیاد کے ساتھہ علاقۂ سرکار عالی کے ۱۴ اسکہ جات مع اخبار مشیر دکن کا تازہ نمبر گیا

۲۸۔ شوال روز دوشنبہ کو آفتاب محل مین پارسیون کی جانب سے تہنیتی ایڈریس پیش ہوا اور مہاراجہ مدار المہام بھی شریک تھے۔

۲۹۔ شوال روز سہ شنبہ کو شام کے ۵ بجے سے مہاراجہ مدار المہام کے یہان قصاید خوانی ہونے کو تھی چنانچہ امرا اور شعرا ۴ بجے سے وہان جمع ہو گیے تھے مگر کسی وجہ سے بندگان عالی شب کے ۱۱ بجے سوار ہوئے۔ آپ کے ہمراہ صاحب زادہ بہادر بھی تھے جلو مین جوانان پولیس اور علاقہ نظم جمعت کا بدرقہ تھا۔ اور روشنی کا بھی خاص طور سے انتظام کیا گیا تھا پونے ۱۲ بجے پنج محلہ ہوتے ہوئے ایوان وزارت مین رونق افروز ہوئے۔ امرا نے نذرین پیش کین اور شعرا نے گوہر نظم نثار کیے ایک بجے کے قریب مجلس برخاست ہوئی۔ ۳ بجے صاحبزادہ صاحب کنگ کوٹھی کو اور ۴ بجے بندگان حضور حویلی قدیم کو تشریف لے گیے۔

۳۰۔ شوال روز چہار شنبہ کو دن کے چار بجے علاقہ صرفخاص کا ایڈریس پیش ہونے والا تھا۔ اور متوسلان صرفخاص اور امرا حاضر ہو گئے تھے مگر کسی سبب سے ایڈریس کا پیش ہونا ملتوی رہا۔

یکم ذیقعدہ روز پنجشنبہ کو صرفخاص کے اڈریس پیش ہونے کی باری آئی امرا اور دوسرے ارکان کل ہی سے جمع تھے آج ۴ بجے دن کے اڈریس نہایت دھوم دھام کے ساتھہ پیش ہوا اور معززین نے نذرین گزرانین۔ اسکے بعد فوٹو لیا گیا۔ پانچ بجے سب لوگ رخصت ہوے۔ آج ہی شب کے ۱۱ بجے مغلبی دربار ہونا قرار پایا تھا۔ چنانچہ سوا ے امرا پایگاہ سب امرا موجود تھے۔

۲۔ ذیقعدہ روز جمعہ کو صبح کے ساڑھے چار بجے اعلیحضرت چومحلہ مین برآمد ہوے جو امرا کل سے جمع تھے انہون نے نذرین پیش کین بعض لوگ نذر دینے سے باقی بھی رہگئے

نذرون مین دو سو چھپین اشرفی اور ۶۰۰۶ روپیہ داخل ہوئے اور ۹۳ اسم خطاب سے سرفراز ہوئے۔ سرناپلی کی رانی جلم جنکا بائی صاحبہ جنہون نے ہاتھی نذر دیا تھا وہ بھی خطاب سے سرفراز کی گئین۔ ۵ بجے دربار برخاست ہوا۔

جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک کے متعلق جریدہ غیر معمولی مورخہ ۳۰۔ بہمن سنہ ۱۳۱۵ف مطابق ۸ شوال کے ذریعہ سے ۹ شوال سے لیکر ۲۴ ماہ مذکور تک تمام ممالک محروسہ سرکارعالی کے دفاتر کو تعطیل دی گئی تھی۔

جشن چہل سالہ کے متعلق یہان چند امور کا اندراج غالباً بے موقع نہ ہوگا وہ یہ ہین۔ (۱) محبوب ٹاؤن ہال پر لوکل فنڈ کے روپیہ اور رعایا کے چندے کا تقریباً دو لاکھ روپیہ اندازہ کیا گیا ہے۔ (۲) پربھنی کے تالاب کے لیے (۳۰۰) قیام بیت المعذورین کے لیے (۳۰۰) تقسیم خیرات کے لیے (۳۰۰) مسجد کے امامون کے لئے اسمائے غربا کو کھانا کھلانے کے لیے (۱۴۰۰) ایڈریس ہال اور تعمیر اینگلو تھیٹر کے لیے (۲۵۰) آتش بازی اور روشنی کے لیے (۳۰۰) روپیہ کی منظوری ہوئی۔ (۳) ایڈریس کا سکٹ طلائی کرسی وغیرہ جو رعایا کی جانب سے بارگاہ خسروی مین گزرانی گئین اُن پر ۱۲۰۰ روپیہ صرف ہوا۔ (۴) دربار ہال مین تین ہزار نشستون کا انتظام تھا۔ راجگان سمستان چار اور معین المہام بہادر ان کو دس زاید ٹکٹ دے گئے تھے۔ (۵) صدر مجلس بلدہ سے ۲۰۔ اور دیگر محابس سرکار عالی سے ۲۰۔ جملہ ۴۰ قیدی رہا کیے گیے۔

اس موقع پر نمایش بھی کیگئی تھی جسکا مفصل ذکر ہم نے باغ عامہ کے ساتھ کیا ہے۔

۱۵۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ روز جمعہ کو ایسے وقت مین جبکہ کسی کو گمان بھی نہ تھا۔ حضرت نظام النسا بیگم صاحبہ نے صبح کے ۹ بجے مرض دق سے انتقال فرمایا۔ بندگان عالی اسوقت حضور پرنس آف ویلز کے ہمراہ سکندرآباد کے میدان مین فوج ملاحظہ فرما رہے تھے۔ اس خبر کو سنکر آپ فوراً وہان سے روانہ ہوے اور اپنی جاہتی بیٹی کے غم مین تمام کام یک قلم

موقوف فرمادیئے - صاحب زادی صاحبہ شام کے ۴ بجے مکہ مسجد مین دفن ہوئین -
دفن کے وقت اعلیحضرت - صاحبزادہ صاحب نواب ظفر جنگ اور نواب امام جنگ
کے سوا تمام امراء دربار آصفیہ موجود تھے شہزادہ ویلز بہادر نے بھی اپنے اسٹاف
کے دیسی افسرون کو اپنی جانب سے شریک کیا تھا اور شاہ دکن کو پرساد دینے کے لئے
نہ صرف آپ ہی تشریف لائے تھے بلکہ اپنی محترم بی بی کو محل شاہی مین بھی اسی غرض سے
روانہ کیا تھا - شہزادہ صاحب کے اعزاز مین جو ڈنر ہونے والا تھا اور جس روشنی
کا انتظام ہوا وہ آپ نے موقوف فرمادیا - صاحب زادی صاحبہ کے اظہار غم کیلئے
بذریعہ دستی فرودی ۱۳۱۵ف مطابق ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کے جریدہ اعلامیہ غیر معمولی
کے ذریعہ سے تمام دفاتر سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی جس کی تعمیل سوم کے
روز ہوئی -

۱۷ - جمادی الاول روز دوشنبہ کو صبح کے چھ بجے حویلی قدیم مین بندگان عالی پر
وبائی اثر محسوس ہوا جسکی وجہ سے عام طور پر بیچینی پھیل گئی تمام امراء دربار اور عہدہ دار
مزاج پرسی کے لیے تشریف لے گئے اور صدقات تقسیم ہوئے - ۲ بجے مزاج کو
کسی قدر سکون ہوا - اس کے چند روز بعد اعلیحضرت ایک عرصہ تک حویلی قدیم مین ہزار ہا
غربا کو کھانا کھلاتے رہے اور رمضان مین روزہ دارونکو بلدہ کی تمام مسجدون مین سحری اور
افطار کے لیے بریانی پہونچاتے رہے - اسی سنہ مین بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۴ دی
سنہ ۱۳۱۶ف م سنہ ۱۳۲۴ھ کے ایام مین تغیر و تبدل واقع ہوا -

۲۸ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۵ھ روز یکشنبہ شب کے ۸ بجے حویلی قدیم مین آپ کا مزاج
سودہ مضمی کیوجہ سے ناساز ہوا - دوسرے روز دنکے ۲ بجے افاقہ ہوا - تمام امراء ریاست
نے صدقات وغیرہ داخل کیے -

اسوقت بندگان عالی مدظلہ العالی کی عمر ۴۴ سال کی ہے زمانہ حکمرانی سے اسوقت

تک آپ نے نہ صرف اپنی ہی قلمرو ہی مین عزیز رہے ہین بلکہ تمام ہندوستان کا کوئی ایک شہر بھی ایسا نہ نکلیگا جہان آپ کے نام لیوا اور دعا گو نہ ہون حیدرآباد کے کسی حکمران کا زمانہ ایسا پر امن نہین گزرا۔ امور مملکت مین آپ نے اپنی توجہ سے جو اصلاحین کین وہ آپکی بیدار مغزی اور قابلیت کی دلیل ہین۔ رفاہ عام اور رعایا کی فلاح و بہبود مین آپ ہمیشہ دلچسپی لیتے ہین۔ اور ہر سال لاکھون روپیہ کی امداد فرماتے ہین۔ آپ نہ صرف اپنے خیر خواہون کی قدر و منزلت فرماتے ہین بلکہ دشمنون پر بھی معمولی تنبیہ کے بعد رحم کرتے ہین تمام دنیا مین صرف حیدرآباد اور حیدرآباد مین صرف بندگان عالی ہی اسبات پر فخر فرما سکتے ہین کہ جن لوگون سے آپ ناراض ہوے ان کے ساتھ بھی مہربانی سے پیش آئے اونکے پچھلے حقوق پامال نہ کیے بلکہ گھر بیٹھے اونکے درماہے مقرر فرمادے آپکا شمار ملک کے علم دوست رئیسون مین ہوتا ہے۔ آپ عربی۔ فارسی۔ اور انگریزی مین اچھی طرح گفتگو فرما سکتے ہین اور اردو کے بے بدل اُستاد ہین۔ آصف تخلص فرماتے ہین مذاق سخن بھی بدرجہ اتم رکھتے ہین۔ اور اصناف نظم پر قادر ہین۔ شاعری مین آپ ہندوستان کے مسلم الثبوت استاد فصیح الملک داغ دہلوی مرحوم کے شاگرد ہین چند شعر ہدیہ ناظرین ہین۔

وصل مین تلخ بھی دشنام مزا دیتے ہین
کوسنے والونکو ہم دل سے دعا دیتے ہین

ایسے لوگون مین نہین ہم جو کہین اور نہ کرین
مرد جو کہتے ہین وہ کر کے دکھا دیتے ہین

وہ شہادت کو سمجھتا ہی حیات جاوید
زندگی آپ تو عاشق کی بڑھا دیتے ہین

دل مرا کس نے چرایا ہے بتائین مجکو
زائچہ کھینچکے جو نام بتا دیتے ہین

جان کیونکر تجھے دیدون یہ خدا کا ہی مال
کیا پرائی بھی امانت کو لٹا دیتے ہین

وہ گئے دن جو اُسے کوستے تھے آٹھ پہر
اب تو آصف کو وہ جینے کی دعا دیتے ہین

مچی ہے دھوم زمانہ مین جا بجا کسکی
دیگر بندہی ہے واہ ترے حسن کی سوا کسکی

وہ حور وش بھی تو مسجد میں تنہا خدا جانے — نماز کس نے ادا کی ہوئی قضا کسکی
تمہیں بھی اسکی خبر ہے وہ کون ہے ایسا " — بندہی ہوئی ہے زمانہ میں یہ ہوا کسکی "
نہ جان کا ہے بھروسہ نہ عمر رفتہ کا — یہ بیوفا ہوئی کسکی وہ آشنا کسکی "
ہو کامیاب بھلا کوئی یہ رقیب اُسکا — نہیں قبول کی آصف نے التجا کسکی

سیر و شکار کا بھی آپ کو از حد شوق ہے اور آپنے متعدد بار شیر ون کا شکار کیا ہے۔ نشانہ اندازی۔ تیر بازی۔ شمشیر زنی۔ اور شہسواری میں آپکو خاص ملکہ حاصل ہے۔ غرض آپکی ذات ستودہ صفات میں تمام خوبیاں جمع ہیں۔ خداوند عالم آپکی عمر میں ترقی عطا فرمائے اور ہمیشہ سایہ کے سر پر قایم رکھے

بندگان عالی کے زمانہ میں جو عمارتیں تعمیر ہوئیں یہاں اُن کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ چوک کا آرٹ باغ اور گھنٹہ گھر۔ باغ عامہ۔ ایوان سید آباد۔ سروے نگر محل ڈسٹرکٹ میموریل اسکول۔ شفاخانہ ملک پیٹہ۔ سردار دیلا حسینی محل۔ حسینی عالم کی کمان محبوب گنج زنانہ اسپتال۔ ورک شاپ۔ پبلک ورکس آفس۔ کنگ کوٹھی۔ باغ عدن یا ایڈن گارڈن۔ ڈاکٹر لاڈر کا بنگلہ۔ سیچہ گاف کا بنگلہ۔ فلک نما۔ سنٹرل جیل واقعہ چنچل گوڑہ محل لنگم پلی۔ چادر تالاب سکندرآباد ان میں چند عمارتیں خریدی بھی گئیں اور بہت سی ان کے سوا اور خریدی بھی گئیں۔ قطب شاہوں کی قدیم عمارتوں کی مرمت ہوئی۔ سڑکیں تعمیر اور کشادہ کی گئیں بلدہ میں دو کانات ایک ہی وضع پر بنائی گئیں پل بنے اور کچھ عمارتیں تعمیر ہوئیں۔ لال دروازہ کشادہ کیا گیا۔ مکہ مسجد کے قریب تیج محلہ سے ملا ہوا بنگلہ نواب ناظم الملک کے معرفت تعمیر ہوا اور ان بنگلوں میں ۷ شوال ۱۳۲۳ھ جشن چہل سالہ صاحبگڑہ مبارک کے موقع پر اندرون مکہ مسجد کے تنظر کی غرض سے دریچہ لگائے گئے دروازہ افضل گنج پر کلاک ٹاور تعمیر ہوا۔ فتح میدان میں کلاک اور تعمیر ہوا۔ پرانی حویلی میں بھی عمارتیں تعمیر ہوئیں۔

اعلیحضرت کی اولاد کی اولاد ذکور انات کا ذکر جداگانہ ہر صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر آپکے ولیعہد ہین۔

صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر ولیعہد

آپ سلخ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ روز شنبہ کو غب کے ۹ بجے حویلی قدیم مین پیدا ہوئے ۲۵ شعبان سنہ الکو آپ کا نام عثمان علیخان رکھا گیا اور رسم چلہ ادا ہوئی۔ اس تقریب مین نواب سالار جنگ ثانی مدار المہام نے حضور مین جھولا داخل کیا۔ تیس ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ روز یکشنبہ کو عشرت محل کی خوابگاہ مین مولوی نور الحسین صاحب کے ذریعہ سے رسم بسم اللہ خوانی ادا کی گئی۔ ۲۶۔ جمادی الثانی ۱۳۱۴ھ روز چہار شنبہ کو رحمت علی فرزند بادشاہ علی اصلاح ساز کے ہاتھ آپ کا ختنہ کیا گیا اصلاح ساز نے اس خوشی مین جوڑا اور نقدی پائی۔ عربی اور فارسی تعلیم کے لیے مولوی انوار اللہ خان بہادر۔ سلطان العلما، مولوی سید علی شوشتری مرحوم اور نواب عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی مقرر کیے گئے۔ ۶۔ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ کو مسٹر بی ایچ سٹن بمشاہرہ ۱۵۰ کلدار آپکی انگریزی تعلیم کے لیے مقرر ہوے۔ ۱۵ شعبان سنہ مذکور کو اعلیحضرت کے ہمراہ لارڈ کرزن گورنر جنرل کی ملاقات کے لیے کلکتہ تشریف لے گیے یکم صفر ۱۳۱۸ھ کو بغرض تعلیم و تربیت آپکا قیام کنگ کوٹھی مین قرار پایا۔ یہ کوٹھی بندگان عالی نے نواب کمال یار جنگ محمد کمال خان بہادر سے خرید فرمائی تھی۔ اسی سنہ مین ۲۴ شوال کو مغرب کے قریب آپ نشانہ اندازی کر رہے تھے آپ کے ہاتھ ہی مین یکایک بندوق پھٹ گئی مگر خدا کا شکر ہے کہ آپ محفوظ رہے۔

۱۹۔ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ محترم والد کے ساتھ بغرض شرکت دربار تاجپوشی ایڈورڈ ہفتم دہلی تشریف لے گیے۔ بارہ شوال ۱۳۲۲ھ کو آپ کنگ کوٹھی مین منتقل

بھاندتے ہوے گھوڑے سے گر گئے مگر بفضل خدا ہر طرح خیریت گزری - ۱۹ر صفر سنہ ۱۳۲۴ھ کو ایڈن گارڈن مین آپکا عقد سرشتہ زادہ جہانگیر بادشاہ کی صاحبزادی سے ہوا - اور جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۳ر خورداد سنہ ۱۳۱۵ف م ۲۱ صفر سنہ ۱۳۲۴ھ کے ذریعہ سے تمام دفاتر مین ایک دن کی تعطیل رہی ۴ شعبان سنہ ۱۳۲۵ھ مر روز شنبہ صبح کے ساڑھے ۹ بجے صاحبزادہ صاحب بغرض تبدیل آب و ہوا بلدہ سے چھوٹی لبن پر اورنگ آباد تشریف لے گئے - ہمراہی مین نواب صادق جنگ مہتمم خزانہ صرف خاص - مسٹر بلی اجرٹن استاد انگریزی - نواب ممتاز الدولہ بہادر کمانڈنگ افسر پلٹن صرف خاص کے علاوہ دیگر اسٹاف بھی تھا - ۲۸ شعبان سنہ الہ روز شنبہ صبح کے ساڑھے سات بجے واپس بلدہ ہوئے - صاحبزادہ صاحب اردو و فارسی اور انگریزی مین کافی مہارت رکھتے ہین - اور نشانہ اندازی اور شہسواری کا بھی آپکو شوق ہے -

پہلے آپکے اتالیق مین نواب اقبال یار جنگ - نواب فیروز یار جنگ اور نواب صادق جنگ مقرر کیے گئے تھے مگر اول الذکر دو اتالیقون کی وفات کے باعث شہباز جنگ اور شیر زور جنگ اتالیق مقرر ہوے - لیکن کسی خاص وجہ سے اوائل ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مین شہباز جنگ اسی خدمت سے علیحدہ کیے گیے -

۸ - محرم سنہ ۱۳۲۵ھ مر روز پنجشنبہ کو شام کے پانچ بجے کنگ کوٹھی کے متصل (نواب مکرم الدولہ کا بنگلہ) آپ کے منکوحہ معلی مین صاحبزادہ تولد ہوا - اور آٹھ صفر سنہ الہ روز شنبہ کو حسب الحکم اعلیحضرت قدر قدرت اس تقریب مسعود مین تمام دفاتر ممالک محروسہ سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی -

۱۵ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۵ھ مر روز شنبہ رات کے گیارہ بجے (کنگ) کوٹھی دوسرے صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے اور ایک یوم کی تعطیل بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲ر اسفندار سنہ ۱۳۱۵ف تمام دفاتر سرکار عالی کو دیگئی - ۲۵ محرم سنہ ۱۳۲۶ھ مر روز جمعہ آٹھ بجے (کنگ کوٹھی) تیسرے

صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے اور اس کی تہنیت مین تمام دفاتر سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل بذریعہ جریدہ غیر معمولی ۱۵ صفر سنہ الہ نجشنبہ کو دی گئی۔ یکم جمادی الثانی سنہ الہ روز چہارشنبہ کو صبح کے وقت ان صاحبزادہ کا انتقال ہوا۔

شہزادیان وشہزادگان علیحضرت قدر قدرت

(۱) ۲۔ شوال سنہ ۱۳۰۰ھ روز دوشنبہ مغرب کے سوا چار بجے بڑی صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین اور ۶ شوال سنہ الہ کو چٹھی کا رسم ادا ہوا اور نظام النسا بیگم نام قرار پایا۔ (۱۰) ماہ بچے داخل کیے گیے۔ ۵ ذیقعدہ سنہ الہ کو رسم چلہ ادا ہوا۔ اور علاقہ دیوانی سے جھولا داخل ہوا

۱۹۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ روز یکشنبہ کو صاحبزادی صاحبہ کو چیچک کا ٹیکا لگایا گیا۔ اور ۶ صفر سنہ ۱۳۰۲ھ روز دوشنبہ کو محل سیف آباد مین مولوی انوار اللہ خان بہادر سے صاحبزادی صاحبہ کی رسم تسمیہ خوانی ادا ہوئی۔ ۱۵۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ روز جمعہ صبح کے ۹ بجے مرض دق سے صاحبزادی صاحبہ کا انتقال ہوا۔ اور مغرب کے وقت ساڑھے چھ بجے مکہ مسجد کے شاہی مقبرہ مین سپرد خاک کی گئین

(۲) ۲۶۔ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ روز نجشنبہ رات کے ۱۲ بجے عشرت محل مین دوسری صاحبزادی صاحبہ مردہ پیدا ہوئین اور دوسرے روز اکبر جاہ کے احاطہ مین دفن کی گئین اُس وقت اعلیحضرت کلکتہ کے سفر مین تھے۔

(۳) ۲۶۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ھ روز شنبہ بوقت ۲۹ گھڑی ۴۵ پل شب گزشتہ بڑے صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے اور ۲ ربیع الاول سنہ الہ کو میر فاروق علیخان نام رکھا گیا۔ اس ولادت باسعادت کی خوشی مین توپین سر ہوئین اور نواب لایق علیخان عماد السلطنت مدار المہام نے طلائی جھولا ۱۱ جمادی الاول اور سہ شنبہ کو اعلیحضرت کی حضور مین پیش کیا۔ نواب منیر الملک بہادر۔ نواب سلطان الملک۔ نواب آسمان جاہ بہادر مہاراجہ نذر بہادر۔ مہاراجہ

کشن پرشاد بہادر کے علاوہ اور لوگ بھی ہمراہ تھے اور تمام امرا اور عہدہ دارون نے اعلیحضرت کی خدمت مین نذرین پیش کین۔ تمام دفاتر کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی۔ ماہ شعبان سنہ الہ کو رسم بوت چٹاون ادا ہوئی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ روز شنبہ کو صاحبزادہ کا انتقال ہوا۔

(۴) ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ روز سہ شنبہ شب کے ۹ بجے حویلی قدیم مین دوسرے صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے آپکو ذکر جاری لکھا جا چکا ہے۔

(۵) ۲۸۔ رجب ۱۳۰۳ھ روز شنبہ دن کے پونے ۲ بجے خوابگاہ مین تیسری صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین اور ۱۵۔ رمضان سنہ الہ کو رسم چلہ ادا ہوکر آصف النسا بیگم نام رکھا گیا۔ اور نواب سالار جنگ ثانی مدار المہام نے جھولا داخل کیا۔

(۶) ۲۲۔ رمضان ۱۳۰۳ھ روز جمعہ کو قلعہ گولکنڈہ مین چوتھی صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین انہون نے عالم شیر خوارگی مین انتقال فرمایا۔

(۷) ۲۶۔ جمادی الاول ۱۳۰۴ھ روز یکشنبہ صبح کے چار بجے خوابگاہ مین تیسرے صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے اور ۲۸ ماہ مذکور روز سہ شنبہ کو صبح کے ۹ بجے انتقال کر گئے

(۸) ۹ رمضان ۱۳۰۵ھ روز دوشنبہ مغرب کے ۴ بجے حویلی قدیم مین پانچوین صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین اور نام سکندر النسا بیگم رکھا گیا۔ ۲۳۔ ربیع الثانی ۱۳۰۶ھ روز پنجشنبہ دن کے ۳ بجے انہون نے انتقال فرمایا۔

(۹) ۲۵ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ روز شنبہ کو عشرت محل مین چھٹی صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین اور ۲۵ ربیع الثانی سنہ الہ روز پنجشنبہ کو عفت النسا بیگم نام رکھا گیا۔ اور ۱۱ رجب سنہ الہ کو بوت چٹاون کا رسم ادا ہوا۔ ۱۵ رجب ۱۳۱۱ھ روز جمعہ کو مولوی انوار اللہ خان بہادر نے رسم بسم اللہ خوانی ادا کی۔

(۱۰) ۸۔ ربیع الاول ۱۳۰۸ھ روز پنجشنبہ کو صبح کے ۴ بجے چوتھے صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے اسی خوشی مین تمام دفاتر سرکار عالی کو (۱۱) ماہ مذکور کو ایک یوم کی تعطیل دیگئی

تھی۔ ۱۹ ماہ مذکور کو میر صابر علیخان نام رکھا گیا۔ اور ۱۱۔ رجب ۱۳۰۸ھ روز شنبہ بوقت مغرب انہوں نے انتقال کیا۔

(۱۱) ۴۔ جمادی الاول ۱۳۰۸ھ روز سہ شنبہ شب کے ۸ بجے عشرت محل مین ساتوین صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین۔ اور ۲۶ ماہ وسنہ الہ کو انتقال فرما گئین۔

(۱۲) ۳۔ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ روز جمعہ کو محل ڈبالیہ چمن مین آٹھوین صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین اور ۲۲۔ جمادی الثانی سنہ الہ روز شنبہ کو پونے چار بجے انہون نے انتقال فرمایا۔

(۱۳) ۹ شعبان ۱۳۰۹ھ روز چہار شنبہ دیوڑھی محل خاص مین پانچوین صاحبزادہ صاحب تولد ہوے اور ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ کو انتقال فرما گئے۔

(۱۴) ۱۶ شعبان ۱۳۰۹ھ روز چہار شنبہ کو دیوڑھی محل خاص مین چھٹے صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے اور ۲۳۔ رمضان سنہ الہ کو انتقال فرما گئے۔

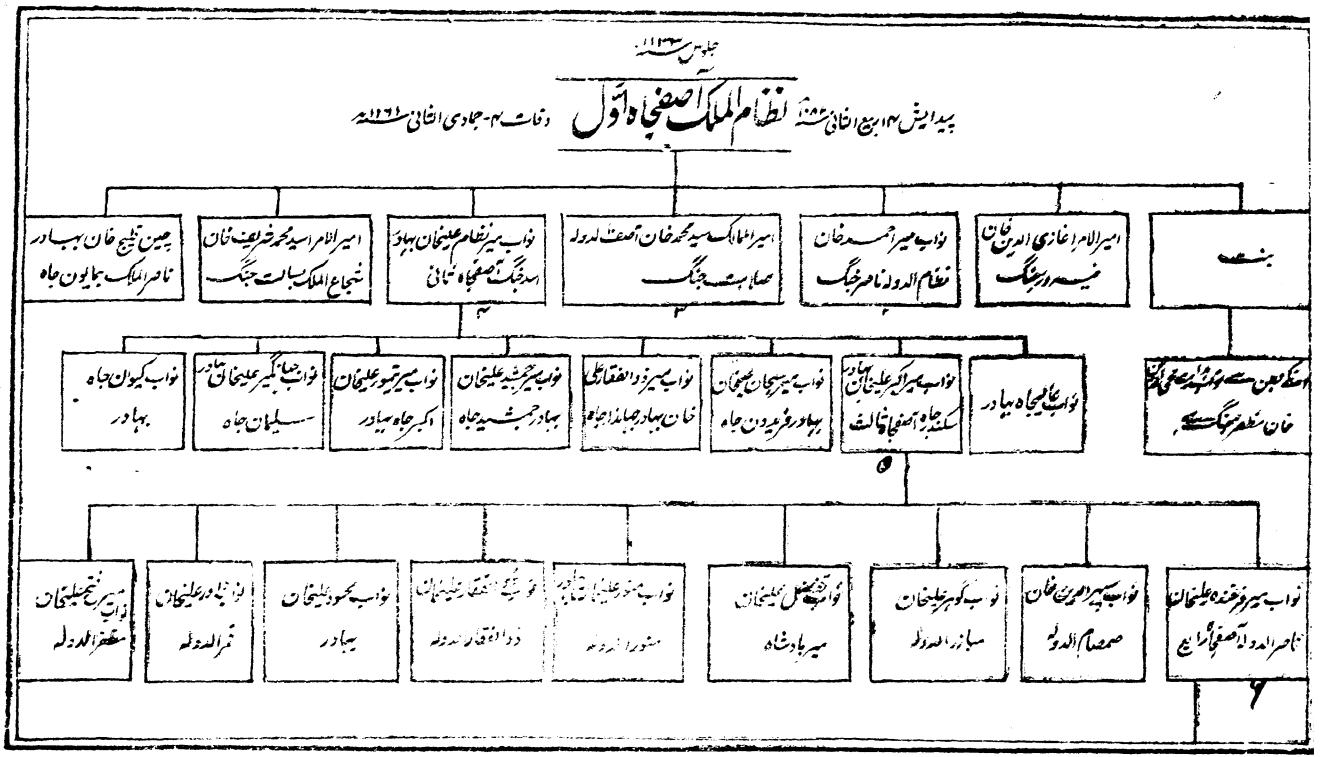
(۱۵) ۲۔ رمضان ۱۳۱۲ھ روز پنجشنبہ صبح کے ۔ بجے محل لنگم پلی مین ساتوین صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے اور ۱۴ ذی الحجہ بسنہ الہ روز شنبہ کو قادر علیخان نام رکھا گیا۔ اور ۸۔ رمضان ۱۳۱۳ھ روز یکشنبہ شب کے ۱۱ بجے کوہ مولا پر آپ نے انتقال فرمایا اور ۹ ماہ مذکور کو صبح کے ۹ بجے آپ کی مسجد کے شاہی مقبرے مین سپرد خاک کیے گئے۔

(۱۶) ۱۳۔ صفر ۱۳۱۳ھ روز سہ شنبہ صبح کے ۸ بجے دیوڑھی محل خاص مین آٹھوین صاحبزادہ صاحب تولد ہوے اور ۲۲ ماہ مذکور روز چہار شنبہ کو میر غلام محی الدین خان نام رکھا گیا۔ اور ۲۱۔ جمادی الاول ۱۳۱۴ھ روز پنجشنبہ شب کے ۲ بجے آپنے انتقال فرمایا اور دوسرے روز صبح کے ۷ بجے آپ حضرت شاہ صاحب کی درگاہ مین سپرد خاک کیے گئے۔

(۱۷) ۸۔ رجب ۱۳۱۳ھ روز چہار شنبہ کو حویلی قدیم مین نوین صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین اور ۱۶۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ ہجری کو دلور النسا بیگم نام رکھا گیا اور ۱۱۔ ذیقعدہ ۱۳۱۷ھ کو مولوی انوار اللہ خان بہادر نے عشرت محل مین آپکی رسم بسم اللہ خوانی ادا کی۔

(۱۸) ۹-رجب ۱۳۲۵ھ روز شنبہ دن کے ۱۲ بجے حویلی قدیم مین نوین صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے - ۲۱ توپون کی سلامی سر ہوئی - تمام امرائے نذرین گزرانین اور دیگر عہداران وغیرہ کی نذرون کا سلسلہ کئی دن تک رہا - تمام دفاتر سرکار عالی کو ۲ یوم کی تعطیل بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۶- مہر ۱۳۱۶ف دی گئی - ۱۵- شعبان سنہ الہ کو الہ رکھی بیگم صاحبہ نے مابخہ داخل کیا - ۱۹ شعبان سنہ الہ کو چلہ کا رسم ادا ہوا -

(۱۹) ۱۰- رمضان ۱۳۲۵ھ روز جمعہ شب کے ۱۰ بجے حویلی قدیم مین دسوین صاحبزادہ صاحب تولد ہوے - اس کی نہینت مین تمام توپ خانون سے ۲۱ توپ سلامی کی سر ہوئین - اور تمام امرا و جاگیردارون نے نذرین داخل کین - اور تمام دفاتر سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی اور ۱۷- شوال سنہ الہ کو رسم چلہ ادا ہوا -


جلوس ۱۱۳۶ھ
نظام الملک آصفجاہ اوّل
پیدایش ۱۴ ربیع الثانی ۱۰۸۸ھ
وفات ۴- جمادی الثانی ۱۱۶۱ھ
بنت
امیر الامرا غازی الدین خان
خیر اندیش جنگ
نواب میر احمد خان
نظام الدولہ ناصر جنگ
امیر الممالک سید محمد خان آصف الدولہ
صلابت جنگ
نواب میر نظام علیخان بہادر
اسد جنگ آصفجاہ ثانی
امیر الامرا اسد محمد شریف خان
شجاع الملک سپہ سالار جنگ
چین قلیچ خان بہادر
ناصر الملک ہمایون جاہ
نواب میر فرخندہ علیخان
ناصر الدولہ آصفجاہ رابع
نواب صمصام الدولہ
نواب میر امیر خان
نواب گوہر علیخان
مبارز الدولہ
نواب میر فضل علیخان
میر بادشاہ
نواب منور علیخان
منور الدولہ
خورشید الاقتدار علیخان
ذوالاقتدار الدولہ
نواب بحور علیخان
بہادر
نواب ذوالفقار علیخان
قمر الدولہ
نواب میر نتح علیخان
مظفر الدولہ
نواب میر اکبر علیخان بہادر
سکندر جاہ آصفجاہ ثالث
نواب میر سجان علیخان
بہادر فریدون جاہ
نواب میر زوالفقار علی
خان بہادر جلادت جاہ
نواب میر حمشید علیخان
بہادر حمشید جاہ
نواب میر تیمور علیخان
اکبر جاہ بہادر
نواب جہانگیر علیخان بہادر
سلیمان جاہ
نواب کیوان جاہ
بہادر
نواب عالم جاہ بہادر
۵
۶

نوٹ ۔ یہ فرمان ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۹ھ کو سلطنت آصفیہ کی طرف سے جاری ہوا۔

تختۂ فرمارواایانِ سلطنتِ آصفیہ

نمبر شمار سلسلہ	نام فرمان روا	تاریخ ولادت	تاریخ جلوس	تاریخ وفات	مدت عمر سال	مدت عمر ماہ	مدت عمر یوم	مدت حکومت سال	مدت حکومت ماہ	مدت حکومت یوم
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱	نواب میر قمرالدین خان فتح جنگ نظام الملک آصف جاہ مغفرت مآب	۱۰۸۳ھ ۱۴ ربیع الاول	۱۱۳۳ھ	۱۱۶۱ھ الثانی ۴ جمادی	۷۹	۲	۱۰	۲۸	۰	۰
۲	نواب میر احمد خان ناصر جنگ نظام الدولہ ۵۱ (شہید) خلف دوم مغفرت مآب۔	۱۱۲۴ھ ۱۸ محرم	۱۱۶۱ھ ۹ جمادی ثانی	۱۱۶۴ھ ۱۷ محرم	۰	۰	۰	۲	۷	۸
۳	نواب ہدایت محی الدین خان مظفر جنگ	۰	۱۱۶۴ھ ۱۷ محرم	۱۱۶۴ھ ۱۷ ربیع الاول	۰	۰	۰	۰	۲	۰
۴	نواب سید محمد خان صلابت جنگ آصف الدولہ امیر الممالک خلف سوم نواب مغفرت مآب ۵۲	۰	۱۱۶۴ھ ۱۸ ربیع ا	۱۱۷۵ھ ۱۴ ذی حجہ	۱۱۷۷ھ ۲۰ ربیع	۰	۰	۱۱	۸	۲۶
۵	نواب میر نظام علیخان فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ ثانی غفران مآب	۱۱۴۶ھ یکم شوال	۱۱۷۵ھ ۱۴ ذی حجہ	۱۲۱۸ھ ۱۷ ربیع ۲	۷۱	۶	۱۶	۴۲	۴	۳
۶	نواب سکندر جاہ میر اکبر علیخان آصفجاہ ثالث مغفرت منزل	۱۱۸۳ھ یکم رجب	۱۲۱۸ھ ۲۲ ربیع ۲	۱۲۴۴ھ ۱۷ ذیقعدہ	۶۲	۴	۱۶	۲۶	۶	۲۵
۷	نواب ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر	۱۲۰۴ھ ۲۴ رمضان	۱۲۴۳ھ ۲۰ ذیقعدہ	۱۲۷۳ھ ۲۲ رمضان	۶۴	۱۱	۲۸	۲۸	۱۰	۲
۸	نواب افضل الدولہ میر افضیلت علیخان آصفجاہ خامس مغفرت مکان ۵۳	۱۲۴۳ھ ۲۰ ربیع ا	۱۲۷۳ھ ۲۴ رمضان	۱۳۰۵ھ ۱۳ ذیقعدہ	۴۲	۷	۱۳	۱۲	۱	۱۹
۹	**نواب میر محبوب علیخان بہادر** ۵۴ مظفر الملک آصفجاہ سادس	۱۲۸۳ھ ۵ ربیع ۲	۱۳۰۵ھ ۱۳ ذیقعدہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

(نوٹ) ۵۱ شہید ہوئے ۵۲ بیدر میں وفات ہوئی اور وہیں دفن ہوئے ۵۳ قلعہ محمد آباد بیدر میں پیدا ہوئے
۵۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ اور رمضان کو بموجودگی ویسرائے گورنر جنرل لارڈ رپن آپ کے حکمرانی کے رسومات ادا ہوئے

صرف خاص کی ابتدا۔ اور تاریخی وضروری امور

فصل ۴

عہد نواب ناصر الدولہ غفران منزل مین صرف خاص کی بنیاد ایک جدید طور پر قایم کی گئی کیونکہ مالک ریاست کے اخراجات اقربا۔ دربار۔ وغیرہ کے مصارف کیلیے خزانہ عامرہ سے ایک لقدر رقم ہمیشہ گذرانی جایا کرتی تھی جسکو غفران منزل نے اپنے عہد حکومت مین ان ہی اخراجات کے ایک حصہ کے معاوضہ مین چند تعلقات علیحدہ کرکے صرف خاص کے نام سے موسوم فرمایا تھا۔ اس کا خاص سبب یہ تھا۔ کہ اُس وقت تک قدیم طرز پر تحصیل وصول کا قاعدہ جاری نہ تھا جسکی وجہ سے خزانہ عامرہ مین ہر وقت کثیر رقم کے ملنے مین تعویق ہوا کرتی تھی رفتہ رفتہ اس مین اور کئی قسم کی زمینات۔ قطعات۔ دیہات وغیرہ شامل ہوتے رہے جسکی مجملاً تفصیل لکھی جاتی ہے۔

۱۔ حضرت ..... کے بذاتہ خرید زمینات و قطعہ جات وغیرہ۔ ۲۔ بیگمات و دیگر اقربا کے زر خرید قطعہ جات وجاگیرات وغیرہ جن کے انتقال کے بعد کوئی خاص وارث نہوتا تھا۔ ۳۔ وہ تعلقات صرف خاص جو ۱۲۶۳ف مین اضلاع دیوانی مفوضہ سرکار عظمت مدار کے ساتھہ شامل ہوگئے تھے اور ۱۲۷۱ف مین جب اُن اضلاع مفوضہ ملک امانی برار سے دو ضلع مسترد ہوئے تو ان ہی اضلاع مسترده سے چند تعلقات صرف خاص مین بھی شامل ہوئے۔ ۴۔ سمستان شورا پور یہہ وہی سمستان شورا پور ہی جسکا راجہ سرکار عالی کا خراج گزار تھا اور جس نے ۱۸۵۷ء مین سرکار انگریزی سے بغاوت کی تھی جس مین سرکار عالی کی فوج کنٹنجنٹ بھی گئی تھی بعد ضبطی سمستان مذکور سرکار انگریزی نے سرکار عالی کے تفویض کیا جسکی اُسوقت عہ ۱۲۶۷ف ۱۸۵۷ء کلدار آمدنی تھی ۵۰۔ اُسوقت سے اِس زمانہ تک اسیطرح قطعہ جات جاگیرات وغیرہ صرف خاص مین داخل ہوا کرتے ہین۔

ابتدائی انتظام

صرف خاص کا انتظام ناصر الدولہ غفران منزل اور نواب افضل الدولہ مغفرت مکان کے عہد مین خاص ذات حضرت ..... سے متعلق تھا۔ اور امرا و متمول اشخاص اسکا انتظام کرتے تھے علاوہ بریں جو طریقہ علاقہ دیوانی مین مالگذاری کا تھا وہی طریقہ صرف خاص کے تعلقات مین بھی جاری تھا

بعد انتقال نواب افضل الدولہ مغفرت مکان صرف خاص کا اہتمام علاقہ دیوانی سے متعلق ہوا۔ اسوقت سالار جنگ اول مدار المہام نے جو پوچھنا بالغی اعلیحضرت ..... نائب ریاست بھی تھے تعلقات صرف خاص کا انتظام اُن جدید اصول پر کیا جن پر اضلاع دیوانی کا انتظام ہوا تھا علاوہ اس کے اور بہت سی اسمین مفید اصلاحین کین۔ چنانچہ ۱۲۷۸ف مین صرف خاص کے دو ضلعے ایک ضلع اطراف بلدہ اور دوسرا پالم مقرر کیا۔ اور اُن پر ایک ایک تعلقدار ماہوار یاب مقرر کیا گیا۔ اخراجات صادر سہ بندی کا طریقہ موقوف ہوا۔ نگرانی کے لیے بھی ایک عہدہ دار مقرر ہوا جو ناظم مداخل مہتمم تعلقات صرف خاص کے نام سے موسوم تھا۔ علاقہ دیوانی کے محکمجات کیطرح عدالت۔ کوتوالی۔ تعمیرات۔ صفائی۔ مدارس وغیرہ اضلاع صرف خاص مین بھی قایم کیے گئے اور صرف خاص کا علیحدہ دفتر بھی ۲۲ خورداد ۱۲۷۸ف مین قایم کیا گیا۔ جسکے مہتمم اکرام جنگ بہادر الدولہ ہوئے۔

۱۲۷۹ف مین ایک مستقل عہدہ دار مقرر ہوا جو معتمد صرف خاص کے نام سے موسوم ہوا۔

بعد مسند نشینی اعلیحضرت نے بموجب عملدرآمد قدیم بنفس نفیس صرف خاص کے کاغذات ملاحظہ فرمانا شروع کیے۔ اُسوقت تک جس قدر فرامین اور احکامات صادر ہوا کرتے تھے وہ ارشادات زبانی اور مختلف ذرایع سے صادر ہوتے تھے۔ اور ایسے احکام کے منضبط رکھنے اور اجرائی احکام کے لیے کوئی خاص عہدہ دار مقرر نہ تھا۔ لیکن مسند نشینی کے چار ماہ بعد پیشگاہ سرکار سے حکم ہوا کہ معتمدی صرف خاص کے کاغذات معتمد حضرت کے ذریعہ سے پیش ہوا کرین۔ اور اسجگہ پر موتمن جنگ بہادر (سید حسین بلگرامی) کا تقرر ۱۴ شعبان ۱۳۰۱ھ کو عمل مین آیا۔

انتظامات مین وقتاً فوقتاً ردوبدل بھی ہوا کیا۔ چنانچہ ۱۲۹۳ف مین ناظم مداخل مہتمم تعلقات صرف خاص کا عہدہ موقوف کیا گیا۔ اور اُس کا عملہ صدر المہام سرکار عالی کے دفتر مین شریک ہوا۔ اور جب ۱۲۹۹ف مین صدر المہامی بھی موقوف ہوئی۔ اور مجلس مالگزاری قایم ہوئی تو یہہ عملہ مجلس مالگزاری منتقل ہوا۔ صرف خاص کے اکثر تعلقات متفرق طور پر فاصلہ سے واقع تھے اِس وجہہ سے اہالیان اضلاع صرف خاص کی پورے طور پر نگرانی نہین ہوسکتی تھی چنانچہ اس وقت کے دفعیہ کے لیے

سنہ ۱۲۹۵ ف مین ایک مجلس قایم ہوئی جسکے میر مجلس نواب مکرم الدولہ تھے۔ اور قدیر جنگ۔ مقرب جنگ۔ دستور رتنجی۔ سیاحی الدین صاحب۔ انتصار جنگ۔ ارکان مقرر ہوئے۔ اس مجلس نے دو تجویزین پیش کین۔ ۱۔ صرف خاص کے جو تعلقات دیہات علاقہ دیوانی کے جن اضلاع یا تعلقات کے قریب واقع ہون اُنہین اضلاع و تعلقات مین شامل کر دیئے جائین ۲۔ اُن تمام تعلقات و دیہات کا معاوضہ محاصل کے لحاظ سے دیوانی کے اُن تعلقات اور دیہات کے ساتھہ کیا جائے جو صرف خاص کے تعلقات کے متصل واقع ہون۔

سالار جنگ اول نے پہلی تجویز منظور فرمائی۔ اور آخر کی نسبت حکم دیا کہ اعلیحضرت جس وقت عنانِ حکومت اپنے ہاتھہ مین لین اُس وقت اپنی رائے باصواب سے اس تجویز کو جاری فرمائین۔

اسطرح سے تعلقات صرف خاص کی کئی حیثیتین ہوگئین۔ کچھہ تو اضلاع دیوانی سے متعلق ہوگئے۔ اور کچھہ پہلے ہی سے امرا پایگاہ کے تحت مین تھے۔ اور باقی تعلقات اضلاع صرفخاص کہلاتے تھے۔ علاوہ ازین اور چند تعلقات امانی صرف خاص و جمعیت صرف خاص کے نام سے پایگاہ مین تھے۔ جمعیت صرف خاص کے محاصل سے شاگرد پیشگان اور جمعیت صرف خاص کے مفوضہ علاقہ ہذا کے اخراجات ادا ہوتے تھے۔

جو تعلقات صرف خاص علاقہ دیوانی سے متعلق تھے ان کا محاصل خزانہ عامرہ مین جمع ہوتا تھا اور اُس کے اخراجات ملازمان صرف خاص کی ماہواریات اور حضرت کی فرمان کے بموجب خزانہ عامرہ سے صرف ہوتے تھے چنانچہ سمستان شولاپور کا محاصل صالہ ۱۲۹۸ف ۸۹/۸ (معادل کلدار) خزانہ عامرہ ہی مین جمع ہوتا تھا اور وہین سے خرچ ہوتا تھا۔ جو تعلقات امانی صرف خاص امرا پایگاہ کے تحت مین تھے اُن کی آمدنی خزانہ صرف خاص مین کم و بیش داخل ہوتی تھی۔ لیکن یہہ تعلقات صرف خاص بموجب فرمان اعلیحضرت مورخہ ۱۰ رجب سنہ ۱۳۲۱ نواب ظفر جنگ شمس الملک بہادر نے صرف خاص مین تعلقہ کہڑکہ۔ حیات نگر۔ احمد آباد وغیرہ۔

سلطان باغ - اور نواب سلطان الملک بہادر نے پیشکش ہمنا باد - اوپل وغیرہ داخل کردیئے - کام

جب ۱۳ - مہر ۱۲۹۳ف کو مجلس نظم مداخل و مخارج صرف خاص مقرر ہوئی اور ناظم مداخل محاسبہ عہدہ قایم ہوا - تو اُس وقت ذریعہ معتمد مدار المہام نشان (۱۰۲) سنہ ۱۳۰۲ھ تعلقات صرفخاص کی نگرانی عہدہ داران دیوانی سے علیحدہ کیگئی - اور اون کا تعلق معتمد صرف خاص سے کیا گیا - اس مجلس کے میر مجلس سی کلارک صاحب تھے - اور بہدر الدولہ نائب میر مجلس مقرب جنگ اقبال یار جنگ - قدیر جنگ - ارکان - سید یوسف الدین معتمد مقرر ہوئے لیکن ۱۸ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ کو میر مجلسی صرف خاص کی صدارت کو اعلیحضرت نے بذات خود زینت بخشی تو نائب میر مجلس کا عہدہ موقوف ہوا اور سب ارکان مساوی المرتبہ اور اُنکی تنخواہ ۱۱۰۰ مقرر ہوئی -

حضرت کے جلوس کے بعد پھر ناظم مداخل کا عہدہ قائم ہوا - اور جو عملہ مجلس مالگذاری مین شریک کیا گیا تھا وہ پھر ناظم مداخل کے عملہ مین شریک ہوا - اور اس جگہہ پر یکم اسفندار ۱۲۹۴ف کو قدیر جنگ کا تقرر ہوا -

انتظامات

انتظامات صرف خاص کی ابتدا سے اسوقت تک کوئی ایسی یادداشت نہین دستیاب ہوئی جس سے اس امر کا پورے طور پر انکشاف ہوتا کہ باعتبار اراضی محکمہ جات اور قوانین کیا کیا ردوبدل ہوا - اور کون کون مفید اور ضروری اصلاحین وقتاً فوقتاً عمل مین آتی رہین - تاہم اس قدر پتہ چلا ہی کہ اس علاقہ مین پیمایش بھی کی گئی - اور ان تعلقات مین عموماً طریقہ رعیتواری جاری ہی - صرف چند سررشتہ اراضی اور منقطعہ جات ہین - اور اضلاع اطراف بلدہ مین مثل اضلاع دیوانی تعلقدار اول - دوم - سوم مقرر ہین جن کے تحت مین تحصیلدار بھی ہین - اور مالی مقدمات کے فیصلون کا مرافعہ معتمدی مال مین سُنا جاتا ہی - اور جن تعلقداران دیوانی کی نگرانی مین تعلقات صرف خاص ہین - اُن کے مالی فیصلہ جات کا مرافعہ صوبہ دارون کے محکمہ مین ہوتا ہی - اور صوبہ داروں کے فیصلہ جات کا مرافعہ معتمد مالگذاری مین ہوتا ہی - سررشتہ انعام کا تعلق بھی مال سے ہی - اور کل قوانین مروجہ علاقہ دیوانی تمام تعلقات صرف خاص مین جاری ہین جن کا پتہ

اُن احکام اعلیحضرت سے لگتا ہی جو وقتاً فوقتاً مجلس صرف خاص کے نام صادر ہوا کیے ہین اسمکہ اس طرح جمعیت کو توالی - صرف خاص بھی ناظم کوتوالی علاقہ دیوانی کے زیر نگرانی ہی - اور صرف خاص مین مہتمم - امین - نائب امین - مقرر ہین -

عدالت دیوانی و فوجداری -

دیوانی فوجداری کی عدالتین بھی اضلاع و تعلقات صرفخاص مین کافی تعداد مین قایم ہین - اور یہہ عدالتین مجلس عالیہ عدالت کی زیر نگرانی ہین - اور تحصیلدارون کے فیصلہ کا مرافعہ ضلع کی عدالتون مین اور صوبون کی عدالتون مین ہوتا ہی مگر ضلع اطراف بلدہ کی عدالت کا مرافعہ مجلس عالیہ عدالت مین ہوتا ہی -

کاغذ مہور

کاغذ مہور صرف خاص کا علاوہ طبع ہوتا ہی - اور عدالتی و مالی محکمون مین جاری ہی - جس کی آمدنی خزانہ صرف خاص ہی مین جمع ہوتی ہے -

صفائی

صفائی اضلاع دیوانی تعمیرات عامہ کے زیر نگرانی ہی - اسوجہ سے صفائی تعلقات صرف خاص بھی اس ہی علاقہ کی زیر نگرانی ہے - صرف قلعہ محمد نگر کی صفائی کا انتظام علحدہ ہی - جسکے لیے ایک مہتمم مقرر ہی -

ٹپہ خانہ

اضلاع صرفخاص اور تعلقات مین جابجا سرکار عالی ہی کے ٹپہ خانہ جات قایم ہین -

دواخانہ

تعلقات صرف خاص مین حکما مقررین اور دواخانہ جات قایم ہین - جسکے اخراجات خزانہ صرف خاص سے ادا ہوتے ہین -

تعلیمات

مدارس بھی تعلقات صرف خاص مین کافی تعداد مین قایم ہین - جن کی نگرانی ناظم تعلیمات علاقہ دیوانی کے متعلق ہی - ان مدارس مین انگریزی - فارسی - اردو - تلنگی - مرہٹی - اور تعلیم قرآن مجید ہوتی ہے - جس زمانہ مین مردم شماری ہوئی ہی اُس وقت ۱۸ جدید مدرسہ اور کھولے گئے - جن مین مدرسہ منصبداران بھی شامل ہے جو خاص بلدہ مین ہی -

فوج

اس فوج صرف خاص مین چند سررشتہ مثل ۱ - جمعیت صرف خاص - ۲ - ملازمان متفرق - ۳ - جمعیت گرد - ۴ - احشام قلعہ - سلح خانہ جات داخل ہین - اور اسمین سوار - بارگیر - جوانان بار

عرب - جوانان حبش - جوانان مولد - جوانان علی نحول - جوانان خاص بردار - اور جوانان لوہ شریک ہین - جن کی مجموعی تعداد تقریباً ۸ ہزار تک ہی - اسکے متعلق توپین - ہاتھی - پالکی - سیانے گھوڑے بیل وغیرہ بھی ہین - یہہ جمعیت بیقاعدہ اور قدیم طریقہ کی ہی - صرف ایک پلٹن اسمین ہی جو کسیقدر منتظم ہی - جس کو غفران منزل کے عہد مین کپتان جان فنگلاس صاحب نے تیار کیا تھا - اور اب نواب ممتاز الدولہ بہادر کے تفویض ہی اور باقی جمعیت کا انتظام ایک افسر سے متعلق ہی جو ابتدا مین مہتمم کل جمعیت صرف خاص تھا - مجلس کے تقرر کے قبل جمعیت صرف خاص مین دو اور دفتر تھے -

دفتر شمل — اس کا یہہ کام تھا کہ جو لوگ ملازم ہوتے تھے اُن کی اسناد یعنی سیاہہ و گوشوارہ وغیرہ مرتب کرے -

دفتر اضافہ — اس کا یہہ کام تھا کہ جو اسناد مرتب ہوتے تھے اُنکو اصل اسم کے ساتھ مقابلہ کرکے دیکھے - یہہ دونون دفتر تقرر مجلس سے غرہ آذر ۱۲۹۵ف سے موقوف ہوئے - اور چہرہ شمل کا کام دفتر مہتمم جمعیت مین داخل ہوا - اور داخلہ کا کام مجلس سے متعلق ہوا -

جمعیت عہدہ داران غیرہ — جمعیت کے عہدہ دارون کو پہلے سرکردہ کہتے تھے جس مین امرا یا جاگیردار منصب دار وغیرہ معزز لوگ ہوتے تھے بعض امرا کو بطور رعایت تفویض تھی - اور یہہ جمعیت اُن امرا کا ذاتی کام کرتی تھی علاوہ اسکے کچھہ دوسرے لوگون کو بطور اعزاز تفویض تھی - جسکا تھوڑا حصہ ان لوگون کا خانگی کام بھی کرتا تھا - اور باقی حصہ صرف خاص کی نوکری مین مصروف رہتا تھا - تاہم کوئی خاص قاعدہ مقرر نہ تھا - نواب سالار جنگ اول نے باتفاق امیر کبیر یہہ قرار دیا کہ فیصدی ۵ شخص سرکردون کے خانگی کام انجام دین - اور باقی صرف خاص کی نوکری کرین - یہہ سرکردے نوبت بہ نوبت دیوڑھی مین نشیگاہون پر حاضر رہتے تھے بعد اُس کے جب نشست کا طریقہ موقوف ہوا تو صرف لنگر (محرم مین) مین وہ سرکردے حاضر ہوتے ہین - ان سرکردونکی کوئی تنخواہ معین نہ تھی - صرف جوانان علی نحول کے سرکردون کو فیصد جوان ۵ ماہوار تھی - اسمین آدھہ آنہ بخشی گری کے

وضع ہوتے تھے - اردی بہشت سنہ ۱۲۸۶ف مین سالار جنگ اوّل نے اس تحریر کے عیوض مین سرکردون کی تنخواہین مقرر کین (زاید سے زاید ۱۵ سالی اس کے قبل سکہ چلنی مروج تھا) جسکا عمل یکم مہر سنہ ۱۲۸۳ف سے منسوخ ہوا - سپاہیونکی تنخواہ عموماً للعہ سے لعہ تک تھی -

جمعیت گرد — یہہ جمعیت ڈیوڑہی مبارک کے اطراف مین پہرہ دیتی ہے - اور اب نواب ستاج جنگ بہادر کی نگرانی مین ہے -

احشام قلعہ — قلعہ محمد نگر یہہ قلعہ ایک قلعہ دار کی نگرانی مین تھا - مگر اب نواب افسر الملک بہادر کی نگرانی مین ہے عام لوگون مین یہہ قلعہ گول کنڈہ مشہور ہے -

سلح خانہ — دو خاص سلح خانہ ہین - اسلح خانہ قدیم - اس مین وہ ہتیار ہین جسکا استعمال حضرت دربار وغیرہ مین فرماتے ہین اور اس مین بطور یادگار قدیم ہتیار موجود ہین - جو سلاطین مغلیہ سے عنایت ہوتے رہے اسی سلحہ خانہ مین جہانگیر پسند تلوار ہے جو آصف جاہ مغفرت مآب کو عنایت ہوئی تھی اس تلوار کی ذات جنوبی فرانسیسی راست خم ہے - قیمت کی روایت یون ہے کہ اسکا فولاد فی رتی مار روپیہ کا ہے

۲ - سلح خانہ جدید - اس مین شکار وغیرہ کے اور وہ ہتیار ہین جو یورپ کی صناعی سے ہین یہہ سلح خانہ نواب افسر الملک بہادر کی نگرانی مین ہے -

عدالت ۳ — مہتمم صرف خاص کے تحت ایک عدالت بھی تھی جس مین ملازم صرف خاص کے دیوانی فوجداری مقدمات کا فیصلہ ہوتا تھا - مگر اب علاقہ دیوانی کی عدالتون مین ایسے مقدمات رجوع ہوتے ہین اور صرف مقدمات کا تعلق اس سے ہے -

آبان سنہ ۱۲۹۵ف سے جمعیت کا داخلہ شروع ہوا - یہان سپاہیون اور عہدہ دارون کی جایداد موروثی خیال کی جاتی ہین - جب ایسا کوئی شخص مرتا ہے تو اسکا وارث اُس جگہہ مقرر ہوتا ہے بحالت نابالغی اوس کے عیوضی کا تقرر ہوتا ہے اور اس حالت مین دونون نصف نصف تنخواہ پاتے ہین اس جمعیت صرف خاص سے ملازمان رعایتی اور وظیفہ خواران کی ماہواری دی جایا کرتی تھی - مگر ذیحجہ سنہ ۱۳۰۳ھ سے اُسکا تعلق خزانہ صرف خاص سے کر دیا گیا -

کارخانجات — یہ اُس وقت سے قایم ہین جبکہ ریاست ابدمدت قایم ہوئی - اسکے علاوہ قدیم سے شاہان عجم کی

ذاتی اخراجات کے لیے ایسے کارخانون کے قیام کا ثبوت ملتا ہے۔ جب سلاطین مغلیہ کی حکومت ہند مین قایم ہوئی تو اس مین اور بھی ترقی ہوئی اور جدید کارخانے بھی قایم کیے گئے۔ جن کے آئین و قواعد بھی مرتب ہوئے[۱]۔ اسطرح اس ریاست ابد مدت مین بھی کارخانہ جات قایم ہین حضرت جلوس کے بعد کارخانجات کی نگرانی پر ایک صدر عہدہ دار مقرر فرمایا جسکے عہدہ کا نام ناظم دردولت تھا اور اس عہدہ پر سی کلارک صاحب جو اتالیق حضرت بھی تھے مقرر ہوئے لیکن ۱۲ شہریور ۱۳۹۳ف کو مجلس کے تقرر سے صرف یہہ عہدہ ٹوٹ گیا۔ وہ کارخانے یہہ ہین۔

باورچی خانہ جات۔ اس مین انگریزی یعنی میز خانہ مبارک۔ اور مغلئی باورچی خانہ داخل ہین۔ تنبول خانہ توشکخانہ۔ خوشبوخانہ۔ محلات۔ فراش خانہ۔ شمع وچراغ خانہ۔ مشعل خانہ یہہ دونون ایک ہین مگر دو نام سے مشہور ہین۔ اصطبل۔ بگھی خانہ۔ بنڈی خانہ۔ رتھہ خانہ۔ فیل خانہ۔ شتر خانہ۔ یہہ ۶۔ آذر ۱۳۱۳ف کو تخفیف کیا گیا۔ دواخانہ جات۔ اسمین انگریزی ڈاکٹر اور حکما مقرر ہین۔ گاؤ خانہ۔ گوسفند خانہ کیسک خانہ۔ شکارخانہ جات ۶ آذر ۱۳۱۳ف کو تخفیف کیا گیا۔ شکارگاہ۔ ۱۵ خورداد ۱۳۱۴ف کو اسکی نگرانی نواب افسر الملک بہادر کو تفویض ہوئی۔ مباشات و کنیہ جات خدمتی (چوبداران۔ شاگرد پیشہ سرکاری ملاح کہار) ابتدا مین ہر کارون کی تعداد زائد تھی۔ اور وہ اکثر امرا کے مکان پر متعین تھے ان مین سے بعد تخفیف اب ۱۲۵۔ باقی رکھے گئے ہین۔

تعمیرات

اس مین کئی سررشتہ ہین۔ تعمیرات محلات مبارک۔ تعمیرات تعلقات صرف خاص۔ صفائی تعلقات صرف خاص۔ صفائی قلعہ محمد نگر۔ بازارات صرف خاص۔ پہلے تعمیر محلات وغیرہ مختلف عہدہ دارون کے ذریعہ سے ہوتی تھی ۱۲۸۶ف مین سالار جنگ اول نے مہتمم صرف خاص کا عہدہ قایم کیا۔

حضرت کے محل شہر مین ۴ ہین۔ ۱خلوت۔ ۲۔ حویلی قدیم۔ ۳ حسینی محل۔ ۴۔ سردار محل

---

[۱] دیکھو آئین اکبری جلد اول۔

نمبر ۱ و ۲ مین متعدد مکانات ہین۔ اس کے علاوہ بیرون بلدہ مین اور عمارات عالیشان بھی ہین جنکی تفصیل باب عمارات مین علیحدہ لکھی گئی ہے۔

بازارات

صرف خاص مین کئی بازارات ہین جن کی آمدنی اس ہی علاقہ مین جمع ہوتی ہے۔

عمارات واقع باغات

بلدہ اور اطراف بلدہ مین متعدد باغ ہین جس مین ایک یا اس سے زاید مکانات موجود ہین ان کل مکانات کا تعلق مہتمم تعمیرات صرف خاص سے ہے۔

صفائی قلعہ محمد نگر

مہتمم صفائی قلعہ محمد نگر کے متعلق وہان کی کل عمارات شاہی کی نگہداشت ہے۔ اور تعمیر و ترمیم عمارات متفرق و سڑکہائے اندرون قلعہ مع نگہداشت گنبدہائے قطب شاہیہ ہے۔ یہہ گنبد بیرون قلعہ واقع ہین جو قطب شاہی سلاطین اور اُن کی بیگمات کے ہین۔ ان کی درستی اور نگہداشت کے لیے ایک بیش قرار رقم سالانہ مقرر ہے۔ بلدہ مین بھی چند بازارات علاقہ صرف خاص سے تعلق رکھتے ہین لیکن ان کی تعمیر و نگہداشت مہتمم تعمیرات محلات سے ہے۔ تعمیر وغیرہ کی برآوردات قدیم طریقہ پر مرتب ہوا کرتی تھین جس مین نقشہ وغیرہ نہین ہوتے تھے۔ اور یہہ برآوردین معتمد تعمیرات عامہ کے دفتر مین بغرض تنقیح جایا کرتی تھین جو بوجہ ناقص ہونے کے تنقیح کنندہ کو دقت مین ڈالتی تھین۔ اس نقص کے دفع کرنے کے لیے ۱۲ شوال ۱۳۰۳ھ کو میر کاظم علی صاحب (سابق مہتمم صفائی بلدہ) کا تقرر ہوا۔

صرف خاص فینانس صر

اس مین تقریباً مندرجۂ ذیل سررشتہ شامل ہین محاسبی۔ تقسیم محلات مبارک۔ خزانہ صرف خاص[۱] خزانہ جیب خاص۔ منصب رکاب۔ وظیفہ۔ ملازمان رعایتی۔ اس علاقہ کی آمدنی کے دو بڑے ذریعہ تھے۔ یعنی محاصل۔ تعلقات صرف خاص۔ اور وہ رقم جو علاقہ صرف خاص کے مصارف کیواسطے خزانہ عامرہ سے خزانہ صرف خاص مین داخل ہوتی تھی۔ اور انتظام جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے۔ ۱۲۹۵ف سے قبل چار ذریعون سے ہوتا تھا۔ ۱۔ مجلس انتظام صرف خاص۔ ۲۔ مدار المہام سرکار عالی۔ ۳۔ نواب شمس الامرا امیر کبیر خورشید جاہ مرحوم۔ ۴۔ نواب وقار الامرا اقبال الدولہ مرحوم۔ اور

[۱] پہلے چار خزانہ تھے اُن کو توڑ کر خزانہ صرف خاص مین شریک کیے گئے۔

آمدنی صرف خاص کی دو قسمین تھین۔ اول وہ جو خاص قسم کے محاصل کی رقم تھی دوسری وہ جو سرکار عالی سے عام محاصل مین سے علاقہ صرف خاص کے اخراجات کیلیے دیجاتی تھی۔ اس قسم کے محاصل جسکا ذکر ابھی کیا گیا ہے۔ اُسکی تفصیل مختصراً یہہ ہے۔

۱۔ محاصل سمستان شورا پور۔ جسکے بارے مین اول لکھا جا چکا ہے۔ ۲۔ پٹی کاسال۔ یہہ عباس علیخان عرض بیگی کی جاگیر تھی جو ۱۲۶۸ف مین ضبط ہوئی۔ ۳۔ پٹی دیگانون جاگیر۔ اور چیتا پور جو نواب عسکر جنگ کی جاگیر ہے۔ مگر اسکا چوتھہ اور پٹی دیگانون کی آمدنی دونون ملکر خزانہ صرف خاص مین داخل ہوتی ہین۔ ۴۔ پرگنہ کلیگو یہہ پشوتم داس کی جاگیر تھی جو علاقہ دار راجہ نصیبو پرشاد کے تھے۔ ۵۔ ابتدا مین بطور تعہد گروڑ گیری کا انتظام تھا۔ اس وجہ سے اُسکی سالانہ رقم صرف خاص مین داخل ہوتی تھی۔ سالار جنگ اول نے اس رقم مین اور بیشی کی اور گروڑ گیری کا تعلق علاقہ دیوانی سے کر دیا۔

جو رقم عام محاصل ریاست سے داخل ہوتی تھی اُسکے بھی دو قسمین تھین۔ ایک نقد۔ دوسری مین مصارف صرف خاص ادا ہوتے تھے۔ اور یہہ کل رقم جو خزانہ عامرہ سے صرف ہوتی تھی وہ داخل حضور پر نور مین لکھی جاتی تھی۔ جب اعلیحضرت نے جلوس کے بعد فینانس کی حالت پر غور فرمایا تو ۱۲۹۲ف مین اُس وقت کی حساب کے رو سے صرف خاص کا خرچ زاید تھا۔ اس لیے حضرت کے حکم سے ایک مجلس قایم ہوئی۔ اوس نے غرۂ ذیقعدہ ۱۳۰۳ھ تک کارروائی کی اور ایک کثیر رقم کی بچت نکالی۔

تقسیم تنخواہ محلات

محلات کی تنخواہ دفتر تقسیم محلات سے تقسیم ہوتی ہے جس کی تفصیل تقریباً یہ ہے۔ ۱۔ محلات (بیگمات خاص حضرت۔ و بیگمات فرمانروایان سابق) ۲۔ مرشد زادگان۔ ۳۔ اقربا حضرت ۴۔ ملازمان محلات۔ ۵۔ متفرقات۔

منصبدار

منصبدارون کا طبقہ وہ طبقہ ہے جس مین اکثر منصبدار اُن لوگون کی اولاد سے ہین جو دولت آصفیہ کے ساتھہ عہد بعہد کارگزاریان کر چکے ہین۔ ایسے لوگ جو ماہوار پاتے ہین وہ موروثی ہین۔ اور بعض منصبدار خاص کامون پر متعین ہین انہین اس ماہوار کے

علاوہ اضافہ بھی ملتا ہے ۔ اور بلازمین کو وظائف بھی دیئے جاتے ہین جس مین ۔ ۱۔ وظائف معاوضہ خدمت ۲۔ وظائف معذوری ۳۔ وظائف پیرانہ سالی ۔ ۴۔ وظائف ترک ملازمت وظائف غیر معمولی یعنی رعایتی پانے والے لوگ بھی ہین ۔

پیشتر ریاست کے حسابات قدیم سیاق کے طریقہ پر رکھے جاتے تھے ۔ لیکن یکم مہر سنہ ۱۲۸۸ف سے جب دستور العمل حساب علاقہ دیوانی مین جاری ہوا ۔ تو یہان بھی وہی طریقہ سنہ ۱۲۸۹ف سے مروج ہوا ۔ علاقہ دیوانی مین ریاست کے مداخل و مخارج کے موازنہ کی ترتیب سنہ ۱۲۸۸ف سے شروع ہوگئی تھی ۔ اس بنا پر صرف خاص مین بھی سنہ ۱۲۹۱ف سے موازنہ مرتب ہونا شروع ہوا علاقہ دیوانی کی طرح اس علاقہ کا موازنہ طبع نہین ہوتا ۔

ناظم مقدمات محلات مبارک

ناظم مقدمات محلات کا ایک محکمہ پہلے تھا جس مین بحیثیت مدعی یا مدعی علیہ اہل محلات ہوتے تھے اور فریقین کی رضامندی سے فیصلہ کا اجرا ہوتا تھا ۔ لیکن غرہ آذر سنہ ۱۲۹۸ف سے یہہ عہدہ موقوف ہوا ۔ اور ناظم تقسیم محلات کو یہہ اقتدار دیا گیا کہ محلات مبارک کے مقدمات تبراضی طرفین طے کرین ۔ نارضامندی کی حالت مین فریقین کو اختیار ہے کہ دیوانی کی عدالتون رجوع ہون ۔

اجازت نامہ

پہلے برآوردات تنخواہ وغیرہ خزانہ صرف خاص مین بھیجی جاتی تھین جہان سے رقم ایصال ہوا کرتی تھی ۔ لیکن مجلس کے تقرر کے بعد یہہ طریقہ موقوف ہوا ۔ اور ماہ دی سنہ ۱۲۹۵ف سے رقم خزانہ صرف خاص سے محاسبی کے اجازت نامون پر دی جانے لگی

دیگر سررشتہ جات

صرف خاص مین سررشتہ فینانس کے متعلق ذیل کے سررشتے بھی شامل ہین ۔ کوٹھہ جات اعراس ۔ نیازات ۔ صدقات ۔ دعاگویان ۔ سیاہہ مبارک ۔ کتب خانہ ۔ مطبع ۔ ارباب نشاط عام کارروائی جیسا کہ پہلے لکھا جاچکا ہے کہ قواعد و ضوابط علاقہ دیوانی صرف خاص مین نافذ ہین اسطرح کم و بیش ان سررشتون مین بھی مروج ہین ۔ غرضکہ صرف خاص کے جمیع انتظامات عدالتی ۔ کوتوالی ۔ تعمیرات ۔ صفائی ۔ تعلیمات اور ان کے جس قدر متعلقات ہین وہ سب

علاقہ دیوانی کے محکمجات کے اصول پر نہایت ہی عمدگی سے قایم ہین۔

ابتدا سے اس وقت تک علاقہ صرف خاص مین جو عہدہ دار مقرر ہوئے ہین۔ اُن کا جہانتک پتہ ملا ہے ہمنے سنہ واری ذیل مین تختہ درج کردیا ہے۔ آمدنی و اخراجات کا تفصیلی حال معلوم نہوسکا لیکن اسکا اندازہ یکلاکھ روپیہ کا کیا جاتا ہے۔ اور اُسکی تفصیل یہہ ہے کہ تقریباً ۵ لاکھ روپیہ سالانہ اُن تعلقات کے دیوانی سے داخل ہوتے ہین جو زیر نگرانی دیوانی ہین۔ اور بقیہ رقم تعلقات صرف خاص سے داخل ہوتی ہے۔

یادداشت ضروری

۱۔ محرم ۱۳۱۱ف کو حسب تحریک معتمد صرف خاص ٹکٹ چسپانیدنی۔ (رنگ سرخ) کے چھپوانے کی اجازت دی گئی۔ ۲۔ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ / ۱۳۱۰ف کو فرمان اعلیحضرت صادر ہوا کہ بلا توسط محکمہ تقسیم محلات بیگمات کو قرضہ دینے کی یا اشیاء رہن رکھنے کی ممانعت کی گئی جسکا نفاذ یکم شہریور ۱۳۱۰ف سے ہوا۔ اور اس کے قبل کے قرضخواہون کو حکم ہوا کہ ۴ ماہ کے اندر محکمہ تقسیم محلات پر آکر اپنے قرضہ یا رہن کی تصدیق کرالین۔

۳۔ ۶۔ آذر ۱۳۱۳ف کو حسب ذیل کارخانہ جات تخفیف مین آئے۔ ۱۔ کلب خانہ کا کچھہ حصہ ۲۔ شکارخانہ علاقہ نواب منظم خنگ کامل۔ ۳۔ شتر خانہ۔ ۴۔ طیور خانہ کامل۔

۴۔ ۱۵۔ صفر ۱۳۲۱ھ روز پنجشنبہ کو بغرض اصلاح صرف خاص کمیٹی مقرر ہوئی۔ مولوی احمد حسین صاحب معتمد پیشی و چیف سکرٹری۔ مولوی عبد الرحیم صاحب مہتمم تقسیم محلات و توشہ خانہ جات۔ مولوی محمد عثمان صاحب محاسب۔ نواب متصور الملک بہادر معتمد صرف خاص۔ نواب افسر الملک بہادر۔

۵۔ ۹۔ ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ / ۱۲ آبان ۱۳۱۱ف کو بموجب گشتی فینانس نمرہ ۳ معتمد صرف خاص نے حکم جاری کیا کہ عہدہ داران و ملازمین کی تنخواہ سے وضعات کنٹرو بیوشن کامل کیا جائے۔

۶۔ ۲۴۔ رمضان ۱۳۲۱ھ / ۱۳۱۲ف کو معتمد صرف خاص کا حکم صادر ہوا کہ برآوردات وغیرہ مین علاقہ صرف خاص کا ٹکٹ زرد رنگ کا چسپان کیا جاے اور ماہ امرداد سنہ الیہ سے اسکا عمل ہوا۔

تختہ عہدہ داران علاقہ صرف خاص

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	۲	۳	۴
	معتمد		
۱	نواب بدر الدولہ اکرام جنگ	۰	معلوم نہیں ہوئی
۲	سید عبد الرزاق	سنہ ۱۳۰۱ھ	″
	آصف نواز الملک		
۳	نواب موتمن جنگ	۲۱ شوال ۱۳۰۱ھ	″
	سید حسین بلگرامی		
۴	سید عبد الرزاق	۴ ربیع ۲ ۱۳۰۴ھ	۱۱ ربیع ۱ سنہ ۱۳۲۰ھ
	آصف نواز الملک		
۵	سید عبد الرشید منصرم	۱۱ ربیع ۱ سنہ ۱۳۲۰ھ	۲۱ صفر سنہ ۱۳۲۱ھ
	خلف آصف نواز الملک		
۶	نواب مقرب جنگ متصور الملک	۲۱ صفر سنہ ۱۳۲۱ھ	موجود
	معتمد پیشی حضرت		
۱	کرنل مارشل	۲۷ ربیع ۲ سنہ ۱۳۰۴ھ	اوایل ۵ ربیع ۲ سنہ ۱۳۰۶ھ
۲	نواب موتمن جنگ	۱۲ ج ۲ سنہ ۱۳۰۶ھ	۰
	سید حسین بلگرامی		
۳	نواب آغا مرزا	۰	۳۰ شعبان سنہ ۱۳۱۴ھ
	سرور الملک		

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	۲	۳	۴
۴	مولوی احمد حسین صاحب	سنہ ۱۳۱۴ھ	موجود
	مہتمم خزانہ صرف خاص		
۱	نواب اکرام جنگ بدر الدولہ	۲۲ محرم سنہ ۱۲۸۶ف	۲۸ رجب سنہ ۱۳۰۱ھ
۳	نواب اقبال یار جنگ ۔	۲۸ رجب سنہ ۱۳۰۱ھ	۰
۳	محبوب خان مدد گار خزانہ	۰	سنہ ۱۳۱۲ف
۴	نواب صادق جنگ بہادر	سنہ ۱۳۱۲ف	موجود
	مہتمم تقسیم محلات	۰ ۰	
۱	مہاراجہ نرائندر بہادر	۷ ج ۱ سنہ ۱۲۷۵ف	۲ ربیع ۲ سنہ ۱۲۸۲ف
	پیشکار		
۲	قادر علیخان قادر الدولہ	۱۲ ربیع ۲ سنہ ۱۲۸۲ف	۰
۳	شہسوار جنگ	ج ۱ سنہ ۱۲۹۰ف	۰
۴	نواب مقرر جنگ	۳۰ رمضان سنہ ۱۲۹۹ف	۰
	مشہور الملک ۔		
۵	کلیم اللہ خان قادر جنگ	۲۹ رمضان سنہ ۱۳۰۳ھ	۱۶ شعبان سنہ ۱۳۱۸ھ
۶	بفوض نفیس اعلیحضرت	۱۶ شعبان سنہ ۱۳۱۸ھ	۰
۷	مولوی مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب	۲۶ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ	موجود

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	۲	۳	۴
	مہتمم توشکخانہ		
۱	نواب فرخندہ یار جنگ		۱۲۹۳ھ
۲	راجہ گوپال راؤ راجندر بہادر	۱۲۹۳ھ یکم ربیع ا	یکم ربیع الاول ۱۲۹۹ھ ۲۰ جمادی الاولیٰ موجود
۳	محمد معز الدین صاحب	۱۲۹۹ھ ۲۰ ج ا	.
۴	مولوی عبد الرحیم بیگ صاحب	۱۳۲۱ھ ۱۲ صفر	.
	مہتمم تعمیرات		
۱	سید شمس الدین علاقہ پائیگاہ	۱۲۸۰ف	.

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	۲	۳	۴
۲	محمود زبیر سلطان علاقہ پائیگاہ	.	۱۲۹۹ھ ۲۰ ج ا
۳	نواب محبوب یار جنگ ناظم المہام	۱۲۹۹ھ ۲۰ ج ا	۱۳۲۵ھ ۲ شوال
۴	نواب سر تاج جنگ بہادر ناظم مخارج	۱۳۲۵ھ ۳ شوال	موجود
۱	نواب صارم جنگ عزیز الدولہ	.	۱۳۳۱ھ ۱۲ صفر
۲	نواب داور الملک	۱۳۳۱ھ ۱۲ صفر	موجود

مدار المہامان دولت آصفیہ

فصل ۵

نواب آصف جاہ اول کے عہد مین کوئی قاعدہ مدار المہامی کے متعلق مقرر نہین ہوا تھا بلکہ دولت آصفیہ کے مقتدر امرا مین سے بعض کو ملکی و مالی اور فوجی خدمتین سپرد تھین۔ یہہ طریقہ اُس زمانہ کی پراگندگی کے لحاظ سے عرصہ تک رہا۔ اور اس وجہ سے اُن سب کا ذکر سن وار کرنے سے قاصر ہین علاوہ اس کے مدار المہامون کے نامون اور خطابون کی تطبیق مین بھی دقت واقع ہوئی ہی۔ تاہم جسقدر معلومات موثقہ بہم پہونچی اُس کے اعتبار سے ایک نقشہ علیحدہ دیا گیا ہی جس مین مدار المہامون کے نام مع سن تقرر و علیحدگی اور وفات درج ہین۔

سب سے پہلے اعلیحضرت نواب آصف جاہ اول نے دیانت خان کو منصب اور خطابات خانی سے سرفراز کرکے صوبۂ برار بانضمام دیوانی محلات سرکار مقرر کیا تھا جب ناصر جنگ نے اُن کا مقابلہ کیا تو دیانت خان نواب مغفرت مآب کے مخالف ہوکر اُن کے طرفدار ہوگئے اس وجہ سے وہ خدمت سے علیحدہ کیے گئے اور اُن کی جاگیر ضبط کی گئی۔ لیکن چند روز کے بعد اعلیحضرت کا دریاے کرم جوش مین آیا اور آپ نے ۱۱۶۰ھ مین دیانت خان کی جاگیر بحال کرکے دیوانی بادشاہی صوبہ برار پر حسب سابق سرفراز فرمایا۔ بعد انتقال نواب آصف جاہ جب نواب ناصر جنگ حکمران ہوئے تو اُنہون نے دیانت خان کے پچھلے حقوق کا لحاظ کرکے اُنہین برار سے طلب کیا اور منصب۔ علم۔ نقارہ دیگر خدمت دیوانی سے سرفراز فرمایا۔

۱۱۶۴ھ مین جب نواب ناصر جنگ شہید ہوئے اور نواب ہدایت محی الدین خان مظفر جنگ بجیرہ آصف جاہ اول مسند نشین ہوئے تو انہون نے راجہ رام داس عرف راجہ رگھوناتھ داس کی فرانسیسیون کی سفارش پر مدار المہام مقرر کیا۔ لیکن بعض سپاہیون نے جن کی تنخواہین عرصہ سے نہین ملی تھین بلوا کرکے نواح بھالکی مین انہین ۱۱۶۶ھ / ۱۷۵۲ء مین قتل کر ڈالا۔

اسکے بعد نواب سید لشکر خان ۱۱۶۶ھ/۱۷۵۲ء مین دیوان ریاست مقرر ہوئے۔ یہہ ذی لیاقت امیر حکمرانی اور کارگزاری مین بہت ہوشیار تھے۔ اُنہون نے اپنی ذاتی کوشش سے موسی رہمو فرانسیسی اور اُسکی فوج کو قلمرو آصفیہ سے خارج کردیا مگر وہ خود بھی ۱۱۶۹ھ/۱۷۵۵ء مین معزول کیے گئے۔

۱۱۶۹ھ/۱۷۵۵ء مین نواب شاہ نواز خان مدار المہام مقرر ہوئے۔ انہون نے بھی موسی رہمون کو خارج البلد کیا مگر وہ پھر آگیا اور آخر مین فرانسیسیون سے صلح ہوگئی وہ ۱۱۷۲ھ/۱۷۵۸ء مین اس جلیل الشان عہدہ سے معزول ہوکر قلعہ دولت آباد بھیجدیے گئے اور ۱۱۷۲ھ مین مارے گئے۔ نواب شاہ نواز خان کے بعد ۱۱۷۲ھ/۱۷۵۸ء مین نواب صلابت جنگ دیوان ریاست مقرر ہوئے آپ نواب مغفرت مآب کے فرزند تھے۔ جب نواب نظام علیخان آصف جاہ ثانی نواب صلابت جنگ کو قید کرکے مسند نشین ہوئے تو ۱۱۷۵ھ/۱۷۶۱ء مین انہین معزول کردیا۔

نواب آصف جاہ ثانی نے راجہ پرتاب ونت عرف وٹھل سندر کو ۱۱۷۵ھ/۱۷۶۱ء مین دیوان مقرر فرمایا۔ یہہ راجہ پرتاب ونت وہی ہین جو پونا کے جنگ مین نواب صاحب کے ہمرکاب تھے اور ۱۱۷۷ھ/۱۷۶۳ء مین دریاے گوداوری کے کنارے مرہٹون کے ہاتھہ سے مارے گئے۔

اس کے بعد نواب سید لشکر خان جو ۱۱۶۹ھ مین معزول کیے گئے تھے ۱۷۔ رمضان ۱۱۷۷ھ/۱۷۶۵ء کو دوبارہ دیوان ریاست مقرر ہوئے۔ اس مرتبہ فہرست دیوانی مین ان کا نام نواب کن الدولہ میر موسی خان درج ہے۔ اس نام اور خطاب کے ساتھہ اُن کے اختیارات بھی وسیع کیگئے سب لوگ اُن سے عزت اور محبت کے ساتھہ پیش آتے تھے ۲۶ صفر ۱۱۸۹ھ/۱۷۷۵ء کو قتل ہوئے

نواب سید لشکر خان کے قتل ہونے کے بعد ۳ سال تک نواب صمصام الملک اور نواب وقار الدولہ دونون خدمت دیوانی کو انجام دیتے تھے۔ پھر صرف نواب وقار الدولہ نے اس خدمت کو اپنے ذمہ لیا۔ مگر فیضو نامی ایک سپاہی نے اُنہین قتل کردیا۔

۱۸۔ شعبان ۱۱۹۴ھ کو نواب اعظم الامرا ارسطو جاہ مشیر الملک کو سرکار آصفیہ سے چغہ مرحمت ہوا۔ گویا یہی اُن کی ترقی کا پیش خیمہ تھا غرہ شوال ۱۱۹۵ھ کو خدمت دیوانی سے سرفراز ہوئے

اس سے پہلے اورنگ آباد کے قلعہ دار تھے جب رکن الدولہ قتل ہوئے تو وہ نائب دیوان مقرر کیے گئے ۱۲۰۲ھ مین بحالت دیوانی نواب سکندر جاہ کے ہمراہ ٹیپو سلطان کے مقابلہ کو گئے ۱۲۱۰ھ مین نواب نظام اور مرہٹون کے درمیان جو عہدنامہ ہوا اسکی رو سے نواب اعظم الامرا بطور کفالت پونا بھیجے گئے وہان سے دوسال کے بعد ۱۲۱۲ھ مین واپس آئے اور ۲۸ محرم ۱۲۱۹ھ کو وفات پائی۔ اور آپ کے انتقال کے بعد ۱۲۱۹ھ مین راجہ رگھوتم راؤ ۲ مہینے کے لیے دیوان ریاست مقرر ہوئے۔ اس سے پہلے نائب پیشکاری کی خدمت پر مامور تھے۔

نواب ابوالقاسم میر عالم ۱۱۶۶ھ مین پیدا ہوئے۔ ۴ ربیع الثانی ۱۲۱۹ھ کو خدمت دیوانی پر سرفراز کیگئے۔ جب نواب ارسطو جاہ ۲ سال تک مرہٹون کی کفالت مین رہے تو اُسوقت بھی نواب میر عالم ہی اس خدمت کو انجام دیتے رہے۔ آپ سرکار انگریزی کے بھی خیرخواہ تھے وہان سے اُنہین ۲ ہزار روپیہ ماہوار پنشن ملا کرتی تھی۔ نالاب میر عالم آپ ہی کی یادگار ہے ۲۰ شوال ۱۲۲۳ھ / ۱۸۱۰ء کو بحالت مدار المہامی قضا کی۔

نواب میر عالم کے بعد اُن کے داماد اور نواب سالار جنگ اعظم کے پدر عالی قدر نواب منیر الملک ۵ رجب ۱۲۲۴ھ کو مدار المہام مقرر ہوئے۔ مہاراجہ چندو لال اُن کے مددگار رہے کل مالی اور ملکی کام اُنہین کی رائے سے طے ہوتے تھے۔ ۷ شعبان ۱۲۴۸ھ کو آپ کا انتقال ہوا مہاراجہ چندو لال نواب منیر الملک کی حیات ہی مین دخیل کار تھے۔ جب انہون نے انتقال کیا تو راجہ صاحب ہی خدمت دیوانی کو انجام دینے لگے اور قریب ۲۴ سال کے اس خدمت پر مامور رہے۔ یہہ ایک نہایت ہی تیز فہم اور ذی علم امیر تھے۔ انگریزون کے ساتھ ان کا بڑا اتحاد تھا۔ ۱۱ شعبان ۱۲۵۹ھ کو خدمت وزارت سے مستعفی ہوئے اور ۸ ربیع الثانی ۱۲۶۱ھ کو وفات پائی اُن کی فیاضی مشہور عام ہے۔

راجہ رام بخش ۱۱ شعبان ۱۲۵۹ھ کو خدمت پیشکاری سے سرفراز کیے گئے اور

اور چند ماہ تک خدمت مدار المہامی کو بھی انجام دیا ۔ ۱۷۔ ذیقعدہ ۱۲۶۴ھ کو اس خدمت سے معزول کیے گئے ۔

۱۷۔ ذیقعدہ ۱۲۶۲ھ کو نواب سراج الملک نے جو نواب منیر الملک مدار المہام کے بھائی اور رسالار جنگ کے چچا تھے خدمت دیوانی کا جایزہ لیا اُس وقت ریاست نہایت ہی خراب حالت مین تھی ۔ نواب سراج الملک نے اس کی اصلاح اور درستی مین بہت کوشش کی ۔ ۱۵۔ ذیحجہ ۱۲۶۴ھ کو اپنی خدمت سے دست بردار ہوئے ۔ آپ ۱۰ شعبان ۱۲۵۹ھ کو بعہد جنرل فریزر رزیڈنٹ وکیل مقرر ہوئے تھے ۔

نواب سراج الملک کے بعد ذیحجہ ۱۲۶۴ھ سے محرم ۱۲۶۵ھ تک نواب سیف جنگ ابن امجد الملک نے دیوانی کا کام انجام دیا ۔ اسکا اندازہ ایک ماہ چند یوم سے زیادہ نہین ۔

اُن کے بعد ۴۔ ربیع الثانی ۱۲۶۵ھ سے ۱۰۔ رمضان ۱۲۶۵ھ تک نواب شمس الامرا فخر الدولہ خان مدار المہام رہے ۔ ۱۹۔ شوال ۱۲۷۹ھ کو انتقال کیا ۔ آپ کا حال پایگاہ مین درج ہے ۔

۶۔ شوال ۱۲۶۵ھ کو راجہ رام بخش دوبارہ مدار المہام مقرر ہوئے اور ۲۰۔ ذیحجہ ۱۲۶۶ھ تک اس خدمت پر رہے ۔ انکا حال خاندان پتیکاری مین درج ہے ۔

راجہ رام بخش کے بعد راجہ پرتاب ونت کے پوتے راجہ گنیش راو جمادی الاول ۱۲۶۷ھ مین دیوان مقرر ہوئے اور تین مہینے کام کرکے شعبان مین علٰحدہ کیے گئے ۔ ۲۷۔ رمضان ۱۲۹۴ھ ہجری کو انتقال کیا ۔

۲۸۔ شعبان ۱۲۶۷ھ کو نواب سراج الملک کو دوبارہ مدار المہامی ملی اور اُنہون نے ۱۲۶۹ھ تک اس خدمت کو انجام دیا آپ ہی کے زمانہ مین اخراجات فوج کنٹنجنٹ کے لیے بطور کفالت برار سرکار انگریزی کے سپرد ہوا ۔ ۱۸۔ شعبان ۱۲۶۹ھ کو وفات پائی ۔

نواب سر سالار جنگ اعظم ۲۲ شعبان ۱۲۶۹ھ کو خدمت وزارت پر سرفراز کیے گئے آپ نے حیدر آباد کی ترقی کیلیے بے حد کوشش کی رمضان ۱۲۸۳ھ مین آپ نے استعفا دیا تھا مگر نامنظور ہوا ۲۹۔ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ کو بحالت مدار المہامی انتقال کیا آپ نے ۳۰ سال تک نہایت آب و تاب کیساتھ

وزارت کی ان کے حالات علٰحدہ لکھے گئے ہین ۔

راجہ نرندر بہادر پیشکار سر سالار جنگ اعظم کے انتقال کے بعد منصرم مدار المہام مقرر ہوئے ۔ اس سے قبل ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۹ف مین راجہ صاحب نے اسوقت بھی وزارت کی خدمت کو منصرمانہ انجام دیا تھا جب نواب سر سالار جنگ شملہ تشریف لے گئے تھے ۔ ۱۳۰۰ رمضان سنہ ۱۳۰۶ف کو راجہ صاحب نے انتقال کیا ۔ آپ کے حالات علٰحدہ درج ہین ۔

۷ ۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ف کو جب اعلیحضرت قدر قدرت مسند نشین ہوئے تو تاریخ مذکور کو نواب سالار جنگ ثانی میر لایق علیخان عماد السلطنۃ کو اپنا وزیر مقرر فرمایا آپ نے ۲۴ رجب سنہ ۱۳۰۴ف کو اپنی خدمت سے استعفا دیا ۔ اور ۷ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۶ف کو قضا کی آپ کے حالات علٰحدہ درج ہین ۔

۱۰ ۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ف کو نواب سر آسمانجاہ منصرم مدار المہام مقرر ہوئے اور ۱۴ شوال سنہ ۱۳۰۵ف کو مستقل کیگئے آپ نے ۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ف کو خدمت وزارت سے استعفا دیا اور ۲۶ صفر سنہ ۱۳۱۶ف کو وفات پائی حسب دستور دعمدہ ہزار جلبی ماہانہ تنخواہ دیوانی ملتی تھی لیکن حسب قانونچہ مبارک عمدہ مقرر ہوئے آپ کے حالات علٰحدہ درج ہین ۔

نواب سر آسمانجاہ کے مستعفی ہونے کے بعد ۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ف کو نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ خدمت مدار المہامی پر منصرمانہ مقرر کیے گئے ۔ ۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۲ف کو مستقل ہوئے اس سے قبل بھی وہ کئی مرتبہ منصرم مدار المہام رہ چکے تھے ۔ ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ف کو مستعفی ہوئے عمدہ روپیہ جلبی مدار المہامی کے ماہانہ ملتے تھے ۔ اور ۶ ۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۹ف کو انتقال کیا ۔ آپ کے حالات بھی علٰحدہ درج ہین ۔

موجودہ مدار المہام مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر پیشکار یمین السلطنۃ ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ف کو منصرم مدار المہام مقرر ہوئے اور ۶ شعبان سنہ ۱۳۲۰ف کو مستقل کیگئے عمدہ روپیہ تنخواہ قرار پائی ۔ آپ کے حالات علٰحدہ درج ہین ۔ اور آپ اس وقت تک وزارت کے جلیل القدر عہدہ کو انجام دے رہے ہین ۔

بعض تاریخون خدمت مدار المہامی کا کچھہ ایسا اختلاف پایا جاتا ہے کہ جس کی وجہ سے صحیح سلسلہ سنہ وار کی لکھنا نہایت دشوار تھا تاہم جو نقشہ دیا گیا ہے وہ نہایت ہی صحیح اور سنہ واری سلسلہ دار ہی جن ناموں کی وجہ سے سلسلہ ٹوٹتا تھا اور صحت پر بھی چندان وثوق نہ تھا۔ اُن کو ذیل مین سنہ وار مولف نے درج کر دیا ہے۔

سنہ ۱۱۶۷ھ مین صمصام الدولہ شاہ نواز خان خدمت دیوانی سے سرفراز ہوئے صحیح وہ ہی جو تختہ مین لکھا گیا۔

۲۶۔ رمضان سنہ ۱۱۹۷ھ کو محمد جعفر خان شیخ الملک کو خدمت دیوانی عنایت ہوئی مگر تمام مقدمات مالی وملکی نیر الملک غلام سید خان کے سپرد فرمائے اور بحالی وتقرری کا اختیار دیا گیا۔

۲۶۔ ذیحجہ سنہ ۱۱۸۶ھ کو راجہ جگدیو کو (رکن الدولہ کی جگہہ) خدمت دیوانی عنایت ہوئی۔

سنہ ۱۲۰۲ھ کو میر اکبر علیخان خدمت دیوانی سے سرفراز کیے گئے۔

ماہ شعبان سنہ ۱۲۰۵ھ مین شیخ الملک کے فرزند محمد حیدر خان کو دیوانی کا خلعت دیا گیا اور ۲۶ رمضان سنہ ۱۱۹۷ھ کو اپنے دادا کے خطاب نیر الدولہ نیر الملک سے سرفراز ہوئے۔

راجہ شام راج نے (جب ارسطو جاہ سنہ ۱۲۱۱ھ مین پونہ گئے ہین) خدمت دیوانی کو انجام دیا۔

ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۳ھ کو راجہ گنیش راؤ کے خدمت دیوانی پر سرفراز ہونیکا پتہ چلتا ہے اور بعض تاریخون مین ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۷ھ ہے۔

صدر تختہ اخراجات سالانہ تحریر دیوانی واسٹاف مہاراجہ مدار المہام سرکار عالی بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

سلسلہ نشان	نام	تنخواہ ماہوار	رقم	سلسلہ نشان	نام	تنخواہ ماہوار	رقم
۱	تحریر دیوانی عالی جلی		امسہ	۴	صادر بموجب تقرر		ماہوار ۵
۰	اسٹاف			۵	الونس اسٹاف سرجن		الاؤ
۲	ایڈیکانگ		سمہ	۶	اہلکاران پیشی		الاؤ ۵
۳	عملہ		الاسہ ۵		میزان		لاءماہ ایک ۵

سابق مین مدار المہامی کی تنخواہ ۔ ہزار روپیہ ماہانہ مقرر تھی لیکن حسب دفعہ ۷ و ۸ حصہ سوم قانونچہ مبارک مورخہ ۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ بجائے ۔ ہزار روپیہ کے ۔ ہزار روپیہ ماہانہ قرار پائے لیکن ہمارا جہ مدار المہام کو ۔ ہزار روپیہ ماہانہ ملتے ہین۔

تختہ سرفرازی وعلیحدگی وزرای سلطنت آصفیہ

انتظام سلسلہ	نام	تاریخ ولادت	تاریخ سرفرازی	تاریخ علیحدگی	تاریخ وفات	مدت حکومت سال	مدت حکومت مہینہ	مدت حکومت روز	مدت عمر سال	مدت عمر مہینہ	مدت عمر روز
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱	راجہ رگھوناتھ داس[۵۱]	۰	سنہ ۱۱۶۴ھ	۰	سنہ ۱۱۶۶ھ	۲	۰	۰	۰	۰	۰
۲	سید لشکر خان[۵۲]	۰	سنہ ۱۱۶۶ھ	سنہ ۱۱۶۹ھ	۰	۳	۰	۰	۰	۰	۰
۳	شہنواز خان[۵۳]	۰	سنہ ۱۱۶۹ھ	سنہ ۱۱۷۲ھ	سنہ ۱۱۷۲ھ	۳	۰	۰	۰	۰	۰
۴	نواب صلابت جنگ	سنہ ۱۱۳۰ھ	سنہ ۱۱۷۲ھ	سنہ ۱۱۷۵ھ	۲۰ ربیع ۱ سنہ ۱۱۷۷ھ	۳	۰	۰	۴۷	۰	۰
۵	راجہ پرتاب ونت عرف وٹھل سندر[۵۴]	۰	سنہ ۱۱۷۵ھ	۰	سنہ ۱۱۷۷ھ	۲	۰	۰	۰	۰	۰
۶	سید لشکر خان[۵۵]	۰	۱۷ رمضان سنہ ۱۱۷۷ھ	۰	۲۶ صفر سنہ ۱۱۸۹ھ	۱۱	۵	۱۹	۰	۰	۰

۵۱ بمقام بہالکی بعض سپاہیون کے ہاتھ سے تنخواہ نہ دینے کی وجہ سے مارے گئے ۵۲ خدمت سے علیحدہ کیے گئے ۵۳ بعد معزولی قلعہ دولت آباد مین بھیجے گئے اور وہان مارے گئے ۵۴ دریاے گوداوری کنارہ مرہٹون کے ہاتھ سے مارے گئے ۵۵ دوبارہ خدمت دیوانی سے سرفراز ہوئے اور نواب میر موسی خان رکن الدولہ کے خطاب سے فہرست دیوانی مین نام درج ہے۔

نشان سلسلہ	نام	تاریخ ولادت	تاریخ سرفرازی	تاریخ معزولی	تاریخ وفات	مدت حکومت سال	مدت حکومت ماہ	مدت حکومت یوم	مدت عمر سال	مدت عمر ماہ	مدت عمر یوم
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۷	نواب صمصام الملک و نواب وقار الدولہ[۵۱]	۰	۰	۰	۰	۳					
۸	ارسطو جاہ	۰	یکم شوال ۱۲۹۵ھ	۲۸ محرم ۱۲۱۹ھ		۲۳	۳	۲۷			
۹	میر عالم سید ابو القاسم	۱۱۶۶ھ	۴ ربیع ۲ ۱۲۱۹ھ	۲۰ شوال ۱۲۳۳ھ		۴	۶	۱۶	۵۷	۰	۰
۱۰	نواب منیر الملک	۰	۱۵ رجب ۱۲۲۴ھ	۷ شعبان ۱۲۴۸ھ		۲۳	۵	۲۲	۰	۰	۰
۱۱	راجہ چندو لعل[۵۲]	۱۱۷۷ھ	۹ شعبان ۱۲۴۸ھ	۱۱ شعبان ۱۲۵۹ھ	۸ ربیع دوم ۱۲۶۱ھ	۱۱	۰	۴	۸۳		
۱۲	نواب سراج الملک[۵۳]	۰	۱۷ ذیقعدہ ۱۲۶۲ھ	۱۵ ذیحجہ ۱۲۶۴ھ		۲	۰	۲۷	۰	۰	۰
۱۳	سیف جنگ ابن امجد الملک	۰	ذیحجہ ۱۲۶۴ھ	محرم ۱۲۶۵ھ		۰	۱	چند یوم	۰	۰	۰
۱۴	نواب شمس الامرا فخر الدین خان	۱۱۹۵ھ ۲۸ رمضان	۴ ربیع دوم ۱۲۶۵ھ	۱۰ رمضان ۱۲۶۵ھ	۱۳ ذیقعدہ ۱۲۷۸ھ	۰					
۱۵	راجہ رام بخش	۰		۰	۳۰ ج دوم ۱۲۸۸ھ	۰	چند ماہ	۰	۰	۰	۰
۱۶	نواب سراج الملک[۵۴]	۰	۲۸ شعبان ۱۲۶۷ھ	۰	۱۷ شعبان ۱۲۶۹ھ	۲	۰	۱۹	۰	۰	۰
۱۷	نواب سالار جنگ اعظم	۲۴ ج دوم ۱۲۴۴ھ	۲۲ شعبان ۱۲۶۹ھ	۰	۲۹ ربیع ۱ ۱۳۱۷ھ	۳۰	۷	۷	۵۵	۹	۵
۱۸	مہاراجہ نرندر بہادر پیشکار[۵۵]	۲۵ ربیع ۲ ۱۲۴۳ھ	۳۰ ربیع ۱ ۱۳۰۱ھ	۷ ربیع دوم ۱۳۰۱ھ	۱۳ رمضان ۱۳۰۶ھ	۱	۰	۱۷	۶۰	۴	۱۸

[۵۱] ضرب کٹار سے مارے گئے [۵۲] منیر الملک کی زندگی ہی میں داخل کار دیوانی تھے [۵۳] معزول دفعہ اول [۵۴] دفعہ دوم سرفراز ہوئے [۵۵] بعد انتقال نواب سالار جنگ اعظم خدمت مدار المہامی کو مشیرانہ طور پر انجام دیتے رہے۔

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ سرفرازی	تاریخ خلعت	مدت حکومت سال	مدت حکومت ماہ	مدت حکومت یوم	مدت عمر سال	مدت عمر ماہ	مدت عمر یوم
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱۹	نواب امیر لائق علیخان بہادر جنگ ثانی	۸ رجب ۱۲۸۰ھ	۷ ربیع دوم ۱۳۰۰ھ	۲۴ رجب ۱۳۰۱ھ	۳	۲	۱۷	۳۵	۲	۲۹
۲۰	نواب سر آسمانجاہ[۵۱]	۹ شوال ۱۲۶۵ف	۱۰ ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ	۶ جمادی الاول ۱۳۱۱ھ	۶	۵	۲۶	۴۹	۳	۲۷
۲۱	نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ[۵۲]	۱۰ ذیحجہ ۱۲۷۲ف	۱۰ جمادی الاول ۱۳۱۱ھ	۱۹ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ	۸	۰	۴	۴۵	۱۰	۲۶
۲۲	مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر[۵۳] پیشکار یمین السلطنت	۱۸ جمادی دوم ۱۲۷۹ف	۱۰ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ	۶ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ	۳	۱۰	۲۰	۵۶	۱۰	۲۰

تختہ پیشکاران دولت آصفیہ

نام	تاریخ سرفرازی	تاریخ تقرر	تاریخ خلعت	نام	تاریخ سرفرازی	تاریخ خلعت	تاریخ رخصت
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
مورو پنڈت[۵۴]	۷ جمادی دوم ۱۱۶۲ھ	۱۱۶۱ھ	۱۱۶۳ھ	راجہ رام بخش برادر زادہ	۱۱ شعبان ۱۲۵۹ف	۷ ذیقعدہ ۱۲۶۶ھ	۲۷ ج دوم ۱۲۸۸ھ
عیوض بیگ المخاطب شاہ بیگ خان	۱۱۶۱ھ	۰	۱۱۹۷ھ	راجہ چندو لال۔	۰	۰	۰
دھوندو پنڈت رای رایان[۵۵]	۱۱۶۳ھ	۵۶	۱۱۹۷ھ	۰	۱۲۶۵ف	۲۶ شوال ۱۲۶۶ھ	۲ ذیحجہ ۱۳۰۶ھ
راجہ بھوانی شنکر عرف بابو راجہ	۱۲۱۲ھ	۱۲۱۴ف	۱۲۲۱ھ	۰	۱۲۶۹ف	۰	۰
المخاطب امانت دنت راجہ چندو لال۔	۱۲۱۲ھ ۱۸ صفر	۱۲۵۹ف ۱۱ شعبان	۱۲۶۱ھ ۷ ربیع ۲	مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر[۵۶] یمین السلطنت۔	۲۲ شعبان ۱۲۶۹ف	۲ رجب ۱۳۱۰ھ	۱۳ رمضان ۱۳۱۳ھ

ان تختوں میں جن پیشکاروں کے نام درج ہیں انکا تاریخوار نہیں زاید حال معلوم نہ ہوسکا اور نہ دربیانی سنوں کا پورے طور پر تطابق ہوسکا۔ بانیوجہ تاریخ سرفرازی وغیرہ جو لکھی گئی ہے انمیں انجام دہی خدمت اچھی طرح نہ بتلائی جاسکی

۵۱ ۱۴ شوال ۱۳۰۵ھ کو خدمت منصرمی سے مستقل کیے گئے ۵۲ ۴ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ کو منصرمی سے مستقل کیے گئے ۵۳ ۱۷ شعبان ۱۳۲۰ھ کو خدمت منصرمی سے مستقل کیے گئے۔

۵۴ تاریخ خاندان راجہ رای رایان (مرتبہ بابو راجہ رام والور کر مطبوعہ ۱۳۱۴ف میں) ۱۱۶۳ھ تاریخ سرفرازی درج ہے ۵۵ تاریخ محولہ صدر میں تاریخ سرفرازی ۷ صفر ۱۱۸۷ھ لکھی ہے ۵۶ آپ تاریخ مذکور کو رامپور چلے گئے آپ پر نشیسد دیا سے اس خدمت کو اور خدمت مدار المہامی کو عمدگی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں

اور بعض درمیانی سنہ اس خدمت سے خالی بھی رہی۔ مہاراجہ نرائندر بہادر پیشکار کو ۔ چلنی ماہانہ خدمت پیشکاری کی تنخواہ ملا کرتی تھی۔ بعد انتقال راجہ صاحب موصوف حسب دفعہ ۷ و ۸ قانونچہ مبارک معہ نمبر ۱۳ مجلدی دوم سنہ ۱۳۰۱ف سمت چلنی قرار پائے۔

باب دوم

دفتر فینانس

فصل ۱

سالار جنگ مرحوم (اول) کے زمانہ میں ہر ایک علاقہ کی نگرانی کے لیے معتمدون کا تقرر ہوا تھا مثلاً۔ مال۔ عدالت۔ فوج۔ کوتوالی۔ متفرقات۔ تعمیرات وغیرہ لیکن سررشتہ فینانس کے لیے کوئی معتمد مقرر نہ تھا۔ بلکہ دفتر محاسبی سے راست مدار المہام سرکار عالی کے ملاحظہ میں کاغذات پیش ہوا کرتے تھے میر لایق علیخان مرحوم عماد السلطنت کے زمانہ میں حسب جریدۂ غیر معمولی مطبوعہ ۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ف ایک جدید محکمہ پولیٹکل و فینانس قایم ہوا اور کارہائے ذیل محکمہ مذکور سے متعلق ہوئے۔

۱۔ مداخل و مخارج ۲۔ ترتیب تنخہ جات و کیفیات صدر نظم و نسق ماہانہ۔ سہ ماہی و سالانہ ۳ تحریر کوائف ملکی مثلاً تاریخ و گزیٹر۔ مردم شماری۔ کیفیت ممات و پیدایش۔ حالات بیماری۔ موسم[1] پیداوار۔ بارش وغیرہ ۴۔ دار الطبع[2] ۵ ترجمہ رپورٹ کیفیت و دیگر کاغذات سرکاری۔ انگریزی سے اردو۔ اور اردو سے انگریزی ۶۔ اشاعت احکام عام جسکا تعلق کسی دفتر سرکاری سے مخصوص ہو اور دستخط اور مہر مدار المہام سے مزین ہو۔ اور نیز ایسے احکام کی تعمیل کے نتایج کی دریافت ۷۔ داخلہ احکام ضروری کا رکھنا جسکے نسبت مدار المہام حکم دیں ۸۔ حسب جریدۂ غیر معمولی مطبوعہ ۲۸ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ف دفتر فینانس کارہائے پولیٹکل کا تعلق اٹھا دیا گیا اور معتمد پولیٹکل کا عہدہ فینانشل سکرٹری ہوا۔

۶۔ شہریور سنہ ۱۳۰۲ف کو نواب محسن الملک وظیفہ یاب ہوئے تو چند روز کے لیے دفتر فینانس محاسبی میں ضم ہوا اور راجہ مرلیمنوہر بہادر صدر محاسب نے دفتر فینانس کا کام انجام دیا اُس کے بعد ۱۸ شہریور سنہ ۱۳۰۲ف کو نواب اعظم یار جنگ مرحوم صوبہ دار گلبرگہ نے معتمدی

[1] اب بارش کے تنخہ جات اور فصل کے حالات دفتر مالگزاری میں مرتب ہو کر جریدہ میں طبع ہوتے ہیں [2] پہلے دار الطبع کا تعلق دفتر معتمد متفرقات و خانگی سے تھا۔ حسب جریدہ ۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ف دفتر فینانس سے ہوا تھا۔ اور اب صرف جریدہ اعلانیہ سرکار عالی کے متعلق دار الطبع کا تعلق دفتر فینانس سے ہوا اور بقیہ امور متعلد عدالت و کوتوالی و امور عامہ سے متعلق ہے

فینانس کا جایزہ حاصل کیا جسپر جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۵۔ بہمن سنہ ۱۳۰۳ف متعلق فینانس سے ستعدی مال کا کام متعلق کیا گیا۔ اور ۷۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۰۵ف کو صیغہ مال کے کام کا تعلق ستعد فینانس علیحدہ کر دیا گیا۔ ۲۸ شہریور سنہ ۱۳۰۲ف کو مسٹر کرالی کنٹرولر جنرل ہماہوار اسٹے علاوہ کرایہ مکان وکنٹربیوشن مقرر ہوئے۔ اور خورداد سنہ ۱۳۱۱ف مین بعد ختم مدت واپس ہوئے۔ صیغہ فینانس رات مدار المہام کے تحت مین تھا۔ ۲۱۔ تیر سنہ ۱۳۱۱ف کو اعلیحضرت نے مسٹر واکر ستعد فینانس کو معین المہام فینانس کا عہدہ سرفراز فرمایا۔

۱۱۔ تیر سنہ ۱۳۱۳ف کو مسٹر واکر ریلوے بورڈ کے آفیشل ڈایرکٹر ہوئے۔ مسٹر کیاسن واکر ستعد فینانس جب معین المہام فینانس ہوئے۔ تو معتمدی فینانس کی جگہ خالی تھی جس پر ۲۶ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۲ف کو محمد اکبر نذر علی حیدری صاحب صدر محاسب سرکار عالی کا تقرر ہوا۔ قبل از تقرر مسٹر واکر صیغہ ریلوے کا تعلق ستعدی تعمیرات سے تھا۔ اب صیغہ فینانس سے ہی۔ جاگیرداروں و معاشداران تقدیمی وراثت کی منظوری کا تعلق پہلے ستعدی مال سے تھا اب سررشتہ فینانس سے ہی۔

نام ستعدین

نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	۲	۳	۱	۲	۳
نواب محسن الملک	۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ف	۶ شہریور سنہ ۱۳۰۲ف	نواب عماد جنگ اول	۵۔ آبان سنہ ۱۳۰۶ف	۲۴۔ دی سنہ ۱۳۱۱ف
نواب اعظم یار جنگ	۱۸ شہریور سنہ ۱۳۰۲ف	۸ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف	مسٹر کیاسن واکر	۲۴ دی سنہ ۱۳۱۱ف	آپ معین المہام ہوئے
مولوی سید علی حسن صاحب	۱۷۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۰۵ف	۵ آبان سنہ ۱۳۰۶ف	محمد اکبر نذر علی حیدری صاحب	۲۱۔ دی سنہ ۱۳۱۱ف	موجود ہین

تنخہ اخراجات محکمہ فینانس بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم
۱	۲	۱	۳	۱	۲
معین المہام فینانس (۱)	[illegible]	۰	۰	الونس	[illegible]

نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
مددگار اول - ۱	۱۴۸۱ھ	اہلکاران - ۵۸	۱۴۸۵ھ	صادر بموجب تقریر	۱۴۸۸ھ
مددگار دوم - ۱	۱۴۸۲ھ	چپراسیان وغیرہ - ۴	۱۴۸۶ھ	متفرقات	۱۴۸۹ھ
مددگار سوم - ۱	۱۴۸۳ھ	ہرکارگان - ۶	۱۴۸۷ھ		
صدر مترجم - ۱	۱۴۸۴ھ	علمہ ہنگامی	۱۴۸۸ھ	میزان صدر	۱۴۹۰ھ

محاسبی

فصل ۲

ابتدا سے یہاں حساب کے ۲ دفتر ہین - ایک دفتر دیوانی - دوسرا دفتر مال - دفتر دیوانی راجہ رائے رایان بہادر کے خاندان مین - اور دفتر مال لالہ بہادر کے خاندان مین ہی - راجہ رائے رایان کا تقرر ۲۶ ذیحجہ ۱۱۷۵ھ کو ہوا تھا - اُس وقت کی تقسیم کے بموجب جو صوبہ جات ان دفترون سے متعلق تھے اُن کی تفصیل یہہ ہے - **الف** متعلق دفتر دیوانی - ۱ صوبہ اورنگ آباد ۲ صوبہ برار بالاگھاٹ - ۳ صوبہ بیجاپور - **ب** متعلق دفتر مال ۱ صوبہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد ۲ صوبہ بیدر - یہہ کاغذات حساب جس طرز پر اُس وقت مرتب ہوتے تھے - اب تک بجنسہ محفوظ و موجود ہین - اگرچہ یہ دفاتر زمانہ حال کے اصول سے بالکل جدا ہین تاہم اُنہین کاغذات کے اعتبار سے اُس وقت کی مالی حالت اور انتظامی کیفیت کا ثبوت ملتا ہے - ورنہ وزارت کے انقلابات سے مدتون جیسی کچھہ برہمی رہی ہے - اُن طوفان حوادث مین ان دفاتر کا نام و نشان بھی باقی نہ رہتا -

اِن دفترون کے اقتدارات دستور العمل کی طرح مدون نہین ہین - مگر اُس وقت کی کارروائیون سے ثابت ہی کہ بہ نگرانی مدار المہام دونون دفترون کے اقتدارات یکسان تھے بے وساطت ان کے کوئی حکم جاری نہین ہوتا تھا - کارہائے ذیل گویا باضابطہ ان سے متعلق تھے

اور مدار المہام ملکہ حضور پرنور کے سامنے بذات خاص وہ ان انتظامات کے جوابدہ تھے
۱- وصول مالگزاری - اور کل حساب آمد وخرچ سرکاری ۲- اجرائے احکام تقرر تعلقداران -
وبندوبست متاجری مالگزاری ۳- تقسیم تنخواہ - مطالبات ذمگی سرکار کے عیوض تعلقات کا بموجب
حکم مدار المہام مکفول کرنا ۴- عطائے اسناد جاگیرات ومنصب ۵- مراسلت متعلقہ کارہائے صدر -
ان خدمات کے عیوض کوئی تنخواہ مقرر نہ تھی - بلکہ بطور عطیات وحقوق کے معاشمن مقرر تھین
جو اُن کو اور اُن کے متصدیون کو ملتی تھین - مثلاً جاگیرات - منصب - تحریر پاوانی - صوبہ جات
متعلقہ کے کل محاصل پر بحساب فی روپیہ پاؤ آنہ - تحریر تنخواہ داران بمبیت ویوسیہ داران حقوق
متفرق مثل سردیسپانڈیہ گری وغیرہ - یہہ خدمتین موروثی تھین چنانچہ یہہ کل حقوق اس وقت تک
برابران کو وصول ہوتے ہین -

طریقہ حسابات عہد سابق

حسابات کا طریقہ انتظام مال وخزانہ کے قدم بقدم تھا - سیاق قدیم کے بموجب تمام ریاست کی
آمدنی وخرچ کا دفتر تعلقہ داری - دیہہ واری مرتب رہتا تھا - اور سالگزشتہ کے بموجب آئندہ کے
مداخل ومخارج کا تخمینہ بطور موازنہ کے تیار کیا جاتا تھا - اور اسی بنیاد پر تعلقہ داری بندات
ان دونون دفاتر مین مرتب ہوا کرتے تھے - جس مین سالگزشتہ کے بموجب کسیقدر اصلاح کے
آمدنی وخرچ کا داخلہ ہوتا تھا - ہر سال یہہ بندات مرتب ہوکر عاملان تعلقات کو ان دفترون کے
ذریعہ سے سپرد کیے جاتے تھے - یہہ بندات سبیل بند کہلاتے تھے جن کو بجائے موازنہ کے
سمجھنا چاہیئے - سالتمام کے بعد یہی کاغذات مداخل ومخارج واقعی کی بنیاد سمجھے جاتے تھے -
اور انہین کی تالیف سے ایک صدر کاغذ سالانہ بنام مداخل مخارج بنا لیا جاتا تھا - ان بندات مین
آمد وخرچ کی تفصیل محکمہ واری اور سررشتہ واری نہین ہوتی تھی - بلکہ آمد وخرچ کے دونون جانب
تین تین صدر ابواب اور اُن کے ذیل مین تعلقہ وار اور اسم وار تفصیلی ابواب لکھے جاتے تھے

جمع

مال - اس مین سوائے مالگزاری کے اور کوئی رقم نہین ہوتی تھی - اور جو کچھ سبیل بند مین
قرار پاتا - وہی درج کیا جاتا - **سوائے** یعنی نذرانہ وغیرہ **دستگردان** - اس سے مراد ہدایا

کیونکہ اُس وقت امانت بہوار۔ کہانہ بل اور ارسال کا نام ہی نہ تھا۔

تعلق سرکار یعنی دار السلطنت کا خرچ۔ اس مین منصب۔ یومیہ۔ اور تنخواہون کے مصارف لکھے جاتے تھے۔ اور اُن کی تفصیل ہر ایک شخص اور ہر ایک کارخانہ کی تشریح نام بنام کیجاتی تھی **تعلق محال** یعنی فصل کا خرچ۔ اس مین رسوم معمول اور دیہہ صادر کا خرچ لکھا جاتا تھا **ادائے دستگردان** مین قرضہ جو دیا گیا۔ وہ اس مین درج ہوتا تھا۔ چونکہ سبیل بندات تفصیل سے مرتب ہوتے تھے۔ اس وجہ سے بہت کم ضرورت ہوتی تھی۔ کہ تعلقات واضلاع سے کاغذات منگا کر اُن کی تنقیح وتالیف کی جایئے۔ اور اُس وقت کی انتظامی حالت خود ہی اسکی مقتضی تھی کہ تعلقات سے کسی کاغذ کا آنا یا منگوانا ضروری نہ تھا۔ کیونکہ سرکار کو تعلقات سے براہ راست کوئی علاقہ نہ تھا۔ اور نہ تعلقات واضلاع مین کوئی خزانہ تھا۔ نہ دفتر حساب۔ تعلقات مستاجرین مالگزاری کے سپرد تھے۔ اُن سے بعد ادائی رقم اجارہ۔ کوئی مواخذہ نہ تھا صرف صدر ہی مین حسابات کا تیار کر لینا کافی سمجھا جاتا تھا۔ البتہ مستاجر تعلقدار۔ بطور خود اپنا اپنا حساب تیار کر لیتے تھے۔ اُس زمانہ مین صرف تین چار حسابی کتابین جرو اعظم سمجھی جاتی تھین اور وہ سب بندات پر رقوم مین لکھی جایا کرتی تھین۔ جن کی تفصیل یہ ہی۔ **روزنامچہ** اس کو سیاہہ اور کردی بھی کہتے ہین۔ اس کے ذیلی کاغذات بالکل نہ تھے۔ روزانہ جمع وخرچ کی کل تفصیل اس کتاب مین لکھی جاتی تھی **کھاتہ**۔ اس مین ہر ایک داخلہ اسمدار اور تفصیل وار جدا جدا لکھا جاتا تھا۔ **کھتاونی** اسے اورجہ بہی کہتے ہین۔ مختلف مدات اور رقومات وتعلقات اس کے ذریعہ سے یکجا کر کے اس پر سے صدر گوشوارہ مرتب کیا جاتا تھا۔ مگر یہ کھتاونی مسلسل کتاب کے طور پر نہ تھی۔ بلکہ جدا جدا پرچون مین بقدر ضرورت لکھکر اسے چاک کر دیا کرتے تھے۔ **گوشوارہ**۔ یہہ کاغذ گویا مطلوب اصلی تھا۔ جو بعد کھتاونی کے مرتب ہوتا تھا۔ ابتدا مین کل میزان اور اُس کی تفصیل (مدات تنخواہی وذیلی) دو مد وسہ مد وچہار مد مین اسمواردیہہ وار ذیل مین تبلائے جاتے تھے۔

پہلے تین کاغذات گویا بالکل بیکار سمجھے جاتے تھے۔ جب یہہ گوشوارہ تیار ہوجاتا تو وہ سب ردّی مین پھینک دیئے جاتے۔ اور اُن پر کسی حاکم کی دستخط نہین ہوتی تھی۔ جبکہ اُس زمانہ مین موازنہ ہی نہ تھا تو صحت ابواب کی ضرورت کس کو ہوسکتی تھی۔ درحقیقت وثائق زبانی ہوا کرتے تھے۔ تو تنقیح کا اصلی کام کیا ہوسکتا تھا۔ صرف میزان وغیرہ کا دیکھ لینا یہی تنقیح مین داخل تھا ایک طرح کی تنقیح البتہ ہوتی تھی جس کو محاسبہ کہتے تھے۔ اور یہہ محاسبہ عمال اور مستاجرون سے لیا جاتا تھا۔ اس کے واسطے کوئی خاص زمانہ معین نہ تھا۔ بعد اختتام زمانہ مستاجری یا اندرون زمانہ تعہد۔ یا سالانہ یا جسوقت کوئی مصلحت مالی مقتضی ہوتی تھی۔ (یعنی روپیہ کی ضرورت ہوئی اور اُس کے وصول کی اُمید پائی گئی) اُس وقت حساب کا مطالبہ ہوتا تھا صورت اُس کی یہ تھی۔ کہ حسابات سر دفتر کے دفتر بین بالمواجہہ پیش ہوتے تھے جمع کی تنقیح سے کوئی واسطہ ہی نہ تھا۔ صرف رقم اجارہ کی وصول باقی دیکھ لی جاتی تھی۔ سرکار اس سے سروکار ہی نہ تھا۔ کہ مستاجر نے جو کچھہ رعایا سے وصول کیا وہ واجبی ہے یا ناواجب خرچ مین صرف یہہ دیکھہ لیا جاتا تھا۔ کہ سبیل بندین جو مصارف قرار دیئے گئے ہین۔ وہ بموجب اسناد ہین کہ نہین یا اُن کی واقعیت کے متعلق کوئی ذریعہ اطمینان کا ہے کہ نہین۔ اگر پورا اطمینان اُن مصارف کا ثابت نہ ہوا تو ایسے رقوم کا اُن سے مواخذہ کیا جاتا تھا۔ مگر یہہ صورت بہی کمتر ہوتی تھی۔ کیونکہ عاملون کو یوبہ داران وغیرہ سے فارغخطی بآسانی حاصل ہوجاتی تھی۔ یا فرط احتیاج یا مایوسی کی وجہ سے وہ تھوڑی رقم کے ملنے پر بھی مال مفت سمجھکر فارغخطی لکھدیتے تھے۔ یا اس امید پر کہ اُن کو مستاجرون کی طرف سے ان کی حقیت کے ثبوت مین کوئی تحریر ملجاتی تھی۔ یا یہی کافی سمجھا جاتا تھا کہ انکا نام دفتر مین شریک ہو۔ تاکہ آیندہ ایک استحقاق کا داخلہ بطور سند رہے۔ اسوجہ سے کہ اُس زمانہ مین معاشداروں کو لازم ہوتا تھا کہ ہر سال بلدہ کے صدر دفاتر مین حاضر ہون اور یہان اپنے اسناد دکھاکر سالانہ جدید احکام عمال و مستاجرین کے نام حاصل کرین

وجہ جو مصارف بموجب سبیل بندان کے ذمہ قرار دیئے جاتے تھے وہ پورے خرچ نہیں ہوتے تھے۔ اور نہ ارباب استحقاق کو اُن کے ملنے کا وثوق و اطمینان تھا۔ اسی بنا پر نصف و ثلث جو معاشداروں کو ملجاتا تھا اُس کو غنیمت سمجھتے تھے۔ اور جو خرچہ و مصارف انتظامی کی غرض سے بنام سہ بندی صادر مقرر ہوتا تھا وہ علانیہ گویا مستاجرین کا عین المال تھا کیونکہ عملہ سرکار کی طرف سے تو مقرر نہیں تھا۔ نہ وہ خود اپنی طرف سے عملہ کا باضابطہ تقرر کرتے تھے۔ کیونکہ زرمالگزاری کی تحصیل جمعیت کے ذریعہ سے کرلیجاتی تھی اُس وقت کی انتظامی حالت گو کیسی ہی ہو مگر جو حسابات مرتب ہوتے تھے وہ بقاعدہ سیاق بنائے جاتے تھے اور اُن کے حسابی اُصول مستحکم تھے اور بعد لاحضہ مدار المہام دفتر بین دیئے جاتے تھے ان کی تصدیق کی نسبت مُہری اقرار ہوتے تھے۔ اور وہ قابل وثوق تھے۔ اور ان کی تبویب کے بارہ مین بھی کسی طرح کی خرابی کا احتمال نہیں ہوسکتا تھا۔ کیونکہ اولاً خود ابواب زیادہ نہ تھے۔ دوسرے اسمواری تفصیل سے ہر رقم کا داخلہ اسطرح ہوتا تھا۔ کہ اُس سے پوری حقیقت جمع و خرچ کی معلوم ہوسکتی تھی۔ چنانچہ یہہ کاغذات اسی حیثیت سے اب تک موجود ہین۔

بہرحال حالات مرقوم الصدر کے لحاظ سے ملک کی مالی حیثیت کی یہہ حالت ہوگی کہ خزانہ کا نام نہ تھا۔ قرضہ پر سب مصارف کا دارومدار تھا۔ اور اس کے بہم پہونچنے مین سخت دقتین اُٹھانی پڑتی تھین۔ اس پر بھی جب تک کہ خاطر خواہ سود نہ دیا جائے۔ اور ساتھہ ہی اس کے کوئی جائداد یا کوئی حصہ ملک کا مکفول نکیا جائے قرضہ نہیں ملتا تھا۔ سلطنت کے احکام اور وعدون کی کوئی وقعت باقی نہ تھی۔ انتظام و حفاظت و عدالت اور سرسبزی ملک کے واسطے نہ کوئی سررشتہ قایم ہوسکتا تھا نہ اُسکا سرمایہ تھا۔ اور نہ ذریعہ امن و عافیت۔ قتل و ہنگامہ غارت گری و رہزنی سے جان و مال ہر وقت ہر جگہ معرض خطر و ہلاکت مین تھا۔ علم و فن تجارت و حرفت انہین وجوہ سے قطعاً مٹی ہوئی تھی جو ممکن

سلطنت مین روپیہ نہونے کی وجہ سے جو خرابیان لازم وملزوم ہین وہ تمام کیفیت ہر جانب نمایان تھی۔

ریاست کی خوش نصیبی تھی کہ ایسے نازک وقت مین ۲۲ شعبان ۱۲۶۹ھ کو میر زاب علیخان مختار الملک اول وزارت سے سرفراز ہوئے۔ ابتداہی سے آپ کی توجہ محاسبی اور خزانہ کیطرف مائل ہوئی جسکی اُسوقت اشد ضرورت تھی چنانچہ خلعت وزارت سے سرفراز ہوتے ہی (جسوقت ایوان وزارت مین آپ کی سرفرازی کی نذرین گزرنے لگین) سردربار دو شخصون سے دوہری نذرین لی گئین۔ اور بدین ارشاد وتخصیص اُن دو شخصون کو عزت دی گئی کہ یہہ دوسری نذر خدمت محاسبی وخزانہ کی ہے۔ یعنی ہمنت راؤ صاحب کا تقرر خزانہ عامرہ کی تھی پر ہوا۔ اور رامراؤ صاحب کا تقرر صدر محاسبی پر ہوا۔ جو آجکل دفتر صدر محاسب سرکار عالی کہلاتا ہی۔ اُسوقت اسکا نام منشی خانہ تھا۔ یہہ نام البتہ اپنے مسمّی سے کسیقدر بیگانہ پایا جاتا ہی۔ مگر اُس کے اسباب یہ تھے ۱۔ قدیم سے ہر طرح کے دفترون کو دارالانشا یا منشی خانہ کہتے تھے۔ اور چونکہ یہان ایک دفتر تمام دارالانشار پہلے ہی سے موجود تھا اس لیے اسکا نام منشی خانہ رکھا گیا۔ ۲۔ دفتر حساب اسکا نام رکھنا اُس وقت مصالح ملکی کے بالکل خلاف سمجھا گیا تھا۔ کیونکہ حساب کا کام قطعاً دفتر مال وجہاتی سے متعلق تھا۔ اور ان دفترون کے کامون مین کسی کو شریک کرنا یا اپنے طور پر اُن سے کام لینا ایک مشکل کام تھا۔ بلکہ اس نام سے بھی اُن دفاتر جدید مین حساب کا کام ہونا اہالیان دفاتر قدیم کو گوارا نہین ہوسکتا تھا۔ اور مدارالمہام مرحوم کو اِن کی ذرا بھی آزردگی منظور نہ تھی۔ ان ہی وجوہ سے اُسوقت دفتر مال وجہاتی دفاتر حضوری کہلاتے تھے۔ اور دفتر محاسبی حسابات دیوانی کا دفتر سمجھا جاتا تھا۔ اُس زمانہ مین حسابات دفتر محاسبی وخزانہ مدارالمہام کی دستخط کے بعد دفتر مال وجہاتی دیوانی مین دیئے جاتے تھے۔ علاوہ برین کل اسناد کی کارروائی محاسبی کے بعد دفاتر مال وجہاتی دیوانی کے حوالہ ہوتی تھی۔

اس زمانہ مین محاسبی کے اقتدارات بالاستقلال کچھہ بھی نہ تھے۔ بلکہ درحقیقت یہہ حالت تھی

کہ گویا خود مدار المہام بذات خاص محاسب سرکار عالی اور متہتم خزانہ تھے۔ کیونکہ ۳۰ برس کا سارا دفتر اسبات کی تحریری گواہی دیتا ہے کہ بلا اجازت و دستخط خاص کوئی حکم جاری نہین ہوتا تھا۔ مدار المہام کے اُس ابتدائی زمانہ مین جو کام بالاجمال اُس دفتر سے لیا جاتا تھا اُس کی تفصیل یہہ ہے

۱۔ مال کے حکام اضلاع کا تقرر۔ ۲۔ معاملات مالگزاری مین حکام مال سے مراسلت ۳۔ امیرون جاگیرداروں اور ساہوکارون کے مقدمات ۴۔ سرکاری قرضہ کا لین دین ۵۔ سررشتہ جات کی جانچ و تنقیح و تالیف حسابات خزائن۔ ان کاموں کے اس اختلاط سے ظاہر ہوتا ہی کہ ایسے دفتر کو خاص محاسبی قرار دینا یا اس مین محاسبی و خزانہ کو باہم یکجا کرکے دکھانا سخت مشکل امر تھا۔ مگر جب یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ اسوقت کوئی سررشتہ یا دفتر نتھا۔ اور ان وجوہ پر نظر ڈالی جاتی ہی جو اوپر بیان کیے گئے ہین۔ اور پھر یہہ دیکھا جاتا ہی کہ وقتاً فوقتاً کیسے کیسے سررشتہ قایم ہوئے اور کام کہان کہان بٹ گیا۔ اور آخرکار کون کون سے امور اس دفتر مین باقی رہگئے تو دفتر منشی خانہ کو دفتر محاسبی ہی کہہ سکتے ہین۔

غرضکہ محاسبی رامراؤ کے متعلق ہوگئی۔ اور تحریر اضلاع کا کام بھی اُن کے تفویض تھا خزانہ ہنسنت راؤ کے تفویض تھا۔ اور بلدہ کا کل آمد و خرچ ان کے حوالہ تھا گویا یہہ شہر کے بخشی تھے مگر مجموعی اور ابتدائی حالت یہہ تھی کہ خود ان عہدہ دارون کو بھی اپنے کام اور اقتدار کی حد معلوم نہین تھی۔ اور نہ وہ چاہتے تھے کہ اقتدارات محدود ہون۔ ان کے سوا اور بہت سے دفاتر ایسے بھی تھے جو عہدہ دارون کے نام سے مشہور تھے۔ مثلاً۔ سررشتہ کشن راؤ۔ اس دفتر مین مصارف متفرق کے سوا بلدہ کے معمولداردن۔ یومیہ دارون۔ الغامدارون اور وظیفہ خوارون وغیرہ کی تنخواہ تقسیم ہوتی تھی اسکا داخلہ ۱۲۹۲ف تک ہی۔ ۲۔ سررشتہ شنکر راؤ اس دفتر سے محرم مین سیلی وغیرہ عیدالضحی مین گوسفند۔ شب برات مین آتشبازی اسکے علاوہ اور تقاریب خانگی و سرکاری کا انتظام تھا یہہ دفتر ۱۲۸۹ف تک رہا۔ ۳۔ سررشتہ عبدالحق۔ یہہ سررشتہ سردار دلیر جنگ ولیر الدولہ کا ابتدائی تقرر ہی۔ جس مین بعض اجزاء کو توالی خصوصاً ٹکی

وڈکیتی بھی شریک تھے۔ کاغذات مین محکمہ کے عیوض اُن کا نام ہی لکھا جاتا تھا۔ سنہ ۱۲۸۹ف سے سنہ ۱۲۹۰ف تک قایم رہا۔ اسموقع پر مناسب معلوم ہوتا ہی کہ سنی سالہ وزارت مختار الملک سر سالار جنگ اول کو ۳ دہائیون مین تقسیم کیا جاے اور ہر دہائی کو عشرۂ اول و دوم و سوم موسوم کرنیکے بعد حالات لکھے جائین کیونکہ ہر عشرہ قریب قریب مساوی ہے۔ **پہلا عشرہ** - ابتدائے وزارت سے سنہ ۱۲۷۴ف تک یہہ انتظام جدید ضلع بندی تک ہی۔ اس زمانہ کو ڈارک ایج Dark age. کہہ سکتے ہین یعنی عہد تاریک کہنا بیجا نہوگا۔ کیونکہ یہہ زمانہ پہلی خرابیون اور فسورشون کے کم کرنے یا نہایت خوفناک حالت کو جھیلنے اور نباہنے مین گزرا اور ارباب اقتدارات سابق اور مخالفان انتظام سے نہایت ہی سخت مقابلہ رہا۔ اس سبب سے کسی زبردست اصلاح کی نوبت نہ آئی۔ یہہ وہ زمانہ تھا کہ کسی سیول کا وجود بھی نہ تھا۔ **دوسرا عشرہ** آغاز ضلع بندی سے سنہ ۱۲۸۴ف تک ہی جسے مڈل ایج middle age. کہہ سکتے ہین یعنی دور درمیانی۔ اس زمانہ مین پورا تجربہ کیا گیا۔ اور انکے اچھے بُرے نتیجون نے اصلاح و انتظام کا ایک جوش پیدا کر دیا۔ اور ثابت کر دیا کہ ہر وقت کی اصلاح ایک ضروری چیز ہی۔ اور کسی ایک حال پر سکون ہونا تنزل کی دلیل ہی **تیسرا عشرہ** یہہ آخری دورہ ہی جو سنہ ۱۲۸۵ف سے شروع ہوا۔ روز افزون اصلاحون اور انتظامون نے ملک کو ایک بہترین راستہ پر لگا دیا۔ اور فقط ریاست کے کاروبار مین محدود نہین رہا بلکہ معاشرت و تمدن (سوشیل لائف) مین بھی اسکا اثر پھیل گیا۔ ملک و دولت کی ترقی کے واسطے خیالات مین کافی وسعت پیدا ہوئی اور اسکا اثر ایسا قوی ہوا کہ مدار المہام جیسے بانی اصلاح و فلاح کی اندوہ ناک وفات کی سراسیمگی بھی اس کو فرو نہ کر سکی۔

عشرہ اول مین خزانہ و محاسبی کا کام بالکل قدیم اصول پر رہا۔ حسابات اضلاع کو حکام اضلاع اور اُن کے کارپرداز ہر سال حاضر ہو کر داخل کرتے تھے اور محاسبی مین اُن کل کاغذات کی تنقیح ہوتی تھی۔ حساب فہمی اور تنقیح اسناد وغیرہ کے بعد مدار المہام کی دستخط سے مزین ہوتے تھے بعد ازان دفاتر مال و دیوانی مین بھیجے جاتے تھے۔ وہان وہ کاغذات بطور سند کے رکھے جاتے تھے

اور اُسکے نقول مصدقہ دمال دیوانی) دفتر محاسبی مین بھیجی جاتی تھی - چنانچہ یہہ دونون کاغذات صدر اسوقت تک دونون جگہہ موجود ہین - اور ان کے اسناد دفاتر مال و دیوانی مین رکھے ہین -

اسوقت تک ابواب مین وہ تفصیل نہ تھی جو مالی موازنہ اور تشخیص کے واسطے کارآمد ہوسکتی - غرضکہ اس زمانہ مین انتظامی امور کیطرح حسابی معاملات مین بھی کسیطرح کا انقلاب نہین ہوا - اور نہ کوئی جدید اصلاح کیگئی - صرف طرز قدیم کی تنقیح و تالیف طرز قدیم پر ہوتی رہی - اور بدستور حسابات مع اسناد دفاتر مال و دیوانی کو روانہ ہوتے رہے -

دوسرا عشرہ - یہہ ضلع بندی کے آغاز سے ہی - اسوقت مجلس مالگزاری قایم ہوئی - اور ٹوٹ بھی گئی - اضلاع کا انتظام کامل بنی ہوگیا - تعلقدار مقرر ہوئے - ہر ضلع مین خزانہ اور بلدہ مین دفتر تنقیح قایم کیا گیا - حسابات ماہواری تحتون پر آنے لگے دفتر تنقیح تعمیرات جداگانہ قایم ہوا - اور پھر وہ تنقیح عام مین ملا دیا گیا - اگرچہ یہہ سب کچھہ ہوا مگر حسابات کے ابواب وہی قایم رہے - اور کل دارومدار سالانہ حسابات پر تھا -

تیسرا عشرہ - یہہ اُس وقت شروع ہوتا ہی جبکہ رزیڈنسی سے ریاست کے تختہ جات مالی کا تقاضا شروع ہوا - اور برار کی سالانہ رپورٹون مین اسکے بھیجنے کے پیہم وعدے نظر آنے لگے مگر اُسوقت تک دفتر محاسبی مین طرز قدیم کے سوا رخیالات تازہ کی ہوا تک نہین لگی تھی - اور نہ یہہ معلوم تھا کہ ان حسابات کی غایت کیا ہی - اور وہ کسطرح حاصل ہوسکتے ہین - آمد و خرچ کی مفید تقسیم کونسی ہی - جمع و خرچ کے دونون پہلوون پر ابواب صدر و ذیل کس غایت سے کس تفصیل سے قایم کیے جائین - مدبر کاری کیا چیز ہی - اس مین اور دستگردان اور ارسال مین کون سے امور مابہ الامتیاز ہین اور ان کے جدا جدا کہانیکی کیا ضرورت ہی - اور ان کا اختلاط تصفیہ حسابات مین کیسا الجھاؤ پیدا کرتا ہی - ان حسابات کو طرز جدید و آسانی پر لانے اور مالی مصالح کے قابل بنانے کے واسطے نواب مکرم الدولہ صدر المہام مال کی نگرانی شروع ہوگئی - مولوی مہدی علیخان محسن الملک کیحیثیت مجوز کارروائی منجملہ اور کامون کے ادہر بھی مامور و مصروف ہوئے - انکی

تحریک سے اسکی مجموعی حالت پر غور اور اسکی اصلاح کیواسطے صدر المہام موصوف کی میر مجلسی مین ایک مجلس قایم ہوئی جسکے ارکان یہہ ہین - ۱- مولوی مہدی علی خان محسن الملک مستمدمال - ۲- نواب قدیر جنگ صدر مہتمم دفتر تنقیح - ۳- رام کشن راؤ محاسب سرکار عالی - دو تین سال پیہم اس مجلس کی تحقیقات اور کارروائی جاری رہی - زیادہ تر اس مجلس کا وقت ترتیب حسابات اور ملک کی مالی حالت دریافت کرنے مین صرف ہوا - تاہم کوئی ایسی رپورٹ پیش نہ ہوسکی جس سے سُوقتہ کی موجودہ حالت کا حسن و قبح اور آیندہ کیواسطے مفید تجاویز اور اُن تجویزون کے وجوہ معلوم ہوتے اسکا سبب سوائے اسکے اور کچھہ معلوم نہین ہوتا کہ حالات قدیم کی دریافت و اصلاح کیواسطے مجلس کو پورا وقت اور موقع نہ ملا -

۱۲۸۶ف سے دفتر محاسبی اور مدار المہام مین ایک وساطت کا سلسلہ قایم ہوگیا یعنی اکثر کارروائیان صدر المہام مال کے ملاحظہ مین پیش ہوتی تھین - اور انکی دستخط کے بعد مدار المہام کی پیشی مین جاتی تھین مگر وساطت فقط انہین کاغذات کے بارہ مین تھی جو درحقیقت فرائض محاسب سے جدا اور مقدمات مال (فینانس) سے علاقہ رکھتے تھے ورنہ خاص محاسبی کے کاغذات راست مدار المہام کے ملاحظہ مین پیش ہوتے تھے - اس کارروائی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ کل وہ کاغذات جو خاص عام کے سمجھنے اور سرکار انگریزی مین پیش کرنے کے قابل تھے - طرز جدید مین مرتب ہوگئے اور دائمی نگرانی - متواتر ہدایات مسلسل اصلاحون - اور عمدہ تجویزون نے وہ حیثیت پیدا کردی کہ اسکی درستی کی کامل امید ہوگئی - اور ان کوششون کی بدولت جو اصلاحین عمل مین آئین وہ لکھی جاتی ہین - ۱- دفتر تنقیح عام توڑ دیا گیا - اور محاسبی مین اس کا الحاق ہوا - ۲- تنقیح تعمیرات کا دفتر معتمد تعمیرات سے متعلق کیا گیا - ۳- تحویلات کا عمل کل حسابات سے موقوف کیا گیا - ۴- ہدایت نامہ کے طور پر ایک تفصیلی گشتی نشان ۲ مورخہ ۲۳- رمضان ۱۲۹۵ھ جاری کی گئی - ۵- ضلع اور تحصیل کے حسابات کا دستور العمل مرتب و مشتہر ہوا - ۶- ۱۲۸۸ف کا سوازنہ مرتب ہوا اور اسکے ساتھہ ایک عمدہ کیفیت لکھی گئی جس سے سابق و حال کی مالی حیثیت کا عمدہ اندازہ ہوسکتا ہی - ۷- ۱۲۸۷ف کا جمع و خرچ اُصول جدید پر مرتب ہوا - ۸- ابواب کی درستی مالی مصالح کے

اعتبار سے کیگئی ۹- چار اشخاص ملازمان سرکاری سے منتخب ہوکر برار و بمبئی مین محاسبی کا کام سیکھنے کے لیے بھیجے گئے - اور کامیابی کے بعد محاسبی کے مددگار مقرر ہوئے صورت اِس تقرر کی روبکار دفتر مدار المہام سرکار عالی علاقہ مالگزاری موسومہ صدر محاسب سرکار عالی اس طرح درج ہے - "الف کار آموزان حساب کہ بذریعہ صاحب عالیشان بہادر برائے واقفیت اصول دفروع حساب کہ در سرکار عظمت مدار جاری ست - بہ بمبئی و برار فرستادہ شدند - بعد حصول اِمناد لیاقت واپس آمدند - و در کارروائی حساب سرکار عالی واقفیت حاصل کردند لہذا تقرر ایشان بر مددگاری محاسب سرکار عالی حسب تفصیل کردہ میشود -

لالہ گیا پرشاد مددگار کار ترتیب موازنہ و نگرانی نقدی خزانہ ہائے اضلاع سرکار عالی و دستی خانہ - و عام نگرانی بہ ماتحتی محاسب سرکار عالی بر ایشان متعلق خواہد بود مولوی رکن الدین مددگار - کار تالیف حسابات یعنی ترتیب صدر گوشوارہ جمع و خرچ کل ریاست و ترتیب بہی کہاتہ باہواری - آمدنی و خرچ کہ آنرا در انگریزی لیجر و جنرل گویند - و کار ترتیب سلک پٹی ہائے اضلاع - و دیگر سررشتہ جات - و ترتیب پیشگیات مولوی عبد الرحیم خان مددگار کار تنقیح برآوردات تنخواہ - دیہہ صادر - و متفرقات - و جمع و خرچ ہائے دفاتر بلدہ و خزانہ عامرہ - و تنقیح پیشگیات - و دستگردان - مولوی سید احمد مددگار کار تنقیح بابتہ اضلاع و تنقیح پیشگیات و دستگردان ب - برای اطلاع انتظام دفتر بہ ماتحتی ہر مددگار یک منتظم منجملہ ملازمان موجودہ دفتر تجویز باید کرد تا کارروائی صیغہ حساب متذکرہ صدر بہ نگرانی مددگار و منتظم از دیگر صیغہ جات علیحدہ باشد - و ہر مددگار و ہر منتظم بابتہ کار خود ذمہ دار باشد ج - تقسیم کار بجائے باب وار ضلع وار کردہ شود کہ در تمامی ممالک سرکار عظمت مدار ہمین اصول جاری ست د - کار تنقیح و نگرانی صیغہ جمع یعنی وصولی ہائے وغیرہ بصدر منتظم سپرد کردہ شود و منتظم حال صدر منتظم مقرر شود ہ - جملہ مددگاران ماتحت محاسب سرکار عالی تابع حکم ایشان خواہند بود - و بر مراسلات سرکاری تا بامکان دستخط محاسب سرکار عالی بہ شرط اجازت ایشان دستخط مددگار خواہد شد - مگر بر اجازت نامہ ہائے ادائی رقم و کل رقومات

نقدی از خزانہ ہائے اضلاع و اجرائے احکام ادائی رقم۔ ہر نوع کہ باشد۔ دستخط محاسب سرکار عالی ضرورت شد۔"

حاصل یہ کہ محاسبی کا سارا کام مددگارون مین منقسم ہوچکا تھا۔ بلکہ آخر مین صدر محاسب نے دستخط کے اختیارات بھی اول مددگار کو دیدیے تھے۔ ان تعلیم یافتہ لوگون کا تقرر بحیثیت مددگاری محاسب سابق کی ماتحتی مین اس بے اقتداری کے ساتھ قرار پایا تھا کہ وہ بوجوہ چند در چند کوئی نمایان کام نکر سکے۔ البتہ صدر محاسب کے چند مہینے علالت کے زمانہ مین جب کام کا انحصار انھین پر رہا۔ اُسوقت کارہائے مفصلۂ ذیل ان کے زمانہ مین ہوئے۔

۱۔ تنقیح کا کام کلیتاً بابوار تھا ضلع وار کردیا گیا۔ ۲۔ علاقہ جات کی تقسیم بتقلید انگریزی کنگی ۳۔ تنقیح اضلاع مین تنخواہ و کتب اعراض و تصفیہ کے نمونے اور اُنکی کارروائی۔ ۴۔ تالیف مین کہنا دنی کی بنیاد پڑی گوشوارہ بابوار مرتب ہوا۔ ۵۔ تصفیہ کے واسطے عملہ ہنگامی منظور ہوا۔ ۶۔ ضروری گشتیان امور ذیل کی نسبت جاری ہوئین۔

الف امانت ٹپہ سرکار غلت مدار کا تصفیہ ب بایداد و بایدگرفت سرکاری دریافت کرنیکی ہدایت۔ ج۔ سوازنہ کا ضابطہ۔ د بقایا رسوم ولیومیہ وغیرہ کی تصدیق کے واسطے جو کارروائی طولانی ہوتی تھی۔ اُسکی اصلاح کی تجویز۔ ۷۔ سی سالہ تخمینات مدار المہام کے زمانہ وزارت کے آمد و خرچ کا سرسری طور پر مرتب ہونا۔

مگر افسوس ہی کہ آغاز کارہی مین ۲۹ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ مین مختار الملک سالار جنگ اول کا انتقال ہوا۔ بعد انتقال ۲۹ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ۔ مہاراجہ نرانڈر بہادر پنشکار سرکار عالی مدار المہام مقرر ہوئے۔ اس عہد مین پٹا بھی راما راؤ مہتمم خزانہ محاسبی پر مامور ہوئے۔ اور مستمال کو حکم دیا گیا کہ مددگاران محاسبی کا تقرر دوم تعلقداریون پر کیا جائی۔ (مراسلہ صدر محاسبی نشان ۱۴۵۷، ۷ جمادی الاول ۱۳۰۰ھ) منہمت راؤ سابق صدر محاسب۔ ناظم دفاتر نظارت و انتظام امور پنشی سرکار عالی (مہاراجہ بہادر مدار المہام کے وقت مین یہ عہدہ قرار پایا تھا) قرار پائے۔ اور اُن کے فرزند خزانہ عامرہ کے

مہتمم بنائے گئے۔

۷۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بموجب فرمان ..... سالار جنگ ثانی نواب میر لائق علیخان بہادر خلعت وزارت سے سرفراز ہوئے اور میر الملک بہادر مال و فینانس کی مہین المہامی کی خدمت پر سرفراز ہوئے۔ صدر محاسبی پر حسن بن عبداللہ (جو ضلع بیڑ کے اول تعلقدار تھے) کا تقرر ہوا۔ اور سنہ ۱۲۹۳ف تک جو صلاحات و کارروائیاں حسن بن عبداللہ کے زمانہ میں ہوئیں اُن کی تفصیل یہہ ہے۔

۱۔ سرکاری باندوادو باید گرفت کا اندازہ ۲۔ قرضہ یعنی سالانہ کارروائیون کا انسداد ۳۔ عملہ کا انتظام اور اوسکا تقرر۔ اور کام کی تقسیم ۴۔ تنخواہ اصلاح مصارف کی ترتیب ۔ ۵۔ دستورات مروجہ کا فراہم اور مسلسل کرنا ۶۔ ملتویات کی تحقیقات اور مقدار کا دریافت کرنا اور اُسکے فیصلہ کی صورت ۷ معمولی کارروائیون کا بروقت جاری کرنا ۸۔ تالیف اور نگرانی نقدیات کا باضابطہ انتظام۔ ۹ محافظی کا بندوبست۔ ۱۰ اسی سالہ تنخواہ کی تکمیل و کیفیت تفاوت سالانہ۔ ۱۱۔ فرامین انگریزی کا ترجمہ ۱۲۔ امور غیر متعلق دفتر صدر محاسبی کی منتقلی سررشتہ جات متعلقہ مین ۱۳۔ الحاق چند خزائن جداگانہ از صدر خزائن پیودہ ۱۴ تنقیح فوج کا دفتر محاسبی مین شامل ہونا۔ اور اُسکا انتظام۔ ۱۵۔ ترتیب حسابات برعایت ۱۴۔ باہی لوجہ قرار داد آغاز سال فصلی بجائے مہراز آذر۔

اس کے بعد اور بھی اصلاحات وقتاً فوقتاً عمل مین آتی رہین جن کی وجہ سے خاص اس محکمہ مین نمایان طور پر ترقی ہوئی سنہ ۱۳۱۱ف مین حسب فرمان اعلیحضرت ..... خاص طور پر ایک کنٹرول جنرل آف اکونٹس حسب انتخاب گورنمنٹ آف انڈیا مستعار لیے گئے۔ جنکا نام مسٹر کرالی تھا۔ آپکا ۲۲ محرم سنہ ۱۳۱۱ف کو تقرر ہوا اور آپ کے زمانہ قیام مین بہت کچھ اصلاحین عمل مین آئین جسکی وجہ سے اس محکمہ مین قابل قدر ترقی ہوئی اسکے بعد کے حالات فراہم نہوسکے بمجبوری اختصار کیا گیا۔ ابتداسے اسوقت تک جسقدر صدر محاسب مقرر ہوئے ہین۔ اونکا تختہ اور اخراجات کا تختہ درج کیا جاتا ہے۔

نام	تاریخ تقرر	نام	تاریخ تقرر
رام راؤ صاحب	۔	محمد منور خان صاحب	۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۹ف کو مستعفی ہوئے

صدر محاسبی

نام	تاریخ تقرر	نام	تاریخ تقرر
۱	۲	۳	۴
ہنمنت راؤ صاحب	.	راجہ مرلی منوہر آصف نواز جنگ بہادر	۱۴۔ رجب سنہ ۱۳۱۰ف کو تقرر ہوا
رام کشن راؤ صاحب	.	محمد اکبر حیدری صاحب	۱۰۔ شعبان سنہ ۱۳۲۲ف کو سرکار انگلشیہ سے مستعار آئے۔
بٹا ہی رامراؤ	.	بابو نند لال صاحب سیل	۲۶۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ف کو مددگاری فینانس سے آئے
نواب عماد نواز جنگ	۱۰۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو تقدیری پیڑ سے مقرر ہوئے	جن ناموں پر یہ علامت ہے وہی متہمی خزانہ عامرہ سے صدر محاسبی کی خدمت پر آئے تھے۔	
نواب مقرب جنگ بہادر	۱۵۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۹۶ف		

نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم
(الف) صدر محاسب	صفحہ ۱	صادر بموجب تقرر	صفحہ ۱	عملہ ہنگامی	صفحہ ۱
مددگار - ۵	صفحہ ۲	ابواب مشترکہ	صفحہ ۲	الونس	صفحہ ۲
منتظمان - ۶	صفحہ ۳	ابواب منتخصہ	صفحہ ۳	صادر بموجب تقرر	صفحہ ۱
اہلکاران - ۲۱۳	صفحہ ۳	میزان (الف)	صفحہ ۳	ابواب مشترکہ	صفحہ ۲
چپراسیان ۶۹	صفحہ ۳	(ب) شاخ تنقیح تعمیرات و اشیاء		میزان شاخ تنقیح	صفحہ ۳
عملہ ہنگامی -	صفحہ ۱	مددگار محاسب - ۱	صفحہ ۱		
میزان	صفحہ ۳	اہلکاران - ۴۲	صفحہ ۲	صدر میزان محاسبی	صفحہ ۳
الونس -	صفحہ ۳	چپراسیان وغیرہ ۱۵	صفحہ ۳		

اخراجات سنہ ۱۳۱۵ف

سکہ

فصل ۳ بعد زوال سلطنت مغلیہ ۱۸۵۸ء تک مختلف حکمرانوں کے جو سکے حیدرآباد میں رائج تھے وہ چلنی سکے کہلاتے ہیں تاریخ رشید الدین خانی صفحہ (۳۲) میں سکہ جات چلنی کا ذکر اسطرح پر کیا گیا ہے کہ "گو یہاں بازار میں لین دین اور خرید و فروخت کا ساہوکاری حساب سب چلنی ہی میں ہوتا ہے مگر خاص سکہ چلنی کا کوئی وجود پایا نہیں جاتا اور دریافت و تحقیقات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ چلنی کوئی خاص سکہ نہ تھا۔ بلکہ سگور۔ گدوال۔ گرمٹکال۔ اور مدورہی کے سکہ (ان ہی چاروں کا چلن تھا) چلنی کہلاتے تھے۔ اور سب کی قیمت بھی یکسان اور ایک ہی تھی چنانچہ وظائف۔ منصب۔ تنخواہ۔ وصول مالگزاری وغیرہ میں یہی چاروں متذکرہ سکے ملے ہوئے دیئے اور لیے جاتے اور برابر چلتے تھے۔ اور یہی چلنی۔ اور شہر چلنی کہلاتے تھے"۔ جہاں تک ان سکوں کی تحقیق کی گئی اُس سے پایا جاتا ہے کہ یہہ چلنی سکے یا تو رائج کنندہ کے نام سے یا اُس مقام کے نام سے جہاں وہ مسکوک ہوتے تھے نامزد تھے۔ یا اُن علامات کے ساتھہ موسوم تھے جو اُن سکوں پر منقش ہوتے تھے مثلاً۔

نام ۱۔ پستن شاہی ۲ گوبند بخشی ۳ بہادر شاہی ۴۔ اکبری ۵۔ عالمگیری ۶۔ شاہجہانی ۷۔ سکندر چلنی ۸۔ ناصر چلنی۔

مقام ۱۔ ارکاٹی ۲۔ گدوالی ۳۔ مدوری ۴۔ یلاریڈی ۵۔ گرمٹکالی۔ ۶ بیلاپوری، منڈاکی ۸۔ دولت آبادی ۹۔ گوپال پیٹھہ ۱۰۔ اندور ۱۱۔ چاندور ۱۲۔ نارائن پیٹھہ ۱۳۔ ناگپور۔ ۱۴۔ سگور۔ ۱۵۔ واپھے گانون۔ ۱۶۔ امراوتی ۱۷۔ باغ چلنی۔ ۱۸۔ شہر چلنی۔

علامات ۱۔ سری سکہ ۲۔ طرہ ۳۔ توکا ۴۔ زری پٹکہ ۵۔ ترنامل ۶۔ صورتی یا چہرہ شاہی ۷۔ کلمہ یا اکبری۔ ۸۔ تتھنی ۹۔ سوئی ۱۰۔ دو دنڈی ۱۱۔ پیپل نارئی[۵۱] جس پر پیپل کے پتہ کا نشان ہوتا ہے ۱۲۔ ذوالفقاری۔

---

[۵۱] اورنگ آباد گزیٹیر صفحہ ۲۰۷۔

چونکہ اِن سکون پر رائج کنندہ کا نام اور مقام ضرب نہین ہوا کرتا تھا اِس لیے اُن کا امتیاز اُسوقت تک مشکل ہی جب تک کہ کوئی واقف کار شخص اُنکی علامات وغیرہ کو نہ تبلائے - اِن سکہ جات کے نسبت صوبہ دار صاحب اورنگ آباد نے سنہ ۱۳۰۰ھ مین جو حالات سرکار مین لکھکر بھیجے تھے[۹۱] اُنکا خلاصہ حسب ذیل ہی -

۱- سکہ گوبند بخشی - یہہ کی عبارت صاف پڑہی نہین جاتی مگر اسکے ایک جانب حروف شاہ اور ہندسہ ۸۳۵ پڑہے جاتے ہین اور ایک پہلو[۹۲] پر بھی ہوتا ہی اور دوسرے جانب سنہ ۱۲ اور علامت شمشیر کندہ ہی - اوایل تیرہوین صدی مین بزمانہ مدار المہامی راجہ گوبند بخش بمقام حیدرآباد یہہ سکہ مسکوک ہوا - سنہ ۱۲۲۷ھ سے سنہ ۱۲۳۵ھ تک کے مسلسل سکہ دیکھے گئے ہین - انکے سوا اور سالون بھی اگر یہہ روپیہ بنا ہو تو معلوم نہین مگر اب تو نہین ملتا - وزن مین بہ نسبت حالی کے ایک دانگ کم ہی حالی کے ساتھہ اسکا بٹہ ۲ فیصدی صرہ سے ۴ تک ہی یعنی ماسہ گوبند بخشی ۱ ماہ حالی کے ہوتے ہین - ضرورت کے وقت ۲ فیصدی دو روپیہ بٹہ سے بھی ٹوٹتا ہی اور کہین یہہ شرح ۴ تک بھی پہنچ جاتی ہی ضلع اورنگ آباد مین یہہ سکہ شاذ و نادر پایا جاتا ہی - ضلع پربھنی مین اکثر مستعمل ہی خصوصاً تعلقہ بسمت نگر مین اسکا رواج زیادہ ہی - اور ضلع ناندیڑ کے تعلقات بھیسہ وغیرہ دین اور انبڑ تعلقہ حدہ گانون کے گرد و نواح مین یہہ سکہ مروج ہی -

۲- سکہ تو کا - عبارت ٹھیک طور پر پڑہی نہین جاتی - ایک جانب لفظ شاہ پڑہا جاتا ہی دوسرے جانب سنہ جلوس - نیز علامت شمشیر منقش ہی - اسپر کے بالائی سنون سے اسکا زمانہ سنہ ۱۲۳۰ھ سے سنہ ۱۲۴۳ھ تک دریافت ہوتا ہی - سنہ ۱۲۴۱ھ کے ساتھہ سنہ جلوس (۲۰) ہی - تعلقدار صاحب اورنگ آباد لکھتے ہین کہ یہہ سکہ حسب الحکم خوشحال چند گجراتی بمقام اورنگ آباد محلہ ٹکسال مین تیار کرایا گیا تھا - اسکا نام تعلقدار اورنگ آباد نے سکہ کہا مگر نون تبلایا ہی - مونوی غلام رسول صاحب سوم تعلقدار نے اس سکہ کے موجد کا نام کارام لکھا ہی - جو اورنگ آباد کے نظامت پر مامور تھے

---

[۹۱] مراسلہ صوبہ دار صاحب اورنگ آباد نشان ۹۴۰ مورخہ ۲۰ فروردی سنہ ۱۳۰۱ف موسومہ نہوم سکہ ٹری -

[۹۲] اورنگ آباد گزیٹیر صفحہ (۷۲۷)

اب یہہ سکہ نہین بنتا اور نہ اب ضلع اورنگ آباد مین اُسکا چلن ہی۔ البتہ تعلقہ حدگانون ضلع ناندیڑ کے گرد و نواح مین ابہی تک مروج ہی۔ ضلع پربہنی کے اکثر تعلقات مین بیوپار اسی سکہ سے ہوتا ہی اسکی چاندی اور وزن گوبند بخشی کے برابر ہی۔ حالی کے ساتھہ فیصدی لعبر اسکا بٹہ ہی مگر خاص حالتون مین یہہ شرح کم سے کم للہ تک اور زیادہ سے زیادہ لہ تک پہونچ جاتی ہی۔

۳۔ سکہ پستون شاہی۔ ایک جانب الفاظ شاہ غازی کے سوا اور کچھہ پڑہا نہین جاتا اور ان الفاظ کے ساتھہ ایک مختصر گل بہی منقش ہی۔ دوسرے طرف سنہ جلوس اور علامت شیر منقوش ہی[۵۱] پستون جی جو راجہ چندو لعل اور نواب سراج الملک مدار المہام مرحوم کے عہد مین تعلقات برار کے تہہ دار تھے ان کے زمانہ مین یہہ سکہ بمقام حیدر آباد مسکوک ہوا اور انہین کے نام سے مشہور ہی سنہ ۱۲۵۳ھ سے سنہ ۱۲۵۶ھ تک کے سالون کے روپے دیکھنے مین آتے ہین وزن و عیار مین مانند تو کا اور گوبند بخشی کے ہی۔ عموماً حالی کے ساتھہ فیصدی ۵ روپیہ کا تفاوت رکھتا ہی مگر خاص وقتون مین اس بٹہ کی شرح کمی مین للہ تک اور زیادتی مین ۱۰ تک پہونچ جاتی ہی۔ ضلع ناندیڑ کے دیہات اطراف و تحصیل حدگانون مین اس کا رواج ہی۔ اور ضلع پربہنی کے چند تعلقات مین بھی مستعمل ہی۔

۴۔ سکہ سکندر جلنی۔ ایک رُخ پر مدر شاہ بادشاہ غازی اور سنہ۔ اور دوسرے رُخ پر "فرخندہ بنیاد میمنت" یہہ الفاظ نظر آتے ہین[۵۲] سنہ ۱۲۱۸ھ سے سنہ ۱۲۷۱ھ تک کے سالون کے روپے مسلسل نظر سے گذرے ہین معلوم ہوتا ہی کہ یہہ سکہ حضرت نواب سکندر جاہ مرحوم کے عہد مین مسکوک ہوا تھا۔ وزن اور چاندی حالی کے موافق ہی مگر خاص حالات مین بٹہ حالی کے ساتھہ فیصدی ایک روپیہ سے للہ تک اور عام طور پر عال فیصدی ہوتا ہی۔ تعلقدار ناندیڑ نے لکھا ہی کہ سنہ ۱۲۱۸ھ کا مسکوک سکہ خالص نقرہ ہوتا ہی۔ اور قیمت مین بہ نسبت حالی کے دو آنہ زیادہ بڑہا ہوا ہی مگر فی زمانہ وہ بات کم ہی۔ ضلع پربہنی کے تعلقات اور ہنگولی مین اِس سکہ سے بھی بیوپار ہوتا ہی۔

---

۵۱ اورنگ آباد گزیٹیر صفحہ ۲۷۰۔ ۵۲ غالباً محمد شاہ ہوگا۔

۵ - سکہ نتھنی - اسکے ایک رخ پر الفاظ (سنہ جلوس سمت) اور شمشیر کی علامت منقش ہی شمشیر کے قبضہ مین ایک نتھنی ہتی ہی - تحقیقات مین اس کے موجد کے نسبت یہہ بات دریافت ہوئی ہی کہ راجہ چندو لعل کے خاندان کے کوئی صاحب جو امراؤتی واقع ملک برار مین حاکم تھے انہون نے اسکو ضرب کرایا تھا اور تلنگدار اور نگ آباد نے لکھا ہے کہ نہنت راؤ نامی داروغہ ٹکسال کے اہتمام سے یہہ سکہ بنایا گیا تھا جسکے نام کے حروف بھی اوپر کندہ ہین - بجز سکہ جات مسکوکہ سنہ ۱۲۳۶ھ سنہ ۱۲۳۷ھ و سنہ ۱۲۳۸ھ دوسرے سالون کے روپے نہین دیکھے گئے - اس سے پایا جاتا ہی کہ صرف انہی تین سالون مین یہہ سکہ مسکوک ہوا ہوگا - حالی کے مقابلہ مین فیصدی ۵ کے بٹہ سے بکتا ہی - اور ارزانی کی حالت مین یہہ شرح ۸ تک پہونچتی ہی - پرنہی مین بعض جگہہ یہہ سکہ مستعمل ہی

۶ - امراؤتی - اسکا استعمال صوبۂ اورنگ آباد مین تو کہین نہین ہی مگر شاذ و نادر دیکھنے مین آتا ہی - اسکا دار الضرب امراوتی ملک برار مین ہی جو حال مین بطور امانت سرکار عظمت مدار کے قبضہ مین ہی اسکا زمانہ سنہ ۱۲۳۹ھ سنہ ۱۲۴۱ھ تک کا ہی - جو روپیہ کے بالائی سنہ سے دریافت ہوا اسکی عبارت پڑھی نہین جاتی مگر اُس پر کٹار کی علامت ہوتی ہی - یہہ گوبند بخشی کے ہموزن اور عیار مین انہی کے مساوی ہی حالی کے ساتھہ فیصدی ۵ یا ۶ کا بٹہ کھاتا ہی - کم از کم ۴ روپیہ سے بکتا ہی -

۷ - سکہ سگور - اس پر ایک حرف بالبودہ مین کندہ ہی جو پڑھا نہین جاتا[1] - یہہ ہمستان سگور کا مضروب ہی - جو اب ضلع محبوب نگر مین واقع ہی - اسکے موجد ستان مذکور کے راجہ ہین - زمانہ سنہ ۱۲۴۰ھ کے قبل کا پایا جاتا ہی - وزن مین گوبند بخشی سے وال بہر کم ہی اور بہ نسبت حالی دو ماشہ کم حالی کے ساتھہ فیصدی ۵ سے ۶ تک اسکا بٹہ ہے اگرچہ اسکا عام چلن اس صوبہ مین نہین ہی - مگر کبھی کبھی لین دین مین آجاتا ہی -

۸ - سکہ گوپال پیٹھہ - اس سکہ پر کی عبارت پڑھی نہین جاتی بجز حرف (گو) ﮔ کے

---

[1] یہہ حرف (دہ) ﮈ ہی -

اسکا مقام ضرب گوپال پیٹھہ ہی موجد وزمانیکا حال متحقق نہین ہوا ۱۲۸۶ھ سے ۱۲۳۹ھ
سنہ کے مضروبہ روپیے مختلف طور پر دیکھے گیے۔ وزن نقرہ مثل گوندنجبی کے ہی۔ بڑھ
حالی کے ساتھہ نیصدی ۸۴ سے ۹۰ تک ہی ضلع ناندیڑ پر بہنی ویٹر کے بازار مین
یہہ سکہ بعض وقت چل جاتا ہی۔

۹۔ سکہ گدوال یہہ سکہ مشابہ ہی سکہ گوپال پیٹھہ کے۔ اس پر سیندی کا ایک درخت
ہوتا ہی۔ اسکا زمانہ بھی قریب قریب گوپال پیٹھہ کے زمانہ کے ہی۔ ہمستان گدوال کا مسکوک شدہ
ہی۔ یہہ حالی کے ساتھہ ۹۰ کا بٹہ کہاتا ہی۔ ضلع ناندیڑ اور پربہنی مین کبھی کبھی اسکا استعمال
ہوجاتا ہی۔

۱۰۔ سکہ نارائن پیٹھہ اسکی عبارت ٹھیک ٹھیک پڑہی نہین جاتی۔ مگر لفظ شاہ عالم اور
حروف بالکبودہ مین (نا) ना اسکا مقام ضرب ہمستان نارائن پیٹھہ ہی۔ جو اب ضلع محبوب نگر مین
واقع ہی۔ اسکے موجد نارائن پیٹھہ کے زمیندار ہین۔ زمانہ ٹھیک معلوم نہین ہوتا صرف ۱۲۸۶ھ کا
سکہ دیکھا گیا ہی۔ زیادہ تر ضلع بیڑ مین اسکا چلن ہی اور شاذ و نادر ناندیڑ مین بھی۔ دونون ضلعون سے
اسکی حقیقت وصول ہوئی مگر یہہ نہین تلایا گیا کہ حالی کے ساتھہ اسکا بٹہ کیا ہی بعض سکہ جات مین
ایسے خالص چاندی کے نکل آتے ہین جو دوسرے سکون مین کم ہونگے۔

۱۱۔ سکہ چاندوڑ[1]۔ اس کے ایک جانب الفاظ (شاہ عالم) اور دوسرے طرف سنہ جلوس اور
کچھہ کٹے حروف منقش رہتے ہین۔ اسکے موجد کا حال معلوم نہین ہوا۔ یہہ سکہ موضع چاندوڑ ضلع ناسک
حال علاقہ انگریزی کے دار الضرب مین مسکوک ہوا ہی۔ یہہ سکہ بہت پرانا معلوم ہوتا ہی۔ اسپر کا
سنہ پڑہا نہین جاتا۔ سو سال قبل کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہی۔ وزن مین بہ نسبت حالی کے ایک گھونگچی کم ہی
چاندی خالص ہمیشہ حالی سے زیادہ قیمت پر بکتا ہے۔ بڑھوتری نیصدی ۸۰ ہوتی ہی اس کا

[1] یہہ سکہ باجی راؤ اخیر پیشوا کے عہد حکومت مین بمقام پونہ و ستارہ مسکوک ہوا تھا۔ اور قلمرو مرہٹیان کے ممالک
متوسط مین بہت زیادہ مروج تھا اسمین چودہ آنہ کی چاندی رہا کرتی تھی۔ رتناگری مین بھی یہہ سکہ رائج رہا۔ ج
ر۔ ا۔ س۔ ب۔ جلد (۲۲) نمبر ۵۵ صفحہ ۱۹۸ و ۱۹۹۔

استعمال بہت کم ہی۔ مگر شاذ و نادر بازار مین آجاتا ہی۔ اسی چاندوڑ کے قریب اکوسی۔ واپہے کا ون اور سری سکہ۔ یہہ تین سکے نظر سے گذرے ہین۔ اِن تینون کا مقام ضرب چاندوڑ ہی بتلایا جاتا ہی۔ ان کی کل کیفیت چاندوڑ کی سی ہی۔ صرف سری سکہ مین یہ حروف بالبودہ ﷺ سری کندہ ہے۔

۱۲۔ سکہ ترناملی۔ یہہ سکہ قصبہ ترنل مین۔ بعہد وزارت نواب رکن الدولہ مرحوم ظفر الدولہ مسکوک کرایا تھا۔ وزن حالی سے ایک دال زاید ہی۔ اور نقرہ خالص بہ نسبت حالی کے تین آنہ گران ہی۔ اس پر ایک علامت ہندون کے تلک کی موجود ہی جو ان کی پیشانی پر رہا کرتی ہی۔

۱۳۔ سکہ گورمٹکال۔ یہہ سکہ قصبہ گورمٹکال حال مشمولہ ضلع گلبرگہ مین بعہد زمینداری مسکوک ہوا تھا۔ اسمین دو قسم ہین ایک قدیم جس کی چاندی خالص اور بمقابلہ حالی ۲ گران ہے دوسرے اسکے بعد کا جو بمقابلہ ۳ ارزان ہی۔ اسکا رواج یہان اور نگ آباد کیطرف کو ہی۔

۱۴۔ سکہ بیلاپوری۔ یہہ سکہ مثل سکہ گوبند بخشی۔ اسی ریاست کا بنا ہوا ہے[۱] اور نگ آباد گزیٹیر مین بیان کیا گیا ہی کہ اسکے ایک جانب چہرہ آفتاب منقش ہی[۲] زمانہ کا پتہ نہین چلتا۔ بازار مین کبھی کبھی آجاتا ہی۔ حالی کے ساتھ فیصدی ۷ روپیہ کا بٹہ ہی۔

۱۵۔ سکہ منڈاکی۔ منڈاکی کرناٹک کے ایک موضع کا نام ہی۔ غالباً وہین کا بنا ہوا ہوگا۔ یہان بالکل کمیاب ہی۔ اسکی چاندی و نرخ بالکل سکہ چاندوڑ کی سی ہی۔

۱۶۔ سکہ دولت آبادی۔ اسکے ایک رخ پر (بادشاہ غازی اور سنہ) کندہ ہین دوسرے رخ پر کے الفاظ پڑھے نہین جاتے بجز الفاظ جلوس میمنت مانوس کے علامت خصوصی الفاظون کی نوکدار لکیرین معلوم ہوتی ہین جسکو بعض لوگ علامت قلعہ بتلاتے ہین۔

---

[۱] رسالہ جنرل رایل ایشیاٹک سوسائٹی بنگال جلد ۲۲ نمبر ۵۵ کے صفحہ ۱۹۱ پر بیان کیا گیا ہی کہ سری سکہ جلوس ۱۱ سنہ ۱۱۳۵ھ مین (جبکہ پونہ کا دار الضرب بند ہوا) اسی سال موقوف کر دیا گیا۔ اور وہ کولاپور کے انگریز پولن کا سکہ کہلاتا ہے اس کے سری سکہ کے نام سے موسوم ہونے کی وجہ یہہ ہے کہ اس پر کے حروف ناگری ہوا کرتے تھے اور سکہ کے وسط مین (سری) ہوا کرتا تھا۔

[۲] اورنگ آباد گزیٹیر صفحہ (۷۲۰)

۱۷- سکہ ترسول - یہہ روپیہ اگرچہ سکہ حالی کیطرح ہی - مگر بالکل سکہ سگور کا دور رکھتا ہی ایک جانب اس کے بادشاہ غازی اور آٹھہ نقطہ ایک جگہہ ہونیسے مدور شکل کا پھول نظر آتا ہے ان حروف کے پائین ہین اور بھی چند خطوط اور نقوش مکوسی نظر آتے ہین مگر وہ خطوط سمجھہ مین نہین آتے اور دوسرے جانب بخط بالبودہ جی کا حرف ہی - جس سے مراد جیاجی راؤ لیجاتی ہی جو مہاراجہ گوالیر تھے - حروف کے ساتھہ ایک شکل ( ) منقش ہے جو غالباً تیر اور کمان ہے - ترسول کے اصل معنی بزبان سنسکرت ایک ہتیار کے ہین جس مین ایک سیدہی مخروطی سیخ ہوتی ہی - اور اُس پر تین نوکین لگی ہوئی ہوتی ہین - چونکہ یہہ علامت اُس پر منقش ہی لہذا اسکا نام ترسول ہی - اسکے ترویج کے زمانہ کا حال نہین کھلتا - پُرانے روپیون کی تعداد گوالیار مین بھی کم ہی -

۱۸- سکہ دو دنڈی - اس سکہ پر دو لکیرین ہین اور اُس پر ایک چاند بنا ہوا ہی اور چاند کے حلقہ مین تارے بھی ہین اور کچھہ حال معلوم نہین ہوا -

۱۹- سکہ ارکاٹی - اس سکہ پر سنہ جلوس (۳۰) ہے اوپر اورنگ زیب کا نام منقش ہی - نام کے مناسبت سے ارکاٹ کا سکہ ہونا چاہیے - کس ملک کا ہے - صحیح معلوم نہین ہوتا - حالی کے ساتھہ فیصدی ۱۰۰ کا بٹہ رکھتا ہی - بیوپار مین کم مستعمل ہی -

۲۰- سکہ ناگپوری - اس سکہ پر کا سنہ پڑھا نہین جاتا - نہ مقام دار الضرب کا پتہ چلتا ہے حالی کے مقابلہ مین فیصدی سے کا بٹہ رکھتا ہی -

۲۱- زری پٹکہ[۱] - یہہ سکہ پیشواؤن کے زمانہ مین رائج تھا - اورنگ آباد مین بھی اُسکا رواج رہا -

۲۲- پیپل ناری - اِس سکہ پر ایک پیپل کا پتہ ہوا کرتا ہی - اورنگ آباد مین رائج تھا

[۱] اسکو ہری پنت پھڑکے نے مسکوک کرایا تھا جو پیشواؤن کا سپہ سالار تھا اور اُس پر مرہٹون کے زری پٹکہ کا نشان ہوا کرتا تھا - اضلاع خاندیس اور ناسک مین بہدہ حکومت پیشوایان آخر رائج تھا - ج - ر - ا - س - ب - جلد ۲۲ نمبر ۵۵ صفحہ ۱۹۹ -

۲۳ - ذوالفقاری - اس سکہ پر پیش قبض کا نقشہ ہوا کرتا ہی - اورنگ آباد مین رایج تھا -
۲۴ - داہے گاون اور سری سکہ - ان نامون کے سکہ بھی اورنگ آباد مین رایج تھے مگر علامت و مقام ضرب اور موجد کے حالات دریافت نہین ہوتے -

سکہ ہائے مسی متذکرہ رپورٹ صوبہ دار جبلپور اورنگ آباد

۱ - پرانا عالمگیری پیسہ - یہہ پیسہ گول ہوتا ہی - وزن اسکا ایک تولہ ہی - عبارت پڑہی نہین جاتی - مگر اُس پر حرف ب اور آفتاب شعاع دار کی تصویر کندہ ہی - یہہ پیسہ اورنگ آباد مین بعہد نواب نظام علیخان بہادر مسکوک ہوا تھا -
۲ - ترسولی پیسہ - وزن اسکا ماشہ ہی - عبارت پڑہی نہین جاتی مگر اس پر ترسولی کی علامت ہوتی ہی -
۳ - دو ڈنڈی پیسہ[1] - اس پر دو لکیرین دکھائی دیتی ہین عبارت پڑہی نہین جاتی - وزن دو تولہ ہی - مقام تسکیک کی نسبت اختلاف ہی بعض نے لکھا ہی کہ یہہ سکہ ۱۲۳۳ھ مین بمقام احمد نگر مسکوک ہوا تھا اور تعلقدار اورنگ آباد لکھتے ہین کہ یہہ سکہ چاندور کا بنا ہوا ہی - زمانہ معلوم نہین ہوتا - مگر قیاس یہہ ہی کہ یہہ سکہ سنہ ہیہ عالیجاہ کا جاری کیا ہوا ہی - یہی تحقیقات صحیح معلوم ہوتی ہی - اسکا رواج عام طور پر نہین ہی -
۴ - ڈھبو پیسہ - یہہ پیسہ عالمگیری پیسہ کے ہمشکل ہی - مگر وزن اور جسامت مین اُس سے دوچند اور بہت کہنہ بسکہ ہی - اسی کو جامودی بھی کہتے ہین -
۵ - شاہی پیسہ - یہہ پیسہ خالص تانبے کا ہوتا ہی - کوئی عبارت اُس پر نہین ہوتی بالکل صاف ہوتا ہی - وزن اسکا ایک تولہ ہی - اضلاع بیڑ - پربہنی - اورنا ندیڑ - وغیرہ مین اسکا چلن ہی -

---

[1] غالباً یہہ شیواری پیسہ ہوگا جسکی کیفیت علیحدہ مقام پر لکھی گئی ہی -

۶- جالنہ پیسہ - یہہ ایک بہت چھوٹا اور چار ماشہ وزن کا پیسہ ہوتا ہی - راجہ چندر لعل کے زمانہ مین بمقام جالنہ پور - ڈھونگی لالہ کنور نے اسکو جاری کیا تھا - جالنہ مین اسکا چلن ہی

۷- شمشیری پیسہ - یہہ پیسہ عالمگیری پیسہ کے ہمشکل ہی بسمت نگر ضلع پربھنی مین ہے بزمانہ شمشیر الملک بہادر مضروب اور مروج ہوا تھا - غالباً نواب سراج الملک مرحوم دیوان کے عہد مین بنا تھا -

۸- پہرل پیسہ - یہہ ایک چھوٹا پیسہ چار ماشہ وزن کا ہی - جسکا رواج ضلع پربھنی مین ہی زمانہ اور عبارت پڑہا نہین جاتا -

۹- مہدواری پیسہ - یہہ ایک چھوٹا سا پیسہ ہی جس پر چاند اور ستارہ منقش ہی - زمانہ وغیرہ نامعلوم -

۱۰- شیورائی پیسہ - یہہ پیسہ شیواجی مہاراج راجہ ستارہ کا جاری کیا ہوا ہی - جو مرہٹون[1] کی سلطنت کا بانی اور ۱۶۲۷ء مین قوم راجپوت کے ایک معزز گہرانے مین جسکا نام بہونسلہ تھا - تولد ہوا تھا - اس نے ۱۶۴۴ء مین پہلے لقب راجائی اختیار کیا - اور اسی سال رائے گڑہ مین ایک دار الضرب قایم کرکے اپنے نام کا سکہ بھی جاری کیا - اس کے نقرہ سکون کے متعلق معلوم نہین ہوتا کہ اپر کیا الفاظ ہوا کرتے تھے اسوجہ سے کہ اس وقت کی چاندی کے سکے بہدست نہین ہوئے مگر گمان غالب یہہ ہی کہ اپر فارسی الفاظ رہے ہونگے - کیونکہ زمانہ مابعد کے جو سکے پیشوائون اور نیز اعلی سرداران مرہٹہ کے حکم سے تیار ہوئے تھے اپر کے الفاظ فارسی ہی مین ہین - تانبہ کے سکو پر ایک جانب (سری راجہ شیوا) اور دوسرے جانب (چھترپتی) الفاظ ہوا کرتے تھے - اور یہہ تانبے کے سکے عام طور پر شیورائے یا چھترپتی کہلاتے تھے - چاہیے تو یہ تھا خاص شیواجی کے تانبہ کے سکے ہی اس نام کے ساتھہ موسوم رہتے مگر ایسا نہین ہی بلکہ شاہو راجہ اور سمبھاجی کے پیسے بھی باوجود اسکے اپنے اپنے راجائون کا نام رہا کرتا تھا - چھترپتی ہی کے نام سے

[1] جنرل رائل ایشیاٹک سوسایٹی بنگال جلد ۲۰ نمبر صفحہ ۱۲۰ و ۱۱۳ و ۲۲۳ -

نامزد ہین۔ شیورائی پیسہ دو قسم کے دیکھے گئے۔ ایک کا وزن دس ماشہ ہی۔ اور دوسرے کا وزن ۲۲ ماشہ پیسہ کے کسرات مین کوڑیان مستعمل تھین شیواجی کا نام ان پیسون پر مختلف ہجون کے ساتھہ مسکوک ہوا ہی۔ یعنی بعض سکون پر شیو۔ یا شیوہ ہے۔ اور بعض پر سو یا سیو اسیطرح لفظ پتی کے ہجے بھی مختلف طور پر کیے گئے ہین یعنی بعض سکون پر پتی ہی۔ اور بعضون پر پتئی۔ یہہ اختلاف اسوجہ سے تھا کہ ان سنارون کے ساتھہ سکہ کی تسکیک کا کام متعلق تھا وہ غیر تعلیم یافتہ تھے۔ چند شیورائی پیسے ایسے بھی دیکھے گئے ہین جن پر فارسی الفاظ ہین مگر معلوم ہوتا ہی کہ عام طور پر جو سکے پہلے ہوئے تھے وہ حرف مرہٹی ہی کے تھے ان پیسون پر عموماً ایک جانب تین اور دوسرے جانب دو لکیرین دکھائی دیتی ہین جس کی شکل حسب ذیل ہی۔ اسکے علاوہ الفاظ مختلف الہجا بھی اس کے نیچے بتلا دئے جاتے ہین۔





(۱)	چھتر پتی	छत्रपति	श्रीराजा शि-व- سری راجہ شیو
(۲)	چھتر پتی	छत्रपती	श्रीराजा शि व. سری راجا شیو
(۳)	چھتر پتی	छत्रपती	श्रीराजा शीव سری راجا شیو
(۴)	چھتر پتی	छत्रपती	श्रीराजा शीव سری راجا شیو
(۵)	چھتر پتی	छत्रपति	श्रीराजा सिव سری راجا سیو
(۶)	چھتر پتی	छत्रपती	श्रीराजा सिवा سری راجا سیوا
(۷)	چھتر پتی	छत्रपति	श्रीराजा सीव سری راجا سیو
(۸)	چھتر پتی	छत्रपती	श्रीराजा सीव سری راجا سیو

واضح رہے کہ لفظ سری سے متصل اور علامات بھی ان سکون پر پائے جاتے ہین مثلاً۔ سری کے بعد ایک نقطہ ۲۔ لفظ سری کے بعد اول سنہ ۳۔ لفظ سری کے بعد اعداد سنہ کے بیچ مین ۴۔ اعداد سنہ کے سوا لفظ سنہ بھی موٹے حروف ہین بعض سکے ایسے بھی ہین جو نام سے معرا ہین مگر انکی جگہ ۔ نال ۔ یہہ

علامت ہی۔ راجہ رام کے سکون مین اسکا نام پہلے ہی سطر پر یا اُس کے نیچے کی سطر پر مختلف طور پر ہوا کرتا ہی۔ مثلاً (श्री राजा राम) سری رام راجا) علاوہ اُن تمام علامات و اختلافات کے جو اوپر لکھے گئے ہین اِن سکون پر انواع و اقسام کے نشانات بھی ہوا کرتے ہین۔ اِسمین سے جن نشانات کے معنی و مقصود دریافت ہوئے اُن کی کیفیت ذیل مین بیان کی جاتی ہی۔

۱۔ ⊙ علامات آفتاب ☽ علامات مہتاب سے مراد دیر پائی ہی۔ جو لفظ سری۔ یا لفظ۔ چھتر پر ہوا کرتی ہی۔

۲ ❁ اس قسم کا نشان عموماً حرف (چھ) پر پایا جاتا ہی مگر ایک سکہ ایسا بھی دیکھا گیا جسپر یہہ نشان (ت) پر ہی مگر اسکے معنی معلوم نہین۔

۳ ✿ سانحہ لفظون کا ایک گچھا۔

۴ ۔ بعض سکون پر لفظ چھتر کے دہنے جانب ایک پتّہ یا درخت کا نقش ہوا کرتا ہی جو شمی کے پتّہ کے مشابہ ہی اور گنیش جی پر چڑھایا جاتا ہی۔

۵۔ الفاظ राजा راجا کے بعد بھی ایک پتّہ کا نقش دیکھا گیا جو مثل بیل پتری کے ہی۔ اور مہادیو جی پر چڑھایا جاتا ہی مگر بعض سکون پر اسکے شکل مین فرق بھی پایا گیا ہی۔

۶ بعض شیورای پیسون پر اور دوسرے علامات بھی مثل شمشیر اور ترتیب دار نقطے اور دیگر مروجہ نشانات بھی دیکھے گئے ہین۔

۷۔ اِن سکون پر عموماً دو متوازی لکیرین الفاظ श्री سری۔ اور राजा راجا کے درمیان ہوا کرتے ہین اور بعضون پر صرف ایک ہی لکیر رہتی ہی مگر سکہ جات از قسم مابعد الذکر غالباً پرانے ہین جن سکون پر सातव ساتو کا نام ہی اُنپر یہہ متوازی لکیرین الفاظ راجا اور सातव ساتو کے بیچ مین ہوا کرتے ہین۔

اسمین شبہ نہین کہ عہدہ داران صوبہ اورنگ آباد نے جو تحقیقات اور سعی ان سکون کے تاریخی کیفیت کے دریافت کرنے مین کی ہی وہ قابل قدر ہی اور اُس سے کچھ کچھ انکے قدیمی

حالات کا پتہ بھی چلتا ہی۔ لیکن چونکہ ہنوز ان کی اصلی تاریخ محتاج تحقیق ہی۔ اس لیے مناسب موقعون پر مین نے بداخلۂ کتاب و رسالہ جات متعلقہ کے حالات تاریخی مکمل کرنے کی کوشش کی ہی

تاریخ سے[۱] معلوم ہوتا ہی کہ تخمیناً (۶۰) سال قبل توفیر آمدنی ملک کا ایک ذریعہ فروخت حق تسکیک سکہ بھی تھا۔ اور اُس زمانہ مین ہر ادنی سے ادنی زمیندار بھی اگر وہ چاہتا تو اُس حق کو خرید کر اپنے نام سکہ مسکوک کرا لیتا تھا۔ اور وہ اپنے حدود حکومت مین دوسرے سکون کی ترویج جائز نہ رکھتا تھا۔ تو کوئی عجب نہین کہ اُس زمانہ کے ان سکون کے اقسام جن کی تعداد (۲۰) سے کم نہ تھی عام رعایا اور خصوصاً زراعت پیشہ پر انواع و اقسام کے مظالم کیے ہون۔ پس ان سکون کے نسبت (گو وہ اسوقت مقام تسکیک یا مسکوک کرانیوالونکے نام یا دیگر علامات کے ناموں سے موسوم کیون نہ ہون) یہہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ درحقیقت یہہ کل سکے شاہان دہلی ہی کے کہے جا سکتے ہین۔ اسوجہہ سے کہ جو نام اور سنہ کہ ان پر منقوش ہین وہ قریب قریب اُسی کے ہین جو شاہان دہلی کے اصل سکون پر تھی۔ ان سکون پر مقام ضرب اور اسماء شاہان دہلی کے پورے پورے الفاظ نہ ہونے سے ان لوگون کی بہت بڑی حکمت عملی یا مصلحت یا دور اندیشی پائی جاتی ہی جنہون نے اس کو مسکوک کرایا اس لیے کہ اگر وہ اُن سکون پر پورے الفاظ قایم رکھتے تو وہ سکہ اُن کے نام سے نامزد نہ ہوتا۔ برعکس اسکے اگر ان سکہ جات پر اسماء شاہان دہلی کے الفاظ قطعاً نکال دیے جاتے تو اسا تکا اندیشہ دامنگیر تھا کہ آیندہ چلکر اگر کسیوقت شاہان دہلی کی قوت بڑھ جایئے اور وہ اُن سے باز پرس کرین تو کوئی جواب نہ ہوگا۔ ایک اور وجہ شاہان گزشتہ کے ناموں کے سکون پر بحال رکھنے کی یہ پائجاتی ہی کہ سکہ کی تجدید اور یک لخت گزشتہ ناموں کی تبدیل سے عامہ رعایا مین پریشانی اور عام داد و ستد مین وقت پیدا نہ ہو جایئے۔ ہمیشہ دیکھا گیا ہی کہ شاہان ماسبق نے اپنے نام کے سکون کو یک لخت جاری نہین کیا بلکہ بتدریج انمین تغیر و تبدل کیا ہی۔ تمثیلاً اگر سکہ جات ایسٹ انڈیا کمپنی پر ہی غور

[۱] تاریخ انگریزی مولفہ سید حسین صاحب بلگرامی و ولمٹ صاحب جلد ۲ صفحہ ۵۶۔

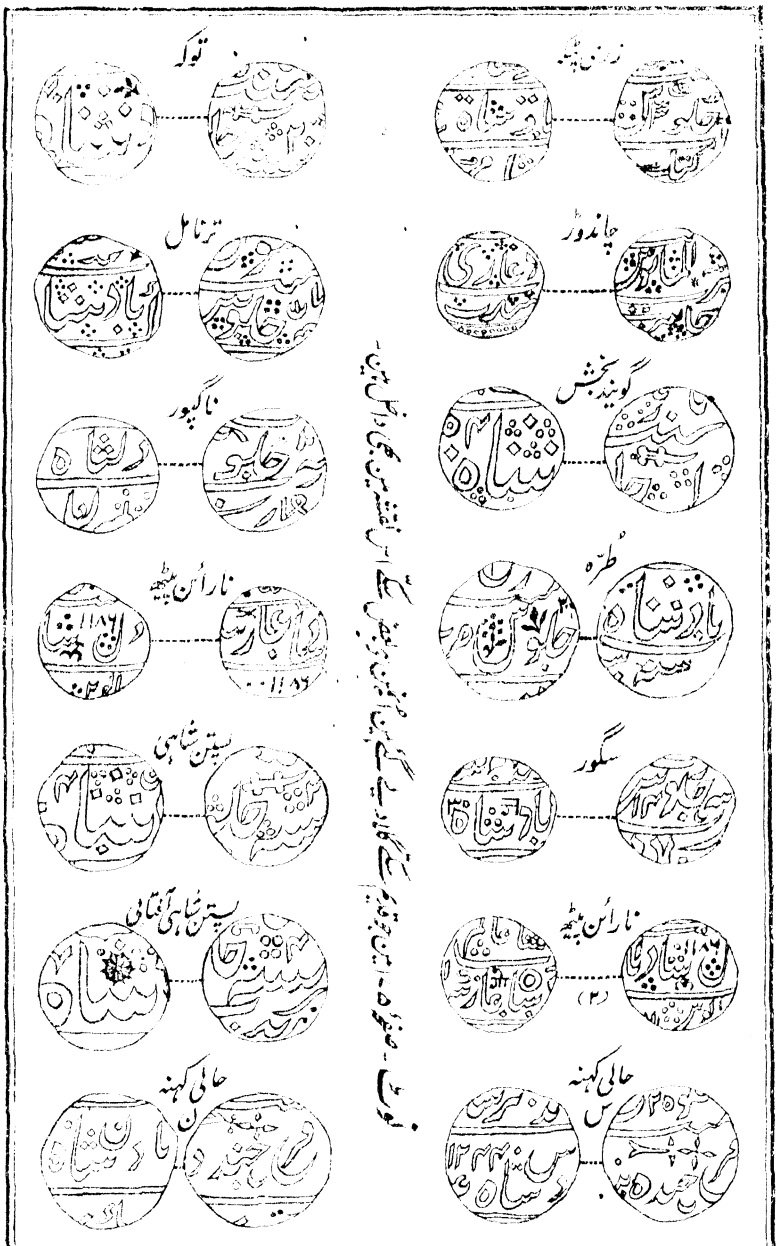
کیا جایئے تو اسکی تصدیق ہو جاویگی -

سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد جب سکہ حالی کا رواج ہوا اُسوقت سے اب تک برابر یہ کوشش جاری ہی کہ جو مختلف سکے قلمرو سرکار نظام مین جاری ہین انکا چلن موقوف کر دیا جائے اور ہر گز سرکاری داد و ستد مین وہ سکے دیئے یا لیئے نہ جائین - چنانچہ عام حکم دیا گیا[1] کہ اقساط مالگزاری مین سکہ پیش از سنہ ۱۲۷۲ف نہ لیا جائے لیکن اسکی تعمیل پوری پوری طور پر نہ ہو سکی اور دیہات و بلدہ مین علاوہ سکہ حالی کے چلنی سکے بھی بٹہ کے ساتھ بدستور رائج رہے - بالآخر جب دیکھا گیا کہ انکا رواج کسیطرح موقوف ہی نہین ہوتا ہی تو خود سرکار نے ایک سو روپیہ سکہ حالی کو مائہ[2] سکہ گوپال پیٹھ - گدوال - نارائن پیٹھ - مائہ[3] حالی کہنہ مائہ[4] توکا پیٹن شاہی و گوبند بخشی - مائہ[5] سگور - مائہ[6] دیگر سکہ جات مروجہ ملک سرکار عالی جو سنہ ۱۲۷۲ف سے قبل مصروف ہوئے ہون خریدنا شروع کیے - (دیکھو اعلان فینانس نشان (۹۴) مورخہ ۲۱ آبان سنہ ۱۳۱۳ف و نشان (۳) ۱۷ دے سنہ ۱۳۱۵ف) اور اس اعلان مین قطعی طور پر حکم دیا گیا کہ غرہ خورداد سنہ ۱۳۱۴ف کے بعد سے سنہ ۱۲۷۲ف کے قبل کا مسکوک شدہ روپیہ یعنی باستثنا سکہ حالی چلن مین نہ رہیگا اور جو شخص اسکا اقدام کرے گا کہ سکہ قدیم چلانے کی کوشش کرے وہ سپرد فوجداری ہوگا سکہ جات چلنی اور حالی کہنہ کے ساتھ مرادی شاہی بھی بنرخ ۴۰ پیسے فی روپیہ حالی بموجب حکم مندرجہ جریدہ اعلامیہ ۲۷ فروردی سنہ ۱۳۱۴ف[7] خریدے گئے تاکہ بلدہ و اضلاع مین انکا چلن بھی قطعاً موقوف ہو جایئے - سکہ جات مرقوم الصدر کے منجملہ بعض خاص سکہ جات جو گلا یئے گئے تھے انکا ایک تختہ اس کے ساتھ درج کیا جاتا ہی جس سے معلوم ہوگا کہ انکا اصلی وزن کیا ہی اور اُس مین خالص چاندی اور عیار کی مقدار کیا ہوا کرتی تھی[8] -

---

[1] گشتی نشان ۱۲ سنہ ۱۲۹۱ف دیکھو دفعہ ۱۸۱ مجموعہ قوانین مالگزاری و فینانس مرتبہ نواب عزیز جنگ بہادر

[2] نیز اعلان نشان مورخہ ۶ دے سنہ ۱۳۱۵ف جسکے شاہی مرادی بعد مین بحساب فی روپیہ ۶۰ فلوس خریدے گئے ہین [3] مراسلہ دار الضرب نشان ۴۴۸ مورخہ ۳۰ مہر سنہ ۱۳۰۹ف -



نوٹ - صفحہ ۵ - ان چودہ سکوں کے علاوہ جو نقشہ میں دکھائے گئے ہیں بعض اور سکے بھی دستیاب ہوئے ہیں۔

نشان سکہ	نام سکہ	وزن سکہ		وزن خالص چاندی		وزن عیار	
		ماشہ	رتی	ماشہ	رتی	ماشہ	رتی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱	حالی کہنہ	۱۱	۰	۸	۴	۲	۴
۲	چلنی	۱۰	۶/۷	۷	۶	۳	۶
۳	توکا	۱۰	۵/۷	۸	۳	۲	۲/۷
۴	کلمہ	۱۱	۴	۱۰	۶	۰	۶
۵	ناگپوری	۱۰	۴	۸	۷/۸	۱	۰/۸
۶	ترنالی	۱۱	۲	۹	۷/۸	۳	۰
۷	نارائن پیٹھ	۱۱	۱/۸	۹	۱۰/۸	۱	۰/۷
۸	چاندوڑ	۱۰	۷/۸	۹	۰/۲	۱	۰/۴
۹	ارکاٹ	۱۱	۰/۸	۸	۷/۸	۲	۰/۱
۱۰	گدوال	۱۱	۲	۱۰	۰/۵	۰	۵
۱۱	مدورہ	۱۱	۱	۱۰	۰/۲	۰	۲
۱۲	سگور	۱۰	۶	۶	۰/۶	۳	۰/۷
۱۳	گوپال پیٹھ	۱۰	۷/۸	۶	۶/۸	۴	۱
۱۴	یلاریڈی	۱۱	۱	۹	۰/۴	۱	۰/۴

جسطرح کہ چلنی سکہ کوئی خاص سکہ نہین ہی۔ اسیطرح حالی سکہ بہی کوئی خاص سکہ نہین ہی۔ اصطلاح مین سکہ حالی

انہین سکون کا نام چلنی ہی جنکا چلن حالی سکہ رائج ہونیکے قبل تھا۔ اور حالی سکے وہ ہین جو زمانہ مابعد مین رائج کیے گئے۔

صاحب خورشید جاہی کی تحریر[1] سے ایسا پایا جاتا ہی کہ سکہ حالی حضرت غفرانمنزل ناصر الدولہ بہادر کے عہد سے رواج پذیر ہے مگر ایسے سکے بھی دیکھے گئے ہین جن مین سنہ ۱۲۲۹ھ اور حرف ل (سین) موجود ہے اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ اس حالی کی بنا حضرت مغفرت منزل نواب سکندر جاہ آصف جاہ ثالث کے عہد مبارک سے ہے۔

سکہ حالی دو قسم کے ہین ایک سکہ حالی کہنہ۔ دوسرے سکہ حالی جدید۔ حالی کہنہ سے وہ سکے مراد ہین جو سنہ ۱۲۰۲ھ کے قبل دار الضرب حیدرآباد مین مسکوک ہوئے اور جن پر حرف (س) یا (ن) کے سوا الفاظ نام بادشاہ سنہ جلوس۔ اور ضرب واضح طور پر پڑھے جاتی ہین خزاین سرکار مین ان کے لینے کی ممانعت ہی اور اُس کی فروخت بازار مین سکہ حالی جہلدار کے ساتھ فیصدی نصف یا ۴ بٹہ سے ہوا کرتی تھی۔"

حالی جدید اُس سکے کو کہتے ہین جس پر ایک جانب نظام الملک آصفجاہ بہادر منقوش ہی۔ اور دوسرے جانب جلوس میمنت مانوس ضرب حیدرآباد فرخندہ بنیاد البتہ سنہ جلوس اور سنہ تسکیک مین فرق نظر آئیگا۔ اس لیے کہ جس سنہ مین جو سکہ بنا ہوگا وہی سنہ اُس سکہ مین مسکوک رہیگا۔ ترویج سکہ حالی جدید کی ابتدا صاحب تاریخ خورشید جاہی حسب ذیل بیان کرتے ہین "بعد رفع غدر ۱۸۵۷ء چونکہ بادشاہ دہلی تخت سے محروم کردیے گئے تھے لہذا سکہ مین ترمیم و اصلاح کا ہونا ضرور تھا پس سکہ مروجہ حیدرآباد کی ترمیم و اصلاح و تبدلی اسکے نسبت پیشگاہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند سے تجویز اور منظور ریزیڈنٹ صاحب بہادر حضور پر نور کے نظر اقدس مین پیش ہوئی۔ اور ۱۹ محرم ۱۲۷۵ھ روز یکشنبہ نواب امیر کبیر بہادر نے منہا بار یاب ہوکر

(۱) صفحہ ۳۱ سطر ۵ حضرت مغفرت منزل نواب سکندر جاہ آصفجاہ ثالث کے عہد مبارک مین حرف سین اور حضرت غفران منزل نواب ناصر الدولہ آصف جاہ رابع کے عہد معدلت مہد مین صرف نون زینت بخش سکہ ہوا کرتا تھا۔

نے متہا بار یاب ہوکر مشورہ دیا کہ سکہ تبدیل ہونا چاہیئے حضور پر نور نے قبول فرمایا اور اُس تاریخ سے سکہ بہادر شاہ بادشاہ غازی کا موقوف ہوا اور جدید سکہ جس کے ایک جانب (نظام الملک آصفجاہ) اور دوسرے جانب (ضرب فرخندہ بنیاد حیدرآباد) مضروب ہی قرار پایا اور تیمناً تبرکاً عدد (۹۲) لفظ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک کیا گیا۔ یہہ سکہ سکہ حالی مشہور ہوا حالانکہ حالی سکہ نواب غفران منزل بہادر کے عہد سے تھا۔[۱] لیکن فرق یہہ تھا کہ وہ سکہ بہادر شاہ کا تھا اور اب اس سنہ مین یہہ سکہ بخطاب ہمایون آصفجاہ بادشاہ شش صوبہ دکن مضروب ہوا۔ جسوقت سکہ تبدیل ہوا اسوقت کی اور تبدیل کے بعد کی دو دو ٹنکسالین حسب ذیل ہین۔

قبل تبدل		بعد تبدل	
ایک جانب	دوسری جانب	ایک جانب	دوسری جانب



بادشاہ کے اوپر اور ۱۲۷۵ کے دہنے جانب اور بعد تبدیل کے سکہ مین الملک کے اوپر جو حرف (الف) ہی یہہ سرحرف نواب افضل الدولہ بہادر آصفجاہ خامس ہی" ڈسکرپٹیو لیجر آف ہز ہائینس دی نظامس ڈومنین" والف مسٹر ولمٹ و مولوی سید حسین صاحب بلگرامی کے جلد دوم صفحہ ۲۲۹ مین سکہ حالی جدید کی ابتدا ۱۸۵۸ء بیان کیگئی ہی پس تواریخ سے سکہ حالی جدید کی ترویج ۴۸-۹۴ سال سے ثابت ہی۔

سکہ حالی جدید مین اسکے ذیلی سکے بھی بنے۔ ان کے نام اور وزن حسب ذیل ہین۔

۱- ہشت اثّی - پانچ ماشہ چار رتی - ۲- چار اثّی - دو ماشہ چھہ رتی - ۳- دو اثّی - ایک ماشہ تین رتی - ۴- ایک اثّی - پانچ رتی - ۵- روپیہ ۱۱ ماشہ - اس مین ۹ ماشہ چاندی عیار ۲ ماشہ ہوتا ہی - ۶- پیسہ (مسی) مرسوم

[۱] اب وہ سکہ حالی - حالی کہنہ کہلاتا ہی۔

عالمگیری[۵۱] - ۱۰ ماشہ -

جسطرح سکہ حالی کی نقرئی سکّے بنائے گئے ویسے ہی اُسکے طلائی سکے بھی مسکوک ہوئے جو وزن و وضع مین بجنسہٖ مثل حالی روپیہ اور اسکے ذیلی سکون کے ہین اور اشرفی کہلاتے ہین یہہ طلائی سکے عموماً عیدین وغیرہ کے نذرون - اور شادی وغیرہ رسومات کے چڑہاؤن مین مستعمل ہوتے ہین - اِن کی قیمتین مثل روپیہ وہشت آنی وغیرہ کے مقرر نہین ہوتین بلکہ سونیکے نرخ اور پبلک کی ضرورتون کے لحاظ سے کم و بیش رہا کرتی ہین - اشرفیون کے عیار کی بہی وہی کیفیت ہی جو روپیہ کی ہی - سکہ حالی مین ملازمین وغیرہ کی تنخواہین غرہ مہر ۱۲۸۳ فصلی - سے دی جانی لگین اور سکہ جلینی کی تقسیم اُس تاریخ سے موقوف کردی گئی اور عام طور پر سرکاری حسابات سکہ حالی مین غرہ مہر ۱۲۸۴ فصلی سے مرتب ہونے شروع ہوئے صوبہ دار صاحب صوبہ اورنگ آباد نے اپنی رپورٹ مین جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہی - سکہ حالی چار قسم کے بیان کیے ہین -

۱- جہلدار یا نیا کورہ ۲- پہرل یا پُرانا کورہ ۳- بوٹکہ ۴- حالی کُہنہ - جہلدار یا نیا کورہ - وہ روپیہ ہی جو دہ سال کے اندر (یعنی ۱۲۹۶ف اور ۱۳۰۱ف) کے اندر مسکوک ہوا ہو لوگون کے پاس یہ سکہ بہت عمدہ خیال کیا جاتا ہی اور خواہش سے اسکو بیوپاری وغیرہ لیتے ہین -

جو روپیہ اُس کے قابل تخمیناً ۱۲۷۶ف تک کا بنا ہوا ہو مگر کچھ گھسا ہوا اور پہوٹا ہوا ہی - اور کثرت استعمال کی وجہ سے وزن مین بہی کم ہوگیا ہو وہ پہرل یا پُرانا کورہ کہلاتا ہی - یہہ سکہ جہلدار کیساتھ بیوپاریون کے نزدیک فیصدی ۴ سے ۸ تک بٹہ کے قابل سمجھا گیا ہی - بوٹکہ وہ سکہ ہی جو ۱۲۷۲ف سے ۱۲۷۶ف تک مسکوک ہوا ہی اور بازار مین جہلدار کے مقابلہ مین فیصدی ایکروپیہ کی کمی سے جاتا ہے - سرکار مین یہہ تینون سکے یعنی جہلدار - پہرل - بوٹکہ - ایک ہی سمجھے جاتے ہین اور بلا بٹہ لیے جاتے ہین اور نیز حکم ہی کہ ان کو پہرل - اور بوٹکہ کے نام سے نامزد نہ کرنا چاہیے - مگر بیوپاری ورعایا وغیرہ کی باہمی داد و ستد مین اسکی پابندی عموماً نہین ہوتی کثرت استعمال کی وجہ سے جو نقایص سکہ مین پیدا ہوجاتے ہین اسکے لحاظ سے صرافون مین سکہ حالی اور یہی چند ناموں کے ساتھہ نامزد ہی جو حسب ذیل ہین

[۵۱] اور اصل اسکا نام حالی پیسہ ہی مگر لوگون نے وہی پہلا نام اسکے لیے بھی رکھہ لیا ہی جو غلط ہی -

(۱) سلیپٹ (۲) بالجہرہ (۳) چکلہ (۴) کڑہ (۵) مال کہرہ (۶) نقلی یا جعلی۔

(۱) **سلیپٹ** روپیہ وہ سکہ ہے جس پر کے حروف کثرت استعمال سے سٹ یا گھس گئے ہون

(۲) **بالجہرہ** وہ سکہ ہے جو پیترک آگئی ہو (۳) **چکلہ** وہ روپیہ ہے جس مین گڑھے پڑگئے ہون خواہ اُس گڑھے مین چاندی کے ریزے موجود ہون یا نہون (۴) **کڑہ** وہ روپیہ ہے جو دارالضرب کا بنا ہوا ہو مگر اُس مین عیار وزن مقررہ سے زیادہ ہو (۵) **مال کہرہ** وہ روپیہ ہے جو مندرجۂ بالا ہر تسم کے نقائص سے پاک ہو (۶) **نقلی** وہ روپیہ ہے جو دارالضرب سرکاری مین سکوک نہوا ہو اور جعلسازون نے خفیہ طور پر بنایا ہو۔

زمانہ سابق مین یہان کا عام دستور تھا کہ جو شخص چاہتا دارالضرب مین چاندی داخل کرکے سکے مسکوک کرالیا کرتا۔ صرف سکون کی تیاری کی اُجرت اسکو دینی پڑتی تھی۔ اس عام دستور کے مطابق ۱۳۱۵ھ و ۱۳۱۶ھ و ۱۳۱۷ھ و ۱۳۱۸ھ مین نواب سلطان الملک بہادر فرزند نواب سرور قار الامرا بہادر دارالمہام نے بھی ہزارہا عالی روپیے دارالضرب سرکار مین مسکوک کرائے تھے مگر اُسی زمانہ مین بعض جعلسازون کے بنائے ہوئے جعلی سکون کی (جو بالکل نئے کورے اور سکہ جات ضربۂ دارالضرب کے بالکل ہمشکل تھے) بہتات اور اضلاعین اسقدر کثرت ہوگئی کہ سکہ جات اصلی اور جعلی مین تمیز کرنا بہت دشوار ہوگیا تھا۔ پس انمین جو سکے جعلی پائے جاتے تھے وہ نقلی روپیہ کہلانے لگے۔ اس سے پیشتر نقلی روپیہ رائج نہ تھا۔ آخر سنہ ۱۳۱۹ھ مطابق سنہ ۱۳۱۲ف تک حیدرآباد کا سکہ عالی پرانے طریقہ پر بنایا جاتا تھا۔ سنہ مذکور سے یہہ سکے بذریعۂ مشین بننے لگے تاکہ جعلسازاور دوسرے بدمعاش اشخاص قلب سکہ نہ بنا سکین عوام الناس مین یہہ سکہ سکہ عالی چرخی کے نام سے نامزد ہوا۔ (ملاحظہ ہو اعلان مورخہ ۲۳ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۰ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف) جو سکے مشین سے بنے اور اور چرخی کہلاتے ہین اُن کے نام اور وزن بالکل وہی ہین جو عالی سکون کے ہین مگر سونمین بجز اشرفی کے[1] اسکے ذیلی سکے مشین سے تیار نہین کیے گیے جو یکم امرداد سنہ ۱۳۰۴ف ۱۴ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۲ھ سے رائج ہوا۔ اور نہ تانبے کے پیسے بنے سنہ ۱۳۱۳ھ ف سنہ ۱۳۲۲ھ مین سکہ عالی کا نمونہ بدل دیا گیا اور جدید وضع کا سکہ بنام سکہ محبوبیہ جاری کیا گیا

[1] اس نمونہ کی اشرفی کی اجازت ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ھ ۱۵ اردیبہشت سنہ ۱۳۰۳ف کو ہوئی تھی از جریدہ ۱۰ بہمن سنہ ۱۳۰۳ف صفحہ (۳۹۵)

سکہ حالی چرخی اور سکہ محبوبیہ کے نمونے باہمی فرق ظاہر کرنے کے لیے ذیل مین درج کیے جاتے ہین جسطرح سکہ چرخی کے ذیلی سکے تیار ہوئے تھے اسیطرح سکہ محبوبیہ کے ذیلی سکہ بھی بنائے گئے انکا وزن بھی وہی ہی جو حالی سکون کا وزن ہی۔

۱۔ محبوبیہ روپیہ ۔ ۲۶ ۔ مہر ۱۳۱۳ف مطابق ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ سے

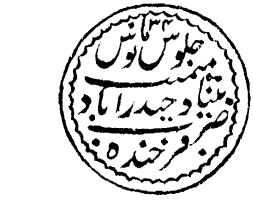
۲۔ چہارانی ۔ غرہ شہریور ۱۳۱۴ف سے بموجب اعلان فینانس مورخہ ۲۴ ۔ امرداد ۱۳۱۴ف

۳۔ دوانی ۔ ۹ ۔ تیر ۱۳۱۵ف سے

۴۔ نیم انی ۔ مسی ۔ ایضاً

بموجب اعلان فینانس نشان ۲۳/۲۷ مورخہ ۱۹ ۔ اردی بہشت ۱۳۱۵ف

۵۔ دوپائی ۔ ۲۰ ۔ آبان ۱۳۱۳ف سے رائج ہوئی بہشت انی ابھی نہین بنی اس غرض سے کہ سکہ محبوبیہ کی اشاعت اور اُسکی ترویج جلد ہو ۔ ۲۴ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ کو چارمناری اشرفی کے بارہ مین اجریدۂ اعلامیہ جلد ۸ ۔ نمبر ۴۳ ۔ ۸ شہریور ۱۳۱۶ف مہاراجہ یمین السلطنت مدار المہام بہادر کا حکم جاری ہوا ہو کہ جدید وضع کی اشرفی چارمناری ۔ نصف اشرفی ربع اشرفی یشن اشرفی جسکا نمونہ پیشگاہ حضرت سے ۱۵ صفر ۱۳۲۵ھ کو پسند فرمایا گیا ہی ۔ خانگی خواص کی درخواست پر دار الضرب سرکار عالی مین مسکوک ہو سکتی ہین سرکار نے بذریعہ اعلان نشان ۱۲ مورخہ ۲۹ ۔ امرداد ۱۳۱۴ف حکم دیا کہ غرہ شہریور ۱۳۱۴ف سے خزانہ عامرہ مین رائج الوقت سکہ حالی کے عوض نو بیہ سکہ عام طور پر تبادلہ مین دیا جائیگا اس شرط کے ساتھ کہ وقت



سکہ چرخی نمبر ۱



سکہ محبوبیہ نمبر ۲

واحد مین کسی ایک شخص سے کما سے کم اور دس ہزار روپیہ سے زیادہ کی رقم قبول نہی جائیگی سنہ ۱۲۹۰ف کے قبل حیدرآباد کا دارالضرب محلہ سلطان شاہی مین تھا سنہ مذکور سے سنہ ۱۳۲۲ف تک سکہ کی تسکیک دارالشفا مین ہوتی رہی۔ ۱۶ رجب سنہ ۱۳۲۲ف سے یہ کام اس جدید دارالضرب مین ہو رہا ہی جو سیف آباد کے قریب تالاب حسین ساگر کے عقب مین محل شاہی کے متصل صرف بعہد وزارت سر مہاراجہ کشن پرشاد بہادر تعمیر کیا گیا ہی۔ اور کلونکو لانے اور نصب کرنے مین ۱۱۰۰۰ روپیہ صرف ہوئے۔

کاغذ مہور دارالضرب

یہہ دونون صیغہ ایک زمانہ سے ایک ہی مہتمم کے زیر نگرانی چلے آتے ہین۔ پہلے یہہ عہدہ ملقب بہ مہتمم دارالضرب سرکار عالی تھا۔ ۳ شعبان سنہ ۱۳۲۴ف کو یہہ لقب ناظم دارالضرب سرکار عالی مقرر ہوا۔

میجر جنری راک کے پہلے کون کون مہتمم مقرر ہوئے تھے اسکا حال معلوم نہو سکا اسکے بعد کا تختہ درج کیا گیا ہی۔

سکہ کلدار

یہہ سکہ یہان تین نامون کے ساتھ نامزد ہی۔ سکہ کلدار۔ کمپنی سکہ۔ مہورتی سکہ۔ کلدار اسوجہ سے کہا جاتا ہی کہ وہ کل یعنی مشین سے بنا ہوا ہی۔ کمپنی سکہ اسلیے کہلاتا ہی کہ وہ عہد ایسٹ انڈیا کمپنی کے جانب سے رائج ہوا۔ مہورتی کہلانے کا سبب یہہ ہی کہ اسپر کوین وکٹوریہ یا ملکہ معظمہ قیصر ہند۔ ایڈورڈ ہفتم کا چہرہ مگر اصل مین یہ تینون نام اسی ایک سکہ کے ہین جو ایسٹ انڈیا کمپنی کوین وکٹوریہ اور ایڈورڈ ہفتم کے رائج کیے ہوئے ہین۔ اس سکہ کا دور اور وزن حالی سکہ سے بڑا ہوا ہوتا ہی اور حالی کے مقابلہ مین اسکا وزن ۱ ایک ماشہ زاید ہی۔ پہلے پہل یہہ سکہ اورنگ آباد اور جالنہ وغیرہ کی چھاونیون اور ان سرحدی مقامات پر رائج رہا جو حیدرآباد اور سرکار عالی اور سرکار مملکت مدار پر واقع ہین۔ اور رزیڈنسی حیدرآباد کے ساہوکارون مین اسکا رواج دسمبر ۱۸۵۴ء / ۱۲۷۱ف سے شروع ہوا۔

اُس زمانہ مین ایک سو روپیہ کلدار کا تبادلہ اُسوقت کے سکہ ان کے ساتھ بشرح ذیل ہوا کرتا تھا۔

حالی سکے[1]	مالیت ۱۱۱/۱۰۰	نارائن پیٹھہ	مالیت ۱۰۵/۱۰۰	[1] ملاحظہ ہو حیدرآباد ڈسکرپٹیو اف نظام ڈومینین
گوبند بخشی	مالیت ۱۱۳/۱۰۵	گدوال	مالیت ۱۰۶/۱۰۰	مولفہ مسٹر ولمٹ رمولوی سید حسین صاحب۔ بلگرامی جلد
باغ ملینی	مالیت ۱۰۳/۱۰۰	سگور	مالیت ۱۰۳/۱۰۰	دوم صفحہ ۳۳۔

بگر کلدار کے نرخ مین ہمیشہ سے اختلاف رہا کیا۔ ۱۲ بہمن سنہ ۱۳۱۳ف کو تو وہ اسقدر ارزان ہوا کہ ایک کلدار ۱۱ ماہے حالی کو ملے تھے اور ۱۲ آبان سنہ ۱۳۱۴ف اسقدر گران رہا کہ ۱ ماہے حالی دینے پر بھی سو کلدار نہین ملتے تھے درینولا سرکار نے اسکی شرح ۵ ماہے کے نیچے نہ اُترنے کی غرض سے یہہ حکم دیا ہی کہ آغاز ماہ آبان سنہ ۱۳۱۳ف سے سررشتہ فینانس سرکار عالی مین حسب ذیل عمل کیا جائے جسوقت پبلک آفیسر گورنمنٹ آف انڈیا کے کرنسی نوٹ یا ہنڈی کے معتبر درشنی ہنڈی پیش کرے یہہ چاہیگی کہ حالی روپیہ دیا جائے تو سررشتہ فینانس سے بحساب ۱ ماہے ۵ (معادل سو روپیہ کلدار) حالی رقم فوراً ادا کی جائے گی جب پبلک اس امر کی خواستگار ہوگی کہ حالی روپیہ کے عیوض گورنمنٹ انڈیا کے کرنسی نوٹ یا ہی کی درشنی ہنڈی دی جاوے کرنسی نوٹ یا ہنڈیان (جو سررشتہ فینانس مناسب سمجھے) ۱۰۵ حالی معادل ۱۰۰ کلدار کے حساب سے دی جائینگی۔

مگر یہہ شرط ہوگی کہ چاہے حالی کی درخواست کی جائے یا کلدار کی۔ دونون صورتون مین درخواست مذکور دس ہزار کلدار یا رقم حالی معادل دس ہزار کلدار سے کم نہ ہونی چاہیئے۔ نیز جس قدر رقم کی درخواست کی جائے وہ پورے ہزارون مین ہونی چاہیئے (ملاحظہ ہو جریدہ اعلامیہ ۳۰ مہر سنہ ۱۳۱۳ف)

تختہ مہتمان دار الضرب و کاغذ مہور علاقہ سرکار عالی۔

سلسلہ نشان	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
۱	میجر منری راک	۱۲ آذر سنہ ۱۲۸۷ف	یکم مہر سنہ ۱۲۹۴ف	یکم مہر سنہ ۱۲۹۴ف کو آپ کا انتقال ہوا۔
۲	نواب مرزا اکبر اللہ خان دولت یار جنگ	۲ مہر سنہ ۱۲۹۴ف	۹ مہر سنہ ۱۳۰۵ف	۹ مہر سنہ ۱۳۰۵ف کو آپ کا انتقال ہوا۔
۳	مسٹر جونس	۹ مہر سنہ ۱۳۰۵ف	۳۰ اسفندار سنہ ۱۳۱۲ف	آپ سابق مین مددگار ممتہد دار الضرب تھے
۴	مسٹر بی۔ ایم۔ انگلش ایم آئی سی	۳۰ اسفندار سنہ ۱۳۱۲ف	۲۲ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ف	آپ کی تنخواہ ماہانہ ۱۵۰ کلدار تھی ۹ کنٹر سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے۔ آپ کی معطلی کے زمانہ مین چند ماہ تک مسٹر ڈیوکن خدمت کو انجام دیتے رہے۔
۵	مسٹر میکارمک	۲۲ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ف	موجود	مسٹر ڈیوکن اپنی خدمت کا جائزہ لیا اور ماہانہ ۱۰۰ کلدار تنخواہ مقرر فرمودی۔

۱ - اب ۱ ماہے ۵ بموجب جریدہ اعلامیہ ۱۹ آبان سنہ ۱۳۱۵ف۔

نسخہ اخراجات دار الضرب بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
دفتر انتظامی (۱)		کاریگران - ۵۵	۱۴۷۰۰	ہنگامی	
مہتمم سلہ -	۱	اہلکاران انبار خانہ ۱	۱۰۸۰	اہلکاران صیغہ خزانہ	۱۰۸۰
مددگار -	۱	ہنگامی	۰	ایضاً - صیغہ حساب	۱۴۴۰
اہلکاران	۵	مددگار انجنیر ۲	۶۰۰	میزان (۳) عملہ خزانہ محاسب	۱۰۸۰
ملازمان	۸	کاریگران	۲۱۶۰	صادر بموجب تقرر	۱۴۴۰
عملہ ہنگامی		اہلکاران انبار خانہ ۱۱	۱۴۴۰	ابواب مشترکہ	۲۰۰
ملازمین	۵۵	میزان (۲) عملہ تعمیلی	۱۲۰۰	ابواب منضمہ	۱۴۴۰
الونس		(۳) عملہ خزانہ وحساب	۰	خرچ علی بابتہ تسکیک	۱۰۸۰
میزان (۱) دفتر انتظامی		مدامی	۰	تیاری وزان پیمانہ	۱۰۸۰
(۲) عملہ تعمیلی	۰	اہلکاران صیغہ خزانہ ۴	۱۰۸۰		
مدامی	۰	اہلکاران صیغہ مسکوک ۴	۲۱۶۰	صدر میزان دار الضرب	۱۴۴۰

خزانہ عامرہ سرکار عالی

فصل ۴

ف۱- انتظامی رپورٹ مرتبہ نواب مختار الملک اول مدار المہام کے فقرہ ۱۳ (حیدرآباد انیورسٹی جرنل جلد ۳ صفحہ ۱۶۱) کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ "بعہد وزارت ارسطوجاہ و میر عالم مرحوم دار السلطنت حیدرآباد میں چند خزاین موجود تھے۔ مگر بعد ازیں سنہ ۱۲۶۹ف تک کسی خزانہ کا

سلہ تنخواہ کلدار ماہانہ اسپاہی بتاون ۵۲ روپیہ مقرر تھی۔

وجود بیان نہین پایا جاتا" وجہ اسکی یہہ معلوم ہوتی ہی کہ اُس زمانہ مین ریاست کی مالی و انتظامی حالت بالکل ابتر تھی۔ کرنل لو صاحب نے جو کیفیت اس زمانہ کی اپنی رپورٹ ۱۸۴۸ء مطابق ۱۲۵۰ف مین لکھی ہی۔ اس مین بیان کیا ہی کہ "اس ریاست کی موجودہ حالت اُس زمانہ سے بھی زیادہ ابتر ہے جس زمانہ مین کہ ۱۸۰۰ء کا عہدنامہ مرتب ہوا تھا۔ کیونکہ اُس زمانہ مین حضور نظام کے پاس بڑے بڑے خانگی خزانے موجود تھے اور ان کے قرضہ کی تعداد قلیل تھی۔ اب حضور نظام کے خزانے بالکل خالی ہوگئے ہین اور قرضہ کی تعداد ساڑھے تین کروڑ تک پہونچگئی ہی جس مین بہت بڑا حصہ ان تنخواہون کا شامل ہی۔ جو ایک عرصہ سے فوج اور دیگر عام ملازمین کو اس وجہ سے نہین دی گئی ہے کہ نقد رقم موجود نہین تھی اور نہ کہین سے مل سکتی تھی اور ایک بہت بڑا حصہ اُس قرضہ کا بھی اس مین شامل تھا جو ساہوکارون کو واجب الادا تھا اور سود کی تباہ کن شرح کے ساتھ بڑہتا جارہا تھا۔ علاوہ اس کے بیالیس لاکھہ روپے سے زیادہ برٹش گورنمنٹ کو بھی دینے تھے۔ ریاست کی کل آمدنی مالگزاری کی تعداد تخمیناً ڈیڑھ کروڑ ہے اور عام متفرق قرضہ بالکل نامعلوم سا ہے۔ پس یہہ کثیر قرضہ مع سود گران کے جو اسپر ہے ریاست کو بہت تباہی اور خطرناک اندیشون کا باعث بن رہا تھا[1]" غرض (اُس زمانہ مین) اس ملک کی مالی حیثیت اس درجہ پر پہونچگئی تھی کہ خزانہ کا نام ہی نہ تھا۔ ریاست کی آمدنی نہایت گھٹ گئی تھی اور روز افزون کمی ہوتی جاتی تھی جسقدر آمدنی کا داخلہ کاغذات مین ہوتا بھی تھا وہ محض الوجہ دستگردان کے مانند کاغذی عمل تھا کہ آمد و خرچ کے دونون حساب مستاجر و تعلقدار ساتھہ ساتھہ برابر داخل کرتے اور رسید حاصل کرلیتے تھے اور عام قاعدہ یہہ تھا کہ نقد روپیہ بھی کسیکو دینا ہوتو اُسکا حوالہ کسی تعلقہ یا ضلع کے آمدنی پر دیا جاتا تھا کہ اس کی آمدنی سے یہہ رقم دیجاوے چنانچہ تمام اسناد مین جو قدیم سیاق کے نمونہ پر لکھے جاتے تھے ایسے ہی حوالے ہوتے تھے[2]۔

و ل ۲۲ شعبان سنہ ۱۲۶۹ف م ۳ سنہ ۱۸۵۹ء کو جب سر سالار جنگ اوّل خلعت وزارت سے سرفراز ہوے

---

[1] جلد دوم صفحہ ۱۰۸ ہسٹاریکل انڈوسکرپٹو سکیچ آف ہز بائینس دی نظامس ڈومینیس

[2] نقرہ (۱۳) نظم و نسق صدر محاسبی مرتبۂ نواب عماد نواز جنگ مرحوم صدر محاسب سرکار عالی۔

اس زمانہ مین (یعنی رپورٹ مرقوم اصدر کے ۵ سال کے بعد) بھی مداخل ریاست اس قابل نہ تھا کہ خزانہ شاہی مین کوئی آمدنی جمع ہوسکتی کیونکہ ملک کے اکثر اراضیات وجاگیرات عربون اور پٹھانون کے پاس مکفول رہے اور تعلقات اضلاع تعلقداارون اور گنتہ دارون کے تفویض تھے اور وہ من مانے نفع اٹھایا کرتے تھے (ملاحظہ ہو فینانشل رپورٹ ۱۸۷۲ء مرتبہ سرکار جسمین اسوقت کے خزانہ کی حالت اور تعلقات برار کی آمدنی کی کیفیت حسب ذیل بیان کیگئی ہے۔ جلد دوم صفحہ ۱۱۱) جب نواب لارجنگ اول مسند وزارت سے سرفراز ہوئے اسوقت انہون نے ریاست کی مالی انتظام اور خزانہ کو افسوس ناک حالت مین پایا۔ اضلاع برار۔ راجپور دوابہ۔ اور نلدرگ۔ محاصلی ۱۱۱۱۱۱۱ اور تعلقات بیدر و الیپور وغیرہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے تفویض ہوجانے سے ریاست کی مالی حالت بہت ہی زیر بار اور ابتر ہوگئی تھی اسمین شبہ نہین کہ تعلقات مذکور برٹش گورنمنٹ کے تفویض کردیئے جانیسے عہدہ دار تصفیہ قرضہ ریاست سرکار کو ادائی بقایائے فوج کنٹنجنٹ کے تقاضہ سے نجات دلادی۔ اور آیندہ کے لیے کنٹنجنٹ کی تنخواہون کے برابر پہونچنے کا بندوبست بھی کردیا مگر اس تجویز سے ایک گروہ عہدیدارون کا اور پیدا ہوگیا یعنی تعلقات مفوضہ مین جن لوگون کے جاگیرات شامل ہوگئے تھے وہ اپنے جاگیرات کے سرکار عطت مدار کے تفویض ہوجانیسے سرکار کو اس بات پر مجبور کرنے لگے کہ یا تو ہمارے جاگیرات کا معاوضہ دیا جاوے یا انکا نقد محاصل بحال ہو۔ اس قسم کے عہدیدار نواب سلطان نواز الملک۔ دلاور نواز جنگ۔ بدھن خان عبدالقدیر بلی عمر بن عود۔ جاگیردار ان الیچپور۔ دیہوم وغیرہ تھے ان کے جاگیرون کی منفردہ مقدار ۱۱۱۱۱۱ سے ۱۱۱۱۱۱ تک تھی۔ آمدنی مالگزاری کا کوئی ذریعہ باقی نہین رہا تھا جس سے منصبدارون اور اعلیحضرت کے اقربائون کی تنخواہین دی جاتین۔ خود حضور پرنور اپنے اُن مرہونہ زیورات کے قطعاً نکالدینے پر مجبور ہوگئے جن کو سٹرڈیمن ولایت لے گئے تھے مجموعی قرضہ جو متفرق ساہوکارون اور دیگر اشخاص کو واجب الادا تھا اس کی تعداد ۱۱۱۱۱۱ تک پہونچگئی تھی۔

ف۳۔ ان تمام خرابیون کے رفع کرنیکے لیے نہایت دور اندیشی اور استقلال کے ساتھ سالار جنگ

اول نے پہلا کام یہہ کیا کہ دو دفتر قایم کیئے۔ ایک دفتر خزانہ عامرہ دوسرے دفتر صدر محاسبی۔ دفتر اول الذکر کے قایم کرنے کی غرض یہہ تھی کہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا کل آمد وخرچ ایک ہی جگہہ ہو۔ اور دفتر آخر الذکر مین جملہ حسابات کی جانچ اور پرتال ہوا کرے۔ مگر چونکہ اُسوقت کُل ملک ٹھیکہ اور مستاجری پر بٹا ہوا تھا لہذا اِن دفترون مین اسوقت صرف اتنا ہی کام ہوتا تھا کہ مستاجرے سے روپیہ لیا جائے اور اسکا جمع خرچ مرتب ہو غرض ان دفترون کے قیام کے ساتھہ ہی ساتھہ قرض خواہون سے اِن کے تعویضہ تعلقات کا حساب طلب کیا کہ (جسکی مجموعی تعداد از روئے حساب پیش کردہ دفتر دیوانی دفتر مال تین کروڑ اناسی لاکھہ اٹھاون ہزار سے زیادہ تھی) بتدریج ان کے قرضہ کی ادائی کردی اور مکفولہ تعلقات کو اپنے قبضہ مین لینا شروع کیا چنانچہ آغاز ۱۸۵۴ء تا ۱۲۶۳ف تک عمر بن عود نامی عربون کے ایک بڑے جمعدار سے ساڑھے آٹھہ لاکھہ روپیہ کے محاصلی اضلاع واپس لیے گئے۔ اور نو لاکھہ کے اضلاع جو جمعدار مذکور کے قبضہ مین رہگئے تھے اُنمین سے پانچ لاکھہ کے تعلقات بعد مین لیکر باقی چار لاکھہ کے تعلقات فوج کے تنخواہ ادا کرنیکے لیے انہین کے قبضہ مین چھوڑ دیئے گئے۔ اوایل ۱۸۵۴ء تا ۱۲۶۳ف تک تو مدار المہام مرحوم نے اور چالیس لاکھہ روپیہ کے مکفولہ آراضیات کو چھوڑا لیا اور اسی سال کے اخراجات بعض اور دوسرے اضلاع بھی عبد اللہ بن علی جمعدار سے مسترد کر لیے (جلد دوم صفحہ ۱۲۰) اگرچہ وقت بوقت گزاشتہ تعلقات سرکار کے قبضہ مین آنے لگے تاہم انکا محاصل خزانہ مین اسقدر جمع نہین ہو سکتا تھا جس سے شاہی مصارف آسانی کے ساتھہ چل سکتے اور جمعیت وغیرہ کی تنخواہین ماہ بماہ دیجائین۔ اس لیے اسوقت کے مشہور مہاجن لکھیدا اور دوسرے ساہوں سے رقمی امداد لیکر اخراجات وغیرہ کا انتظام کیا گیا اور بعد مین ان کی ادائی بھی کردی گئی۔

سالار جنگ اول مرحوم کو کروڑہا روپیہ کے قرضہ کی ادائی کی سبیل۔ اور عربون اور پٹھانون کے اشخاص سے مکفولہ جاگیرات کی واپسی۔ اور ذی اقتدار و رسوخ یافتہ تعلقداردن سے ان کے مفوضہ تعلقات پر قبضہ کرنے مین جن مشکلات اور دقتون کا مقابلہ کرنا پڑا اُنکے تفصیلی حالات اگر کسیکو دیکھنے کی ضرورت ہو تو تمہید رآبادا فنر جلد دوم باب ۴ ملاحظہ فرمائین۔ غرض مرحوم ہی کی بیدار مغزی

عالی ہمتی اور مستقل مزاجی تھی کہ اسوقت کے ایسے نازک وقت مین بلالحاظ جان ومال محض اپنے آقا نعمت کے تخت وخانہ کی اور ملکی بہبودی کے لیے ایک زیر بار ریاست کو اپنے خداداد دانشمندی سے سنبھالا ہے۔ اور جس ریاست مین کہ خزانہ نام کو نہ تھا اس مین قیام خزانہ کے پہلے ہی سال یعنے ۱۲۶۳ف کے آخر پر تخمیناً بتیس ہزار کی نقدی سلک جمع کردی۔ من بعد ۱۲۸۰ف مین اسکی تعداد ایک کرور بیس لاکھ تک پہونچادی۔

ف۴ ۱۲۶۳ف سے ۱۲۷۳ف تک خزانہ اور محاسبی کا عملا ایک ہی رہا ۱۲۷۴ف مین دونون دفتر علیحدہ کردیے گئے

ف۵ دفتر خزانہ عامرہ مین کل بلدہ کی کارروائی ہوتی تھی (یعنی عام داد وستد رقومات تنقیح فوج ومنصب وکارخانہ جات داخلی وداخل حضور پر نور وضرب وغیرہ) داد وستد ساہوان۔ مقابلہ ارسال تعلقہ واری تحریر سیاہہ روزانہ۔ ترتیب جمع خرچ ماہانہ وسالانہ وصولباقیات مبادلہ وبازگشت وغیرہ اور اضلاع کی کارروائی کا تعلق دفتر صدر محاسبی سے تھا (یعنی تنقیح جمع خرچ ہائے اضلاع۔ ترتیب صدر کاغذات داخل ومخارج اور تنقیح برآوردات سالتمام وغیرہ)

ف۶ ۱۲۶۳ف سے آخر ۱۲۸۰ف تک جو کاغذات کہ دفتر خزانہ عامرہ مین مرتب ہوئے تھے وہ اسناد ذیل کے نام سے موسوم ہین جن کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۔ سیاہہ روزانہ۔ ۲۔ کہتاونی جمع خرچ روزانہ۔ ۳۔ نقدی بند یعنی موجودات نقدی۔ ۴۔ ہنڈوی بند روزانہ۔ ۵۔ جمع خرچ ماہانہ۔ ۶۔ جمع خرچ سالتمام مسناد ۷۔ گوشوارہ جمع خرچ سالتمام۔ ۸۔ سیاہہ سالتمام۔ ۹۔ جمع خرچ سیاہہ محلات۔ ۱۰۔ وصولباقی دستگردان وادائے دستگردان۔ ۱۱۔ وصولباقی ومبادلہ وبازگشت۔ ۱۲۔ افزون ہائے وصول تعلقات۔ ۱۳۔ کہتاونی تحریر احکامات۔ ۱۴۔ ہنڈویات ادائے فاضلات وقرضہ وغیرہ ۱۵۔ ہنڈویات داد وستد ساہوان وغیرہ۔ ۱۶۔ وصولباقی تعلقات دہار اسیون وشورا پور وتعلقات صرف خاص۔

ف۷ کل حسابات ابتدا سے بندات پر لکھے جاتے تھے۔ مہر ۱۲۸۸ف سے ان حسابات کے بندات لکھنے کا طریقہ موقوف کردیا گیا۔ بجائے اس کے تختہ جات پر نمونے قایم کرکے حسابات لکھے جاینگے

ف ۸ ۱۲۸۸ف کے قبل۔ ادائی رقم کا طریقہ اسطرح تھا کہ مدار المہام کو جب کبھی کسی کو کوئی رقم دلانی ہوتی تو مہتمم خزانہ کے پاس زبانی حکم کہلا بھیجتے۔ مہتمم خزانہ اس حکم کو اپنے یہاں ایک کتاب مین درج کر لیتے جسکا نام کہتاولی احکام تھا۔ اُس کتاب مین تاریخ و وقت حکم پہونچا نیوالیکا نام تصریح سمت وغیرہ تعداد رقم۔ نام اُس شخص کا جس کو رقم دینے کا حکم ہوا۔ اور رابتہ وغیرہ بالتفصیل لکھا جاتا تھا۔ اسکے بعد اس رقم کے متعلق ایک مختصر گذارش بند پر لکھی جاکر مدار المہام کے ملاحظہ مین پیش کردی جایا کرتی اور پیشگاہ سرکار سے اُسیوقت اس گذارش پر حکم آجایا کرتا۔ لیکن جس رقمون کا خرچ برآوردات پر ہوا کرتا تھا ان کے لیے کوئی خاص حکم مجدداً حاصل نہین کیا جاتا تھا اسوجہ سے کہ عہدہ داران مرتب کنندہ برآورد خود ہی سوال بند پیش کرکے تقریر وغیرہ کا حکم حاصل کر لیتے اور ان کے نقول برآورد کے ساتھ بھیجا کرتے تھے۔ جب مہتمم صاحب کو اطمینان ہوجاتا کہ ادائی رقم مین اب کوئی امر دریافت طلب باقی نہین ہے تو ایک آنکڑہ مہتمم خزانہ۔ خزانہ دار کو لکھدیا کرتے کہ اتنی رقم فلان شخص کو دیجاوے۔ اور ادائی کے بعد وہ رقم نقدی بند مین خرچ لکھی جاتی۔ اس قسم کے جتنے رقوم دن بھر مین لیے دیئے جاتے تھے وہ تمام رقمین تفصیل کے ساتھ ایک دوسرے کاغذ مین لکھے جاتے جسکو سیاہہ کہتے ہین ۱۲۸۸ف کے بجائے آنکڑہ کے برات کا طریقہ اختیار کیا گیا۔ ابتداً خرچ کا وثیقہ سُرخ کاغذ پر اور جمع کا داخلہ زرد کاغذ پر خزانہ دار کو لکھدیا جاتا بعد مین وہی کاغذ اجازت نامہ اور چک کے نام سے بدل دیا گیا۔

ف ۹ ۱۲۶۳ف سے ۱۲۷۳ف تک خزانہ اور بہی اور دارالنشا کے تنخواہون کی اجرائی بذریعہ سوالات بدستخط خاص مدار المہام ہوا کرتی تھی۔ جب ۱۲۷۴ف مین بحالی و برطرفی کے اقتدارات عہدہ داران دفتر کو دیئے گئے تو سوالات کا پیش اور بدستخط سرکار مزین ہونا موقوف ہوا۔

ف ۱۰۔ ہر روز خزانہ سے جسقدر رقوم ادا ہوتے یا جمع ہوتے وہ افراد سیاہہ مین لکھے جاکر یہ سیاہہ ہر روز بلا ناغہ بعد برخاست دفتر مدار المہام سرکار عالی کے ملاحظہ مین مہتمان وقت پیش کیا کرتے تھے چنانچہ اُسوقت کے روزانہ سیاہے بدستخط سرکار اب تک موجود ہین۔

ف ۱۱ ۱۲۸۸ف سے پچھلا وہ طریقہ موقوف ہوا اور ہر ایک خرچ صدر محاسبی کے اجازت نامہ پر پڑنے لگا

اجازت نامہ مین نشان سلسلہ وتاریخ کے سوا گیرندہ رقم اور بابت وغیرہ کی پوری تفصیل رہا کرتی تھی اور اسپر سے جمع خرچ ماہانہ وسالانہ بھی تیار کیا جایا کرتا تھا ابتدا ۱۳۰۳ھ سے اجازت نامون کے مونے کے بدلدیئے جانے اور اسمین بجز تعداد رقم اور نام گیرندہ کے اور کسی تفصیل کے موجود نہ رہنے سے جمع خرچ کی ترتیب خزانہ عامرہ مین موقوف ہوگئی۔

ف ۱۲ - دفتر خزانہ عامرہ تاریخ قیام سے سر سالار جنگ اول مرحوم کی دیوڑہی مین تھا بعہد وزارت سر آسمانجاہ مرحوم دفتر مذکور ۹ رمضان ۱۳۰۵ھ کو عمارت مدرسہ مبارک مین منتقل ہوا جہان اب تک موجود ہے۔

ف ۱۳ - خزانہ کا اہتمام ابتدائے قیام سے اب تک جن جن محکمون - مددگارون اور خزانہ دارون سے متعلق رہا - ان کے نام اور مدت کارگذاری تختہ منسلکہ مین بتلائی گئی ہے۔

ف ۱۴ اس دفتر کے دو شاخ ہین - ایک شاخ نقدی - دوسرے شاخ دفتر - شاخ آخر الذکر مین یہہ صیغہ ہین - ۱ - صیغہ حساب - ۲ - صیغہ امانت - ۳ - صیغہ زر مبادلہ - ۴ - صیغہ تقسیم سود پرامیسری نوٹس سرکار عالی - ۵ - صیغہ تقسیم منافع ریلوے شیرز - ۶ - صیغہ تقسیم منصب امتیازیان وماہوارات خاص - ۷ - صیغہ تقسیمات یعنی تقسیم وظیفہ حسن خدمت تقسیم یومیہ ماہانہ وچوماہیہ - تقسیم سالانہ - ۸ تقسیم وظیفہ - رعایتی معاوضہ وغیرہ ۸ - صیغہ کلیات - ۹ - صیغہ متفرقہ - ۱۰ - صیغہ موصولہ مجاریہ آخر ۱۲۸۹ف تک خزانہ مین انشارکی کارروائی باقاعدہ طور پر نہ تھی کل کاغذات موصولہ مجاریہ وغیرہ بلا ترتیب مثل بستون مین باندہ دیئے جایا کرتے تھے ۱۲۹۰ف سے قسطبندی ہوئی ۱۳۰۴ف مین بعمل راجہ سری وی اس آڈ منتظم صیغہ بندی کی گئی جس کی تفصیل اوپر بیان کردی گئی ہے۔

جب ۱۲۸۸ف مین کل کام مثل تنقیح فوج ومنصب وبرآوردات بلدہ وغیرہ دفتر صدر محاسبی پر منتقل ہوگیا اور دفتر خزانہ صدر محاسبی کے تحت ہوچکا تو خزانہ مین صرف نقدی داد وستد وہی بہ بنائے اجازت نامجات صدر محاسبی باقی رہگئی تھی - مگر بعد مین کارہائے مندرجہ ذیل حسب الحکم سرکار خزانہ عامرہ مین ضم ہوگئے۔

۱ - زر مبادلہ ۲۴ شہریور ۱۲۸۶ف مین - ۲ تقسیم منافع ریلوی شیرز بتاریخ ۱۳ ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۵ف مین - ۳ -

تقسیم نصب - نوسہر فصلے ۱۳۰۵ف مین اور سررشتہ سند بعل ۱۳۱۲ف مین - ۴ تقسیم سود پرامیسری نوٹس سرکارعالی ۵ - داد و ستد امانت ۶ تقسیم ماہوار امتیازیان - نقباء ماہوارات خاص ۱۳۱۴ف مین - ۷ تقسیم لوبیہ داران درسو ماران ۱۲۹۳ف مین - ۸ تقسیم وظائف حسن خاست ۱۲۹۹ف - ۹ تقسیم وظائف رعایتی - مدتی - معمول بیرق ہائے عیدالضحیٰ - ۱۰ معاوضہ جاگیر ماہورات خاص متعلقہ سررشتہ متفرقات ۱۳۱۲ف مین -

فہرست ہتمان و مددگاران وخزانہ داران خزانہ عامرہ سرکارعالی

نمبر شمار	نام	تاریخ وماہوار ابتدائی		تاریخ وماہوار بوقت علیحدگی		کیفیت
		تاریخ	تنخواہ	تاریخ	تنخواہ	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	
۱	بلبھدر پنت راؤ ۱	۱۸ - آبان ۱۲۶۳ف	ماہ	۱۱ - آذر ۱۲۷۳ف	الگ	جسوقت مختار الملک ال دل اپنے جاگیرات کا کام ملاحظہ کرتے تھے اُسوقت یہہ اُن کے خانگی ملازم تھے ۱۲۷۳ف مین خدمت سے علیحدہ کیگئے -
۲	پٹابی رامرو ۲	۱۹ - آذر ۱۲۷۴ف	صاہ	۲۱ - آذر ۱۲۹۳ف	الگ	یہہ جب بیمار ہوئے تو بورگل نیکٹ راؤ بلامار منصرم کیگئے تھے جو دو مہینے ایک دن تک منصرم مہتمی کا کام کرتے رہے -
+	رامیشور راؤ ۳	۲۲ - آذر ۱۲۹۳ف	الگ	آخر آذر ۱۲۹۳ف	الگ	یہہ خزانہ کے مددگار تھے صرف ۹ روز بلا یافت تنخواہ منصرم رہے -
۳	نیکٹ راؤ فرزند بلبھدر راؤ ہنمنت راؤ	۶ دی ۱۲۹۳ف	الگ	۷ - فروردی ۱۲۹۳ف	الگ	
۴	راجہ سرینواس راؤ ۴	۸ فروردی ۱۲۹۳ف	الگ	آخر بہمن ۱۲۹۴ف	الگ	یہہ ستمبر فوج کے مددگار تھے وہان سے تمی پرانے مین ہتمدی فوج پر مستقل کیگئے -
						آغاز ۱۲۹۴ف سے آخر تیر ۱۲۹۶ف تک دفتر خزانہ عامرہ - دفتر صدر مہاجی کی ایک شاخ

نمبر شمار	نام	تاریخ وماہوار ابتدائی	تنخواہ	تاریخ وماہوار بوقت علیحدگی	تنخواہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۵	محمد منور خان	غرہ امرداد ۱۲۹۶ف	سمار	آذر ۱۲۹۹ف	لا	قرار پایا تھا اس لیے دو سال ۵ مہینے تک دفتر خزانہ کا کوئی مہتمم نہ تھا پہلے ایک ہفتہ یا عشرہ مولوی ذکی الدین صاحب مددگار خزانہ کے نگران رہے اسکے بعد محمد منور خان مددگار خزانہ ہی خزانہ کا کام دیکھتے رہے ۱۲۹۶ف سے جبکہ پہر مہتمی پر قایم ہوئے یہ پہلے خزانہ کے مددگار تھے اسکے بعد مستقل مہتمم اور مہتمی سے صدر محاسب ہوئے۔
۶	مٹرپ نیکٹ راؤ	دے سنہ ۱۳۰۱ف	سمار	۸ آبان سنہ ۱۳۰۳ف	لا	سنہ ۱۳۰۳ف میں جب یہ بیمار ہوئے تو پہلے دو مہینے تک خواجہ عبدالقادر اور اسکے بعد چند روز عبدالرحیم خان مددگاران صدر مہتمی سے بلا یافت تنخواہ منصرم رہے اسی حالت میں راؤ مذکور کا انتقال ہوگیا۔
۷	راجہ سرنیواس راؤ	۹ آبان سنہ ۱۳۰۱ف	لا	۱۳ تیر سنہ ۱۳۱۰ف	لا	نلگنڈہ کی تعلقداری پر سے مہتمی پر آئے تیر سنہ ۱۳۱۱ف میں حسب الحکم اعلیحضرت بلادہ سے انکا اخراج ہوا
۸	مولوی عنایت علی	۴ تیر سنہ ۱۳۰۱ف	سمار	۱۱ دے سنہ ۱۳۱۱ف	سمار	سوم تعلقداری پر سے خزانہ کی مددگاری پر آئے حسب سرنیواس راؤ کا اخراج ہوا تو سمار ہوا سمار مہتمم بنائے گئے آخر میں یہ سہ نوت ہوگئے۔
X	وٹھل ماروتی	۱۲ دے سنہ ۱۳۱۱ف	لا	۱۱ فروردی ۱۳۱۱ف	سمار	منصرم مددگاری کی حیثیت میں بھی منصرم مہتمم رہے۔
۹	جہانگیر جی مہربانجی	۱۲ فروردی سنہ ۱۳۱۱ف	سمار	۲۵ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۱ف سے انکی ماہوار بحالے سمار لا۔ قرار پائی۔		
	مددگاران					
۱	گوپال راؤ	۱۹ آذر سنہ ۱۲۷۴ف	سمار	۱۴ تیر سنہ ۱۲۷۸ف	سما	۱۴ تیر سنہ ۱۲۷۸ف کو راؤ مذکور نوت ہوئے اسکے بعد

نمبر شمار	نام	تاریخ ماہوار ابتدائی: تاریخ	تاریخ ماہوار ابتدائی: تنخواہ	تاریخ ماہوار روقت علیحدگی: تاریخ	تاریخ ماہوار روقت علیحدگی: تنخواہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۲	[۱۲] خزانہ نرسہوارا راؤ عہدہ دار [۱]	غرہ فرصدی سنہ ۱۲۷۹ف	۳	امرداد سنہ ۱۲۸۲ف	۳ ماہ ۵	آخر اسفندار سنہ ۱۲۷۹ف تک یہ عہدہ خالی رہا۔ یہ بحالت دوم تعلقداری پر چلے جانیکے بعد آخر شہریور سنہ ۱۲۹۳ف [۱۲] تک یہ عہدہ خالی رہا۔
۳	رامیشور راؤ	غرہ مہر سنہ ۱۲۹۳ف	۱۲۵ر	۲۷۔ امرداد سنہ ۱۲۹۳ف	۱۲۵ر	
۴	محمد منصور خان [۱۳]	۲۸۔ امرداد سنہ ۱۲۹۳ف	۱۲۵ر	آخر تیر سنہ ۱۲۹۶ف	۱۲۵ر	[۱۳] مستعفی ہوئے۔
۵	وینکٹ راؤ [۱۴] رسب عاملہ صدر محاسبہ	غرہ امرداد سنہ ۱۲۹۶ف	۱۲۵ر	دے سنہ ۱۳۰۰ف	۱۲۵ر	[۱۴] ایضاً [۱۵]
۶	محمد [۱۵] رشید خان پیشکار دفتر صدر محاسبہ شرقی	دے سنہ ۱۳۰۰ف	۱۲۵ر	تیر سنہ ۱۳۰۵ف	۱۲۵ر	دوم تعلقداری پر بھیجے گئے۔
✕	[۱۶] رشید الدین پیشکار دفتر زمینداری					سمافوق ایضاً
۷	مولوی غلام علی [۱۷] دوم تعلقدار	غرہ امرداد سنہ ۱۳۰۵ف	۱۲۵ر	۲ تیر سنہ ۱۳۱۰ف	۱۲۵ر	فوت ہوئے۔ [۱۸] اسکے بعد گذر کی تنخواہ ۳ ماہ اور مہتمم کی تنخواہ
۸	وٹھل راؤ [۱۹] وقتی پیشکار	۳ تیر سنہ ۱۳۱۰ف	۱۵ ماہ ۵	۲ مہر سنہ ۱۳۱۵ف	۳	اہلی تنخواہ پیشکاری کی ۱۵ ماہ تھی۔ پہلے مددگاری پر منصرم دفتر مستعفیانہ۔
✕	[۲۰] مہتمت راؤ خزانہ دار					مورخہ ۱۵ سنہ ۱۳۱۵ف میں مستعفی ہوگئے اور سنہ ۱۳۱۵ف میں وظیفہ پر علیحدہ ہوئے
۹	[۱۹] مرزا نصر اللہ خان بیرار	۳ مہر سنہ ۱۳۱۵ف	۳			ایک سال تک امتحاناً مامور کیے گئے۔ سنہ ۱۳۱۷ف میں مستقل کیے گئے
	خزانہ دار ان					
۱	مادھوجی	غرہ محرم سنہ ۱۲۷۰ف	۵	۲ فروردی سنہ ۱۲۷۹ف	۵	
۲	نارائن جی [۲۱]	۳ فروردی سنہ ۱۲۷۹ف	۵	۱۳ اسفندار سنہ ۱۳۰۱ف	۱۵ ماہ ۵ سواے فیس	اس شخص کا ابتدائی تقرر لہ پر تھا جو غرہ صفر سنہ ۱۲۷۰ف کو ہوا بعد ۵ سال تک ترقی پائی۔ جب ۲ فروردی سنہ ۱۲۷۹ف کو مادھوجی کا انتقال ہوا تو تنخواہ ۵ پر ترقی دیگئی بعد ۱۵ ماہ ۵ ماہوار ہوئی اسکے سوا فرد حق مہری فیس اسکو علیحدہ ملتی تھی

۱۵۔ خزانہ میں اس نام کا عہدہ پہلے تھا۔ اب یہ عہدہ نہیں ہے۔

۱۲۔ جب کبھی مستقل مددگار منصرم مہتمم ہوتے ہیں یا رخصت پر رہتے ہیں اسوقت یہ صاحب منصرم کیے جاتے ہیں۔

	نام	تاریخ	تنخواہ	تاریخ	تنخواہ	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۲	شیتل اور بخول صیغہ دار[۲۱] خزانہ عامرہ۔	۱۴ فروردی ۱۳۰۱ف	۵	۲۸ امرداد ۱۳۰۲ف	ماہ ۵	[۲۱] بارایین جی کے انتقال کے بعد چند بے اسکے بعد نصف تنخواہ پر شیتل راؤ منصرم کیے گئے۔
۳	نرسہو راؤ فرزند رام کشن[۲۲]	۲۹ امرداد ۱۳۰۲ف	ماہ	۲۰ مہر ۱۳۰۳ف	ماہ سوائے فیس	[۲۲] معطل ہوئے من ابتدا ۱۳۰۳ف تا ۱۳۰۴ف
۴	شیتل راؤ بخول[۲۳]	۲۱ مہر ۱۳۰۳ف	۵	آخر آبان ۱۳۰۳ف	۵ سوائے فیس	[۲۳] بلا بانت تنخواہ مصرف فیس قرر جمع کاغذ مہر پر کام کرتے ہی
۵	کشیا نائب خزانہ دار[۲۴]	غرہ آذر ۱۳۰۳ف	۰	غرہ شہریور ۱۳۰۴ف		[۲۴] بلا بانت تنخواہ منصرم۔
۶	نرسہو راؤ[۲۵]	۲ شہریور ۱۳۰۴ف	ماہ ۱	آخر تیر ۱۳۰۵ف	ماہ سوائے فیس	[۲۵] بحال ہو کر پھر خزانہ داری پر مامور ہوئے اور
۷	رام رچپال فرزند بلدیو سہائے[۲۶]	غرہ امرداد ۱۳۰۵ف	ماہ	خورداد ۱۳۱۱ف	ماہ بلا فیس	غرہ امرداد کو صدر مہاجنی کی منشی گری پر منتقل کیے گئے۔ [۲۶] دفتر صدر محاسبی کی منشی گری پر بھیجے گئے اسوقت سے کہ صفائی ان سے نہیں لی گئی تھی۔
۸	ہنمنت راؤ[۲۷] فرزند راجیشور راؤ	خورداد ۱۳۱۱ف	ماہ			[۲۷] پہلے یہہ سررشتہ والا جاہی کے سررشتہ دار تھے ناظم امور مذہبی غرہ آذر ۱۳۱۱ف سے ۱۸۰ اور ۱۸۰ اور آذر ۱۳۱۹ف سے (۱۸۰) باہر قرار پائی

صدر تختہ اخراجات دفتر خزانہ عامرہ بابتہ ۱۳۱۵ف

	نام ابواب	تعداد ورقم		نام ابواب	تعداد رقم
۱	مہتمم	۱	۶	الونس	۱۸۰
۲	مددگار	۱	۷	صادر بحسب تقرر	۱۸۰
۳	اہلکاران وصرافان	۵۸	۸	ابواب مشترکہ	۱۸۰
۴	چپراسیان	۳۰	۹	ابواب مختصہ	۱۸۰
۵	علمہ ہنگامی صرافان	۱۰	۰	میزان خزانہ عامرہ	۱۸۰

ریلوے

فصل ۵

تاریخ مین ریل کی ابتدا کا یون پتہ چلتا ہی کہ حضرت مسیح سے ایک سو تیس ۱۳۰ سال قبل کسی شخص نے "الوپائل" نام سے ایک آلہ ایجاد کیا تھا جو بھاپ سے حرکت کرتا تھا۔ غرضہ تک اسکی کسیکو خبر نہوئی اور صدیون تک کوئی اُس جانب متوجہ نہوا۔ آخر جیمس واٹ نے قید خانہ مین اس وقت کوئی طرح سے آزمایا اور اسے ایک بار وقت قوت تسلیم کرلیا۔

۱۶۱۵ء مین ایک فرانسیسی انجنیر نے کچھہ تغیر و تبدل کے بعد پانی کھینچنے کا ایک آلہ ایجاد کیا۔ اسمین اُسے بہت کامیابی ہوئی۔ اسکے بعد تو بھاپ کی قوت سے لوگون نے آزمایش شروع کردی ۱۸۱۲ء مین تجارتی اور دوسرے قسم کی سہولتین پیدا کرنے کیلئے کسی ایسی چیز کی ضرورت ہوئی جو مال اور مسافر ایک جگہہ سے دوسری جگہ لیجاسکے اور وقت کم خرچ ہو۔

مندرجۂ بالا تجویز کو تکمیل پر پہونچانے کیلئے پانسو ۵۰۰ پونڈ کا انعامی اشتہار شایع کیا گیا۔ اشتہار مین فی گھنٹہ ۱۰ میل رفتار کی درخواست کی گئی تھی لیکن آزمایش پر کوئی انجن آٹھہ میل سے زیادہ کی رفتار کا نہ نکلا۔ جارج اسٹیفنسن جسے ریلوے انجن کے موجد ہونیکا فخر حاصل ہی اسکے انجن نے رفتہ رفتہ ۲۹ میل فی گھنٹہ تک ترقی کی۔ اور تمام عالم کیلئے یہہ برکت اپنی یادگار چھوڑ گیا۔

سب سے پہلے انگلستان کو اپنی زمین پر ریل چلانیکا فخر حاصل ہوا چنانچہ ۱۸۲۵ء مین اسٹاکٹن اور ڈارلنگٹن کے درمیان ریل جاری ہوئی۔ یہہ مسافت ۲۵ میل سے زیادہ نہ تھی اسکے بعد فرانس مین یکم اکتوبر ۱۸۳۸ء کو امریکہ مین ۲۸ دسمبر ۱۸۲۹ء کو روس مین ۴ اپریل ۱۸۳۸ء کو ہسپانیہ مین ۲۴ اکتوبر ۱۸۴۹ء کو جرمن مین ۷ دسمبر ۱۸۳۵ء کو ریلین جاری ہوئین۔

مشرقی ممالک مین سب سے اول ۱۸۵۳ء مین ہندوستان کے اندر بمبئی سے تھانہ تک ریل جاری ہوئی۔ اسی سنہ مین ۸ اپریل کو لاہور سے امرتسر تک ریل کا افتتاح ہوا۔ اگرچہ ٹرکی یورپین طاقت کہی جاتی ہی مگر چونکہ سلاطین روم ایشیائی نسل سے شمار کیے جاتے ہین اسلیئے ہم اسکا ذکر بھی مشرقی ممالک کے ساتھہ کرتے ہین وہان ۴ اکتوبر ۱۸۶۰ء کو اسکا اجرا ہوا۔

بحالت موجودہ اگر غور کیا جائے تو بشکل دنیا کا ایسا کوئی حصہ نظر آئیگا جہان ریل نہ جاری ہو۔ ہم یہان غیر تعلیم یافتہ قوموں کا ذکر نہین کرتے اور نہ اُن سلطنتون کا ذکر کرتے ہین جنہون نے پولیٹکل اغراض سے اپنے ملک مین ریل جاری نہین کی۔ بہرکیف ہندوستان مین یورپ کے جہان اور بہت ہی مفید کام جاری ہوئے وہان ایک ریل کا اجرا بھی ہی۔

رفتہ رفتہ انجن کی رفتار نے اب اتنی ترقی کرلی ہی کہ اکثر ممالک مین چھیانوے میل فی گھنٹہ چل سکتا ہے۔ کئی ملکون مین بجائے دُہری پٹری کے اکہری پٹری سے کام لیا جاتا ہی اور مقامات برامد ورفت مین سہولت کی غرض سے دو دو لائینین بچھائی گئی ہین۔ امریکہ مین انتظام ہورہا ہی کہ گیس کے ذریعہ سے ریل چلائی جائیے۔

اسوقت ہندوستان کے تمام بڑے شہرونمین ریلوے کا وجود پایا جاتا ہی جہان نہین ہی وہان بھی جاری کرنے کی کوشش ہورہی ہے۔ ہندوستان کی جن دیسی ریاستون مین اسکی جانب توجہ کیگئی اُن مین ہم حیدرآباد کو سب سے آگے پاتے ہین۔ خدا کے فضل سے قلمرو نظام مین اسوقت آٹھسو چھاسٹھ ۸۶۶ میل تک ریل جاری ہے اسکی تفصیل آگے آئے گی۔

۲۹ شوال ۱۲۸۶ھ مطابق یکم فروری ۱۸۷۰ء کی مبارک تاریخ سے قلمرو نظام مین ریلوے کا کام آغاز ہوا اور گلبرگہ سے سکندرآباد تک ریلوے اور اسکے متعلقہ اسٹیشنون کی تعمیر شروع ہوئی۔ چونکہ گلبرگہ سے واڑی تک جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے کمپنی کے جانب سے موجود تھی اسلیے یہہ انتظام بھی اُسکے سپرد ہوا اور اس نے اپنے صرفہ سے لین تعمیر کرائی۔ نظام گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے کمپنی کو اس سے کوئی تعلق نہین ہی۔

واڑی سے سکندرآباد تک ایک سو اکیس ۱۲۱ میل کا فاصلہ ہی۔ انگریز انجنیرون کے اہتمام مین یہہ لین تیار ہوئی اور اسپر ایک کروڑ پینتیس لاکھ ۱۳۵۰۰۰۰۰ روپیہ صرف ہوا جسکی اوسط فی میل ایک لاکھ پانچ ہزار ہے۔ اگر ہم کل اخراجات کا مجموعہ کرین تو ۱۳۵۰۰۰۰۰ روپے ہوتے ہین منجملہ اُن کے ۱۰۰۰۰۰۰ روپیون کے حصے فروخت ہوے اور باقی ۳۵۰۰۰۰۰ روپئے خزانہ شاہی سے دئے گئے۔

۲ جمادی الثانی ۱۲۹۱ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۸۷۴ء کو سکندرآباد سے فرخار آباد (گنگوار م) تک ریلوے کی آمدورفت کا

سلسلہ جاری ہوگیا - اور نواب سر سالار جنگ اعظم اور مسٹر سانڈرس رزیڈنٹ اسی روز اسٹیشن بلدہ سے پہلے گاڑی مین گنگوارم تشریف لیگئے - وہان کے عہدہ دارون نے نواب صاحب کو نذرین پیش کین - اور اُسی روز وہ رزیڈنٹ صاحب بلدہ واپس تشریف لائے -

۶ رمضان م ۱۸ - اکتوبر ۱۸۸۷ء کو سکندرآباد سے واڑی تک ریلوے جاری ہوئی - افتتاح کی غرض سے باغ عامہ مین بہت بڑا جلسہ ہوا - اور نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام نواب شمس الامرا امیر کبیر[1] اور نواب وقار الامرا رشید الدینخان اور مسٹر سانڈرس رزیڈنٹ ریل مین سوار ہوکر واڑی تشریف لے گئے - اور اسی روز سے سکندرآباد سے واڑی تک مسافرونکی آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہوا -

فوج کی آمد و رفت کی آسانی کی غرض سے سکندرآباد سے ترمل گری تک ایک چھوٹی لائن نکالی گئی - اس ریلوے کی افتتاح کے پہلے سال بعد وضع اخراجات صرف آٹھ ہزار روپیہ کی بچت ہوئی - اور ۱۸۸۴ء مین اسکی آمدنی سے بعد وضع اخراجات تین لاکھ ۳۰ ساٹھ ہزار روپیہ بچے - اس سے ظاہر ہوتا ہو کہ اس لین نے خاطر خواہ ترقی کی -

جب سرکار عالی نے پانچ فیصدی کے حساب سے بیس ۲۰ سال تک سود دینا منظور کیا تو موجودہ ریلوے کمپنی نے دو کروڑ اٹھارہ لاکھ مین واڑی سے سکندرآباد تک ریلوے لین خرید لی - اور یہہ قرار پایا کہ سکندرآباد سے بجواڑہ اور رچاندہ تک تین سو ستر ۳۷۰ میل ریل اور بہی جاری کردیجائے - اس بنا پر ۱۳ ربیع الاول م کم جنوری ۱۸۸۸ء کو کمپنی نے بجواڑہ لین کا کام شروع کردیا -

۲۷ جمادی الثانی م ۲۴ اپریل ۱۸۸۶ء کو اعلیحضرت حضور پر نور نواب عماد السلطنت سالار جنگ ثانی اور علاقہ سرکار عالی کے دوسرے عہدہ دار سکندرآباد سے ورنگل تشریف لے گئے اور وہان بجواڑہ لین کے افتتاح کا بہت بڑا جلسہ ہوا - ۲ رجب م ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کو چاندہ ریلوے کی پہلی شاخ پر مسافرونکی آمد و رفت شروع ہوئی -

یہہ شاخ سکندرآباد سے ورنگل تک شمار ہوتی ہو - اور اسکا طول ستیاسی ۸۷ میل ہو - اس کی تیاری مین [illegible] روپیہ صرف ہوا - دوسرے شاخ ورنگل سے ڈورناکل ہو - اور ایک شاخ معدنیات

[1] نواب عمدہ الملک بہادر -

کوئلہ کوڈورنا کل سے اپلینڈ و پہاڑ تک گئی ہے شوال ۱۳۰۳ھ م جولائی ۱۸۸۶ء مین لین کی تعمیر کا کام جاری ہوا۔ اور ربیع الثانی م ڈسمبر ۱۸۸۷ء تک لین اسقدر بنگئی جس سے مسافرونکی آمدورفت ہوسکے۔

۱۶۔ ربیع الثانی م یکم جنوری ۱۸۸۸ء کو معدنیات سنگاریتی سے بذریعہ ریل کوئلہ لانے کا کام جاری ہوا۔ اس شاخ کا طول ½ ۵۳ میل ہے اور اسکی تیاری مین ۵۵۰۰۰ روپیہ صرف ہوا ہے۔ بجواڑہ لین کی آخری شاخ ورنگل ہے۔ اور سرکار عالی کے آخری حدود تک اسکی مسافت ۵۵ میل ہے۔ ۹ جمادی الثانی م ۱۰ فروری ۱۸۸۹ء کو ورنگل سے بجواڑہ تک مسافرونکی آمدورفت شروع ہوئی۔

ہم حیدرآباد سے بجواڑہ تک مسافرونکی آمدورفت جاری ہونیکے متعلق اسی تاریخ کو صحیح سمجھتے ہین سکندرآباد سے بجواڑہ تک جب لین کی تعمیر کا اوسط لگایا گیا تو ساٹھ ہزار روپیہ فی میل صرفہ پڑا۔ ربیع الثانی م اکتوبر ۱۸۹۵ء مین سٹیشن حیدرآباد کے پلیٹ فارم پر سایہ کی غرض سے شیڈ بنانا شروع ہوئی اور دو ماہ کے اندر یہ کام اختتام کو پہونچا۔

۱۶ محرم م ۱۶ مئی ۱۹۰۰ء کو سکندرآباد سے ناندیڑ گوداوری ویلی ریلوے کے ذریعہ سے مسافرونکی آمدورفت کا سلسلہ جاری ہوا۔ ۲۴ جمادی الثانی م ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۰ء کو سکندرآباد سے نمازتک کامل طور سے مسافرونکی آمدورفت شروع ہوئی بہ لین چھوٹی پٹڑی کی ہے۔ اور اسکا طول ۳۷۶ میل ہے۔ ۲۶ محرم م ۱۹ مئی ۱۹۰۱ء کو اسٹیشن حیدرآباد سے سکندرآباد تک چھوٹی لین کا سلسلہ ملا دیا گیا۔

۱۸۔ ربیع الاول م ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء حیدرآباد اسٹیشن سے سکندرآباد۔ لالہ گوڑہ۔ الوال بلوارم تک تین تین گھنٹے کے بعد لوکل گاڑیان چھوٹنے لگین جو دن مین چار مرتبہ جاتی ہین۔ ۲۹ جمادی الثانی م یکم ستمبر ۱۹۰۵ء سے حیدرآباد سکندرآباد اور وقار آباد کی سٹیشنون پر پلیٹ فارم کا ٹکٹ جاری ہوا قیمت آدہ آنہ کلدار یا چار پیسے حالی مقرر ہوئی ہے۔

نظام گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے کے کل حصص ہین بنجملہ اُن کے دوسو اٹھارہ حصے مختلف خریدارون مین منقسم ہین ان خریدارون سے ۱۱۸۵۰۰ روپے حصونکی قیمت مین وصول ہوئے۔ بابت قسط اول ۱۳۱۵ف ابتدائے یکم آذرم ۶ شعبان ۱۳۲۳ھ لغایۃ آخر اردی بہشت م ۸ صفر ۱۳۲۴ھ تک سرکار عالی نے ۱۱۸۵۰۰/۱۲ ادا نہین کی۔

روپئے ایک آنہ شرکاء کو بطور منافع کے تقسیم کیا۔

ریلوے کا تعلق کرنیل محمد حیات سے رہا۔

سالار جنگ اول کے عہد میں ملک سرکار عالی میں ابتداءً اورنگ آباد تک ریلوے کی شاخ کھولی گئی تھی اور اس کام کے لیے ۱۲۸۰ف میں گنپت راؤ معتمد مقرر ہوئے تھے اُن کے بعد ۱۲۸۵ف میں اُنکے فرزند نارائن راؤ چند ماہ اس کام پر مامور رہے۔ پھر ریلوے کا دفتر حسب مراسلہ دفتر معتمد مال نشان ۲۹۹۳ مورخہ ۱۳ ذیقعدہ ۱۲۹۵ف خزانہ عامرہ میں ضم ہوکر ۱۵ رجب ۱۳۰۱ف کو سردار دیر جنگ مرحوم کے تفویض ہوا جب مرحوم عہدہ ہوم سکرٹری سے سرفراز ہوئے تو حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف ریلوے کا کام بھی اُنہیں کے متعلق رہا۔ اسکے بعد ریلوے کا دفتر معتمدی تعمیرات میں چند سال تک رہا اور بموجب حکم سرکار عالی (۲۳۱ اسفندار ۱۳۱۱ف جریدہ مورخہ ۲ فروری ۱۳۱۱ف جلد ۳۳ صفحہ ۲۲۲ جزو اول) دفتر معتمدی ریلوے و معدنیات تعلق دفتر معتمدی فینانس سے ہوا۔

متفرق اور ضروری امور

۱۔ ماہ دسمبر ماہ صفر ۱۳۰۱ھ ۱۸۸۳ء میں نظام گیارنٹڈ اسٹیٹ ریلوے قایم ہوئی۔

۲۔ ۶ مارچ م ۲۹ رجب ۱۳۱۶ھ ۱۸۹۷ء کو عہدنامہ متعلق تعمیر گودا وری ریلوے کمپنی سے ہوا۔

۳۔ ۷ شعبان ۱۲۹۵ف فتح پور اسٹیشن کا نام شکر پلی رکھا گیا۔

۴۔ اگرچہ جریدہ اعلامیہ مطبوعہ غرۂ تیر ۱۲۹۳ف میں حکم شایع ہوا تھا کہ محکمہ نظامت ریلوے۔ ہوبلی۔ بلہاری برخاست کیا جائے۔ مگر بعض وجوہات سے وہ کامل طور پر برخاست نہیں ہوا تھا۔ غرۂ آذر ۱۲۹۸ف سے بالکل برخاست کردیا گیا۔

۵۔ خورداد ۱۲۹۸ف کو محکمہ نظامت عدالت حوالی چاندا ریلوے جو بطور ہنگامی و عارضی مقرر ہوا تھا بوجہ ختم کام برخاست کیا گیا۔

۶۔ ۱۵ مارچ م ۱۳ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ ۱۹۰۸ء روز چہارشنبہ سے گودا وری لاین میل کی گئی۔

۷۔ یکم گست ۱۹۰۸ء سے بجواڑہ لاین میل کردی گئی۔

۸۔ یکم نومبر ۱۹۰۷ء کو ریلوے روڈ میکنیک کا افتتاح ہوا۔

تخمینہ ریلوے لائن اندرون حدود علاقہ سرکار عالی۔

نمبر	مقام ابتدا	مقام انتہا	نام ریلوے	سانت میل	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	سکندرآباد	واڑی	نظام گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے	۱۲۱	
۲	واڑی	دودنی	جی۔آئی۔پی۔ریلوے	۵۳۰	جانب شولاپور۔
۳	واڑی	رائچور	〃	۶۷	جانب مدراس۔
۴	رائچور	مٹڈمری	مدراس ریلوے۔	۱۱	〃
۵	سکندرآباد	انکائی	گوداوری ویلی ریلوے	۳۷۶	جانب منماڑ۔ چھوٹی پٹڑی کی لین۔
۶	سکندرآباد	مدورا	نظام گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے	۱۸۰	جانب بجواڑہ۔
۷	ڈورناکل	یلندو	〃	۱۱	کوئلہ لانیکی غرض سے جاری ہوئی۔
۸	ہرلاپور	دہس پیٹ	سدرن مرہٹہ ریلوے	۴۲	جانب کوپل جاگیر نواب سالار جنگ بہادر
			جملہ	۱۱/۸۶۶	چھوٹی لین۔

تختہ اخراجات متعلق ریلوے۔ باتہ سنہ ۱۳۱۵ ف

نمبر	نام ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم	نمبر	نام ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱	نظام گیارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے بدن ڈکیچ حیدرآباد گوداوری ویلی ریلوے میٹر گیج	لاکھ الف	۳	مددگار متعلقہ وغیرہ وصیغہ انگریزی ۷	۱۰ ہزار عدد
			۴	صیغہ فارسی۔ ۵	۱۰ ہزار عدد
۲	اخراجات ریلوے پولیس وغیرہ۔ صیغہ انتظامی	۱۰ ہزار عدد	۵	ملازمین۔ ۱۰	۵ ہزار عدد
			۶	الونس۔	۱۰ ہزار عدد

۱/۵ بڑی پٹڑی کی لین ۴۸۸ میل۔ چھوٹی پٹڑی کی لین ۱۸۴ میل۔

نمبر	نام ابواب سمہ تعداد نفری	تعداد رقم	نمبر	نام ابواب سمہ تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۷	صاور بموجب تقرر۔	الف	۱۱	اہلکاران	۱۱
۸	ابواب مشترکہ۔	ب	۱۲	صاور بموجب تقرر	الف
۹	ابواب مختصہ۔	ج		میزان انتظامی	ب
	دفتر ایڈیٹر حساب ریلوے				ج
۱۰	ایڈیٹر۔	۱		صدر میزان	د

معدنیات

فصل ۶

کوئلہ

ممالک محروسہ سرکار عالی مین متعدد مقامات پر معدنیات کی کانین ہین۔ اور وہ مختلف اضلاع مین واقع ہین سب سے پہلے منگاریتی مین کوئلہ کی کان ۱۸۷۲ء جو ۱۲۸۹ھ مین دریافت ہوئی اور ۱۸۸۹ء ۱۳۰۶ھ مین کوئلہ نکلنا شروع ہوا اور اسوقت تک برابر نکالا جارہا ہی۔ اور اس کان مین کئی طبقہ کوئلہ کے ہین۔ پہلا طبقہ ۳۰ فٹ سے ۵۰ فٹ تک ضخیم ہی۔ اور متعدد تہون پر شامل ہی۔ اور یہہ کوئلہ انجنون مین صرف ہوتا ہی۔ دوسرا طبقہ پہلے طبقہ سے سو فٹ نیچے واقع ہی۔ یہہ بھی شل اول شیل آمیز کوئلہ سے مرکب ہی تیسرا طبقہ دوسرے طبقہ سے ۳۰۰ ۴۰۰ فٹ نیچے واقع ہی۔ اور شل طبقہ ثانی کے ہی۔ چوتھا طبقہ اسکا کوئلہ نہایت قیمتی ہی۔ اور عمدہ قسم کا اسٹیم کول ہی اور گیاس کی روشنی کے لیے عمدہ ہی۔ اور اس طبقہ کا کوئلہ آجکل نکل رہا ہی۔ خاص کوئلہ کی ضخامت ۳ فٹ سے ۷ فٹ تک ہی۔ اور اسکا رقبہ ۹ مربع میل ہی۔ سرکار عالی کو جس مالکانہ فی ٹن ۸ر سے ایک روپیہ تک ملتا ہی ۱۸۹۶ء ۱۳۱۴ھ مین سوا لاکھ روپیہ کے قریب ملا تھا۔

سونا

ضلع لنگسگور مین بمقام مشکی۔ بومہال۔ ساگر۔ سونے کی کانین ہین۔ کل رقبہ طلا آمیز پتھر کا ۱۲۴۰ میل ہی۔ ان مقامات سے پہلی تہ دریائے کرشنا و تنگبھدرا کے درمیان واقع ہی۔ اوسط پیداوار فی ٹن پتھر مین ایک اونس یعنی اڑھائی تولہ۔ اور بعض صورتون مین فی ٹن میں اونس یعنی ۵۰ تولہ تک نکلتا ہی۔ دوسری تہ بومنال کے قریب

بیہہ عرض ہین ۳ میل کے قریب ہی تیسری تہ سا گر و شورا پور کے درمیان واقع ہی۔

لوہا

تقریباً تمام ملک مین لوہا رتیلے پتھر مین پایا جاتا ہی اور وادی گودا وری اور کرشنا کے درمیان ہے اور ورہا کرشنا و تنگبھدرا کے درمیان بھی عمدہ کان ہی۔ تعلقہ جنور ضلع عادل آباد مین لوہا نکالا جاتا ہی نرمل۔ جگتیال۔ ورنگل وغیرہ کے طرف بھی لوہا نکلتا ہی جو قرص فولاد کے لیے مشہور ہی۔

ہیرا

زمانہ قدیم مین اطراف موضع پرتیال و قرب رود کرشنا وغیرہ مقامات پر جو نیہ ملی زمین ہی۔ وہان نکالا جاتا تھا۔ پرتیال کے کان کی تہ ۱۸۔ انچہ ضخیم ہی۔ اور سیاہ مٹی سے چھپی ہوئی ہی۔ چونکہ قدیم معادن نکالنے والے صرف عمدہ پتھر نکال لیے تھے اسوجہ سے حیدرآباد کمپنی کو باوجود استحان ناکامی ہوئی۔ صرف چھوٹے چھوٹے ہیرے نکلتے ہین۔

ابرک۔ یاقوت۔ تانبہ۔ پتھر دیگر معدنیات

معدنیات متذکرہ صدر کے علاوہ ضلع ورنگل مین ابرک اور تعلقہ بالوچہ مین ایک قسم یاقوت کی ہی جس آبادی کے خلاص کرنے کو ناکامادہ ہی جسکی فیلیں بنائی جاتی ہین۔ موضع پتراال ضلع نلگنڈہ مین تانبہ کی کان دریافت ہوئی ہی۔ شاہ آباد مین چونہ کا پتھر نکلتے اور کثرت نکالا جاتا ہی۔ اسکے دو رنگ خاکستری اور سیاہ ہوتے ہین جو سنگ میلو کے نام سے مشہور ہی۔ عمارات مین استعمال ہوتا ہی۔ علاوہ اسکے ہلکا یاقوت اور نیلا پتھر بھی دریافت ہوئی ہی

۱۴ ستمبر ۱۸۹۳ء کو نیا مین مانگ کمپنی اور سرکار عالی مین عہدنامہ ہوا۔ اور ۱۵ دسمبر ۱۸۹۴ء کو معدن راجپور دوآبہ سرکار عالی کی طرف سے کمپنی کو پٹہ دیا گیا۔ ۵ جولائی ۱۸۹۵ء مین مانگ کمپنی معدنیات کو ۹۰ سال کا ٹھیکہ دیا گیا۔

تعمیرات و آبپاشی

فصل

یکم جون ۱۸۶۹ء ۱۲۷۹ف کو دفتر مقدم تعمیرات عامہ بارہ دری سالار جنگ مین قایم ہوا۔ اور مسٹر جانسٹن معتمد مقرر ہوئے۔

۱۲۸۷ف فصل آبپاشی کا تقرر ہوا۔ ۱۳۰۰ف مین مجلس آبپاشی قایم ہوئی اور ۱۰ فروری ۱۸۹۱ء کو حسب الحکم کونسل مجلس کو رپورٹ ہوئی جسپر ہمدردانہ غیر معمولی مورخہ ۲۹ جون ۱۸۹۲ء ۱۳۰۱ف بہ نظامات جدید ہوئے۔ ۱۔ صفائی آبپاشی تعمیرات و انبار خانہ کا تعلق سپرنٹنڈنٹ انجنیر سے ہوا۔ ۲۔ صفائی بلدہ کا صیغہ ہوم آفس کے تحت ہوا۔

لہ تجرافیہ کے تحت مین علاوہ اسکے اور حالات بھی بیان کیے گئے ہین۔

۱۲- صفائی اضلاع دہلیہ کا کام سپرنٹنڈنٹ انجنیر کی نگرانی مین دیا گیا۔ ۱۳- آبپاشی کا تعلق عہدداران مال سے کیا گیا۔ ۱۴- مہتمان تعمیرات ضلع وصوبہ ماتحت تعلقداران وصوبہ داران کیے گئے۔ ۱۵- دفتر معتمدی صدر المہام تعمیرات تخفیف ہوکر صدر المہام تعمیرات معین المہام تعمیرات مقرر ہوئے۔ ۱۶- باغ عام کا تعلق تعمیرات سے قطع ہوکر مہتمم نسل چوپایہ سے کیا گیا۔ اب پھر اس باغ کا تعلق معتمدی تعمیرات ہی سے ہے۔ ۱۷- ہر ایک صوبہ کے لیے اسپکشن انجنیر مقرر ہوا۔

۱۴- شوال سنہ ۱۳۰۴ف کو حسب فرمان اعلیحضرت مسٹر جارج پامر چیف انجنیر معتمد تعمیرات مقرر ہوئے۔

حسب جریدۂ غیر معمولی مورخہ ۱۷- اسفندارمغ رجب سنہ ۱۳۱۰ف نواب افتخار الملک معین المہام تعمیرات اور مولوی سید علی صاحب بلگرامی معتمد تعمیرات مقرر ہوئے۔

حسب جریدۂ غیر معمولی مورخہ ۲۹- اسفندارمذ سنہ ۱۳۰۲ف مسٹر پامر جوائنٹ سکریٹری معتمد تعمیرات ہوئے۔

۷- رجب ۱۵- آذر سنہ ۱۳۱۱ف تا ۱۳۱۹ف کو مولوی سید علی صاحب بلگرامی وظیفہ پر علیحدہ کیے گئے۔ معتمدی تعمیرات پر مولوی کاظم علی صاحب کا تقرر منصرمانہ ہوا۔ اور ۲۳- آذر سنہ ۱۳۱۷ف کو میر کاظم علی صاحب وظیفہ پر علیحدہ ہوئے اور انکی جگہہ فاضل مہاراج معتمد مقرر ہوئے۔

۱۸- فروردی سنہ ۱۳۱۲ف کو مسٹر ڈبلیو میرٹ نے سپرنٹنڈنٹ انجنیر شاخ عام کا جائزہ لیا۔

۱۵- اردی بہشت سنہ ۱۳۱۳ف کو چیف انجنیر آبپاشی کے عہدہ کا لقب سپرنٹنڈنٹ انجنیر شاخ آبپاشی ہوا اور اس عہدہ کا جائزہ مسٹر پیرم نے ۲۸- دے سنہ ۱۳۱۳ف کو حاصل کیا۔

بذریعہ مراسلہ نشان ۱۶۵۷ اور مورخہ ۸- امرداد سنہ ۱۳۱۵ف مندرجہ جریدہ مورخہ ۲۰- امرداد سنہ ۱۳۱۵ف جلد ۳۷- نمبر ۱۴- مجلس صفائی کے نام حسب فرمان اعلیحضرت مترشدہ ۲- ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ کو حکم ہوا کہ علاوہ جات پاگاہ علاقہ پنیکاری کو بھی اندرون و بیرون بلدہ کی تعمیرات کا نقشہ محکمۂ صفائی مین قبل تعمیر بھیجدینا کافی ہوگا۔

صدر تختہ اخراجات آبپاشی و تعمیرات بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نمبر شمار	نام ابواب	تعداد رقم	نمبر شمار	نام ابواب	تعداد رقم
۱	دفتر معتمدی معتمد ۱	سمہ	۲	مددگار ۱	سمہ ۲ ر ۱ ع ۵

نمبر شمار	نام ابواب	تعداد رقم	نمبر شمار	نام ابواب	تعداد رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۳	منتظم ۱	سمست	۱۸	کارہائے تعمیرات	۳۵۱۵۵
۴	اہلکاران ۲۰	۳۷۱۵	۱۹	تریبات کلان و خفیف۔	۳۷۱۵
۵	ملازمین۔ ۲۰	۱۱۱۵	۲۰	نگہداشت۔	۱۱۱۵
۶	الونس	۸۱۵	۲۱	سربراہی و فراہمی سامان۔	۳۳۸۵
۷	صادر بموجب تقرر	۱۱۳۵	۲۲	مرمت تالاب ہا بموجب اسکیم جدید۔	۳۸۱۵
۸	ابواب مشترکہ	۱۵	۲۳	رقم جمع خرچ سنین ماضیہ۔	۱۵
۹	ابواب مختصہ۔	۳۸۱۵		میزان آبپاشی۔	۱۵
	میزان انتظامی دفتر معتمدی تعمیرات دفتر نظامت آبپاشی۔	۳۵۱۵		تعمیرات عامہ	
۱۰	ناظم آبپاشی ۱	۱۱۱۵	۲۴	نظامت تعمیرات عامہ۔ ۵۵	۱۵
۱۱	پرسنل مددگار	۱۵	۲۵	دفتر مہتمان اضلاع ۱۹۰	۱۵
۱۲	اہلکاران و ملازمان ۶۷	۱۵	۲۶	عملہ آب رسانی ۱۶۹	۱۵
۱۳	الونس	۱۵	۲۷	کارہائے استصوابی علاقہ تعمیرات وصول۔	۱۵
۱۴	صادر بموجب تقرر	۱۱۳۵			
۱۵	ابواب مشترکہ	۱۵			
۱۶	ابواب مختصہ۔	۱۵			
۱۷	اگزکیٹو اسٹاف ۳۳۸	۱۵			

نمبر شمار	نام ابواب	تعداد رقم
۱	۲	۳
۲۸	متفرقات	لاکھ روپیہ
۲۹	محفوظ	لاکھ روپیہ
۳۰	رقم جمع خرچ سنین ماضیہ	لاکھ روپیہ

نمبر شمار	نام ابواب	تعداد رقم
۱	۲	۳
	میزان تعمیرات	لاکھ روپیہ
	کل میزان آبپاشی وتعمیرات ۷۵۹	لاکھ روپیہ

تختہ آمدنی واخراجات حقیقی ممالک محروسۂ سرکار عالی

فصل

۱- آمدنی من ابتدائی ۱۲۶۳ف لغایت آخر ۱۳۱۶ف

۲- خرچ من ابتدائی ۱۲۸۷ف لغایت ۱۳۱۶ف

۱- تختجات ذیل مین ممالک محروسۂ سرکار عالی کی حقیقی آمدنی اور اخراجات کی تفصیلی حالت دیکھلائی گئی ہی- اور آمدنی کے تختہ مین ابتدائے ۱۲۶۳ف لغایت آخر ۱۳۱۶ف تک ترتیب وار لکھے گئے ہین- اس سی پہلے سنون کی آمدنی باوجود تلاش معلوم نہوسکی- اور اسیطرح اخراجات بھی ۱۲۸۷ف سے ۱۳۱۶ف تک دستیاب ہوئی جو ترتیب وار درج کیے گئے-

۲- ۱۲۸۸ف سے موازنہ مرتب ہونا شروع ہوا- اور اسی سال سے اُسکی طبع کا بھی آغاز ہوا

۳- ۱۲۶۳ف سے ۱۲۸۶ف تک صرف آمدنی کا تختہ خاص نواب امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر مرحوم سی دستیاب ہوا ہی اسکے بعد موازنۂ مطبوعہ سے لیا گیا-

نشان	ابواب جمع	۱۲۶۳ ف	۱۲۷۰ ف	۱۲۸۰ ف	۱۲۸۱ ف	۱۲۸۲ ف	۱۲۸۳ ف	۱۲۸۴ ف	اوسط پنج ساله از سنه ۱۲۸۰ ف تا سنه ۱۲۸۴ ف	سنه ۱۲۸۵ ف	سنه ۱۲۸۶ ف	
۱	مالگزاری	لک تومان	لک تومان	کرور تومان	کرور تومان	کرور تومان	کرور تومان	کرور تومان	کرور تومان	کرور تومان	کرور تومان	
۲	آبکاری	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	
۳	چوبینه	.	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	
۴	سایر گرو گیری	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	
۵	کاغذ مهور	.	.	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	
۶	دار الضرب	.	لک تومان	کرور تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	
۷	فاضلات برات	.	لک تومان	.	.	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	لک تومان	

۸	عدالت											
۹	مجلس											
۱۰	کوتوالی											
۱۱	ٹپہ خانہ											
۱۲	تعلیمات											
۱۳	دارالطبع											
۱۴	دفاتر جداگانہ											
۱۵	سود											
۱۶	ویس ٹپی											

ابواب مدات	۱۲۸۶ف	۱۲۸۵ف	۱۲۸۴ف	۱۲۸۳ف	۱۲۸۲ف	۱۲۸۱ف	۱۲۸۰ف	۱۲۷۹ف	۱۲۷۸ف	۱۲۷۷ف	۱۲۷۶ف	۱۲۷۵ف	۱۲۷۴ف	۱۲۷۳ف	۱۲۷۲ف	۱۲۷۱ف	۱۲۷۰ف	۱۲۶۹ف	۱۲۶۸ف	۱۲۶۷ف	۱۲۶۶ف	۱۲۶۵ف	۱۲۶۴ف	۱۲۶۳ف	ملاحظات
۱۷ اقطعہ جات																									
۱۸ جمعیت																									
۱۹ تقویم یک																									
۲۰ ملیوی																									
میزان اول																									
جامہ میزان اول من دوم																									

| | | |

نمبر شمار	ابواب جمع	سنہ ۱۲۴۸ف	سنہ ۱۲۴۹ف	سنہ ۱۲۵۰ف	سنہ ۱۲۵۱ف	سنہ ۱۲۵۲ف
	ابواب مال					
۱	مالگزاری معمولی	کروڑ لاکھ روپیہ	کروڑ لاکھ روپیہ	کروڑ لاکھ روپیہ	کروڑ لاکھ روپیہ	کروڑ لاکھ روپیہ
	مالگزاری متفرق	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ
۲	کروڑگیری سایر کروڑگیری	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ
	کروڑگیری درآمد برآمد نمک	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ
۳	آبکاری	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ
۴	کاغذ مہور	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
۵	محصول افیون	"	"	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ
۶	چونگی	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
۷	فیس رجسٹریشن میزان از مالگزاری تا رجسٹریشن	کروڑ لاکھ روپیہ	کروڑ لاکھ روپیہ	کروڑ لاکھ روپیہ	کروڑ لاکھ روپیہ	کروڑ لاکھ روپیہ
۸	فاضلات برار	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ
۹	سود	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ
	ٹپہ خانہ و دارالضرب					

۱۲۹۲ف	۱۲۹۳ف	۱۲۹۴ف	۱۲۹۵ف	۱۲۹۶ف	۱۲۹۷ف	۱۲۹۸ف	۱۲۹۹ف	۱۳۰۰ف
کرور لاکھ	کرور لاکھ	کرور لاکھ	کرور لاکھ	کرور لاکھ	کرور لاکھ	کرور لاکھ	دو کرور لاکھ	دو کرور لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ	لاکھ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	ابواب جمع	۱۲۸۶ف	۱۲۸۸ف	۱۲۸۹ف	۱۲۹۰ف	۱۲۹۱ف
۱۰	ٹپہ خانہ					
۱۱	دارالضرب					
	میزان ٹپہ خانہ و دارالضرب					
	محکمہ جات سول					
۱۲	عدالت عدالت محبس					
۱۳	کوتوالی					
۱۴	اقلیمات					
۱۵	طبابت					
۱۶	دفاتر جداگانہ					
	میزان از عدالت تا دفاتر جداگانہ					
	متفرقات					
۱۷	دارالطبع					
۱۸	متفرقات					

۱۲۹۲ف	۱۲۹۳ف	۱۲۹۴ف	۱۲۹۵ف	۱۲۹۶ف	۱۲۹۷ف	۱۲۹۸ف	۱۲۹۹ف	۱۳۰۰ف

نمبر شمار	ابواب جمع	۱۲۸۷ فصلی	۱۲۸۸ فصلی	۱۲۸۹ فصلی	۱۲۹۰ فصلی	۱۲۹۱ فصلی
	میزان دا ایلطبع و متفرقات					
	تعمیرات					
۱۹	آبپاشی					
۲۰	تعمیرات					
	میزان تعمیرات و آبپاشی					
۲۱	جمعیت					
۲۲	ریلوی					
	میزان از مالگذاری تا ریلوے					
	ابواب غیر سرکاری لوکل فنڈ					
۲۳	صفائی					
۲۴	محصول مقامی					
۲۵	اپاہی					
	میزان لوکل فنڈ					

۱۲۹۲ف	۱۲۹۳ف	۱۲۹۴ف	۱۲۹۵ف	۱۲۹۶ف	۱۲۹۷ف	۱۲۹۸ف	۱۲۹۹ف	۱۳۰۰ف

نشان سلسلہ	ابواب جمع	۱۲۸۷ف	۱۲۸۸ف	۱۲۸۹ف	۱۲۹۰ف	۱۲۹۱ف
	قرضہ وامانت مبادلہ					
۲۶	قرضہ					
۲۸	امانت					
۲۹	مبادلہ					
۳۰	زر مبادلہ					
۳۱	سرمایہ ریلوی					
	میزان امانت ۱۰ ابواب بجز دام لوکلفنڈ وغیرہ					
	صدر میزان آمدنی					
	سلک					
	کل میزان					

۱۲۹۲ف	۱۲۹۳ف	۱۲۹۴ف	۱۲۹۵ف	۱۲۹۶ف	۱۲۹۷ف	۱۲۹۸ف	۱۲۹۹ف	۱۳۰۰ف

نمبر شمار	ابواب جمع	سنہ ۱۳۰۱ف	سنہ ۱۳۰۲ف	سنہ ۱۳۰۳ف بلحاظ بندوبست جدید	سنہ ۱۳۰۴ف	سنہ ۱۳۰۵ف	سنہ ۱۳۰۶ف
	ابواب مال						
۱	مالگزاری						
	کروڑگیری						
	کروڑگیری - ۱						
	نمک - ۲						
	چونگی - ۳						
۲	میزان صدر کروڑگیری						
۳	آبکاری						
۴	افیون						
۵	چوبینہ						
۶	کاغذ مہور						
۷	معدنیات						
۸	رجسٹریشن						

۱۳۰۱ف	۱۳۰۲ف	۱۳۰۳ف	۱۳۰۴ف	۱۳۰۵ف	۱۳۰۶ف	۱۳۰۷ف	۱۳۰۸ف	۱۳۰۹ف	۱۳۱۰ف
دو کرور	دو کرور	دو کرور	دو کرور	دو کرور	دو کرور	کرور	دو کرور	دو کرور	دو کرور
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	ابواب جمیع	۱۳۰۱ف	۱۳۰۲ف	۱۳۰۳ف بابت ۱۳۰۲ف	۱۳۰۴ف	۱۳۰۵ف
	میزان از نمبر (۱) تا نمبر (۸)	دو کرور ۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ کرور ۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ کرور ۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ کرور ۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ کرور ۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ
۹	محاصل ٹپہ برار	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ
۱۰	سود	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ
	ٹپہ خانہ و دار الضرب					
۱۱	ٹپہ خانہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ
۱۲	دار الضرب	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ
	میزان ٹپہ خانہ و دار الضرب	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ
	محکمہ جات سیول					
	عدالت	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ
	محابس	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ
۱۳	میزان صدر عدالت و محبس	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ روپیہ

سنہ ۱۳۰۰ف	سنہ ۱۳۰۱ف	سنہ ۱۳۰۲ف	سنہ ۱۳۰۳ف	سنہ ۱۳۰۴ف	سنہ ۱۳۰۵ف	سنہ ۱۳۰۶ف	سنہ ۱۳۰۷ف	سنہ ۱۳۰۸ف
۷ کرور ۶ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ	۷ کرور ۶ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ	۷ کرور ۶ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ	۷ کرور ۶ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ	۷ کرور ۶ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ	۷ کرور ۶ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ	۷ کرور ۶ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ	۷ کرور ۶ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ	۷ کرور ۶ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ
۴۰ لاکھ روپیہ	۴۰ لاکھ روپیہ	۴۰ لاکھ روپیہ	۴۰ لاکھ روپیہ	۴۰ لاکھ روپیہ	۴۰ لاکھ روپیہ	۴۰ لاکھ روپیہ	۴۰ لاکھ روپیہ	۴۰ لاکھ روپیہ
۲۰ لاکھ روپیہ	۲۰ لاکھ روپیہ	۲۰ لاکھ روپیہ	۲۰ لاکھ روپیہ	۲۰ لاکھ روپیہ	۲۰ لاکھ روپیہ	۲۰ لاکھ روپیہ	۲۰ لاکھ روپیہ	۲۰ لاکھ روپیہ
۱۰ لاکھ روپیہ	۱۰ لاکھ روپیہ	۱۰ لاکھ روپیہ	۱۰ لاکھ روپیہ	۱۰ لاکھ روپیہ	۱۰ لاکھ روپیہ	۱۰ لاکھ روپیہ	۱۰ لاکھ روپیہ	۱۰ لاکھ روپیہ
۵ لاکھ روپیہ	۵ لاکھ روپیہ	۵ لاکھ روپیہ	۵ لاکھ روپیہ	۵ لاکھ روپیہ	۵ لاکھ روپیہ	۵ لاکھ روپیہ	۵ لاکھ روپیہ	۵ لاکھ روپیہ
۲ لاکھ روپیہ	۲ لاکھ روپیہ	۲ لاکھ روپیہ	۲ لاکھ روپیہ	۲ لاکھ روپیہ	۲ لاکھ روپیہ	۲ لاکھ روپیہ	۲ لاکھ روپیہ	۲ لاکھ روپیہ
۱ لاکھ روپیہ	۱ لاکھ روپیہ	۱ لاکھ روپیہ	۱ لاکھ روپیہ	۱ لاکھ روپیہ	۱ لاکھ روپیہ	۱ لاکھ روپیہ	۱ لاکھ روپیہ	۱ لاکھ روپیہ
۵۰ ہزار روپیہ	۵۰ ہزار روپیہ	۵۰ ہزار روپیہ	۵۰ ہزار روپیہ	۵۰ ہزار روپیہ	۵۰ ہزار روپیہ	۵۰ ہزار روپیہ	۵۰ ہزار روپیہ	۵۰ ہزار روپیہ
۲۰ ہزار روپیہ	۲۰ ہزار روپیہ	۲۰ ہزار روپیہ	۲۰ ہزار روپیہ	۲۰ ہزار روپیہ	۲۰ ہزار روپیہ	۲۰ ہزار روپیہ	۲۰ ہزار روپیہ	۲۰ ہزار روپیہ
۱۰ ہزار روپیہ	۱۰ ہزار روپیہ	۱۰ ہزار روپیہ	۱۰ ہزار روپیہ	۱۰ ہزار روپیہ	۱۰ ہزار روپیہ	۱۰ ہزار روپیہ	۱۰ ہزار روپیہ	۱۰ ہزار روپیہ
۵ ہزار روپیہ	۵ ہزار روپیہ	۵ ہزار روپیہ	۵ ہزار روپیہ	۵ ہزار روپیہ	۵ ہزار روپیہ	۵ ہزار روپیہ	۵ ہزار روپیہ	۵ ہزار روپیہ
۲ ہزار روپیہ	۲ ہزار روپیہ	۲ ہزار روپیہ	۲ ہزار روپیہ	۲ ہزار روپیہ	۲ ہزار روپیہ	۲ ہزار روپیہ	۲ ہزار روپیہ	۲ ہزار روپیہ
۱ ہزار روپیہ	۱ ہزار روپیہ	۱ ہزار روپیہ	۱ ہزار روپیہ	۱ ہزار روپیہ	۱ ہزار روپیہ	۱ ہزار روپیہ	۱ ہزار روپیہ	۱ ہزار روپیہ
۵۰۰ روپیہ	۵۰۰ روپیہ	۵۰۰ روپیہ	۵۰۰ روپیہ	۵۰۰ روپیہ	۵۰۰ روپیہ	۵۰۰ روپیہ	۵۰۰ روپیہ	۵۰۰ روپیہ
۲۰۰ روپیہ	۲۰۰ روپیہ	۲۰۰ روپیہ	۲۰۰ روپیہ	۲۰۰ روپیہ	۲۰۰ روپیہ	۲۰۰ روپیہ	۲۰۰ روپیہ	۲۰۰ روپیہ
۱۰۰ روپیہ	۱۰۰ روپیہ	۱۰۰ روپیہ	۱۰۰ روپیہ	۱۰۰ روپیہ	۱۰۰ روپیہ	۱۰۰ روپیہ	۱۰۰ روپیہ	۱۰۰ روپیہ
۵۰ روپیہ	۵۰ روپیہ	۵۰ روپیہ	۵۰ روپیہ	۵۰ روپیہ	۵۰ روپیہ	۵۰ روپیہ	۵۰ روپیہ	۵۰ روپیہ
۲۰ روپیہ	۲۰ روپیہ	۲۰ روپیہ	۲۰ روپیہ	۲۰ روپیہ	۲۰ روپیہ	۲۰ روپیہ	۲۰ روپیہ	۲۰ روپیہ
۱۰ روپیہ	۱۰ روپیہ	۱۰ روپیہ	۱۰ روپیہ	۱۰ روپیہ	۱۰ روپیہ	۱۰ روپیہ	۱۰ روپیہ	۱۰ روپیہ
۵ روپیہ	۵ روپیہ	۵ روپیہ	۵ روپیہ	۵ روپیہ	۵ روپیہ	۵ روپیہ	۵ روپیہ	۵ روپیہ
۲ روپیہ	۲ روپیہ	۲ روپیہ	۲ روپیہ	۲ روپیہ	۲ روپیہ	۲ روپیہ	۲ روپیہ	۲ روپیہ
۱ روپیہ	۱ روپیہ	۱ روپیہ	۱ روپیہ	۱ روپیہ	۱ روپیہ	۱ روپیہ	۱ روپیہ	۱ روپیہ

نمبر شمار	ابواب جمع	سنہ ۱۳۰۱ف	سنہ ۱۳۰۲ف	سنہ ۱۳۰۳ف	سنہ ۱۳۰۴ف	سنہ ۱۳۰۵ف	سنہ ۱۳۰۶ف
۱۴	کوتوالی						
۱۵	تعلیمات						
۱۶	طبابت						
۱۷	دفاتر جداگانہ						
	میزان از نمبر ۱۳ تا نمبر ۱۷						
	متفرقات						
۱۸	دارالطبع						
۱۹	نذرانہ						
۲۰	کنٹربیوشن						
۲۱	متفرقات						
	میزان صدر نمبر ۱۸ تا ۲۱						
۲۲	آبپاشی و عمارت						



نمبر سلسلہ	ابواب جمع	سنہ ۱۳۰۱ ف	سنہ ۱۳۰۲ ف	سنہ ۱۳۰۳ ف (ابتدا بندوبست دوم)	سنہ ۱۳۰۴ ف	سنہ ۱۳۰۵ ف	سنہ ۱۳۰۶ ف
۲۳	جمعیت	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ
۲۴	ریلوے	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ
۲۵	رقوم تصفیہ طلب	.	.	.	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	.
۲۶	ابواب جمع خرچ تصفیہ مبادلہ	.	.	.	.	.	.
	سنین ماضیہ						
	صدر میزان ابواب سرکاری	کروڑ لاکھ روپیہ	کروڑ روپیہ	کروڑ روپیہ	کروڑ لاکھ روپیہ	کروڑ لاکھ روپیہ	کروڑ لاکھ روپیہ
	ابواب غیر سرکاری						
الف	پیشگی	.	ہزار روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ
ب	قرضہ	لاکھ روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ
ج	صفائی ولوکلفنڈ وامانت وغیرہ	کروڑ لاکھ روپیہ	.	.	.	.	.
د	حساب امانتی	.	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ
ھ	مدات حسابی جن کا اثر موازنہ پر نہیں پڑتا ہے۔	.	ہزار روپیہ	.	کروڑ لاکھ روپیہ	کروڑ لاکھ روپیہ	کروڑ لاکھ روپیہ
و	ارسال	.	.	.	.	.	.
ز	ٹپہ خانہ علاقہ سرکار عظمت مدار	.	.	.	.	.	.

۱۳۰۷ ف	۱۳۰۸ ف	۱۳۰۹ ف	۱۳۱۰ ف	۱۳۱۱ ف	۱۳۱۲ ف	۱۳۱۳ ف	۱۳۱۴ ف	۱۳۱۵ ف

نمبر شمار	ابواب جمع	سنہ ۱۳۱۰ف	سنہ ۱۳۱۱ف	سنہ ۱۳۱۲ف بنا بر تجویز نظامت	سنہ ۱۳۱۳ف	سنہ ۱۳۱۴ف	سنہ ۱۳۱۵ف
ک	ابواب ارسالی	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ل	آیاپٹی	دو لاکھ لاکھ ۱۲ ہزار		سے لاکھ موہ ہزار	دو لاکھ ہزار	دو لاکھ ہزار	دو لاکھ لاکھ ہزار
	میزان ابواب غیر سرکاری	دو کروڑ نو لاکھ ساٹھ ہزار	کروڑ لاکھ موہ ہزار	لاکھ کروڑ لاکھ لاکھ ہزار	دو کروڑ نو لاکھ ہزار	سے کروڑ حد لاکھ ہزار	سے کروڑ سے لاکھ ہزار
	سلک	موہ کروڑ لاکھ موہ ہزار	نو لاکھ لاکھ ہزار	۱ کروڑ لاکھ ساٹھ ہزار	۲ نو لاکھ لاکھ ہزار	موہ لاکھ لاکھ ہزار	پنج لاکھ موہ ہزار
	ابواب سرکاری	سے کروڑ لاکھ موہ ہزار	لاکھ کروڑ لاکھ ہزار	لاکھ کروڑ لاکھ ہزار	سے کروڑ لاکھ ہزار	سے کروڑ نو لاکھ ہزار	سے کروڑ لاکھ ہزار
	ابواب غیر سرکاری	دو کروڑ نو لاکھ ہزار	کروڑ لاکھ لاکھ ہزار	لاکھ کروڑ لاکھ ہزار	دو کروڑ لاکھ ہزار	سے کروڑ حد لاکھ ہزار	سے کروڑ لاکھ ہزار
	صدر میزان	موہ کروڑ لاکھ ہزار	سے کروڑ لاکھ ہزار	نو کروڑ لاکھ ہزار	موہ کروڑ لاکھ ہزار	سے کروڑ لاکھ ہزار	موہ کروڑ لاکھ ہزار

۱ اس مین ۲ ہمیسری نوٹ بھی شریک ہین۔

۲ اس مین ۱ ہمیسری نوٹ بھی شریک ہین۔

حالی

کلدار

۱۳۰۰ف	۱۳۰۱ف	۱۳۰۵ف	۱۳۱۰ف	۱۳۱۱ف	۱۳۱۲ف	۱۳۱۳ف	۱۳۱۴ف	۱۳۱۵ف

نشان سلسلہ	ابواب خرچ	سنہ ۱۲۸۶ف بعہدہ سالار گذاری	سنہ ۱۲۸۸ف	سنہ ۱۲۸۹ف	سنہ ۱۲۹۰ف	سنہ ۱۲۹۱ف
۱	واپسی					
۲	معاوضہ					
	اخراجات متعلقہ وصول مال گزاری					
	انتظام اضلاع					
	پیمائش و بندوبست					
	دیہہ صادر					
۳	میزان صدر مدمالگزاری					
۴	کرورگیری					
۵	آبکاری					
۶	کاغذ مہور					
۷	افیون					
۸	چوبینہ					
۹	رجسٹریشن					

۱۲۹۲ف	۱۲۹۳ف	۱۲۹۴ف	۱۲۹۵ف	۱۲۹۶ف	۱۲۹۷ف	۱۲۹۸ف	۱۲۹۹ف	۱۳۰۰ف

نمبر شمار	ابواب خرچ	بموجب بالا جو اندازہ ہوا تھا سنہ ۱۲۸۶ف	سنہ ۱۲۸۸ف	سنہ ۱۲۸۹ف	سنہ ۱۲۹۰ف	سنہ ۱۲۹۱ف
	میزان از واپسی یا رجسٹریشن					
۱۰	سود					
	ٹپہ خانہ و دارالضرب					
۱۱	ٹپہ خانہ					
۱۲	دارالضرب					
	میزان ٹپہ خانہ و دارالضرب					
	محکمہ جات سول					
۱۳	انتظام مملکت					
	عدالت					
	محبس					
۱۴	میزان عدالت و محبس					

۱۲۹۲ف	۱۲۹۳ف	۱۲۹۴ف	۱۲۹۵ف	۱۲۹۶ف	۱۲۹۷ف	۱۲۹۸ف	۱۲۹۹ف	۱۳۰۰ف

نشان سلسلہ	ابواب خرچ	سنہ ۱۲۸۶ف	سنہ ۱۲۸۸ف	سنہ ۱۲۸۹ف	سنہ ۱۲۹۰ف	سنہ ۱۲۹۱ف
۱۵	کوتوالی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۶	تعلیمات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۷	نیابت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸	دفاتر جداگانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان انتظام مملکت تا دفاتر جداگانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۹	داخل حضور پر نور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	منصب و وظائف و عطیات					
۲۰	منصب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۱	رسوم داران (پرگنہ وطن داران)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۲	جاگیر پنشن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۳	وظائف و انعام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۴	ماہوارات خاص	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۵	خلعت تواضع و ضیافت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۱۲۹۲ف	۱۲۹۳ف	۱۲۹۴ف	۱۲۹۵ف	۱۲۹۶ف	۱۲۹۷ف	۱۲۹۸ف	۱۲۹۹ف	۱۳۰۰ف
عب لب	ص لب	ل ل	ب لب	ض لب	ض لب	ض لب	ض لب	ع لب
لو ما لله	ع ما ع	ا ع ل	لو ما لا	ع ما ل	ع ما ل	ل ما ص	ل ما ص	لو ما ص
د د لب	د د لب	د د لب	ب ما لب	ب ما لب	ه لب	ه لب	ه لب	ع لب
لو ع ما	د ص ما	لو ل ما	ع ما لو	لو ما لا	ع ما لا	لا ما ع	لو ما لو	ع ما لو
د د لب	د د لب	د د لب	د د لب	ه لب	ه لب	ه لب	د د لب	ه لب
ل ع ما	ع ما و	ل ما ص	لا ع ما	ع ما و	ع ما و	لو ما ع	لو ما لا	و ع ما
د د لب	ه لب	د د لب	د د لب	ه لب	ص لب	ص لب	ه لب	ه لب
لو ما لو	ع ما لو	ل ع ل	ما لا لو	ص ما ع	ص ما ع	لو ع ما	لو ما لا	لو ما لا
د لب	ص لب	ص لب	ه لب	ص لب	ع لب	ص لب	ه لب	ه لب
لو ما ع	لو ع ما	ل ما ص	ه ما و	لو ع ما	لو ما ع	ع ما ل	لو ما لا	ع ما لا
ع لب	ع لب	ع لب	ع لب	ع لب	ع لب	ع لب	ع لب	ع لب
لا ما ع	ل ما ع	ع ما ل	ع ما ل	ع ما ل	ع ما ل	ع ما ل	ع ما ل	ع ما ل
ع لب	ع لب	ع لب	ع لب	ع لب	ع لب	ع لب	ع لب	ع لب
ل ما ص

نمبر شمار	ابواب خرچ	تخمیناً ۱۲۸۶ف	۱۲۸۸ف	۱۲۸۹ف	۱۲۹۰ف	۱۲۹۱ف
۲۶	اخراجات مذہبی یومیہ ومعمول	۷ لاکھ صد صاد واو	۷ لاکھ لاکھ واو صد عین	۷ لاکھ لاکھ الف الف صاد	۷ لاکھ لاکھ واو عین	۷ لاکھ لاکھ الف صاد
	میزان از منصب تا مذہبی	۱ لاکھ الف لاکھ واو عین	۱ لاکھ لاکھ واو الف لاکھ واو عین	۱ لاکھ عین لاکھ واو سین صاد	۱ لاکھ لاکھ واو صاد لاکھ واو عین	۱ لاکھ لاکھ واو الف لاکھ واو عین
	متفرق					
۲۷	دار الطبع	واو لاکھ عین	۱ لاکھ صاد لاکھ عین	۱ لاکھ الف لاکھ واو عین	۱ لاکھ واو لاکھ صاد	۱ لاکھ صاد لاکھ عین
۲۸	متفرقات	واو لاکھ لاکھ الف لاکھ عین	۱ لاکھ لاکھ واو لاکھ لاکھ واو عین	۱ لاکھ لاکھ سین لاکھ واو عین	۱ لاکھ لاکھ سین لاکھ سین	۱ لاکھ دو لاکھ لاکھ الف لاکھ عین
	میزان دار الطبع ومتفرقات	۱ لاکھ لاکھ الف لاکھ واو عین	۱ لاکھ لاکھ الف لاکھ واو صاد	۱ لاکھ لاکھ الف لاکھ الف صاد	۱ لاکھ لاکھ سین لاکھ الف لاکھ عین	۱ لاکھ دو لاکھ لاکھ الف لاکھ واو عین
	تعمیرات					
۲۹	آبپاشی	۱ لاکھ لاکھ عین	۱ لاکھ لاکھ عین	۱ لاکھ لاکھ واو	۱ لاکھ لاکھ عین	۱ لاکھ لاکھ واو
۳۰	تعمیرات	۱ لاکھ لاکھ الف لاکھ صاد	۱ لاکھ لاکھ عین لاکھ واو عین	۱ لاکھ لاکھ واو لاکھ الف عین	۱ لاکھ لاکھ عین لاکھ واو الف لاکھ صاد	۱ لاکھ لاکھ واو لاکھ واو صاد
	میزان تعمیرات وآبپاشی	۱ لاکھ لاکھ عین لاکھ الف لاکھ صاد	۱ لاکھ لاکھ عین لاکھ واو عین	۱ لاکھ لاکھ واو لاکھ الف عین	۱ لاکھ لاکھ عین لاکھ واو الف لاکھ صاد	۱ لاکھ لاکھ واو لاکھ واو صاد
	جمعیت					

سنہ ۱۲۹۲ ف	سنہ ۱۲۹۳ ف	سنہ ۱۲۹۴ ف	سنہ ۱۲۹۵ ف	سنہ ۱۲۹۶ ف	سنہ ۱۲۹۷ ف	سنہ ۱۲۹۸ ف	سنہ ۱۲۹۹ ف	سنہ ۱۳۰۰ ف

نمبر شمار	ابواب خرچ	۱۳۲۰ف صحیح سال کی جمع	۱۳۱۹ف	۱۳۱۸ف	۱۳۱۷ف	۱۳۱۶ف
۳۱	باقاعدہ	.	.	روپے لاکھ	روپے لاکھ	روپے لاکھ
۳۲	گولکنڈہ برگپٹہ وغیرہ	لاکھ روپے	روپے لاکھ			
۳۳	بے قاعدہ	.	.	روپے لاکھ	روپے لاکھ	روپے لاکھ
	میزان جمعیت	لاکھ روپے	روپے لاکھ	لاکھ روپے	روپے لاکھ	روپے لاکھ
۳۴	ریلوے	روپے لاکھ	لاکھ روپے	روپے لاکھ	روپے لاکھ	روپے لاکھ
	میزان ازواپسی تا ریلوے	دو کرور روپے لاکھ	دو کرور لاکھ روپے	دو کرور روپے لاکھ	دو کرور روپے لاکھ	دو کرور لاکھ روپے
	ابواب غیر سرکاری					
	لوکلفنڈ					
	صفائی	روپے لاکھ	دو لاکھ روپے	روپے لاکھ	روپے لاکھ	روپے لاکھ
	محصول مقامی	.	.	.	.	.
	آبیاشی	لاکھ روپے	لاکھ روپے	روپے لاکھ	روپے لاکھ	لاکھ روپے
	میزان	روپے لاکھ	روپے لاکھ	روپے لاکھ	روپے لاکھ	روپے لاکھ

۱۳۲۰ف — سال کی جملہ رقم میں فرق جو باقاعدہ اور بے قاعدہ کی رقم بھی شریک ہے۔

۱۲۹۲ف	۱۲۹۳ف	۱۲۹۴ف	۱۲۹۵ف	۱۲۹۶ف	۱۲۹۷ف	۱۲۹۸ف	۱۲۹۹ف	۱۳۰۰ف

نمبر سلسلہ	ابواب خرچ	جملہ سابق تا سنہ ۱۲۸۷ف	سنہ ۱۲۸۷ف	سنہ ۱۲۸۸ف	سنہ ۱۲۸۹ف	سنہ ۱۲۹۰ف	سنہ ۱۲۹۱ف
	قرضہ امانت ومبادلہ						
	قرضہ						
	امانت						
	مبادلہ						
	زر مبادلہ						
	میزان ابواب غیر سرکاری						
	میزان ابواب سرکاری						
	جملہ اخراجات سرکاری وغیر سرکاری						
	باقی						
	جملہ میزان						

۱۲۹۲ف	۱۲۹۳ف	۱۲۹۴ف	۱۲۹۵ف	۱۲۹۶ف	۱۲۹۷ف	۱۲۹۸ف	۱۲۹۹ف	۱۳۰۰ف

نشان	ابواب خرچ	۱۳۰۱ف	۱۳۰۲ف	۱۳۰۳ف	۱۳۰۴ف	۱۳۰۵ف
۱	واپسی					
۲	معاوضہ					
	اخراجات متعلقہ وصول مال مالگزاری					
	انتظام اضلاع - ۱					
	پیمایش و بندوبست - ۲					
	انعام - ۳					
	دیہہ صادر ۴					
	دست بند - ۵					
۳	میزان صدر مالگزاری					
	کروڑگیری					
	بابت دفتر کمشنر و ڈپٹی کمشنر					
	محصول خانجات اضلاع					
	چھاؤنیات					
۴	میزان صدر کروڑگیری					

سنہ ۱۳۰۶ ف	سنہ ۱۳۰۷ ف	سنہ ۱۳۰۸ ف	سنہ ۱۳۰۹ ف	سنہ ۱۳۱۰ ف	سنہ ۱۳۱۱ ف	سنہ ۱۳۱۲ ف	سنہ ۱۳۱۳ ف	سنہ ۱۳۱۴ ف

نمبر شمار	ابواب خرچ	سنہ ۱۳۰۱ف	سنہ ۱۳۰۲ف	سنہ ۱۳۰۲ف بابت سنہ ۱۳۰۱ف	سنہ ۱۳۰۳ف	سنہ ۱۳۰۴ف	سنہ ۱۳۰۵ف
۵	آبکاری	دو لاکھ لاکھ ہزار	دو لاکھ لاکھ ہزار	سے لاکھ لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	ہزار	ہزار
۶	افیون						
۷	چوبینہ						
۸	کاغذ مہر						
۹	معدنیات						
۱۰	رجسٹریشن						
	میزان از نمبر ۱ تا نمبر ۱۰						
۱۱	سود						
	ٹپہ خانہ و دار الضرب						
۱۲	ٹپہ خانہ						
۱۳	دار الضرب						
	میزان ٹپہ خانہ و دار الضرب						

۱۳۰۷ف	۱۳۰۸ف	۱۳۰۹ف	۱۳۱۰ف	۱۳۱۱ف	۱۳۱۲ف	۱۳۱۳ف	۱۳۱۴ف	۱۳۱۵ف

نمبر شمار	ابواب خرچ	سنہ ۱۳۰۱ف	سنہ ۱۳۰۲ف	سنہ ۱۳۰۳ف (بقایا بجہ مقابلہ)	سنہ ۱۳۰۴ف	سنہ ۱۳۰۵ف	سنہ ۱۳۰۶ف
	محکمہ جات متعلق						
۱۴	انتظام مملکت						
۱۵	عدالت و مجلس						
	عدالت						
	مجلس						
	صدر و میزان عدالت و مجلس						
۱۶	کوتوالی						
۱۷	تعلیمات						
۱۸	طبابت						
۱۹	دفاتر مجداگانہ						
	میزان از نمبر ۱۴ تا ۱۹						
۲۰	امداد و صفائی						

سنہ ۱۳۰۷ف	سنہ ۱۳۰۸ف	سنہ ۱۳۰۹ف	سنہ ۱۳۱۰ف	سنہ ۱۳۱۱ف	سنہ ۱۳۱۲ف	سنہ ۱۳۱۳ف	سنہ ۱۳۱۴ف	سنہ ۱۳۱۵ف	سنہ ۱۳۱۶ف

نمبر شمار	ابواب خرچ	۱۳۱۱ف	۱۳۱۲ف	۱۳۱۳ف بابت بقایا جات سال گذشتہ	۱۳۱۴ف	۱۳۱۵ف	۱۳۱۶ف
۲۱	داخل خزانہ پرلوزیہ						
	عطیات						
۲۲	منصب۔						
۲۳	رسوم۔						
۲۴	وظائف						
	جاگیر پنشن۔						
	وظائف وانعام۔						
	میزان صدر وظائف۔						
۲۵	ماہوارات خاص۔						
۲۶	مذہبی یومیہ وسمول۔						
	میزان از نمبر ۲۲ تا نمبر ۲۶۔						
	متفرق						

۱۳۰۶ف	۱۳۰۷ف	۱۳۰۸ف	۱۳۰۹ف	۱۳۱۰ف	۱۳۱۱ف	۱۳۱۲ف	۱۳۱۳ف	۱۳۱۴ف	۱۳۱۵ف

نمبر شمار	ابواب خرچ	سال ۱۳۱۱ف	سال ۱۳۱۲ف	سال ۱۳۱۳ف	سال ۱۳۱۴ف	سال ۱۳۱۵ف
۲۷	خلعت تواضع وضیافت					
۲۸	دارالطبع					
۲۹	اخراجات متفرق					
	معمولی					
	غیر معمولی	۰	۰	۰	۰	۰
	میزان متفرقات					
	میزان از نمبر ۲ تا نمبر ۲۹					
۳۰	ادائی قرضہ					
۳۱	آبپاشی و تعمیرات					
	جمیعت					
	اشاف انتظامی دفتر مستقل افواج ۱					
	باقاعدہ ۲					

۱۳۰۸ف	۱۳۰۹ف	۱۳۱۰ف	۱۳۱۱ف	۱۳۱۲ف	۱۳۱۳ف	۱۳۱۴ف	۱۳۱۵ف

نمبر شمار	ابواب خرچ	۱۳۰۱ف	۱۳۰۲ف	۱۳۰۳ف (اضافہ بعد تنقیح)	۱۳۰۴ف	۱۳۰۵ف	۱۳۰۶ف
	امپیریل سروس ٹروپس ۳	۰					
	گولکنڈہ برگیڈ ۴						
	بے فائدہ						
	کارخانہ بارود	۰					
	میزان صدر جمعیت						
۳۳	ریلوے						
۳۴	بابتہ خریدی اسٹاک	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	میزان از نمبر ۱ تا نمبر ۳۴						
۳۵	ابواب جمع خرچ سنین ماضیہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۶	رقوم تصفیہ طلب	۰	۰				
	کل میزان ابواب سرکاری						

۱۳۰۵ف	۱۳۰۶ف	۱۳۰۷ف	۱۳۰۸ف	۱۳۰۹ف	۱۳۱۰ف	۱۳۱۱ف	۱۳۱۲ف	۱۳۱۳ف	۱۳۱۴ف	۱۳۱۵ف

نمبر شمار	ابواب خرچ	سنہ ۱۳۰۱ف	سنہ ۱۳۰۲ف	سنہ ۱۳۰۳ف بتخمینہ مع تلافی کمی	سنہ ۱۳۰۴ف	سنہ ۱۳۰۵ف	سنہ ۱۳۰۶ف
	ابواب غیر سرکاری						
الف	پنشنی	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ب	قرضہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	بابت حسابی جن کا اثر سوا زنہ پر نہیں پڑتا ہے	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ج	امانت	۰	۰	۰	۰	۰	۰
د	کوکلفٹر و امانت وغیرہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ھ	ارسال	۰	۰	۰	۰	۰	۰
و	محصول مقامی	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ز	آبپاشی	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	میزان ابواب غیر سرکاری	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	ابواب سرکاری	۰	۰	۰	۰	۰	۰

۱۳۰۷ ف	۱۳۰۸ ف	۱۳۰۹ ف	۱۳۱۰ ف	۱۳۱۱ ف	۱۳۱۲ ف	۱۳۱۳ ف	۱۳۱۴ ف	۱۳۱۵ ف

نشان سلسلہ	نام ابواب	رقم
	ابواب مال	
۱	مالگزاری	
	کروڑگیری	
	(الف) کروڑگیری	
	(ب) نمک	
	(ج) چونگی	
۲	میزان کروڑگیری	
۳	آبکاری	
۴	افیون	
۵	چرمینہ	
۶	کاغذ مختوم	
۷	معدنیات	
۸	رجسٹریشن	
	میزان آمد نمبر تا نمبر ۸	

نشان سلسلہ	نام ابواب	رقم
۹	محاصل ٹپہ برار	
۱۰	سود	
	ٹپہ خانہ و دارالضرب	
۱۱	ٹپہ خانہ	
۱۲	دارالضرب	
	میزان ٹپہ خانہ و دارالضرب	
	حکیہ جات دال، عدالت و محابس	
	(الف) عدالت	
	(ب) محابس	
۱۳	میزان عدالت و محابس	
۱۴	کوتوالی	
۱۵	تعلیمات	
۱۶	طبابت	
۱۷	دفاتر جداگانہ	

نمبر شمار	نام ابواب	رقم
	میزان از نمبر ۱۳ تا نمبر ۱۷	
	متفرقات	
۱۸	دارالطبع	
۱۹	تذرانہ	
۲۰	کنٹرپوشن	
۲۱	متفرقات	
	میزان از ۱۸ تا نمبر ۲۱	
۲۲	آبپاشی و تعمیرات	
۲۳	جمعیت	
۲۴	ریلوے	
	میزان از نمبر ۱ تا نمبر ۲۴	
۲۵	ابواب جمع و خرچ تصفیہ سابقہ سنین ماضیہ	
۲۶	رقوم تصفیہ طلب	
	میزان ابواب سرکاری	

نمبر شمار	نام ابواب	رقم
	ابواب غیر سرکاری	
الف	پیشگی	
ب	قرضہ ارضی	
ج	امانت	
د	ارسال	
ھ	ایاپٹی	
	میزان ابواب غیر سرکاری	
	میزان سرکاری	
	سلک	
	جملہ میزان آمدنی	
	اخراجات	
۱	واپسی	
۲	معاوضہ	
۳	اخراجات متعلقہ حصول مال مالگزاری	

نمبر شمار	نام ابواب	رقم	نمبر شمار	نام ابواب	رقم
	(۱) انتظام اضلاع	۱۲ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ	۸	کاغذ مختوم	۱۵ ہزار روپیہ
	(۲) پیمایش و بندوبست	۳ لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ	۹	معدنیات	۳۰ ہزار روپیہ
	(۳) انعام	۱۴۲۱ روپیہ	۱۰	رجسٹریشن	۲۵ ہزار روپیہ
	(۴) دیہہ صادرہ	۱۰ لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ		میزان از نمبر ۱ تا نمبر ۱۰	۱۸ لاکھ ۱۵ ہزار روپیہ
	(۵) دست بند	۱۰ لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ	۱۱	سود	۱۰ لاکھ روپیہ
	میزان مالگزاری	۱۸ لاکھ ۱۵ ہزار روپیہ		ٹپہ خانہ و دار الضرب	
۴	کرور گیری		۱۲	ٹپہ خانہ	۱۵ لاکھ روپیہ
	(۱) دفتر کمشنر و ڈپٹی کمشنران	۲ لاکھ روپیہ	۱۳	دار الضرب	۱۰ لاکھ روپیہ
	(۲) محصولخانجات اضلاع	۱۰ لاکھ روپیہ		میزان ٹپہ خانہ و دار الضرب	۲۵ لاکھ روپیہ
	(۳) چھاؤنیات	۳ لاکھ روپیہ		محکمہ جات سول	
	میزان کرور گیری	۱۵ لاکھ روپیہ	۱۴	انتظام مملکت	۲۰ لاکھ روپیہ
۵	آبکاری	۲۰ لاکھ روپیہ	۱۵	عدالت و محابس	
۶	افیون	۱۱ لاکھ روپیہ		الف ۔ عدالت	۴۰ لاکھ روپیہ
۷	چوبینہ	۱۰ لاکھ روپیہ		ب ۔ محابس	۱۰ لاکھ روپیہ

نشان سلسلہ	نام ابواب	رقم
	میزان عدالت ومحابس	۳۰۰۰ لاکھ ۳۰۰۰
۱۶	کوتوالی	۱۲۰۰۰ لاکھ ۱۲۰۰۰
۱۷	تعلیمات	۱۵۰۰۰ لاکھ ۱۵۰۰۰
۱۸	طبابت	۱۰۰۰۰ لاکھ ۱۰۰۰۰
۱۹	دفاتر جداگانہ	۲۰۰۰۰ لاکھ ۲۰۰۰۰
	میزان از نمبر ۱۴ تا نمبر ۱۹	۷۰۰۰۰ لاکھ ۷۰۰۰۰
۲۰	امداد صفائی	۱۵۰۰۰ لاکھ ۱۵۰۰۰
۲۱	داخل حضور پرنور	۵۰۰۰ لاکھ
	عطیات	
۲۲	منصب	۱۰۰۰۰ لاکھ ۱۰۰۰۰
۲۳	رسوم	۱۰۰۰۰ لاکھ ۱۰۰۰۰
۲۴	وظائف	
	(الف) جاگیر پنشن	۱۰۰۰۰ لاکھ
	(ب) وظائف وانعام	۱۰۰۰ لاکھ

نشان سلسلہ	نام ابواب	رقم
	(ج) وظائف جمعیت بی قاعدہ	۱۰۰۰ لاکھ ۱۰۰۰
	میزان ۲۴ وظائف	۱۲۰۰۰ لاکھ ۱۲۰۰۰
۲۵	ماہوارات خاص	۲۰۰۰ لاکھ ۲۰۰۰
۲۶	مصارف مذہبی ویومیہ ومعمول	۱۰۰۰۰ لاکھ ۱۰۰۰۰
	میزان از نمبر ۲۲ تا نمبر ۲۶	۴۲۰۰۰ لاکھ ۴۲۰۰۰
	متفرقات	
۲۷	خلعت وتواضع وضیافت	۱۰۰۰۰ لاکھ ۱۰۰۰۰
۲۸	دارالطبع	۵۰۰۰ لاکھ
۲۹	اخراجات متفرق	
	(الف) معمولی	۱۰۰۰۰ لاکھ ۱۰۰۰۰
	(ب) انتظام بدہنگامی	۱۰۰۰۰ لاکھ
	میزان اخراجات متفرق	۲۰۰۰۰ لاکھ ۲۰۰۰۰
	میزان از نمبر ۲۷ تا نمبر ۲۹	۶۰۰۰۰ لاکھ ۶۰۰۰۰
۳۰	ادائی قرضہ	۱۰۰۰۰ لاکھ ۱۰۰۰۰

نشان سلسلہ	نام ابواب	رقم
۳۱	آبپاشی و تعمیرات	
۳۲	جمعیت	
	(الف) دفتر مستمد افواج	
	(ب) باقاعدہ	
	(ج) امپریل سروس ٹروپس	
	(د) گولکنڈہ بریگیڈ	
	(ھ) بیقاعدہ	
	(و) باروت خانہ	
	میزان ۳۲ جمعیت	
۳۳	ریلوے	
۳۴	خریدی اسٹاک	
	میزان از نمبر ۱ تا ۳۴	
۳۵	ابواب جمع و فیچ بابتہ مبادلہ سنین ماضیہ	
۳۶	تصفیہ طلب	

نشان سلسلہ	نام ابواب	رقم
	میزان ابواب سرکاری	
	ابواب غیر سرکاری	
الف	پیشگی	
ب	قرضہ عارضی	
ج	امانت	
د	ارسال	
ھ	ایاپٹی	
	میزان ابواب غیر سرکاری	
	ابواب سرکاری	
	باقی	
	صدر میزان اخراجات	

باب ۳

معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامّہ

فصل ۱

۱۲۷۲ف مین سالار جنگ اول نے صیغہ عدالت کی مزید نگرانی و اصلاح کو ضروری تسلیم کرکے اس صیغہ کیواسطے ایک معتمد مقرر کیا جسپر مولوی موئید الدین خان (سب جج دہلی) مقرر کیے گئے۔ آپ کی معتمدی کے زمانہ مین صیغہ عدالت کے اصلاحی کام بہت عمدگی سے ہوئے۔ اسوقت اس مین ۳ صیغہ یعنی عدالت۔ کوتوالی۔ مجلس اس مین شامل تھے۔ آپ کے بعد مولوی محمد امین الدین خان معتمد مقرر ہوئے لیکن ۱۲۹۲ف مین جب آپ رخصت پر گئے تو معتمدی عدالت سے صیغہ کوتوالی کا تعلق علیحدہ کردیا گیا۔ اور مولوی مشتاق حسین وقار الملک منصرم معتمد عدالت مقرر ہوئے۔ ۲۷ امرداد ۱۲۹۳ف کو عماد جنگ معتمد عدالت ہوئے۔ اسوقت صیغہ کوتوالی بھی اُنمین ضم کردیا گیا لیکن جب فتح نواز جنگ ہوم سکرٹری کے عہدہ پر مقرر ہوئے ہین۔ تو معتمدی عدالت بھی اُن ہی سے متعلق ہوگیا۔ گویا ایک لحاظ سے معتمدی عدالت ہوم سکرٹری مین ضم کردیا گیا فتح نواز جنگ کے بعد عماد جنگ ۱۳۰۲ف مین ہوم سکرٹری مقرر ہوئے تو اُسوقت دفتر ہوم سکرٹری تشکیل کیا گیا۔ اور صرف معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ قائم رہی جو ہوقت تک ہے۔ اور اب اس مین عدالت کوتوالی مجلس۔ مہ خانہ تعلیمات وغیرہ کے صیغہ بھی شریک ہین ہی سبب لفظ امور عامہ کے اضافہ کا ہے ابتداء سے اسوقت تک جسقدر معتمد عدالت مقرر ہوئے ہین اُنکا تختہ درج کیا جاتا ہے۔

نام معتمد	صراحت عہدہ	تاریخ نامزدی	نام معتمد	صراحت عہدہ	تاریخ نامزدی
۱	۲	۳	۴	۵	۶
مولوی موئید الدین خان	معتمد عدالت و کوتوالی	۰	ہرمزجی	معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ	۱۳۰۴ف
مولوی محمد امین الدین خان	〃	۰	عماد جنگ	〃 〃	۱۳۰۷ف
مولوی مشتاق حسین وقار الملک	معتمد عدالت	۱۲۹۲ف	مولوی عزیز مرزا	〃 〃	۱۳۰۸ف
عماد جنگ	معتمد عدالت و کوتوالی	۲۷ امرداد ۱۲۹۳ف	عماد جنگ	〃 〃 〃	۱۳۱۰ف

نام مقتدر	صراحت عہدہ	تاریخ نامزدی	نام مستند	صراحت عہدہ	تاریخ نامزدی
۱	۲	۳	۴	۵	۶
مہدی حسن فتح نواز جنگ	ہوم سکرٹری و معتمد عدالت وکوتوالی	سنہ ۱۲۹۸ف	شہر بلند جنگ	لیتھ معتمد عدالت وکوتوالی امور عامہ	۲۹ مہر سنہ ۱۳۱۳ف
عماد جنگ	معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ	سنہ ۱۳۰۲ف	مولوی عزیز مرزا بی اے	" "	۱۷ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۵ف
			۰	۰	

صدر رجسٹہ اخراجات متمدی عدالت وکوتوالی وامور عامہ بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

ابواب معہ تفصیل اسامی	رقم	ابواب معہ تعداد اسامی	رقم
۱	۲	۳	۴
معین المہام عدالت وامور عامہ	۱ سے	پرسنل مددگار -	۱ معہ
منتظم -	۱ سمسا	منتظمان -	۲ لمعہ لا
مترجم -	۱ الا	اٹاچی -	اعہ صالمعہ
چپراسیان -	۵ سماعہ	اہلکاران وغیرہ -	۵۵ لمعہ الکے
مدوخرچ گرانی غلہ -	عمعہ	چپراسیان وغیرہ -	۳۸ سمعہ لا
صادر بموجب تقرر -	الکے لمعہ	عملہ نگرانی باغ وغیرہ -	صالمعہ
ابواب مشترکہ -	سے	الونس -	سمعہ لا
جملہ میزان معین المہام عدالت وامور عامہ	سے صاعہ	صادر بموجب تقرر -	اعہ الکے لمعہ
صیغہ عدالتہائے کوتوالی وامور عامہ		ابواب مشترکہ -	اعہ سے
معتمد -	۱ بسے	جملہ میزان صیغہ عدالت وکوتوالی وامور عامہ -	لمعہ صالمعہ
مددگار اول -	۱ صمعہ		
مددگار دوم -	۱ سمعہ لا	صادر رسیزان -	بسے صالمعہ

عدالت

اس صیغہ کی موجودہ حالت اور محکمہ جات موجودہ کے بیان کرنے سے پہلے یہ امر ضروری خیال کیا گیا

نسل ا

کہ وہ حالات جو قبل ۱۲۳۱ف تھے اور وہ اصلاحات جو ۱۲۳۱ف سے ۱۲۹۴ف تک وقتاً فوقتاً مختلف طور پر عمل مین آئے ہین بیان کیجاوین لہذا حسب ذیل تین حصون پر منقسم کی گئی۔

حصہ اول

حالات عدالتی قبل از ۱۲۳۱ف خاص عدالتی اختیارات صوبہ کوتوال تھے صوبہ صاحب دیوانی مقدمات کا فیصلہ کرتے تھے اور کوتوال خاص ناظم فوجداری تھے اصلاع مین عدالتی کام عملداروں کے سپرد تھا اور اُن کو کل مقدمات دیوانی فوجداری متعلق فوجداری مین قاضیون سے مدد ملتی تھی جن مقدمات مین ہندو فریق رہتے تھے پنچایت سے فیصلہ ہوا کرتے تھے۔ اس زمانہ مین بلدہ کے خاص عدالتین دارالقضا اور محکمہ کوتوالی اور صدر الصدور ہی تھے محکمہ آخر الذکر مین مقدمات یومیہ داران وقضارت وغیرہ فیصل ہوتے تھے۔ یہہ عدالتین فقط زبانی تجاویز صادر کرتی تھین اور اُن کے فیصلون کا مرافعہ جائز نہ تھا مگر اُن کے فیصلے کی نہ تو وقعت ہوتی اور نہ اُن کی تعمیل کرائی جاتی تھی ہر ایک فریق مقدمہ اپنے طرف فیصلہ کروا سکتا تھا۔ اور مجرم اور قرضدار کسی زبردست رئیس کے مکان مین پناہ گزین ہونے سے قانون کے اثر سے محفوظ رہ سکتے تھے۔ علاوہ بریں جن مقدمات کا کہ ان عدالتون مین فیصلہ ہونا چاہیے تھا اکثر حکام الہام کے سامنے پیش ہوتے تھے اور وہ بغیر لحاظ کسی قانون وغیرہ کے فیصلہ کر دیا کرتے تھے۔

اضلاع مین کوئی باقاعدہ عدالتین نہ تھین سوداگر اور تجار عرب اور روہیل کے جوق کی جوق نوکر رکھتے تھے۔ اور انہین کے ذریعہ سے قرضداروں سے اپنی رقم وصول کرتے تھے اگر کوئی سوداگر اپنی رقم وصول نہ کر سکتا تو وہ اُن کے سیاہ کی ایک جوق کو قرضدار کے مکان پر اسوقت تک کے لیے تعنات کر دیتا تھا جب تک قرضہ بیباق نہ کر دیا جائے۔ یا قرض کی ادائی مین وہ اپنے مکان کا انتظام اسکے حوالہ کر دینے پر راضی نہ ہوتا تھا۔ افغان اور عرب قرضخواہ دوسرون کے بہ نسبت بہت ہی بیرحم تھے۔ جو قرضدار کہ اپنا قرضہ ادا نہ کر سکتے ان کے سرون پر پتھر رکھے جاتے اور بعض اوقات اُن کے جسم پر گرم لوہے سے داغ دیئے جاتے تھے۔ اکثر اشخاص رقم کی ادائی مین یا ایسی دستاویز کی تحریر کے لیے جس مین قرضخواہ بہت ہی مبالغہ سے رقم قرض کو بڑھا دیتا تھا تا ادائی رقم یا تحریر دستاویز یہہ بیچارے فاقہ کیا کرتے تھے۔ اگر کبھی عرب کو شبہہ ہوتا کہ کوئی قرضدار بھاگ جائیگا قرض سے محفوظ رہنے

چاہتا ہے تو وہ دو یا تین اشخاص اُس پر مقرر کر دیتے تھے تاکہ وہ لوگ رات دن اُس کی حفاظت کرتے رہیں اسطرح اُسکا بھاگنا بالکل غیر ممکن ہو جاتا اور اس نظر بندی کے اخراجات غریب قرضدار ہی کے سر پر پڑتے تھے۔

جن اشخاص کے نسبت قتل یا ڈکیتی یا رہزنی کا شبہ ہوتا اُنھین فوراً وہ سپاہی جو خاص اُسی کام کے لیے مقرر تھے گرفتار کر لیتے۔ ان اشخاص کی نسبت کوئی تحقیقات نہ ہوتی اور ایک بڑی رقم جرمانہ کی ادا کر رہا کر دیئے جاتے تھے۔ یہہ طریقہ کارروائی سال بسال جاری رہتا تھا۔ جبتک جرمانہ اسیطرح وصول ہوتا رہتا تھا اس امر پر کوئی بھی لحاظ نکرتا کہ جو شخص کہ شبہ پر گرفتار کیا گیا ہے یا مجرم ہے یا نہین۔ مجرم جو بتحقیقات سپرد حبیل ہوتے وہ میعاد قید کی منقضی ہونیکے قبل رہا کر دیئے جاتے یا ایسی میعاد کے بعد جو عہدہ داران اضلاع پسند کرتے۔ مقدمات دیوانی اور فوجداری کی سزاؤن مین کوئی تفریق نہین کی گئی تھی۔ ڈکیتی اور ہر قسم کے چوریان عام طور سے روزمرہ ہوا کرتی تھین۔ بعض اوقات عملدار لوگ اپنے اضلاع کو ڈکیتی سے محفوظ رکھنے کی غرض سے ڈاکون کے مشہور گروہ کو رقم دیا کرتے۔ جو فوج ڈکیتی کی انسداد اور ڈاکون کی گرفتاری کے لیے مقرر تھی عملاً بیکار تھی۔ اکثر مقابلون مین ڈاکو کامیاب ہوتے مگر جن شاذ صورتون مین ڈاکو دھوکہ مین آجاتے اور لوٹ کا مال دینے پر مجبور کیے جاتے فوج اس لوٹ کے مال کو اپنا تصور کرتی اور اُس کے مالک کو کبھی واپس کرنے کا خیال تک نہ کرتی سپاہیون کی تنخواہ فی سپاہی تین یا چار روپیہ ہوتی تھی اور علاوہ برین دس دس مہینے کی انکی تنخواہ پڑی رہتی تھی پس ایسی حالت مین اگر وہ لوگ چوری کے مال پر قبضہ نکرتے تو کیا کرتے۔ مقدمات جن مین کہ رقم متدعویہ ۳۰۰ یا ۴۰۰ سے زیادہ ہوتی شاذ ہی عدالتون مین دایر ہوتے۔ اور قرضخواہ وصول رقم مین اپنی ہی طرز کارروائی کو پسند کرتے۔ مقدمات فوجداری تا وقتیکہ سنگین نہ ہوتے بہت کم عدالتون مین رجوع کیے جاتے اور مجرم ایک کثیر رقم جرمانہ ادا کرنے پر رہا کر دیا جاتا۔

عہد دوم

اصلاحات عدالتی من ابتدائے سنہ ۱۲۳۱ ف لغایت سنہ ۱۲۹۴ ف

دیوانی بزرگ

سنہ ۱۲۳۱ ف مین نواب نیر الملک بہادر وزیر اعظم نے بلدہ مین ایک عدالت موسومہ بہ عدالت بزرگ

قایم کی۔ اس عدالت مین مختلف لوگ حاکم رہے ۱۲۳۶ف مین اس عدالت کے حاکم مولوی شرف الدین نامی تھے ۱۲۴۶ف مین ان کے انتقال کے بعد حکیم غلام حسن خان اس کام پر مقرر ہوئے اُن کے بعد مولوی تفضل حسین مقرر ہوئے۔

عدالت فوجداری

۱۲۴۷ف مین یعنی جبکہ راجہ چندو لال بہادر نے عنان وزارت اپنے ہاتھ مین لی اور ایک عدالت مقدمات فوجداری کے لیے قایم کی گئی اور اس پر مولوی کرامت علی جو شمالی شہر کے رہنے والے اور لایق شخص تھے مقرر ہوئے۔ انہون نے عدالتی کارروائی کے لیے اس ملک مین سب سے اول ایک دستور العمل بنایا۔ اُس زمانہ مین عدالتی محکمون پر جو حاکم تھے اُن کو داروغہ کہتے تھے جو نالشات ان کے پاس پیش ہوتے تھے وہ دیوان کے پاس لیجاتے تھے جو حکم دیوان دیتے تھے اُس سے وہ فریقین کو آگاہ کردیتے تھے ۱۲۵۶ف مین نواب سراج الملک نے اس صیغہ کے طرف خاص توجہ کی بلدہ کے علاوہ اضلاع کے صیغہ جوڈیشل کا بھی آپ نے انتظام کیا۔ بلدہ کے عدالت دیوانی کے اختیارات بڑہا ئے اور اضلاع مین صرف روپیہ ماہوار کے منصف اور صد ماہوار کے میر عدل یعنی جج ضلع مقرر کیے یہہ لوگ دیوانی اور فوجداری دونون قسم کے مقدمات سماعت کرتے تھے اور اُن کے فیصلے کسی قسم اور کسی تعداد کے کیون نہ ہوتے تھے۔ عدالت فوجداری کی منظوری کے بغیر نافذ نہین ہوسکتے تھے۔ نواب صاحب نے اُس زمانہ کے موافق قواعد اور ضوابط بھی جاری کیے۔ پہلا قاعدہ جو انہون نے جاری کیا وہ مقدار سود کے بابت تھا۔ اُس قاعدہ سے کوئی عدالت ایک روپیہ سیکڑے سے زیادہ سود دلانے کی مجاز نہ تھی قطع ید کی سزا اُس زمانہ مین موقوف کردی گئی قید ہونیکی حراست بھی اُسی اثنا مین ہوئی۔ اُس زمانہ مین یہہ لوگ عموماً عدالت مین جانا معیوب سمجھتے تھے اور ان کی خواہش یہہ ہوتی تھی کہ اپنی ہر قسم کی شکایت اور درخواست جو دیوان کے پاس لیجائین۔ نواب صاحب نے بلحاظ اس امر کے ایک سررشتہ اپنے مکان پر عرائض کا قایم کیا۔ اس سررشتہ کے قایم ہونے سے ہزارہا عرائض دیوانی فوجداری کے گذرنے لگے اولاً اُس پر فخر الدین خان مقرر ہوئے اُن کے بعد مولوی عبد العلی اُس کے ناظم قرار پائے۔ ان کے زمانہ مین اس سررشتہ کی صورت ایک عدالت کی ہوگئی اُس محکمہ کا نام جلینی خانہ تھا جو بعد عدالت دیوانی خرد سے موسوم ہوا۔ اُس زمانہ مین

عدالت جلینی خانہ یا عدالت دیوانی

عدالتون کے اختیارات بہت ہی محدود تھے اُن کا اختیار صرف اُنہین لوگون پر تھا جو کسی میر یا مجلد ار کے ملازم ہوتے اور اُن سے تعلق نہ رکھتے تھے کیونکہ یہہ لوگ خود اپنے اور اپنے متعلقین کے معاملات جج تم کو اور اپنی دیوڑی پر بذریعہ اپنے کارپردازون کے نزاعات کا تصفیہ کرا دیتے تھے۔

اُس زمانہ مین کسی قسم کی جوڈیشل آمدنی نہ تھی ۱۲۶۴ف مین عدالتون کا خرچ ۱۱۱۱۱ اور تفصیلات کے عدالتون کا خرچ ۱۴۴۴۵ سالانہ تھا۔ باوجود ایسے اخراجات کے عہدہ داران عدالت کی ہدایت اور ان کو اپنے فرض منصبی کی تعمیل مین پابند کرانے کے لیے نہ کوئی قواعد اور قوانین جاری تھے اور نہ مقدمات دیوانی اور فوجداری مین کسی قسم کی تفریق تھی۔ دیوان درحقیقت خود جج تھے اور ہر قسم کے فیصلہ جات مقدمات دیوانی اور فوجداری بذریعہ دفتر عرائض مندرجہ بالا اُن کے سامنے پیش ہوتے تھے۔

۱۲۶۴ف مین نواب مختار الملک مرحوم مدار المہام ہوئے گو اُس وقت حاسدونکی کثرت خزانہ کی ابتری اور دوسری دقتین ایسی تھین کہ اگر کوئی دوسرا شخص ہوتا تو وہ تنظام کے میدان مین قدم رکھنے کی جرأت نہ کرتا مگر آپ نے اپنی مدبری اور عالی ہمتی سے موجودہ ظلمت اور بدنتظامی کو رفع فرمایا۔ اور باین خیال کہ تجویز تعمیل اور عاملانہ حکومت کا اختیار ایک ہی شخص کو حاصل رہنا خلاف مصلحت ہی۔ اور عامہ خلائق کی بہبودی کے لیے مقتدر محکمہ جات کا مقرر ہونا زیادہ مناسب ہی اس لیے آپ نے عدالتون کو آزادانہ اقتدارات دیکر اپنے آپ کو عدالتی اختیارات سے بالکل علیحدہ کر لیا۔

عدالت بادشاہی

عوام الناس کے ضروریات کے رفع کرنے کی غرض سے نواب موصوف نے ایک نئی عدالت قایم کی اور بنظر اسکے کہ عام لوگون کے نظر مین اُسکی وقعت ہو اُسکا نام عدالت بادشاہی رکھا گیا۔ اور حکم جاری کیا گیا کہ کل دعوے اور استغاثے اُسی عدالت مین پیش ہوا کرین۔ اس عدالت بادشاہی پر مولوی احمد علیخان مقرر کیے گئے اور اُن کو کل اقتدارات دیوانی اور فوجداری عطا ہوئے صرف قتل عمد اور مقدمات مین مدار المہام کی منظوری کی ضرورت ہوتی تھی۔ اُسوقت حیدرآباد مین عوام الناس کا یہہ خیال تھا کہ احکام عدالت کچھ واجب التعمیل نہین ہین عدالت کا کام صرف یہہ ہے کہ نزاع کو فیصلہ کر دے اُس فیصلہ کا دانستہ نافرمانی کے اختیار ہین ہی۔ اس خیال کے رفع کرنیکے لیے مدار المہام نے ایک عام حکم اس

مضمون کا مشتہر کیا کہ عدالتون کے احکام کی فوراً تعمیل کرنی چاہیے اور یہہ بھی اعلان کردیا گیا کہ عدالت بادشاہی کے احکام کی ہمیشہ تعمیل کرائی جائیگی۔ ۱- نبردہ فروشی کی ممانعت مین ایک قانون جاری ہوا جس مین بتایا گیا کہ بردہ فروشی شرعاً بھی ناجائز ہے۔ ۲- اسی سال ڈکیتی و رہزنی کے استیصال کی نسبت بھی نواب صاحب نے خاص توجہ فرمائی۔ ۳- آپ نے ان اصولون کی غلطی کو بھی دریافت کیا کہ پولس کے عہدہ دار کو مجسٹریٹ کے اختیارات دیے جائین کیونکہ کوتوال بلدہ کے اختیارات بہت وسیع حاصل تھے اور علاوہ عہدہ دار پولیس ہونیکے انکو مجسٹریٹی کے بھی اختیارات حاصل تھے پس آپ نے کوتوال کے اختیارات کو محدود کیا سیکڑون اشخاص جو حوالات مین پڑے ہوئے تھے جن کی تحقیقات کو توال کی فرصت پر منحصر تھی وہ چھوڑ دیے گئے یا عدالتون کے سپرد کیگئے جیسا کہ نتیجہ تحقیقات سے معلوم ہوا۔ اور یہہ بھی حکم دیا گیا کہ بحیثیت عہدہ دار پولیس کے کوتوال مجاز نہین ہین کہ بلا منظوری عدالت کسی قیدی کو چار یوم سے زیادہ حوالات مین رکھین۔

عدالت ابرہمنی

۱۳۷۱ھ مین اور ایک عدالت قایم ہوئی جس پر ایک ہندو جج مقرر ہوا اس نئی عدالت پر مسلمانون کی مذہبی تعصب نے بہت کچھ چوٹ ماری تھوڑے ہی دنون کے بعد یہہ عدالت خود بخود معدوم ہوگئی ۱۳۷۲ھ مین حکام عدالت کے اقتدارات محدود اور معین کردیے گئے کیونکہ مناسب قواعد کے نہونے سے بہت ہی بدانتظامی پہلی ہوئی تھی بعض مجرم جن کا کسی خاص حکام کے روبرو حاضر ہونا ضروری تھا عہدہ داران حوالات اُن کو دوسرے حکام کے پاس لیجاتے تھے جس سے عہدہ دارون مین بہت ہی نارانگی پیدا ہوتی تھی اسی زمانہ مین دیوانی اور فوجداری کے اقتدارات مین بھی فرق کیا گیا اور یہہ امر قرار پایا کہ مقدمات ذیل عدالتہائے ذیل مین دایر و فیصل ہونگے۔

دارالقضا محکمہ گوشہ راؤ

مقدمات نکاح وطلاق وخصانت وتقسیم ترکہ اہل اسلام ومقدمات خون۔

عدالت ابرہمنی خاں

مقدمات تنازعت وطن داری گوسائیان ونزاع جوشیان وغیرہ۔

عدالت اضافہ دیوانی

علاوہ عدالت دارالقضا وعدالت گوشہ راؤ ودیگر ہر قسم کے مقدمات دیوانی تا یک ہزار روپیہ

کوتوالی۔

مقدمات زاید از یک ہزار وجملہ مقدمات سرکار غلبت مدار۔

جملہ مقدمات زدوکوب وضرب خفیف۔

عدالت بادشاہی

جملہ مقدمات فوجداری بلدہ باستثنا رمقدمات اندرون حد سماعت کو توالی دار القضاء۔

دار القضاء اور محکمہ اجرار

اسی زمانہ مین جناب مولوی آل حسن مقرر ہوئے اور دار القضاء پر میر ذوالفقار علیخان۔ نواب صاحب نے یہہ بھی خیال فرمایا کہ فیصلہ جات عدالت کی اگر تعمیل نہو تو عدالتون کا قایم کرنا بالکل بیکار ہی۔ لہذا خاص اس کام کے لیے ایک محکمہ تقرر کیا گیا جسکا نام محکمہ اجرار رکھا۔

اسی سال مین کاغذ مہور کے لیے ایک نامکمل دستور العمل بھی جاری کیا گیا۔

معتمدی عدالت

معتمدی عدالت ۱۲۷۲ف مین نواب صاحب مرحوم نے صیغہ عدالت کی مزید نگرانی کو ضروری تسلیم کرکے خاص کر اس صیغہ کے واسطے ایک معتمد کے تقرر کا ارادہ کیا اور مولوی موید الدینخان جو دلی مین سب ہی عہدہ پر ممتاز تھے اُن کو شمالی ہندوستان سے طلب فرماکر اس عہدہ پر اُن کا تقرر فرمایا۔ یہہ نہایت محنتی وجفاکش شخص تھے انہون نے اپنے زمانہ معتمدی مین بہت کچھہ کام کیا بلکہ اصلاحون کی ابتدا انھین سے ہی

۱۲۷۵ف مین تمام ملک اضلاع مین تقسیم کیا گیا اور ہر ضلع مین حاکمان ضلع مقرر ہوئے اُن کو اختیارات دیوانی وفوجداری عطا کیے گئے اور اسی سال مین اختیارات عدالتی حدود زرید نسی مین صاحب رزیڈنٹ کو دیے گئے۔ اور بعض مقدمات کے نسبت یہہ قرار دیا گیا کہ تحقیقات ایک عدالت مشترکہ کے روبرو ہو جس مین ایک عہدہ دار سرکار عطمت مدار اور ایک عہدہ دار سرکار عالی کا رہتا تھا۔ اس سال حیدرآباد کے عدالتون کا خرچ ۱۳۰۰۰۰ اور مفصلات کا ۱۵۰۰۰۰ جملہ ۱۸۳۰۰۰ سالانہ تھا۔

صدر المہام عدالت

۱۲۷۹ف ۱۸۶۹ء مین نواب صاحب مرحوم نے صیغہ عدالت کی کارروائی عمدہ طور سے چلانے کی غرض سے نواب بشیر الدولہ بہادر کو صدر المہام عدالت مقرر کیا۔ اور انکی معتمدی پر مولوی مودودی صاحب ۶ رجب ۱۲۸۶ھ کو مقرر ہوئے۔ اور اضلاع مین متعلقداران اول دوم وسیوم کے پاس عملہ صیغہ عدالت وصیغہ مال کے عملہ سے جدا کردیا۔ اسی زمانہ مین مولوی نصر اللہ خان ڈپٹی کلکٹر (ممالک مغربی شمالی) بلائے گئے اور ناظم فوجداری بلدہ مقرر ہوئے۔ یہہ ایک نام آور شخص حیدرآباد مین گذرے ہین ۱۲۸۲ف ۱۸۷۲ء مین نواب صاحب مرحوم نے بہت ہی ضروری اصلاح کی اور اپیل فیصلہ جات حکام ضلع وبلدہ کے سماعت کیلئے مجلس مرافعہ قایم کی

مجلس مرافعہ

صدر محکمہ جات بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد قایم ہوئی جس مین ایک میر مجلس اور چار اراکین مقرر ہوئے

یہہ لوگ مولوی اور مفتی تھے۔ یہہ فوجداری اور دیوانی دونوں قسم کے مقدمات صیغۂ مرافعہ مین سماعت کرتے تھے لیکن ہر طرح سے اپنے کامون مین صدر المہام عدالت کے ماتحت تھے۔

اس مجلس سے مختلف اقسام کے احکام جاری ہوتے تھے مجلس کے کسی مقدمہ مین فیصلہ صادر کرنے پر صدر المہام عدالت یا مدار المہام حکم دیتے تھے کہ اُس پر مکرر غور کیا جائے اگر مجلس اپنے پیشتر کے فیصلہ پر قایم رہتی تو اُسوقت تک غور کے حکم آتے رہتے تھے جبتک مجلس دوسرا فیصلہ نہ کرتی۔

۱۲۸۴ف مین مدار المہام نے یہہ حکم جاری کیا کہ تجویز کا زبان فارسی مین لکھنا لازمی نہین ہی بلکہ حکام کو جس زبان مین آسانی ہو اُس زبان مین فیصلہ لکھین۔

۱۲۸۵ف مین اقتدارات عدالت بلدہ مین کچھ اور ترمیم ہوئی اور مدار المہام نے مجلس مرافعہ کے کام مین اپنے اقتدارات کو اور بھی کم کیا اور حکم دیا کہ اُس کے کل فیصلہ جات قطعی قرار دیے جائین لیکن اس حکم پر کبھی پوری طور سے عمل درآمد نہین ہوا اور بین مجلس کی بنا واقعی تو اعداد اور بہت سے دیگر اسباب سے ممکن نہ تھا کہ اُن کے فیصلہ جات عام خلایق کی نظر مین عزت سے دیکھے جاتے اور فریقین کو اُن کی صحت پر اطمینان ہوتا۔ اسوجہ سے مدار المہام کو ہمیشہ مجلس مرافعہ کے فیصلہ جات مین مداخلت کرنیکا موقع ملتا رہتا۔ اس عرصہ مین حسب ذیل اصلاحین اور ترمیمات ہوئے۔

۱۔ موقوفی عدالت بادشاہی ۲۔ تحریر اظہارات و ترتیب نقل کے قواعد مرتب ہوئے (۳) عدالت بادشاہی موقوف ہوئی ۴۔ عدالت دیوانی کے اقتدارات مین توسیع کی گئی ۵۔ محکمہ اجرا موقوف ہوکر حکم ہوا کہ ہر فیصلہ کا اجرا اُنھین محکمہ سے ہوا کرے جہان کا فیصلہ ہی ۶۔ ایک روپیہ سیکڑہ سود کی قید جو سراج الملک نے لگائی تھی وہ موقوف کیگئی۔ ۷۔ خفیف مقدمات مین زراعت پیشہ لوگون کے تحصیل تک جانے سے کاروبار زراعت مین ہرج واقع ہوتا تھا اسوجہ سے پولیس پٹیل کو جزوی اختیارات دیئے گئے اور کارعدالتی کی نسبت مختلف قوانین اور گشتیات جاری ہوئین محکمۂ دار القضا کو سماعت مقدمات ضعفہ کا اختیار دیا گیا۔ عدالت فوجداری کل مقدمات فوجداری کے کرنیکی اور محکمہ پولیس کے مرافعہ سُننے کی مجاز ہوئی۔ اس انتظام مین عدالت دیوانی کا نام عدالت بزرگ رکھا گیا۔ دیوانی بزرگ مین ایک شاستری مقرر ہوا اور مقدمات متعلقہ اہل ہنود کی نگرانی اُسکے سپرد ہوئی۔

عدالت العالیہ

انھین ایام مین یعنی غرۂ اردی بہشت ۱۲۸۶ف کو مجلس مرافعہ صدر محکمہ جات کا نام مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسۂ سرکار نظام الملک آصفجاہ قرار پایا۔ اور اقتدارات حسب سابق قایم رہی ۱۲۸۸ف مین کو توال سے اختیارات مجسٹریٹی بالکل جدا کر لیے گئے اور ناظم فوجداری بلدہ کو تین سال کی قید اور دس روپیہ جرمانہ کا اقتدار دیا گیا اس سے زاید سزا کے مقدمات کی نسبت حکم ہوا کہ مجلس عالیہ عدالت کے صیغۂ ابتدائی مین سُنے جائین۔

محکمۂ دارالقضا سے اختیارات فوجداری لیے گئے عدالت دیوانی خرد کے اقتدارات بڑھائے گئے اور مجلس عالیہ عدالت کے لیے جدید قواعد بنے۔

۱۲۸۵ف مین سرکار کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی کہ قواعد اور قوانین صیغۂ عدالت کی کارروائی کے لیے مدون کیے جائین چنانچہ اس کام کے لیے اولاً ملک اودھ سے منشی فدا حسین خان جو اودھ مین وکیل تھے بلوائے گئے اور پھر اُن کا تقرر عہدہ میر مجلسی عدالت العالیہ پر بھی ہوا۔ اُنھون نے قلیل عرصہ مین عمدہ کارروائی کی مولوی مشتاق حسین (نواب انتصار جنگ بہادر) معتمد صدر المہام مقرر ہوئے اِن کے زمانہ مین صیغۂ عدالت کی اصلاح اور ترقی کی تاریخ کی ایک نئی بنیاد پڑی آپ نے اپنی بے انتہا محنت اور فطرتی لیاقت سے ملک مین بہت سی ضروری اصلاحین کین اور عدالتون کی طرز کارروائی بالکل بدل گئی اور آزادی حاصل ہوئی جو اُسوقت تک نہ تھی اُنکی ہی سفارش پر مدار المہام نے مقدمات کی نسبت اپنی مداخلت کو روکا اور حکام عدالت کی تنخواہون مین اضافہ کیا اسکے قبل یہہ بے ضابطگی تھی کہ بعض حکام جن کی تنخواہ سو کے اندر تھی بہت ہی بھاری اقتدارات دیوانی و فوجداری رکھتے تھے انھون نے عدالتہائے تحت کی نگرانی کے لیے ایک کامل انتظام جاری کیا۔

اسی عرصہ مین مسٹر ٹریور سیر سٹر دو ہزار روپیہ ماہانہ پر مامور ہوئے منشی فدا حسین خان کے انتقال کے بعد قواعد وضوابط کی ترتیب ان کے سپرد ہوئی مگر چونکہ یہہ صاحب حالات و زبان و رسم و رواج و طرز معاشرت و حالات ملک سے ناواقف تھے اسوجہ سے وہ اپنی خاص قابلیت کو پوری طور سے صرف نکر سکے۔ اُنھون نے اپنے تمام ملازمت مین صرف ایک مسودہ قانون عدم سماعت کا بنایا جس کو

مدار المہام نے اس بنا پر کہ وہ ملک کی حالت کے مناسب نہ تھا نامنظور کیا۔

۲۵۔ ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ کو حسب حکم مدار المہام عدالت دیوانی بلدہ سے ایک حصہ میر دان شہر جدا کر لیا گیا اور اس میں مسٹر ٹریور جج مقرر کیے گئے۔ مسٹر ٹریور نے اس کام سے بدین عذر استعفا دیا کہ انکی تنخواہ اُن کے کام کے لحاظ سے کم ہے۔

ان کے بعد مسٹر محمود بیرسٹرایٹ لا اس عہدہ پر مشاہرہ دو ہزار روپیہ مامور کیے گئے انھوں نے قریب ایک سال اس کام کو انجام اور بعد ازاں اس خدمت سے اس لیے استعفا دیدیا کہ وہ ممالک غربی و شمالی میں مستقل طور پر ہائیکورٹ کے جج مقرر ہو گئے تھے۔

موقوفی عدالت دیوانی بزرگ و فوجداری بزرگ

اسی اثنا میں عدالت دیوانی بزرگ اور عدالت فوجداری بزرگ شکست کی گئیں اور مجلس عالیہ عدالت میں شریک کردی گئیں اور وہ جج صیغہ ابتدائی دیوانی و فوجداری کے کام کے لیے علی الترتیب مقرر ہوئے ایک واسطے سماعت مقدمات صیغہ ابتدائی۔ اور دوسرا واسطے صیغہ ابتدائی فوجداری ۱۲۸۸ف میں کل عدالت ہائے ماتحت کے اخراجات باستثنا اخراجات محکمہ صدر المہام عدالت ۵۹۱۰۰ روپے تھے ۱۲۹۰ف تک یہی حالت قایم رہی ۱۲۹۱ف میں نواب صاحب مرحوم نے صیغہ عدالت کی ارقام کی طرف مولوی مشتاق حسین کی معتمدی کے زمانہ میں خاص توجہ مبذول فرمائی اور حسب ذیل امور تجویز فرمائے۔ ۱۹ رمضان ۱۳۰۰ھ میں نواب بشیر الدولہ بہادر عہدہ صدر المہامی سے دست بردار ہوئے تو اسوقت صدر المہام عدالت کا محکمہ بالکل تخفیف کر دیا گیا۔ اور کل اختیارات مجلس عالیہ کو دیئے گئے اور حکام مال سے صیغہ عدالت کا کام بالکل نکال لیا گیا اور جج اور سب جج اسمات اور اضلاع و تعلقات میں مقرر کیے گئے۔ مگر قبل اسکے کہ اسکا پورا انتظام ہو انھوں نے انتقال فرمایا۔ اسکے بعد جو ایک سال گذرا نہایت بے انتظامی اور بے امنی کا تھا جسکا اثر ان تمام انتظامون پر بھی پڑا جو نواب صاحب مرحوم اپنے وقت میں تمام کر چکے تھے ۱۲۹۳ف میں حضرت بندگانعالی نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور سالار جنگ ثانی دیوان ہوے۔ انھوں نے شروع سے اسطرف خاص توجہ مبذول کی کہ اپنے والد کے غیر مکمل انتظامات کی تکمیل کریں۔ اسوقت مجلس عالیہ عدالت میں حافظ عبد الکریم۔ مولوی محمد صدیق۔ سید ولی احمد۔ سید حسن رضا۔ سید بدر الدین۔ حافظ عبد اللہ۔ مولوی علی رضا خان۔ مولوی فخر الحسین

مولوی محمد حسن خان وغیرہ عہدہ دار کام کرتے تھے۔

۲۷۔ امرداد ۱۲۹۳ف کو مولوی محمد صدیق خان بہادر مختار عدالت ہوئے اور اُن کی جگہ مولوی محمد حسن خان کو دی گئی۔ اور مولوی بدرالدین و حافظ عبداللہ۔ اور سید حسن رضا محکمۂ انعام میں منتقل کیے گئے اور مولوی ولی احمد کو پنشن دی گئی۔ سید اقبال علی جو اودھ کے ایک لائق منصف تھے طلب کیے گئے۔ اور مجلس میں رکن اوّل مقرر ہوئے۔ میر افضل حسین جو عرصہ سے نواب بشیر الدولہ بہادر کے ملازم تھے انکا بھی تقرر ہوا اور اب تعداد اراکین کی چھ رہ گئی۔

۹۔ اسفندار ۱۲۹۴ف میں مجلس عالیہ عدالت کو کامل اقتدارات عطا ہوئے بعد انتقال حافظ عبدالکریم میر مجلس مولوی مہدی حسن میر مجلس مقرر ہوئے۔

اخراجات صیغہ عدالت اُسوقت ۱۰ لاکھ سالانہ تھے۔ ۲۹۔ اسفندار ۱۲۹۴ف کو سید اقبال علی بسبب اپنی خاص قابلیت کے انتظام جدید سمت غربی کے لیے مقرر ہوئے۔ اور وہ اپنی کوششوں میں عمدہ طور پر کامیاب ہوئے۔ پھر مجلس نے اجرائی قوانین و ضوابط پر توجہ کی اور چند قانون جاری کیے جن کا ذکر اجرائی قوانین کے باب[1] میں درج ہے۔ قانونی امتحانی (وکالت اور جرڈیکشنل) مقرر ہوا اور عہدہ داروں کی تنخواہ میں اضافہ ہوا۔ اسطور پر سرکار عالی نے جو توجہ عدالتوں کی اصلاح اور انصاف و آزادی کو ترقی دینے کی غرض سے مبذول کی ہے۔ اُس کے نتائج قابل اطمینان ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ چنانچہ اعتقاد لحاظ سے اب عدالتوں کے موجودہ اقتدارات اور محکمہ جات ہیں جن کا ذکر بہ ترتیب ذیل درج ہے۔

حد سوم

اسکے بعد جو انتظامات اور تغیر تبدل اور اصلاحات اور تقررات عہدہ داران صیغہ عدالت ہوتے گئے اُس کا ذکر مسلسل ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

تقرر عہدہ داران عدالت

۱۔ ۹۔ شہریور ۱۲۹۲ف کو بشیر قانونی کا تقرر ہوا۔

۲۔ ۲۹۔ خورداد ۱۲۹۴ف کو نواب فخر الملک بہادر معین المہام عدالت ہوئے۔

[1] بعض وجوہات سے اجرائی قوانین کا باب شریک نہیں ہوا

۳- ۲۹ بہمن ۱۲۹۵ف کو نواب فخر الملک بہادر نے بہ سبب ناسازی مزاج ۶ ماہ کی رخصت حاصل فرمائی اور نواب بہرام جنگ منصرم معین المہام عدالت ہوئے۔

۴- ۲۷ اردی بہشت ۱۲۹۶ف کو حسب فرمان اعلیحضرت فتح نواز جنگ منصرم میر مجلس مستقل میر مجلس ہوئے۔

۵- ۱۲- ۱۲۹۹ف کو عماد جنگ میر مجالس مجلس عالیہ عدالت مقرر ہوئے۔

۶- ۲۴ فروردی ۱۲۹۹ف کو پردہ نشین عورتوں کے اظہارات کے لیے فاطمہ صغرا بیگم کا تقرر بہ ہوا اور ۱۲۹۹ف ایک سال کے لیے ہوا۔

۷- ۱۱ خورداد ۱۲۹۹ف کو کرنل کیمبل کا تقرر نظامت بیرون بلدہ پر بہ ہوا اور ۱۳۰۱ف ہوا

۸- ۶ شہریور ۱۳۰۰ف کو مولوی شریف الحسن مرحوم کی جگہہ مولوی یسین خان مرحوم کا تقرر بشاہرہ ۱۲۵ ہوا۔

۹- مولوی نظام الدین حسن خان نے بکیفیت مجلس عالیہ عدالت کا جایزہ ۲۸ تیر ۱۳۰۱ف کو حاصل کیا۔

۱۰- ۱۲ بہمن ۱۳۰۲ف کو حسب منظوری اعلیحضرت میر فضل حسین مرحوم کا تقرر منصرمانہ میر مجلس عالیہ عدالت پر ہوا۔ اور اُنکی جگہہ مولوی محی الدین خان صاحب کا تقرر ہوا۔

۱۱- حسب فرمان اعلیحضرت مورخہ ۲۸ فروردی ۱۳۰۴ف حافظ احمد رضا خان مرحوم ناظم عدالت صوبہ بیدر اور مولوی محی الدین خان صاحب ناظم عدالت صوبہ اورنگ آباد مقرر ہوئے۔

مولوی احمد رضا خان مرحوم کی جگہہ ۸ اردی بہشت ۱۳۰۴ف کو نواب سر بلند جنگ بہادر اور مولوی محی الدین خان کی جگہہ ۲۲ شہریور ۱۳۰۴ف کو جایزہ بخشی رکھو ناتھ پرشاد نے حاصل کیا بوجہہ تقرر بخشی رگھوناتھ شاستری کی جگہہ تخفیف بمگیگی مفتی محمد سعید خان کی جگہہ مفتی لطف اللہ صاحب کا تقرر ہوا۔ اور آپ کی علالت کی وجہہ سے مولوی نور الضیاء الدین صاحب مقرر ہوئے۔

۱۲- مولوی خدا بخش خان ۱۵ اردی بہشت ۱۳۰۴ف کو میر مجلس عالیہ عدالت کا جائزہ حاصل کیا اور مولوی میر افضل حسین صاحب رکنیت پر واپس ہوئے۔

۱۳- مسٹر کیمبل ناظم عدالت بیرون بلدہ ۲۹ اسفندار ۱۳۰۵ف کو خدمت سے سبکدوش ہوئے۔

۱۴- ۱۹ خورداد ۱۳۰۷ف کو خدا بخش خان واپس ہوئے اور مولوی افضل حسین منصرم میر مجلس مقرر ہوئے

۱۵۔ مولوی نظام الدین احمد صاحب ۱۵ آذر ۱۳۱۱ف کو عہدۂ انڈر سکرٹری مجلس وضع آئین و قوانین پر مقرر ہوئے۔

۱۶۔ ۴ دے ۱۳۱۲ف م ۲۷ شعبان ۱۳۲۰ھ کو مولوی نظام الدین حسن نے حضور نواز جنت مکانی کو جائزہ دیا۔

۱۷۔ ۳۱ شہریور ۱۳۱۴ف نواب سر بلند جنگ بہادر کی جگہہ میر قمر الدین مرحوم وکیل کا تقرر کمیت مجلس عالیہ عدالت پر ہوا۔

احکامات انتظامی

۱۸۔ ۱۵ مہر ۱۳۱۴ف حسب فرمان اعلیحضرت ۴ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ مولوی میر افضل حسین صاحب مرحوم مستقل مقرر ہوئے۔ ۱۲۶۰ف کو ستی کی ممانعت ہو چکی تھی مگر پوری تعمیل نہیں ہوئی تھی اس لیے ۱۸ شوال ۱۲۶۳ھ کو اسکی تجدید کی گئی۔

۲۔ ۳۱ خورداد ۱۲۸۶ف کو عدالت بیرون بلدہ کا دفتر قایم ہوا ۱۵ اردی بہشت ۱۲۸۷ف کو برخاست ہوا اور بیرون بلدہ کے مقدمات معمولی عدالتوں میں رجوع ہونیکا حکم ہوا۔

۳۔ ۷ اسفندار ۱۲۹۳ف کو حکم جاری ہوا کہ جملہ دفاتر ہائے عدالت میں بزبان اردو مراسلت کی جاوے۔

۴۔ حسب تجویز غیر معمولی مورخہ ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف میں عدالتہائے صوبہ لونگ آباد کے تعلقات کے لیے منصفون اور ضلع کے لیے صدر منصفون اور صوبہ کے لیے (میر عدل) ناظم عدالتہائے صوبہ کا تقرر ہوا۔

۵۔ ۱۲۹۶ف میں در یوزگشتی فوجداری نشان ۲۵ حکم جاری ہوا کہ رشوت دینا دلانا جرم ہے اور دینے اور دلانے والے کو سزا دی جائیگی۔

۶۔ ۲ آبان ۱۲۹۶ف مجلس عالیہ عدالت سے حکم جاری ہوا کہ ہر سہ درجہ کے وکلاء عدالت بیرون بلدہ میں مجاز پیروی ہیں۔

۷۔ ۲۳ آذر ۱۲۹۷ف مکرر در یوزگشتی نشان حکم جاری ہوا کہ کسی وکیل کو عدالتہائے سرکار عالی میں بہ زبان انگریزی گفتگو کرنے کا حق نہیں ہے۔

۸۔ ۲۸ آبان ۱۲۹۸ف کو محکمہ قضا یا عرب بحر شمال مولوی محمود ناظم تخفیف ہوا۔ اور حکم ہوا کہ عرب کے مقدمات محکمہ نظم جمعیت میں اور مجلس عالیہ عدالت میں رجوع اور فیصل ہوا کریں۔

۹-۱۳- آذر سنہ ۱۳ف عدالت دیوانی خرد کا نام عدالت دیوانی بلدہ رکھا گیا لفظ خرد خارج ہوا۔

۱۰-۴- اسفندار سنہ ۱۳ف اس قطعۂ زمین کے متعلق جو علاقہ سرکار عالی مین واقع ہی جہان سے بارسی روڈ ٹرامو ے جاتی ہے جسکا طول چند میل ہے تمام اختیارات عدالتی گورنمنٹ آف انڈیا کو دیے گئے۔

۱۱-۲- حسب جریدۂ غیر معمولی مورخہ ۲۹-اسفندار سنہ ۱۳ف مجلس عدالت العالیہ کے عہدہ داردن کی تنخواہ حسب ذیل مقرر ہوئی اور حکم ہوا کہ ہر سال ایک کن ماہ دورہ کیا کرے۔

(۱) میر مجلس الف حسب سابق۔ ۲- چار ون ارکانون کی فی الف۔ ۳- مفتی الف۔ ۴- شاستری الف جدید مقرر ۵- منشی مجلس الف۔ پہلے ۱۱ تھے ۶- مددگاران فی ۱۵۰

۱۲-۸- تیر سنہ ۱۳ف حسب فرمان اعلیحضرت بوجہ اخراج سکندر نواز جنگ محکمہ عدالت صوبہ بیدر تخفیف ہوا اور اسکا کام مجلس عالیہ عدالت مین ضم ہوا۔

۱۳- ذریعہ رزولیشن نمبر ۲ سنہ ۱۳ف مجریہ معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ صاحب عالیشان بہادر کو حسب فرمان اعلیحضرت دکل مواضع وغیرہ جو صاحب عالیشان بہادر کے تحت مین ہین) کامل اختیارات فوجداری تفویض کیے گئے۔

۱۴- حسب فرمان اعلیحضرت مترشحہ ۱۷- ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ (جریدہ ۱۶ تیر سنہ ۱۳ف جلد ۳۲ صفحہ ۴۴) ہر علاقۂ پائیگاہ جاگیرات کی کل عدالتین مجلس عالیہ عدالت کے ماتحت و نگرانی مین کی گئین اور حکم دیا گیا کہ مجلس عالیہ عدالت براہ راست عدالتہائے مذکور کی نگرانی کرینگے عیوض اُن علاقون مین جو اعلیٰ درجہ کی عدالتین ہوا اُس ذریعہ سے دیگر عدالتہائے ماتحت پر نگرانی رکھے۔ ان عدالتہائے جاگیری کے موجودہ اقتدارات وغیرہ بحال رکھے گئے اختیارات مین کمی وبیشی کی ضرورت ہو تو مجلس عالیہ عدالت کی رائے کے ساتھ حکم مناسب کے لیے پیش ہو۔ یکا حکم ہوا کہ کوئی علاقہ پائیگاہ جاگیر مستثنیٰ نہ رہنے کا حکم دیا گیا۔

۱۵- اشتہار محکمۂ معتمد عدالت وکوتوالی مورخہ ۳۱- تیر سنہ ۱۳ف جریدہ ۱۳ امرداد سنہ ۱۳ف کی ذریعہ سے حکم دیا کہ جسطرح سرکار عالی کے افضلاع کی عدالتین مجلس عالیہ عدالت کے ماتحت ہین اُسیطرح سے ہر سہ علاقہ جات پائیگاہ اور جاگیرات کی عدالتین مجلس موصوفہ کے ماتحت ہین۔

۱۵۔ ملک سرکار عالی میں اکثر امراء و جاگیردار حاضری عدالت سے بوجہ اعزاز معاف تھے ۵۔ رجب ۱۳۱۸ھ کو حسب فرمان اعلیحضرت حضوری عدالت کی معافی سلب کی گئی (جریدہ ۱۵۔ رمضان ۱۳۱۸ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۰) لیکن مرشد زادگان حاضری عدالت سے مستثنیٰ ہیں جن کی فہرست ذیل میں درج ہے۔

فہرست مرشد زادگان جو عصبات سے ہیں اور حاضری عدالت سے مستثنیٰ ہیں۔

(جریدہ جلد ۳۹ مطبوعہ ۲۹۔ فروری ۱۳۱۷ف / ۱۳۲۶ھ نمبر ۲۴ صفحہ ۳۰۲)

متعلقہ میر شیر الدین علی خان المخاطب صمصام الملک مغفور ۵۱

علاقہ حسام یار جنگ بہادر	علاقہ اعتماد جنگ مرحوم
۱۔ حرم قدسیہ علیہا صاحبہ المخاطب حسام یار جنگ بہادر خلف صمصام الملک مغفور	۱۱۔ میر محمود علی صاحب فرزند اعتماد جنگ مرحوم
۲۔ میر دوست علی صاحب فرزند میر بہادر مرحوم	۱۲۔ میر نظام علی صاحب فرزند میر محمود علی صاحب
۳۔ میر عشرت علی صاحب فرزند ایضاً۔	۱۳۔ میر مظفر علی صاحب فرزند میر جوہر علیہ صاحب مرحوم
علاقہ یار جنگ مرحوم۔	۱۴۔ میر راحت علی صاحب فرزند ایضاً۔
۴۔ میر وزیر علی صاحب المخاطب آصف یار الملک بہادر فرزند مرحوم۔	۱۵۔ میر واصف علی صاحب فرزند میر مظفر علیہ صاحب مرحوم
۵۔ میر سکندر علی صاحب فرزند ایضاً۔	۱۶۔ میر مبارک علی صاحب فرزند میر داور علیہ صاحب
۶۔ میر بہادر علی صاحب فرزند آصف یار الملک بہادر	۱۷۔ میر وزیر علی صاحب فرزند میر مبارک علیہ صاحب
۷۔ میر چراغ علی صاحب فرزند ایضاً۔	۱۸۔ میر محبوب علی صاحب فرزند ایضاً
۸۔ میر فیروز علیہ صاحب فرزند ایضاً۔	۱۹۔ میر ولایت علی صاحب فرزند اعتماد جنگ مرحوم ۵۲
۹۔ میر محمود علی صاحب فرزند میر سکندر علی صاحب۔	علاقہ معز جنگ مرحوم
۱۰۔ میر احمد صاحب فرزند ایضاً۔	۲۰۔ میر رزاق علیہ صاحب فرزند میر یوسف علیہ صاحب مرحوم
علاقہ اعتماد جنگ مرحوم	۲۱۔ میر حبیب علی صاحب فرزند ایضاً۔
	۲۲۔ میر انتخاب علی صاحب فرزند میر یوسف علی صاحب مرحوم
	۲۳۔ میر ادیس علیہ صاحب فرزند ایضاً

۵۱ خلف حضرت سکندر جاہ مغفرت منزل علیہ الرحمہ ۵۲ صحت اہنیت کی کارروائی جاری ہے۔

۲۴- میر یعقوب علی صاحب فرزند میر حشمت علیصاحب

۲۵- میر خورشید علی صاحب فرزند میر سکندر علی صاحب

نبیرہ میر بہادر علیصاحب مرحوم۔

علاقہ سہام جنگ مرحوم

۲۶- میر دلاور علی صاحب فرزند مرحوم موصوف۔

۲۷- میر دلاور علیصاحب فرزند ایضاً۔

۲۸- میر تلاوت علی صاحب فرزند ایضاً

۲۹- میر اقبال علی صاحب فرزند میر دلاور علیصاحب۔

۳۰- میر کفایت علی صاحب فرزند ایضاً۔

۳۱- میر ولی الدین علیصاحب فرزند میر دلاور علیصاحب

۳۲- میر حسن الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔

۳۳- میر فیروز علی صاحب فرزند میر تلاوت علیصاحب

علاقہ غیرت جنگ مرحوم

۳۴- میر نامدار علیصاحب فرزند مرحوم موصوف

علاقہ میر شمس الدین علیصاحب

۳۵- میر قمقام الدین صاحب فرزند مرحوم موصوف

۳۶- میر دیانت الدین علی صاحب فرزند ایضاً

۳۷- میر صادق الدین علی صاحب فرزند ایضاً

علاقہ میر راحت علیصاحب مرحوم

۳۸- میر خورشید علی صاحب فرزند مرحوم۔

۳۹- میر جہانگیر علی صاحب فرزند مرحوم۔

۴۰- میر ذوالفقار علی صاحب فرزند

میر خورشید علیصاحب۔

۴۱- میر غلام علی صاحب فرزند میر جہانگیر علیصاحب

علاقہ میر دلاور علیصاحب مرحوم

۴۲- میر افتخار علیصاحب فرزند مرحوم۔

۴۳- میر فرحت علیصاحب فرزند ایضاً۔

۴۴- میر ریاضت علیصاحب فرزند افتخار علیصاحب

۴۵- میر راحت علیصاحب فرزند ایضاً۔

۴۶- میر فرخندہ علیصاحب فرزند ایضاً۔

۴۷- میر تہنیت علی صاحب فرزند ایضاً۔

۴۸- میر انتصار علی صاحب فرزند ایضاً۔

۴۹- میر نجابت علیصاحب فرزند میر فرحت علیصاحب

علاقہ میر حسام الدین علی صاحب مرحوم۔

۵۰- میر احمد علی صاحب فرزند مرحوم۔

۵۱- میر نصرت علیصاحب عرف میر حسام الدین علیصاحب

فرزند میر احمد علی صاحب۔

علاقہ میر سعادت علی صاحب فرزند میر

مکرم علی صاحب۔

۵۲- میر منور علیصاحب فرزند میر سعادت علیصاحب

۵۳- میر کاظم علی صاحب فرزند ایضاً۔

۵۴- میر وارث علی صاحب فرزند میر سعادت علیصاحب

علاقہ آفتاب جنگ مرحوم عنہ

۵۵۔ میر ظلم علیصاحب فرزند مرحوم۔

علاقہ چراغ علی صاحب مرحوم عنہ۔

۵۶۔ میر مہر علی صاحب فرزند مرحوم۔

علاقہ میر سبحان علی صاحب مرحوم عنہ

۵۷۔ میر جمال علی صاحب فرزند مرحوم۔

تعلقہ میر فیاض علیخان المخاطب

۵۸۔ ذوالفقار الملک مرحوم۔[۵۱]

۵۸۔ میر ظفر علی صاحب فرزند میر مظہر علیصاحب مرحوم

۵۹۔ میر سعادت علی صاحب فرزند ایضاً۔

تعلقہ میر فتح علیخان مظفر الدولہ مرحوم[۵۲]

۶۰۔ میر بہادر علیصاحب فرزند مرحوم موصوف

۶۱۔ میر محمد علی صاحب فرزند میر احمد علی صاحب مرحوم

تعلقہ میر تفضل علیخان سیف الملک مرحوم۔

۶۲۔ میر رحمان علیصاحب المخاطب سیف الملک بہادر

فرزند شرف الدولہ مرحوم۔

۶۳۔ میر وزیر علیصاحب فرزند میر اسد علیصاحب مرحوم

۶۴۔ میر ناصر علی صاحب فرزند ایضاً۔

تعلقہ میر منور علی خان منور الدولہ مرحوم۔[۵۳]

۶۵۔ شجاعت جنگ بہادر فرزند مرحوم موصوف

۶۶۔ میر جہاندار علی صاحب فرزند شجاعت جنگ مرحوم

۶۷۔ میر معین علیصاحب فرزند میر جہاندار علیصاحب

۶۸۔ میر کاظم علیصاحب فرزند میر فریدون علیصاحب

۶۹۔ میر احمد علی صاحب فرزند ایضاً۔

۷۰۔ میر فرخندہ علی صاحب فرزند ایضاً۔

۷۱۔ میر سلطان علی صاحب فرزند میر نامدار علیصاحب

۷۲۔ میر نظام علی صاحب فرزند منتظم جنگ مرحوم۔

۷۳۔ میر فخر الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔

۷۴۔ میر معز الدین علی صاحب فرزند میر سلطان علیصاحب مرحوم

۷۵۔ میر نصرت علی صاحب فرزند دل دار جنگ مرحوم

۷۶۔ میر منور علی صاحب فرزند میر نصرت علیصاحب

۷۷۔ میر اکبر علیصاحب فرزند ایضاً۔

تعلقہ میر گوہر علیخان مبارز الدولہ مغفور۔[۵۴]

۷۸۔ میر سکندر علی صاحب فرزند میر عابد علیصاحب مرحوم

۷۹۔ میر محمد علی صاحب فرزند میر عابد علی صاحب مرحوم

۸۰۔ میر محمود علی صاحب فرزند ایضاً۔

۸۱۔ میر خرم علی صاحب فرزند ایضاً۔

۸۲۔ میر میر فراز علی صاحب فرزند ایضاً۔

۸۳۔ میر آصف علی صاحب فرزند میر سکندر علیصاحب

۸۴۔ میر اشرف علیصاحب فرزند میر محمود علیصاحب۔

---

۵۱ خلف حضرت سکندر جاہ مغفرت منزل علیہ الرحمہ ۵۲ ایضاً ۵۳ ایضاً ۵۴ ایضاً۔

۸۵- میر احمد علی صاحب فرزند میر محمود علی صاحب۔

۸۶- میر حسین علی صاحب فرزند ایضاً۔

۸۷- میر اظہر علیصاحب فرزند میر سرفراز علی صاحب۔

۸۸- میر اعجاز علی صاحب فرزند میر میر فراز علیصاحب

۸۹- میر غفار علیصاحب فرزند میر فتح علی صاحب مرحوم

۹۰- میر واحد علیصاحب فرزند ایضاً۔

۹۱- میر پرورش علیصاحب فرزند میر غفار علیصاحب۔

۹۲- میر بہادر علیصاحب فرزند میر پرورش علیصاحب

۹۳- میر محمود علیصاحب المخاطب انتشام جنگ بہادر فرزند شمس الدین علی صاحب مرحوم۔

۹۴ میر گوہر علیصاحب فرزند میر محمود علیصاحب۔

تعلقہ نایبان جاہ مرحوم [1]

۹۵ میر منور علیصاحب فرزند میر اکبر علیصاحب۔

۹۶- میر افتخار علی صاحب فرزند میر منور علیصاحب۔

۹۷- میر محبوب علیصاحب فرزند میر اکبر علیصاحب۔

۹۸- میر گوہر علی صاحب فرزند میر شبیر علیصاحب مرحوم۔

۹۹ میر مظفر علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۰۰- میر فتح علیصاحب فرزند ایضاً۔

۱۰۱ میر فرخندہ علیصاحب فرزند میر گوہر علی صاحب

۱۰۲ میر حسین علیصاحب فرزند میر نامدار علی صاحب

۱۰۳- میر مکرم علیصاحب فرزند وزیر الدین علیصاحب

۱۰۴- میر دلاور علیصاحب فرزند ایضاً۔

۱۰۵- میر اعظم علی صاحب فرزند میر دلاور علیصاحب۔

۱۰۶- میر محبوب علی صاحب عرف میر محب علیصاحب فرزند میر اعظم علیصاحب۔

۱۰۷- میر وزیر علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۰۸- میر شہامت علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۰۹- میر یوسف علی صاحب فرزند میر اعظم علیصاحب

۱۱۰- میر محمد علی صاحب فرزند میر شہامت علیصاحب۔

۱۱۱- میر محمد خرم علی صاحب فرزند میر ہدایت علیصاحب

۱۱۲- میر محمد حسین صاحب فرزند میر محمد خرم علی صاحب

۱۱۳- میر محمد معین الدین علی صاحب فرزند میر محمد علاء الدین مرحوم۔

۱۱۴- میر دلاور علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۱۵- میر فخر الملت علیصاحب فرزند ایضاً۔

۱۱۶- میر منیر الدین علی صاحب فرزند میر محمد معین الدین علیصاحب۔

۱۱۷- میر عزالدین علی صاحب فرزند میر محمد دلاور علی صاحب۔

۱۱۸- میر مراد علی صاحب فرزند میر محمد دلاور علیصاحب

[1] خلف حضرت آصف جاہ مغفرت مآب علیہ الرحمہ۔

۱۱۹- میر محمد قادر علیہ صاحب فرزند میر دلاور علیہ صاحب

۱۲۰- میر محمد شیر علیہ صاحب فرزند میر کاظم علیہ صاحب۔

۱۲۱- میر جاندار علی صاحب فرزند میر جہانگیر علیہ صاحب۔

۱۲۲- میر تہور علیہ صاحب فرزند میر جیون علیہ صاحب۔

۱۲۳- میر محمد علیہ صاحب فرزند تہور علیہ صاحب۔

۱۲۴- میر محمد حسام الدین علی صاحب فرزند میر شمس الدین علی صاحب۔

۱۲۵- میر محمد علیم الدین علی صاحب فرزند میر شمس الدین علی صاحب۔

۱۲۶- میر محمد اکرام الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۲۷- میر محمد عظیم الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۲۸- میر نظام الدین علی صاحب فرزند میر حسام الدین علیہ صاحب۔

۱۲۹- میر علیم الدین علیہ صاحب فرزند محمد کریم الدین علیہ صاحب مرحوم۔

۱۳۰- میر وزیر الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۳۱- میر شمس الدین علی صاحب فرزند محمد کریم الدین علی صاحب مرحوم۔

۱۳۲- میر محمد امداد علی صاحب فرزند میر احمد الدین علی صاحب۔

۱۳۳- میر یاور علی صاحب فرزند ایضاً

۱۳۴- میر کریم الدین علی صاحب فرزند میر پرورش علی صاحب۔

۱۳۵- میر فتح علی صاحب فرزند میر مراد علیہ صاحب مرحوم

۱۳۶- میر قاسم علیہ صاحب فرزند میر فتح علیہ صاحب۔

۱۳۷- میر رحیم الدین علی صاحب فرزند میر ناصر علی صاحب۔

۱۳۸- میر کرامت علی صاحب فرزند میر رحیم الدین علیہ صاحب

۱۳۹- میر دلاور علی صاحب فرزند ایضاً

۱۴۰- میر آصف علی صاحب فرزند میر اعظم علیہ صاحب

۱۴۱- میر محمد فخر الدین علی صاحب فرزند میر عظیم الدین علیہ صاحب علاقہ معلی جاہ۔

۱۴۲- میر نوازش علی صاحب فرزند غفور علیہ صاحب

۱۴۳- میر فیاض علی صاحب فرزند فضل علیہ صاحب

۱۴۴- میر امداد علی صاحب فرزند فیاض علیہ صاحب۔

۱۴۵- میر محبوب علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۴۶- میر کرامت علی صاحب فرزند میر فیروز علیہ صاحب

۱۴۷- میر سبحان علی صاحب فرزند میر کرامت علیہ صاحب

۱۴۸- میر احمد علی صاحب فرزند میر فیروز علیہ صاحب۔

۱۴۹- میر فرخندہ علیہ صاحب فرزند میر احمد علیہ صاحب

۱۵۰- میر سرفراز علیہ صاحب فرزند میر فیروز علیہ صاحب۔

۱۵۱- میر سکندر علی صاحب فرزند میر خورشید علی خان مرحوم

۱۵۲- میر تلاوت علی صاحب فرزند
میر خورشید علی خان مرحوم۔

۱۵۳- میر ہاشم علی صاحب فرزند میر سکندر علی صاحب

۱۵۴- میر ہدایت علی صاحب فرزند
میر سکندر علی صاحب۔

۱۵۵- میر معین الدین علی صاحب فرزند
میر تلاوت علی صاحب۔

۱۵۶- میر کامل علی صاحب فرزند
میر کوارش علی صاحب۔

۱۵۷- میر فیض الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۵۸- خواجہ بہاو الدین علی صاحب
المخاطب بہ نظام الدولہ بہادر۔

۱۵۹- میر تہور علی صاحب فرزند میر نور الدین علیہ صاحب

۱۶۰- میر محبوب علی صاحب فرزند میر تہور علیہ صاحب

۱۶۱- میر یٰسین علیہ صاحب فرزند ایضاً۔

۱۶۲- میر محی الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۶۳- میر اسد علی صاحب نبیرہ میر شمشیر علی صاحب
تعلقہ بسالت جنگ مرحوم[1]

۱۶۴- میر رکن الدین علی صاحب فرزند میر مظفر علیہ صاحب

۱۶۵- میر یوسف الدین علی صاحب فرزند
میر رکن الدین علی صاحب۔

۱۶۶- میر معین الدین علی صاحب فرزند
میر رکن الدین علی صاحب۔

۱۶۷- میر یٰسین علی صاحب فرزند یاور علی صاحب

۱۶۸- میر دلاور علی صاحب فرزند میر یٰسین علیہ صاحب

۱۶۹- میر احمد علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۷۰- میر منور علی صاحب فرزند میر بہادر علی صاحب

۱۷۱- میر محبوب علی صاحب فرزند میر منور علیہ صاحب

۱۷۲- میر دوست علی صاحب فرزند
میر گوہر علیہ صاحب۔

۱۷۳- میر کامیاب علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۷۴- میر فرخ علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۷۵- میر بارک علی صاحب فرزند
میر لیاقت علی صاحب۔

۱۷۶- میر محمد علی صاحب فرزند میر مظفر علیہ صاحب

۱۷۷- میر سرفراز علیہ صاحب فرزند میر فرخ علیہ صاحب

۱۷۸- میر غیاث الدین صاحب فرزند ایضاً۔

۱۷۹ میر شرف الدین علی صاحب فرزند
میر وزارت علیہ صاحب۔

---

[1] خلف حضرت آصف جاہ مغفرت مآب علیہ الرحمۃ۔

۱۸۰- میر فضل علی صاحب فرزند میر قادر علی صاحب
۱۸۱- میر کریم الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔
تعلقہ صلابت جنگ مرحوم [۱]
۱۸۲- میر نثار علی صاحب فرزند میر احمد الدین علی صاحب
۱۸۳- میر سکندر علی صاحب فرزند
میر احمد الدین علیصاحب۔
۱۸۴- میر محمد معین الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۸۵- میر جہانگیر علی صاحب فرزند میر احمد الدین علیصاحب
۱۸۶ میر سلطان علیصاحب فرزند ایضاً۔
۱۸۷- میر فخر الدین علی صاحب فرزند
میر نثار علی صاحب۔
۱۸۸- میر قادر علی صاحب فرزند میر جہانگیر علی صاحب
۱۸۹ میر اکرام الدین علی صاحب فرزند ایضاً
۱۹۰- میر اعظم علی صاحب فرزند میر مراد علیصاحب۔
۱۹۱- میر احمد علیصاحب فرزند ایضاً۔
۱۹۲- میر قاسم علیصاحب فرزند ایضاً۔
۱۹۳- میر راحت علی صاحب فرزند
میر مظہر علیصاحب مرحوم۔
۱۹۴- میر گوہر علی صاحب فرزند میر مظہر علیصاحب مرحوم
۱۹۵ میر مظہر علی صاحب فرزند میر گوہر علی صاحب

۱۹۶- میر بشارت علی صاحب فرزند میر گوہر علیصاحب
۱۹۷- میر محبوب علی صاحب فرزند میر تراب علیصاحب
علاقہ رفیع الدین علی صاحب
۱۹۸- میر مومن علیصاحب فرزند ایضاً۔
۱۹۹- میر شرف الدین علی صاحب فرزند ایضاً
۲۰۰- میر عابد علی صاحب فرزند میر محی الدین علیصاحب
۲۰۱- میر بشیر علیصاحب فرزند میر محمد الدین علیصاحب
۲۰۲- میر شمس الدین علی صاحب فرزند۔
میر نامدار علی صاحب۔
۲۰۳ میر قمر الدین علی صاحب فرزند ایضاً
۲۰۴- میر محبوب علی صاحب فرزند میر فضل علیصاحب
۲۰۵ میر قادر علیصاحب فرزند ایضاً۔
۲۰۶ میر فضل علی صاحب فرزند ایضاً۔
تعلقہ فیروز جنگ مرحوم [۲]
۲۰۷- میر اعظم علی صاحب فرزند میر فخر الدین علی صاحب مرحوم
۲۰۸- میر احمد علی صاحب فرزند ایضاً۔
۲۰۹- میر اکبر علی صاحب فرزند میر شہاب الدین علیصاحب مرحوم
۲۱۰- میر منور علی صاحب فرزند ایضاً۔
۲۱۱- میر محبوب علی صاحب فرزند ایضاً۔
۲۱۲- میر احمد الدین علیصاحب فرزند میر ظہور الدین علیصاحب

[۱] خلف حضرت آصف جاہ مغفرت آب علیہ الرحمۃ [۲] ایضاً۔

۲۱۳- میر کاظم علیصاحب فرزند میر اعظم علی صاحب۔
تعلقہ فریدونجاہ مرحوم عن [1]

۲۱۴- میر اکرام علی صاحب فرزند میر محبوب علی صاحب
تعلقہ ظہیر جنگ فرزند انتظام علی خان رشید جاہ [2]

۲۱۵- میر دلاور علی صاحب فرزند ظہیر جنگ۔

۲۱۶- میر سردار علی صاحب فرزند میر دلاور علیصاحب

۲۱۷- میر یوسف علی صاحب فرزند میر سردار علیصاحب
علاقہ سپہدار جنگ فرزند انتظام علیخان رشید جاہ [3]

۲۱۸- میر روشن علی صاحب فرزند میر منور علیصاحب مرحوم
تعلقہ اکبر جاہ [4]

۲۱۹- میر سعادت علیصاحب فرزند میر دارا ب علیصاحب مرحوم

۲۲۰ میر ممتاز علی صاحب فرزند میر دارا ب علیصاحب مرحوم

۲۲۱- میر دارا ب علیصاحب فرزند میر سعادت علیصاحب

۲۲۲ میر سبحان علی صاحب فرزند ایضاً۔
تعلقہ جہاندار جاہ [5]

۲۲۳- میر لیاقت علیصاحب فرزند میر رستم علیصاحب۔

۲۲۴ میر یاور علی صاحب فرزند
میر نوازش علی صاحب۔

۲۲۵- میر قادر علی صاحب نبیرہ نوازش علیصاحب۔

۲۲۶ میر کنور علی صاحب فرزند میر یاور علیصاحب

۲۲۷- میر ولایت علی صاحب فرزند
میر ظفر علی صاحب۔

۲۲۸- میر نظام الدین علی صاحب فرزند ایضاً

۲۲۹- میر آصف علی صاحب فرزند
میر جمشید علی صاحب۔

۲۳۰ میر شجاعت علی صاحب فرزند ایضاً۔

۲۳۱ میر رسالت علی صاحب فرزند
میر واحد علی صاحب۔
تعلقہ رئیس الملک مرحوم عن [6]

۲۳۲ میر جہانگیر علیصاحب فرزند میر عابد علیصاحب مرحوم۔

صدر تختہ اخراجات عدالت بابتہ ۱۳۱۵ف ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

نمبر شمار	ابواب سر تعداد اسمار	تعداد رستم	نمبر شمار	ابواب سر تعداد اسمار	تعداد رستم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
	مجلس عالیہ عدالت۔		۲	اراکین۔ ۴	عـــ [5]
۱	میر مجلس۔ ۱	للوعـــ [5]	۳	مفتی۔ ۱	عـــ [6]

[1] خلف حضرت نظام علیخان نظام الملک غفران مآب علیہ الرحمہ [2] ایضاً [3] ایضاً [4] ایضاً [5] ایضاً [6]

نمبر	ابواب معہ تعداد اسمار	تعداد رقم
۱	۲	۳
۴	رجسٹرار	۱ سمہ ۳
۵	مددگار رجسٹرار۔	۱ سمہ ۲
۶	وکلاء۔	۳ سمہ
۷	اہلکاران۔	۶۲ الف ۱
۸	چپراسیان وغیرہ۔	۶۲ سمہ ۳
۹	عمارتیہ مطبع مجلس۔	۹ ۲ الف ۱
۱۰	الونس۔	الف ۱
۱۱	صادر بموجب تقرر۔	سمہ ۲
۱۲	ابواب مشترکہ۔	۱ ۲
۱۳	ابواب متفرقہ۔	سمہ ۳ ایک لاکھ
	میزان مجلس عالیہ عدالت عدالت دیوانی بلدہ۔	۱ ۲
۱۴	ناظم اول۔	۱ سمہ ۳
۱۵	ناظم دوم وسوم۔	۲ سمہ ۲
۱۶	اہلکاران وغیرہ۔	۳۲ ۲ الف ۱
۱۷	چپراسیان وغیرہ۔	۳۸ سمہ ۲
۱۸	الونس۔	۲ الف ۱
۱۹	صادر بموجب تقرر۔	۲ الف ۱
۲۰	ابواب مشترکہ۔	سمہ ۳

نمبر	ابواب معہ تعداد اسمار	تعداد رقم
۱	۲	۳
۲۱	ابواب متفرقہ۔	۱ الف ۱
	میزان عدالت دیوانی بلدہ	۱ سمہ عان
	عدالت فوجداری بلدہ۔	
۱	ناظم اول۔	۱ سمہ ۳
۲	ناظم دوم وسوم۔	۲ سمہ ۲
۳	اہلکاران وغیرہ۔	۱۸ سمہ ۲
۴	چپراسیان۔	۲۲ الف ۱
۵	الونس۔	۱ الف ۱
۶	صادر بموجب تقرر۔	۱ الف ۱
۷	ابواب مشترکہ۔	۱ ۲
۸	ابواب متفرقہ۔	۱ ۲
	میزان فوجداری بلدہ۔	۱ الف ۱
	دار القضاء بلدہ۔	
۱	ناظم۔	۱ سمہ ۱
۲	مددگار۔	۱ الف ۱
۳	اہلکاران وغیرہ۔	۱۲ سمہ ۲
۴	چپراسیان وغیرہ۔	۲۲ الف ۱
۵	الونس۔	۱ سمہ
۶	صادر بموجب تقرر۔	سمہ ۳

۱۰	ابواب معہ تعداد اسماء	تعداد دوستم	۱۰	ابواب معہ تعداد اسماء	تعداد اوستم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۷	ابواب مشترکہ۔	ماہ بعہ	۴	چپراسیان۔ ۳۳	اعہ صابعہ
	میزان دار القضا بلدہ۔	یعہ ۱۷ لعہ	۵	الونس۔	معہ ۱۷ لعہ
	اسپشل مجسٹریٹ ڈکٹی۔		۶	صادر بموجب تقریر۔	اعہ صالعہ
۱	مجسٹریٹ۔ ۱	معہ مالعہ	۷	ابواب مشترکہ۔	۱۷ لعہ
۲	اہلکاران۔ ۳	الصالعہ	۸	ابواب مختصہ۔	صالعہ
۳	چپراسیان۔ ۵	الاعہ	۹	میزان عدالتہائے اسمات۔	۲۷ لعہ
۴	الونس۔	اعہ ۱۷ لعہ	۱۰	عدالت ہائے فوجداری	
۵	صادر بموجب تقریر۔	اعہ معہ		اضلاع و تعلقات	
۶	ابواب مشترکہ۔	سعہ۔۔	۱	خمس و ربع حصہ تنخواہ اول تعلقداران	یعہ
۷	ابواب مختصہ۔	ماعہ	۲	خمس حصہ تنخواہ دوم تعلقداران	اعہ سالعہ
۸	میزان اسپشل مجسٹریٹ۔	یعہ مالعہ	۳	〃 〃 〃 سوم تعلقداران	یعہ الاعہ
	اسپشل مجسٹریٹ دریافت تعلقہ		۴	مددگاران اضلاع صوبہ ورنگل	اعہ صعہ
	یورپین و امریکن۔		۵	خمس و ربع حصہ تحصیلداران	لعہ ۱۷ لعہ
۱	الونس عملہ اسپشل مجسٹریٹ۔	مالعہ	۶	عملہ۔ ۱۲۰	یعہ ۱۷ لعہ
	عدالتہائے اسمات۔		۷	ملازمین ایضاً۔ ۶۰	لعہ ۱۷ لعہ
۱	نظام صوبہ اورنگ آباد و گلبرگہ ۲	صعہ	۸	اہلکاران عدالتہائے فوجداری	سعہ
۲	صدر مددگار صوبہ ورنگل ۱	سعہ لعہ		دوم تعلقداران۔ ۲۱	
۳	اہلکاران صوبہ اورنگ آباد	یعہ لعہ	۹	〃 〃 سوم تعلقداران۔ ۲۲۰	سعہ ۷ لعہ
	و گلبرگہ و ورنگل۔ ۴۲		۱۰	〃 تحصیلداران۔ ۱۱۱	لعہ صعہ

نمبر شمار	ابواب معہ تعداد اسمار	تعداد رقم
۱	۲	۳
۱۱	الونس۔	اصالہ ۵
۱۲	صادر بموجب تقرر۔	سمالہ ۵
۱۳	ابواب مشترکہ۔	سمالہ ۵
۱۴	ابواب متفرقہ۔	عصالہ ۵
	میزان عدالتہائے فوجداری	۵ لاکھ ۵
	اضلاع و تعلقات۔	
	عدالتہائے دیوانی اضلاع	
	و تعلقات، ۔	
۱	نظار عدالتہائے دیوانی اضلاع	۱۷ لاکھ ۵
	(صدر منصفی) ۱۲	
۲	منصفان تعلقات۔ ۱۵	عصالہ ۵

نمبر شمار	ابواب معہ تعداد اسمار	تعداد رقم
۱	۲	۳
۳	اہلکاران عدالتہائے	۱۷ لاکھ ۵
	دیوانی اضلاع ۸۱	
۴	چپراسیان عدالتہائے	سمالہ ۵
	دیوانی اضلاع ۴۶	
۵	اہلکاران منصفین تعلقات ۶۰	عصالہ ۵
۶	چپراسیان منصفین۔ ۴۵	سمالہ ۵
۷	الونس۔	اصالہ ۵
	میزان عدالتہائے دیوانی	۵ لاکھ ۵
	اضلاع و تعلقات۔	
۱	واپسی۔	۱۷ لاکھ ۵
	صدر میزان عدالت۔	۵ لاکھ ۵

امتحان وکالت وجوڈیشل

سنہ ۱۲۹۳ف کے قبل امتحان وکالت باقاعدہ مقرر نہ تھا بلکہ بعض اشخاص کی درخواست پر سرسری طور پر انکی لیاقت کا اندازہ کرکے اول درجہ کی سند دیجایا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک کثیر تعداد ایسے وکلاء کی اسوقت بھی موجود ہے جب سنہ ۱۲۹۳ف میں باقاعدہ طور پر امتحان وکالت اور جوڈیشل قایم ہوا ہے تو اسوقت سے سالانہ امتحان مقرر ہوا۔ اور تین درجہ یعنی درجہ اول درجہ دوم۔ درجہ سوم قرار پائے۔ درجہ اول اور درجہ دوم کی کتابیں بھی ایک ہی اور پرچے بھی ایک ہی ہوتے تھے۔ صرف فیس میں فرق تھا اور نمبر محصلہ کے حساب سے کامیابی کی سند باعتبار درجہ دیجایا کرتی۔ اور درجہ سوم کے پرچے علیحدہ

مرتب ہوئے تھے۔ اور کتابین بھی بہ نسبت درجہ اول کے کم تھے۔ ان تینون درجون کے امیدوارونکو ہر پرچہ مین نمبر مقررہ حاصل کرنا ہوتے تھے۔ اگر ایک پرچہ مین بھی نمبر مقررہ سے کم نمبر حاصل کرے تو وہ فیل کر دیا جاتا تھا۔ اور دوسرے سال از سر نو امتحان دینے کی ضرورت ہوتی تھی۔ یہہ امتحان ہر سال مجلس عالیہ عدالت مین ہوا کرتے تھے صرف درجہ سوم کا امتحان سمات ہوتا تھا۔ جو ۱۹ آذر ۱۳۱۵ف بہ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ کو مجلس عالیہ عدالت سے حکم ہوا کہ امتحان وکالت درجہ سوم مجلس عالیہ عدالت مین بھی ہوا کرے گا۔ اُسوقت سے اِسوقت تک ہر سال ماہ بہمن مین ہوتا ہے درجۂ اول کی فیس داخلہ ۵۰ روپیہ اور درجۂ دوم کی ۴۰ روپیہ اور درجہ سوم کی ۳۰ روپیہ مقرر ہے اور سالانہ سند کا تجدید کرانا ضروری ہے جس مین وکلا درجہ اول سے ۱۰ روپیہ اور درجۂ دوم سے ۵ روپیہ اور درجہ سوم سے ۳ روپیہ فیس لی جاتی ہے۔ اور یہہ فیس دو ماہ قبل داخل کرنا ہوتی ہے ۱۲۹۵ف اور ۱۲۹۸ف مین اُن طلبا کا امتحان جو صرف زبان مرہٹی جانتے تھے اُنکا امتحان زبان مرہٹی مین لیا گیا۔ اور درجۂ اول و درجۂ دوم کی سندین دی گئین تھین جو تختہ سے ظاہر ہے۔

جوڈیشل کے بھی دو درجہ مقرر ہین ایک اعلی اور ایک ادنی۔ اس مین وہ کل کتب قانونی امتحان وکالت داخل ہین۔ اور علاوہ اسکے فیصلہ نویسی اور زبان ملکی مین بھی امتحان لیا جاتا ہے اور باعتبار مضامین چار حصے رکھے گئے ہین۔ ان چار حصون مین سے کسی حصہ مین کامیابی کے نمبر آجائین اور کسی حصہ مین فیل ہو جائے تو اُس کو دوبارہ صرف فیل شدہ حصہ مین امتحان دینا ہوتا ہے۔ اور کل حصون کی کامیابی پر باعتبار نمبر مجموعہ بہ اعلی اور ادنی کی سند دیجاتی ہے۔ اس مین ایک یہہ سہولیت ہے کہ اگر کوئی شخص درجۂ اعلی یا ادنی مین کامیاب ہو جائے تو وہ وکالت درجۂ اول کی سند بھی لے سکتا ہے۔ اسکی فیس داخلہ ۵۰ روپیہ مقرر ہے۔ اور ہر سال ماہ اسفندار مین بمقام مجلس عالیہ عدالت ہوا کرتا ہے۔

اِن ایام مین بھی باوجود قواعد اور دستور العمل امتحان وکالت درجہ اول سے مستثنی کر دئے گئے۔ اور درجۂ اول کی سندین بلا امتحان اور بلا آزمایش ملا کی ہین اسیطرح امتحان جوڈیشل مین بھی اکثر اشخاص مستثنی کئے گئے جب قانون وکلار کا نفاذ ہوا تو وکالت درجہ اول کی استثنار کا قاعدہ موقوف ہوا لیکن امتحان جوڈیشل مین

اسوقت تک لوگ مستثنی کردئے جاتے ہین جسکو دفعہ ۹ قانون وکلا رسند دوامی بھی مل سکتی ہے۔

سنہ ۱۹ء مین جب قانون وکلا رنافذ ہوا ہے تو سب دفعہ (۵) ایک اکلاس بھی قایم ہوا اور مولوی سید غوث علی صاحب وکیل۔ اور راے بیجناتھ صاحب ایم۔ اے بکچرار مقرر ہوئے۔ اب اس قانون کی رو سے کوئی شخص درجہ اول یا درجہ دوم کی وکالت کا امتحان نہین دیسکتا ہے جب تک وہ دو سال لاکلاس مین لکچر نہ سن لے اور وہان سے سند نہ حاصل کرے۔ ذیل مین ایک تختہ وکلا درجہ اول درجہ دوم و مسوم اور سند دوامی کا سنہ وار درج ہے۔

الغرض بہولت امیدواران وکالت بغرض وکلا رنامی گرامی نے قانونی کمیٹیان بھی قایم کر رکھی ہین جہان روزانہ وقت مقررہ پر لکچر دیا جاتا ہے اور سنا جاتا ہے۔ ان کمیٹیو مکو شرکا دو فیس ماہانہ لی جاتی ہے اور امتحان بھی ہوا کرتا ہے۔ ان کمیٹیو مین سب سے پہلی کمیٹی مولوی ابراہیم علیصاحب وکیل درجہ اول کی کمیٹی نہایت ہی مشہور ہے اور اسمین جس محنتی سے پڑھائی ہوتی ہے وہ عام طور پر مشہور ہے اور ایک کثیر تعداد آپ کے شاگردون کی سالانہ سرکاری امتحان مین پاس ہوا کرتی ہے۔ اسوقت تک اندرون و بیرون بلدہ مین جو قانونی کمیٹیان قایم ہوئی ہین اسکا تختہ ذیل مین درج ہے۔

نمبر شمار	نام اجرا کنندہ کمیٹی	نمبر شمار	نام اجرا کنندہ کمیٹی	مقام
۱	۲	۳	۲	۳
۱	مولوی خورشید احمد صاحب وکیل	افضل گنج	۷ مولوی سید اسد اللہ صاحب وکیل	افضل گنج
۲	مولوی سید عبد الرزاق صاحب وکیل	دار الشفاء	۸ مولوی سید تاج الدین صاحب "	جوہری گلی۔
۳	مولوی محمد شرف الدین صاحب "	شکر کوٹھہ	۹ مسٹر بابو راؤ صاحب "	مہاراج گنج۔
۴	مولوی حکیم محمود علی صاحب "	بیلہ پورہ	۱۰ مولوی قادر حسین صاحب "	بیرون دروازہ
۵	مولوی بسم اللہ خان صاحب "	"		چادر گھاٹ۔
۶	مولوی ابراہیم علیصاحب "	بازار کوکہ	۱۱ مولوی ابراہیم خان صاحب "	سلطان شاہی

لہ یہ کمیٹی سنہ ۱۸۷۳ء مین قایم ہوئی اور سب سے پہلی قانونی کمیٹی تھی۔

نتیجہ کامیاب شدہ وکالت ممالک محروسہ سرکار عالی۔

نمبر شمار	سنہ فصلی	تعداد مدارج				تعداد مرتبہ کامیابی	تعداد مرتبہ حاضری	کیفیت
		اول	دوم	سوم	جملہ			
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱	سنہ ۱۲۹۳ ف	۱۳	۰	-	۱۳	۰	۱۳	
۲	سنہ ۱۲۹۴ ف	۱۸	-	-	۱۸	۰	۱۸	
۳	سنہ ۱۲۹۵ ف	۳	۳۴	۶۵	۱۰۲	۰	۱۰۲	درجہ دوم ۳۴ — درجہ سوم ۶۵
۴	سنہ ۱۲۹۶ ف	۸	۵۵	۵۱	۱۱۴	۰	۱۱۴	اردو ۲۸ مرہٹی ۶ — اردو ۳۰ مرہٹی ۳۵
۵	سنہ ۱۲۹۷ ف	۱	۵	۰	۶	۱	۷	
۶	سنہ ۱۲۹۸ ف	۳۴	۶۲	۱۳۴	۲۳۰	۰	۲۳۰	درجہ اول ۳۴ — درجہ دوم ۶۲
۷	سنہ ۱۲۹۹ ف	۲۶	۴۹	۴۴	۱۱۹	۳	۱۲۲	درجہ سوم ۱۳۴ — اردو ۵۴ مرہٹی ۸
۸	سنہ ۱۳۰۰ ف	۴	۱۴	۴۴	۶۲	۱۰	۶۳	اردو ۱۰۵ مرہٹی ۲۹
۹	سنہ ۱۳۰۱ ف	۳	۱	۴۷	۵۱	۹	۶۰	
۱۰	سنہ ۱۳۰۲ ف	۴	۱۳	۶۳	۸۰	۳	۸۳	
۱۱	سنہ ۱۳۰۳ ف	۴	۷	۳۶	۴۷	۰	۴۷	
۱۲	سنہ ۱۳۰۴ ف	۶	۱۵	۸۶	۱۰۷	۱	۱۰۸	
۱۳	سنہ ۱۳۰۵ ف	۸	۲۰۰	۱۶۰	۱۸۸	۲	۱۹۰	
۱۴	سنہ ۱۳۰۶ ف	۸	۵۷	۸۶	۱۵۱	۱	۱۵۲	
۱۵	سنہ ۱۳۰۷ ف	۴	۴۴	۷۲	۱۲۰	۰	۱۲۰	
۱۶	سنہ ۱۳۰۸ ف	۰	۳	۳۵	۳۸	۱	۳۹	
۱۷	سنہ ۱۳۰۹ ف	۴	۲	۱۵	۲۱	۳	۲۳	

نشان سلسلہ	سنہ فصلی	تعداد مدارج				تعداد مستغیثوں کی	جرائم مجموعہ	کیفیت
		ادل	دوم	سوم	جملہ			
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱۸	سنہ ۱۳۱۰ ف	۴	۱۶	۴۵	۶۵	۴	۶۹	
۱۹	سنہ ۱۳۱۱ ف	۱	۳	۳۶	۴۰	۱	۴۱	
۲۰	سنہ ۱۳۱۲ ف	۱	۲	۶۸	۷۱	۱	۷۳	
۲۱	سنہ ۱۳۱۳ ف	۴	۳	۱۸۵	۱۹۲	۳	۱۹۵	
۲۲	سنہ ۱۳۱۴ ف	۰	۳	۲۳۳	۲۳۶	۸	۲۴۴	
۲۳	سنہ ۱۳۱۵ ف	۰	۰	۳۶۴	۳۶۴	۴	۳۶۸	
۲۴	سنہ ۱۳۱۶ ف	۱	۱	۱۶۱	۱۶۳	۵	۱۶۸	
۲۵	سنہ ۱۳۱۷ ف	۰	۰	۳۶	۳۸	۷	۴۳	
	میزان ۱۳۰۸ ف	۱۵۹	۴۰۹	۲۰۶۶ ۲۳۷	۲۶۳۴ ۱۶۷۱	۵۸	۲۶۹۲	

کوتوالی

فصل ۳

نواب سالار جنگ اول کی وزارت کے قبل سرکار عالی مین کوئی باقاعدہ پولیس نہین تھی۔ ملک کے مختلف حصص کا انتظام عہدہ داران مال پر منحصر تھا۔ جب سنہ ۱۲۸۲ف مین پہلی ضلع بندی عمل مین آئی ہے۔ تو اسوقت ایک باقاعدہ کوتوالی کی جمعیت مقرر کرکے عہدہ داران مال کے تحت مین دیدیا گیا تھا لیکن اسکا نتیجہ اطمینان بخش نہ ثابت ہوا۔ ۲۶ رجب سنہ ۱۲۸۶ف کو محکمہ صدر المہام کوتوالی قایم کیا گیا۔ اور نواب شمشیر جنگ صدر المہام کوتوالی مقرر ہوئے اور پورا اقتدار دیا گیا۔ قدیر جنگ بہادر معتمد اور چھمار ریڈی مددگار معتمد ہوئے اور ہر صوبہ کے لیے ایک صدر مہتمم مقرر کیا گیا۔ مگر سنہ ۱۳۰۱ف مین یہ عہدہ برخاست کیا گیا اور ایک انسپکٹر جنرل یعنی ناظم کوتوالی اضلاع کا تقرر عمل مین آیا۔ اور صدر المہام کا لقب معین المہام صیغۂ پولیس سے بدلدیا گیا ضلع کی پولیس تعلقدارن اضلاع کے ماتحت کردی گئی۔ اور مہتمم کوتوالی ضلع اُن کے مددگار قرار پائے

کوتوالی اضلاع

نظامت کوتوالی اضلاع پر ۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو کرنل سی پیس لڈلو صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ کا تقرر ہوا۔ ان کے بعد ۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۴ھ کو مسٹر اسمتھ سی۔ ہنکین سی۔ آئی۔ ای کا تقرر ہوا۔

اقسام پولیس

سرکار عالی مین ۵ قسم کی پولیس ہے یعنی پولیس علاقہ خالصہ۔ پولیس علاقہ صرف خاص۔ پولیس جاگیرات ویاسگاہ۔ ریلوے پولیس۔ خفیہ پولیس۔

صین المہام

۱۹ شوال سنہ ۱۳۰۱ھ کو نواب فخر الملک بہادر معین المہام کوتوال مقرر کیے گئے اُس کے بعد ۲۰ رجب سنہ ۱۳۰۲ھ کو نواب شہاب جنگ افتخار الملک بہادر کا تقرر عمل مین آیا۔

کوتوالی بلدہ

بلدہ مین بھی اُس انتظام کے ساتھ پولیس مین وسعت دی گئی اور انتظام باضابطہ کیا گیا۔ اس سے پہلے یعنی عنایت حسین خان صاحب کوتوال کے عہد تک اندرون بلدہ اور بیرون بلدہ کے علیحدہ علیحدہ کوتوال تھے۔ مگر ۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو جب نواب اکبر الملک کا تقرر کوتوالی بلدہ پر ہوا۔ تو اُس وقت سے ایک ہی کوتوال کے تحت بیرون بلدہ بھی کر دیا گیا۔ بعد انتقال نواب اکبر الملک بہادر مرحوم نواب سلطان یار جنگ بہادر کا تقرر ۲ صفر سنہ ۱۳۲۳ھ کو عمل مین آیا۔

تعلق محکمہ

مولوی امین الدین خان معتمد کے زمانہ مین معتمد مدار المہام علاقہ عدالت و کوتوالی کا ایک ہی دفتر تھا۔ مہاراجہ نرندر پرشاد بہادر پیشکار و منصرم مدار المہام کے زمانہ مین کوتوالی کا دفتر معتمدی عدالت سے علیحدہ کر کے جداگانہ قائم ہوا۔ اور معتمدی کوتوالی پر سردار دلیر جنگ مقرر ہوئے۔ حسب جریدہ ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۱ھ کوتوالی کا دفتر ہوم آفس مین شریک کیا گیا۔ لیکن تھوڑی ہی دنون کے بعد پھر معتمدی عدالت مین شامل کیا گیا۔

سیٹی پولیس

۲ صفر سنہ ۱۳۰۲ھ کو پلٹن افغان سیٹی پولیس کا تقرر عمل مین آیا۔ اور اسی سال اسکا پہرہ چارمینار پر مقرر ہوا۔

۱۸ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۹ھ کو کپتان بورڈن مددگار کوتوالی بلدہ کے عہدہ کا نام پرنسپل اسسٹنٹ کوتوال رکھا گیا۔ ۲۲ رمضان سنہ ۱۳۱۱ھ سے اعلیحضرت کی سواری مبارک کے روبرو پولیس کا سوار رہنے لگا۔ سب سے پہلے جس سوار کو سواری مبارک کے اسکارٹ مین شریک ہونیکا شرف حاصل ہوا۔ وہ میر قاسم علی تھا۔

۲۲ رمضان سنہ ۱۳۱۹ھ سے پولیس ٹریننگ اسکول کا افتتاح بلدہ مین ہوا۔ یہہ اسکول بغرض تعلیم و ترتیب عہدہ داران کوتوالی اضلاع و امیدواران پولیس قایم کیا گیا۔ اسکول مذکور حیدرآباد بہوزمادن مین منتقل ہے

حسب فرمان اعلیحضرت قدر قدرت ذریعہ رسالہ نشان (۵۵۹) ۱۴ خورداد ۱۳۱۷ف (صیغہ کوتوالی) حکم صادر ہوا کہ دروازہ پل انصلگنج دروازہ پل قدیم۔ دروازہ یاقوت پورہ۔ دروازہ چادر گھاٹ شب کو کھلے رہا کریں۔

فہرست کوتوال بلدہ

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ تنزل	نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ تنزل
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	حکیم بادشاہ	عہد نواب نظام علیخان	.	۸	محمد سعید حسینی خواجہ سرا[۵۵]	.	.
۲	شمشیر جنگ منصرم[۵۱]	.	.	۹	نواب غالب الدولہ نائب	۸ صفر ۱۲۷۰ھ	.
۳	منل جان	.	.	۱۰	نبیرۂ ظفر الدولہ	۲۱ شعبان ۱۲۷۰ھ	.
۴	حسن علیخان طالب الدولہ[۵۲]	عہد سکندر جاہ	۱۹ محرم ۱۲۶۴ھ	۱۱	زور آور جنگ	.	۱۵ شعبان ۱۲۸۹ھ
۵	محمد وزیر جمعدار[۵۳]	۱۹ محرم ۱۲۶۴ھ		۱۲	عنایت حسین خان بہادر[۵۶]	۲ ربیع الاول ۱۲۹۱ھ	۸۔ ج ۲ ۱۳۰۱ھ
۶	فضل الدین خان	۱۲ ذیحجہ ۱۲۶۷ھ	۱۴ صفر ۱۲۶۱ھ	۱۳	نواب اکبر الملک[۵۷]	۸ جمادی دوم ۱۳۰۱ھ	۲ صفر ۱۳۲۳ھ
۷	حسن علیخان طالب الدولہ[۵۴]	۱۴ صفر ۱۲۶۸ھ	۲۴۔ ربیع آ ۱۲۶۹ھ	۱۴	نواب فدوی علی سلطان یاور جنگ بہادر[۵۸]	۲۔ صفر ۱۳۲۳ھ	.

[۵۱]۔ عالیجاہ کے معرکہ میں مقتول ہوئے۔ [۵۲]۔ ان کے زمانہ سے پہلے ۵۔ ربیع الاول ۱۲۶۳ھ کو ۳۰ جولائی سے بلدہ میں ناکہ جات کا انتظام ہوا۔ [۵۳] یہ بسبب قتل بستی صاحب و مرزا احباس ۱۹ اشخاص کے خدمت سے علیحدہ کیے گئے [۵۴]۔ دوبارہ خدمت کوتوالی سے سرفراز ہوئے۔ ایک رقم سرپیچ عنایت ہوا۔ [۵۵]۔ یہ شخص طالب الدولہ کا پیش دست تھا۔ اور طالب الدولہ کا فرزند ۱۱ سالہ اسکی حفاظت میں تھا۔ [۵۶]۔ وظیفہ ہوا۔ آپ ۱۹ رمضان ۱۲۸۷ھ کو زور آور جنگ کوتوال کی نیابت میں مقرر ہوئے تھے۔ [۵۷]۔ بعہدہ کوتوالی انتقال ہوا [۵۸]۔ بوجہ علالت نواب اکبر الملک بہادر ۲۰ رمضان ۱۳۲۲ھ کو منصرم ہوئے۔

تختہ اخراجات علاقہ کوتوالی بلدہ بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
کوتوال۔ ۱	معہ ۱۲۰	دفعداران۔ ۲۶۷	۳۸۰۰	کرایہ مکان۔	۱۲۰
مددگاران۔ ۲	معہ ۶۰۰	جوانان۔ ۲۱۳۴	۱۲۸۰۰	محفوظ۔	۱۵۰۰
عملہ وغیرہ۔ ۴۷	۱۲۰۰	قواعدا موزان۔ ۴	۶۰۰	صادر بموجب تقرر وغیرہ۔	۱۰۰۰
صادر بموجب تقرر	۱۰۰۰	ملازمین متفرق۔ ۶۴	۱۰۰۰	میزان دواہل پولیس ۳۲۳	۱۰۰۰
ابواب منتصہ۔	۳۰۰۰	کاریگر فائر انجن۔ ۱	۳۰۰	عودب ۱۰۰	۳۰۰
ابواب مشترکہ۔	۱۵۰۰	الونس صدرامینان وغیرہ	۶۰۰	سواران ۷۵	۱۲۰۰
الونس۔	۵۰۰	صادر بموجب تقرر	۱۲۰۰	میزان جمعیت ۰	معہ ۱۲۰۰
میزان ذیلی محکمہ کوتوالی	۱۰۰۰	مشترکہ۔	۳۰۰	خفیہ پولیس۔	
بلدہ۔ ۵۰		منتصہ۔	۱۵۰۰	صدرامین۔	۱۲۰۰
جنرل پولیس		میزان جنرل پولیس ۲۶۵۲	۱۳۲۶۰۰	امین۔	۱۵۰۰
سرکردگان۔ ۳	۱۸۰۰	جمعیت رواہل پولیس		جمعداران۔ ۴	۱۲۰
عملہ سرکردگان۔ ۲	۱۲۰۰	کمانڈنگ آفسر ۱	۱۲۰۰	دفعداران ۴	۱۲۰۰
عملہ صدرامینان۔ ۱۶	۱۲۰۰	منشی۔ ۱	۱۲۰۰	جوانان ۲۰	۱۲۰۰
عملہ امینان۔ ۴۲	۱۲۰۰	عہدہ داران تحت ۵۵	۱۲۰۰	منشی۔	۱۲۰۰
صدرامینان۔ ۹	۱۲۰۰	جوانان۔ ۲۳۴	۱۲۰۰	الونس	۱۲۰۰
امینان ۲۲	۱۲۰۰	ملازمین متفرق ۳۲	۱۲۰۰	صادر	۱۲۰۰
جمعداران ۸۸	۱۲۰۰	الونس۔	۱۲۰۰	کرایہ مکان :	۱۲۰۰

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
میزان خفیہ پولیس ۲۸	۴۷۱	پولیس جمادی زید	۴۷۱		
مجلس نظام دوامی ۳	۴۷۱	میزان پولیس ۳۲۶۱	۴۷۱		

تختہ اخراجات کوتوالی اضلاع سرکار عالی بابتہ ۱۳۱۵ف

		اضلاع		ابواب مشترکہ	
محکمہ انسپکٹر جنرل		مہتمان و مددگاران ۱۵	۱۷۱	ابواب مختصہ	۱۷۱
انسپکٹر جنرل ۱	۱۷۱	ہیڈ کوارٹر انسپکٹران ۱۶	۱۷۱	میزان اضلاع ۹۱۱۰	۱۷۱
مددگاران ۴	۱۷۱	سرکل انسپکٹران ۳۵	۱۷۱	خفیہ پولیس اضلاع	
عملہ دفتر نظامت ۴۳	۱۷۱	سب انسپکٹران ۱۰۱	۱۷۱	مہتمم ۱	۱۷۱
عملہ انٹروپامٹری ۵	۱۷۱	ہیڈ کانسٹبل ۸۹۲	۱۷۱	سب انسپکٹران ۸	۱۷۱
اہلکار ہنگامی ۱	۱۷۱	کانسٹبل ۷۶۷۲	۱۷۱	ہیڈ کانسٹبل ۱۱	۱۷۱
ملازمین ۱۵	۱۷۱	جمعداران و سواران ۱۵	۱۷۱	کانسٹبل ۵۵	۱۷۱
الونس	۱۷۱	وفعداران سواران ۱۵	۴۷۹	الونس	۱۷۱
صادر بموجب تقرر	۱۷۱	سواران ۳۴۹		صادر بموجب تقرر	۱۷۱
ابواب مشترکہ	۱۷۱	الونس	۱۷۱	ابواب مختصہ	۱۷۱
ابواب مختصہ	۱۷۱	صادر بموجب تقرر	۱۷۱	میزان خفیہ پولیس ۷۵	۱۷۱
میزان محکمہ انسپکٹر جنرل ۶۹	۱۷۱				

۱۷۱ تنخواہ ۔ ۱۷۱ کلدار کنٹرو بیوشن ماہ ۱۷۱ کسینج ماہ ۱۷۱ ٹبادن حالی و کلدار ۱۷۱ عہ ۱۷۱

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
جمعیت ہیڈ کوارٹر ۱۶۱ الونس۔	۱۷۷۰	رمومن آباد وغیرہ۔		نجبار۔ ۲۱	۱۰۸۰
صادر بموجب تقرر۔	۵۸۰	محرر و نویسندہ۔ ۷	۱۸۵	الونس۔	۳۷۷۰
میزان جمعیت ہیڈ کوارٹر ۱۶۱	۱۱۵۵۰	نائب امین۔ ۳	۱۲۰	صادر بموجب تقرر	۵۸۰
کوتوالی سرحدات		جمعدار ان۔ ۴	۱۵۵۰	ابواب مشترکہ۔	۱۲۰
انسپکٹر ہیڈ کانسٹبل و	۱۰۱۲۰	دفعدار ان۔ ۶	۲۳۱۰	ابواب مختصہ۔	۳۳۱۰
کانسٹبل وغیرہ ۱۴۹۔		جوانان۔ ۷۲	۲۷۰۰	میزان نجبار ۳۸	۱۴۵۰۰
سواران۔ ۱۰	۱۰۸۰	الونس۔	۱۷۷۰	برقندازان	
تنخواہ گچکی گھاٹ وغیرہ ۱۷	۱۲۷۰	صادر بموجب تقرر	۵۸۰	ڈپٹی انسپکٹران ۲	۱۲۰
جوانان غارہائے آہنٹہ ۴	۱۵۰	میزان کوتوالی۔	۱۳۰۰	دفعداران۔ ۵	۱۲۰
جوانان بہیل متعینہ ابڑ	۱۵۰	ہنگولی رمومن آباد		جوانان۔ ۶۲	۲۳۲۰
وجالنہ۔		وغیرہ۔ ۹۲۔		سقہ۔ ۱	۱۵۰
الونس۔	۱۵۰	ٹھگی وڈکیتی		الونس۔	۱۵۰
صادر بموجب تقرر	۱۵۰	مددگار ناظم کوتوالی	۱۷۷۰	ابواب مختصہ۔	۱۷۷۰
ابواب مشترکہ	۱۰۰	اہلکاران ۶	۱۸۵	میزان برقندازان	۱۰۰
ابواب مختصہ۔	۱۰۰	الونس۔	۱۸۵	میزان ٹھگی وڈکیتی۔ ۱۱۵	۱۲۱۰
میزان کوتوالی	۱۷۷۰	نجبار		کوتوالی سڑک بہونگیر	
سرحدات ۱۷۰		انسپکٹران ۵	۱۷۷۰	ہیڈ کانسٹبل۔ ۴	۱۲۰
کوتوالی جالنہ و ہنگولی		ڈپٹی انسپکٹران ۴	۱۰۸۰	کانسٹبل۔ ۴۴	۳۳۱۰
		دفعداران۔ ۸	۱۲۰	الونس۔ ۰	۱۵۰

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
صادر بموجب تقرر	۱۸۱۵	عملہ و ملازمین متفرق ۳۶	۱۷۱۵	ٹریننگ اسکول ۲	۲۵۰
میزان کوتوالی	۱۴۵۱۵	الونس	۱۸۲۰	میزان کوتوالی اضلاع	۱۸۲۰
سڑک بھونگیر ۴۸		صادر بموجب تقرر	۱۴۵۰	۱۱۰۴۳	
جمعیت سکھان		ابواب مختصہ۔	۱۴۵۰	میزان کوتوالی دیہات اسکین غیرہ	۱۴۵۰
سواران ۱۰۳	۱۴۵۰	میزان جمعیت سکھان ۱۱	۱۸۱۰	صدر میزان کوتوالی بلدہ	۱۸۱۰
پیدل ۹۶۱	۱۸۱۰	جمعیت و اہل اضلاع ۱۰۱	۱۷۱۰	و اضلاع ۱۴۳۰۴۰۔	

محابس و دار الطبع سرکار عالی۔

فصل ۴ محبس

پہلے بلدہ مین ۳ محبس قدیم طریقہ پر تھے۔ ایک بیگم بازار۔ اور دوسرا سلطان شاہی۔ اور تیسرا محبس طالب الدولہ کوتوال کے مکان مین تھا جبکہ کوٹرہ کا محبس تیار ہونیکے چند سال بعد ان تینون محبسونکے قیدی صدر محبس مین بھیجدیے گئے۔ اور اب وہی محبس ہے۔ اس مین خیمہ۔ وردیان۔ قالین ہمہ اقسام لنگیان کمربند۔ فرنیچر۔ ہمہ اقسام۔ ٹوپیٹ سوتی۔ کہادیان۔ جلد بندی وغیرہ وغیرہ کام ہوتے ہین۔

۱۵۔ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ کو محابس اضلاع ناظم کوتوالی اضلاع کے تحت مین کردے گئے اور محبس بلدہ مسٹر لیف گارڈن کا تقرر ۱۶۔ آبان ۱۲۹۱ف کو عمل مین آیا۔

بعد وظیفہ یاب ہونے مسٹر لیف گارڈن کے محبس اضلاع کی طرح یہہ بھی ناظم پولیس اضلاع کے ماتحت کیا گیا

دار الطبع

۱۲۷۵ھ مین دار الطبع قایم ہوا۔ پہلے سررشتہ دار الطبع کا تعلق دفتر متفرقات کے تحت مین تھا۔ بعدہٗ حسب جریدہ غیر معمولی ۲۹۔ بہمن ۱۲۹۴ف محکمہ پولیٹیکل و فینانس کے تحت مین ہوا۔ اور ۲۶۔ دیسمبر ۱۸۸۴ء کو محبس مین ضم ہوا۔ اب دار الطبع کا تعلق صرف جریدہ اعلامیہ کے متعلق دفتر فینانس سے ہی۔ اور باقی امور کے نسبت ماتحت معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی ہی۔ اور اسکا دفتر صدر محبس کے اندر ہی اور عملہ خاص کے

علاوہ کل کام قیدیون سے لیا جاتا ہے۔

دار المجانین

یہہ دار المجانین ۱۹ محرم ۱۳۱۵ف ۲۱ جون ۱۸۹۷ء مین اسی مجلس کے اندر قایم ہوا۔ اور مجانین کے معالجہ و نگہداشت رکھنے کا کافی انتظام ہے۔ ۱۹۰۱ء مین انکی تعداد علی التناسب ۲۱ و ۱۰۹ تھی۔ انکی نگرانی کے اخراجات سرکار سے ادا ہوتے ہین ۱۹۰۱ء مین بعمد ۱۴۴۵ روپیہ خرچ تھا۔ اسباب جنون اشیاء مسکر خیال کیے جاتے ہین۔

صدر تختہ اخراجات محابس بابتہ ۱۳۱۵ف

نمبر شمار	ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم	نمبر شمار	ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	محکمہ نظامت - ۹	للہ صابہ	۵	نظام آباد - ۶۰	للہ ۲۷ ہ
۲	صدر محابس بلدہ - ۱۶۰	یک لاکھ سی ۲۷ ہ	۶	اورنگ آباد - ۶۷	للہ کا ہ
۳	محبس گلبرگہ - ۵۹	یک للہ ۲۷ ہ	۷	محابس اضلاع - ۱۳۰	صا ۲۷ ہ
۴	ورنگل - ۶۶	۲۷ صا ہ	۰	صدر میزان محابس -	۲۷ للہ للہ

صدر تختہ اخراجات دار الطبع بابتہ ۱۳۱۵ف

نمبر شمار	ابواب تعداد نفری -	تعداد رقم	نمبر شمار	ابواب تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	دار الطبع فارسی		۳	عملہ دامی متعلقہ مجلس وضع آئین	الصہ
۱	عملہ دامی و چپراسیان و ہرکارگان تعدادی ۵۹ -	۲۷ الہ ۲۷ ہ		وقوانین - ۴	
			۴	الونس -	الکا ہ
۲	عملہ ہنگامی -	ہ صہ	۵	صادر بموجب تقرر -	الکا ہ

شمار	ابواب تعداد نفری	تعداد رقم	شمار	ابواب تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۶	ابواب مختصہ	۱۷ ۱۵ ۰	۱۱	الونس۔	للہ۔
	میزان دارالطبع فارسی ۱۳ مطبع انگریزی متعلقہ صدر مجلس بلدہ۔	۱۰۱۷ ۱۵ ۰	۱۲	میزان مطبع پریوٹ سکرٹری مطبع اسمات	۱۰۱۷ ۱۵ ۰
۷	عملہ مداحی۔ ۳	۱۰۱۸ ۰ ۰	۱۳	عملہ وملازمین۔ ۷	۱۰۱۸ ۰ ۰
۸	صادر بموجب تقرر۔	۱۰۱۸ ۰ ۰	۱۴	صادر بموجب تقرر۔	۱۰۱۸ ۰ ۰
	میزان مطبع انگریزی مطبع متعلقہ دفتر پریٹ سکرٹری	۱۰۱۸ ۰ ۰	۱۵	ابواب مختصہ۔	عاں
۹	عملہ۔ ۲	۱۰۱۸ ۰ ۰	۱۶	میزان مطابع اسمات صدر میزان دار الطبع۔	۱۰۱۸ ۰ ۰
	پریس مین۔ ۲	۱۰۱۸ ۰ ۰			

کاغذ مہور

فصل ۵

تعریف کاغذ مہور | جس کاغذ پر بادشاہ وقت کا نام نامی اور مہر سنہ وغیرہ خواہ ہاتھ سے ہو یا طبع کے ذریعہ سے ثبت کی جائے۔ اور حسب منشا سرکار اُسکی قیمت بھی معین کی جائے۔ اور اُسکا استعمال عوام الناس کے ایسے معاملات پر ہو جو آیندہ حکام سرکار کے روبرو پیش ہونے والے ہوں یا جن کی نسبت پیش ہونیکا احتمال ہو۔ اور ایسے خواہشات جن کی نسبت حکام سرکار سے کسی قسم کی امداد چاہی جاتی ہے اُنپر لکھے جانیکے لیے بادشاہ وقت سے حکم نافذ ہوتا ہو ایسے کاغذوں کو کاغذ مہور (اسٹامپ) کہتے ہیں۔

رواج سابق و بعد اصلاح | قدیم حالات سے پایا جاتا ہی کہ ۱۲۷۲ف سنہ کے قبل ایسے کاغذات کے لیے سرکار سے

کوئی قاعدہ مقرر نہ تھا جس وقت سے تہہ داری یا امانت داری کا رواج موقوف ہونا شروع ہوا۔ اور صیغہ جات عدالت اور مال کے قیام کے طرف سرکار کی توجہ مبذول ہونا شروع ہوئی تو کاغذ مہور کے رواج کی بھی ضرورت پائی گئی۔ اور چھوٹے پیمانہ پر ایک محکمہ اس سنہ مین قایم ہوا جس مین کاغذ تیار ہونے لگے اُسوقت صرف فلس کیپ کاغذ پر صرف ایک چھوٹی سی مہر لگا دیجاتی تھی۔

سنہ ۱۲۷۴ف مین بعض ضروری اصلاحین عمل مین آئین۔ اور مہور کے لیے ولایت سے کاغذ منگوا دیا گیا۔ مہر مین سنہ کا لفظ بھی داخل کیا گیا۔

سنہ ۱۲۷۹ف مین کاغذ مہور کا مستقل طور پر کارخانہ قایم ہوا۔ اور اس مین کئی گونہ وسعت دی گئی۔ ضروری اور جدید اصلاحین بھی عمل مین آئین اور حسب تفصیل ذیل کام جاری ہوئے۔

شمار	نام	کام	شمار	نام	کام
۱	بائی کلر پریس ۲	برای کاغذ مختوم ملک سرکاری	۵	نمبر رنگ مشن ۳	
۲	〃 〃 ۲	〃 〃 ملک برار		کاپی پریس ۱	
۳	کوپر پر بلیٹ پریس	برای ٹکٹ ٹپہ۔		پوسٹ کارڈ پریس ۱	
۴	پرفوریکشن	〃 〃		میاسنگ پریس ۱۴	

پہلے دو کلون سے ۲۰۰ کاغذ مہور ایک گھنٹہ مین تیار ہوتے تھے یا تقریباً ۱۲۰۰۰ ایک دن مین تیار ہوتے تھے مگر اوسط تعداد روزانہ ۱۰۰۰ ہوتی تھی اس زمانہ مین اقسام ذیل کے کاغذ مہور مختلف قیمت کے طبع ہوتے تھے۔

نام و تعلق	رنگ	مختلف قیمت	نام و تعلق	رنگ	مختلف قیمت
دیوانی و صرف خاص مال	نیلا و سرخ	۸۴	دیوانی و صرفخاص عدالت	سیاہ و سرخ	۴۱

نام و تعلق	رنگ	مختلف قیمت	نام و تعلق	رنگ	مختلف قیمت
چہادنی سکندر آباد عدالت	بہورا	۵۸	ملک برار عدالت	بہورا	۴۸
رزیڈنسی - عدالت	〃	۳۲	〃 کورٹ فیس	سُرخ دیاہ	۷۵
ریلوے عدالت -	〃	۶۰	〃 کانسنگ فی	〃	۱۷

پہلے کاغذ مہور کا رواج کہان ہوا | بعد تحقیق و دریافت معلوم ہوا کہ سب سے پہلے کاغذ مہور کا رواج اضلاع راجپور - لنگسگور - نلدرگ وغیرہ مین ہوا - کیونکہ یہہ اضلاع ۱۲۷۱ف مین سرکار انگریزی کی تحویل سے نکلکر سرکار عالی کے تحت مین آگئے تھے - اور ان اضلاع کی حالت باعتبار دیگر اضلاع کے اصلاح شدہ تھی -

جب ۱۲۷۴ف مین ممالک محروسہ سرکار عالی کی ضلع بندی عمل مین آئی تو کل ممالک محروسہ سرکار عالی مین باستثنار بلدہ کاغذ مہور کا رواج دیا گیا - اور سرکار انگریزی کی استصنار سے ملک برار مین بھی جاری کیا گیا - عام طور پر رواج ہو جانے کے بعد بلدہ مین بھی اسکا رواج دیا گیا - اور اب کل ممالک محروسہ مین اسکا رواج دیا گیا - اور اب کل ممالک محروسہ مین اسکا رواج عمدہ طور پر ہے -

باعتبار تقسیم ملک و قبضہ اراضی مہور کا رواج کس طرح پر ہے - | اسوقت بھی ممالک محروسہ سرکار عالی مین باعتبار تقسیم ملک اور قبضہ اراضی مہور کی بھی کئی قسمین ہین - جو خاص خاص حدود مین مروج ہین - لیکن وہ سب سرکار عالی ہی کے کارخانہ مین طبع ہوتے ہین - اور بجز ملک برار کل قانون سرکار عالی ہی کے تابع ہین اور وہ تقسیم یہہ ہے - ۱ - خالصہ (دیوانی) ۲ - صرف خاص - ۳ - جاگیرات - ۴ - رزیڈنسی - ۵ - سکندر آباد - ۶ - ریلوے - ۷ - برار -

علحدگی کاغذ مہور دیوانی و صرفخاص - مالی و عدالتی کی تفریق اور ایک رنگی کاغذ مہور - | ابتدا مین مہور خالصہ اور صرف خاص ایک ہی تھا لیکن ۱۲۸۸ف مین جہادی ثانی ۲۴ علحدہ طبع ہونا شروع ہوا - اسی طرح مالی و عدالتی مین بھی فرق تھا لیکن ۲۴ شوال ۱۲۹۰ف کو یہہ تفریق اٹھادی گئی - اس سے پہلے کاغذ مہور کا رنگ بھی

جداگانہ تھا۔ لیکن ۱۵- آذر ۱۳۰۰ف ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۱۵ھ مین حکم ہوا کہ صرف برنگ نیلگون طبع ہوا کرین۔

استثنا

بعض اشخاص کا غذ مہور کے داخل کرنے سے مستثنیٰ بھی تھے یعنی اُن کے عرضی دعوی یا درخواستین محکمہ جات سرکار عالی مین سادے کاغذ پر لی جاتی تھین لیکن ۴ محرم ۱۳۱۲ھ سے بحکم اعلیحضرت ان لوگون کا استثنیٰ اُٹھا دیا گیا۔

ملک برار

۱۳۱۲ف ۱۸۹۴ع مین بزمانہ مسٹر جیلی پلوڈن رزیڈنٹ بہادر ملک برار سے سرکار عالی کا اسٹامپ موقوف ہوا اور علاقہ برار ہی مین طبع ہونا شروع ہوا۔

لیسنس

ہمہ اقسام کا کاغذ مہور سرکار عالی برائے فروخت ملسکتا ہی بشرطیکہ لیسنس باضابطہ حاصل کیا گیا ہو۔ لیکن ٹکٹ رسیدی یا جسکی قیمت ادا ہوا اُس کے لیے لیسنس کی ضرورت نہین ہی۔

تعلق

پہلے یہہ محکمہ معتمد مال کے تحت مین تھا لیکن ۱۳۰۲ف مین (جریدہ غیر معمولی ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف) ہوم آفس کے ماتحت کیا گیا اُس کے بعد بذریعہ جریدہ غیر معمولی ۱۳۰۲ف مین محمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کے تحت مین کر دیا گیا۔ اور اسوقت تک اسکا تعلق اسی محکمہ سے تھا لیکن ۲۴ شوال ۱۳۱۹ھ کو (جریدہ جلد ۳۲ نمبر ۲) حسب الحکم اعلیحضرت معتمد فینانس کے تحت مین کر دیا گیا۔

اقسام خاصہ

چونکہ کاغذ مہور کا تعلق دار الضرب سے ہی۔ لہذا اسکے مزید حالات سکہ کے تحت مین بیان کروئے گئے ہین

۱۲۷۸ف مین ۲۰۰- اقسام قیمتی ۲ر تا ایک سو روپیہ کاغذ نیلگون مہر سیاہ مدرج ہوا۔

۱۲۷۹ف مین ۲۰۰- اقسام قیمتی ۲ر تا ایک سو روپیہ کاغذ نیلگون مہر خاکی "

" " " " کاغذ سفید مہر سبز و زرد "

۱۲۹۱ف مین ۲۰۰- اقسام قیمتی ۲ر تا ایک سو روپیہ کاغذ سفید مہر سبز و زرد "

" " " × × × × × سرخ و زرد "

۱۳۰۱ف " " × × × × کاغذ سفید مہر سیاہ سرخ "

۱۳۰۷ف " " × × × × نیلگون و سرخ "

سنہ ۱۳۰۹ف مین ۲۰۰- اقسام قیمتی ۲ر تا یک سو روپیہ کاغذ سفید مہر نیلگون ورخ رائج ہوا-

سنہ ۱۳۰۷ف مین جو کاغذ مہور سالار جنگ بہادر کی جاگیرات مین مستعمل تھا وہ سنہ ۱۳۰۹ف مین منسوخ کیا گیا-

وغیرہ ٹکٹ طلائی

سنہ ۱۳۰۷ف مین ۶ر کا ٹکٹ برنگ نیلگون جاری ہوا اور سنہ ۱۳۲۲ف مین منسوخ ہوا-

سنہ ۱۳۰۷ف مین ۴ر کا ٹکٹ برنگ زرد جاری ہوا اور سنہ ۱۳۰۲ف مین منسوخ ہوا-

سنہ ۱۳۰۸ف مین ۸ر کا ٹکٹ برنگ سبز جاری ہوا اور سنہ ۱۳۲۱ف مین منسوخ ہوا-

سنہ ۱۳۲۲ف مین ۴ر کا ٹکٹ برنگ بادامی جاری ہوا-

سنہ ۱۳۲۲ف مین برنگ نیلگون ۶ر کا ٹکٹ جاری ہوا- اسپر ۲ر کی مہر بحروف سیاہ- ثبت ہوئی تھی- اس سنہ مین منسوخ ہوا-

سنہ ۱۳۲۲ف مین برنگ سرخ قیمتی ۴ر کا ٹکٹ رائج ہوا- اور اُسی سنہ مین منسوخ ہوا-

سنہ ۱۳۲۲ف مین برنگ سبز قیمتی ۸ر کا رائج ہوا-

۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ف ۱۲ر مہر سنہ ۱۳۱۵ف کو ٹکٹ قیمتی للمہ، روپیہ برنگ ہلکا لاجوردی رائج ہوا-

" " " " عال برنگ بنفشی "

" " " " ۲ر برنگ ارغوانی "

رسید

پہلے ٹکٹ رسیدی قیمتی ۱ر سنہ ۱۲۹۳ف مین برنگ سبز تھا-

سنہ ۱۳۰۸ف مین برنگ نیلگون طبع کیا گیا- جسپر لفظ رسید اُردو انگریزی مرہٹی تلنگی مین لکھی تھی-

سنہ ۱۳۲۲ف مین برنگ نیلگون- جسکے الفاظ (سرکار آصفیہ) طغرے مین لکھے ہوے تھے جاری ہوا- یہہ پہلے ٹکٹ سے کسیقدر بڑا ہی-

ہنڈوی

سنہ ۱۳۰۸ف مین رائج ہوئی- ۲۷- اقسام تھے- ۱ر تا ۵۰ روپیہ کاغذ خرد سفید مہر سبز-

سنہ ۱۳۰۸ف مین ۱ر تا ۵۰ کاغذ سفید مہر سرخ-

سنہ ۱۳۰۸ف مین ۲۷- اقسام ۱ر تا ۵۰ کاغذ سفید مہر زرد-

علاوہ اس کے اور بھی تغیر و تبدل ہوا ہی مگر اُسکا پتہ نہ مل سکا-

علاقہ صرف خاص

اس علاقہ مین بھی علاقہ خالصہ کی طرح کاغذ مہور کا رواج ہی - اور جسطرح وقتاً فوقتاً خالصہ مین اصلاح ہوتی ہی اُسکا اثر اس علاقہ مین بھی پڑتا رہتا ہی - چنانچہ عدالتون کا انتظام وغیرہ مثل خالصہ کے ہی - اس علاقہ کے کاغذ مہور اور خالصہ کے کاغذ مہور مین کوئی فرق نہ تھا - مگر غرہ مہر ۱۲۸۱ف سے ہر دو علاقہ مین فرق کیا گیا اور اس علاقہ کے کاغذون پر علاقہ صرف خاص لکھا جانا شروع ہوا - چنانچہ اسوقت تک بھی عملدرآمد ہی -

مہور

سنہ ۱۲۷۹ف مین ۲۰۰ - اقسام قیمتی ۲ رتا سو روپیہ کا غذ سفید مہر خاکی رائج ہوا -

سنہ ۱۳۰۲ف مین ۲۰۰ - اقسام + + + کاغذ سفید مہر سُرخ وسیاہ رائج ہوا -

سنہ ۱۳۰۳ف مین ۲۰۰ - اقسام قیمتی ۲ رتا ۲۰۰ - کاغذ صندلی مائل مُہر سُرخ وسیاہ رائج ہوا -

سنہ ۱۳۰۷ف مین ۳۴۳ - اقسام ۲ رتا ۲۹۲۵ کاغذ سفید مہر نیلگون رائج ہوا -

ٹکٹ طغرائی وغیرہ وصولی

سنہ ۱۳۰۵ف مین ٹکٹ طغرائی رنگ سُرخ رائج ہوا -

سنہ ۱۳۰۷ف مین ۴ رکا ٹکٹ برنگ سُرخ رائج ہوا -

سنہ ۱۳۰۸ف مین برنگ سُرخ ٹکٹ رائج ہوا -

سنہ ۱۳۰۹ف مین قیمتی ۴ رکا ٹکٹ برنگ زرد رائج ہوا - جو سنہ ۱۳۱۱ف مین منسوخ ہوگیا -

سنہ ۱۳۰۹ف مین ٹکٹ طغرائی رسیدی قیمتی ۱ ر برنگ سُرخ رائج ہوا -

سنہ ۱۳۱۴ف مین ٹکٹ طغرائی منسوخ شدہ قیمتی ۱ ر رائج ہوا اور سنہ ۱۳۱۵ف مین منسوخ ہوا -

مثل دیوانی کے اس علاقہ مین بھی چار قسم کے ٹکٹ ہین جنکا رنگ زرد ہی -

ہنڈوی

سنہ ۱۳۰۸ف مین رنگ سُرخ حروف (ع) کا تکملہ اسٹامپ کے لیے مستعمل ہوا -

ہنڈوی ۸ قسم کے ہین قیمتی ۱ رتا ۸ -

علاوہ ان کاغذون اور ٹکٹون کے اور بھی تغیر وتبدل ہوتا رہا ہے - مگر اُسکا حال معلوم نہوسکا -

جاگیرات

ممالک محروسہ سرکار عالی مین امراء کو بڑی بڑی جاگیرین ہین - جن کو اعزاز کے طور پر اسٹامپ استعمال کرنیکی اجازت دی گئی ہی - پہلے پایگاہ مین اسٹامپ وہین بنا لیا جاتا تھا - اُسکا قاعدہ یہہ تھا کہ سادہ کاغذ پر ایک لگا کر قیمت لکھدی جایا کرتی تھی جو قیمت اُس کاغذ پر لکھی ہوتی تھی وہ اُتنی قیمت کا کاغذ کہلاتا تھا - لیکن

جب سرکار عالی کے یہان باضابطہ طبع ہونا شروع ہوا تو اکثر جاگیر داروں نے سرکار عالی کے یہان طبع کرانا شروع کیا جہان سے قطعہ فیس لی جاتی تھی۔ اور بعض جاگیر دار بطور خود طبع کراتے تھے۔ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ کو حسب فرمان اعلیحضرت حکم ہوا کہ ممالک محروسہ سرکار عالی مین کسی علاقہ پائیگاہ یا جاگیر کو کاغذ مختوم بطور خود سرکار عالی سے الگ جاری کرنیکا کوئی حق نہین ہی۔ کیونکہ کاغذ مختوم وغیرہ مانند سکہ رائج الوقت کے ہین جسکے جاری کرنیکا حق شاہی۔ فقط سرکار عالی کو ہی حاصل ہی۔ پس ہر علاقہ پائیگاہ اور جاگیر پر لازم ہی کہ اپنے اپنے علاقہ مین فقط سرکار عالی کا کاغذ مختوم استعمال کرین۔ اس حکم کے بعد سے اب جس جاگیر دار کو کاغذ ممہور کی ضرورت ہوتی ہی۔ وہ سرکار عالی کے محکمہ سے اُسی قیمت کا طلب کرلیتا ہی۔ ایسے کاغذون پر جاگیر دار کا نام چھاپ دیا جاتا ہی وہ کاغذ بجز جاگیر کے حدود کے باہر نہین استعمال ہوسکتا۔ اور اسکی فیس قیمت کے لحاظ سے ربع مقرر ہی یعنی سو روپیہ کے ایک قطعہ پر ۲۵ روپیہ لیے جاتے ہین۔

تقریباً سرکار عالی کے کل اقسام کے کاغذ ممہور جاگیرات مین مستعمل ہوتے ہین اور جاگیر دارونکے نام آخر مین درج ہین۔

سکندر آباد رزیڈنسی و

سنہ ۱۲۹۳ف مین ۵۰۰ - اقسام ۲ر تا ۵ ۲۹۲ - کاغذ خرد مہر سُرخ۔

سنہ ۱۳۰۳ف مین ۴۰ ۵ - اقسام ازعہ تا ابطاعہ کاغذ سفید مہر سُرخ۔

سنہ ۱۳۰۳ف مین ۵۰ - اقسام ازار تا عہ کاغذ سفید مہر سُرخ۔

سکندرآباد سنہ ۱۲۹۳ف مین ۵۰ - اقسام ۲ر تا عہ کاغذ سفید مہر سُرخ۔

علاوہ اسکے اور بھی تغیر و تبدیل ہوا ہے مگر اُس کا حال معلوم نہ ہوسکا۔

فہرست جاگیر داران جن کو ربع قیمت پر اسٹامپ ملتا ہی۔ (جریدہ جلد ۹ ۳ نمبر ۱۹ جزو اول صفحہ ۲۰۰)۔

نام جاگیر دار	حکم سرکار	نام جاگیر دار	حکم سرکار	نام جاگیر دار	حکم سرکار
۱	۲	۳	۴	۵	۶
مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت	اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ حسب فرمان ۱۳۲۱ف ۱۰ رمضان	نواب سر وقار الامرا مرحوم	۱۳۲۴ف ۱۸ رمضان	نواب حسام الملک خانخانان بہادر	۱۳۲۴ف ۱۸ رمضان
نواب بہرامسانجاہ مرحوم۔	ایضاً	نواب سالار جنگ بہادر	〃	نواب فخر الملک بہادر	〃
نواب خورشید جاہ مرحوم	〃	نواب فخار الملک بہادر	〃	نواب شہریار جنگ بہادر	〃

نام جاگیردار	حکم سرکار	نام جاگیردار	حکم سرکار	نام جاگیردار	حکم سرکار
۱	۲	۱	۲	۱	۲
محل نواب مکرم الدولہ بہادر	فرمان اعلیحضرت ۱۳۲۵ھ	نواب عضد نصر الدولہ بہادر	فرمان علیحضرت ۱۸ رمضان ۱۳۲۷ھ	میر شجاعت حسین خان	فرمان اعلیحضرت ۱۸ رمضان ۱۳۲۷ھ
نواب بہرام الدولہ بہادر	۱۸ رمضان ۱۳۲۷ھ	نواب غیور الدولہ بہادر۔	〃	دلاور علیخان بہادر	〃
راجہ رای رایان امانت دست	〃	محمد ابو الحسن خان۔	〃	راجہ ونایک راؤ	〃
راجہ راجمان راجہ شیوراج	〃	سید شاہ ولی اللہ حسینی روضہ بزرگ گلبرگہ۔	۲۸ ربیع ۲ ۱۳۲۵ھ	راجہ رگھوتم راؤ گنگا گھیڑ۔	〃
دھرم ونت۔	〃				
راجہ راؤ نبھا جیونت بہادر	〃	غلام محی الدین جنیدی گلبرگہ	۱۸ رمضان ۱۳۲۴ھ	سید قادر شاہ	〃
راجہ رام بھوپال بہاگدوال	〃	راجہ پاردھا سارد ہی آپا راجہا	〃	رایوہ۔	〃
راجہ رامیسر راؤ و نپرتی	〃	پالونچہ۔	〃	محمد علیخان۔ سیالپور	〃
سوربہی راجہ وٹکٹ لچھمارا و	〃	گورما شیر زدہ بہادور رانی	〃	تہتم پیشہ	
نظام ونت بہادر۔ جھٹپول	〃	گرگنٹہ۔	〃	رفتار آباد۔	
نواب شیر الملک بہادر۔	〃	نواب تیمور الملک بہادر	〃	لچھمی بائی	〃
نواب برق اللہ بہادر۔	〃	فرخندہ حسین خان۔	〃	———	

صدر تختہ اخراجات کاغذ مہور سرکار عالی بابتہ ۱۳۱۵ف

شمار	ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم	شمار	ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
	دفتر مہتمم۔		۳	علمہ ہنگامی۔ ۱	۱۵
۱	اہلکاران۔ ۱۳	۳۶۰	۴	عملہ تحصیلی۔ ۴۳	۳۶۰
۲	ملازمین۔ ۶	۱۸۰	۵	مدو خرچ۔	۱۵۰

نمبر	ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳
۶	صادر بموجب تقرر۔	الف لیہ
۷	ابواب مشترکہ۔	صاد ہ
۸	ابواب مختصہ۔	ع ف لیہ

نمبر	ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳
۰	میزان دفتر مہتمم۔	ا ف الف ع ہ
۹	حق البیع کاغذ مختوم۔	ب صاد ہ
	میزان کاغذ مختوم	ب ف لیہ

رجسٹریشن

فصل ۶

سنہ ۱۳۰۶ ف سنہ ۱۲۹۶ ف مین یہہ محکمہ عدالت العالیہ کی ماتحتی مین قایم کیا گیا۔ اور ایک دستور العمل بھی غرہ وے سنہ ۱۲۹۸ ف سے نافذ ہوا۔ سنہ ۱۳۰۷ سے سنہ ۱۳۱۳ تک یہہ محکمہ کمشنر آبکاری کی ماتحتی مین بھی رہا۔ اس کے بعد عدالت العالیہ کے تحت مین کیا گیا۔ ۳۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۴ کو انسپکٹر جنرل اسٹامپ کا تقرر ہوا۔ اور یہہ صیغہ بالکلیہ اُن کے تفویض کیا گیا۔ بلدہ مین ایک رجسٹرار بلدہ کا تقرر عمل مین آیا۔ اُسوقت مسٹر جارج نندی انسپکٹر جنرل رجسٹریشن و اسٹامپ مقرر ہین۔ ہر ضلع اور تعلقات مین بھی رجسٹرار اور سب رجسٹرار مقرر ہین جو اس محکمہ کی ماتحتی مین کام انجام دیتے ہین۔

اخراجات دفتر رجسٹریشن بابتہ سنہ ۱۳۱۵ ف۔

ابواب		رقم
انسپکٹر جنرل۔	۱	سع سا ہ
اہلکاران۔	۹	صع سا ہ
چپراسیان۔	۲	الف ع لیہ
الونس۔		ا ع الف لیہ
صادر بموجب تقرر۔		صاد ہ
ابواب مختصہ۔		صاد ہ

ابواب		رقم
ابواب مشترکہ۔		الف ع لیہ
میزان		ا ع ص ہ
رجسٹرار اضلاع۔	۷	سع الف ہ
الونس		ع ص ہ
صدر میزان۔		ب الف لیہ

صفائی

فصل ۱۲۔ آبان سنہ ۱۲۷۹ف کو محکمہ صفائی بلدہ قایم کیا گیا۔ اور اُسوقت بلدہ اور بیرون بلدہ دونون اُسکے تحت مین داخل تھے۔ اور سنہ ۱۲۸۱ف مین بیرون بلدہ کی صفائی زیر نگرانی صفائی بلدہ ایک علیحدہ مہتمم کے تحت مین دی گئی۔ اور پھر سنہ ۱۲۸۴ف مین دونون ایک کر دئے گئے۔

ماہ آبان سنہ ۱۲۸۰ف کو دستور العمل مجلس صفائی بغرض انہدام و آرایش دکان و مکانات شاہ راہ مرتب ہوا۔

۱۶۔ آذر سنہ ۱۲۸۲ف کو دربارہ اشتہار حکم ہوا کہ رات کو سواری کی گاڑیان بلا قندیل روشنی کے راستہ حسین ساگر و چہاونی سے نہ گذرنے پائین۔

سنہ ۱۲۹۰ف مین صفائی بلدہ سے چادر گھاٹ کو معتمد تعمیرات کی نگرانی مین دیا گیا۔ اور اُس زمانہ سے صفائی چادر گھاٹ کا کام عملاً آغاز ہوا۔

غرۂ فروردی سنہ ۱۲۹۱ف کو سید علی خان حیدر نواز جنگ بہادر کا تقرر مہتمم صفائی پر عمل مین آیا۔

۲۴۔ امرداد سنہ ۱۲۹۲ف کو اشتہار جاری ہوا کہ اندرون و بیرون بلدہ مین بعد مغرب کے بگھیان اور گاڑیان وغیرہ بغیر روشنی قندیل کے نہ چلایا کرین۔

حسب جریدۂ غیر معمولی مورخہ ۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ف سررشتہ صفائی ہوم آفس کے تحت مین دیا گیا۔

۲۴۔ آبان سنہ ۱۲۹۴ف کو محکمہ ہوم آفس سے اشتہار جاری ہوا کہ اندرون و بیرون بلدہ مین بدون حصول اجازتی محکمہ صفائی مکانات تعمیر نہ ہوا کرین۔

سنہ ۱۲۹۵ف مین اضلاع کے تمام محکمہ جات صفائی صفائی بلدہ کے ماتحت کر دئے گئے لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد پھر حکام ضلع کی نگرانی مین دیدئے گئے۔

سنہ ۱۲۹۶ف مین بحکم اعلیحضرت صفائی کا ایک محکمہ چادر گھاٹ کے لیے قایم ہوا۔ اور اُسکا انتظام ایک جنرل کمیٹی کے سپرد ہوا۔

۲۲۔ دے سنہ ۱۲۹۸ف کو دفعہ فینانس سے حکم جاری ہوا کہ تمام لوگ جنکے یہان ہاتھی ہون شہر کے باہر آبادی سے دور اپنے ہاتھیون کے رکھنے کا بندوبست کرین۔

۲۷ آذر ۱۳۰۸ف کو نواب حیدر نواز جنگ بہادر کو خلعت دیا گیا۔ اور انکی جگہہ مولوی میر فاظم علی صاحب مہتمم مقرر کئے گئے۔

۱۹ شہریور ۱۳۰۹ف کو بندریعہ اشتہار امرا و ارباب کے خدمت مین اطلاع دی گئی کہ کوئی تعمیر بجز حصول اجازت صفائی نہ کرائی جاوے۔

یکم آذر ۱۳۰۹ف سے بلدہ و بیرون بلدہ مین گاڑیون اور جانورون پر ٹکس لینا شروع ہوا اور اسی سنہ مین مکانات پر بھی ٹیکس مقرر ہوا۔

۲۸ تیر ۱۳۱۰ف کو حکم ہوا کہ ۸ گز زمین شہر پناہ کی فصیل سے چھوڑکر اجازتی چھوٹی تعمیر مکان دی جایا کرے۔

۸ امرداد ۱۳۱۲ف کو اشتہار جاری ہوا کہ سنہ ۱۳۱۱ف مین شہر کیا گیا تھا کہ رود موسی مین کسی قسم کی کاشت جسمین فضلا انسانی یا حیوانی ڈالا جاتا ہو نہ کی جاوے۔ اب حکم دیا جاتا ہو کہ پرانے پل کے مغربی سمت سے لیکر چادرگھاٹ کے پل تک کوئی شخص کسی قسم کی کاشت سطح ندی مین نکرے۔

۳ شہریور ۱۳۱۲ف کو حسب فرمان اعلیحضرت (مصدرہ غرہ ربیع الاول ۱۳۲۲ھ) مسٹر اسٹیون کی ملازمت من ابتدا ۲۵ امرداد ۱۳۱۲ف ۳ سال کی توسیع منظور ہوئی۔ اور وہ مہتمم صفائی کے کام کے ساتھہ دریافت مقدمات یورپین اشخاص کے لیے اسپیشل مجسٹریٹ حسب حال رہے۔

۱۸ آذر ۱۳۱۴ف کو حسب فرمان اعلیحضرت حکم جاری ہوا کہ ہر سہ علاقہ جات پاگاہ مکان وغیرہ تعمیر کیا جاہین تو قبل از تعمیر ایک نقشہ صفائی مین پیش کیا کرین۔ کوئی علاقہ پاگاہ خلاف اغراض صفائی کوئی تعمیر کرے تو فوراً منع کر دیا جاوے۔ اور بصیغہ ضروری کیفیت بمراد فیصلہ قطعی پیش ہوا کرے۔

وسط میزان ۱۳۲۳ف مین محکمہ صفائی امین باغ سے دارالشفا یعنی دارالضرب والے مکان مین منتقل ہوا۔

اجرا جات ۱۳۱۵ف صفائی بلدہ ۲۰۰۰۰ صفائی چادرگھاٹ ۲۵۰۰ صفائی لنگر پلی ۱۲۰۰ میزان ۲۳۵۰۰

صدارت العالیہ امور مذہبی

فصل ۵ صیغہ امور مذہبی جو سنہ ۱۲۴۳ف سے قایم ہے اُس کے ابتدائی حالات حسب ذیل ہین۔ شاہان دہلی اور رؤسا ہند کا بہت ہی قدیم زمانہ سے یہہ دستور رہا ہی کہ مذہبی عبادت۔ پرستش اور بزرگان دین کا نام باقی رہے

اور مسافرون کی آسایش اور محتاجون کی پرورش کے لیے اپنے حدود سلطنت و مقبوضہ مقامات مین مناسب موقعون پر۔ مساجد۔ معابد۔ گنبدون۔ بیمارشورخانون۔ خانقاہون۔ اور دھرم شالون یا سراؤن کو بنوانے۔ اور اُن کے بقا و قیام کے لیے معاشین مقرر کرتے۔ اور جو معاشات کہ اس غرض سے عطا کیے جاتے اُنکی حفاظت اور اہتمام ایک خاص شخص کے تفویض ہوتی تھی۔ اور جس شخص سے کہ یہ امور متعلق ہوتے وہ صدر الصدور کے نام سے موسوم اور اسکا محکمہ صدارت العالیہ کے نام سے نامزد ہوتا تھا۔ تاریخ ہندوستان مصنفہ شمس العلما مولوی ذکاء اللہ صاحب (جلد ۸ صفحہ ۱۰۷) کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدمت صدر الصدوری کی قدامت شاہان مغلیہ کے بھی پیشتر سے ہے۔ اور صدر الصدور سے اُن نقدی وظایف اور مدد معاشون کی نگرانی متعلق تھی جو اشخاص ذیل کی پرورش کے لیے بادشاہ وقت کے جانب سے عطا کیے جاتے تھے۔

۱۔ وہ لوگ جو علوم دینی و دنیوی مین انہماک رکھتے تھے اور خلق خدا کو فیض پہونچاتے تھے۔ ۲۔ تارک الدنیا اور نفس کُش۔ ۳۔ مفلس درماندہ جو جستجو کی توانائی نہین رکھتے تھے۔ ۴۔ شریف و بزرگ زادے جو اپنی کم دانشی سے پیشہ وری نہین اختیار کر سکتے۔ اس ریاست مین بھی اس خدمت کا وجود (جہانتک دریافت ہوا ہے) ڈیڑھ سو برس کے قبل سے پایا جاتا ہے مگر صدر الصدوری سے صرف نقدی وظایف اور مدد معاش کی نگرانی ہی متعلق نہ تھی۔ بلکہ مساجد وغیرہ کی تعمیر اور اُن کے معاشون کا تقرر۔ سالانہ حاجیون کی روانگی کا تعلق بھی اُن سے تھا۔ اور ایسی معاش کی چند قسمین تھین۔

الف۔ اراضی۔ ۱۔ جاگیر۔ ۲۔ انعام۔ (موضع انعام یا اراضی انعام) ۳۔ مقطعہ (موضع مقطعہ یا اراضی مقطعہ)۔ ۴۔ اگرہار (بلاپن یا تقرر پن)۔ ۵۔ بہٹ باتہ۔ **ب۔ نقدی**۔ ۱۔ یومیہ۔ ۲۔ معمول۔ ۳۔ سالانہ۔ ۴۔ رسوم کل آچاریہ۔ ۵۔ خلعتانہ وغیرہ۔ یہہ باعتبار شرط خدمت دو قسم کی ہین۔ ۱۔ مشروط الخدمت ہین جا۔ ۲۔ غیر مشروط الخدمت یا مدد معاش قسم اول متعلق بہ مذہب اسلام و مذہب ہنود ہین۔ مذہب اسلام سے یہہ امور متعلق ہین۔ **الف مساجد**۔ انکی خدمات یہہ ہین۔ الف۔ ۱۔ خطابت۔ ۲۔ موذنی۔ ۳۔ پیش امامی۔ ۴۔ جاروب کشی۔ ۵۔ معمول رمضان تیل چراغ۔ ب۔

درگاہ - ۱- عرس - ۲- عود و گل - ۳- خدمتیان - ۴- نوبت وغیرہ - ج - فاتحہ سالانہ - دوازدہم شریف یا زدہم شریف - عشرہ شریف متفرق - د - قضاۃ - احتساب - مناکحات - اور مذہب ہنود سے یہہ ابواب متعلق ہین - ۱- جاترا - ۲- ورشاسن - ۳- اگنی ہوتر - ۴- نندادیپ - ۵- نویدہ - ۶- اپہار ۷- سدابرت - ۸- اساڈی - پنیہ تیتھی - ۱۰- خدمت مٹھہ وغیرہ - عطایائے مرقومہ بالا جن جاندادونسے اجرا کیے گئے ہین وہ یہہ ہین - ۱- مالگذاری - ۲- کروڑگیری - ۳- آبکاری - اِن عطایا کے معطی یہہ ہین - ۱- شاہان دہلی - ۲- بادشاہان گولکنڈہ - بادشاہان بیجاپور - ۴- عالیجاہ - ۵ حضرت بندگانعالی تعالی مذظلہ العالی ۶- نیابت دیوانی - ۷- راجایان ستارہ - ۸- راجہ ناگپور - ۹- راجہ سندیہ - ۱۰- راجایان شورا پور وغیرہ سابق ہین یہہ معاشین اہل اسلام اور اہل ہنود کے مذہبی معبدون اور دعاگویون سے مخصوص تھین - مگر تخمیناً ۱۴ - ۱۵ سال سے عیسائیون کے گرجاؤن کے نام بھی منجانب سرکار معاشین مقرر ہوین - عمارات مذہبی کی حفاظت اور ادائے شرایط خدمات مذہبی کی نگرانی - اور کل انتظام احکام شرعیہ - عزل و نصب قضاۃ و ایمہ - و خطبا - و موذنین مساجد - و تصفیہ معاملات قضایائے تولیت و جانشینی سجادگان - و دیگر امور ملیہ کی خدمت ابتداءً نواب محمد جعفر یار خان حکیم الحکما ممالک الدولہ بہادر صدر الصدور کے تفویض ہوئی - اور نواب احمد یار خان حکیم الحکما ممالک الدولہ بہادر صدر الصدور زمانہ تک یہہ کل امور اُنہین کے قائم مقامون سے متعلق رہے - اور محکمہ صدارت العالیہ مین بلدہ اور اطراف بلدہ کے وہ کل مقدمات دایر اور فیصل ہوتے تھے - جو یومیہ - سالانہ - انعام - جاگیر وغیرہ (بطور خیرات) یا عود و گل درگاہ جات - و تکیہ جات - خدمات مجاوری - و یوستہان - پوجا ریگیری وغیرہ سے متعلق ہوتے تھے (از تاریخ دکن صفحہ ۶۲ مطبوعہ ۱۲۸۵ھ)

زمانہ سابق مین صدر الصدور کے اختیارات حسب ذیل تھے - جسقدر خدمات شرعیہ کہ سلطان وقت کے جانب سے مقرر ہوتے تھے اُن کے اہل خدمات اس ہی محکمہ کے توسط سے منسوب و معزول کیے جاتے تھے - قاضی مفتی جنسے کہ تصفیہ قضایا کا تعلق تھا وہ اس ہی محکمہ کے ذریعہ سے مقرر کیے جاتے تھے اور سند خدمت - صدر الصدور کے مہر و دستخط سے عطا ہوا کرتے تھے اور ان کی

کارروائیون کی نگرانی اسی محکمہ سے متعلق تھی۔ ان کے علاوہ مکتب پیش امام خطیب۔ موذن ملّا وغیرہ بھی اسی محکمہ سے منسوب ہوتے تھے۔

سنہ ۱۲۸۲ف مین بعہد مختار الملک اول جب انتظام ریاست کی صورت بنام نہاد ضلعبندی بدلگئی اسوقت یعنی سنہ ۱۲۸۵ف مین مساجد وغیرہ کی کارروائیون کا تعلق صیغہ متفرقات سے کیا گیا۔ جسکے صدر المہام نواب شہاب جنگ بہادر اور معتمد حافظ صدر الاسلام خان تھے کل کارروائی متعلق بہ امور مذہبی سنہ ۱۲۹۲ف تک بنظوری معتمد مالگذاری اور بعد مین بہ ماتحتی معتمد متفرقات وخانگی ہوا کرتی تھی اور بعض احکام سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ ان عطیات کی نگرانی عہدہ داران مال سے بھی رہی ہی۔

سنہ ۱۳۰۱ف مین صدر المہامی کے شکست ہونیکے بعد جب سعین المہامیان قایم کیگئین اسوقت سررشتہ امور مذہبی بطور ایک صیغہ کے معتمد خانگی سے متعلق رہا جسکے معین المہام نواب نظام یار جنگ خان خانان بہادر تھے لیکن گشتیات واحکام سے ثابت ہی کہ اس زمانہ مین بھی اس سررشتہ کے اکثر امور کا تعلق یکجا نہ تھا بلکہ مختلف ممکجات سے رہا۔ گو احکام وگشتیات کے دیکھنے سے ظاہر ہی کہ نگرانی جائداد ہائے وقفی کا خیال سرکار کو ہمیشہ رہا ہی اور ایک زمانہ سے مختار الملک اول کی توجہ اسطرف مبذول بھی تھی کہ جسطرح صیغہ ہائے مال وعدالت وغیرہ کے لیے باضابطہ محکمجات وغیرہ قایم کیگئے ہین اور اختیارات دئے گئے ہین اسیطرح اُن عطیات اور اوقاف کا بھی بندوبست کیا جائے جن کیلیے سرکار عالی اور امرائے ریاست کیجانب سے عطا اور وقف کردئے گئے ہین مگر اُن کی وہ تمنا اُن کی حیات مین پوری نہ ہوسکی۔

سنہ ۱۲۹۳ف مین سالار جنگ ثانی نے اپنی دیوانی کے ابتدائے زمانہ مین خاص توجہ اسطرف مبذول کی۔ (جریدہ اعلامیہ جلد اول صفحہ ۱۶۸ سنہ ۱۲۹۴ف) اور سررشتہ امور مذہبی کا تعلق نواب سول یار خان محمود الدولہ بہادر صدر الصدور سے کردیا۔

سنہ ۱۲۹۴ف سے سنہ ۱۲۹۶ف تک یہہ محکمہ بحیثیت نظامت (باتحتی معتمد متفرقات) کام کرتا رہا جب سنہ ۱۲۹۵ف مین معتمدی متفرقات وخانگی کا دفتر توڑ دیا گیا تو معتمدی خانگی کا دفتر اسی محکمہ مین ضم ہوا اور دفتر نظامت محکمہ معتمدی امور مذہبی کے نام سے ۲۳ رمضان سنہ ۱۳۰۴ کو بدل دیا گیا۔ پانچ سالی کے بعد سنہ ۱۳۰۲ف مین

معتمدی امور مذہبی کا دفتر معتمدی عدالت کو تفویض و امور مذکورہ میں ضم ہوا اور فروری ۱۳۰۲ف سے مذہبی کارروائی کو نواب رسول یار خان محی الدولہ بہادر بحیثیت نظامت اور کرتے رہے لیکن وہی سال کے عرصہ میں (جریدہ ۱۰ خورداد ۱۳۰۳ف) امور مذہبی کا تعلق معتمد عدالت سے منقطع ہو کر نظامت اور معتمدی کا دفتر حسب سابق ایک ہی کر دیا گیا۔ مگر بعد میں پھر یہ صورت بدل گئی کہ نظامت امور مذہبی کا دفتر علیحدہ کیا گیا اور صیغہ امور مذہبی معتمدی عدالت وغیرہ میں ضم کر دیا گیا۔ ابتداءً صرف مساجد کی نگرانی رسول یار خان محی الدولہ بہادر سے متعلق ہوئی تھی جسکی سالانہ معاش ۱۲۰ لیرہ تھی (جریدہ جلد اول صفحہ ۱۶ ۱۲۹۴ف) ۱۳۰۲ میں مساجد متعلقہ مقابر۔ اعراس و عاشور خانجات۔ دہرم سالہ دسرا۔ اور ۱۳۰۴ میں والاجاہی اور سلطانی مصارف حجاج و معمول زیومیہ کا تعلق بھی انہیں سے ہوا۔

مساجد

مساجد یا معاش کے دو قسم ہیں۔ ۱۔ جن کو علاقہ صرف خاص سے معاش مقرر ہے۔ ۲۔ وہ جن کو علاقہ دیوانی سے معاش دیجاتی ہے۔ مگر باعتبار بنا و تعمیر مساجد زیر نگرانی محکمۂ امور مذہبی کے اقسام تین ہیں۔ ۱۔ وہ جن کو بادشاہان اور امرائے سلف نے بنوایا تھا۔ ۲۔ جن کو عہدہ داران سرکار نے بحکم یا بہ اطلاع سرکار بنوایا۔ ۳۔ وہ جن کو ارباب خیر و احسان اور رعایا نے تیار کرایا۔ تقرر محکمہ صدر المہام متفرقات کے قبل (یعنی ۲۶ رجب ۱۲۸۶ف سے آخر ۱۲۹۸ف تک) جن مساجد بلدہ اور اضلاع کیلئے معاش اجرا ہوئی انکی تعداد بلدہ ۱۱۔ بیرون بلدہ ۱۶۔ اضلاع ۵۷۔ جملہ ۸۴۔ تعداد معاش ۱۰۴۰ روپیہ تھی (ملاحظہ ہو فقرہ (۱) دستور العمل مساجد۔) مساجد مرقومۂ بالا کے سوا اور مساجد بھی اس محکمہ کی نگرانی میں ہیں جن کو خزانہ شاہی سے تو کوئی معاش نہیں دی جاتی لیکن انھیں کے جائدادوں کی آمدنی سے ان کی اخراجات ادا ہوتے ہیں۔ ۱۔ مسجد چوک۔ ۲۔ مسجد قادر یار خان۔ ۳۔ مسجد کوٹلہ کبیر جاہ۔ ۴۔ مسجد افضل خان۔ ۵۔ مسجد نیلا پٹی۔ ۶۔ مسجد شاہ جاروب مستان۔ ۷۔ مسجد حاجی مریم۔ ۱۲۹۸ف تک کوئی ایسا دستور العمل باقاعدہ مقرر نہ تھا کہ کن مسجدوں کے لیے سرکار سے معاش مقرر کی جائے اور کنکو منجانب سرکار مدد دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ۱۲۹۹ف میں ایک دستور العمل ماہوار مساجد و تعمیر و ترمیم مساجد و عمارات مذہبی جاری کیا گیا (گشتی صدر المہام نشان ۵ مورخہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۰۱ف) اور معاشہائے

مساجد کے اجرا اور اُن کی تعمیر و تزیین کی منظوری دی اب بھی اکثر اسکی پابندی ملحوظ رکھی جاتی ہی نقرہ ۷ دستور العمل کی رو سے مساجد کیلئے معمولاً ماہانہ معاش حسب تفصیل رکھی گئی ہی جسکا سالانہ ۱۱۳ ہوتا ہی۔
۱- پیش امام صہ ۲۰- موذن عاں - ۳- روشنی و آبداری دلوریہ عاں - ۴- سالانہ ماہ صیام صہ - مگر بعض مواقع شان عمارات اور آبادی مقام کے لحاظ سے اس سے بھی زیادہ معاش اجرا کی جاتی ہی۔

اجرائی معاش مین سرکار کی اصلی غرض یہہ ہی کہ مسجد و نمین صوم و صلوۃ پنجگانہ جماعت کے ساتھ ہوا کرے اور درستی صلوۃ کیلئے پیش امامون کا عقائد ضروریہ و مسائل فقہ سے واقف ہونا ضروری ہی۔ لہذا ۱۲۸۸ف مین جملہ ارباب انعامات امامت کو سرکار کا حکم ہوا تھا کہ جن لوگون کی قابلیت مین نقص ہی اور قابل تحصیل علم ہین یا صغیر سن اور تعلیم طلب ہین اُن کو چاہیے کہ اپنے اپنے مفوضہ خدمات کی قابلیت و لیاقت حاصل کرین ورنہ بحالت ناقابلیت دوسرے شخص کا تقرر ان کی خدمت پر کیا جائیگا۔ مجموعۂ قوانین دیوانی طبع چہارم صہ ۱۲۰) لیکن اسکی تعمیل جیسی کہ چاہیے نہونے پائی اور اکثر پیش امام ناقابل اور مسائل ضروری سے ناواقف پائے گئے اس لیے سنہ ۱۳۰۱ف مین امامت مسجد کے واسطے ابواب ذیل کا امتحان مشروط کیا گیا۔ ۱- مسائل ضروری صحت عقائد اہل اسلام موافق اہل سنت والجماعۃ۔ ۲- صحت قرأۃ قرآن و خطبات۔ ۳- مسائل ضروری فقہ کتاب الطہارت و کتاب الصلوۃ (از رسالہ جات اردو) اس غرض سے کہ خطباء و خطاط و پیش امامان مساجد وغیرہ کی قرأت و تجوید درست ہو سنہ ۱۳۰۰ف مین سرکار نے منظور فرمایا تھا کہ تعلیم قرآن مجید کے لیے ایک علیحدہ مدرسہ قایم کیا جائے جسکا انتظام اور نگرانی معتمد کی ذات سے متعلق رہی اور حکم ہوا تھا کہ تا اجرائی معاش یومیہ قاری محمد طوئس صاحب کا تقرر بشاہرہ ماہ صہ مدرسہ دینیات پر عمل مین آئے۔ چنانچہ یہہ مدرسہ نواب محی الدولہ بہادر مرحوم کی مسجد مین قایم اور ۲۶ رمضان سنہ ۱۳۰۰ف کو اسکا افتتاح ہوا اور تعلیم بھی جاری ہوئی مگر سنہ ۱۳۰۱ف مین صاحب موصوف مدینہ منورہ تشریف لیجانے سے بند ہی جب تک کہ ان کا قیام بلدہ مین رہا اُن سے قرأت وغیرہ کی صحت کے متعلق صداقت کرالیجاتی تھی مگر اب کسی جدید پیش امام کے تقرر کی ضرورت ہوتی ہی تو بذریعہ سوالات زبانی ان کا امتحان لیا جاتا ہی اور بصورت کامیابی ان کا تقرر عمل مین لایا جاتا ہی۔ اور قرأت کی صحت معمولی طور پر دفتر نظامت امور مذہبی مین کرلیجایا کرتی ہی۔ عام مساجد بلدہ اور بیرون بلدہ کی حالت بہت ہی محتاج نگرانی تھی اسوجہ سے کہ

خدمتیان مساجد کے حالات کے دریافت کرنے اور مساجد کے متعلقہ انتظامات سے اطلاع دینے کے واسطے سرکار کے جانب سے کوئی دورہ کرنیوالا عہدہ دار مقرر نہ تھا اس لیے ایک عہدہ دار بنام مہتمم مساجد کا تقرر کیا گیا تاکہ وہ وقتاً فوقتاً مساجد وغیرہ کے متعلق اپنے دورہ کی رپورٹین پیش کیا کرے نیز اخراجات سالانہ ماہ صیام و رمضان کی نگرانی رکھین اور دفتر امور مذہبی کو اُن کے انتظام کا عمدہ موقع ملے (ملاحظہ ہو جریدہ اعلانیہ ۱۳۱۰ف)

سابق مین خدمتیان مساجد اندرون و بیرون بلدہ کی تنخواہین ایک جگہہ تقسیم نہین ہوتی تھین یعنی بعض مساجد کے خدمتیون کی تنخواہ کی تقسیم تو سررشتہ متفرقات مین ہوتی تھی اور بعض کی خزانہ عامرہ سے ۱۳۱۲ف سے کل مساجد کے خدمتیون کی تنخواہین دفتر نظامت امور مذہبی مین تقسیم ہونے لگین بعض اہل اسلام کی شکایت تھی کہ مساجد کے روبرو اقسام کے باجے مختلف رسوم کے ساتھہ علانیہ اس زور و شور سے بجتے ہین کہ علاوہ ترک ادب عبادت مین ہرج عظیم واقع ہوتا ہی اور ایسے مواقع مین امام کی قرارت اور تکبیر مقتدیون کے کانون تک نہین پہونچتی لہذا بذریعہ اعلان حکم دیا گیا کہ مساجد کے روبرو باجا نہ بجایا جائے بلکہ جسوقت کوئی رسم وغیرہ مسجد کے پاس پہونچے تا ختم حد مسجد باجہ موقوف رکھا جائے۔

یون تو حیدرآباد کے اندر اور اسکے مضافات مین مساجد بکثرت ہین لیکن قدیم مسجدین ۴ ہین یعنی مکہ مسجد چوک کی مسجد۔ جامع مسجد۔ مسجد افضلگنج (ان کے حالات حصہ ۲ باب ۲ فصل ۱ مین مفصل لکھے گئے ہین۔

مقابر وغیرہ واقع ممالک محروسہ سرکار عالی پانچ قسم کے ہین۔ ۱۔ مقابر شاہان دہلی۔ ۲) مقابر شاہان قطب شاہیہ۔ ۳۔ مقابر رؤساء حیدرآباد۔ ۴۔ مقابر بزرگان دین۔ ۵۔ عام۔ ان مقبروں اور روضون اور مزارون کا تعلق ۱۳۱۲ف مین محکمہ امور مذہبی سے ہوا لیکن عملی طور پر ان کی کل کارروائی اس دفتر مین نہین ہوتی۔ صرف بعض درگاہون اور گنبدون کی تعمیر و ترمیم اور ان کے خدام کی رخصت وغیرہ کی کارروائی اور بعض معمولات کی ورثاء تحقیقات ہوا کرتی ہی۔ مگر بہت سے درگاہون وغیرہ کے اخراجات اور ان کی نگرانی کا تعلق اضلاع مین تعلقداارون سے اور بلدہ مین ان کے اہل تعلق ہی سے ہی ۱۲۸۵ف سے ۱۲۸۹ف تک مین اعراس فاتحہ کے نام سے ۱۲۸۹ف اور عود و گل مزارات بزرگان کے بابتہ ۱۲۸۵ف جملہ ۱۲۸۹ف خرچ جاری تھا۔ غالباً اسمین صرف خاص اور دیوانی دونون شامل ہون گے (تاریخ دکن صفحہ ۱۳۶ و ۱۶۱)

معمولات بلدہ کی نظوری اور یا بندہ معاش کی حقیت کی دریافت دفتر امور مذہبی سے ہوتی ہی۔
معاشہائے اعراس بزرگان دین کے متعلق سب سے مقدم نگرانی اس امر کی ہی کہ جو رقم جس عرس وغیرہ کے نام سے دیجاتی ہی اسکے نسبت تحقیق کرلیا جائے کہ شخص یا بندہ معاش مستحق اسکے پانی اور عرس وغیرہ ادا کرتا ہی یا نہین اور جس قدر رقم دیجاتی ہی وہ تاریخ مقررہ پر ضروریات عرس وغیرہ مین صرف ہوتی ہی یا نہین۔ چنانچہ تنقیح کا کام ایک شخص کے متعلق کردیا گیا ہی اور اُسکا لقب مہتمم اعراس رکھا گیا۔ مگر یہہ انتظام صرف بلدہ کے لیے ہوا ہی۔

معبدہائے ہنود کی کثرت کے دو وجوہ ہین۔ ایک یہہ کہ ڈیڑھ دو صدیون کے قبل یہان اکثر حکومت ہندؤن کی رہی تھی۔ دوسرے یہہ کہ مردم شماری کے لحاظ سے بھی قوم ہنود کی تعداد بمقابلہ دیگر اقوام بہت بڑھی ہوئی ہی۔ اِن معبدون کے اقسام دو ہین۔ ایک وہ جن کو راجگان وزرگل وغیرہ اور ہندو وزرا رقطب شاہیہ یعنی اکنا وماذنا وغیرہ نے تعمیر کرایا تھا۔ دوسرے وہ جن کو امرا اور خوشباشون نے بنوایا تھا۔ جو معاشین اُن معبدون کے نام جاری ہین اُن کے بھی کئی قسم ہین۔ الف۔ وہ معاشین جو شاہان دہلی کے طرف سے عطا ہوئی ہین۔ ب۔ وہ معاشین جو والیان ریاست نے عطا کی ہین۔ ج۔ وہ معاشین جو راجگان علاقہ مہاراشٹر یعنی راجہ باجی راؤ پیشوا وغیرہ نے اپنے چوتھ کے عیوض مین توڑین تھین۔ د۔ وہ معاشین جو یہان کے امرا اور خوشباشون نے اپنے ذاتی جائدادون سے یا مطیات شاہی سے مقرر کردیا ہی۔

اگرچہ معابدہائے باسعاش کی نگرانی اضلاع مین وہان کے مقامی عہدہ دارون سے متعلق تھی۔ اور بلدہ کے معابدون کے متعلق کوئی خاص انتظام نہ تھا مگر ۱۳۰۵ف سے پہلے یہہ طے ہوا تھا کہ اضلاع کے دیولون کا تعلق تعلقدارون اور صوبہ دارون سے رہی ۱۳۰۶ف مین صرف معابدہائے بلدہ کا تعلق محکمہ امور مذہبی سے کیا گیا۔ یہہ تعلق برائے نام تھا۔ اسوجہ سے نظامت امور مذہبی مین بجز اسکے کہ اگر کسی کے جانب سے تعمیر و ترمیم کی درخواست پیش ہوتی تو حسب مناسب اجازت دیجاتی اور کوئی کارروائی وہان نہین ہوتی تھی۔ چونکہ محکمہ نظامت عموماً انتظام امور مذہبی کے لیے قایم ہی اور وہ کسی خاص مذہب کے لیے

مخصوص نہیں ہی۔ لہذا ۱۳۴۱ف مین سرکار کا حکم نافذ ہوا کہ آیندہ سے بطور عام بلدہ اور اضلاع کے معبدون کی محکمۂ امور مذہبی کی نگرانی ایکسان رہنی چاہیے۔

معابد ہائے بلدہ اور اُن کے متعلقہ جائدادون کے معاینہ کرنے اور اُن کے حالات سے محکمۂ امور مذہبی کو اطلاع دینے کیلیے ایک شخص کی ضرورت تھی جسکو اس کام سے مناسبت ہو اس لیے سرکار نے منظور فرمایا تھا کہ ہنمنت راؤ سررشتہ دار والاجاہی سے بحیثیت مہتمم معابد ہائے بلدہ یہہ کام لیا جاوے (ملاحظہ موخر یدہ جزو اول ۱۵-مہر سنہ ۱۳۰۷ف) اب ۱۳۱۱ف سے مہتمم مساجد سے شاید یہہ کام لیا جارہا ہی۔ کیونکہ راؤ موصوف کا تقرر خزانہ عامرہ کے خزانہ داری پر ہوگیا ہی۔

عاشور خانجات

بلدہ کے عاشور خانون مین سے دفتر امور مذہبی کی نگرانی مین صرف ۲ عاشور خانے یعنی ۱- عاشور خانہ حسینی علم ۲- عاشور خانہ پنجتناہ ہین۔ ان کے سوا اور بھی بہت سے عاشور خانہ بلدہ مین ہین مگر انکا اہتمام دفتر موصوف سے نہین ہی۔ (دیکھو حصہ ۲ باب ۲ فصل ۱)

سرائے دوم دہرم سالہ

سرائے اور دہرم سالون کے دو قسم ہین۔ ایک وہ جو میر عالم کے بنا کردہ اور شوارع مدراس۔ مچھلی بندر و بیدر وغیرہ پر واقع ہین۔ دوسرے وہ جن کو دیگر خوش باشون نے مثلاً راجہ کندا سامی وغیرہ نے بنوایا۔ سرایہائے قسم اول تو محکمۂ امور مذہبی کے نگرانی مین ہین جن مین سے بعض مین مسجدین بھی بنی ہوئی ہین اور سرکار کے جانب سے انکی صفائی اور محافظت کے لیے داروغہ و خدام وغیرہ مقرر ہین اور انکی نگرانی تعلقداران اضلاع سے متعلق رکھی گئی ہی۔ سرائے قسم دوم کی کوئی تفصیل نہین مل سکی۔

بلدہ اور مضافات بلدہ مین قدیم و جدید یہہ سرائین ہین۔ سرائے میان مشک۔ سرائے راجہ کندا سامی واقع سکندر آباد۔ سرائے مٹھہ بالکدا اس واقع کاغذی گوڑہ۔ سرائے سیتارام باغ۔ سرائے آصف نگر سرائے کاروان ٹیپو خان کی سرائے۔

والاجاہی سررشتہ

نواب انور الدین خان المخاطب شہامت جنگ سراج الدولہ اس ریاست کے معزز و معروف امیر تھے۔ آصف جاہ بہادر نے ان کو ارکاٹ کی نوابی سے ممتاز فرمایا تھا۔ ان کی اولاد مین محمد منور خان پیرنس اور غلام غوث خان اب مدراس مین موجود ہین۔ نواب موصوف جب ۱۷۸۵ء مین

فرانسیسون کی جنگ مین شہید ہوئے اُسوقت اُن کی وصیت کے موافق اُن کی لاش مقام آنجہانی سے لاکر آصف نگر کے متصل اُن کے مرشد حضرت ولی اللہ شاہ قدس سرہ کے پائین دفن کی گئی۔ مقبرہ کے اطراف سنگ سبز کی جالی بنی ہوئی ہی اور چند عمارات بھی ہین مثلاً خانقاہ۔ مسجد۔ باؤلی۔ ان کی تعمیر مین ایک لاکھ سے زاید روپیہ صرف ہوا۔ حیدرآباد مین۔ جاگیرات۔ مقطعہ جات۔ باغات۔ بازارات۔ اور مکانات کی قسم سے اُن کی بہت سی جائدادین تھین اور وہ نواب نظام غوث خان کے زمانہ تک اُن کے علاقہ مین رہین مگر بعد مین بزمانۂ مختار الملک اول جاگیرات مرقوم الصدر یعنی گھن پورہ۔ نیمنگنڈلہ محاصلی ملک جواز قسم آل تمغا تھے ۱۲۵۵ف مین داخل صرف خاص کردیے گئے۔ اخراجات اعراس اور متعلقین نواب غلام غوث خان کی پرورشی انہین جائدادون کی آمدنی سے ہوتی تھی۔ جب جاگیرات داخل سرکار ہوگئے تو ۱۲۴۸ھ چلنی سالانہ خزانہ شاہی سے اجرا کیے گئے حسب ذیل اعراس فاتحہ یکلیے اللہم لہ متعلقان وخدام درگاہ ومسجد کی تنخواہ کے لیے معہ ۱۲۴۸ھ سال یعنی سالانہ ماہانہ شاہی خزانہ سے جو رقم دیجاتی ہی اُسکا انتظام ضروری تھا لہذا تنخواہ خادمان مقبرہ ومتعلقان کی تقسیم ومصارف اعراس کے انتظام کی غرض سے مختار الملک اول نے ایک عہدۂ نظم سررشتہ دار قایم اور اُسکی ماہوار رامہ چلنی مقرر فرمایا۔ سنہ ۱۳۰۳ف تک اخراجات اعراس پر اشخاص ذیل کی نگرانی تھی۔

۱۔ مولوی حافظ محمود مرحوم۔ ۲۔ مولوی قادر محی الدین۔ ۳۔ محمد حسین علی مرحوم۔ یہہ لوگ ابتداً بنام داروغہ اس خدمت کو انجام دیتے تھے بعد مین اس نام کو مہتمم اعراس کے ساتھہ بدل دیا۔ اب مہتمی مذکور میر یعقوب علی صیغہ دار سے متعلق ہی جنکو اس خدمت کی بابت کوئی ماہوار وغیرہ نہین ہی۔ یہہ سررشتہ پہلے صدر محاسبی کے بعد از آن معتمد فوج ونصب کے من بعد معتمد خانگی کے تحت مین رہا۔ سنہ ۱۳۰۲ف سے ناظم امور مذہبی کے ماتحت ہی۔

حج فرائض اسلام مین داخل ہی اور اُس کی تکمیل مین غربا کو مدد دینا ایک نہایت نیک کام سمجھا جاتا ہی اسلیے یہہ اس ریاست مین قدیم سے سرکار کی طرف سے روانگی حجاج کا طریقہ جاری ہی۔ اگرچہ اسبات کا معلوم ہونا دشوار ہی کہ ٹھیک کس زمانہ سے یہان اسکی ابتدا ہوئی لیکن اسقدر معلوم ہوتا ہی کہ نواب ناصر الدولہ بہادر مغفرانمنزل

اور اسکی حی

زمانہ مین بجانب سرکار عالی دو جہاز پردے کے اس کام پر مامور تھے جن کے نام فتح سلطان وفیض الکریم تھے
سنہ ۱۲۶۳ھ یا اُسی کے قریب مین بلحاظ اُن تکالیف کے جو حجاج کو پردہ کے جہازون مین ہوتی تھین
ایک دخانی جہاز حاجیون کے لیے خریدا گیا اور تقریباً چہار سال تک اُسی مین حجاج جاتے رہے لیکن جہاز
دخانی مذکور بہ سبب غفلت ملازمین دفعتہً بندر بمبئی مین جلگیا اور پھر وہی طریقہ سابقہ پردہ کے
جہازون کا جاری ہوا۔ حضرت مغفرت مکان علیہ الرحمہ نے طریقہ روانگی حجاج کو پھر دو پردہ کے
جہاز لیکر رونق دی اور اُن کی بے نظیر فیاضی کی وجہ سے خرچ بہ نسبت سابق کے بہت بڑھ گیا۔
سنہ ۱۲۸۵ھ مین بعہد حضرت مغفرت مکان اس کام مین پچاس ہزار روپیہ عنایت ہوئے تھے (تاریخ دکن
صفحہ ۱۲۴) بعد رحلت حضرت مغفرت مکان مختار الملک اوّل نے ان دونون پردے کے جہازونکو
فروخت کرادیا اور آیندہ کے لیے یہہ انتظام کیا کہ ہر سال ایک معین رقم منظور ہوا کرے اس رقم کی تعداد
ابتداءً اڑتالیس ہزار تھی۔ مختار الملک ثانی کے زمانہ مین تیس ہزار ہوئی اور اتنی ہی رقم ابتک
ہر سال منظور ہوا کرتی ہے ابتداءً اسکا انتظام نواب معتمد الدولہ علی محمد خان مرحوم سے متعلق تھا
پھر دفتر معتمد الکریمی اور بعد مین معتمد متفرقات سے متعلق ہوگیا۔ نواب سر آسمانجاہ بہادر کے عہد وزارت مین
ایک مجلس بنام مجلس رفاہ حجاج قایم ہوئی گو ابتداءً اسکا تعلق پرائیوٹ سکرٹری سے تھا لیکن سنہ ۱۳۰۴ف مین
اسکا تعلق دفتر امور مذہبی سے ہوگیا۔

قضاۃ ومفتیین ومحتسبین

ممالک محروسہ سرکار عالی کے کُل قاضیون مفتیون محتسبون وغیرہ کا عزل ونصب۔ واجرائی معاش
قدامت سے صدارت العالیہ سے متعلق ہی لیکن بہ سبب اس کے کہ قواعد وضوابط مدون نہ تھے
سوائے بحالی وبرطرفی کے کوئی اور انتظام قضا وغیرہ کے خدمات کی نگرانی کا جاری نہوسکا۔ سنہ ۱۳۰۱ف مین
اس قدر توجہ کیگئی کہ قاضیون کی لیاقت کی نسبت اطمینان حاصل کرنیکا ذریعہ قایم کیا جائے۔ چنانچہ
سنہ ۱۳۰۱ف مین ایک اعلان شایع کیا گیا کہ (جریدہ جلد ۴ صفحہ ۴۲ سنہ ۱۳۰۱ف) چونکہ ممالک محروسہ سرکار عالیہ مین
عہدہ قضات وغیرہ توریثاً مقرر ہوا کرتے ہین اور اُن کی لیاقت علمی کا اسوقت تک چندان لحاظ
نہین کیا جاتا اسوجہ سے اہل خدمات مذکورہ کو اکتساب علوم متعلقہ خدمات کیطرف توجہ نہین رہی تھی

حتیٰ کہ بہت سے اہل خدمات مسائل ضروری طہارت وصلوٰۃ ونکاح وطلاق وغیرہ سے واقفیت تامہ نہین رکھتے لہذا سرکار کو مناسب معلوم ہوا کہ عہدہ قضات وغیرہ کے واسطے مبلغ علم مقرر وکتب درسیہ معین کردے جائین لہذا کتب ذیل مقرر کیے گئے ۔۱۔ علم فقہ مین شرح وقایہ مبادات تک ۔ ہدایہ معاملات تک ۔ ۲۔ اصول مین نور الانوار ۔ ۳۔ علم فرائض مین سراجیہ وفرائض شریفی ۔ علم تفسیر مین جلالین ۔ ۵۔ علم عقائد مین تکمیل الایمان وغیرہ ۔

بلحاظ اسکے کہ قضاء مامورہ حال کی لیاقتین اور عمرین مختلف درجہ کے ہین اُنکی رعایت بھی ملحوظ رکھی گئی ہے ۔

بعض کارروائیون سے پایا گیا کہ اہل خدمات شرعیہ بلا حصول سند صدارت العالیہ خدمات متعلقہ پر مامور ہوئے ہین اور بذریعہ گشتی صدارت العالیہ نشان ۹۹ مورخہ ۶ بہمن ۱۳۰۷ف قاضی مفتی محتسب خطیب وغیرہ کو تاکید کیگئی کہ تاوقتیکہ حسب شد آمد قدیم دفتر صدارت العالیہ سے سند حاصل نہ کرین ۔ اہل خدمات اپنے خدمات پر مامور نہ سمجھے جائینگے (مجموعہ جزاول صفحہ ۳۲۹ سنہ ۱۳۱۰ف) ان خدمات کے سند دنکا تعلق خاص صدر الصدور سے ہے جن کے فیصلے قطعی ہوا کرتے ہین اور یہہ محکمہ راست سرکار کے تحت مین ہے ۔

اگرچہ ہمیشہ سے سرکار کی توجہ اسطرف مبذول رہی ہے کہ معاش ہائے مذہبی کی نگرانی پوری طور پر ہوا کرے اور وقتاً فوقتاً تاکیدی احکام بھی جاری کیے گئے ہین ۔ مثلاً سنہ ۱۲۹۷ف مین حکم دیا گیا کہ جو زر خطیر سرکار کیطرف سے درگاہون مسجدون ۔ اور دیولون وغیرہ کے اخراجات کے واسطے مقرر ہے وہ تمام روپیہ اُن کے درستگی مین صرف ہونے کے واسطے عطا ہوا ہے ۔ اگر ایسا نہو تو ضرور مداخلت کی جائیگی ۔ اور درگاہون اور دیولون کے اہلکار آگاہ کردے گئے تھے کہ تمام اخراجات واجبی بر عمل مین آئین اور بعد اخراجات جسقدر کہ باقی رکھہ سکین اسکو اُن مقامات کی تعمیر مین صرف کرین اور سرکاری عہدہ دارون کو بھی تاکید کی گئی کہ وہ اِن امور پر نظر رکھین (مجموعہ قوانین دیوانی طبع ۴) اور گشتیات (جریدہ اعلامیہ ۲۸ رمضان ۱۳۱۱ھ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ف صفحہ ۹۲۳۹۲) کے ذریعہ سے

ممانعت کی گئی کہ جو آراضی انعام و مقطعہ جات وغیرہ مصارف مساجد و عاشور خانجات و عود و گل درگاہ جات و برہ تکش و یوستہان وغیرہ کے لیے تعلقات و جاگیرات مین مقرر ہین وہ نہ بیع ہون اور نہ رہن کیے جائین اس امر مین آخر ۱۳۰۰ھ تک جسقدر ہدایات محکمۂ موصوفہ سے جاری کی گئی ہین اُنکا ماحصل یہہ ہی۔ باوجود بذریعۂ گشتیات صدر المہام متفرقات نشان ۱۶ واقع ۲۱ رمضان ۱۲۹۱ھ اور نشان ۲۴ واقع ۱۲ ذیقعدہ ۱۲۹۱ھ بیع و رہن کرنے کی ممانعت کیے جانیکے بھی اکثر مقدمات اس قسم کے پیش ہوئے جنسے ظاہر ہوا کہ اکثر جائداد موقوفہ کو متولیون نے متقل کیا ہی لہذا حکم دیا گیا کہ کوئی منظم یا متولی مجاز نہیں ہی کہ کسی عمارت یا مکان یا دکان یا کسی جائداد وقف کو خلاف گشتی ہائے صدر المہام بیع و رہن یا کسی دوسرے ذریعہ یا طریقہ سے متقل کرے اور تمامی عہدہ داران سررشتۂ عدالت۔ مال و رجسٹری متعلقہ بلدہ و اضلاع مطلع کیے گئے کہ وہ تمامی جائدادہائے موقوفہ کی پوری پوری نگرانی رکھین اور اس حکم کی تعمیل مین پورا اہتمام کرین۔ اور تعلقداران اضلاع اور صدر مہتمم صفائی اندرون و بیرون بلدہ و معتمد صفائی چادرگھاٹ سے ان کل موقوفہ جائدادونکی فہرست بھی طلب ہوئی تھی جو انکی حدود و ارضی مین واقع ہین درحالیکہ امکنہ دائمی بلدہ و بیرون بلدہ کی نگرانی اور اُن کے جمع و خرچ کا تعلق اور اُن کے متعلقہ دوسرے امور کی کارروائی کے لیے یہہ محکمہ قایم ہوا ہی تو اس امر کا دریافت کرنا ضروری تھا کہ کل امکنہ موقوفہ کی تعداد اور اُن کی آمد و خرچ کا اندازہ کیا ہی اور ایسے کسقدر امکنہ بیجا طور پر لوگون کے قبضہ و تصرف مین گئے ہین لیکن اس طریقہ سے پورا انتظام نہ ہو سکا تو اُس وقت بذریعۂ ایک اعلان شایع کر دیا گیا کہ جس کسی متولی یا دیگر اہل تعلق کی نگرانی و اہتمام مین جائدادہائے اوقافی ہون اُنکے نگران و مہتمم وقف کو لازم ہی کہ ایسی کل جائدادین دفتر ہذا کی کتاب الاوقاف مین درج کرادین تاکہ ایسی کل جائدادین ایک مرتبہ جریدۂ اعلامیہ مین طبع کرادی جائین جس سے وہ جائدادین ہر اج۔ بیع۔ رہن و دیگر نوع کے استہلاک سے مصون و محفوظ رہین۔ اگر کوئی متولی وغیرہ جائدادہائے مذکورہ کو دفتر ہذا کی کتاب الاوقاف مین اجرائی اشتہار ہذا سے چھہ مہینے کے عرصہ مین درج نکرائیگا تو اسکی صیانت کی کارروائی دفتر ہذا سے نہ ہوسکیگی اور ایسی جائدادین کتاب الوقف دفتر ہذا مین درج نہ کرانے سے یہہ بھی سمجھا جائیگا کہ وہ جائدادین شخص قابض کی ملک سے نہین ہین اور نہ

اُن کے بیع و رہن و دیگر قسم کے انتقال کا حق حاصل ہی۔ اِن ہدایتوں کے جاری کرنیکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اب وقتاً فوقتاً اکثر جائدادیں کتاب الوقف مین درج ہو رہی ہین۔

رویت ہلال

تخمینات رویت ہلال ۱۳۰۳ف تک عدالت ہائے اضلاع سے راست دفتر ملکی پر اور اُس کے ثمنے دفتران من روانہ ہوا کرتے تھے۔ جب یہہ تجویز پیش ہوئی کہ ان تخمینات کا تعلق عدالت سے ہو تو مجلس انگزاری کی یہ رائے ہوئی کہ صیغۂ امور مذہبی سے ہو چنانچہ سنہ مذکور سے اسکا تعلق اسی محکمہ سے ہی۔ چونکہ اکثر عیدین وغیرہ کیلیے رویت کی صحت ضروری ہوا کرتی ہی اس لیے یہہ قاعدہ رکھا گیا ہی کہ شہور مندرجۂ ذیل کے متعلق بذریعۂ تخمینات صحت رویت سے اطلاع ہوا کرے۔ محرم۔ ربیع الاول۔ ربیع الثانی۔ شعبان۔ رمضان۔ ذیقعدہ۔ ذیحجہ۔ ان سب مین رویت ماہ رمضان کا بہت بڑا لحاظ رکھا جاتا ہی۔

تختہ اخراجات دفتر نظامت امور مذہبی بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب	تعداد رقم	نام ابواب	تعداد رقم	نام ابواب	تعداد رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
دفتر نظامت		مساجد و معابد بلدہ	۱۱۱۴	اخراجات بلدہ و استصوابی	۱۱۱۴
مددگار ناظم	۱	اضلاع۔	۳۱۴	نظامت مذہبی۔	
اہلکاران	۱۵	امداد مذہبی و خیراتی	۳۱۴	معمولداران اضلاع	۳۱۴
ملازمان	۷	پرائسٹنٹ جدید۔	۳۱۴		
الونس	۳۰۰	رومن کیاتھلک چرچ	۳۰۰	یوپیہ داران و سالیانہ	۳۰۰
صادر بموجب تقرر	۱۱۱۴	میتھوڈسٹ چرچ	۳۱۴	داران۔	
ابواب مشترکہ	۳۱۴	چادر گھاٹ	۳۱۴	اخراجات روانگی حجاج	۳۱۴
ابواب مختصہ	۳۰۰	دیگر چندہ جات	۱۱۱۴	خیرات و مبرات	۳۱۴
میزان دفتر نظامت	۱۱۱۴	میزان	۱۱۱۴	صدر میزان۔	۱۱۱۴
اخراجات بلدہ و اضلاع۔					

ٹپہ خانہ سرکار عالی و سرکار عظمت مدار۔ ویلیگراف آفس

فصل ۱ ٹپہ خانہ سرکار عالی

تمام دنیا مین کوئی ترقی یافتہ قوم ایسی نہ نکلے گی جسکے یہان ڈاک کا قاعدہ جاری نہ ہو۔ ہان یہ ضرور ہی کہ بعض کے یہان اُس کے قاعدہ مختلف ہون گے۔ اگر ہم پچھلی تاریخون پر نظر ڈالین تو ہمین کئی صدی پیشتر ڈاک کے وجود کا نشان ملے گا۔ گو عرب۔ ایران۔ اور ہندوستان مین خطوط رسانی کا طریقہ ابتداے اسلام اور اُس سے پہلے بھی پایا جاتا ہی لیکن گورنمنٹ کی جانب سے اس قسم کی آسانیان اُس زمانہ مین پیدا نہ کی گئی تھین جس سے رعایا فائدہ حاصل کر سکتی۔ اُسوقت یا تو تجارتی اغراض سے عوام اپنا انتظام آپ کر لیتے تھے یا شتر سوارون کے ذریعہ سے شاہی فرامین گورنرون کو بھیجتے تھے۔ مندرجہ بالا طریقے اہل عرب اور اہل ہند کے تھے ایرانی محصول تعصد کے لیے کبوترون سے کام لیتے تھے۔ اور خاص حالتون مین اب بھی اس طریقہ کو وہان کے اعلیٰ طبقے والے پسند کرتے ہین گو اس قاعدہ کو جاری ہوے ۴ ہزار سال گذرے ہین لیکن امتداد زمانہ کے باعث اب اس کا عام رواج نہین۔ باوجودیکہ یورپ مین ڈاک کا انتظام اعلیٰ پیمانہ پر ہی۔ لیکن وہان کے امرا اور روسار نے اس قاعدہ کو ایرانیون سے مستعار لیا ہی۔ چنانچہ حضور پرنس جارج آف ویلز کو بھی نامہ بر کبوترون کا شوق ہی۔ اور حضور موصوف اُن سے نامہ بری کا کام لیتے ہین۔

ڈاک کے جو طریقے آجکل کام مین لائے جاتے ہین اُن مین سے شتر سوار کے ذریعہ سے خطوط رسانی کا طریقہ خلیفہ ہادی عباسی کے زمانہ مین اُن کے لایق وزیر یحییٰ برمکی نے جاری کیا تھا۔ اور حجاز[۹۲] مین مکہ اور مدینہ کے درمیان ڈاک آیا جایا کرتی تھی۔ قیاس چاہتا ہی کہ اُس زمانہ کے ہندوستانی راجہ مہاراجہ بھی اسی طریقہ پر کاربند ہون گے۔

لیکن ہمکو ان طریقون کو دیکھنا چاہیے جو آجکل دنیا کے ترقی یافتہ ملکون مین برتے جاتے ہین۔ ۱۴۸۱ء مین ایڈورڈ چہارم کے حکم سے ڈاک خانے قایم ہوے مگر اُس زمانہ مین ڈاک خانہ صرف گورنمنٹ کے کام مین لائے جاتے تھے۔ اور ڈاک منشیون کا کام یہہ تھا کہ گاڑی کے گھوڑے کھول کر دوسرے

[۹۱] حالات شہزادہ ویلز شہزادی بیگم ویلز۔ از سید نظر علی [۹۲] الراکہ مولفہ مولوی محمد عبدالرزاق

گھوڑے جوت دین۔ خاص خاص تقریبون پر سامرار بھی اسی ڈاک کے ذریعہ سے اپنے دوستونکو تحفے بھیجا کرتے تھے لیکن سنہ ۱۴۶۳ء مین فرانس نے اس سے اچھا انتظام کیا اور رعایا کے لیے بہت سی آسانیان پیدا کردین۔ پھر سنہ ۱۵۰۱ء مین فرانس کی دیکھا دیکھی انگلستان نے بھی ڈاک کے اصولون مین تغیر و تبدل کیا۔ لیکن سترھوین صدی تک اسکے ڈاکخانون کو چندان فروغ نہ ہوا۔ آخر سنہ ۱۶۳۵ء مین چارلس اول نے صندوقی خطوط اندازی رکھوائے۔ اور انگلستان اور اسکاٹلینڈ کے خاص خاص مقامات پر عام طور سے ڈاک پہونچنے لگی۔ لیکن وقت پر پہونچنے کی شکایت باقی رہی جو اُس زمانہ کے لحاظ سے نظر انداز کردینی چاہیئے۔

باوجود ان تمام باتون کے اُسوقت خطوط پر محصول اسقدر زیادہ رکھا گیا تھا کہ عوام کو خط بھیجنے کی جرات نہ ہوتی تھی۔ سیول وار کے شروع ہوجانے سے اس انتظام مین بھی طرح طرح کی دشواریان پیش آئین اور جنگ کے خاتمہ پر یہہ بات قرار دی گئی کہ تمام قلمرو برطانیہ مین ہفتہ وار ڈاک جایا کرے اور کرامویل نے سنہ ۱۶۴۹ء مین ایک ایک صدر ڈاکخانہ کھولا۔ اور پھر تو ہر مہذب اور ترقی یافتہ ملکون مین ڈاکخانے کھول دیے گئے۔

ہندوستان مین ڈاک کے قدیم طریقے تو پہلے ہی سے جاری تھے لیکن نئے دور مین ایسٹ انڈیا کمپنی اسکے قیام کی موجب ہوئی۔ پہلے یہان بھی عمدہ سڑکین نہ ہونے کے باعث ڈاک کے وقت پر پہونچنے مین مختلف قسم کی دقتین پیش آئین لیکن رفتہ رفتہ اُن کی اصلاح ہوتی گئی یہانتک کہ اب تمام ہندوستان مین بہت کم ایسے مقامات ہون گے جہان ڈاکخانے موجود نہ ہون۔

(قلمرو نظام خلد اللہ ملکہ) مین بھی دوسرے ممالک کیطرح سرکاری ضرورتون کے لحاظ سے اسکا وجود قرار دیا گیا تھا۔ اور ڈاکخانہ کی شاخ بلدہ سے ہلی تک گئی تھی۔ مگر خطوط رسانی کا کوئی خاص انتظام نہ تھا بلکہ تعلقہ کے جوانون اور سوارون کے ذریعہ سے سرکاری لفافہ جات منزل نمبر ل روانہ کیے جاتے تھے۔ تحصیلات مین ڈاک روانہ کرنے کا یہہ طریقہ تھا کہ ڈاک خدمتیان دیہات کے

ل ہوم کمپنیین سنہ ۱۸۵۳ء ۵۲ و ۵۳ نیلی ٹیونر سنہ ۱۸۵۴ء۔

حوالہ ہوتی تھی اور وہ دوسرے دیہات مین بھیجا جاتے تھے ۔ اسطرح خط دہ بدہ روانہ ہوتا ہوا مکتوب الیہ کو پہونچتا تھا ۔

راجہ چندو لعل کے عہد وزارت مین قلمرو انگلشیہ کی نظیر سے قدیم وضع کے ڈاکخانون کی اصلاح ہوئی ۔ لیکن اُس زمانہ کے رواج کے موافق وزارت مآب نے ڈاک کا کام بھی ٹھیکہ پر دیدیا ۔ موہن لال جوگل کشور (دہلی) کو سب سے پہلے اسکا کام تفویض ہوا اور سنہ ۱۲۷۲ف مین محاصلی کی جاگیر انہین مرحمت کیگئی جو اب تک اُن کے ورثہ کے قبضہ مین چلی آتی ہے ۔ اس جاگیر کا نام ناگرم پلی ہے جو شمس آباد کے قریب واقع ہے ۔ یہہ موہن لال بوجہ کاروبار تجارت دہلی مین رہتے تھے لیکن اُن کی جانب سے جوالا پرشاد بلدہ مین کام کیا کرتے تھے ۔ جب جوگل کشور کے فرزند بالا پرشاد کو ڈاک کا کام سپرد ہوا اُسوقت بھی جوالا پرشاد بدستور کام کرتے رہے ۔ اُن کے بعد چند روز تک رجو لال کارپرداز رہے پھر کالکا پرشاد مقرر ہوئے ۔ سنہ ۱۲۸۰ف مین ضلع بندی ہوئی جس سے ڈاک کے کام مین قدرے آسانیان پیدا ہوگئین لیکن باضابطہ کام نہ ہوا ۔ ناگرم پلی کی جاگیر موہن لال کی ذاتی جاگیر تھی ۔ ڈاک کے اخراجات کے لیے تعلقہ دہاموری واقع برار محاصلی سے سالانہ مقرر ہوا ۔ اسکے علاوہ تعلقداران سررشتہ سے سرکاری خطوط کی روانگی کے لیے تنخواہین مقرر ہوئین اور تعہد دار نے بطور خود خانگی خطوط کی روانگی کا بندوبست کیا ۔ اس سے جو کچھہ آمدنی ہوتی وہ تعہد دار کا حق تھا ۔ اور ۴ تولہ وزنی خطوط کے لیے اُس زمانہ مین ۴ر اور ۹۰ تولہ وزنی پارسل کے واسطے ۱۰ر محصول لیے جاتے تھے ۔ اُس وقت رجسٹری اور رجسٹرنگ نہ اور کسی قسم کے طریقے رائج ہوئے تھے ۔ خطوط پر ڈاکخانہ کی مہر کردیجاتی تھی جس پر محصول گرفتہ شد لکھا ہوتا تھا ۔

سنہ ۱۲۶۹ف مین سرکار عالی نے اخراجات کنٹنجنٹ کے لیے برار سرکار عطیت مدار کے تفویض کیا اُسوقت تعلقہ دہاموری علاقہ ڈاک سے علیحدہ ہوگیا ۔ اس لیے بالا پرشاد کو سنہ ۱۲۷۲ف سے سالانہ لفافہ جات سرکاری کی اجرائی کی بابت ٹھیکہ دیا گیا ۔ تنخواہ عطیہ تعلقداران اسکے علاوہ ہے ۔ یہہ رقم اخراجات ڈاک کے لیے کفایت نہ ہوئی ۔ اسوجہ سے ڈاک کے انتظام مین پیچیدگیان پیدا ہوئین

سنہ ۱۲۷۹ف مین نواب ممتاز الملک بہادر اول بنے ڈاک کا باضابطہ انتظام کرنے کیلئے ۴ مہر سنہ ۱۲۷۹ف م ۹ جمادی الاول سنہ ۱۲۸۶ھ کو نواب شہسوار جنگ کو صدر مہتمم ٹپہ خانہ علاقہ سرکار عالی مقرر کیا۔ اور دفتر نظامت ٹپہ خانہ سرکار عالی کے نام سے ایک دفتر قایم ہوا۔ اُس زمانہ مین قواعد وضوابط ترتیب دئے گئے اور خانگی خطوط کی اجرائی کا انتظام سرکار نے اپنے ذمہ لیا اُسوقت ڈاکخانون کی تعداد (۱۲۵) اور خالص آمدنی سالانہ ۷۰ تھی اور خرچ سالانہ ۷۰ تھا۔

سنہ ۱۲۸۱ف مین مسٹر چارلس نے صدر مہتمی ٹپہ خانہ سرکار عالی کا جایزہ لیا۔ اِن کے زمانہ مین ڈاک کے انتظام مین ترقی ہوئی۔ اور عام طور پر سنہ ۱۲۸۲ف مین بھنگی۔ خطوط۔ رجسٹری۔ کمربند۔ زر مبادلہ وغیرہ کا انتظام ہوا اور خطوط ثبت کرنے کے لیے مواہیر تاریخ وغیرہ تیار ہوئین۔ مہرین تاریخ بحساب ماہ ہلالی درج تھی اور خطوط کی رجسٹری کے لیے ۴ محصول لیا جاتا تھا۔ لیکن ۱۲ آبان سنہ ۱۲۹۱ف کو بہ نظر آسائش رعایا ۲ محصول قرار پایا۔ مسٹر چارلس سررشتہ ڈاک سے سررشتہ انعام مین منتقل ہوئے۔ اور یکم خورداد سنہ ۱۲۹۵ف کو میجر ہنری راک صدر مہتمم مقرر ہوئے۔ ابتدائی انتظام کے ۷ سال بعد سنہ ۱۲۹۶ف مین ڈاکخانون کی تعداد ۱۷۰ تھی اور آمدنی سالانہ ۷۰ اور اخراجات سالانہ ۷۰ تھے۔ اس سال تک سرکاری لفافون پر ٹکٹ لگائے جاتے تھے جن پر لفظ "سرکاری" مختلف رنگ مین چھپا ہوا تھا۔ عبدالکریم صاحب ناظم کی ابتدائی ملازمت مین لفظ "سرکار نظام" مہرین چھپا ہوا تھا جو ٹکٹون وغیرہ پر لگائی جاتی تھی سنہ ۱۲۹۷ف مین یہ قاعدہ موقوف کردیا گیا۔ مگر اس سے سرکاری لفافہ جات کا وزن اور آمدنی کا اندازہ نہین ہوتا تھا اس وجہ سے لفافون کے وزن کرنے اور حساب رکھنے کا طریقہ جاری ہوا۔

سنہ ۱۲۸۷ف مین میجر ہنری راکھ خدمت مہتمی سے کاغذ ممہور پر منتقل ہوئے اور ۱۲ آذر سنہ ۱۲۸۷ف کو مولوی سید محی الدین علوی صدر مہتمم مقرر کیے گئے۔ وہ ۲ سال تک اس خدمت پر مامور رہے۔ اس کے بعد انکا تبادلہ مولوی عبدالکریم صدر تعلقدار صوبہ غربی (بیدر) کے ساتھ ہوا اور انہون نے یکم تیر سنہ ۱۲۹۰ف کو آکر اپنی خدمت کا جایزہ لیا۔ ان کے تقرر کے چوتھے سال یعنی سنہ ۱۲۹۴ف مین ڈاکخانون کی تعداد (۱۸۱) اور آمدنی سالانہ ۷۰ تھی۔ اِس سال خرچ کا تخمینہ سالانہ ۷۰ کیا گیا تھا۔

سنہ ۱۳۰۲ف میں قلمرو نظام کے اندر ۱۹۵ ڈاکخانے تھے۔ اور ان کی آمدنی ۱۵/۸۷ اور خرچ ۱۵/۸۷ ہوا۔ ۸ ربیع رمضان سنہ ۱۳۰۱ف میں صدر مہتمم ٹپہ خانہ کا عہدہ ناظم ٹپہ خانہ کے لقب سے ملقب ہوا سنہ ۱۳۰۶ف میں عبدالکریم صاحب کو سات تنخواہ پر وظیفہ دیا گیا اور ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۶ف کو سٹرسی لاڈر بشاہرہ ۷۵ ماہانہ ناظم ٹپہ مقرر ہوئے۔ علاوہ تنخواہ ۵ کلدار ماہانہ بطور کنٹر بیوشن بھی دیئے جاتے تھے سنہ ۱۳۱۲ف تک وہ اس عہدہ کا کام انجام دیتے رہے پھر وظیفہ یاب ہو کر ولایت چلے گئے فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب نے ۲۰ بہمن سنہ ۱۳۰۷ف کو مددگاری ناظم ٹپہ خانجات کا جائزہ لیا۔ اور ان کی تنخواہ ۷۵ مقرر ہوئی۔ آپ کے زمانہ میں ٹپہ خانہ سرکار عالی کو خاص ترقی ہوئی ۲۸ خورداد سنہ ۱۳۱۲ف کو وہ خدمت منتہی دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل پر تبدیل روانہ ہوئے۔ ۱۸ مہر سنہ ۱۳۱۲ف کو مولوی محمد صدیق صاحب نے نظامت کا جائزہ لیا اور ۹ بہمن سنہ ۱۳۱۶ف تک نصرانہ کام کرتے رہے مسٹر ناکس ہوبن ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل علاقہ سرکار غلط مدار پانچ سال کے لیے اس خدمت پر مستعار لیے گئے جن کی اسے روپیہ کلدار ماہانہ تنخواہ اور ایک سو روپیہ ماہانہ کنٹر بیوشن اور ۵ کمپنی جملہ ۸۵ ماہانہ مقرر ہوئے۔ آپ نے ۱۰ بہمن سنہ ۱۳۱۶ف کو خدمت کا جائزہ لیا اور مولوی محمد صدیق صاحب حسب فرمان ۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۵ف بماہوار آٹھ سو روپیہ عہدہ نائب ناظم ٹپہ مقرر ہوئے سنہ ۱۳۱۳ف میں ڈاکخانوں کی تعداد (۲۵۳) تھی منجملان کے خاص بلدہ میں ۱۶ ڈاکخانے ہیں۔ آخر سنہ ۱۳۱۴ف تک ڈاکخانہ جات کی خالص آمدنی ۸۶/۶ تھی اور ۵ خرچ ہوئے آمدنی میں سرکاری لفافوں اور پارسلوں کی آمدنی شریک نہیں ہے۔ اگر یہ بھی شامل کرلی جائے تو جملہ آمدنی ۱۰/۱ ہوتی ہے اور کل اخراجات نباہ کرنے پر ۵ کی بچت رہتی ہے۔

سنہ ۱۳۱۴ف میں ٹپہ خانہ جات و صنادیق خطوط اندازی کی تعداد حسب ذیل تھی۔

نام	سنہ ۱۳۱۳ف	سنہ ۱۳۱۴ف	بیشی	نام	سنہ ۱۳۱۳ف	سنہ ۱۳۱۴ف	بیشی
ٹپہ آفس۔	۱۶	۱۶	۰	برانچ ٹپہ خانہ۔	۸۲	۸۳	۱
ماتحت ٹپہ خانہ جات۔	۱۵۵	۱۶۰	۵	صنادیق خطوط اندازی۔	۳۰۶	۳۳۰	۲۴

اس سال یعنی سنہ ۱۳۱۴ف مین ٹپہ خانہ کی خالص آمدنی مبلغ ۱۷۶۰۰۰ روپیہ ہی جسمین بمقابلہ آمدنی سال سنہ ۱۳۱۳ف کے مبلغ ۱۳۰۰۰ روپیہ زیادہ ہی اور خرچ کی مقدار مبلغ ۱۲۰۰۰۰ روپیہ ہی جو بمقابلہ سالگذشتہ کے مبلغ ۹۰۰۰ روپیہ کم ہی۔ بہرحال سررشتہ انتظام ٹپہ خانہ کے متعلق گویا مبلغ ۱۲۰۰۰۰ روپیہ کا خرچ خاص ہوا ہی۔ اگر اس رقم کو بھی جو سرکار سے ٹپہ خانہ کے متعلق ہی اسکا شمار کیا جائے اور آمدنی مین شامل کیا جائے تو یہہ سمجھنا چاہیے کہ سررشتہ ٹپہ سے سرکار کو مبلغ ۱۸۰۰۰۰ روپیہ کا اضافہ ہوا۔

سنہ ۱۳۱۵ف مین ۱۴ آفیس ٹپہ خانہ جدید قایم کیے گئے اور ۱۱ اضلاع مین خطوط اندازی برخاست کیے گئے۔ اور اس سال مبلغ ۱۷۶۰۰۰ روپیہ آمدنی ہوئی جو بمقابلہ سال سابق کے مبلغ ۹۰۰۰ روپیہ زیادہ ہی۔ اور خرچ کی مقدار مبلغ ۱۲۰۰۰۰ روپیہ یعنی سال سابق سے بقدر مبلغ ۱۲۰۰۰ روپیہ زیادہ ہی۔ اس سے ظاہر ہی کہ سال زیر ریویو مین انتظام سررشتہ ٹپہ کے متعلق سرکار پر مبلغ ۱۰۲۰۰۰ روپیہ خالص خرچ بمقابلہ مبلغ ۱۰۳۰۰۰ روپیہ بابتہ سال ماسبق کے عاید ہوا۔ مگر اس رقم کو بھی جو سرکار کی اشیاء ٹپہ کے محصول کی بابتہ سرکار سے وصول ملنے خیال کی جاتی ہی شریک آمدنی کی جائے۔ تو اس صورت مین سرکار کو سررشتہ ٹپہ سے بعد وضع اخراجات گویا مبلغ ۱۸۰۰۰۰ روپیہ کا نفع حاصل ہوا۔

سنہ ۱۳۱۵ف مین حسب فرمان حضرت اقدس علاوہ جات پانیگاہ وجاگیر بلا ادائی محصول سررشتہ ٹپہ کے ذریعہ سے مراسلات بھیجنے یا وصول کرنے سے ممنوع کیے گئے۔ حسب جریدہ ۲۸ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۶ف حکم ہوا کہ آغاز سنہ ۱۳۱۷ف سے سروس ٹکٹ (ٹکٹ بکار سرکار) مین پر لفظ "سرکاری" چھپا ہوا ہوگا خزاین سرکاری سے بادائی قیمت نقد تمام دفاتر کو مل سکین گے۔ مگر اس سنہ مین ٹکٹ تیار نہونیکی وجہ سے اس حکم کی تعمیل نہین ہوئی مگر یکم اسفندار سنہ ۱۳۱۸ف سے یہہ ٹکٹ جاری ہوئے۔

یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۲۵ف سے نواب خورشید جاہ مرحوم کو علاقہ کا خانگی ٹپہ چلانے کا حکم سرکار فیض آثار اعلیحضرت شہنشاہ پر نور اٹھا دیا گیا حسب جریدہ ۸ آذر سنہ ۱۳۱۷ف (حسب فرمان حضرت مرتبہ ۸ رجب سنہ ۱۳۲۰ف) حکم ہوا کہ انگریزی ٹپہ خانون کے ذریعہ سے جو انسیا ٹپہ خانہ سرکار عالی مین آکر تقسیم ہوتے ہین اُنپر سرکار عالی کا محصول جو لیا جاتا ہی آیندہ سے نہ لیا جائے۔

ڈاکخانون کا تعلق محکمہ ہوم آفس یعنی متعدی عدالت دکوتوالی و امور عامہ سے ہی۔

تعلق

۱؎ ملاحظہ طلب جریدۂ اعلامیہ غیر سرولی ۲۸ بہمن ماہ الہی سنہ ۱۲۹۴ف ۔

زر مبادلہ — زر مبادلہ[1] کی اجرائی ملک سرکار عالی مین سنہ ۱۲۹۳ف / ۱۸۸۳ء مین عمل مین آئی۔ اسکا تعلق پہلے صدر ٹپہ خانہ سرکار عالی سے تھا۔ پھر سنہ ۱۲۸۵ف / ۱۲۹۳ سے خزانہ عامرہ سرکار عالی کے متعلق کردیا گیا۔

تبادلہ خطوط — سرکار عالی اور سرکار عظمت مدار کے درمیان خطوط اور مراسلات تبادلہ کے متعلق معاہدہ ہوا۔ اسکا ذکر معاہدات مین ملیگا۔

گھونگرو ٹپہ — ۲۱۔ امرداد سنہ ۱۲۷۹ف / ۱۸۷۲ء م ۴ ربیع الاول سنہ ۱۲۸۹ھ کو حسب ضرورت گھونگرو چالان سے علحدہ روانہ کرنیکا حکم جاری ہوا اسکے بعد ۳۰ بہمن سنہ ۱۳۱۰ف / ۱۹۰۱ء م ۲۲۔ رمضان سنہ ۱۳۱۹ھ کو یہہ طریقہ موقوف کیا گیا۔

صندوق خطوط اندازی بیمہ — سنہ ۱۳۰۶ف / ۱۳۱۵ھ مین بلدہ و بیرون بلدہ مین خطوط اندازی کے صندوق رکھے گئے۔

یکم تیر سنہ ۱۳۱۶ف سے ٹپہ خانہ سرکار عالی مین بیمہ کا طریقہ جاری ہوا۔

سنہ ۱۳۰۶ف مین دفتر ناظم ٹپہ خانہ کرایہ کے مکان سے ڈاک بنگلہ مین منتقل ہوا۔

پاکٹ بک — ۲۰۔ بہمن سنہ ۱۳۰۷ف / ۱۹۰۰ء م ۲۰ شعبان سنہ ۱۳۱۵ھ کو حکم ہوا کہ کتابین اور اخبارات جن کا وزن ۳ تولہ سے زیادہ مگر ۱ تولہ سے زیادہ نہو انپر نیم آنہ محصول لیا جاے۔ بسطح پر ۱ تولہ اور اس کی کسرت پر آدہ آنہ محصول لینے کا قاعدہ جاری ہوا۔

اُسی تاریخ ایک حکم اور جاری ہوا کہ اخبارون اور کتابون پر جنکا وزن ۳ تولہ سے زائد نہو صرف پاؤ آنہ محصول لیا جاے۔ لیکن اُسوقت تک پاؤ آنہ کا ٹکٹ رائج نہوا تھا اس لیے آدہ آنہ کے ٹکٹ پر سیاہ رنگ کی مہر سے پاؤ آنہ ثبت کردیا جاتا تھا۔ پاؤ آنہ کے ٹکٹ جاری ہونے سے یہہ قاعدہ منسوخ ہوا۔

ٹکٹ — سنہ ۱۲۷۶ف / ۱۲۸۳ھ مین ٹکٹ طغرائی قیمتی ایک آنہ جاری ہوا اسکے کاغذ کا رنگ سبز تھا۔ اور حروف سیاہ تھے۔ اسپر ڈاکخانہ کے متعلق کوئی علامت نہ تھی۔ یہہ خانگی لفافون پر چسپان کیے جاتے تھے اور یہی رسید دینے کے کام مین آتے تھے۔ جب دوسری قسم کے ٹکٹ جاری ہوئے تو ۱۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۶ھ کو ان ٹکٹون کے نسبت حکم ہوا کہ جس لفافہ پر یہہ ٹکٹ ہوگا وہ بیرنگ سمجھا جائیگا۔

سنہ ۱۲۰۹ف / ۱۲۸۶ھ مین مندرجہ ذیل ٹکٹ جاری ہوئے۔

---

[1] جریدہ اطلاعیہ یکم آذر سنہ ۱۲۹۳ف زر مبادلہ گورنمنٹ نظام مین اسطرح سمجھا جاتا ہے جسطرح گورنمنٹ انگریزی مین منی آرڈر۔

الف۔ قیمتی ایک آنہ اسکا کاغذ سفید اور حروف کا رنگ سرخی مائل تھا۔ غرض شناخت انگریزی فارسی تلنگی۔ اور بالبودھ۔ زبانون کے بہدے حروف مین نیم آنہ لکھا ہوا تھا۔ ۱۳۲۲ف مین یہہ ٹکٹ منسوخ ہوگیا۔ ۲۔ قیمتی ایک آنہ اسکی کاغذ کا رنگ کاسنی مائل بسیاہی تھا۔ اور ایک آنہ سفید حروف مین کندہ تھا۔ یہہ اسوقت تک جاری تھا۔ ۳۔ ٹکٹ قیمتی نیم آنہ کا سفید کاغذ کے معمولی پیمانہ پر جاری ہوا۔ حروف مائل بہ سرخی تھے۔ انگریزی۔ فارسی تلنگی۔ اور بالبودھ زبانون مین "نیم آنہ" لکھا ہوا تھا۔ یہہ ٹکٹ ۱۳۲۲ف مین منسوخ ہوگیا۔ ۴۔ قیمتی آدھہ آنہ کاغذ سرخ و حروف سفید ۱۳۲۲ف مین منسوخ ہوا۔ ۵۔ قیمتی آدھہ آنہ پیمانہ معمولی رنگ کاسنی اب یہہ ٹکٹ بالکل معدوم ہے۔ اسکی منسوخی کا سنہ معلوم نہین۔ ۶۔ قیمتی دو آنہ پیمانہ معمولی رنگ سیاہ اسکی تنسیخ کا سنہ معلوم نہین اب یہہ ٹکٹ بالکل معدوم ہے۔ ۷۔ قیمتی دو آنہ پیمانہ معمولی رنگ نیلگون ۱۳۲۲ف مین منسوخ ہوا۔ ۸۔ قیمتی دو آنہ پیمانہ معمولی رنگ سبز یہہ ابتک جاری تھا۔

نشان ۱۔ تا ۸۔ ۱۱۔ ذیقعدہ ۱۲۹۷ف کو جاری ہوئے

ب۔ الف قیمتی تین آنہ۔ پیمانہ معمولی رنگ زعفرانی۔ ابتک جاری تھا۔ ۲۔ قیمتی چار آنہ پیمانہ معمولی۔ رنگ نیلگون ابتک جاری تھا۔ ۳۔ قیمتی آٹھہ آنہ پیمانہ معمولی رنگ اگری ابتک جاری تھا۔ ۴۔ قیمتی بارہ آنہ۔ پیمانہ معمولی رنگ نیلگون ابتک جاری ہے۔

۱۲۸۶ف کے بعد مندرجہ ذیل ٹکٹ اور جاری ہوئے۔

ج۔ ۱۔ ۱۳۰۸ف مین ٹکٹ قیمتی نیم آنہ جاری ہوا۔ پیمانہ معمولی رنگ سرخ ۱۳۲۲ف مین منسوخ ہوا۔ ۲۔ یکم مہر ۱۳۱۴ف ۵ جمادی الثانی ۱۳۲۳ف ٹکٹ قیمتی نیم آنہ جاری ہوا۔ پیمانہ معمولی رنگ سرخ خط طغرا ابتک رائج تھا۔ ۳۔ ۱۴۔ آبان ۱۳۱۹ف ۵ جمادی الثانی ۱۳۲۶ف کو ٹکٹ قیمتی پاؤ آنہ کا بقدر بڑے پیمانہ پر جاری ہوا۔ اسکا رنگ نیلگون تھا۔ پاؤ آنہ کا یہہ سب سے پہلا ٹکٹ تھا۔ ۱۳۲۲ف مین منسوخ ہوا۔ ۴۔ اسی تاریخ معمولی پیمانہ پر پاؤ آنہ کا نیلگون ٹکٹ اور جاری ہوا وہ ابتک جاری تھا۔ بموجب جریدہ اعلامیہ مورخہ ۱۲۔ اردی بہشت ۱۳۱۷ف جزو اول جلد ۳۹ نمبر ۲۶ صفحہ ۳۶۵۔

ہ۔ اردی بہشت ۱۳۱۷ف سے ایسے ٹکٹون کا رواج ہوا۔

۱- ۱/۴ آنہ ٹکٹ ..... نیلگون خاکی۔ ۲- ۱/۲ آنہ ٹکٹ ..... گہرا سبز۔
۳- ۱ آنہ کا ٹکٹ ..... گہرا گلابی۔ ۴- ۲ آنہ کا ٹکٹ ..... ہلکا شہابی
۵- ۳ آنہ کا ٹکٹ ..... نارنجی مائل خاکی۔ ۶- ۴ آنہ کا ٹکٹ ..... ہلکا سبز۔
۷- ۸ آنہ کا ٹکٹ ..... رنگ شہابی۔

لفافہ جات

سنہ ۱۲۹۴ فصلی مندرجۂ ذیل لفافہ جاری ہوئے۔

۱- لفافہ قیمتی نیم آنہ رنگ سرخ مہر کی شکل بیضوی۔ اس پر انگریزی اور فارسی حروف میں سرکار آصفیہ لکھا ہوا تھا منسوخ ہوگیا۔ لیکن سنہ تنسیخ معلوم نہیں۔ یہہ لفافہ انگریزی پیمانہ سے قدرے بڑا تھا۔ ۲- قیمتی نیم آنہ پیمانہ مذکورۂ بالا مہر رنگ زرد وضع بیضوی سنہ ۱۳۱۷ فصلی میں منسوخ ہوگیا۔ ۳- قیمتی ایک آنہ پیمانہ مذکورۂ بالا۔ مہر کا رنگ مائل بہ سیاہی وضع بیضوی۔ یہہ بھی سنہ ۱۳۱۱ فصلی میں منسوخ ہوگیا۔

سنہ ۱۲۹۴ فصلی کے بعد مندرجۂ ذیل لفافہ جاری ہوئے۔

۱- سنہ ۱۲۹۵ فصلی میں مندرجۂ بالا پیمانہ کا لفافہ رجسٹری کے لیے جاری ہوا۔ اسکی قیمت ۴ ر اور رنگ سبز تھا سنہ ۱۳۲۲ فصلی میں منسوخ ہوگیا۔ ۲- سنہ ۱۲۹۷ فصلی میں لفافہ قیمتی پانچ آنہ مذکورۂ بالا پیمانہ پر جاری ہوا۔ اسکا رنگ سبزی مائل اور وضع بیضوی تھی۔ سنہ ۱۳۲۲ فصلی میں منسوخ کیا گیا۔ ۳- سنہ ۱۳۰۴ فصلی میں لفافہ قیمتی ۲ ر مذکورۂ بالا پیمانہ کا جاری ہوا۔ اسکی مہر کا رنگ سبز اور وضع بیضوی تھی۔ اور دہانی عبارت میں "ڈھائی آنہ" لکھا ہوا تھا۔ یہہ لفافہ رجسٹری کے لیے تھا۔ سنہ ۱۳۲۲ فصلی میں منسوخ ہوا۔ ۴- سنہ ۱۳۱۷ فصلی میں لفافہ قیمتی آدھ آنہ مذکورۂ بالا پیمانہ پر جاری ہوا۔ اسکی مہر کا رنگ سرخ اور وضع مدور تھی وہ اب تک رائج تھا۔ ۵- اسی سنہ میں لفافہ قیمتی ایک آنہ مذکورۂ بالا پیمانہ پر جاری ہوا۔ مہر کا رنگ سرمئی اور وضع مدور تھی جس میں ہلال اور تارا بنا ہوا تھا۔ ۶- سنہ ۱۳۱۹ فصلی میں لفافہ قیمتی دو آنہ مذکورۂ بالا پیمانہ سے کسیقدر بڑا رجسٹری کے لیے جاری ہوا۔ اس لفافہ کی مہر پشت پر تھی۔ مہر کا رنگ نیلگون اور وضع مدور ہے مہر کے اندر ہلال اور تارا بنا ہوا تھا۔ ۷- لفافہ قیمتی دو آنہ ۸ پائی اسی سنہ میں سرکاری پیمانہ کا رجسٹری کے لیے جاری ہوا۔ اسکی مہر پشت پر ہے جسکا رنگ نیلگون اور وضع مدور ہے۔ مہر میں ہلال اور تارا بنا ہوا ہے

از جریدۂ اعلامیہ ۱۲ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۱ف جزو اول جلد ۳۹ نمبر ۲۰ صفحہ ۳۰۱-۵ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۱ف سے حسب ذیل لفافہ جات کا رواج ہوا:

۱- ½ آنہ کا لفافہ ٹکٹ زدہ ..... سبز ۲- ۱ر آنہ لفافہ ٹکٹ زدہ ..... لاکھی

۳- ۲ر لفافہ رجسٹری پارچہ دار ..... نیلا۔

پوسٹ کارڈ

سنہ ۱۸۶۵ء مین سلطنت جرمن کے پوسٹ ماسٹر جنرل نے کارڈ ایجاد کیے مگر وہ وہان زیادہ پسند نہ ہوئے بعد ازان اسٹرلین گورنمنٹ نے اس ترکیب کو پسند کرکے سنہ ۱۸۶۶ء کے شروع مین ویانا مین اسکو رواج دیا۔ بعد ازان سنہ ۱۸۷۰ء مین انگلنڈ مین اسکا رواج ہوا۔ اور سنہ ۱۸۸۶ء مین ہندوستان مین رواج پایا۔ اور سنہ ۱۸۹۰ء مین گورنمنٹ جاپان نے ان کو اپنی سلطنت مین رواج دیا۔

ہندوستان مین ۲۳ کروڑ کارڈ سالانہ خرچ ہوتے ہین اور اُن مین مزید ترقی کی امید ہے۔

۱- یکم آذر سنہ ۱۳۰۸ف مین پوسٹ کارڈ قیمتی پاؤ آنہ (انگریزی پوسٹ کارڈ کے پیمانہ پر مہر سرخ وضع مربع جس مین ہلال اور تارا بنا تھا۔ اُردو۔ انگریزی۔ بالبودہ۔ اور تلنگی مین ہدایت تھی) جاری ہوا یہہ چند ماہ رائج رہا اُس کے بعد منسوخ ہوگیا منسوخی کا سنہ نہین معلوم ہوا۔ یہہ کارڈ اب نہین دکھائی دیتا ہے

۲- سنہ ۱۳۰۸ف مین پوسٹ کارڈ قیمتی پاؤ آنہ مذکورۂ بالا پیمانہ کا (رنگ مہر سرخ وضع مربع جسمین سرکار آصفیہ اور سنہ اور قیمت درج تھی اور مذکور الصدر زبانون مین ہدایتین لکھی تھین) جاری ہوا آذر سنہ ۱۳۰۶ف سنہ ۱۳۱۴ف مین منسوخ ہوا۔ ۳- سنہ ۱۳۱۴ف مین پوسٹ کارڈ قیمتی پاؤ آنہ معمولی پیمانہ کا (جس پر عبارت انگریزی اور اردو مین لکھی ہے) جاری ہوا تھا۔ ۴- ۳۰ بہمن سنہ ۱۳۱۱ف کو جوابی پوسٹ کارڈ قیمتی نیم آنہ بشکل مذکور الصدر جاری ہوا

۵- ۵ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ف کو پاؤ آنہ کا پوسٹ کارڈ چاکلیٹ خاکی رنگ کی مہر کا جاری ہوا۔

شرح محصول ٹپہ و رجسٹری و پارسل وغیرہ ذیل مین درج ہے۔

محصول خطوط جو سنہ ۱۳۰۸ف مین لیا جاتا تھا

نیم تولہ	از نیم تولہ تا یک تولہ	از یک تولہ تا ۲ تولہ	از ۲ تولہ تا ۳ تولہ	کیفیت
نیم آنہ	یک آنہ	دو آنہ	سہ آنہ	چار تولہ کے بعد اسکی کثرت پر ایک آنہ زاید لیا جاتا تھا

غرۂ ربیع الاول ۱۲۸۷ھ سے اس محصول میں کسی قدر تغیر ہوا

تا دو تولہ	از دو تولہ تا سہ تولہ	کیفیت
ایک آنہ	دو آنہ	تین تولہ سے زاید کے لیے ہر تولہ ار مقرر ہوا۔

پوسٹ کارڈ	خط[۵۱]		کمربند	رجسٹری	ہنگی جسکا وزن (۴۰۴) تولہ سے زاید نہو
ایک ورقی	دو ورقی	وزن نو تولہ سے زاید نہو۔	وزن نو تولہ سے زاید لیکن پندرہ تولہ سے زاید نہو۔	ہر زاید پانچ تولہ یا اس کے کسر کے لیے۔	ہر زاید پانچ تولہ یا اس کے کسر کے لیے۔
پاؤ آنہ	نیم آنہ	ایک آنہ	ایک آنہ	نیم آنہ	دو آنہ

بھنگی جسکا وزن ۴۰۴ تولہ سے زاید ہو	رجسٹر شدہ[۵۲] اخبار	بیمہ صرف سرکاری امور کے لیے
ہر تولہ یا کسر تولہ کے لیے۔	ہر زاید پانچ تولہ یا اس کے کسر کے لیے۔	ہر زاید پانچ تولہ یا اس کے کسر کے لیے۔
چار آنہ	نیم آنہ	ایک آنہ

[۵۱] سابق میں خط جسکا وزن نیم تولہ سے زاید نہو نیم آنہ محصول لیا جاتا تھا لیکن بنظر آرام و آسایش عوام ۲۹۔ اردی بہشت ۱۳۱۲ف سے بجائے نصف تولہ کے پون تولہ تک نصف آنہ محصول مقرر ہوا۔ ملاحظہ ہو جریدہ اعلامیہ جلد ۳۶ نمبر ۳۴ مورخہ ۴ تیر ۱۳۱۲ف م ۲۴ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ صفحہ ۹۷۔ لفافہ جات سرکاری نیم سرکاری اور پارسل وغیرہ بلا چسپان ٹکٹ جا سکتے ہیں مگر اس پر عبارت "کار سرکار عالی" اور عہدہ دار مجاز کی دستخط سمیت عہدہ صاف ثبت ہونا چاہیے ورنہ محصول لیا جاتا ہے۔

[۵۲] ۲۶ مرد ۱۳۱۸ف سے محصول حسب ذیل ترمیم ہوئی۔ ۱۔ جسکا وزن آٹھ تولہ سے زاید نہو پاؤ آنہ۔ ۲۔ وزن ۸ تولہ سے زاید لیکن چالیس تولہ سے زاید نہو نیم آنہ۔ ۳۔ ہر زاید ۴۰ تولہ وزن یا اس کے کسر پر نیم آنہ (جریدہ صدر بہبہ ۱۳۱۸ف نمبر ۱ جلد ۴ صفحہ ۱۲۹ جزو اول۔

حسب فرمان اقدس مترشحہ ۱۵ شعبان ۱۳۲۵ھ محصول خطوط و پارسل مین حسب ذیل تخفیف ہوئی۔

(جریدہ ۲۷ ردے ۱۳۱۷ف جلد ۳۹ نمبر ۱۰)

۲۵ آبان ۱۳۱۶ف سے خط اور پارسل کا محصول حسب ذیل قرار دیا گیا۔

خطوط			پارسل		کیفیت
وزنی ایک تولہ	فی تولہ یا اس سے کم	زیادہ از تولہ تا دس تولہ	ایک تولہ یا اس سے کم	زیادہ از تولہ تا دس تولہ یا اس سے زیادہ تا ۴۰ تولہ	
نیم آنہ	یک آنہ	ایک آنہ	دو آنہ	دو آنہ	

فہرست مقامات ٹپہ خانہ بلدہ و بیرون بلدہ۔

شمار	نام ٹپہ خانہ	سنہ قیام	شمار	نام ٹپہ خانہ	سنہ قیام	شمار	نام ٹپہ خانہ	سنہ قیام
۱	صدر ٹپہ خانہ ۵۱	۱۲۷۹ف	۵	بیگم بازار	۱۳۰۷ف	۹	قلعہ گولکنڈہ ۵۳	۱۳۰۹ف
۲	کبادی گوڑہ ۵۲	۱۲۹۱ف	۶	کاچی گوڑہ	۱۳۰۸ف	۱۰	یاقوت پورہ	۱۳۰۹ف
۳	اسٹیشن جیدرآباد	۱۳۰۰ف	۷	حسینی علم	۱۳۰۸ف	۱۱	شاہ علی بنڈہ	۱۳۰۹ف
۴	کارروان اساہوان	یکم آبان ۱۳۰۷ف	۸	خیریت آباد	۱۳۰۸ف	۱۲	تربہ بازار ۵۴	اوایل ۱۳۱۱ف

۵۱ پتھر گٹی ۵۲ قریب سکندرآباد ۵۳ یہ ٹپہ خانہ ۱۳۱۱ف مین سکندرآباد مین منتقل ہوا۔

۵۴ اندرون احاطہ نظامت ٹپہ خانہ سرکار عالی۔

صدر تنخواہ اخراجات ٹپہ خانہ سرکار عالی بابت ۱۳۱۵ف

نمبر شمار	نام ابواب	تعداد رقم	نمبر شمار	نام ابواب	تعداد رقم	نمبر شمار	نام ابواب	تعداد رقم
۱	دفتر نظامت ٹپہ خانہ	۷۹ روپیہ	۳	صدر ٹپہ خانہ و ٹپہ خانہ بلدہ۔	۱۸۳ روپیہ	۵	متفرق الاوس وضائع وغیرہ	۱۹۱ روپیہ
۲	مہتمان صوبہ جات	۲۰ روپیہ	۴	ٹپہ خانجات اضلاع	۱۱۲ روپیہ		جملہ میزان	۱۹۱ روپیہ

تنخواہ آمدنی و اخراجات تعداد ٹپہ خانہ جات و قیام صدر مہتمم ٹپہ خانہ جات سرکار عالی۔

نمبر شمار	سال	نام عہدہ دار	تعداد ٹپہ خانہ جات	آمدنی	خرچ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	۱۲۷۹ف سنہ مہر	نواب شہسوار جنگ بہادر	۱۲۵	مالیہ روپیہ ۱۳۶۲	روپیہ	آپ صدر مہتمم ٹپہ خانہ کے عہدہ پر
۲	۱۲۸۰ف سنہ	〃	〃	اعشاری	روپیہ	متعین رہے۔
۳	۱۲۸۱ف سنہ ۲۰ تیر	مسٹر چارلیس	〃	میسہ	روپیہ	
۴	۱۲۸۲ف سنہ	〃	۱۵۵	سیسہ	روپیہ	
۵	۱۲۸۳ف سنہ	〃	〃	میسہ	روپیہ	
۶	۱۲۸۴ف سنہ	〃	〃	لیہ وصہ	روپیہ	
۷	۱۲۸۵ف سنہ یکم خورداد	میجر ہنری راک	۱۷۰	صد لیہ	دو روپیہ	مسٹر چارلیس سررشتہ انعام میں منتقل ہو گئے
۸	۱۲۸۶ف سنہ	〃	〃	سہ لیہ	سہ روپیہ	
۹	۱۲۸۷ف سنہ ۱۲ آذر	مولوی سید محمد الدین صاحب	〃	۱۵ لیہ ۸	۲ روپیہ ۸	میجر ہنری راک محمد مہتمکی عہدہ پر مقرر ہو گئے
۱۰	۱۲۸۸ف سنہ	〃	۱۲۳	سہ لیہ ۸	۲ روپیہ ۸	
۱۱	۱۲۸۹ف سنہ	〃	۱۷۲	میسہ ۱۳ ۶	۱۲ روپیہ ۹	ماخوذ از نظم و نسق۔

نمبر شمار	سال	نام عہدہ دار	تعداد ٹپہ	آمدنی	خرچ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۲	یکم مہر ۱۲۹۰ف سنہ	مولوی عبدالکریم صاحب	۱۷۰	صفر الیکہ ۳ر ۹م	ایک للکھ ۳ر ۵م	انکے ساتھ مولوی سید محی الدین صاحب علوی کا خدمت صدر تعلقداری صوبہ غربی بیدر تبادلہ ہوا۔
۱۳	۱۲۹۱ف سنہ	//	۱۸۱	صفر الیکہ ۱ر ۴م	صفر الیکہ ۲ر ۶م	
۱۴	۱۲۹۲ف سنہ	//	۱۸۲	۱ لاکھ ۲ر ۵م	ایک لاکھ ۶ر ۳م	
۱۵	۱۲۹۳ف سنہ	//	۱۸۱	ایک للکھ ۳۶م	ایک للکھ ۳ر ۳م	
۱۶	۱۲۹۴ف سنہ	//	۱۸۱	ایک للکھ ۷ر ۷م	ایک للکھ ۱۱ر ۸م	
۱۷	۱۲۹۵ف سنہ	//	۱۸۵	ایک للکھ ۸ر ۵م	ایک للکھ ۱۰ر ۹م	
۱۸	۱۲۹۶ف سنہ	//	۱۸۶	ایک للکھ ۵ر ۲م	ایک للکھ ۱۰ر ۷م	
۱۹	۱۲۹۷ف سنہ	//	۱۹۰	ایک للکھ ۱ر ۸م	ایک للکھ ۱ر ۱۰م	
۲۰	۱۲۹۸ف سنہ	//	۱۹۱	ایک للکھ ۱۳ر ۴م	ایک للکھ ۹ر ۱م	
۲۱	۱۲۹۹ف سنہ	//	۱۸۹	ایک للکھ ۵ر ۵م	ایک للکھ ۳ر ۲م	
۲۲	۱۳۰۰ف سنہ	//	۱۸۹	ایک للکھ ۶ر ۸م	ایک للکھ ۷ر	
۲۳	۱۳۰۱ف سنہ	//	۱۹۴	ایک للکھ ۱۰ر ۱۱م	ایک للکھ ۷ر ۱۰م	
۲۴	۱۳۰۲ف سنہ	//	۱۹۵	۱ لاکھ ۱۵ر ۷م	ایک للکھ ۱۴ر ۳م	آپکے عہدین صدر مہتمم ٹپہ کا عہدہ مناظم ٹپہ خانہ قرار پایا۔
۲۵	۱۳۰۳ف سنہ	//	۱۹۷	ایک للکھ ۹م	ایک للکھ ۱ر	

نمبر شمار	سال	نام عہدہ دار	تعداد ڈاک خانہ	آمدنی	خرچ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۲۶	سنہ ۱۳۰۴ف	مولوی عبدالکریم صاحب	۱۹۹	روپے ۱۱۱ آنے ۱۱ پائی ۱۱	روپے ۹ آنے ۹ پائی ۹	
۲۷	سنہ ۱۳۰۵ف	〃	۲۰۶	روپے ۸۶ آنے ۲ پائی ۲	روپے ۸ آنے ۲ پائی ۲	
۲۸	سنہ ۱۳۰۶ف ۹ اردی بہشت	مسٹر سی لاوڈر	۲۰۷	روپے ۸۵ آنے ۸ پائی ۸	روپے ۱۵ آنے ۱ پائی ۱	۱۳۰۶ف میں مولوی محمد عبدالکریم صاحب ناظر ٹپہ خانہ سالم خواہ برخواست ہوا اور مسٹر لاوڈر کارکاب ہوا اسکے حالی اور علاوہ ۸ کلرک کلرار کنٹرکٹ پر مقرر ہوا۔
۲۹	سنہ ۱۳۰۷ف	〃	۲۱۴	روپے ۱۰۳ آنے ۳ پائی ۳	روپے ۵ آنے ۷ پائی ۷	
۳۰	سنہ ۱۳۰۸ف	〃	۲۲۳	روپے ۸ آنے ۸ پائی ۸	روپے ۱ آنے ۱۰ پائی ۱۰	
۳۱	سنہ ۱۳۰۹ف	〃	۲۴۱	روپے ۱۲ آنے ۴ پائی ۴	روپے ۶ آنے ۵ پائی ۵	
۳۲	سنہ ۱۳۱۰ف	〃	۲۳۹	روپے ۱۰ آنے ۱۰ پائی ۱۰	روپے ۱۰ آنے ۱۰ پائی ۱۰	
۳۳	سنہ ۱۳۱۱ف	〃	۲۴۱	روپے ۱۰ آنے ۱۰ پائی ۱۰	روپے ۱۰ آنے ۱۰ پائی ۱۰	
۳۴	۱۸ اپہر سنہ ۱۳۱۲ف	مولوی محمد صدیق صاحب	۲۴۸	روپے ۱۰ آنے ۱۰ پائی ۱۰	روپے ۱۰ آنے ۱۰ پائی ۱۰	مسٹر سی لاوڈر کے ولایت روانہ ہونیسے مولوی صاحب مذکور عہ منصرم طور پر نظامت ٹپہ کا حوالہ کیا۔
۳۵	سنہ ۱۳۱۳ف	〃	۲۵۳	روپے ۱۰ آنے ۱۰ پائی ۱۰	روپے ۱۰ آنے ۱۰ پائی ۱۰	سجلہ دو سو ترپن ٹپہ خانہ جات کے ۱۲ بلدہ و بیرون بلدہ مین ہین۔
۳۶	سنہ ۱۳۱۴ف	〃	۲۵۴	روپے ۱۰ آنے ۱۰ پائی ۱۰	روپے ۱۰ آنے ۱۰ پائی ۱۰	
۳۷	سنہ ۱۳۱۵ف	〃	۲۶۸	روپے ۱۰ آنے ۱۰ پائی ۱۰	روپے ۱۰ آنے ۱۰ پائی ۱۰	
۳۸	سنہ ۱۳۱۶ف	مسٹر ناکس ہیومن	۲۸۷	روپے ۱۰ آنے ۱۰ پائی ۱۰	روپے ۱۰ آنے ۱۰ پائی ۱۰	۱۰ بہمن سنہ ۱۳۱۶ف کو مستقل طور پر حضرت نظامت ٹپہ خانہ کا حوالہ لیا اور بہمہ ۵ سال کے لیے مقرر ہوئے اور اکثر حوزہ الملک کلرار مقرر پائی۔

پوسٹ آفس و ٹیلیگراف علاقہ سرکار عظمت مدار واقع ملک نظام۔

قیام پوسٹ آفس چادرگھاٹ۔

۱۸۳۸ء/۱۲۵۳ھ مین برٹش پوسٹ آفیس کا پتہ لگتا ہی کہ وہ رزیڈنسی چادرگھاٹ مین موجود تھا۔ لیکن تاریخ قیام ٹپہ خانہ معلوم نہ ہو سکی کہ وہ رزیڈنسی مین کب قایم ہوا ۱۸۸۵ء/۱۳۰۲ھ مین ہیدرآباد رزیڈنسی کمپونڈ سے اٹھکر چادرگھاٹ مین عابد کی شاپ کے قریب قایم ہوا۔ اس کے بعد وہان سے ایک اور مکان مین منتقل ہوا۔ اور چند سال کے بعد وہان سے اٹھکر نواب محبوب الملک کی کوٹھی کے قریب (رزیڈنسی روڈ جس بنگلہ مین مسٹر ہرمزجی وکیل رہا کرتے تھے) ۱۹ مارچ ۱۸۹۸ء/۱۳۱۶ھ کو اٹھ آیا۔ اور اب اسی کوٹھی مین ہی۔ یہہ کوٹھی دو ساجھائی چینائی کی ہی۔

ٹیلیگراف واقع پتھر گٹی۔

انگریزی لٹیلیگراف دیپارٹمنٹ نواب مکرم الدولہ مرحوم واقع پتھر گٹی پر نصب تھا۔ چند سال تک رہا لیکن اس کے عزل و نصب کے سنہ کا ٹھیک طور پر پتہ نہین چلتا صرف اسقدر پتہ چلتا ہی کہ ۱۳۰۶ھ تک یہان موجود تھا جو محمد عبدالکریم صاحب ناظم ٹپہ خانہ سرکار عالی کے زمانہ مین اٹھا دیا گیا۔

افضلگنج پوسٹ آفیس۔

افضلگنج پوسٹ آفیس اوایل ۱۸۶۸ء/۱۲۸۴ھ مین امتحاناً قایم کیا گیا۔ اور یکم دسمبر ۱۸۶۸ء/۱۲۸۵ھ کو مستقل طور پر قایم ہوا اور وہ اب تک موجود ہی۔

رزیڈنسی پوسٹ آفیس

یکم جولائی ۱۹۰۱ء/۱۳۱۹ھ کو ٹیلی گرام آفس کے متصل پوسٹ آفس امتحاناً قایم کیا گیا۔ اور یکم جنوری ۱۹۰۲ء/۱۳۱۹ھ کو مستقل طور پر قایم ہو گیا۔

منی آرڈر

یکم جنوری ۱۸۸۰ء/۱۲۹۷ھ سے پوسٹ آفیس مین منی آرڈر کا طریقہ جاری ہوا۔

وی۔پی۔

یکم دسمبر ۱۸۷۷ء/۱۲۹۴ھ سے پوسٹ آفس مین۔ ویلیو۔پی۔ ایبل۔ کا طریقہ جاری ہوا۔

سکہ نظام اور سکہ انگریزی کا لین دین۔

ابتدا سے قیام پوسٹ آفیس سے حالی اور انگریزی سکہ ان دونون کا لین دین پوسٹ آفیس مین ہوا کرتا تھا لیکن یکم جنوری ۱۸۹۶ء/۱۳۱۳ھ سے حالی سکہ کا لین دین موقوف ہوا۔ صرف برٹش سکہ مین لین دین جاری ہوا۔

تقسیم خطوط

یکم اپریل ۱۹۰۴ء/۱۳۲۲ھ سے اندرون بلدہ اور افضلگنج وغیرہ مین بجائے ایک وقت خطوط وغیرہ تقسیم ہونیکے صبح اور سرشب کے چار بجے دو وقت تقسیم ہونے شروع ہوئے۔

یکم دسمبر ۱۹۰۷ء/۱۳۲۵ھ سے بلدہ غرب تیسری ڈلیوری اندرون و بیرون بلدہ مین شروع ہوئی۔ اور ۱۱ مارچ ۱۹۰۸ء/۱۳۲۶ھ سے یہہ طریقہ موقوف ہوا۔ بعد یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے حسب سابق شب کو خطوط تقسیم ہونا شروع ہوئے۔

ٹیلیگراف ماہ فبروری سنہ ۱۹۰۰ء مین ٹیلیگراف کی ایک شاخ امپیریل پوسٹ آفیس مین لغرض سہولیت کاروبار قایم کی گئی۔

سیونگ بنک یکم اپریل سنہ ۱۸۸۲ء کو امپیریل پوسٹ آفیس مین سیونگ بنک قایم ہوا۔

فہرست ٹپہ خانہ جات انگریزی جو حیدرآباد رزیڈنسی اور سکندرآباد مین واقع ہین

شمار	نام ٹپہ خانہ	شمار	نام ٹپہ خانہ	شمار	نام ٹپہ خانہ	کیفیت
۱	چادرگھاٹ	۴	اسٹیشن بلدہ	۷	جیمس بازار سکندرآباد	ان ٹپہ خانون کا تعلق مدراس سے ہے۔
۲	رزیڈنسی بلدہ	۵	خیریت آباد	۸	سائپرس لائن سکندرآباد	
۳	افضلگنج	۶	ہیوزسٹون	۹	رجمنٹ بازار سکندرآباد	

مندرجۂ صدر نو ٹپہ خانہ ہین جو بیرون بلدہ اور سکندرآباد مین قایم ہین۔ لیکن ان ٹپہ خانون کے علاوہ اضلاع پر بھی ٹپہ خانہ قایم ہین۔ اور انکا تعلق بھی جداگانہ ہے۔ یعنی کسی کا تعلق مدراس سے ہی اور کسی کا ناگپور سے ہی اور کسیکا بمبئی سے جسکی تفصیل کیفیت تختہ مندرجۂ ذیل سے بخوبی ظاہر ہوگی۔

اضلاع ممالک محروسۂ سرکار عالی مین جہان جہان برٹش پوسٹ آفیس موجود ہین اُن کے نام درج ذیل ہین

نام ٹپہ خانہ	علامہ متعلقہ	کب قایم ہوا	ضلع	نام ٹپہ خانہ	علامہ متعلقہ	کب قایم ہوا	ضلع
ترمل گیری	مدراس	نامعلوم	اطراف بلدہ	جالنہ پور	ناگپور	نامعلوم	اورنگ آباد
بلوارم	〃	〃	〃	کنٹر		〃	〃
بوین پلی	〃	〃	〃	پیٹھن	ناگپور	〃	〃
اورنگ آباد	ناگپور	سنہ ۱۸۶۹ء	اورنگ آباد	پربھنی	〃	〃	پربھنی
چھاونی اورنگ آباد	〃	نامعلوم	〃	ہنگولی	〃	〃	〃

نام تپہ خانہ	علاقہ متعلقہ	کب قایم ہوا	ضلع	نام تپہ خانہ	علاقہ متعلقہ	کیا قایم ہوا	ضلع
مالوت	ناگپور	۱۸۷۵ء یا ۱۸۷۴ء	پربھنی	ہس پیٹھہ	۔	نامعلوم	۔
پرتور	〃	۱۸۷۷ء	〃	نگرجل	مدراس	〃	نلگنڈہ
گنگاکھیڑ	〃	۱۸۷۵ء یا ۱۸۷۴ء	〃	کرشنا	〃	〃	رائچور
سیلو	〃	نامعلوم	〃	اندپور	۔	〃	۔
پرلی	۔	〃	بیڑ	یرمنس	۔	〃	رائچور
انبڑ	۔	〃	اورنگ آباد	گلبرگہ	مدراس	〃	گلبرگہ
مکتھل	مدراس	〃	محبوب نگر	شاہ آباد	〃	〃	محبوب نگر
ناندیڑ	ناگپور	۱۸۷۰ء	ناندیڑ	واڈی	〃	〃	گلبرگہ
نارائن پیٹھہ	مدراس	نامعلوم	محبوب نگر	عثمان آباد	۔	〃	عثمان آباد
رائچور	〃	〃	رائچور	لاتور	۔	〃	〃
رائچور کیانٹونمنٹ	〃	〃	〃	یلندو	مدراس	ماہ اکتوبر ۱۹۰۶ء	ورنگل
لنگسگور	〃	〃	〃	یادگیر	〃	نامعلوم	گلبرگہ
ہمناباد	〃	〃	گلبرگہ	وندلی	〃	〃	رائچور
جانم پیٹھہ	〃	〃	محبوب نگر	نظام آباد (اندور)	〃	〃	نظام آباد

جملہ شمار (۳۸)

ٹیلیگراف چادرگھاٹ

ماہ جون یا جولائی ۱۸۵۷ء مین بمقام چادرگھاٹ (بہ سبب کاروبار برٹش گورنمنٹ) ٹیلیگراف آفس قایم ہوا۔ موجودہ ٹیلیگراف آفس کی تعمیر کا سنہ ۱۲۷۱ھ ۱۸۷۱ء ہی اور یہی سنہ عمارت پر لکھا ہوا ہی۔ اور ماہ فبروری سنہ ۱۳۲۷ھ ۱۹۰۹ء مین بسبب سہولیت کاروبار ٹیلیگراف کی ایک شاخ امپیریل پوسٹ آفیس چادرگھاٹ مین قایم کی گئی۔

دیگر

۶ مئی ۱۸۸۶ء کو اورنگ آباد مین تار برقی کا سلسلہ جاری ہوا۔
علاوہ ریلوے اسٹیشنون کے ممالک محروسہ سرکار عالی مین حسب ذیل تار آفیس ہین۔

نام مقام	نام اضلاع	نام مقام	نام اضلاع	نام مقام	نام اضلاع
چادر گھاٹ زیدبلسی سکندر آباد۔	حیدر آباد ″	بلارم اورنگ آباد	ضلع اطراف بلدہ اورنگ آباد	چہادنی اورنگ آباد ہنگولی	اورنگ آباد پرمنی

اسکے علاوہ اور مقامات پر بھی ٹیلیگراف آفیس فوجی ضرورت یا سہولت تجارت کی وجہ سے قایم ہین مگر ہمکو اُن کے حالات باوجود کوشش معلوم نہ ہوسکے۔

تعلیمات

فصل ۱۰

مہاراجہ چندو لال پیشکار اور نواب سراج الملک مدار المہام کے عہد مین قلمرو نظام کے اندر سرکار عالی کی جانب سے تعلیمات کا کیا انتظام تھا۔ اسکا باوجود تلاش ٹھیک طور پر پتہ نہ چلا۔ مگر ظاہر ہی کہ اُس زمانہ مین خانگی مدارس مکتب وغیرہ ہونگے۔ انکا نشان تو اس زمانہ سے پہلے بھی ملتا ہی مگر ہم انکا ذکر کرنا نہین چاہتے۔ لیکن پہلے انگریزی اسکول کی بنیاد چرچ آف انگلینڈ کے پادری نے ۱۸۳۴ء/۱۲۵۰ف مین ڈالی اسکے بعد ایک رومن کیتھولک اسکول کھولا گیا۔ نواب منیر الملک کے عہد وزارت مین نواب فخر الدینخان شمس الامرائے ثانی نے غریب لڑکون کی تعلیم کے لیے اپنی دیوڑھی مین مدرسہ قایم کیا اور چادر گھاٹ مین انگریزی تعلیم کے لیے گرامر اسکول قایم ہوا اُسکا زمانہ بھی اسکے قریب قریب ہی صیغۂ تعلیمات قایم ہونیسے پہلے نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام نے سرکاری طور پر مدرسۃ العلوم قایم کیا لیکن ۱۲۷۶ف مین سرکاری طور پر صیغۂ تعلیمات قایم ہوا جس سے وقتاً فوقتاً انتظام مین تغیر و تبدل ہوتا رہا اور اسکے ساتھ ہی تعلیم مین ترقی ہوئی۔ ذیل مین ہم سرکاری و غیر سرکاری مدارس کا حال حسب موقع بیان کرینگے۔

انتظامی حالات

۱۲۶۹ف مین حسب الحکم سرکار عالی قلمرو آصفیہ مین بچون کی تعلیم کی غرض سے ہر ضلع مین ایک مدرسہ قایم ہوئے اور ہر مدرسہ کے ماہانہ اخراجات کے لیے ۵۰ اور ۷۵ روپئے منظور ہوئے۔ امتحان کا یہہ قاعدہ مقرر ہوا کہ

تحصیلدار اور رٹیل ہٹواری طلبا کا سالانہ امتحان لے لیا کریں مقامی ضروریات کے لحاظ سے رعایا کے قایم مقامی کو تعلیمی معاملات مین اختیارات دینا گورنمنٹ کی نہایت بیدار مغزی اور ترقی کہی جاسکتی ہے اسکے سوا اُسوقت کے مناسب بھی یہی تھا۔

سنہ ۱۲۷۸ف ۱۲۸۵ھ مین صیغہ تعلیمات محکمہ مالگذاری کے تحت مین دیا گیا۔ اور مدرسین کی عزل ونصب کے پورے اختیارات محکمہ مذکورہی کے ہاتھ مین رہے۔ مدرس کے مقرر کرنیکی نسبت یہہ شرط لگائی گئی کہ وہ مدرسہ دارالعلوم کا سندیافتہ ہو۔ مہتمم تعلیمات علاقہ سرکار عالی کی خدمت پر سب سے پہلے مولوی حافظ صدرالاسلام صاحب کا تقرر عمل مین آیا۔ ۲۸۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۸ف ۳ شہریور سنہ ۱۲۸۸ف مین علاقہ سرکار عالی کی تمامی مدارس کی خدمت بموجب اہلکار روپیہ ڈبلیو۔ ایچ ولکنسن مقرر ہوئے۔ اُس سنہ مین اضلاع کے مدرسون کی تعداد ۲۵ تھی

سنہ ۱۲۷۹ف ۱۲۸۶ھ مین مسٹر شاٹر انگلو ورناکیولر اسکول چاورکھاٹ اور مسٹر ولکنسن کا خدمت ہیڈ ماسٹری پر تقرر ہوا اور مدرسین کی تعلیم پانیکی غرض سے نارمل اسکول قایم ہوا۔

سنہ ۱۲۸۳ف ۱۲۹۰ھ سے طلبا کا امتحان بجائے زبانی کے تحریری مقرر ہوا۔ اور اس ذریعہ سے وہ دقتین رفع ہوگئین جو زبانی امتحان مین ممتحنون کو پیش آتی تھین۔ سنہ ۱۲۸۶ف ۱۲۹۴ھ مین اضلاع کی تفتیش کے لیے سرکار عالی نے انسپکٹر مقرر کیے اسکے ایک سال بعد سنہ ۱۲۸۷ف ۱۲۹۲ھ مین یہہ حکم جاری کیا گیا کہ اضلاع کے طالبعلمون سے ۲ر ماہوار فیس لیجائے پھر سنہ ۱۲۸۶ف ۱۲۹۲ھ مین حکم ہوا کہ اگر کوئی متصدار سرکاری مدرسہ مین تعلیم پائے تو اُس سے بلحاظ اُسکی آمدنی فیصدی عال روپیہ کے حساب سے فیس لیجائے۔

اسکے بعد گورنمنٹ نے صیغہ تعلیمات کو محکمہ مالگذاری سے علیحدہ کرکے بلدی متفرقات کے تحت کردیا۔ دفتر مہتممی مذکور کے شکست ہونیکے بعد بموجب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۶۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ف ۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۳ف کو [illegible] مقرر ہوئی۔ اور مولوی سید حسین بلگرامی (عماد الملک) اسکے ناظم مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۳۰۹ف ۱۳۱۰ھ سے قلمرو سرکار عالی مین ۷ل امتحان کا قاعدہ جاری ہوا۔ اس سے پہلے یہہ امتحان مدراس یونیورسٹی کی جانب سے لیا جاتا تھا۔ اور ۲ سال کے بعد شہرین جسکی آبادی دس ہزار یا اُس سے زایدتھی۔ ایک ایک انگلو ورناکیولر مڈل اسکول اور ہر صوبہ مین ایک ایک ہائی اسکول قایم کیا گیا۔ اور تمام ریاست کو ۵ حلقون مین تقسیم کیا گیا اور ہر حلقہ مین

انسپکٹر اور صدر مہتمم کا تقرر ہوا ۱۲۹۳ف تک مدارس کے ترتیب اور نام کا کوئی باقاعدہ طریقہ سررشتہ تعلیمات مین نہین تھا۔ صرف منتظمین مدارس اپنے مدرسون کے نام ملا لحاظ تعلیمی حیثیت کے کالج ہائے ہائسکول مڈل اسکول پرائمری اسکول جو چاہتے تھے رکھ لیتے تھے۔

حسب تجویز مورخہ ۲۹ استمبر ۱۳۰۲ف ۱۳ رجب ۱۳۱۳ھ سے صیغہ تعلیمات متعلق عدالت و کوتوالی و امور عامہ کے تحت مین ہوگیا اور نواب عماد الملک ناظم تعلیمات بدستور اپنی خدمت پر قایم رہے لیکن ۱۳۱۶ف مین بعد وظیفہ یابی نواب عماد الملک ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایس ایل۔ ایل ڈی۔ بیرسٹر ایٹ لا انسپکٹر انڈر سکرٹری مجلس وضع قوانین سرکار عالی کا ناظم تعلیمات پر منصرمانہ بتقریر یہ جریدہ (جلد ۳۸ نمبر ۴۵ مہر ۱۳۱۶ف) عمل مین آیا۔ اور ۱۶ شہریور ۱۳۱۶ف کو نظامت کا جائزہ لیا ۱۳۱۷ف مین علاوہ اخراجات سابق کے چار لاکھ روپیہ سالانہ کا اور اضافہ کیا گیا۔

تختہ تعلیمات۔ تعداد مدارس۔ تعداد طلبا اور اخراجات سالانہ ۱۲۸۱ف لغایت ۱۳۱۶ف تک عنوان ہذا کے ساتھ ناظرین کو کسی دوسرے مقام پر نظر آئیگا۔ اور تختہ جملہ آمدنی و اخراجات و طلبا پاس شدہ کا و تعطیلات وغیرہ آخر مین شامل ہے۔

ہم ذیل مین سرکاری اور امدادی مدارس کے مختصر حالات درج کرتے ہین ان سے تعلیم کی مجمل کیفیت معلوم ہوسکیگی

دارالعلوم

۲۰ رجب ۸۴ ماہ مارچ ۱۸۵۶ء ۱۲۷۲ھ کو اس مدرسہ کا افتتاح ہوا۔ میر زاعلی محمد خان اور نواب معتمد الدولہ اس مدرسہ کے خاص مہتمم مقرر ہوئے اور منشی شیخ علیصاحب منصبدار اور مسٹر ہنری براؤن اور مسٹر جمشیدجی اسکے رکن قرار پائے انگریزی۔ فارسی۔ عربی تلنگی۔ اور مرہٹی زبانون کی تعلیم اس مدرسہ مین شروع ہوئی۔ افتتاح کے دن مدرسہ مین ۱۳۰ طلبا نے اپنا نام درج رجسٹر کرایا۔ اور ۱۲۹۰ف مین مدرسہ مذکور کی خدمت پر مولوی تاج الدین صاحب کا تقرر عمل مین آیا۔ اور اسی زمانہ مین سید وجہہ الدین احمد قادری مدراسی صدر مہتمم اور مولوی زین العابدین خانصاحب صدر مدرس مقرر ہوئے۔ اسکے بعد مولوی سید عبدالعلی صاحب وآلہ کا تقرر صدر مدرس کی خدمت پر ہوا ۱۳۰۳ف مین مولوی سید وجہہ الدین احمد صاحب قادری اپنی خدمت صدر مہتمی سے کنارہ کش ہوئے ۱۳۰۴ف مین نواب محمد سعید خان صاحب ساکن کلکتہ صدر مہتمی کی خدمت پر مامور ہوئے مگر ہجرت کے شوق سے

انھین یہان زیادہ نہ رہنے دیا اور ۱۳۱۰ھ مین اپنی خدمت سے استعفا دیکر نواب صاحب مدینہ طیبہ تشریف لیگئے
مولوی الٰہی بخش صاحب عظیم آبادی جو پہلے مدرسہ دینیات کے صدر مدرس تھے وہ اس عرصہ مین دارالعلوم کے
صدر مدرس مقرر ہوئے - اور ۱۲ رجب ۱۳۱۶ھ م ۲۳ دسمبر ۱۸۹۸ء کو مولوی صاحب موصوف مستقل طور پر
مدرسہ کے صدر مہتمم مقرر ہوئے اُسوقت سے آج (۱۳۱۸ھ) تک مدرسہ مذکور انھین کی نگرانی مین ہی - نواب
محمد سعید الدین صاحب کے زمانہ کی یہہ بات بھی قابل یادگار ہی کہ انہون نے تحریک کرکے ۱۳۰۸ھ سنہ ۱۸۹۱ء سے
منشی عالم سے لیکر مولوی فاضل کے امتحان کے لیے مدرسہ کا الحاق پنجاب یونیورسٹی سے کرادیا لیکن ۱۳۱۶ھ سنہ ۱۸۹۸ء مین
پنجاب یونی ورسٹی سے اسکا تعلق علیحدہ کرکے زیر نگرانی سررشتہ تعلیمات سرکار عالی کردیا گیا اور اب تقریر
نصاب اور امتحانات وغیرہ ناظم تعلیمات سرکار عالی سے تعلق رکھتے ہین جلد ۲۲ نمبر ۱۴ مطبوعہ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ
مشیر دکن) سنہ ۱۳۱۵ھ مین عدد ۵۰ روپے مدرسہ کے سالانہ اخراجات مین صرف ہوئے سنہ ۱۳۱۴ھ مین
مدرسہ مذکور مین ۲۳ جماعتین تھین جنمین ۸۲۵ طلبا تعلیم پاتے تھے اور مدرسین کی تعداد ۳۰ تھی - ان کی
تفصیل یہہ ہی - صدر مہتمم - ناظم - مدرسین عربی و فارسی - خوشنویس - قاری - انگریزی ماسٹر جملہ ۳۰ - پاس شدہ
طلبا کا تختہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو -

حیدرآباد کا یہہ مشہور اور معزز مدرسہ ۱۲۹۹ھ مین نواب سر سالار جنگ اعظم کی دیوڑھی مین قایم ہوا - نواب
میر لایق علیخان مرحوم سالار جنگ ثانی نواب میر سعادت علیخان مرحوم مشیر الملک - مہاراجہ کشن پرشاد بہادر
(موجودہ چیکا رو مدار المہام) اور راجہ مرلی منوہر آصف نواز ونت بہادر - اس مدرسہ کے ابتدائی اور مشہور
طالب العلمون مین ہین - ۱۲۹۳ھ سنہ ۱۸۷۷ء مین مدرسہ مذکور دیوان کی ڈیوڑھی سے رمبولڈ کی کوٹھی واقع
نارائن گوڑہ مین منتقل کیا گیا - اور ۲ ربیع الثانی ۱۲۹۷ھ م ۸ اپریل سنہ ۱۸۸۰ء کو مفرز امرا اور شرفا کے
لڑکون کی تعلیم کے لیے یہہ مدرسہ عام کردیا گیا - اسکے سالانہ اخراجات بمد مدد معاش بتحقیقی مانہ سنہ ۱۳۱۵ھ
۱۸۹۷ء سنہ ۵۷۲۱ روپے ہین -

سنہ ۱۸۷۵ء مین میٹی انگلش اسکول اور چادر گھاٹ اینگلو ورناکیولر اسکول اسمین ملادئے گئے اور مسٹر الیف شاوڈ
۱۲۹۲ھ اس نئے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے - ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۶ھ م ۶ مئی سنہ ۱۸۷۹ء مفوض [illegible]

مدارس یونیورسٹی مدرسہ کا نام حیدرآباد کالج رکھا گیا سنہ ۱۸۸۱ء / ۱۲۹۸ھ کو کالج مین ایف۔ اے۔ اور بی۔ اے۔ کے درجے قایم ہوئے اور مدارس یونیورسٹی کی تعلیم ان درجون مین درجہ بجہ قرار پائی۔ کالج کے سب سے پہلے پرنسپل ڈاکٹر اگھورناتھ صاحب ہین۔ ڈاکٹر صاحب سنہ مذکور مین پرنسپل کی خدمت پر مامور ہوئے تھے مگر اب انھون نے وظیفہ لے لیا۔ سنہ ۱۲۹۶ف / ۱۳۰۴ھ کو کالج مذکور مدرسہ عالیہ مین ضم کر دیا گیا۔ یا یون کہو کہ مدرسہ عالیہ کالج مین ملا دیا گیا۔ اور دونون کا نام ملکر بجائے حیدرآباد کالج۔ یا مدرسہ عالیہ کے نظام کالج رکھا گیا۔ کالج مین بی۔ اے تک بدستور تعلیم قایم رہی حقیقی موازنہ کی رو سے سنہ ۱۳۱۵ف مین ۱۷۱۱۵ روپے سالانہ اخراجات مین صرف ہوئے۔

پہلے کالج کے لیے بورڈنگ ہاؤس کا کوئی انتظام نہ تھا مگر ۲۶ شوال سنہ ۱۳۰۷ھ / ۱۵ جون سنہ ۱۸۹۰ء کو طلبا کے لیے بورڈنگ ہاؤس کا افتتاح ہوا۔ اور انمین رہنے والے طلبا سے ماہانہ اخراجات کیلیے ۵ لینا قرار پایا۔ اب بجائے ۵ کے ہر طالب علم سے ۶ لیے جاتے ہین۔

۲۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۶ھ / ۲۶ نومبر سنہ ۱۸۸۸ء روز دوشنبہ کو کالج مین کنڈرگارڈن کی تعلیم کیلیے زنانہ کوٹھی مین ایک شاخ قایم ہوئی۔ بی بی انگلشیر مین مہتمم اور آسیہ بیگم مدیرہ کے صدر مدرسہ قرار پائین اور فی طفل ۱ روپیہ ماہوار فیس مقرر ہوئی۔ اس مدرسہ مین قرآن شریف۔ عقاید۔ فقہ۔ اور نماز پڑھنا لازمی قرار دیا گیا۔ ۶ مہر سنہ ۱۳۱۶ف (جلد ۳۸ نمبر ۵۳۰۳ آبان سنہ ۱۳۱۶ف از جریدہ) مین کالج کا تعلق دفتر نظامت تعلیمات سے منقطع کر کے مجلس نظامی کی تفویض کیا گیا صدر نشین نواب معین المہام زیر عدالت و امور عامہ اور ارکان حسب ذیل مقرر ہوئے معتمد سرکار عالی صیغہ تعلیمات مسٹر محمد اکبر مذر علی حیدری منصرم معتمد فینانس ناظم صاحب تعلیمات۔ نواب نظامت جنگ بہادر رکن مجلس عالیہ عدالت۔ اس کالج کے متعلق ایک لائبریری بھی ہے جو ۱۹۰۲ء / ۱۳۱۹ھ مین قایم ہوئی اور اسکا ہاڈسن میموریل لائبریری ہے۔

سٹی ہائی اسکول بامدرسہ نوفانیہ

اسکو مدرسہ نوفانیہ بھی کہتے ہین۔ یہہ پہلے سے انگلش اسکول کے نام سے پتھر گٹی پر قایم ہوا۔ بعد مین اسکا نام سٹی ہائے اسکول رکھا گیا۔ اسکی بنا سنہ ۱۲۸۷ف / ۱۲۸۰ھ سے ہے سب سے پہلے اسکے ہیڈ ماسٹر بی۔ ایف شاٹر مقرر ہوئے تھے۔ آجکل مسٹر اے۔ راس۔ اس خدمت پر ہین حقیقی موازنہ کی رو سے مدرسہ کے سالانہ اخراجات سنہ ۱۳۱۵ف مین ۱۳۱۵۰ روپے ہوئے۔

انجینیرنگ کالج

۷ رمضان ۱۲۸۷ھ مطابق ۷ دسمبر ۱۸۷۰ء کو یہہ کالج قایم ہوا۔ اور مسٹر ولکنسن ۳۰ اردی بہشت ۱۲۸۰ف کو ۵۰۰ روپیہ ماہوار پر اسکے صدر مدرس مقرر ہوئے لیکن جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ کی رو سے ہمیشہ کے لیے اسکا خاتمہ ہوگیا اور یہہ تجویز قرار پائی کہ نظام گورنمنٹ کی جانب سے تعلیم پانے کیلیے طلبا ریونہ۔ مدراس وغیرہ بھیجے جائین۔ اب ہر سال ۲ طالب علم یہان سے تعلیم کے لیے بھیجے جاتے ہین۔ اسکا انتظام معتمد صاحب تعمیرات کے متعلق ہی۔

کالج مذکور کی تعلیم یافتہ آجکل علاقہ سرکار عالی مین جو معزز خدمات کو انجام دیتے رہی ہین انکے نام ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔

سلسلہ نشان	نام	کیفیت	سلسلہ نشان	نام	کیفیت
۱	عبدالرحیم صاحب	شریک معتمد مال	۶	مرزا مہدیخان صاحب کوکب	ناظم مردم شماری تھی وظیفہ ہوگیا
۲	عبدالقادر صاحب	صوبہ دار گلبرگہ تھی وظیفہ ہوا	۷	مرزا محمد علیخان صاحب	اول تعلقدار ناندیڑ۔
۳	راجہ للتا پرشاد صاحب	اسٹیٹ سالار جنگ سے اپکا تعلق ہے	۸	فنیو پرشاد صاحب۔	وکیل تھی انتقال کرگئے۔
۴	میر کاظم علیصاحب۔	معتمد تعمیرات تھی وظیفہ ہوگیا	۹	وینکٹ شاستری صاحب	مدرس ریاضی مدرسہ عالیہ
۵	آغا شیخ محمد صاحب۔	اول تعلقدار تھی انتقال ہوگیا			

اسکول چادرگھاٹ

اسکو گلوریا ہائی اسکول بھی کہتے ہین ۱۲۸۶ف مین اسکی بنیاد بمقام چادرگھاٹ پڑی۔ اور ڈاکٹر اکھورناتھ صاحب پرنسپل مسٹر شنافٹہ پروفیسر اور مسٹر گلوریہ ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ یہہ اسکول چادرگھاٹ مین کندہ سائی کے باغ کے اندر واقع ہی ۱۳۱۵ف مین اسکے کل اخراجات پر ۱۲۰۰۰ روپے صرف ہوئے۔

رزیڈنسی اسکول

یہہ اسکول ۱۸۶۸ء مین اندرون حدود رزیڈنسی (محل کالاک ٹاور) برٹش گورنمنٹ کیطرف سے قایم ہوا۔ اور سرکار عالی سے بھی ۱۵۰۰ روپیہ ماہانہ بطور امداد مقرر ہوئے لیکن ۶۔ اپریل ۱۸۹۲ء کو بالکل سرکار عالی کے حوالہ کردیا گیا اب اسکی امداد صرف روپیہ ماہانہ سرکار عالی سے ہوتی ہی۔

سیول سروس کلاس

حیدرآباد کے معزز نوجوانوں کی خاص تعلیم کے لیے ۲۰ ذیحجہ ۱۳۰۲ھ مطابق ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۵ء کو چادرگھاٹ میں سیول سروس کلاس قایم ہوا۔ اور ۱۸۹۱ء تک قایم رہا۔ اس اثنا میں متعدد سیولین مال۔ عدالت۔ کوتوالی اور انجنیرنگ میں کافی لیاقت حاصل کرکے سرکار عالی کی خدمت کیلیے تیار ہوئے۔ اور مناسب خدمتوں پر مامور ہوئے۔ اور دیگر ہیں۔ خدا معلوم کس وجہ سے یہہ کلاس توڑ دیا گیا تھا۔ اسوقت کے کامیاب شدہ طلبا کے نام درج ذیل ہیں اور اول ماہ جنوری ۱۹۰۰ء ماہ اسفندار ۱۳۱۶ف میں پھر کھولا گیا۔

بابتہ ۱۸۸۶ء

نمبر شمار	نام	کیفیت	نمبر شمار	نام	کیفیت
۱	سعادت خانصاحب	سنیر مددگار اول۔	۸	وحیدالدین صاحب	سوم تعلقدار۔
۲	حبیب الدینصاحب	مددگار محاسب۔	۹	اعجاز حسین صاحب	سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈس
۳	رستم جی، فردون جی صاحب	برارمیں کمشنر ہیں۔	۱۰	سید احمد اللہ صاحب	دوم تعلقدار۔
۴	لچھمی کانت صاحب	دوم تعلقدار تھے انتقال کرگئے	۱۱	سید محمد صاحب رضوی	مددگار انسپکٹر جنرل رجسٹریشن
۵	سید اسد اللہ صاحب	مددگار مہتمم بندوبست ہیں	۱۲	گوند نایک صاحب	مددگار فینانس۔
۶	رشید الدینصاحب	ایضاً	۱۳	سید عباس حسین صاحب	اسسٹنٹ کمشنر کروڑگیری
۷	زنگارڈی صاحب	مددگار ناظم کوتوالی ضلع تھے انتقال ہوا۔	۱۴	محمد علی صاحب۔	اول تعلقدار عادل آباد۔
			۱۵	فصیح الدین احمد صاحب	اول تعلقدار۔

بابتہ ۱۸۸۷ء

۱	فرامجی صاحب	دارالضرب کے متعدد میں علیحدہ کیے گئے	۶	رستم جی صاحب	۔
۲	محمد صدیق صاحب	مددگار ناظم ٹپہ خانہ۔	۷	سید محمد علیصاحب	۔
۳	عبدالمجید صاحب	مددگار فینانس۔	۸	سید ذاکر صاحب	تحصیلدار
۴	گوپال راو صاحب	نائب مددگار بندوبست	۹	وینکٹ راو صاحب	تحصیلدار
۵	خورشید جی صاحب	سوم تعلقدار۔			

پیمائش شالی انگلش ہائی اسکول

۲۵ شعبان ۱۳۰۵ھ ۲۱ خورداد ۱۲۹۷ف کو سرکار عالی کی منظوری سے نہکنڈہ مین پیمائش کا مدرسہ قایم ہوا۔ اور پھر وہان سے ۱۳۱۶ھ مین حیدرآباد منتقل کیا گیا۔ اور اسوقت تک بدستور قایم ہی۔

محمڈن زنانہ اسکول۔

رمضان ۱۳۰۵ھ مجون ۱۸۸۸ء مین اس مدرسہ کا افتتاح ہوا۔ ۱۹۰۴ء مین اس مدرسہ مین ۵۰ لڑکیان تعلیم پاتی تھین انمین صرف تین ہندو تھین باقی مسلمان۔ یہہ مدرسہ سرکاری ہی۔ اور ہر درجہ کی فیس مقرر ہی۔ مدرسہ ایک کوٹھی مین بیدل کے تحت مین اچھی حالت مین ہی۔ یہہ پہلے نام پلی مین تھا۔ اب شٹین کے قریب حسین لقابائی کے باغ مین واقع ہی۔

نارمل اسکول

نارمل اسکول جو ۱۲۸۰ف مین توپ کے سایہ کے پاس قایم ہوا تھا۔ مدرسہ دارالعلوم مین ضم کیا گیا۔ بعد چندے گلبرگہ مین اردو کا۔ اور ورنگل مین تلنگی کا مدرسہ کہولا گیا۔ اور اورنگ آباد مین مرہٹی کا مدرسہ کہولے جانے کی تجویز ہوئی تھی۔ مگر مدرسہ جاری نہین ہوا ۱۲۹۸ف کے آخر وہ ۲ مدارس جو گلبرگہ اور ورنگل مین کہولے گئے تھے بلدہ مین منتقل ہوکر آئے اور اسی مدرسہ مین ۱۳۰۶ف مین مرہٹی کی اور اسکے ۳ سال کے بعد کنڑی کی شاخین کہولی گئین یہہ مدرسہ اسوقت عابد کی شاپ کے قریب ہی۔ اسکو مدرسۂ تعلیم المعلمین بھی کہتے ہین۔ صدر مدرس مولوی الہ بخش صاحب ہین۔

اسکول مذکور کے حقیقی اخراجات بموجب موازنہ بابتہ ۱۳۱۵ف ۱۵۰۰۰ روپیہ سالانہ ہین۔

مدارس امدادی وغیر امدادی۔

مدرسہ شمس الامرا

نواب فخر الدولہ شمس الامرا ثانی نے غریب بچون کی تعلیم کے لیے ۱۲۵۸ف ۱۸۴۳ء مین اپنی دیوڑہی کے اندر مدرسہ قایم کیا اور ہر غریب بچہ کو بغرض تحریص و ترغیب پندرہ مہین روز ایک چوانی مقرر کی۔ یہہ مدرسہ ابتک نواب سر آسمانجاہ مرحوم کی دیوڑہی مین موجود ہی۔ اور اسمین عربی۔ فارسی۔ انگریزی۔ کی تعلیم مفت ہوتی ہی۔ مدرسہ کے تمام اخراجات مرحوم کے خزانہ سے ادا ہوتے ہین۔

مدرسۂ نظامیہ

یہہ مدرسہ مولوی امیر الدین صاحب حیدرآبادی نے اوائل ۱۲۹۳ف مین قایم کیا۔ اس مدرسہ مین دینیات کی تعلیم کا خاص لحاظ تھا۔ تعلیم کے سوا غریب بچون کو کپڑا مفت ملتا تھا۔ اسیطرح اُن کی خورد و نوش اور بود و باش کا بھی مفت انتظام تھا۔ یہہ سب باتین مدرسہ کی ذاتی علاوتی تھی۔ اور وہ خود ہی اسکے اخراجات پورا کیا کرتے تھی غرض انہین ہر طرح دلچسپی تھی۔ اُنکی موجودگی مین بعض وجوہ سے اسکے دو ٹکڑے ہوگئے۔ ایک حصہ تو

انھین کے پاس رہا۔ اور دوسرا مولوی انوار اللہ خان صاحب سے۔ (اُستاد صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر ولیعہد مستعفی ہوگیا جب مولوی امیر الدین صاحب کا انتقال ہوا تو مولوی انوار اللہ خان صاحب نے مدرسہ کے کل انتظام کا ذمہ لیا۔ شہر یور سنہ ۱۳۰۶ف مین اعلیحضرت بندگانعالی نے مدرسہ کے اخراجات کے لیے ۵ ماہانہ مقرر فرمائے اس عرصہ مین مدرسہ کئی مکانون مین منتقل ہوتا رہا۔ آخر نواب سیلیمانجاہ کی دیوڑھی قریب اُٹھ آیا لیکن کرایہ کے غیر مستقل مکانون مین مدرسہ کب تک رہسکتا تھا۔ اسلیئے مدرسہ کے ارکان نے حضور پر نور کی خدمت مین ایک درخواست کے ذریعہ سے مکانکی ضرورت ظاہر کی۔ درخواست کنندون مین مولوی صاحب کے علاوہ نواب محبوب نواز الدولہ مرحوم مفتی بلدہ۔ اور نواب اقبال یار جنگ مرحوم بھی تھے۔ اعلیحضرت بندگانعالی نے مکان سرائے کسار رہٹہ (واقع کسار رہٹہ) مین مستقل طور سے مدرسہ کو مرحمت فرمایا۔ اور مدرسہ کو اس باب مین دوسرونکی محتاجی سے نجات دلائی۔ آذر سنہ ۱۳۰۶ف سے صیغہ تعلیمات سرکار عالی سے ماہ ماہوار بطور امداد ملنے کا پتہ چلتا ہی لیکن رؤسا بھی اسکے ممد ہین۔ مدرسہ کی تعلیمی اور انتظامی حالت قابل اطمینان ہی اور فارغ التحصیل طلبار کی سالانہ دستار بندی ہوتی ہی جسمین تمام طور پر علماء۔ وعہدہ داران۔ وامراء وغیرہ مدعو کیے جاتے ہین۔

مدرسہ دارالعلوم

رجب سنہ ۱۲۹۵ف جولائی ۱۸۸۸ء مین مدرسہ قایم ہوا۔ اور نواب مکرم الدولہ بہادر صدر المہام مالگذاری اسکے معتمد قرار پائے۔ اسی موقع پر قیام ودوام کیغرض سے ۱۰۰۰ روپیہ چندہ جمع کیا گیا ۱۹ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۹ف روز پنجشنبہ کو مدرسہ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جلسہ کی صدارت نواب سر سالار جنگ اعظم صدر المہام نے قبول فرمائی۔ اور اپنے دست مبارک سے طلبار کو انعام تقسیم فرمایا۔ اُسوقت طلبار کی تعداد ۸۰ تھی۔

سنہ ۱۲۹۰ف مدین مدرسہ کے نام سرکار نے ۵ ماہانہ مقرر کیا۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۱ھ ۱۸۸۴ء کو ۱۰ مرشد زادے تعلیم کیلیئے مدرسہ مین داخل ہوئے اور اُن سے ۵ ماہوار فیس مقرر کیگئی جسکے بعد سرکار عالی سے سورپیہ اور زیادہ ہوئے۔ اور سرکار عالی کی مقرر ۵ ماہانہ تک ہوگئی جو اب تک جاری ہی۔

مدرسہ کا ذاتی مکان دارالشفا مین واقع ہی۔ اور ایک بورڈ کی نگرانی مین انگریزی فارسی۔ اور اردو کی تعلیم ہوتی ہی۔ مدرسہ کی تعلیم اور انتظامی حالت قابل اطمینان ہی۔ اور سٹریٹ اسکے ہیڈ ماسٹر ہین۔

دینی تعلیم مین روز بروز ضعف محسوس کرکے بعض حیدرآباد کے مسلمان باشندون نے مغلپورہ مین
ایک جلسہ منعقد کیا۔ اوراس باب مین باشندگان شہر کی عام رائے حاصل کرنیکے لیے ۱۳ ذیحجہ ۱۲۹۹ھ کو
ایک اشتہار جاری کیا۔ اس پر شہر کے اکثر معززین اور علمانے اتفاق رائے ظاہر فرمایا۔ اور ۱۱ صفر ۱۳۰۰ھ
م ۲۲ ڈسمبر ۱۸۸۲ء روز جمعہ کو بعد نماز اندرون مسجد ساجدہ بیگم صاحبہ واقع مغلپورہ مدرسہ مذکور کا افتتاح ہوا۔
مسلمان لڑکے اسمین دینی تعلیم مفت پاتے ہین۔ سالانہ امتحان کے لیے شہر کے لائق لوگ مدعو کیے جاتے ہین
جو کامیاب طلبار کو انعام تقسیم فرماتے ہین۔ زمانہ حال مین سعی بلیغ سے جناب مولوی رفیع الدین صاحب
کمشنر انعام علاقہ پائگاہ نواب سر غوث رشید جاہ مرحوم اور مولوی سید ابو محمد یحیی صاحب نگرانکار وارڈر کورٹ آف
وارڈس کے اُسی مسجد مین چندہ سے مدرسہ کے واسطے ایک مکان تیار ہوا ہی۔ اس مدرسہ کو سرکار سے
کسی قسم کی امداد نہین ہی۔ مدرسین کی تنخواہین اور دیگر اخراجات بعض روسار کے چندہ سے پورے ہوتے ہین
باوجود اِس بے سروسامانی کے مدرسہ کی تعلیمی اور انتظامی حالت اچھی ہی۔ اور مدرسہ کے اکثر تعلیم یافتہ
معزز خدمتون پر مامور ہین۔

مفید الانام

۱۲۹۹ھ آمین علم دوست کہترلون کے جانب سے یہہ مدرسہ اعتبار چوک مین قایم ہوا۔ اور انگریزی فارسی
اور اردو کی باقاعدہ تعلیم دیجانی قرار پائی۔ ۲۵ شعبان ۱۳۰۵ھ کو مدرسہ کے نام سرکار عالی کے صیغہ
تعلیمات کی جانب سے ۵۰ روپیہ ماہوار مقرر ہوئی اور ۲۹ تیر سنہ ۱۳۱۱ف کو اس رقم مین ۵۰ روپیہ
اور اضافہ ہوا اب ۱۰۰ روپے ماہانہ سرکار سے جاری ہین۔ مدرسہ کا تعلق مدراس یونیورسٹی سے ہی
طلبار کی حفظ صحت کیلیے مختلف قسم کی ورزشون کا انتظام کیا گیا ہی۔ مدرسہ ہر طرح سے اچھی حالت مین ہی۔

مدرسہ آصفیہ

۱۳۰۵ھ مین ملک پیٹھہ مین مدرسہ جاری ہوا۔ تعمیر مدرسہ افواج آصفیہ ۱۳۰۶ھ مادہ تاریخ ہی اسکی تعمیر مین
۱۰۰ روپیہ صرف ہوئے۔ اسکی ایک شاخ چہاونی پلٹن صرف خاص مین بھی ہی۔ مگر اس شاخ کی
ابتدا ۱۳۰۵ف سے ہی۔ مدرسہ آصفیہ ملک پیٹھہ مین مڈل تک عربی۔ فارسی۔ انگریزی اور اردو کی تعلیم
دیجاتی ہی۔ نقاشی بھی سکھائی جاتی ہی اور مردانہ کھیلون کا انتظام بھی ہی ۱۳۲۳ف مین طلبار کی تعداد ۲۰۰ تھی
پلٹن کی شاخ مین چوتھے درجہ تک تعلیم ہوتی ہی۔ زبانین وہی پڑھائی جاتی ہین جن کی تعلیم مدرسہ آصفیہ مین

ہوتی ہی۔ پلٹن مین ۱۳۰۵ف سے عورتون کا ایک مدرسہ بھی جاری ہوا۔ تعین انگریزی۔ اُردو اور حسابیات کی تعلیم لازمی ہی۔ ورزش موسیقی اور کشیدہ سازیکا انتظام بھی نہایت اعلیٰ پیمانہ پر ہی۔

مدرسہ آصفیہ کے لیے ۹۔ اور مدرسہ پلٹن کیلیے ۶۔ لایق اُستاد مقرر ہین۔ اور پلٹن کی شاخ نسوان مین ۳۔ اُستانیان پڑھاتی ہین آخر الذکر مدرسون کے طلبا کی تعداد علی الترتیب ۸۵ لڑکے اور لڑکیونکی تعداد ۴۰ ہی تینون مدرسون کی تعلیمی اور انتظامی حالت قابل اطمینان ہی۔ مدرسہ آصفیہ کو سرکار سے سمار بطور امداد کے ماہانہ ملتے ہین۔

دہرم ونت اسکول

۱۲۹۷ف / ۱۸۸۰ء مین یہہ مدرسہ مال وانونکی ڈیوڑہی مین قایم ہوا ۱۳۰۷ف سے سرکار عالی کے صیغہ تعلیمات سے اسکے اخراجات کے لیے ۵۰ روپیہ ماہوار جاری ہوئے۔ اس مدرسہ مین انگریزی۔ فارسی۔ اور اردو کی تعلیم دیجاتی ہی۔

دیدک دہرم پرکاشکا

شوال ۱۳۱۳ف بہاکن شکے ۱۸۱۰ مین سنسکرت زبان مین دینی تعلیم دینے کے لیے شیورام شاستری گورے کی کوشش سے یہہ مدرسہ شاہ علی بنڈہ پر قایم ہوا۔ چند سال بعد شاستری صاحب بوجوہات چند مدرسہ سے علیحدہ ہوگئے اور مدرسہ کے انتظام کے لیے ایک کمیٹی مقرر ہوئی۔ مدرسہ کے اخراجات حیدرآباد کے ہندو علم دوست حضرات کے چندہ سے پورے ہوتے ہین اور سرکار عالی کے صیغہ تعلیمات سے ۵۰ ماہوار بطور امداد ملتے ہین سنسکرت مرہٹی فارسی۔ اور انگریزی زبانون مین تعلیم ہوتی ہی اور طلبا سے کسی قسم کی فیس نہین لی جاتی۔ بحالت موجودہ مدرسہ ہر طرح قابل اطمینان ہی۔ شاہ علی بنڈہ کے قریب پرانا واس راہ کے مکان مین موجود ہی۔

ویدشاستراشالا

شیورام شاستری گوری کی کوشش سے ربیع الاول ۱۳۱۷ف ساون دودی شکے ۱۸۲۰ کو شاہ علی بنڈہ پر یہہ شالا قایم ہوا۔ راجہ شیوراج بہادر دہرم ونت اور راجہ رائے رایان بہادر امانت ونت نے اسکی سرپرستی قبول فرمائی۔ مدرسہ کے قیام کی اصل غرض یہہ تھی کہ برہمن لڑکون کو دینی تعلیم دیجائے۔ بحالت موجودہ شالا مین چند برہمن لڑکے تعلیم پاتے ہین سو نتہا لڑکون کی بود و باش اور خورد و نوش کی متکفل ہی۔ اور سو نتہا کے اخراجات عام چندہ سے پورے ہوتے ہین۔ مگر سو نتہا مذکور کی موجودہ حالت

قریب قریب معدوم کے ہی۔

رومن کتھولک اسکول۔

سب سے پہلے ۱۸۴۴ء مین چرچ آف انگلینڈ کے پادری نے رومن کتھولک اسکول کھولا۔ اور اُسوقت سے اسوقت تک متعدد اسکول اور مراہب مختلف مقامات مین پائے جاتے ہین اور ابھی ترقی ہو رہی ہی۔

سینٹ جارج گرامر اسکول

لڑکون کو تعلیم دینے کی غرض سے یہہ مدرسہ سینٹ جارج چرچ سکندر آباد مین قایم ہوا۔ باوجود سخت کوشش کے ہمین مدرسہ کی قیام کی تاریخین نہین ملی۔ یوروپین رجنٹ سے مدرسہ کو ماہانہ ملا کرتے تھے اس کے سوا سرکار عالی اور علاقہ رزیڈنسی سے بھی کچھ نہ کچھ ملتی تھی۔ ۱۸۶۵ء مین کسی غرض سے مدرسہ سکندر آباد سے سینٹ جارج چرچ چادر گھاٹ مین منتقل ہوا۔ اور اسکا نام پرائمری اسکول رکھا گیا۔

اسی زمانہ مین ایک انتظامی کمیٹی مقرر ہوئی جسکے میر مجلس ڈاکٹر سیتھہ رزیڈنسی سرجن مقرر کیے گئے مسٹر ہاپٹن مدرسہ کے صدر مدرس قرار پائے۔ اور سرکار عالی کی جانب سے بھی ماہوار دیے جانے لگے۔ جب ۱۸۶۵ء سینٹ جارج چرچ کی جدید عمارت تیار ہوگئی تو قدیم عمارت پرائمری اسکول کو دی گئی۔ اور قدیم نام بدلکر اسکا سینٹ جارج گرامر اسکول رکھا گیا۔ ۱۸۶۶ء کو اس امر کا احساس کیا گیا کہ مدرسہ مین لڑکیونکی تعلیم کا انتظام بھی کیا جائے اسلیے ایک مدرسہ کی بناڈالی گئی اور گرلس سیکشن نام رکھا گیا۔ لڑکیونکی تعلیم کا انتظام ایک استانی کے سپرد ہی۔ دونون مدرسے سینٹ جارج چرچ کے ماتحت ہین۔ اور یوروپین اور یوروشین لڑکیونکو اعلی درجہ کی تعلیم دیجاتی ہی۔ ورزش کے لیے مدرسہ کے بازو مین ایک مکان خاص طور پر بنایا گیا ہی۔ اسکول کے نام سرکار عالی ماہانہ ۸ گورنمنٹ ہند سے ۱۳ ماہانہ فیس سے مقرر ہین۔

مورفی اسکول

۱۸۵۵ء مین ڈاکٹر مورفی صاحب نے اپنے نام سے چادر گھاٹ مین یہہ مدرسہ قایم کیا۔

الگزنڈر اسکول

مسٹر اے۔ اے۔ پریرا نے ۱۲ شوال ۱۳۲۱ھ یکم جنوری ۱۹۰۴ء کو ڈاکٹر اگھورناتھہ صاحب کے ہاتھہ سے اس اسکول کا افتتاح کرایا۔ اور میٹریک کے درجے تک تعلیم دیجاتی قرار پائی۔

ہندو انگلو ورنکولر اسکول

۱۸۸۱ء مین ڈاکٹر اگھورناتھہ صاحب نے تربت بازار مین یہہ مدرسہ قایم کیا۔ اور قیام سے ذخیرہ سال بعد سرکار سے ۵ ماہوار بطور امداد مقرر ہوئے یہہ مدرسہ اسوقت اچھی حالت مین ہی۔

زوجہ بائی کینی بائی کا مختصر حال۔

۹ رمضان ۱۳۲۲ھ ۱۸ نومبر ۱۹۰۴ء روز جمعہ کو زوجہ بائی کالوجی کینی بائی مرحوم پنگلے کی یادگار مین انکے فرزند

رنگ راؤ کالوجی نے چادر گھاٹ مین قایم کیا - مدرسہ مین دو مدرس اور دو اُستانیان تلنگی اور مرہٹی مین لڑکیون کو تعلیم دیتے ہین - لڑکیون کی تعداد ۸۰ ہی جنمین سے نصف تلنگی پڑھتے ہین اور نصف مرہٹی - مندرجۂ ذیل حضرات سے مین ماہانہ چندہ دیکر اپنی علمی دلچسپی کا ثبوت دیرہے ہین - رنگ راؤ کالوجی صاحب عہ کیشو راؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ عہ ین - دہی - رنگ راؤ عہ جملہ عہ - لڑکیون سے کسی قسم کی فیس نہین لی جاتی ہی - اور نہ مدرسہ کا ذاتی مکان ہی -

اسلامیہ اسکول بورڈنگ

۲۵ - ذیحجہ ۱۳۲۵ھ کو اسکا افتتاح ہوا - اور ۱۷ ذیحجہ ۱۳۲۵ھ سے باقاعدہ تعلیم شروع ہوئی - فی الحال یہہ مدرسہ مڈل تک ہی - بورڈرز سے عہ ماہانہ فیس لی جاتی ہی جسمین مصارف قیام طعام فیس تعلیم وغیرہ داخل ہی صرف دن بھر رہنے والے طالبعلمون سے عہ ماہانہ لیے جاتے ہین اور ۱۰ سے چار بجے تک رہنے والے طالبعلمون سے صرف یہہ ماہانہ فیس لی جاتی ہی - اسمین مذہبی پابندی کے ساتھہ تعلیم عربی - فارسی - انگریزی دیجاتی ہی - اور یہہ اسکول ملک پیٹھہ مین واقع ہی - اسکے منتظم مولوی محمد عبدالحمید صاحب ہین - اور مسٹر گلوریا وظیفہ یاب سرکار عالی صدر مدرس ہین -

مدرسہ محمودیہ شاہ علی بنڈہ

۱۲۷۷ھ مین مولوی محمد زمان خان صاحب شہید مرحوم نے اسکو قایم کیا اور تمام اخراجات تدریس و تعلیم مولوی صاحب موصوف اپنی ذات سے دیتے تھے - جب مولوی صاحب ۱۲۸۷ھ مین اعلیحضرت بندگانعالی کے اُستاد مقرر ہوئے تو سرکار سے ایک مکان مدرسہ کے لیے دیا گیا جسمین یہہ مدرسہ آج تک ہی - اسی تاریخ سے اسکا نام مدرسہ محمودیہ ہوا اور مولوی صاحب بھی اس مکان مین دفن ہین - اس مدرسہ مین تعلیم علوم دینی اور عربی معقول اور منقول اور فارسی اردو کی تعلیم دیجاتی ہی - ضلع اطراف بلدہ سے ما عہ اور سررشتہ امور مذہبی سے ما ۱۰ اور ملاقہ صرف خاص سے ما للہ عہ ماہانہ مقرر ہین -

بابالعلوم

یہہ مدرسہ غرہ ذیحجہ ۱۳۱۷ھ مین قایم ہوا - اسمین انگریزی عربی - فارسی کی تعلیم دیجاتی ہی - اور بالخصوص مذہب شیعہ کے لڑکے تعلیم پاتے ہین - سالانہ جلسہ بھی ہوتا ہی جسمین طلبار کو انعام دیا جاتا ہی تعلیم کی حالت اچھی ہی - مدرسہ چندہ پر چل رہا ہی - اور محلہ دار الشفا مین قایم ہی -

مدرسہ دینی دیگ ماٹی شاہ علی

۹۰-۱۸ عیسوی ویشنو پنڈت نارائن ڈنگرے نے زرڈیسی مین اسکو قایم کیا - اور ۴ ڈسمبر ۱۹۰۴ء مین

بالکشن راجہندر کرمر کرائس مدرسہ کے شریک ہوئے۔ چند دنون کے بعد اس مدرسہ کا نام شاخ دھرم پرکاشکا رکھا گیا آخر ماہ اپریل ۱۹۰۷ء مین اس مدرسہ کا انتظام سالوتے کرکے سپرد ہوا۔ اس مدرسہ کے اخراجات چندہ پر چل رہے ہین۔ اسمین مرہٹی اور انگریزی وغیرہ کی تعلیم ہوتی ہے۔ اور انتظام اچھا ہے۔

مدرسہ زنانہ

اعلیحضرت بندگانعالی کی خاص اجازت سے لڑکیون کے لیے اس مدرسہ کا افتتاح ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء مطابق ۱۸ ذیحجہ ۱۳۲۴ھ کو ہوا۔ اس مدرسہ کا انتظام چند خواتین کے سپرد ہے جسکی صدر نشین مس واکر ہین۔ اور صدر معلمہ مس جعفری ہین۔ اس مدرسہ مین اردو فارسی۔ انگریزی موسیقی۔ سوزن کاری سادہ کاری گل کاری و انتظام خانہ داری وغیرہ کی تعلیم دیجاتی ہے۔ اور اسٹیشن کے قریب یہہ مدرسہ ہے۔ اور سرکاری کہلاتا ہے۔

سکندر آباد کے مدرسے

پرنسپل اسٹیٹ آرفنیج اینڈ برگیڈ اسکول

یہہ مدرسہ ۱۸۵۹ء مطابق ۱۲۷۵ھ مین بمقام سکندر آباد قایم ہوا۔ اسکے طلبار کی بود و باش خورد و نوش و لباس کا انتظام منتظمان مدرسہ کرتے ہین۔ اور حسب ذیل امداد ماہانہ مدرسہ کو ملتی ہے۔

گورنمنٹ ہند سے ۱۵۰ روپیہ۔ جاوانی سکندر آباد سے ۵۰ روپیہ۔ از جانب گورنمنٹ ۵۰ روپیہ۔ جملہ ۲۵۰ روپیہ۔

محمڈن کالج

۱۸۶۲ء مطابق ۱۲۷۸ھ مین سوم سندر مدلیار نے سکندر آباد مین اس مدرسہ کی بنیاد ڈالی اور اسی سال انگلو ورناکیولر اسکول کالج کے ماتحت کردیا گیا۔ ۱۸۸۱ء مطابق ۱۲۹۸ھ مین مدرسہ کے منتظمون مین کچھ نکتہ چینی پیدا ہوگئی۔ اس سے وہ کالج علیحدہ ہوگیا لیکن ۳ سال بعد ۱۸۸۴ء مطابق ۱۳۰۱ھ مین دوبارہ کالج کے ماتحت ہوگیا۔ اسوقت کالج کی تعلیمی و انتظامی حالت قابل اطمینان ہے اور طلبار کی ماہانہ فیس کے علاوہ کالج کو علاوہ سرکار عالی سے ماہ جاوانی سکندر آباد سے ۱۵۰ روپیہ جملہ ۲۵۰ روپیہ امداد ملتی ہے۔

آرفنیج اسکول

۱۸۶۵ء مطابق ۱۲۸۲ھ مین یہہ مدرسہ یتیمون کے لیے قایم ہوا۔ ماہ اپریل ۱۸۷۸ء مطابق ۱۲۹۵ھ مین سرکار عالی نے اسکو ماہانہ مرحمت فرمایا اور ۱۵۰ روپیہ ماہانہ بطور امداد کے مقرر کیا۔

مدرسہ اسلامیہ

۲ مئی ۱۸۸۲ء مطابق ۱۲۹۹ھ کو جیمس بازار سکندر آباد مین قایم ہوا۔ مدرسہ کے اخراجات کے تعلق مولوی شیخ حسام الدین صاحب نے ایک مجلس منعقد فرمائی اور مدرسہ کے جانب سے ایک اپیل پیش کی۔ اس پر حاضرین نے ۱۱۰۰ روپیہ چندہ مین دیے اور ۵۰ روپیہ ماہوار چندہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ متذکرۂ بالا رقم مین سیٹھ متھو بھائی سہودا گر بمبئی کے ماہ بھی

شامل ہین مدرسہ مین میٹریکولیشن تک تعلیم ہوتی ہی اور اسکی تعلیمی اور انتظامی حالت قابل اطمینان ہی۔ علاقہ رزیڈنسی سے ۵۰ روپیہ اور علاقہ سرکار عالی سے ۱۵ روپیہ جملہ ماہوار ۶۵ روپیہ امداد بھی ملتی ہی۔ مدرسہ کی ماہانہ فیس اور خارجی امداد اسکے علاوہ ہی۔

شاہالا گیرلس ہائی سکول

سنہ ۱۲۹۰ف مطابق ۱۸۸۰ء مین شاہالا یعنی مدرسہ مذکور قایم ہوا۔ آمین لڑکیون کو تعلیم دیجاتی ہی۔ سنہ ۱۳۰۲ف مطابق ۱۸۹۲ء سے علاقہ سرکار عالی سے مدرسہ مذکور کے نام ماہانہ ۱۵ روپیہ امدادی وظیفہ جاری ہوا۔ بعد ازان وظیفہ مین اور ۵۰ روپیہ کا اضافہ ہوا اب جملہ ۶۵ ماہانہ وظیفہ ملا کرتا ہی۔

مجوب پاکیل اسکول

یہہ اسکول سنہ ۱۳۱۱ف مین قایم ہوا۔ اسکو سرکار سے امداد نہین ہی۔

ذیل مین ہم ایک تختہ کے ذریعہ سے قلمرو نظام کی مردم شماری اور آمدنی کے لحاظ سے تعلیم کے اخراجات درج کرتے ہین۔ اس سے معلوم ہوجائیگا کہ ہمارے ملک کی تعلیمی حالت اسوقت کیا ہی۔

تختہ آمدنی۔ مردم شماری۔ مع اخراجات صیغۂ تعلیمات۔

نمبر شمار	سنہ مردم شماری	مردم شماری			تعداد تعلیم یافتہ			خالص آمدنی سلطنت	اخراجات تعلیم
		مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ		
۱	سنہ ۱۲۹۰ف سنہ ۱۸۸۱ء	۵۰۰۸۱۶۳	۴۸۴۳۴۵۶	۹۸۴۵۵۹۴	۳۱۳۹۱۸	۴۹۶۲	۳۱۸۸۸۰		
۲	سنہ ۱۳۰۰ف سنہ ۱۸۹۱ء	۵۸۶۳۱۲۹	۵۶۳۹۱۱	۱۱۵۳۷۰۴۰	۲۶۳۸۳۲	۴۹۲۰	۲۷۰۷۵۲		
۳	سنہ ۱۳۱۰ف سنہ ۱۹۰۱ء	۵۹۷۳۶۲۹	۵۴۷۵۱۳	۱۱۴۱۱۴۲	۳۱۰۲۸۶	۱۸۸۳	۳۲۹۱۶۹		

سنہ ۱۳۱۰ف سنہ ۱۹۰۱ء کی جملہ مردم شماری کے لحاظ سے ۳۴ مرد عورتون مین صرف ایک تعلیم یافتہ یا لکھے پڑھے کی اوسط ہی۔ اس سنہ کی مردم شماری کے لحاظ سے ۱۸۰ مردونمین ایک لکھا پڑھا ہی۔ اسیطرح ۲۸۹ عورتو ایک عورت لکھی پڑھی ہی۔ آمدنی کے لحاظ سے سرکار ۳ پائی فی روپیہ تعلیم پر شاہی خزانہ سے صرف کرتی ہی۔

ذیل مین جو تختہ درج کیا گیا ہی اسمین مدارس علاقہ صرف خاص اور علاقہ لوکل فنڈ بھی شریک ہین۔ علاقہ جاگیرات مستثنیٰ وغیر مستثنیٰ کے مدارس کا بھی کچھ حال معلوم نہو سکا کہ وہان کا کیا حشر ہے لیکن یقین ہی کہ بحالت موجودہ وہان کی بھی تعلیمی حالت قابل اطمینان نہوگی۔

تختہ تعلیمات مدارس وغیرہ علاقہ ممالک محروسہ سرکار عالی من ابتداء سنہ ۱۲۸۱ف الغایتہ سنہ ۱۳۱۶ف

نمبر شمار	سنہ فصلی	تعداد مدارس			تعداد طلباء			آمدنی جسمین سے مدارس	جملہ اخراجات سالانہ
		جملہ	سرکاری	خانگی	جملہ	سرکاری	خانگی		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	سنہ ۱۲۸۱ف سنہ ۱۲۸۸ف	۱۳۹	۱۳۹	۰	۵۰۶۵	۵۰۶۵	۰		
۲	سنہ ۱۲۸۲ف	۱۴۱	۱۴۱	۰	۵۲۹۲	۵۲۹۲	۰		
۳	سنہ ۱۲۸۳ف	۱۴۷	۱۴۷	۰	۵۲۵۵	۵۲۵۵	۰		
۴	سنہ ۱۲۸۴ف	۱۵۵	۱۵۵	۰	۶۶۲۷	۶۶۲۷	۰		
۵	سنہ ۱۲۸۵ف	۱۵۱	۱۵۱	۰	۶۸۸۰	۶۸۸۰	۰		
۶	سنہ ۱۲۸۶ف	۱۶۲	۱۶۲	۰	۷۸۲۲	۷۸۲۲	۰		
۷	سنہ ۱۲۸۷ف	۱۶۲	۱۶۲	۰	۶۷۵۲	۶۷۵۲	۰		
۸	سنہ ۱۲۸۸ف	۱۶۵	۱۶۵	۰	۷۱۸۳	۷۱۸۳	۰		
۹	سنہ ۱۲۸۹ف	۱۷۱	۱۷۱	۰	۸۳۲۰	۸۳۲۰	۰		
۱۰	سنہ ۱۲۹۰ف	۱۶۲	۱۶۲	۰	۹۲۳۹	۹۲۳۹	۰		

نمبر شمار	سنہ فصلی	تعداد مدارس			تعداد طلبار			اوسط حاضری فی مدرسہ	نام ضلع
		جملہ	سرکاری مدارس	خانگی	جملہ	سرکاری مدارس	خانگی		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	سنہ ۱۲۹۱ ف	۱۶۲	۱۶۲	۰	۹۷۷۴	۹۷۷۴	۰	۶۰	
۱۲	سنہ ۱۲۹۲ ف	۱۶۴	۱۶۴	۰	۹۹۹۴	۹۹۹۴	۰	۶۰	
۱۳	سنہ ۱۲۹۳ ف	۱۹۲	۱۹۲	۰	۱۱۶۶۹	۱۱۶۶۹	۰	۶۰	
۱۴	سنہ ۱۲۹۴ ف	۲۰۹	۲۰۹	۰	۱۱۸۴۶	۱۱۸۴۶	۰	۵۶	
۱۵	سنہ ۱۲۹۵ ف	۲۱۴	۲۱۴	۰	۱۱۴۳۱	۱۱۴۳۱	۰	۵۳	
۱۶	سنہ ۱۲۹۶ ف	۲۵۴	۲۵۴	۰	۲۰۶۶۴	۲۰۶۶۴	۰	۸۱	
۱۷	سنہ ۱۲۹۷ ف	۴۴۳	۴۴۳	۰	۳۰۱۱۷	۳۰۱۱۷	۰	۶۸	
۱۸	سنہ ۱۲۹۸ ف	۴۸۵	۴۸۵	۰	۳۳۴۳۲	۳۳۴۳۲	۰	۶۹	
۱۹	سنہ ۱۲۹۹ ف	۴۹۹	۴۹۹	۰	۳۶۵۵۵	۳۶۵۵۵	۰	۷۳	
۲۰	سنہ ۱۳۰۰ ف	۴۴۵	۴۴۵	۰	۳۸۷۰۲	۳۸۷۰۲	۰	۸۷	
۲۱	سنہ ۱۳۰۱ ف	۵۸۰	۵۸۰	۰	۴۰۹۷۹	۴۰۹۷۹	۰	۷۰	
۲۲	سنہ ۱۳۰۲ ف	۵۶۱	۵۶۱	۰	۴۱۴۷۹	۴۱۴۷۹	۰	۷۴	
۲۳	سنہ ۱۳۰۳ ف	۵۴۲	۵۴۲	۰	۴۱۶۰۳	۴۱۶۰۳	۰	۷۷	
۲۴	سنہ ۱۳۰۴ ف	۵۵۵	۵۵۵	۰	۴۳۰۳۰	۴۳۰۳۰	۰	۷۷	
۲۵	سنہ ۱۳۰۵ ف	۲۳۵۰	۷۵۳	۱۵۹۶	۸۷۰۹۰	۵۲۹۰۱	۳۴۱۵۹	۳۷	
۲۶	سنہ ۱۳۰۶ ف	۸۱۲	۸۱۲	۰	۵۵۲۴۹	۵۵۲۴۹	۰	۶۸	
۲۷	سنہ ۱۳۰۷ ف	۸۰۴	۸۰۴	۰	۵۵۷۹۷	۵۵۷۹۷	۰	۶۹	
۲۸	سنہ ۱۳۰۸ ف	۸۵۴	۸۵۴	۰	۵۸۰۱۹	۵۸۰۱۹	۰	۶۸	
۲۹	سنہ ۱۳۰۹ ف	۲۶۸۴	۸۴۴	۱۸۴۰	۹۱۴۷۸	۵۱۹۲۴	۳۹۵۵۴	۶۱	

نمبر شمار	سنہ فصلی	تعداد مدارس			تعداد طلبار			اسمائے تحصیلات	اسمائے پرگنہ جات
		جملہ	مدارس سرکاری	خانگی	جملہ	مدارس سرکاری	خانگی		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۳۰	سنہ ۱۳۱۰ف	۲۶۷۲	۸۳۲	۱۸۴۰	۹۵۵۸۱	۵۶۰۲۷	۳۹۵۵۴	صدر الحصہ	صدر الحصہ
۳۱	سنہ ۱۳۱۱ف	۲۶۸۷	۸۴۷	۱۸۴۰	۹۷۵۲۶	۵۷۹۷۲	۳۹۵۵۴	ایضاً	ایضاً
۳۲	سنہ ۱۳۱۲ف	۲۶۶۷	۸۶۱	۱۸۰۶	۹۴۹۷۹	۵۸۱۵۸	۳۶۸۲۱	ایضاً	ایضاً
۳۳	سنہ ۱۳۱۳ف	۲۶۳۰	۸۶۴	۱۷۵۶	۹۵۸۵۱	۶۰۰۳۰	۳۵۸۲۱	ایضاً	ایضاً
۳۴	سنہ ۱۳۱۴ف	۲۳۰۲	۸۶۶	۱۴۳۶	۸۹۵۳۱	۶۰۶۴۵	۲۸۸۸۶	ایضاً	ایضاً
۳۵	سنہ ۱۳۱۵ف	۲۳۲۲	۸۸۲	۱۴۴۰	۸۸۸۳۷	۵۹۸۳۱	۲۸۹۹۶	ایضاً	ایضاً
۳۶	سنہ ۱۳۱۶ف	۲۳۴۹	۹۰۹	۱۴۴۰	۹۰۳۱۳	۶۱۳۱۷	۲۸۹۹۶	ایضاً	ایضاً

تختہ طلبار کامیاب شدہ مدارس علاقہ سرکار عالی من ابتدای سنہ ۱۸۷۹ء لغایت سنہ ۱۹۰۷ء

نشان سلسلہ	سنہ عیسوی	مڈل		میاٹرک		ایف۔اے		بی۔اے					
		تعداد شریک شدہ	کامیاب	تعداد شریک شدہ	کامیاب	تعداد شریک شدہ	کامیاب	انگلش		سیکنڈ لینگویج		سائنس	
								تعداد شریک شدہ	کامیاب	تعداد شریک شدہ	کامیاب	تعداد شریک شدہ	کامیاب
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱	سنہ ۱۸۷۹ء ۱۲۹۶ھ	۰	۰	۲۲	۸	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲	سنہ ۱۸۸۰ء	۰	۰	۲۲	۱۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳	سنہ ۱۸۸۱ء	۰	۰	۳۶	۱۴	۴	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴	سنہ ۱۸۸۲ء	۰	۰	۵۶	۱۳	۶	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۵	سنہ ۱۸۸۳ء	۰	۰	۵۴	۹	۱۴	۲	۴	۱	۴	۱	۴	۱
۶	سنہ ۱۸۸۴ء	۰	۰	۵۹	۷	۱۵	۱	۳	۱	۰۳	۱	۳	۱

نشان سلسلہ	سنہ عیسوی	میٹرک			انٹرنس			ایف اے			بی اے					
		تعداد شریک شدہ	کامیاب	شریک شدہ	کامیاب		شریک شدہ	کامیاب		انگلش			سیکنڈ لینگویج			سائنس	
										شریک شدہ	کامیاب		شریک شدہ	کامیاب		شریک شدہ	کامیاب
۱	۲	۳	۴	۵	۶		۷	۸		۹	۱۰		۱۱	۱۲		۱۳	۱۴
۷	۱۸۸۵ء ۱۳۰۲ھ	۰	۰	۵۲	۱۵		۱۰	۱		۰	۰		۰	۰		۰	۰
۸	۱۸۸۶ء	۰	۰	۴۵	۱۴		۱۱	۴		۰	۰		۰	۰		۰	۰
۹	۱۸۸۷ء	۰	۰	۴۹	۱۹		۸	۱		۰	۰		۰	۰		۰	۰
۱۰	۱۸۸۸ء	۰	۰	۶۰	۱۳		۷	۳		۴	۳		۴	۳		۳	۰
۱۱	۱۸۸۹ء	۰	۰	۷۸	۲۱		۸	۰		۰	۰		۲	۰		۲	۰
۱۲	۱۸۹۰ء	۰	۰	۱۱۱	۲۶		۱۴	۲		۴	۳		۴	۳		۲	۰
۱۳	۱۸۹۱ء	۲۷۴	۷۶	۱۵۱	۴۲		۱۸	۳		۲	۱		۲	۱		۰	۰
۱۴	۱۸۹۲ء	۳۱۱	۱۳۳	۹۳	۱۲		۱۳	۶		۲	۰		۲	۱		۱	۰
۱۵	۱۸۹۳ء	۳۸۹	۱۳۹	۵۹	۲۱		۲۰	۸		۴	۳		۳	۳		۴	۳
	اورنگ آباد	۰	۰	۱۶	۳		۵	۲		۰	۰		۰	۰		۰	۰
۱۶	۱۸۹۴ء	۵۷۰	۱۵۴	۸۳	۹		۱۲	۲		۵	۳		۵	۴		۴	۴
	اورنگ آباد	۰	۰	۸	۱		۳	۲		۰	۰		۰	۰		۰	۰
۱۷	۱۸۹۵ء	۷۱۳	۲۱۱	۹۶	۲۸		۲۰	۸		۰	۰		۰	۰		۰	۰
۱۸	۱۸۹۶ء	۶۹۴	۱۸۳	۹۶	۲۰		۲۵	۹		۳	۲		۳	۳		۲	۲
	اورنگ آباد	۰	۰	۸	۲		۳	۱		۰	۰		۰	۰		۰	۰
۱۹	۱۸۹۷ء	۶۵۵	۲۱۶	۹۷	۳۰		۲۵	۱		۴	۴		۱	۱		۴	۱
	اورنگ آباد	۰	۰	۱۲	۳		۴	۲		۰	۰		۰	۰		۰	۰
۲۰	۱۸۹۸ء	۷۶۲	۲۴۰	۱۰۹	۳۱		۳۰	۷		۸	۶		۸	۵		۱۳	۳
	اورنگ آباد	۰	۰	۷	۱		۰	۰		۰	۰		۰	۰		۰	۰

نشان سلسلہ	سنہ عیسوی	مڈل		میاٹرک		ایف۔اے		بی۔اے					
		تعداد شرکت کنندہ	کامیاب	شرکت کنندہ	کامیاب	شرکت کنندہ	کامیاب	انگلش		سکنڈ لینگویج		سائنس	
								شرکت کنندہ	کامیاب	شرکت کنندہ	کامیاب	شرکت کنندہ	کامیاب
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۲۱	سنہ ۱۸۹۹ء	۶۰۹	۱۸۰	۱۰۴	۴	۳۴	۱۴	۲	۲	۴	۴	۹	۶
	اورنگ آباد	۰	۰	۱۰	۱	۲	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۲	سنہ ۱۹۰۰ء	۵۶۶	۱۸۹	۱۱۹	۱۲	۲۴	۳	۶	۲	۷	۶	۸	۳
	اورنگ آباد	۰	۰	۱۲	۴	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۳	سنہ ۱۹۰۱ء	۵۹۸	۱۵۸	۱۰۵	۱۴	۱۳	۴	۱۲	۷	۱۳	۱۱	۱۰	۳
	اورنگ آباد	۰	۰	۷	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۴	سنہ ۱۹۰۲ء	۶۲۵	۲۲۷	۱۲۸	۳۴	۱۷	۴	۷	۱	۱	۳	۱۱	۶
۲۵	سنہ ۱۹۰۳ء	۶۹۹	۲۱۸	۱۰۵	۱۳	۱۷	۳	۵	۵	۵	۲	۵	۲
۲۶	سنہ ۱۹۰۴ء	۵۵۵	۱۰۸	۱۲۱	۲۳	۱۷	۷	۴	۲	۵	۳	۵	۴
۲۷	سنہ ۱۹۰۵ء	۶۶۴	۱۹۲	۱۳۱	۱۶	۱۶	۵	۶	۴	۶	۵	۲	۲
۲۸	سنہ ۱۹۰۶ء	۷۰۳	۱۸۷	۱۰۸	۲۶	۱۷	۵	۵	۳	۵	۵	۵	۴
۲۹	سنہ ۱۹۰۷ء	۸۵۴	۱۵۱	۹۶	۴	۰	۵	۰	۴	۰	۵	۰	۲

تختہ طلبا کامیاب شدہ پنجاب یونیورسٹی مدرسہ دارالعلوم بلدہ و مدارس اضلاع سرکار عالے۔

سنہ عیسوی	مولوی فاضل		مولوی عالم		مولوی		منشی فاضل		منشی عالم		منشی			
	تعداد شرکت	کامیاب	تعداد شرکت	کامیاب	تعداد شرکت	کامیاب	تعداد شرکت	کامیاب	تعداد شرکت	کامیاب	تعداد شرکت	کامیاب	جملہ تعداد شرکت	جملہ تعداد کامیاب
سنہ ۱۳۰۰ف ۱۳۰۸ھ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲

سنہ	مولوی فاضل		مولوی عالم		سوادی		منشی فاضل		منشی عالم		منشی			
	تعداد امتحان	تعداد کامیاب	تعداد امتحان	تعداد کامیاب	تعداد امتحان	تعداد کامیاب	تعداد امتحان	تعداد کامیاب	تعداد امتحان	تعداد کامیاب	تعداد امتحان	تعداد کامیاب	تعداد امتحان	تعداد کامیاب
	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۳۰۱ف	۰	۰	۰	۳	۰	۴	۰	۰	۰	۳	۰	۴	۰	۱۴	۰
۱۳۰۲ف	۰	۰	۰	۲	۰	۲	۰	۱	۰	۱	۰	۶	۰	۱۶	۰
۱۳۰۳ف	۰	۰	۰	۰	۰	۷	۰	۱	۰	۰	۰	۹	۰	۱۷	۰
۱۳۰۴ف	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳	۰	۷	۱۴	۱۰	۴
۱۳۰۵ف	۰	۰	۰	۳	۰	۲	۰	۱	۰	۴	۰	۷	۰	۱۷	۰
۱۳۰۶ف	۰	۲	۰	۱	۰	۷	۰	۴	۰	۴	۰	۵	۰	۲۳	۰
۱۳۰۷ف	۰	۱	۰	۲	۰	۳	۰	۱	۰	۳	۰	۱۰	۰	۲۰	۰
۱۳۰۸ف	۳	۳	۳	۳	۱۲	۱۰	۱	۱	۵	۲	۳۰	۱۸	۵۸	۳۷	۲۱
۱۳۰۹ف	۲	۱	۴	۴	۱۷	۱۰	۲	۱	۱۱	۶	۲۹	۱۳	۶۵	۳۵	۳۰
۱۳۱۰ف	۴	۴	۴	۳	۱۴	۶	۶	۲	۱۴	۹	۲۱	۱۲	۶۳	۳۶	۲۷
۱۳۱۱ف	۲	۲	۸	۶	۱۶	۱۳	۸	۴	۷	۴	۴۴	۱۸	۸۵	۴۷	۳۸
۱۳۱۲ف	۳	۱	۴	۱	۲۴	۱۷	۱۳	۸	۶	۶	۵۰	۲۵	۱۰۰	۵۸	۴۲
۱۳۱۳ف	۵	۳	۷	۶	۳۰	۲۴	۱۷	۱۲	۲۰	۲۰	۷۷	۴۷	۱۵۶	۱۱۲	۴۴
۱۳۱۴ف	۰	۱	۰	۱۲	۰	۱۲	۰	۴	۰	۱۴	۰	۱۴	۰	۵۷	۰
۱۳۱۵ف	۰	۱	۰	۱۲	۰	۱۲	۰	۸	۰	۱۸	۰	۴۹	۰	۱۰۰	۰
۱۳۱۶ف	۰	۵	۰	۵	۰	۱۷	۰	۱۲	۰	۳	۰	۳۶	۰	۷۸	۰
۱۳۱۷ف	۰	۶	۰	۲	۰	۱۱	۰	۴	۰	۸	۰	۴۰	۰	۷۱	۰
جملہ	۰	۳۰	۰	۶۵	۰	۱۶۱	۰	۶۴	۰	۱۰۸	۰	۳۲۸	۰	۷۵۶	۰

[1] اسمیں مدرسۂ ورنگل کا نتیجہ بھی شامل ہے۔

فہرست تعطیلات سالانہ مینیۂ تعلیمات ملک سرکار عالی - ۲۸ - آذر سنہ ۱۳۱۶ف مطابق ۱۴ شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ

شمار	نام تعطیل	تعداد یوم
	عام	
۱	دسہرہ -	۲
۲	دیوالی -	۱
۳	تل سنکرات -	۱
۴	بسنت پنچمی -	۱
۵	مہاشیوراتری -	۱
۶	سالگرہ ملکہ معظمہ مرحومہ	۱
۷	سالگرہ ایڈورڈ ہفتم	۱
۸	سالگرہ اعلیحضرت قدر قدرت	۱
۹	ہولی و دھولینڈی	۱
۱۰	اوگادی -	۱
۱۱	راکھی پونم -	۱
۱۲	چاندگرہن -	۱
۱۳	سورج گرہن -	۱
۱۴	جنم اشٹمی	۱
۱۵	گنیش چوتھ	۱
۱۶	انت چودس	۱
	اہل اسلام	
۱۷	شب برات	۲
۱۸	شب قدر ماہ رمضان	۲
۱۹	عید الفطر	۲
۲۰	عید الضحیٰ	۵
۲۱	عشرہ شریف	۸
۲۲	دوازدہم شریف	۱
۲۳	یازدہم شریف	۱
۲۴	عرس اجمیر شریف	۱
۲۵	عرس کوہ مولا -	۲
۲۶	شب معراج -	۱
	موسمی	
۲۷	گرما -	۴۵
۲۸	سرما -	۲۶

عام	اسلام	موسمی
۱۸	۲۹	۷۲
یوم	یوم	یوم

(از جریدہ مطبوعہ سورتہ ۱۷ آذر سنہ ۱۳۱۶ف جلد ۳۸ نمبر ۳ صفحہ ۳۶ جزو اول -)

تختۂ مندرجۂ بالا سنہ ۱۳۲۴ھ کا ہی جسکا عملدرآمد اسوقت تک تھا لیکن حسب رزولیوشن، بہمن سنہ ۱۳۱۷ف م ۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۵ھ مدارس تعطیلات مین جو تغیر و تبدل ہوا ہی وہ ذیل مین درج کیا جاتا ہی -

تمام مدارس مین جہان جمعہ و یکشنبہ کو تعطیل ہوتی ہی یکشنبہ کی تعطیل موقوف کی جائے - جن مدارس مین

مدرسین عیسائی ہون وہان یکشنبہ کے روز صرف عیسائی مدرسین وطلبا کی حاضری کی ضرورت نہین ہی۔ اُن کے لیواُس روز تعطیل سمجھی جاے اور غیر حاضر یکا مل نہ ہو بقیہ دیگر مدرسین وطلبا حسب دستور حاضر رہین۔ مدرسے کھلے رہین اور کام جاری رہی۔ بروز یکشنبہ صدر مدرسین یا مدرسین عیسائی کی عدم موجودگی مین اُنکی مدد گار اول ودوم یا سوم جو عیسائی ہون کام کے ذمہ دار رہین۔ دیگر تعطیلات موسمی غیر مذہبی سالانہ تعداد (۸۶) یوم ہی بعد ترمیم ۶۴ یوم کی تعطیل حسب ذیل تجویز کیجاتی ہی۔ تابستان ۳۰ یوم۔ زمستان ۱۰ یوم۔ ماہ صیام وعید الفطر ۸ یوم۔ عید الضحیٰ ۶ یوم ہولی ۴ یوم۔ دسہرہ ۳ یوم۔ دیوالی ۳ یوم۔ جملہ ۶۴ یوم۔ علاوہ تعطیلات مذکورۂ بالا کے دیگر تعطیلات مین چونکہ کسی تبدیلی کی ضرورت محسوس نہین ہوئی ہی۔ لہذا تعطیلات مذکور حسب معمول جاری رکھی جائین۔ اس رزولیوشن کا کوئی اثر نظام کالج اور مدرسہ عالیہ پر نہین پڑیگا۔ فقط حررہ خط مولوی عزیز مرزا منصرم معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ۔

تنخواہ اخراجات تعلیمات بابتہ سنہ ۱۳۱۵ فصلے۔

نام ابواب سمہ تعداد اشخاص	رقم	نام ابواب سمہ تعداد اشخاص	رقم	نام ابواب سمہ تعداد اشخاص	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
دفتر نظامت ۳۵	۳۰۸۵۰	درجۂ اوسط		بیدر ۱۳	۳۸۸۰
دفتر نظارت مستقر بلدہ ۹	۱۷۰۷۰	مدرسۂ عالیہ ۳۳	۱۴۴۰۰	میزان ہائی اسکول اضلاع	۱۷۰۷۰
دفتر ترجمان السنہ ۴۵	۳۰۰۰	ہائی اسکول چادرگھاٹ ۳۳	۱۷۸۸۰	میزان درجۂ اوسط	۱۳۳۳۳
نظارت ۴۲	۳۸۸۰	ہائی اسکول بلدہ ۳۰	۳۰۸۵۰	درجۂ اول مڈل اسکول الف	
تعلیم درجۂ اعلیٰ		میزان ہائی اسکول بلدہ	۳۸۸۰	مڈل اسکول درجۂ اول ۱۵۵	۳۸۸۰
نظام کالج ۱۷	۱۷۰۷۰	ہائی اسکول اضلاع		" " دوم ۲۰۶۷	۳۸۸۰
مدرسۂ دار العلوم ۲۹	۳۸۸۰	گلبرگہ ۱۸	۱۷۸۸۰	میزان مڈل اسکول	۳۸۸۰
اورنگ آباد کالج ۔	۱۷۰۷۰	ورنگل ۱۷	۱۳۳۳۳	تعلیم ابتدائی ۔	
میزان درجۂ اعلیٰ ۔	۳۸۸۰	اورنگ آباد ۱۷	۱۷۸۸۰	تعلیم ابتدائی پرائمری الف ۱۷۸	۳۸۸۰

نام ابواب و تعداد اشخاص	رقم	نام ابواب و تعداد اشخاص	رقم	نام ابواب و تعداد اشخاص	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۳
لوور پرائمری ب ۱۶	۳۸۵۱۵	مدارس دینیات	۲۷۵۸۰	وظائف طلباء	
میزان تعلیم ابتدائی	۳۸۲۱۵	میزان	۲۰۷۶۵	کالج ہا۔	۲۰۷۶۵
تعلیم المعلمین ۱۴	۳۸۱۸۵	مدرسہ غیر ملکی	۱۸۱۸۵	ہائی اسکول۔	۲۷۱۸۵
مدارس صنعت و حرفت و		مدرسہ دیوبند	۱۸۱۸۵	مڈل اسکول۔	۱۸۱۸۵
انجنیری۔		علی گڈھ کالج	۲۷۱۸۵	نارمل اسکول حیدرآباد	۲۷۱۸۵
مدرسہ صنعت و حرفت حیدرآباد	۲۷۱۸۵	میزان	۲۷۱۸۵	مدارس صنعت و حرفت	۱۸۱۸۵
" " اورنگ آباد	۲۰۷۶۵	میزان امدادی	۲۷۱۸۵	تعلیم یابان ممالک غیر	۲۷۱۸۵
انجنیرنگ اسکول بلدہ	۱۸۱۸۵	امداد کتب خانہ جات وغیرہ	۱۸۱۸۵	میزان	۲۰۷۶۵
میزان	۲۷۱۸۵	کتب خانہ نظام کالج	۲۷۱۸۵	متفرقات۔	۲۷۱۸۵
لاکلاس ۲	۳۸۲۱۵	البرٹ ریڈنگ روم	۱۸۱۸۵	جملہ میزان تعلیمات	۱۸۱۸۵
مدارس امدادی		دائرۃ المعارف	۲۷۱۸۵	خرچ خزانہ سے	
مدارس بلدہ		ہیوز ٹون لائبریری	۱۸۱۸۵	ہوا ہے۔	
ہائی اسکول "	۲۰۷۶۵	واقع باکوارم۔ گھاٹ		مدارس بلدہ و ضلاع	
مڈل اسکول درجہ اول	۳۸۱۸۵	گرلمر اسکول لائبریری چادر	۱۸۱۸۵	منجملہ سرمایہ میس تعلیمات	
" " دوم	۲۰۷۶۵	کتب خانہ اسلامیہ سکندرآباد	۱۸۱۸۵	اخراجات سرمایہ	۱۸۱۸۵
مدارس اپر پرائمری	۳۸۲۱۵	امداد و تصانیف مولوی حسن (زائد تفصیل)	۱۸۱۸۵	نیس۔	
" لوور پرائمری	۳۸۵۱۵	میزان۔	۲۰۷۶۵	صدر میزان	۱۸۱۸۵
نارمل اسکول	۳۸۵۱۵	کتب خانہ آصفیہ "	۳۸۵۱۵		

طبابت

بلدۂ حیدرآباد مین بزمانۂ محمد قلی قطب شاہ (سنہ ۱۰۰۰ھ) مکان دارالشفا تعمیر ہوا۔ اس مین غربا کو مفت دوا دیجاتی تھی اور حکما مقرر کیے گئے تھے مریضونکی کافی نگہداشت کی جاتی تھی اور مریضونکی سکونت کیلیے حدود کمرے تعمیر ہوئے تھے چنانچہ اسوقت بھی مکان دارالشفا موجود ہے جو اب شکستہ حالت موجود ہے۔ اور مکان دارالشفا کے قریب ہی ایک مسجد بھی محمد قلی قطب شاہ کے زمانہ کی موجود ہی اور یہ مسجد دارالشفا ہی کے نام سے مشہور ہی۔

سنہ ۱۲۵۲ف مین بلدۂ فرخندہ بنیاد مین یہ اطبا موجود تھے۔ ۱۔ غلام حسین خان۔ ۲۔ حکیم سید صاحب۔ ۳۔ حکیم سید الزمان خان سنہ ۱۲۵۷ف ۴۔ احمد یار خان محی الدولہ۔ ۵۔ حکیم رضا علی خان۔ ۶۔ سید فضل علی المخاطب شفائی خان۔

یہ لوگ مقرب حضور پر نور تھے اور اپنے ہنر مین کامل تھے۔ اور باہر سے آکر انھون نے یہان رسوخ اور شہرت پیدا کی تھی مگر ایسی بڑی آبادی کو جیسی کہ اس شہر کی ہی اسقدر اطبا غیر کافی تھے اور غربا و غیر تو ان کے یہان رسائی بھی نہین ہوتی تھی اسوجہ سے اکثر غربا جھاڑ۔ پھونک اور منتر۔ جنتر تعویذ گنڈے فتیلہ کرنے والون کے پاس رجوع ہوتے تھے۔ اسی زمانہ مین عبدالقادر نامی شخص جو ترب بازار مین رہتا تھا اور ڈیمن صاحب تعلقدار کے پاس چپراسیون مین ملازم تھا۔ کونین وغیرہ انگریزی ادویہ سے واقف ہوکر علاج معالجہ کرنے لگا۔ اور بہت مشہور ہوکر مالدار ہوگیا تھا۔

سنہ ۱۲۵۱ف مین نواب سکندر الدولہ مرحوم غفران منزل کا مزاج ناساز ہوا۔ اور حرقت بول کی شکایت ہوگئی یونانی اطبا کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ایک روز فریزر صاحب بہادر رزیڈنٹ دربار مین حاضر ہوئے حضرت کا مزاج علیل دیکھکر کیفیت دریافت فرمائی۔ غفران منزل نے بیماری کی وجہ ظاہر کی اور ارشاد فرمایا کہ ڈاکٹری علاج کی بڑی تعریف سنی جاتی ہی۔ صاحب عالیشان بہادر نے کہا کہ ایما ہو تو ڈاکٹر حاضر کیا جائے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ڈاکٹری علاج اس شرط پر کیا جائے کہ دوا کا استعمال نہ کیا جائے صرف بیرونی علاج کیا جائے۔ جیسا کہ حکیم علوی خان نے نادر شاہ کے درد سر کا علاج کیا تھا۔ رزیڈنٹ صاحب نے ڈاکٹر مکلین رزیڈنسی سرجن کو پیش کیا اور ڈاکٹر مذکور نے

صرف غذا کا انتظام کرکے تین مہینے مین مرض کو زائل کر دیا۔ حضرت خوش ہوئے اور ملک سرکار عالی مین ڈاکٹری کے مدرسہ کھولنے کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ ۱۲۵۴ف مین توپ کے سانچہ کے قریب ایک اسکول قایم کیا گیا۔ اور یہہ حیدرآباد میڈیکل اسکول تھا جس مین حیدرآباد کے صیغہ طبابت کے اعلیٰ اور ادنی افسر اور ہسپتال اسسٹنٹ کی عمدہ تربیت ہوتی تھی پہلے اردو مین تعلیم ہوتی تھی جس مین اسمار ذیل نے تعلیم پائی اور کامیاب ہوئے۔ رسالہ طبابت حیدرآباد ۱۲۷۷ف مین اس اسکول سے جاری ہوا تھا۔

۱۔ محمد یعقوب۔ ۲۔ محمد باقر علی۔ ۳۔ غلام حسین۔ ۴۔ برہنہ شریف۔ ۵۔ خواجہ اشرف۔ ۶۔ محمد حسین۔ ۷۔ غلام جیلانی۔ ۸۔ سید عمر۔ ۹ غلام محمد۔ ۱۰۔ عین خان۔ ۱۱۔ ہیر خان۔ ۱۲۔ فیض اللہ خان۔ ۱۳۔ محمد مولانا۔ ۱۴۔ فقیر صاحب۔ ۱۵۔ وزیر علی۔ ۱۶۔ شفائی خان۔ ۱۷۔ مرزا علی۔ ۱۸۔ محمد اشرف۔ ۱۹۔ شمس الدین۔ آٹھ سال مین۔ ۱۹۔ طالب العلم کامیاب ہوئے۔ سب سے پہلے بلدہ مین محمد اشرف اور فیض اللہ خان نے مطب جاری کیا۔ نواب مختار الملک اول کے زمانہ سے اس مین روز بروز ترقی ہوتی رہی۔ اور ۱۸۸۴ء مین اسکی زبان بھی انگریزی کر دی گئی۔ ۱۸۸۵ء تک امتحان بندریعہ سکندرآباد میڈیکل بورڈ کے ہوتا تھا۔ مگر اس کے بعد سے تحریری امتحان کے پرچے مدراس یا بمبئی کے میڈیکل کالجوں سے آتے ہین اور زبانی امتحان کے لیے سکندرآباد سے ایک بورڈ مقرر ہوتا ہے۔ نصاب تعلیم مدارس کے۔ ال۔ ایم۔ ایس کے برابر ہے۔

۱۲۵۵ف / ۱۸۴۶ء سے لیکر آج تک شفاخانہ افضل گنج مین جو افسران طبی مقرر کیے گئے وہ حسب ذیل ہین۔

نمبر	نام ڈاکٹر	سنہ تقرر	نمبر	نام ڈاکٹر	سنہ تقرر
۱	ڈاکٹر ٹمپلٹن	۱۸۴۶ء / ۱۲۵۵ف	۵	ڈاکٹر ونڈو [1]	۱۸۷۲ء / ۱۲۸۱ف
۲	ڈاکٹر ریڈ۔ منصرم۔	۱۸۶۷ء / ۱۲۷۷ف	۶	سلطان الحکماء وزیر علی	۔
۳	ڈاکٹر ونڈو	۱۸۶۷ء / ۱۲۷۷ف	۷	حکیم الممالک مرزا علی خان	۔
۴	ڈاکٹر لا۔ منصرم	۱۸۷۰ء / ۱۲۸۰ف	۸	ڈاکٹر بومنٹ۔	۱۸۸۱ء / ۱۲۹۱ف

[1] ۲۷ مارچ ۱۸۷۲ء کو آپ رخصت بیماری لیکر ولایت گئے اور آنکی جگہہ مسٹر جالنٹن صاحب مدرسہ طبابت کو انجام دیتے رہے۔

نمبر	نام ڈاکٹر	سنہ تقرر	نمبر	نام ڈاکٹر	سنہ تقرر
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۹	ڈاکٹر لفٹننٹ کرنل بی۔ اے۔ لاتکا بی[1]	۱۷ اپریل ۱۸۸۵ء ۱۳۰۲ف	۱۱	ڈاکٹر لفٹننٹ کرنل پیس۔ آر۔ شوریم۔ ڈی۔ ای۔ یم۔ بیس	۱۸ اپریل ۱۹۰۸ء ۱۳۱۷ف
۱۰	ڈاکٹر لفٹننٹ کرنل۔ جی۔ ٹیچ۔ بی۔ ڈی۔ گمیٹ[2]	۱۷ مئی ۱۹۰۱ء ۱۳۱۰ف			

پہلے دونوں شفاخانے یعنی رزیڈنسی اور افضل گنج ایک ہی سرجن کے تحت میں رہا کرتے تھے لیکن یکم نومبر ۱۹۰۸ء ۱۳۲۶ف سے افضل گنج کا سرجن جدا کیا گیا۔ اور رزیڈنسی ہاسپٹل پر ڈاکٹر کیا پٹن ہل کا تقرر ہوا۔ بعد ازاں اس جگہ پر بتاریخ ۵ جنوری ۱۹۰۹ء کو ڈاکٹر لمسڈن مقرر ہوئے۔ آخر دسمبر ۱۹۰۸ء میں بجائے ڈاکٹر عبدالحسین صاحب ہوس سرجن۔ ڈاکٹر کرٹن ہوس سرجن مقرر ہوئے۔

مدرسہ طبابت بسرپرستی ڈاکٹر میکفن ۹ ستمبر ۱۸۴۶ء کو جاری ہوا۔ چیچک برآری کا کام ممالک محروسہ سرکار عالی میں ۱۲۶۳ف ۱۸۵۴ء میں آغاز ہوا۔

۱۸۵۴ء ۱۲۶۳ف میں بلوارم میں میڈیکل اسکول قایم ہوا۔ ۱۸۵۶ء ۱۲۶۵ف میں شفاخانہ رزیڈنسی کی تعمیر شروع ہوئی اور ۱۸۵۷ء ۱۲۶۶ف کے انقلاب میں شفاخانہ رزیڈنسی کہولا گیا۔ ۱۸۶۰ء ۱۲۷۰ف میں افضل گنج کا شفاخانہ تعمیر ہونا شروع ہوا اور ۱۱ اگست ۱۸۶۶ء ۲۷ شہریور ۱۲۷۶ف کو دواخانہ افضل گنج کی عمارت مکمل ہوئی۔ یکم رمضان ۱۳۲۶ روز دوشنبہ کو طغیانی رود موسی کی وجہ سے اس کے اندر پانی بہر گیا اور تمام حصے اسکے گر گئے۔ اور کل اسباب وسامان خراب ہوگیا۔ چند مریض بھی ضایع ہوئے۔ اوائل دسمبر ۱۹۰۸ء ۱۸۲۶ف میں یہ شفاخانہ بالکل خالی کر دیا گیا اور رزیڈنسی ہاسپٹل میں منتقل ہوا۔

[1] ۱۴ جولائی ۱۸۹۷ء کو تین ماہ کی رخصت پر بمبئی ڈاکٹر لٹل صاحب ولایت روانہ ہوئے اور ۱۹ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو واپس آکر اپنی خدمت کا جائزہ لیا۔ ۲۱ مئی ۱۹۰۱ء کو بعد وظیفہ یابی ولایت روانہ ہوئے۔ بطور ۲۷ خرداد ۱۳۱۱ف کو ڈاکٹر مذکور ۶ ماہ کی رخصت پر ولایت گئے اُن کی جگہ پر ڈاکٹر بروک من منصرانہ طور پر کام کو انجام دیتے رہے۔ اور ۱۴ مارچ ۱۹۰۸ء ۱۷ ۱۳۱۷ف کو ڈاکٹر تہامن مدد گار کو اپنی خدمت کا جایزہ دیکر ولایت چلے گئے۔

۱۷ تیر ۱۲۸۳ف ۲۹ مے ۱۸۷۴ء کو زیڈنسی سرجن ڈاکٹر ہم برٹن زہر کھا کر مر گیا۔

پردہ نشین مستورات کے لیے بلدہ حیدرآباد مین طبی امداد کا آغاز ۱۲۸۹ف ۱۸۸۰ء مین افضلگنج ہاسپٹال مین بسترگردگی مسز فیلوز (جو سابق مین مس وہائٹ تھین) ایک زنانہ ڈپارٹمنٹ قایم کیا گیا۔ اس ڈپارٹمنٹ مین ۱۱ چھوٹے کمرے ہین جنمین سے ہر ایک مین ایک ایک مریضہ اور ایک کمرے مین ۵ مریضہ مستورات کے رہنے کی گنجایش ہی۔ کچھ کمرے اوٹ پیشنٹ پردہ نشین عورتون کے لیے مخصوص کیے گئے۔ مسز فیلوز اور انکی مددگار لیڈیان شفاخانہ افضلگنج مین ۲۵ سال سے خدمات انجام دی رہی ہین۔ اس عرصہ مین غریب طبقہ کے پردہ نشین عورتون کو بہت کچھ طبی مدد و اعانت ملی۔ اور لیڈی ڈاکٹرون کی تعداد بڑہتے بڑہتے ۱۲ تک پہنچ گئی ہی جن مین باستثنا مس بورڈمن جنکا تقرر ۱۳۰۱ف ۱۸۹۱ء مین ہوا۔ اور مس ایوانس کے جو ولایت کی تعلیم یافتہ ہین باقی سب حیدرآباد میڈیکل اسکول کی تعلیم یافتہ ہین اور ۷ بلدہ مین اور ۵ اضلاع کے بڑے بڑے دواخانون مین ہین۔

۱۲۹۳ف ۱۸۸۳ء سے زیڈنسی میڈیکل اسکول مین طلبا کو اردو زبان مین تعلیم دینا موقوف ہوئی اور انگریزی زبان مین فن ڈاکٹری کی تعلیم شروع ہوئی۔ ... .

پہلے سررشتہ طبابت انتحت متعدد متفرقات تھا۔ بتخفیف دفتر مذکور حسب جریدہ غیر معمولی ۲۹ بہمن ۱۲۹۲ف سنہ متعدد دفتر انگریزی کے تحت ہوا۔

۱۲۹۶ف ۱۸۸۷ء کو سررشتہ طبابت زیر نگرانی میجر کاف ہوا۔ ۱۵ تیر ۱۳۰۱ف ۱۸۹۱ء کو ۳ مطب یونانی اور ایک مدرسہ یونانی سرکار کے جانب سے بلدہ مین قایم ہوا۔ ۱ حکیم احمد سعید افسر الاطبا۔ ۲ حکیم مرزا اسحاق علی۔ ۳ حکیم نواب مرزا۔ اطبا مقرر ہوئے۔ اور مدرسہ زیر نگرانی حکیم احمد سعید صاحب رہا۔

۱۵ امرداد ۱۳۰۶ف ابتدائے افتتاح مطب یونانی سے اسکا عام انتظام ایک خاص مجلس کے سپرد تھا جو مجلس انتظام مطب یونانی کے نام سے موسوم تھی اور یہہ مجلس ۱۳۰۶ف تک اپنے فرائض کو ادا کرتی رہی اسکے بعد سرکار نے مجلس کو توڑ کر بجائے اسکے بورڈ آف ڈیرکٹر مقرر فرمایا۔ جس نے ۹ خوردار ۱۳۰۶ف ۱۶ مہر ۱۳۰۶ف تک مستعدی کے ساتھ کام کیا۔ بعد ازان بورڈ نے استعفا دیدیا۔ جو منظور کیا گیا۔ بورڈ کے

برنماست سے فیما بین محکمہ سرکار و افسر الاطبا یونانی بجو واسطہ درمیانی تھا وہ باقی نرہا۔ لہذا افسر الاطبا یونانی نے محکمہ سرکار سے براہ راست کارروائی کرنا شروع کی اور افسر الاطبا کی کارروائی پر محکمہ ہذا کی نگرانی رہی۔ اور شفاخانون کی تنقیح بذریعہ معتمد سرکار یا مددگاران معتمد ہوا کی۔ بلدہ کے علاوہ اضلاع پر بھی یونانی شفاخانے ہین۔ اور ان کے اخراجات لوکل فنڈ سے ادا ہوتے ہین۔ اور ان شفاخانون پر اکثر مدرسہ طبیہ یونانی کے پاس شدہ مقرر ہین۔

۱۸۹۱ء سے ہتمم دواخانہ جات کے عہدہ کا نام ناظم دواخانہ جات سرکار عالی رکھا گیا اور ۱۸۹۱ء مطابق ۱۳۰۰ف سے ۱۳۰۰ف واکٹوبر و نومبر مین کلورو فام کمیشن بلدہ مین آیا تھا۔ اور میڈیکل اسکول مین بندر۔ کتون۔ اور گھوڑون کلورو فام کا تجربہ کیا گیا تھا۔

۲۵۔ اردی بہشت ۳۰۔ مارچ ۱۸۹۲ء ۱۳۰۱ف کو سررشتہ طبابت ہوم آفس کے تحت مین کیا گیا۔

۱۸۔ خورداد ۱۳۰۵ف کو بوجہ انتقال حکیم احمد سعید صاحب افسر الاطبا اُن کی جگھہ پر ڈاکٹر محب حسن صاحب فیل سوف جنگ کا تقرر ہوا۔ اور ۶۔ بہمن ۱۳۱۷ف کو آپکا انتقال ہوا۔ آپ کی جگھہ حکیم لطافت حسین صاحب حاذق جنگ مقرر ہوئے۔

۱۰۔ فروردی م ۱۱۔ فروری ۱۸۹۷ء ۱۳۰۶ف سے بوجہ شیوع مرض طاعون مسافرون کے لیے بمقام اسٹیشن واڑی اور چند مقامات پر بھی ڈسپنسریان قایم کیا گیا۔

۱۲۔ دے م ۱۶۔ نومبر ۱۹۰۱ء ۱۳۱۱ف کو پبلیک ڈسپنسری کمشنر کی خدمت تخفیف ہوئی اور مسٹر اسٹیون اصلی عہدہ ہتمم صفائی پر واپس ہوئے۔

۲۹۔ فروردی م ۲۔ مارچ ۱۹۰۲ء ۱۳۱۱ف سے حکما اور ڈریسرون کا لقب حسب ذیل تبدیل ہوا۔

حکما		ڈریسران	
قدیم لقب	تبدیل شدہ لقب	قدیم لقب	تبدیل شدہ لقب
۱	۲	۱	۲
حکیم درجہ سوم	اسسٹنٹ سرجن	ڈریسر درجہ سوم	ہاسپٹل اسسٹنٹ سرجن سوم

حکماء		ڈریسران	
قدیم لقب	تبدیل شدہ لقب	قدیم لقب	تبدیل شدہ لقب
۱	۲	۱	۲
حکیم درجۂ دوم	سینیر اسسٹنٹ سرجن	ڈریسر درجۂ دوم	ہاسپٹل اسسٹنٹ سرجن دوم
حکیم درجۂ اول	سرجن	" " اول	" " اول

۲۳ آبان م ۲۹ ستمبر ۱۹۰۱ء ۱۳۱۱ف کو دیسی دائیون کے واسطے ایک ٹریننگ اسکول کھولا گیا اس مدرسہ کے اخراجات وکٹوریہ میموریل فنڈ سے ادا کیے گئے۔ اس مدرسہ سے ۵ دیسی دائیان کامیاب ہوئین۔

یکم آذر م، ۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء ۱۳۱۳ف کو بیرون بلدہ قریب کنٹہ گوشہ محل کرایہ کے مکان مین عارضی زچگی خانہ قایم ہوا جس مین ۱۲ مریضون کے رہنے کی گنجایش تھی۔ اس مین جنوری ۱۹۰۶ء تک ۸۸۶ زچگیان ہوئین اکثر کا نتیجہ قابل اطمینان ہوا۔

۹ فروردی م ۹ فبروری ۱۹۰۶ء ۱۳۱۵ف روز جمعہ مغرب کے ۵ بجے شہزادی ویلز کے دست مبارک سے امین باغ مین وکٹوریہ زنانہ ہاسپتال کا بنیادی پتھر رکھا گیا۔ اعلیحضرت قدرت قدرت بوجہ انتقال پر ملال صاحب زادی صاحبہ جلسہ مین شریک نہ ہوسکے۔ یکم رمضان ۱۳۲۶ھ روز دوشنبہ کو طغیانی رود موسی کیوجہ سے اسکے اکثر حصے ٹوٹ کر بہ گئے۔ کیونکہ اس کے کمرون کے اوپر سے پانی بہا تھا۔ درمیانی حصہ کسیقدر محفوظ رہا۔ اسمین جسقدر مریض تھے وہ سب ضایع ہوئے۔

ماہ فروردی م اوائل ماہ مارچ ۱۹۰۷ء ۱۳۱۶ف سے میڈیکل اسکول مین جمعہ کی تعطیل قرار پائی۔

منی بائی ہاسپٹل

اسکو خان بہادر مسٹر شاہ پور جی ایدل جی چینائی نے اپنی بی بی کے یادگار مین قریب شاہ پور روڈ ۱۸۹۶ء مین تعمیر کرایا۔ اور اس مین غربا کو مفت دوا دیجاتی تھی۔ بعد ازان اُس دواخانہ کے مکان کو سرکار عالی نے خرید لیا۔ اور زیر تالاب سکندر آباد ۱۹۰۱ء مین دواخانہ کے لیے جدید عمارت تعمیر کرائی گئی۔ اس مین اب دواخانہ ہی۔

صدر تختہ اخراجات طبابت بابتہ سنہ ۱۳۱۵ ف

نمبر	نام ابواب سمع تعداد اسمار	رقم	نمبر	نام ابواب سمع تعداد اسمار	رقم	نمبر	نام ابواب سمع تعداد اسمار	رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳	۱	۲	۳
	ناظم و داخانہ جات		۱۵	ابواب مشترکہ	سمار	۲۸	صادر بموجب تقریر	لاکھ لاکھ
۱	مددگار ناظم - ۱	سمہ		میزان نظارت ۱۴	لاکھ لاکھ	۲۹	ابواب مختصہ	لاکھ سمار
۲	اہلکاران وغیرہ - ۱۲	لاکھ		مدرسہ طبابت			میزان مخزن اردویہ ۱۹	لاکھ لاکھ
۳	ڈریسرز وغیرہ - ۲	الف	۱۶	لکچرار ۱	لاکھ لاکھ	۳۰	دواخانہ جات بلدہ دواخانہ انفلوئنج ۷	لاکھ لاکھ
۴	چپراسیان - ۱۱	الف لاکھ	۱۷	اہلکاران وغیرہ - ۲	لاکھ	۳۱	سول سرجن سپنسری - ۱۵	سمہ لاکھ
۵	الونس -	لاکھ لاکھ	۱۸	چپراسیان ۶	لاکھ لاکھ	۳۲	دواخانہ کوتوالی اندرون و بیرون بلدہ ۱۲	لاکھ لاکھ
۶	صادر بموجب تقریر	لاکھ لاکھ	۱۹	وظیفہ -	سمہ لاکھ			
۷	ابواب مشترکہ	الف لاکھ	۲۰	الونس	لاکھ لاکھ	۳۳	دواخانہ کاروان ۹	سمہ لاکھ
۸	ابواب مختصہ	سمہ لاکھ	۲۱	صادر بموجب تقریر	لاکھ لاکھ	۳۴	دواخانہ پیرگنج بلدہ ۱۷	لاکھ لاکھ
	میزان دواخانہ جات نظارت	لاکھ لاکھ	۲۲	ابواب مشترکہ میزان مدرسہ طبابت ۹	الف	۳۵	دواخانہ علی آباد - ۱۰	لاکھ لاکھ
۹	ناظم دواخانہ جات - ۲	لاکھ		مخزن اردویہ	لاکھ عاں	۳۶	دواخانہ دود باولی ۹	سمہ لاکھ
۱۰	اہلکاران - ۲	الف	۲۳	مددگار سٹور کیپر ۱	لاکھ	۳۷	دواخانہ سلطان شاہی ۹	لاکھ لاکھ
۱۱	چپراسیان - ۲	لاکھ	۲۴	اہلکاران وغیرہ ۶	الف لاکھ	۳۸	دواخانہ یاقوت پورہ ۷	لاکھ لاکھ
۱۲	خلاصیان - ۴	سمہ لاکھ	۲۵	دواسازان - ۶	لاکھ لاکھ		میزان دواخانہ جات بلدہ و بیرون بلدہ ۱۵۴	ایک لاکھ سمہ لاکھ
۱۳	الونس	لاکھ لاکھ	۲۶	چپراسیان ۶	الف لاکھ		دواخانہ جات ضلاع	ایک لاکھ لاکھ
۱۴	صادر بموجب تقریر	لاکھ لاکھ	۲۷	الونس	سمہ لاکھ	۳۹	حکمار ۵۷	لاکھ لاکھ

نمبر	نام ابواب موقتعداد اسمار	رقم	نمبر	نام ابواب موقتعداد اسمار	رقم	نمبر	نام ابواب موقتعداد اسمار	رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳	۱	۲	۳
۴۰	ناظران چیک برآن	سمہ ۱۱	۵۰	اخراجات انسداد مرض طاعون	ایک لاکھ ۳۵ ہزار	۵۸	ابواب مشترکہ	۱۱ سمہ
۴۱	ہاسپٹل اسسٹنٹ ۱۳	۱۱ مالویہ					میزان دوا خانجات ۴۳	عہ ۱۱
۴۲	سینیر کمپونڈران ۶	سمہ ۱۱ عہ	۵۱	متفرقات	لاکھ		مدرسۂ یونانی	
۴۳	کمپونڈر ۶۷	۱۱ لاکھ ۱۱		میزان مطب انگریزی ۶۸۹	۷ سمہ	۵۹	مدرس - ۱	الف ۱۱
۴۴	محرران ناظر چیک برآن	مالویہ سمہ		مطب یونانی		۶۰	چپراسی - ۱	الف مالویہ
۴۵	ملازمین - ۳۰۴	لاکھ ۱۱		دوا خانجات			میزان مدرسہ یونانی ۲	الف ۱۱ مالویہ
۴۶	الونس حکمار	معہ ۱۱ صاد	۵۲	حکمار ۳	سمہ ۱۱		مخزن ادویہ	
۴۷	صادر بموجب تقرر	سمہ مالویہ	۵۳	مددگاران - ۵	سمہ مالویہ	۶۱	داروغہ - ۱	لاکھ -
۴۸	ابواب مشترکہ	الف لاکھ ۱۱	۵۴	اہلکاران - ۱۵	الف ۱۱ صاد	۶۲	عملہ ملازمین - ۴۰	لاکھ مالویہ
۴۹	ابواب مختصہ	سمہ لاکھ ۱۱	۵۵	چپراسیان وغیرہ - ۱۸	ہزار سمہ مالویہ	۶۳	ابواب مختصہ	سمہ ۱۱
	میزان دوا خانجات اضلاع ۴۳	۱۱ ہزار لاکھ	۵۶	الونس - ۲	مالویہ		میزان مخزن ادویہ ۵	صاد ۱۱ مالویہ
			۵۷	صادر بموجب تقرر	سمہ ۱۱		میزان مطب یونانی ۲	۱۱ صاد مالویہ
							صدر میزان طبابت ۴۳۹	لاکھ ۱۱ مالویہ

باب ۴

مالگزاری

فصل ۱

بزمانہ سابق عموماً دکن اور خاصکر ممالک محروسۂ سرکار عالی میں مالگزاری کا انتظام مستاجرون کے ذریعہ سے ہوتا تھا مستاجر لوگ تعلقدار کہلاتے تھے لیکن سرکار سے تنخواہ نہیں پاتے تھے اُن کے قبضہ ایکی کوئی مدت معین نہ تھی - اکثر اوقات باقی داری کی باعث یہہ لوگ خدمت سے موقوف بھی ہوجاتے تھے

دستاجری کی دو صورتین تھین ایک تعہد سرِ رشتہ یا بالقطعہ اور دوسرے امانی۔

تعہد کا قول کل پرگنہ کے جمع پر تعہد دار کو دیا جاتا تھا۔ اور امانی کی صورت یہہ تھی کہ جسکو کوئی پرگنہ تفویض ہوتا تھا وہ رقم مالگزاری بعنوان تحصیل خام سرکار مین داخل کرتا تھا۔ انتظام فوجداری پرگنہ بھی اُس کے تفویض ہوتا تھا۔ اگر امانت دار عملہ اپنی طرف سے رکھتا تھا تو اسکو تنخواہ کی رقم مع خرچہ عملہ فی روپیہ ۲ ملتی تھی۔ اور اگر عملہ سرکار کے جانب سے مقرر ہوتا تھا۔ تو اُس کو صرف ۳ پائی یا کچھ کم و بیش حوالسی کی رقم دیجاتی تھی۔ اُن مستاجرون کے رقم تعہد کے مقرر کرنے مین اول تو پرگنہ یا گانون کی حیثیت کا کچھہ خیال نہین ہوتا تھا۔ اور دوسری رعایا پر تعہد دار یا امانت دار کا ظلم نہایت ہی ناواجب تھا۔ کاشتکارون کو زراعت کی ترغیب دلانے کی غرض سے متصلان دیہہ پہلے تو زمینات کا قول نرم و ملایم دوبارہ سے دیتے تھے۔ مگر قول شکنی کا ارادہ ضرور ہمیشہ دل مین رکھتے تھے۔ اور جب فصل تیار ہوجاتی تھی تو بخلاف شرایط قول جو کچھہ جبر یا فریب سے زیادہ مل جائے اُسکو حاصل کرلینے کی فکر کرتے تھے۔

مستاجرون کے ذریعہ سے مالگزاری اراضی کا انتظام خصوصاً جبکہ اختیارات عدالتی (دیوانی فوجداری) بھی اُن کے تفویض تھے۔ نہایت مضرت بخش تھا۔ رعایا کو زیادہ ستانی کی دادرسی کا موقع نہین ملتا تھا۔ ہان البتہ جب کبھی کسی موضع کی رعایا اپنے گانون کو چھوڑ کر بلدہ آکر شکایت کرتی تھی تو شاکی رعایا کی دادرسی اسی طرح کی جاتی تھی کہ اُن کو کچھہ اخراجات دیکر رخصت کیا جاتا تھا۔ اور تعہد فسخ ہوتا تھا جب رعایا سے رقم وصول طلب رہجاتی تھی۔ تو اُس کے وصول کی تعہد دار یا متقطعہ دار کو کوئی قانونی سبیل نہین تھی۔ اور جب تعہد دار خود باقتدار رہتا تھا۔ تو اُس سے رقم مذکور بذریعہ جمعیت متعینہ وصول کرائی جاتی تھی۔

اضلاع مرہٹواری مین بلا تعین رقبہ آراضی مزروعہ و غیر مزروعہ تعہد کی رقم بطور اندازہ قرار دیجاتی تھی۔ اور تلنگانہ مین شالی زار کے لیے بٹائی کا دستور جاری تھا۔ اور فصل خریف کی رقم نقد وصول کی جاتی تھی کاغذات مین بیگھون کی تعداد بطور اندازہ لکھی جاتی تھی۔ بہرحال یہہ سب ایسے امور تھے جو وصولی مالگزاری

خلاف تھے۔

عہد حکمرانی نواب سکندر جاہ مغفرت منزل

سنہ ۱۸۲۱ء سنہ ۱۲۳۷ف کے شروع مین بزمانہ پیشکاری راجہ چندو لعل بمشورہ صاحب عالیشان بہادر (رزیڈنٹ) یہہ تجویز ہوئی کہ ممالک حضور نظام کا بندوبست میعادی کردیا جائے اور نوعیت بندوبست موضع واری اختیار کیجاوے اور ہر ایک گانون کے اہالی موالی سے اقرار نامہ نسبت ادائے رقم زر مالگزاری لیا جاوے۔ یہلے مراسوقت سرکار مین تسلیم کرلیا گیا تھا کہ ملک کی بہبودی و سرسبزی۔ رعایا کی خوشحالی اور فارغ البالی پر منحصر ہے اور اسی کا بندوبست ایک عمدہ ذریعہ اور مناسب تدبیر ہی۔ اور یقین کرلیا گیا تھا رعایا کو متاجرون اور تعلقدارون کی زیادہ ستانی اور ایذا رسانی سے بچانیکا یہی بہتر علاج بھی ہے کہ مواضع کی اراضی کی پیمایش کرکے جمع کی تشخیص کی جاوے اور اس تدبیر سے متاجری اور تعہدداری کی سب خرابیان اچھی طرح رفع دفع کیے جاوین کیونکہ متاجری مین سرکار اور رعایا دونون کا نقصان عظیم تھا۔ ہر متاجر اپنی اپنی دورین نہایت بے رحمی اور بدمعالگی سے جہانتک ممکن ہو رعایا کو لوٹ مار کر زیادہ نہ بنا دیا کرتا تھا اور یہہ امر رعایا کی پریشانی و تنگ حالی۔ سرکار کا نقصان اور ملک کی ابتری کا باعث تھا۔ اس لیے قرار دیا گیا تھا کہ سرکار عالی کے اضلاع شمالی مین مثل برار کو رزیڈنٹ بہادر کے اہتمام اور انگریزی افسرون کے ذریعہ سے بندوبست کیا جاوے۔ اور اضلاع جنوبی کا بندوبست راجہ چندو لعل کی نگرانی مین رکھا جاوے۔

اس بندوبست مین پیمایش اور پیرت بندی نہین ہوئی صرف ادائی جمع سرکار کا تعہد بطور قول بندی دیا گیا۔ ہر موضع کی جمع مقرر ہوکر وصول مالگزاری کا بندوبست وہان کے پٹیل پٹواریون سے کیا گیا اور وہ کل اہالی موالی دیہہ کے طرف سے وصول زر کے ذمہ دار قرار دیے گئے۔ مگر بعض بعض اضلاع مین مقدمون اور پٹیلون کے ذریعہ سے انتظام اس لیے نہین ہوا کہ وہان دیسمکھہ دیسپانڈیہ یعنی زمیندار کا دخل تصرف بہت زیادہ تھا۔ لہذا انھین کو مالگزاری کا قول دیا گیا اور اُن کو اسبات کی ہدایت کیگئی کہ وہ اپنا مطالبہ غیر محدود قرار دیکر کاشتکارون کو زیادہ ستانے سے پریشان نکرین۔ بہرحال

یہہ انتظام ایسا تھا کہ معمولی طور پر مواضع کی جمع مشخص ہوکر اراضی کا پٹہ دیا گیا تھا۔ اور قبولیت لی گئی تھی لیکن کوئی خاص مدت مقرر نہین کی گئی تھی بلکہ سالانہ رقم مالگزاری مین کم و بیش ہوتی تھی جسکو جمعبندی کہتے تھے۔ اور تمام ملک پٹھانون۔ عربون۔ جمعدار پیشون ساہوکارون اور معزز امرار سلطنت کے ہاتھ مین پھنسا ہوا تھا۔ جب کبھی سرکار کو رقم کی ضرورت ہوتی تھی تو وقت بوقت اُن سے رقم کا مطالبہ ہوتا تھا۔ اور یہہ لوگ سرکار مین سالانہ حساب داخل کرتے تھے جس مین بہت کچھ کارسازی ہوا کرتی تھی۔

سالار جنگ اول

سالار جنگ اول نے اپنے زمانہ وزارت مین بڑی مشکلون اور عمدہ تدابیر و خوبیون سے کل تعلقات کو ان کے قبضہ سے آہستہ آہستہ نکالا اور ماہ آبان م اکتوبر ۱۸۶۱ء مین ضلعبندی کی بنیاد ڈالی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ۱۲۷۶ف مین ملک سرکار عالی کو ۵۔ اسمات اور (۱۷) ضلعون پر تقسیم کیا۔ پہلے صرف ہر ایک ضلع کیلیے تعلقدار ان اول۔ دوم۔ سوم کا اور بعدہ ہر ایک سمت کے لیے ایک ایک صدر تعلقدار کا تقرر فرمایا۔ جمعبندی کے اُصول قرار دیگر گشتی نشان کے ذریعہ سے مفید ہدایات صادر فرمائین۔

حسب لطہار جمعبندی تعلقات مفوضہ کے دورہ کے لیے سالانہ مواضع مین بذات خود جاکر بہ فراہمی رعایا فصل کی جانچ پرتال کرکے جمع کی تشخیص کرتے تھے۔ تاہم جو سہولت کہ بندوبست پختہ سے رعایا اور سرکار کو حاصل ہی وہ نہ تھی۔ اس لیے ۱۲۹۲ف مین باہتمام مولوی سید مہدی علیخان (محسن الملک) ناظم بندوبست اور مسٹر فریدون جنگ (فریدون جنگ) مہتمم بندوبست (حال پریوٹ و پولیٹکل سکرٹری) ضلع اورنگ آباد مین مثل بمبئی پریزیڈنسی و ملک امانی برار کے اراضی کی پیمائش و پرت بندی کرکے رعیت واری انتظام کیا گیا۔ بعدہٗ بتدریج کل اضلاع مین پیمائش کا کام شروع ہوا بغرض انتظام کارروائی و نگرانی عہدہ داران مال مامور اضلاع وصوبہ وقت بوقت جو کچھ تغیر و تبدل ہوا ہی اُسکی کیفیت ذیل مین درج کی جاتی ہی۔

ماہ اگسٹ م ماہ ربیع الاول ۱۲۸۱ھ ۱۸۶۴ء مین مجلس مالگزاری بندوبست تعلقات سرکار عالی قایم ہوئی جسکے ارکان سید محی الدین علوی مرحوم و مسٹر چارلس وغیرہ اور آنند راؤ سررشتہ دار تھے جو مثل ایک کن مقتدر کے کارگذار تھے۔ بعد ازان یہ مجلس برخاست ہوئی اور صدر محکمہ مال قایم ہوا۔

۶ رجب ۱۲۸۶ھ کو جبکہ ایک علاقہ کے لیے جداگانہ صدر المہامون کا تقرر ہوا تو تاریخ مذکور کو دفتر معتمدی مدار المہام مالگزاری کے تحت مین محکمۂ صدر المہامی مال قایم ہوا اور نواب مکرم الدولہ مرحوم صدر المہام مال و رسٹر جیو بجی پسٹن جی معتمد صدر المہام مال اور مولوی احمد حسین (رفعت یار جنگ) مرحوم مددگار معتمد مقرر ہوئے۔ بوجہ ناسازی مزاج مکرم الدولہ مرحوم ۱۰ ربیع الثانی ۱۲۹۹ھ سے چند روز تک محکمۂ مذکور کا عارضی انتظام رہا۔ اور ۲۶ ذیحجہ ۱۲۹۹ھ کو دوبارہ مجلس مالگذاری قایم ہوئی جو معتمدی مال کے تحت مین تھی اور جسکے ارکان ذیل تھے۔

۱۔ مولوی فیصل الدین احمد احترام جنگ مرحوم۔ ۲۔ مولوی اکرام اللہ خان نواب یار جنگ مرحوم۔ ۳۔ مولوی حافظ نذیر احمد صاحب۔ اسکے بعد ان کی جگہہ مولوی مشتاق حسین وقار الملک مقرر ہوئے۔

سالار جنگ ثانی

نواب لائق علیخان بہادر مدار المہام کے زمانہ مین ۷ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو نواب سعادت علیخان (نیر الملک) مرحوم معین المہام مال و فوج مقرر ہوئے۔

حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف مجلس مالگزاری کا دفتر تخفیف ہوا۔ اور بجائے صدر تعلقدار کے صوبہ دار و نکا تقرر ہوا۔ اور ایک جدید محکمہ انسپکٹر جنرل مال قایم ہوا جسپر مسٹر ڈنلاپ کا تقرر ہوا۔

بہادر سر آسمانجاہ

نواب آسمانجاہ بہادر کی مدار المہامی کے زمانہ مین بعد انتقال نواب نیر الملک ۱۴ رجب ۱۳۰۰ھ کو نواب[1] وقار الامرا مرحوم عہدۂ معین المہامی مال و فوج سے سرفراز ہوئے۔

حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۸ اسفندار ۱۳۰۰ف نواب وقار الامرا مرحوم صرف معین المہام مال ہوئے اور صیغۂ فوج آپ کی نگرانی سے علیحدہ ہوا۔

سر وقار الامرا

نواب اقبال الدولہ بہادر مدار المہام کے عہد مین حسب جریدہ غیر معمولی مطبوعہ ۵ بہمن ۱۳۰۳ف دفتر معتمدی مال معتمدی فینانس مین ضم ہوا۔ اور بغرض انتظام مالگزاری معتمدی فینانس کے تحت مین مجلس مالگزاری قایم ہوئی جسکے لیے پہلے دو ارکان مقرر ہوئے۔ ۱ مسٹر ڈنلاپ۔ ۲۔ نواب مقتدر جنگ۔

صوبہ داران مجلس کے تحت مین ہوئے۔ یہ تیسری مجلس تھی جو قایم ہوئی تھی۔ چندے مولوی [illegible] صاحب

[1] نواب اقبال الدولہ۔

معتمد مجلس رہے۔ اور بعدہ مولوی سید غلام رسول مرحوم معتمد مجلس ہوئے۔ مجلس کے جلسہ متفقہ کو معین المہامی کے اقتدارات دئے گئے۔ ارکان مجلس مین اسطرح کام کی تقسیم ہوئی۔ رکن اول کے مفوضہ صیغہ جات مال۔ بندوبست۔ آبکاری۔ جنگلات۔ زراعت۔ تجارت۔ رکن دوم کے مفوضہ صیغہ جات۔ انعام کروڑگری۔ لوکلفنڈ۔ (دفتر انسپکٹر جنرل مال تخفیف ہوا)۔

صیغہ مال کا کام جو معتمدی فینانس مین ضم کیا گیا تھا ۲ رفصلی ۱۳۱۳ف سے حسب سابق علاحدہ کیا گیا۔ اور صیغہ مال کی کل کارروائی مجلس مالگزاری سے راست سرکار کے ملاحظہ مین پیش ہونے لگی۔ اور مجلس کو مین ایک رکن سوم کا تقرر ہوا۔ جس پر رائے مرلیدہر صاحب مقرر ہوئے۔ وقار نواز جنگ (وحید الزمان) بھی بحیثیت رکن زائد چندے مجلس مین کارگذار رہے۔

مہاراجہ کشن پرشاد یمین السلطنت بہادر

بعہدہ وزارت مہاراجہ کشن پرشاد یمین السلطنت بہادر۔ بفرمان اعلیحضرت مصدرہ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۱۹ف (از جریدہ مورخہ ۲۰ آبان ۱۳۱۹ف) مجلس مالگزاری برخاست ہوئی اور مسٹر ڈنلاپ انسپکٹر جنرل مال مقرر ہوئے سررشتہ جات مال کی عام نگرانی اور صیغہ جات بندوبست و اسٹیٹ سالار جنگ اُن کے تفویض ہوئے مولوی سید غلام رسول مرحوم منصرم معتمد مال مقرر ہوئے۔

۱۹ وی ۱۳۱۹ف کو حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ۱۰ شعبان ۱۳۱۹ف حکمہ انسپکٹر جنرل مال برخاست ہوا اور مسٹر ڈنلاپ معتمد مال ہوئے۔ اور مولوی سید غلام رسول مرحوم شریک معتمد مال ہوئے۔ اور صیغہ بندوبست معتمدی مال مین ضم ہوا۔

اسمار معتمد مال

نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	۲	۳	۱	۲	۳
مولوی سید سعید الدین صاحب	۰	۰	مولوی مہدی علیخان محسن الملک	سنہ ۱۲۸۴ف	سنہ ۱۲۹۴ف
سید عبد الرزاق آقا صفدر نواز الملک	سنہ ۱۲۸۶ف	۰	مولوی چراغ علی اعظم یار جنگ	سنہ ۱۲۹۴ف	۱۲ اسفندار ۱۲۹۶ف

نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	۲	۳	۱	۲	۳
مولوی مشتاق حسین وقار الملک	۱۲ اسفندار سنہ ۱۲۹۷ف	۱۴ آذر سنہ ۱۳۰۲ف	مولوی سید علی حسن صاحب	سنہ ۱۳۰۴ف	.
مقتدر جنگ	۱۷ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ف	۱۵ بہمن سنہ ۱۳۰۲ف	مولوی سید غلام رسول صاحب	۲۷ آبان سنہ ۱۳۱۰ف	دی سنہ ۱۳۱۱ف
اعظم یار جنگ	۱۵ بہمن سنہ ۱۳۰۲ف	سنہ ۱۳۰۴ف	مسٹر ڈ نلاپ ۔	دی سنہ ۱۳۱۱ف	موجود

شریک معتمدان

مولوی سید اقبال علی صاحب	۱۱ مہر سنہ ۱۳۰۰ف	سنہ ۱۳۰۲ف	مولوی عبدالرحیم صاحب	۲۶ ارذی بہشت سنہ ۱۳۱۳ف	موجود
مولوی سید غلام رسول صاحب	بہمن سنہ ۱۳۱۱ف	۴ بہمن سنہ ۱۳۱۳ف	.	.	.

اخراجات مالگزار دفتر معتمدی مالی بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب معہ تعداد اسماء	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسماء	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسماء	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
معتمد ۔ ۱	سنہ ۱۸۰۰	وکیل سرکاری ۔ ۱	سنہ ۱۸۰۰	صادر بموجب تقرر ۔	سنہ ۱۸۰۰
شریک معتمد ۔ ۱	سنہ ۱۲۰۰	اہلکاران ۔ ۸۶	سنہ ۱۷۰۰	ابواب مشترکہ ۔	سنہ ۱۵۰۰
مددگاران ۔ ۳	سنہ ۱۲۰۰	عملہ الغام ۔ ۷	سنہ ۱۲۰۰	ابواب مختصہ ۔	سنہ ۱۲۰۰
نائب مددگار نگامی ۔ ۱	۱۸۰	عملہ رجسٹریشن ۔ ۱۲	سنہ ۱۲۰۰	میزان ۔ ۱۶۸	سنہ ۱۸۰۰۰
منتظم ۔ ۱	سنہ ۱۸۰	چپراسیان ۔ ۵۲	سنہ ۱۵۰۰		
کارآموزان ۔ ۳	۱۲۰	الونس ۔	سنہ ۱۵۰۰		

اخراجات مال انتظام اضلاع بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب معہ تعداد اسمار	تعداد رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار	تعداد رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار	تعداد رقم
اول تعلقدار- ۱۵	ایک لاکھ روپیہ	اہلکاران دفتر اول تعلقدار ۴۷۹	ایک لاکھ روپیہ	چپراسیان دفتر نائب تحصیلدار ۱۰	ماہانہ روپیہ
دوم تعلقدار- ۲۳	لاکھ روپیہ	" دوم " ۸۰	عشر ماہانہ روپیہ	ملازمان دیہات زیر ضبطی-	ماہانہ روپیہ
سوم تعلقدار- ۲۳	سو روپیہ ماہانہ	" سوم " ۳۶	عشر لاکھ سال	میزان عملہ- ۳۵ ۴۳-	لاکھ لاکھ روپیہ
اٹاچیان ودیگر کارامیزان سمہ ۴۷	سو روپیہ	" تحصیلداران ۱۰۱	دو لاکھ روپیہ	الونس-	لاکھ عشر روپیہ
وغیرہ- ۴-		" نائب تحصیلداران	ماہانہ روپیہ	صادر بموجب تقرر-	لاکھ ماہانہ روپیہ
تحصیلدار- ۹۰	ایک لاکھ روپیہ	کارکنان دیہات زیر ضبطی ۳۷	سو ماہانہ روپیہ	ابواب مشترکہ-	سو لاکھ لاکھ روپیہ
نائب تحصیلدار- سمہ	سو ماہانہ روپیہ	چپراسیان دفتر اول تعلقدار ۳۴۱	عشر سو روپیہ	ابواب مختصہ-	سو ماہانہ لاکھ روپیہ
میزان عہدہ داران ۱۵۵	سو ماہانہ لاکھ روپیہ	" دوم " ۱۳۸	عشر ماہانہ روپیہ		
عملہ		" سوم " ۷۲	سمہ ماہانہ روپیہ	صدر میزان انتظام اضلاع	لاکھ سو ماہانہ روپیہ
		" تحصیلداران ۲۱۳	ایک لاکھ روپیہ	۴۴۱	

کرورگیری

فصل ۲ زمانہ سابق مین سررشتہ کرورگیری کا کام راجہ نانک بخش متوفی کے تفویض تھا- ۱۵ جمادی الاول سنہ ۱۲۷۰ف مین نانک بخش کرورگیری کے کام سے موقوف ہوئے- اور سررشتہ مذکور بالکمند کے تفویض ہوا- اور ۱۱ شوال سنہ ۱۲۸۶ف کو پھر راجہ نانک بخش خدمت کرورگیری سے سرفراز کیے گئے- اس کے بعد سرکار عالی سنہ ۱۲۸۲ف مین آمدنی کرورگیری وغیرہ کا تعہد دیا- لیکن سنہ ۱۲۸۵ف مین الماکی طور پر انتظام کیا گیا جو اب تک ہی- ابتداً بابو جی تعلقدار کرورگیری مقرر کیے گئے اونکی بعد دارا راب جی اور ان کے بعد عماد نواز جنگ اور اُن کے بعد بسیتن جی کمشنر کرورگیری مقرر ہوئی- اور اب مولوی امجد علیخان مفخر جنگ کمشنر کرورگیری ہین-

۱۵ جمادی الاول ۱۳۰۷ھ کو تعلقدار کرورگیری کے عہدہ کا نام کمشنر اور مددگاران تعلقدار کرورگیری کے عہدہ کا نام ڈپٹی کمشنران کرورگیری تجویز کیا گیا۔

۱۳۰۴ف فیصد چاندی کا محصول کرورگیری فیصد ۵ مقرر ہوا تھا۔ اور ۱۵ شہریور ۱۳۱۳ف کو فیصد ۵ محصول تجویز ہوا۔ اب فیصد پانچ روپیہ چاندی پر محصول لیا جاتا ہے جن اشیا کا محصول معاف ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ سکہ جاریہ سرکار عالی و انگریزی۔ ۲۔ زیورات جو جسم پر ہوں ۳ ظروف مستعملہ۔

۶۔ شہریور م ۲۵ ربیع الاول ۱۳۱۹ف ۱۳۱۰ف مسافرین و بیوپاریان ممالک غیر سے سرحد پر محصول کرورگیری کی رقم بصورت موجود نہ ہونے سکہ حالی کے سکہ صورتی میں وصول ہونیکا حکم ہوا۔

۲۷ خورداد ۱۳۱۳ف حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ۲ محرم ۱۳۲۲ھ عہدہ داران کرورگیری کے تقررات کی سکیم حسب ذیل قرار پائی۔

۱	کمشنر۔	الف۔	۳	ڈپٹی۔		۰ لاکھ
۲	اسسٹنٹ کمشنر۔	اسما۔	۴	〃		۰ لاکھ

اور عہدہ کمشنری پر محمد امجد علیخان صاحب۔ اور ڈپٹی کمشنری اول پر حفیظ الدین صاحب کا تقرر منصرمانہ ہوا۔

تعلقداران۔ کمشنران کرورگیری

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	دارا ب جی۔	غرہ مہر ۱۳۰۵ف	۱۷ آذر ۱۳۰۴ف	۳	پستن جی	۱۳۱۰ف	۱۷ اردیبہشت ۱۳۱۳ف
۲	عماد نواز جنگ	۱۳۰۵ف	۱۳۱۰ف	۴	نواب امجد علیخان مظفر جنگ ۵۲	۱۳۱۳ف	۱۷ اردیبہشت ۰

۵۱ بعد چند روز تک پستن جی کمشنری کی خدمت کو انجام دیتے رہے۔
۵۲ حسب فرمان اعلیحضرت ۱۴ شہر شوال ۱۳۲۴ھ مستقل کمشنر ہوئے۔

تختہ اخراجات علاقہ کرورگیری بابتہ سنہ ۱۳۱۵ ف

نام ابواب معہ تعداد اشخاص	رقم	نام ابواب معہ تعداد اشخاص	رقم	نام ابواب معہ تعداد اشخاص	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
(الف) دفتر کمشنری۔		صادر بموجب تقرر۔	۱۴۷۷	الونس۔	۱۰۰
کمشنر۔ ۱	۳۰۰	ابواب مشترکہ۔	۱۱۰۰	صادر بموجب تقرر۔	۱۴۷۷
اسسٹنٹ کمشنر۔ ۱	۱۲۰	(ب) میزان ڈپٹی۔	۱۴۷۷	ابواب مشترکہ۔	۱۴۷۷
اہلکاران۔ ۳۴	۱۴۷۷	کمشنران۔ ۴۲		ابواب مختصہ۔	۱۴۷۷
چپراسیان وغیرہ۔ ۳۸	۱۴۷۷	میزان (الف) و (ب)	۱۴۷۷	میزان (۲) محصولخانجات ضلاع	۱۴۷۷
الونس۔		کمشنران و ڈپٹی کمشنران ۱۱۶		محصولخانات چہاونیات۔	
صادر بموجب تقرر۔	۱۴۷۷	(۲) محصولخانجات ضلاع		مہتمم۔ ۱	۳۰۰
ابواب مشترکہ۔	۱۴۷۷	مہتمان۔ ۸	۱۰۰	امین۔ ۱	۱۴۷۷
ابواب مختصہ۔	۱۴۷۷	امینان۔ ۳۵	۱۴۷۷	داروغان۔ ۲	۱۴۷۷
میزان (الف) دفتر کمشنری۔ ۴۷	۱۴۷۷	صدر داروغان۔ ۹	۱۴۷۷	اہلکاران وجوانان۔ ۴۳۳۰	۱۴۷۷
(ب) ڈپٹی کمشنران۔		داروغان۔ ۴۵	۱۴۷۷	الونس۔	۱۴۷۷
ڈپٹی کمشنر درجہ اول۔ ۱	۱۴۷۷	اہلکاران دفاتر۔ ۲۶۳	۱۴۷۷	صادر بموجب تقرر۔	۱۴۷۷
ڈپٹی کمشنر درجہ دوم۔ ۱	۱۴۷۷	مہتمان وجوانان۔		ابواب مشترکہ۔	۱۴۷۷
اہلکاران۔ ۲۴	۱۴۷۷	اہلکاران امینان وجوانان ۴۷۸	۱۴۷۷	ابواب مختصہ۔	۱۴۷۷
چپراسیان۔ ۱۲	۱۴۷۷	اہلکاران صدر داروغان وجوانان ۴۴	۱۴۷۷	میزان چہاونیات ۲۳۴	۱۴۷۷
الونس۔	۱۴۷۷	داروغان۔ ۸۲	۱۴۷۷	صدر میزان کرورگیری ۴۷۷۶	۱۴۷۷
		اہلکاران چوکیات و ناکہ جات وجوانان ۳۴۷۳	۱۴۷۷		

فصل ۳

کورٹ آف وارڈس

مالگزاری سے

۲۰ ذیحجہ ۱۳۰۰ف کو محکمہ تیاری مقرر ہوا۔ اور اس کام کا تعلق ابتداً دستور رتن جی صاحب معتمد صدر المہام کیا گیا تھا مگر اس سررشتہ کی کارروائی کا آغاز کامل طور پر نہیں ہوا علی ہذا اسکے بعد بہ اتحتی ہوم آفس اس سررشتہ کے کام کے لیے ایک مہتمم کا تقرر بھی ہوا تھا تاہم زیادہ تر انتظام کے ساتھ کارروائی نہیں ہوتی تھی۔ ۲۷ ذیحجہ ۱۳۰۰ف کو مولوی محمد عابد صاحب سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈس مقرر ہوئی اور اسوقت سے کورٹ کے صیغہ کا انتظام نمایاں طور پر ہوا۔ اور سپرنٹنڈنٹ کورٹ ماتحت ہوم آفس تھا۔ بعدہ معتمدی مالگزاری کے ماتحت ہوا۔ سنہ ۱۳۰۲ف میں چندے کورٹ کا صیغہ زیر نگرانی نواب سرور جنگ بہادر رہا اسکے بعد حسب حکم مصدرہ ۶ تیر سنہ ۱۳۰۲ف خاص فخر الملک بہادر معین المہام عدالت و امور عامہ کے تفویض ہوا۔ اور سپرنٹنڈنٹ کورٹ کل کاغذات نواب ممدوح کے ملاحظہ میں پیش کرکے حکم جاری کرتے تھے یعنے اُس زمانہ سے سررشتہ کے کاغذات مدار المہام کے ملاحظہ میں پیش نہیں ہوتے تھے۔ بعدہٗ حکم ہوا کہ جبکہ کل نظم و نسق ریاست اور محکمجات متعلقہ جات مدار المہام کے ماتحت ہیں پھر سررشتہ بھی رہے۔ ۱۵ فروردی سنہ ۱۳۰۶ف میں دفتر سپرنٹنڈنٹی شکست کرکے دفتر معتمدی عدالت اور توالی امور عامہ میں ضم کیا گیا۔ اسکے بعد سنہ ۱۳۱۱ف میں حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ۱۰ شعبان سنہ ۱۳۱۹ف (جریدہ مورخہ ۱۹ اردی سنہ ۱۳۱۱ف) معتمد عدالت کو توالی و امور عامہ سے علیحدہ ہوکر کورٹ معتمدی مال میں ضم کیا گیا جو اب تک ہے۔

۶ تیر سنہ ۱۳۰۲ف کو کورٹ آف وارڈز کا صیغہ قایم ہوا۔

تختہ اسماء سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈس

نام	تقرر	علیحدگی	نام	تقرر	علیحدگی	نام	تقرر	علیحدگی
مولوی محمد عابد صاحب	یکم آذر سنہ ۱۳۰۰ف	۱۴ اردی سنہ ۱۳۰۳ف	رائی بالمکند صاحب	۸ آبان سنہ ۱۳۰۶ف	۱۳ امرداد سنہ ۱۳۱۰ف	گوبند نائک صاحب	۲۵ شہریور سنہ ۱۳۱۱ف	۴ خورداد سنہ ۱۳۱۲ف
مولوی شیر الدین احمد صاحب	۱۵ اردی سنہ ۱۳۰۳ف	۵ فروردی سنہ ۱۳۰۶ف	مولوی صفی الدین صاحب	۱۴ امرداد سنہ ۱۳۱۰ف	۲۱ دی سنہ ۱۳۱۱ف	سید اعجاز حسین صاحب	۲۰ شہریور سنہ ۱۳۱۲ف	۸ خورداد سنہ ۱۳۱۷ف
مولوی عزیز مرزا صاحب	۶ فروردی سنہ ۱۳۰۶ف	۸ آبان سنہ ۱۳۰۶ف	راجہ اندر کرن بہادر	۱۰ تیر سنہ ۱۳۱۳ف	۹ شہریور سنہ ۱۳۱۵ف	موجود		

فصل ۴

سالار جنگ اول مدار المہام۔

سررشتہ انعام

نواب سرسالار جنگ اول مدار المہام کے زمانہ سے بیشتر انعام کا کوئی محکمہ نہیں تھا۔

مرحوم کو خیال ہوا کہ اس امر کے دریافت ہونی چاہیئے کہ معاشداروں کی مقبوضہ معاش جائز ہے یا غاصبانہ لہذا ۱۲۷۵ف سے معاشہائے عطیہ سلطانی کی دریافت آغاز ہوئی اور اسکے متعلق کل کارروائی سررشتہ مال کے تفویض کی گئی اور کوئی خاص محکمہ اسکے لیئے علیحدہ قایم نہین کیا گیا۔ لیکن اس سررشتہ کا کام اسقدر بڑھ گیا کہ اُس کے لئے علیحدہ محکمہ قایم کرنا پڑا۔ چنانچہ ۱۲۸۵ف سنہ مین ایک خاص محکمہ زیر نگرانی محکمۂ مہتمم دریافت انعامات قایم ہوا۔ اور مسٹر چارلس مہتمم مقرر ہوئے۔ یہہ محکمہ ۱۹ اردی بہشت ۱۲۸۵ف سے ۱۵ اسفندار سنہ ۱۲۹۱ف تک قایم رہا۔ محکمۂ مذکور صدر المہام مالگزاری کے تحت مین تھا ہر ایک ضلع سے کچھہ مختصر عملہ کارروائی انعام کے لیے مقرر تھا۔ تعلقداران اضلاع معاشہائے موقوفہ ضلاع کی دریافت کرکے تختہ جات معاش اپنی رائے کے ساتھہ۔ بہ توسط صدر تعلقداران محکمۂ مہتمی انعام مین روانہ کرتے تھے۔ اور محکمۂ مذکور سے بعد تنقیح و تکمیل جملہ امور و اظہار رائے۔ بہ توسط صدر المہام مال سرکار مین پیش ہوکر بعد منظوری سرکار انعامی فیصلون کے منتخبات محکمۂ مہتمی انعام سے جاری ہوا کرتے تھے۔

تعلقداران اضلاع جن کے دفاتر مین انعامی مقدمات کی ابتدائی دریافت ہوا کرتی۔ اور بزریعہ تعلقدارون سے لیکر صدر المہام مال تک کہ جن کے توسط سے سرکار مین فیصلہ جات انعام بغرض منظوری پیش ہوتے تھے۔ کوئی اقتدارات حاصل نہ تھے اور چھوٹے چھوٹے معاشون کی بحالی بھی بحصول منظوری سرکار ہوا کرتی تھی۔ اسوجہ سے نصف صدر المہام کے اوپر کام کا زیادہ بار پڑ گیا تھا۔ بلکہ ختم دریافت مقدمات انعام کے لیے بھی زیادہ مدت کی ضرورت تھی اسلیئے سالار جنگ اول نے ایک مجلس موسوم دریافت انعامات قایم فرمائے جسکا آغاز غرۂ ربیع الاول ۱۲۹۹ف کو ہوا جسمین مسٹر چارلس رکن اول اور مولوی سید زین العابدین رکن دوم اور سید اسد اللہ (عرف میر نواب) رکن سوم مقرر ہوئے اور مجلس کو بحیثیت منفردہ و مشترکہ مناسب اقتدارات عطا کیے گئے۔ یہہ مجلس ۱۶ اسفندار ۱۲۹۱ف سے ۳۱ اردی بہشت سنہ ۱۲۹۴ف تک قایم رہی جو پہلے صدر المہام مال اور بعدہ مجلس مالگزاری اور بعد برخاست مجلس مالگزاری معتمد مال کے

ماتحت رہی اور فیصلہ جات اقتداری مجلس کے منتخبات مجلس سے اور نیز غیر اقتداری مجلس کے بحصول منظوری سرکار مجلس مذکور ہی سے جاری ہوا کرتے تھے۔

عہد السلطنت کے زمانہ میں مجلس انعام برخاست ہوکر سنہ ۱۲۹۵ف میں کمشنری انعام کا محکمہ قایم ہوا۔ اور مسٹر ڈ ملاپ اسپنسل کمشنر مقرر ہوئے اُن کی ماتحتی میں مولوی سید سراج الحسن صاحب اور رائے مرلیدہر صاحب اور وشنو پنڈت ڈپٹی کمشنران مقرر ہوئے۔ اسکے بعد دریافت انعام کا کام جلد انجام پانے کی غرض سے سنہ ۱۲۹۶ف میں بمقام بلدہ محکمہ کمشنر انعام اور ہر ایک صوبہ کے لیے ایک ایک ڈپٹی کمشنر انعام کا تقرر اور کمشنر اور ڈپٹی کمشنروں کو حسب مناسب اقتدارات عطا کیے گئے۔ جملہ مقدمات انعام میں نواب منیر الملک مرحوم معین المہام وقت اقتدارات مدار المہامی اور کمشنر انعام اقتدارات معین المہامی کا استعمال فرماتے تھے۔ ڈپٹی کمشنران مقدمات اقتداری کے منتخبات باقتدار خود اور مقدمات غیر اقتداری کے منتخبات بحصول منظوری مجاز ڈپٹی کمشنری ہی سے جاری کیا کرتے تھے۔

عہد السلاطین ثانی مدار المہامی۔

عہد نواب سر آسمانجاہ مدار المہامی۔

آسمانجاہی وزارت میں محکمہ جات انعام میں کوئی ردوبدل نہیں ہوا۔ سنہ ۱۲۹۷ف میں ایک گشتی نشان ۲۰ جاری ہوئی جس سے انعام داروں کو بہت فائدہ ہوا۔ یعنی گشتی مذکور کے ذریعہ سے حکم دیا گیا تھا کہ جو اراضیات انعام بوجہ نہ ہونے سند کے خالصہ ہوئے ہیں اُن پر نظر ثانی کی جاوے۔ اور مدت قبضہ اور بہکوٹ کے لحاظ سے اُن کی بحالی کی جاوے۔ اس حکم سے کام بڑھ گیا۔

عہد نواب سر فخار الامرا مدار المہامی۔

جو شرایط کہ گشتی نشان (۲۰) بابتہ سنہ ۱۲۹۷ف میں درج تھی اور نیز عہدہ داران انعام نے زیادہ ترجیح نہیں فرمائی اور کارروائی نظر ثانی میں اسقدر اراضیات انعام بحال ہوئے جس سے سرکار کو بہت نقصان ہونے لگا۔ لہذا گشتی نشان ۶۴ بابتہ سنہ ۱۳۰۴ف کے ذریعہ سے گشتی نشان ۲۰ بابتہ سنہ ۱۲۹۷ف کی ترمیم ہوئی۔ اور جو اقتدارات معین المہامی کے کمشنر انعام کو دئے گئے تھے بوجہ قیام مجلس مالگزاری واپس لیے گئے۔

صوبہ ورنگل اور صوبہ اورنگ آباد کے مقدمات دریافت انعام کا کام باقی رہنے کے باعث سنہ ۱۳۰۵ف میں

اِن ہر دو صوبون کے محکمہ جات ڈپٹی کمشنری تخفیف کیے گئے اور عملہ ڈپٹی کمشنری تعلقداران اضلاع صوبہ جات مذکور کے دفاتر مین متعین کرکے اول تعلقداران اضلاع مذکور کو اقتدارات ڈپٹی کمشنری عطا کیے گئے۔ علی ہذا ۱۳۰۳ فصلی ڈپٹی کمشنری انعام صوبہ گلبرگہ کا دفتر بھی تخفیف ہوا۔ حسب مرقوم الصدر انتظام ہوا۔ ڈپٹی کمشنرون کے دفتر سے منتخبات جاری کرنیکا طریقہ موقوف ہوا اور محکمہ کمشنری انعام سے کل منتخبات جاری ہونے لگے۔

السلطنت عہد مہاراجہ بہین ۱ مدار المہام

۱۶ مہر ۱۳۰۵ فصلی کو ڈپٹی کمشنری انعام صوبہ بیدر کا مستقر اسٹیشن لنگم پلی سے بلدہ کو منتقل ہوا۔

محکمہ کمشنر انعام دفتر ڈپٹی کمشنر انعام صوبہ بیدر ۳۰ مہر ۱۳۰۲ فصلی کو تخفیف کردئے گئے۔ کمشنر انعام کا دفتر فیصل طلب دفاتر صوبہ داریون مین اور ڈپٹی کمشنر انعام صوبہ بیدر کا دفتر دفاتر تعلقداران اضلاع صوبہ مذکور مین عملہ انعام کے ساتھ منتقل ہوا۔ اول تعلقداران اضلاع کو ڈپٹی کمشنری کے اور صوبہ دارون کو کمشنری کے اقتدارات دئے گئے۔

رجسٹر فیصلہ جات انعام و اجرائے منتخبات فیصلہ جات انعام کا عملہ دفتر معتمدی مال گزاری مین رکھا گیا اور فیصلہ جات انعام کے منتخبات خواہ اقتداری ڈپٹی کمشنران ہون یا کمشنران اب دفتر معتمدی مال سے جاری ہوا کرتے ہین اور ضمن کارروائی اجرائے منتخبات فیصلہ جات تحت کی دفتر معتمدی مال مین جانچ پرتال بھی ہوتی ہے۔

جاگیرداروں کی وراثت کے تختہ جات جو پہلے راست معتمدی مال سے بغرض منظوری سرکار مین پیش ہوتے تھے۔ اب معتمدی مال سے دفتر فینانس پر روانہ ہوتے ہین اور وہان سے سرکار کے ملاحظہ مین پیش ہوا کرتے ہین۔ اور نقدی معاش یومیہ اور معمول وغیرہ کی وراثت کا تعلق دفتر معتمدی مال اور صوبہ دارون سے علیحدہ کرکے صدر مجلس اور فینانس سے متعلق کیا گیا۔ تعلقداران اضلاع اور صوبہ دارون کو منظوری وراثت کے متعلق پہلے کچھ اقتدارات نہ تھے اب کچھ اقتدارات دئے گئے ہین۔

تختہ عہدہ داران انعام

نام معہ عہدہ وغیرہ	کیفیت	نام معہ عہدہ وغیرہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴
محکمۂ مہتمم دریافت انعام۔		۲۔ رائے مرلیدہر صاحب۔	
مسٹر چارلس مہتمم۔	یکم خورداد ۱۲۸۵ف کو تقرر ہوا	۳۔ وشنو پنڈٹ۔	بہشت ۱۲۹۵ف سے ۲۳ اردی بہشت ۱۲۹۶ف کو تقرر ہوا
مجلس دریافت انعام۔		کمشنر۔	
۱۔ مسٹر چارلس۔ رکن اول	نمبر ۲ سے ۷ تک یہ لوگ	۱۔ رفعت یار جنگ۔	۲۵ خورداد ۱۲۹۶ف کو تقرر ہوا۔
۲۔ مولوی سید زین العابدین رکن دوم	بھی مجلس انعام میں بحیثیت	۲۔ اقبال یار جنگ۔	۲۱ بہمن ۱۲۹۶ف کو تقرر ہوا۔
۳۔ مولوی سید اسد اللہ صاحب رکن سوم	دیگر ارکان ہیں	ڈپٹی کمشنر صوبہ۔	
۴۔ مولوی بدر الدین صاحب		مسٹر جارج نندی اورنگ آباد	
۵۔ مولوی منصور علی صاحب		عنایت الرحمن صاحب ناندیڑ نگل۔	
۶۔ مولوی حسن رضا صاحب۔		دین شاہ جی صاحب بیدر	۲۱ اردی بہشت ۱۲۹۶ف کو تقرر ہوا
۷۔ مولوی احمد حسین رفعت یار جنگ		ملا عبد القیوم صاحب۔ گلبرگہ۔	۱۳ بہمن ۱۲۹۶ف کو تقرر ہوا
۱۔ اسپیشل کمشنر۔		پستن جی صاحب بیدر	دین شاہ کے بعد مقرر ہوئے
مسٹر اے جی ڈنلاپ اسپیشل کمشنر		مولوی بشیر الدین احمد صاحب۔ بیدر	پستن جی کے بعد مقرر ہوئے
ڈپٹی کمشنر۔		مولوی غلام علی صاحب قریشی۔ رر	مولوی بشیر الدین احمد صاحب
۱۔ مولوی سراج الحسن امیر یار جنگ			کے بعد ہوئے۔

اخراجات تحقیقی انعام زر بابتہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم
المکاران انعام ماموردفاتر اضلاع وصوبہ داری ۳۷	عہ ۱۱۴۰	بہتہ ماموریہ اضلاع۔	عہ ۵۰
مددخرچ کرانی غلہ۔	عہ ۵۰	جملہ میزان سالانہ۔	عہ ۱۱۹۰

پیمائش وبندوبست

فصل ۵

سالار جنگ اول کے زمانہ سے پہلے انتظام مالگزاری ونوعیت حقوق اراضی جیسی کچھ تھی وہ سرکاری نظم ونسق سالانہ رپورٹ ہائے مرتبہ عہدہ داران متعلقہ سے ظاہر ہے۔ مرحوم نے جو انتظامات کہ بتدریج اپنی عہدہ مدار المہامی مین کیے تھے اُن مین سے بھی یہہ ایک بڑا اہتمام باشان انتظام تھا۔ جس سے تحصیل مالگزاری کے متعلق رعایا اور سرکار کے درمیان ایک ایسا بندوبست ہوگیا کہ تشخیص مالگزاری اور جمعبندی سالانہ کی وہ تمام دقتین رفع ہوگئین جو زمانہ سابق مین نظام جمعبندی کو اور نیز کاشتکارون کو سالانہ اراضی کے لگان مین اضافہ وغیرہ ہونے سے ہوتی رہی تھین۔

پہلے پہل اس کام کا آغاز ۱۲۹۴ف / ۱۸۸۶ع مین ہوا اور ملک سرکار عالی مین تعلقہ پٹن ضلع اورنگ آباد پہلا تعلقہ ہے جس مین بندوبست کی جمعبندی ہوئی اور یہہ کام مسٹر فریدونجی صاحب (حال پریوٹ سکرٹری سرکار عالی) کے ہاتھون انجام پایا۔ جو اُس زمانہ مین مہتمم بندوبست اورنگ آباد تھے اور نیز ممالک محروسہ سرکار عالی مین اس کام کا آغاز مولوی سید مہدی علی خان محسن الملک کے نیک ارادون اور عمدہ کوششون سے ہوا۔ اور ابتدائی زمانہ مین نواب ممدوح ہی ناظم بندوبست مقرر ہوئے اور آپ نے اسوقت تک اس خدمت کو پوری ذمہ داری سے علاوہ خدمت معتمدی مال کے انجام دیا۔ جب تک کہ جنرل گلاسفرڈ بلدیہ حیدرآباد مین نہین آئے تھے۔ گلاسفرڈ صاحب کے آنے کے بعد ۲۰ شوال ۱۲۹۹ف کو ناظم بندوبست مقرر ہوئے۔ اور نواب محسن الملک اس کام سے سبکدوش ہوئے تاہم بہ حیثیت معتمدی مال فنانس نظامت بندوبست آپ ہی کے تحت مین رہا۔ مسٹر گلاسفرڈ کی بعد نظامت بندوبست پر نواب فریدون جنگ بہادر کا تقرر ہوا اور جب آپ پریوٹ سکرٹری ہوئے تو بندوبست کے کام پر ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو نواب عماد نواز جنگ مرحوم صدر محاسب مقرر ہوئے۔ اور چند دنون کے بعد مسٹر ڈنلاپ کو چارج دیا۔ جب مسٹر ڈنلاپ رکن اول مجلس مال ہوئے تو نظامت مذکور کا جائزہ مولوی سید علی حسن صاحب تعلقدار محبوب نگر نے ۱۴ شوال ۱۳۱۲ھ کو لیا۔ مولوی صاحب موصوف معتمدی فینانس کا کام انجام دیتے اسوجہ سے مسٹر برزوجی تعلقدار اندور نظامت بندوبست کا کام انجام دیتے رہے۔ بعد ازان

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۱۵ف کو سید علی حسن صاحب مجتہدی فینانس سے نظامت بندوبست پر واپس ہوئے اور جب آپ کو وظیفہ ہوا تو محکمہ نظامت بندوبست تخفیف ہوا۔ اور ۱۰ امرداد ۱۳۱۱ف کو دفتر مالگزاری میں ضم ہوگیا۔

حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ۱۷ شوال ۱۳۲۳ف قواعد بندوبست اضلاع ورنگل کریم نگر نلگنڈہ محبوب نگر بتپیشگاہ خسروی سے منظور ہوکر تاریخ مذکور سے نفاذ پذیر ہوئے۔

تختہ اخراجات پیمایش وبندوبست باتبہ ۱۳۱۵ف

ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	ابواب معہ تعداد اسمار	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
الف۔ انبار خانہ۔		مددگاران درجۂ اول ۲	لعہ الکے	چپراسیان وغیرہ۔ ۲۸	سہ الکے عاں
منیجر۔ ۱	الصاد	مددگار درجۂ دوم۔ ۱۹	عہ ما صہ	الونس۔ ۰	عہ ر صہ
عملہ انبار خانہ۔ ۶	عہ	مددگار درجۂ سوم۔ ۴	عہ ہا لہ	صادر بموجب تقرر۔	ا الکے لہ
نقشہ نویسان۔ ۳۷	مہ کا لعہ	نائب مددگار درجۂ اول۔ ۱	ا ہا	ابواب مشترکہ۔	سہ کا
دار الطبع۔ ۲۰	ا صا لو صہ	،، دوم۔ ۳	سہ	ابواب مختصہ۔	ا لا لو صہ
الونس۔	ما عہ	،، سوم۔ ۲	ا الکے صہ	میزان پیمایش اضلاع۔	ا الکے صہ
صادر بموجب تقرر۔	للعہ ما ہے	،، چہارم۔ ۳	ا ما لہ	باتبہ تجویز معاوضہ اراضی ورآمد ۱۴۰	ا الکے سہ
میزان۔ الف ۶۴	عہ الکے	صدر دفتر دوانی۔ ۳۶	عہ الکے صہ	ریلوے۔	
ب پیمایش اضلاع		صدر دفتر فوجداری۔ ۵۵	عہ الکے عاں	صدر میزان پیمایش و	ا الکے مہ صہ
مہتمان۔ ۲	عہ	ایضاً پیمایش و پیشبندی۔	مہ الکے مہ صہ	بندوبست۔ ۲۰۴	۰

جنگلات

فصل ۶

ممالک محروسہ سرکار عالی مین تقریباً چوبینہ کے اقسام یہہ ہین - صندل - ساگوان شیشم - آبنوس ساہین - ایپا دھوہ - نلامدی - بیجا - سال - ٹاگونم - سوئی - دھاوڑا - یاترمن کرشنا - گہیر - بھنڈرا موکاب - اور چنگی وغیرہ - یہہ کل اقسام چوبینہ چھہ قسمون مین منقسم ہین یعنی ورنگل - اندور - نرمل - محبوب نگر - اور نگ آباد - گلبرگہ - اور کل رقبہ جنگلات تقریباً ۱۸۰۰۰ مربع میل ہی - اور یہہ تین حلقون مین منقسم ہی - محصورہ - ۸۴۱۱ مربع میل محفوظہ - ۸۰۴۴ - مربع میل - غیر محفوظہ ۸۳۸۷ مربع میل محفوظہ و محصورہ جنگلون کا چوبینہ سررشتہ جنگلات کے تحت مین ہی -

۱۲۷۶ف مین محکمہ جنگلات قائم ہوا - جو ایک ناظم کے تحت مین ہی - اور اسمات کا انتظام مددگارون کے تفویض ہی - اس صیغہ کا انتظام ۱۸۹۹ء کے ایکٹ کے مطابق کیا گیا ہی - خریدارون کو چوبینہ قیمت مقررہ پر دیا جاتا ہی - اور کاشتکارون کو تعمیر و سامان زراعتی کی تیاری کے لیے مفت ملتا ہی -

تعلق

سررشتہ جنگلات پہلے معتمدی مال کے تحت مین تھا - لیکن ہوم آفس قایم ہونیکے بعد اسکا تعلق اُس سے کردیا گیا - یہہ تعلق تھوڑے ہی زمانہ تک رہا - اور پھر مالگزاری سے متعلق ہوگیا -

پہلے افسر اعلی محکمہ جنگلات کے عہدہ کا نام صدر مہتمم چوبینہ تھا - ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۰۸ف کو ناظم چوبینہ (کنسرویٹو) تجویز ہوا - اور ۵ جمادی الاول ۱۳۰۸ف سے ناظم جنگلات قرار پایا - صیغہ فارسٹ کی تعلیم کے لیے طالب علمون کو دیرہ دون بھیجنے کی تجویز مسٹر بیانفن ناظم جنگلات کے زمانہ مین ہوئی - اور اسوقت سے اسوقت تک بہت سے اشخاص تعلیم پاکر آئے - جو اسوقت عہدہ ہاے مددگاری و نائب مددگاری پر مامور ہین - اور خاص بلدہ حیدرآباد مین بھی ۱۳۱۳ف مین مدرسہ قایم کیا گیا تھا - لیکن صرف ایک سال قایم رہا - اور ۱۳۱۴ف مین برخاست ہوا - ذیل مین ناظمون کا تختہ اور اخراجات درج کیے جاتے ہین -

نام ناظم	کیفیت	نام ناظم	کیفیت
۱ - مہاراجی مانک جی صاحب	.	۲ - مسٹر بالمور -	.

نام ناظم	کیفیت	نام ناظم	کیفیت
۱	۲	۳	۴
۳- مسٹر کپٹن ڈابس	۹ شہریور ۱۲۹۶ف کو تقرر ہوا برآمد مستعار رہے تھے	۵- مسٹر بسکو-	۲- امرداد ۱۳۰۰ف کو آپ نے جائزہ لیا-
۴- مسٹر بیالن ٹائین		۶- مسٹر سہرلنجی-	۲۲ آذر ۱۳۰۴ف کو تقرر ہوا-

تختہ اخراجات محکمہ جنگلات بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	ابواب معہ تعداد اسمار	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
دفتر ناظم جنگلات		مددگاران- ۸		اصلاع- ابنیان- ۲۱	
ناظم ۱		نائب مددگاران- ۵		صحراداران- ۵۴	
پرسنل اسسٹنٹ ۱		انسپکٹر- ۱		اہلکاران وغیرہ- ۹۵	
اہلکاران- ۱۷		اہلکاران وغیرہ- ۴۰		جوانان وغیرہ- ۲۲	
چپراسیان- ۱۵		چپراسیان- ۲۷		الونس-	
الونس-		الونس-		صادر بموجب تقرر-	
صادر بموجب تقرر-		صادر بموجب تقرر-		ابواب مشترکہ-	
ابواب مشترکہ-		ابواب مشترکہ-		ابواب متفرقہ-	
ابواب متفرقہ-		ابواب متفرقہ-		میزان اصلاع- ۶۹۲	
میزان ناظم جنگلات اسمات ۳۴		میزان اسمات- ۱۲۱		متفرق-	
				صدر میزان- ۸۴۷	

آبکاری

پہلے آبکاری کے محکمہ کو بدعت کی کچہری کہتے تھے اور کاغذات و محرر وغیرہ میز تھی یہی نام لکھا جاتا تھا۔ فصل ۲

لیکن جب اسکا انتظام ہوا ہی تو نام بھی تبدیل کرکے محکمۂ آبکاری رکھا گیا - اُسوقت سے اسوقت تک اسی نام سے موسوم ہی - اس مین جملہ مسکرات شامل ہین -

سلخ جمادی الثانی م ۳۰ خورداد ۱۲۹۲ف کو مسٹر پیرس وخدمت اول تعلقداری سے بدعت آبکاری بلدہ مقرر ہوئے - ۵ شعبان م ۲۲ خورداد ۱۲۹۶ف کو عمادالوزارجنگ کا تقرر کنشری آبکاری واقیون بلدہ واضلاع پر ہوا - اور تنخواہ شہور الونس الٹ کے مقرر ہوئے -

۲۴ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ کو حکم ہوا کہ فروشندگان شراب واشیاء مسکرات یورپین سوداگرون اور اُنکے یونٹین یا یورپین ازدواج کے ہاتھہ ہرگز فروخت نہ کیا کرین - ۲۹ رمضان ۱۳۱۲ھ کو قسم تہمی آبکاری قایم ہوا - اور مہتمی پر میر انصر علی صاحب کا تقرر ہوا -

۲۹ رمضان ۱۳۱۲ھ کو معاملۂ آبکاری بلدہ وسکندرآباد و بلوارم کا تہہ دیا گیا حسب فرمان اعلیحضرت (مصدرۂ جریدۂ اعلامیہ ۲۰ امرداد ۱۳۱۵ف جلد ۳۴ صفحہ ۵۵) جملہ جاگیرات ومقطعہ جات وپائگاہ و سمستان وغیرہ کی آبکاری علاقہ دیوانی مین شامل کی گئی اور علاقہ جات مذکور کو نقد معاوضہ دینا منظور ہوا - ایسکی تحقیقات کے لیے باتحتی مالگزاری دو سال کے لیے تین ارکان ۱ - واسدپور اکو صاحب بی - اے سینیر مددگار مال ۲ - مولوی سید احمد صاحب مددگار محاسب سرکار عالی ۳ - مولوی میر ہدایت علیخصاحب ڈپٹی کمشنر کو رکیری کا تقرر منظور ہوا -

تختہ اخراجات آبکاری بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب موتعداد اسماء	تعداد رقم	نام ابواب موتعداد اسماء	تعداد رقم	نام ابواب موتعداد اسماء	تعداد رقم
بلدہ		چوکیداران وجوانان	۱۸ روپیہ	ابواب مشترکہ	۱۸ روپیہ
تعلقدار ۱	۱۵۰ روپیہ	وغیرہ ۱۸۹ -		ابواب مختصہ	الٹ کے روپیہ
انسپکٹر ۱	الٹ کے روپیہ	الونس	الٹ کے روپیہ	میزان بلدہ - ۲۲۸ -	الٹ کا روپیہ
اہلکاران وغیرہ - ۳۷	۱۸۰ روپیہ	صادر بموجب تقرر	الٹ روپیہ	سکندرآباد	

نام ابواب موقعداد اسمار	رقم	نام ابواب موقعداد اسمار	رقم	نام ابواب موقعداد اسمار	رقم
انسپکٹر ۱	۱۸۰	میزان سکندرآباد ۱۵	۱۴۸۵۰	الونس	۳۰۰
کارکنان ۲	۱۲۶۰	بلوارم		صادر بموجب تقریر	۰
جوانان ۱۲	۱۸۰			کرایہ مکان	۱۲۰
الونس	۰	انسپکٹر ۱	۶۰	میزان بلوارم ۸	۱۴۸۵۰
صادر بموجب تقریر	۱۴۰	محرر ۱	۱۴۰		
کرایہ مکان	۳۰۰	چپراسیان ۶	۱۲۶۰	جملہ میزان ۲۵۱	۱۶۲۵۰

افیون

فصل ۵

ملک سرکار عالی مین افیون کی پیداوار کثرت سے تھی خصوصاً بعض تعلقات جیسے سیوڑہ بہوکر دہن اور علاقہ پاگاہ پن چنگپور اور ہمناباد حال مین داخل صرف خاص ہوا ہے چنانچہ اس کی کاشت خوب ہوتی تھی اور افیون بھی بہت تیار ہوتی تھی جب تحریک صاحبہ عالیشان بہادر ۲۰ شوال ۱۲۹۷ف کو دفتر مالگزاری سے ملک محروسہ سرکار عالی مین دستور العمل موقوفی زراعت و تیاری افیون جاری کیا گیا جسکی رو سے کاشت افیون کی سخت ممانعت کی گئی۔ اسوقت سے مالوہ۔ اندور سے۔ افیون ملک سرکار عالی مین درآمد کی جاتی ہے۔ اور منجانب سرکار درآمد و فروخت افیون کا تعہد دیا جایا کرتا ہے۔ اس مد سے آمدنی کی رقم تختہ مداخل و خارج سے واضح ہوگی۔

یکم آذر سنہ ۱۳۱۵ف کو افیون کے تحصیلون کی تنقیح کا تعلق جو سابق مین کوتوالی بلدہ سے علیحدہ کرکے تعلقدار آبکاری بلدہ کے تفویض کیا گیا۔

تختہ اخراجات بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب موقعداد اسمار	رقم	نام ابواب موقعداد اسمار	رقم	نام ابواب موقعداد اسمار	رقم
اہلکاران ۔ ۳	۱۲۰	الونس ۔	۳۰۰	ابواب مختصہ ۔	۱۸۰
ملازمان ۔ ۳	۱۸۰	صادر بموجب تقریر	۱۴۰	صدر میزان ۔ ۶	۱۶۲۵۰

باب ۵

فوج

فصل ۱

۱- دفتر مستمندی فوج ۱۲۹۳ف مین قایم ہوا - ۲- حسب جریدہ ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف مستمندی فوج بقاعدہ کا دفتر مستمندی فوج باقاعدہ مین ضم ہوا - اور سررشتہ منصب جو زیر نگرانی معتمد فوج تھا - زیر نگرانی دفتر صدر محاسبی کیا گیا - ۱۳- محرم ۱۳۰۳ھ کو دفتر باقاعدہ بقاعدہ سے علیحدہ ہوا - اور پھر ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۰۹ھ کو بقاعدہ مین ضم ہوا - اسکی بعد فوج باقاعدہ کے دفتر کا تعلق ۳- ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو پریزایڈ سکریٹری سرکار عالی سے ہوا - اسکی بعد ۲۱ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو سب اوتی فرنکی وزیر افواج کے تحت مین ہوا - جو ہنوز تک ہے - ۳- ۱۲۹۶ف سے ملازمان فوج متعلقہ نظم جمعیت کی تنخواہ دست بدست تقسیم ہونا شروع ہوئی اور جو طریقہ سررشتہ لوگ سررشتہ تنخواہ اٹھاتے تھے وہ موقوف ہوا - ۴- سابق مین یہہ دستور تھا کہ فوج باقاعدہ کے تنخواہ کی رقم سررشتہ داران فوج خزانہ عامرہ سے حاصل کرتے تھے - اور فوجی گارڈ سررشتہ داروں سے رقم لیکر اپنی اپنی رجمنٹون کو لیجاتے تھے - ماہ خورداد ۱۲۹۶ف سے یہہ طریقہ موقوف ہوا - اور اب راست خزانہ عامرہ سے (رقم) رجمنٹون کو روانہ ہوتی ہی - ۵- حسب جریدہ ۱۸ اسفندارمذ ۱۳۰۲ف عالیجناب مہاراجہ کشن پرشاد بہادر کا تقرر پیشکاری پر ہوا - اور فوج بقاعدہ اور باقاعدہ کا صیغہ جناب ممدوح کے تفویض ہوا - ۶- ۱۳۱۲ھ مین حسب الحکم نواب وقار الامرا مرحوم (مدار المہام) حاضر گیاٹ قایم ہوا - ۷- یکم فروری ۱۳۱۵ف سے امتیازیان متعلقہ نظم جمعیت کی تنخواہ کی تقسیم خزانہ عامرہ سرکار عالی مین منتقل ہوئی - ۸- ۱۲۷۴ف مین راجہ گردہاری پرشاد عرف منبی راجہ کی نگرانی مین بارود کا سرکاری کارخانہ قایم ہوا -

۱۳۱۶ف مین نظم جمعیت مین تخفیف کا عمل ہوا - اور سواران و جوانان جملہ ۱۲۰۰۰ کا رکھنا قرار پایا - اور تخفیف شدہ لوگ جو قابل ملازمت تھے فوج باقاعدہ و پولیس اضلاع - اور پولیس بلدہ مین شریک کیگئے اور معذورین کو وظیفہ دیا گیا -

---

ف۱ جسوقت دفتر فوج باقاعدہ پریزایڈ سکریٹری (مدار المہام) کے دفتر مین تھا - فوج باقاعدہ کی کارروائی مین المہام فوج کے ملاحظہ مین پیش نہین ہوتی تھی - حسب جریدہ ۱۸ اسفندارمذ ۱۳۰۲ف مرقوم الصدر امر آفتر شاہ (مستعفی جنگ) جانیکہ سکریٹری فوج مقرر ہوئے اور سررشتہ فوج کی کارروائی مدار المہام کے ملاحظہ مین بتوسط مستعفی پیش ہونیکا حکم ہوا -

امپیریل سروس ٹروپس

امپیریل سروس ٹروپس سے وہ فوج مراد ہے۔ جو کسی ریاست کی جانب سے اعلیحضرت ملک معظم شاہنشاہ ہند کے جان و مال کی حفاظت کرے۔ ہندوستان مین بمشکل کوئی ریاست ایسی ہوگی جس مین اس نام کی فوج قایم نہو۔ اعلیحضرت بندگانعالی نے سرحدی حفاظت کے لیے گورنمنٹ برطانیہ کو ساٹھ لاکھ روپیہ دینے یا فوج قایم کرنیکا وعدہ فرمایا تھا۔ اس بنا پر کرنل نواب افسر الملک بہادر کماندر افواج سرکار عالی کی نگرانی مین ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ مطابق ۴ جون ۱۸۹۳ء کو امپیریل سروس ٹروپس کے دو رسالے قایم کرنیکا حکم ہوا۔ ۱۴ صفر ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۷ اگست ۱۸۹۳ء کو فوج باقاعدہ گوشہ محل کے ۳ رسالون اور گولکنڈہ برگیڈ سے سوارون کا انتخاب ہوا۔ اور چار چار سو سوار کے دو رسالے قایم ہوئے۔ سرکار عالی کی فوج مین یہہ رسالے خاص طور پر ممتاز ہین۔ اکثر جنگ مصنوعی اور مردانہ کھیلون مین اپنے حریفون پر نمایان فتح حاصل کر چکے ہین۔ کرنل نواب افسر الملک بہادر ان پر خاص توجہ فرماتے ہین اور ہر طرح سے انکی درستی کا خیال ہے۔ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ کو حسب گشتی دفتر نظم جمعیت علاوہ نظم جمعیت سے ۸۰۰ سوار کا امپیریل سروس ٹروپس مین شریک ہونیکے لیے حکم ہوا۔ سنہ ۱۳۱۷ف کے حقیقی اخراجات اور تعداد کا موازنہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔

نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم
افسران ۲	سنہ ۵	میزان ۸	لغ ۱۲ ہ ۵	کرایہ آفیس وغیرہ	السمار
اہلکاران وغیرہ ۶	سنہ لغ ۵	صادر بموجب تقرر سوء مدت خرچ وگرانی غلہ	صالہ ۵	میزان ۸	لغ سنہ لغ
افسران	.	میزان افسران ۸۲	لغ ۱۲ ہ لغ	میزان ۴۴۷	لغ ۱۲ ہ لغ
کمیشنڈ افسران ۶		سواران ۳۲۵	لغ لغ ۵	صادر بموجب تقرر	سنہ ۵
نن کمیشنڈ افسران ۲	لغ ۱۲ ہ لغ	ملازمین غیر جنگی ۴۰	سنہ ۵	میزان ۴۴۷	لغ سنہ ۵
سب کمیشنڈ افسران ۲		الونس	لغ ۱۲ ہ لغ		

اسٹاف کمانڈر

فرنٹ لائنر

نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم
سکنڈ لانسر					
افسران-		میزان افسران- ۸۲		میزان ۴۴۷	۱۱ لاکھ ۱۱ ہزار ۵ سو ۵
کمشنڈ افسران- ۶		سواران- ۳۲۵	۱۱ لاکھ ۱۱ ہزار ۵ سو ۵	صادر بموجب تقرر-	۳ لاکھ ۳ ہزار ۵ سو ۵
سب کمیشنڈ افسران ۱۵	۱۱ لاکھ ۱۱ ہزار ۵ سو ۵	ملازمان غیر جنگی- ۴۰	۳ لاکھ ۳ ہزار ۵ سو ۵	میزان	۱۱ لاکھ ۱۱ ہزار ۵ سو ۵
ونر کمیشنڈ افسران- ۶۱		الونس-			
صدر مقام امپیریل سروس ٹروپس					
اسٹاف کمانڈر ۸	۱۱ لاکھ ۱۱ ہزار ۵ سو ۵	چابک سواران-	۱۱ لاکھ ۱۱ ہزار ۵ سو ۵	ابواب مشترکہ-	۱۱ لاکھ ۱۱ ہزار ۵ سو ۵
فسٹ لانسر ۴۴۷	۱۱ لاکھ ۱۱ ہزار ۵ سو ۵	گدگا ناٹکٹ الونس-	۳ لاکھ ۳ ہزار ۵ سو ۵	دیگر خراجات اسپاہ بارہ برداری وغیرہ	۳ لاکھ ۳ ہزار ۵ سو ۵
سکنڈ لانسر ۴۴۷	۱۱ لاکھ ۱۱ ہزار ۵ سو ۵	صادر بموجب تقرر-	۱۱ لاکھ ۱۱ ہزار ۵ سو ۵	صدر میزان- ۸۹۲	۲۲ لاکھ ۲۲ ہزار ۵ سو ۵

فوج باقاعدہ گوشہ محل

رسالہ حضرتی

عام طور پر لوگ اسے شتدی کا رسالہ یا اودیکن کیولری کہتے ہیں۔ اس رسالہ کی تاریخ ۱۲۷۴ھ/۱۸۵۷ء مین راجہ صاحب دنیرتی کی ضلعداری کے زمانہ مین ان کے پاس سو ۲۰۰ آدمی سرکاری ملازمت مین منتقل ہوے۔ اسکے بعد غدر ۱۲۷۵ھ/۱۸۵۸ء مین ان سواروں مین ۵۰ سوار اور شریک کر دیے گئے۔ اور مجموعی حیثیت سے یہ سب افغانون اور ڈاکوؤن کی سرکوبی کے لیے راجہ صاحب دنیرتی کی ماتحتی مین دیے گئے۔ سنہ ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء مین یہ سوار ضلعبندی سے نکالکر گوشہ محل کی باقاعدہ فوج مین شریک کیے گئے۔ سنہ ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء مین رسالہ حضرتی کی سلحداری راجہ صاحب دنیرتی سے سرکار عالی نے خرید لی اور مکتھل سے چھاونی اٹھاکر مہاراج گنج (بازار شیدی عنبر) واقع حیدرآباد مین قایم کی۔ سنہ ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء تک رسالہ مین سوار بڑھتے رہے اور رفتہ رفتہ اُن کی تعداد ۲۵۰ ہوگئی۔ بعد ازان سنہ ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء مین پچاس سوار بڑھاکر ان کی تعداد پورے ۳۰۰ کر دی گئی۔

ماہ ذیقعدہ ۱۲۸۸ھ/م فبروری ۱۸۷۲ء مین اس رسالہ کے لیے کیولری بیانڈ قایم ہوا۔ سنہ ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء مین رسالہ مذکور مکتھل سے خیریت آباد کو منتقل کیا گیا۔ اور ابتک وہین قایم ہے۔ اس عرصہ مین سواروں اور افسروں کی

بودو باش کے لیے بارکین تعمیر ہوئین - اور آفیس کے لیے عمارتین بنائی گئین - رسالہ کے اخراجات اور تعداد کی کیفیت ۱۳۱۵ف کے حقیقی موازنہ سے لیکر یہان درج کرتے ہین اسمین گھوڑون کی خریداری اور اُن کی خوراک شامل نہین ہی -

تعداد ابواب سمو تعداد نفر	رقم	نام ابواب سمو تعداد نفر	رقم	نام ابواب سمو تعداد نفر	رقم
افسران		سواران ۲۵۳	۲۵۴۰	بموجب تقرر -	۱۸۰
کمیشنڈ افسران - ۶	۱۸۰	عملہ ملازمین بیانڈ - ۷۵	۲۷۰	ابواب متفرقہ	۳۰۰
سب کمیشنڈ افسران - ۶	۳۰۰	الونس	۳۰۰	میزان صادر وغیرہ	۱۸۰
ان کمیشنڈ افسران - ۳۴	۳۰۰	میزان	۳۰۰	صدر میزان رسالہ جوش	۳۰۰
میزان افسران - ۴۶	۱۸۰	صادر وغیرہ -	۳۰۰	۳۷۴	

فرسٹ لانسر

۱۲۷۸ھ ۱۸۶۲ء مین قایم ہوا - ماہ ربیع الثانی م جولائی ۱۸۶۱ء ۱۲۷۸ھ مین راجہ صاحب دنپرتی کے سوار اس رسالہ مین شامل ہوئے - انکی تعداد ۳۰۰ تک پائی جاتی ہی - سالانہ اخراجات کا اسمین حال معلوم نہین ہوا - جب آخر ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ مین اسپیشل سروس ٹروپس قایم ہوئی تو اس رسالہ سے ۲۰۰ سوار اسکے لیے منتخب ہوئے - اور باقی سوار تہرڈ لانسر مین شریک کردئے گیے - اب گویا اُسکا نام ہی نام ہی -

سکنڈ لانسر

اس رسالہ کے قیام کا حال تو معلوم نہین مگر زمانہ پتہ دیتا ہی کہ ابتدا مین ۲۱۴ سوار اور ۲۴ بینڈ نواز اس مین شریک تھے بعد ازان ۱۲۸۴ھ ۱۸۶۷ء مین ان کی تعداد ۳۲۵ تک پہونچی - ۱۲۹۴ھ ۱۸۷۷ء مین بیانڈ نواز رسالہ بموجب مین شامل کردئے گئے - اسپیشل سروس ٹروپس قایم ہونے پر اس رسالہ سے بھی ۲۰۰ سوار اس کے لیے منتخب ہوئے - اور باقی سو سوار تہرڈ لانسر مین شریک کردئے گئے - فرسٹ لانسر کیطرح اب اسکا بھی نام ہی نام باقی ہی -

تہرڈ لانسر

یہہ رسالہ محرم م فروری ۱۸۷۵ء ۱۲۹۲ھ مین قایم ہوا - اس مین راجیشر راؤ سرشتہ دار کے سوار بھی شریک کردئے گئے

سنہ ۱۳۱۰ف مین جب امپیریل سرویس ٹروپس قایم ہوئی تو اسمین سے ۲۰۰ سوار منتخب کیے گئے لیکن اس کمی کو فرسٹ اور سیکنڈ لانسر کے ۲۰۰ سوار شامل کرکے پورا کیا گیا - اور گویا ۳۰۰ سوار دن کا پورا رسالہ ہوگیا - اس موقع پر اسکے نام مین کسی قسم کا تغیر و تبدل واقع نہین ہوا - اور سابق کیطرح تھرڈ لانسر ہی قایم رہا - صفر ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۴ء مین بازار شاہی ضلع سے اس رسالہ کی چھاونی خیریت آباد مین منتقل ہوئی - پہلے اسمین بیانڈ بھی تھا مگر اب نہین ہے حقیقی موازنہ کے رو سے اس رسالہ کی تعداد اور رسالانہ اخراجات بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف ذیل مین درج ہین -

نام ابواب سمہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب سمہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب مع تعداد نفر	رقم
افسران		سواران ۲۵۹		ابواب مشترکہ	
کمیشنڈ افسران - ۵		عملہ و ملازمین - ۳۷			
سب کمیشنڈ " - ۱۴		الونس		میزان صادر وغیرہ	
نن کمیشنڈ " - ۲۱		میزان		صدر میزان - ۳۳۶	
میزان - ۴۰		صادر بموجب تقرر			

اس پلٹن کے قیام کی تاریخ کا کچھ پتہ نہ چلا مگر یہہ معلوم ہوا ہے کہ پہلے اسکا چھٹا نمبر تھا - ۲۰ ردے م ۲۵ نومبر ۱۸۹۴ء مطابق ۱۳۰۴ف سے اسکا نام بدلکر فرسٹ پلٹن رکھا گیا - سنہ ۱۳۱۵ف کے حقیقی موازنہ کی رو سے اس پلٹن کی تعداد اور رسالانہ اخراجات حسب ذیل ہین -

نام ابواب سمہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب سمہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب سمہ تعداد نفر	رقم
افسران		سب کمیشنڈ افسران ۱۶		میزان ۵۵	
کمیشنڈ افسران ۵		نن کمیشنڈ افسران ۳۴		جوانان - ۶۰۵	

نام ابواب سمہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب سمہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب سمہ تعداد نفر	رقم
عملہ و ملازمین ۵۴	۴۸۶۰	باجہ نوازان - ۲۳	۲۷۶۰	ابواب مشترکہ	۱۱۵۰
الونس -	۱۵۴۰	بیاینڈ الونس.	۰	میزان صادر	۱۱۵۰
میزان ۶۵۹	۷۹۰۸	صادر بموجب تقرر	۱۱۵۰	صدر میزان - ۷۳۷	۸۸۴۰

سکنڈ بٹالین

ہیلن نہ تو اس کے قیام کا حال معلوم ہوا - اور نہ کچھ واقفیت ہوئی - سنہ ۱۳۱۵ف کے حقیقی موازنہ کی رو سے اس پلٹن کی تعداد اور سالانہ اخراجات یہہ ہین -

نام ابواب سمہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب سمہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب سمہ تعداد نفر	رقم
کمیشنڈ افسران - ۵	۱۷۱۰	ملازمین - ۵۴	۴۸۶۰	صادر وغیرہ	۰
نن کمیشنڈ افسران - ۱۶	۳۸۴۰	الونس -	۱۵۴۰	بموجب تقرر	۱۱۵۰
نن کمیشنڈ افسران - ۲۴	۴۸۰۰	میزان - ۶۵۹	۷۹۰۸	ابواب مشترکہ	۱۱۵۰
میزان - ۵۵	۶۵۴۰	باجہ نوازان - ۲۷	۳۲۴۰	میزان صادر	۱۱۵۰
جوانان - ۶۰۵	۶۰۵۰	بیاینڈ الونس -	۰	صدر میزان - ۷۵۱	۸۸۴۰

تھرڈ بٹالین

یہہ ان فنٹری شعبان م دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء مین قایم ہوئی - سنہ ۱۸۷۰ء مین سوائے یورپین افسرون کے اسکی تعداد ۷۰۰ تک پہونچگئی تھی - اسکے سالانہ حقیقی اخراجات معہ تعداد بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف درج کئے جاتے ہین -

نام ابواب سمہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب سمہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب سمہ تعداد نفر	رقم
کمیشنڈ افسران - ۵	۱۷۱۰	کمیشنڈ افسران - ۱۶	۳۸۴۰	نن کمیشنڈ افسران - ۲۴	۴۸۰۰

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
میزان۔ ۴۵	للصہ	میزان ۶۶۷	للکاصہ	بموجب تقرر	ماصہ
جوانان۔ ۶۰۵	صہ لاولصہ	باجہ نوازان ۳۳	سصاصہ	ابواب مشترکہ	لاصہ
عملہ و ملازمین ۶۲	معصہ	بیانڈ الوانس	"	میزان صادر وغیرہ	الصہ
الوانس	صہ لاصہ	صادر		صدر میزان۔ ۷۴۵	لہ للصہ

فوج تھہ پلٹن

اسکو راجہ پلٹن بھی کہتے ہین۔ ہمین اسکے قیام کا حال معلوم نہ ہوا۔ مگر یہہ پتہ ملا ہی کہ اس کے باقاعدہ ہونے اور نمبر ملنے کے پہلے ہی سے اس کے پہرہ جات پتیسکار کی دیوڑھی پر قایم تھے۔ اور اب بھی بدستور قایم ہین ۱۸۸۵ء مین گولی پورہ دروازہ کے قریب اس پلٹن کی پختہ چہاؤنی تعمیر ہوئی۔

سالانہ اخراجات بابتہ ۱۳۱۵ف معہ تعداد درج کیے جاتے ہین۔

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
افسران		جوانان۔ ۶۰۵	صہ لاصہ	صادر وغیرہ بموجب تقرر	ماصہ
کمیشنڈ افسران۔ ۵	معصہ لاولصہ	عملہ و ملازمین ۵۹	معصہ لاولصہ	ابواب مشترکہ	لاصہ
سب کمیشنڈ افسران۔ ۱۶	معصہ لاصہ	الوانس۔	للصہ لاکے		
نن کمیشنڈ افسران ۳۴	معصہ صاصہ	میزان۔ ۶۶۴	لہ لاللہ	صدر میزان۔ ۷۵۲	لہ للصہ
میزان ۵۵	صہ سصاصہ	باجہ نوازان ۳۳	سکاللصہ		

فلقہ انفنٹری

یہہ انفنٹری ۱۸۸۱ء/۱۲۹۸ھ مین قایم ہوئی۔ اسکو کیپل رجمنٹ بھی کہتے ہین۔ اسکا تعلق سالار جنگ اسٹیٹ سے ہی فوج باقاعدہ گوشہ محل سے کوئی واسطہ نہین۔

سکس انفنٹری

۱۸۶۲ء/۱۲۷۹ھ مین قایم ہوئی مگر کسی انتظامی ضرورت کے لحاظ سے ۲۰ دسمبر ۱۸۹۴ء/۱۳۱۲ف کو توڑدی گئی۔

اور اسکے کارآمد جوان دوسرے پلٹنون مین شریک کیے گئے۔

توپخانہ

محرم - م جولائی ۱۸۶۱ء سنہ ۱۲۷۸ھ مین ۶ توپون کے چھکڑے - ۱۸ - بیل اور ۱۲ سپاہی ایک لڑین کی ماتحتی مین دیے گئے - توپخانہ قایم ہونیکی گویا یہی ابتدا تھی - اسی سال جمادی الثانی سنہ الیہ مین ۶ توپون اور ۱۱ - آدمیونکا اضافہ ہوا - جمادی الاول م نومبر ۱۸۶۲ء سنہ ۱۲۷۹ھ مین راجہ صاحب بنیرتی کے علاقہ کی ۶ توپین اور ۴۰ - آدمی اور شریک کیے گئے - ربیع الاول م اگست ۱۸۶۴ء سنہ ۱۲۸۱ھ مین ۱۸ - توپین اور آئین جن مین سے ۹ بکار آمد تھین - باقی بیکار - بیکار توپین یون ہی ڈال دی گئین اور کارآمد توپون مین ہاتھی جوتے جانے لگے - اسی سنہ مین توپخانہ کا بیانڈ قایم ہوا - ربیع الاول م اگست ۱۸۶۵ء سنہ ۱۲۸۲ھ مین ۱۲ - گربال اور ۹ توپین سکندر آباد کے انگریزی توپخانہ سے آئین - اسکے بعد تمام توپون کو ترتیب دیکر ۳ بیٹریان قایم کی گئین - اور ہر بیٹری مین ۶ توپون کا ہونا لازمی قرار پایا - ربیع الاول م جولائی ۱۸۶۶ء سنہ ۱۲۸۳ھ مین ان توپون مین گھوڑے جوتے گئے - اور فرسٹ بیٹری نام رکھا گیا - اسیطرح بیل جوتنے کی ۳ بیٹریان قایم ہوئین - لیکن چند روز کے بعد ان سب کی ایک مستقل بیٹری قایم کرکے بیلون کے بجائے گھوڑے استعمال کرنا شروع کیے - اسکا نام سیکنڈ بیٹری ہی - گھوڑون اور بیلون کی خرید اور اُن کے خرچ خوراکی کے علاوہ سنہ ۱۳۱۵ف کے سالانہ اخراجات اور آدمیونکی تعداد ہم ذیل مین درج کرتے ہین -

نام ابواب موتعداد نفر	رقم	نام ابواب موتعداد نفر	رقم	نام ابواب موتعداد نفر	رقم
افسران کمیشنڈ افسران - ۸	۱۰۸۰۰	ملازمین موبیانڈ نوازان - ۲۰۶	۲۰۶۰۰	ابواب متفرقہ	۱۰۰۰۰
سب کمیشنڈ افسران - ۷	۳۰۸۰۰	الونس	۱۰۰۰۰		
نن کمیشنڈ افسران - ۱۳	۱۰۰۰۰	میزان مشاہرہ - ۲۰۶	۲۰۶۰۰	میزان صادر	۲۰۶۰۰
میزان افسران - ۲۸	۱۰۸۰۰	صادر			
گولندازان - ۱۸۷	۱۰۰۰۰	صادر بموجب تقرر -	۳۰۸۰۰	صد میزان اخراجات توپخانہ - ۴۲۱	۲۰۶۰۰

اسکے ابتدائی قیام کا حال معلوم نہین ہوا - اسکے ذریعہ سے رسد رسانی کا انتظام ہوتا ہی - اور بار برداری کیلیے کمیسریٹ

گاڑیان ہر وقت موجود رہتی ہین ۱۳۱۵ف کے حقیقی موازنہ کی رو سے اس سال واسطے ۵ روپے خرچ ہوئے جس مین رسالہ جبوش و توپخانہ کی خریدی اسپان و خوراکی شامل ہی۔

میڈیکل انسپکٹر

۱۲۷۹ھ ۱۸۶۲ء مین فوج باقاعدہ گوشہ محل کے لیے میڈیکل افسر کا تقرر ہوا۔ اور اسپر سرجن میک کالم انسپکٹر آف دی ہاسپٹل کے عہدہ پر مقرر کیے گئے حقیقی موازنہ ۱۳۱۵ف کے رو سے واسطے ۵ خرچ دواخانہ کا ہے۔

دردیان

شوال ۱۲۸۴ھ ۱۸۶۹ء مین فوج باقاعدہ گوشہ محل کے تمام رسالون اور پلٹنون کو ایک وضع کی وردیان تقسیم ہوئین۔

بندوقین

پہلے تمام پلٹنون کو پھولدار بندوقین دی گئی تھین اور انہین سے کام لیا جاتا تھا۔ بعدازان اوائل ماہ آذر ۱۳۱۵ف مین انگریزی فوج سے ہنری مارٹن تھرڈ ہینڈ بندوقین منگادی گئین۔ پہلے صرف فرسٹ سیکنڈ اور تھرڈ انفنٹری کو بندوقین ملی تھین لیکن چندماہ بعد فورتھ انفنٹری کو بھی اسی قسم کی بندوقین دی گئین۔ اور رسالہ جبوش کو بھی دی گئین۔

متفرق امور

۱۔ ۲۶۔ ذیحجہ م ۲۵۔ جون ۱۸۶۲ء ۱۲۷۸ھ کو میجر راک تمام فوج باقاعدہ پر انسپکٹر جنرل کے عہدہ سے مقرر ہوئے بعدازان ربیع الاول م۔ اگست ۱۸۶۶ء ۱۲۸۳ھ سے اس عہدہ کا نام کمانڈر کا لقب قرار دیا گیا۔ ۲۔ مسٹر نیول عہدہ کپتنی سے عہدہ میجری پر ۱۷۔ دسمبر ۱۸۷۴ء کو مقرر ہوئے۔ ۳۔ ۱۷۔ دسمبر ۱۸۷۴ء کو کپتن ٹی۔ ڈی جی۔ مکارٹی کو میجر بیکاور جیعطا ہوا۔ ۴۔ بسبب انتقال کرنل نیول کمانڈر افواج باقاعدہ حسب الحکم اعلیحضرت قدر قدرت ۱۲۔ صفر م ۱۴۔ جولائی ۱۸۹۷ء ۱۳۱۵ کو لفٹنٹ کرنل افسر الملک بہادر نے فوج باقاعدہ کی کمانڈری کا چارج لیا۔

گولکنڈہ بریگیڈ

توپخانہ۔

یہہ توپخانہ پہلے جنسی کے نام سے موسوم تھا۔ بعدازان توڑکر نظم جمعیت مین شریک کیا گیا۔ اور اسکے سررشتہ دار راجہ درگا پرشاد مقرر ہوئے۔ ۱۷۔ ذیقعدہ م ۲۹۔ اگست ۱۸۸۴ء ۱۳۰۱ کو توپخانہ کرنل نواب افسر الملک بہادر کی ماتحتی مین دیا گیا۔ اور گولکنڈہ بریگیڈ مین شامل ہوا۔ راجہ درگا پرشاد سررشتہ دار

اور چودھری بالکشن داس علاقہ رتھہ خانہ سرکار عالی کی سعی اور کوشش سے باقاعدہ آراستہ کیا گیا۔ چودھری بالکشن داس پہلے صوبہ دار تھے پھر لفٹنٹ مقرر ہوئے۔ اس توپخانہ میں ۶ توپیں اور ۶ بیل ہیں حقیقی موازنہ کی روسے ۱۳۱۵ف کے اخراجات کا نقشہ ذیل میں درج ہے۔

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
افسران		گولندازان وغیرہ - ۱۳۹		خوراکی نگاوان توپخانہ ومد متفرقہ	۱۰۰۰
کمیشنڈ افسران - ۳	۳۰۰	الونس	الصاً ۱۰۰	ابواب مشترکہ	۱۰۰
نن کمیشنڈ افسران وسب	۱۰۰۰	میزان - ۱۴۲	۱۰۰۰	میزان توپخانہ - ۱۴۲	۱۰۰۰
کمیشنڈ افسران وجوانان		صادر بموجب تقرر -	۱۰۰		

رسالہ

پہلے صاحب رزیڈنٹ بہادر سر رچرڈ میڈ کی سفارش سے کپتان قاسم علیخان رسالہ گولکنڈہ کے کمانڈر مقرر ہوئے تھے جب انہوں نے ۱۱ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو ۶ ماہ کی رخصت لی تو رسالہ کی کمان کرنل ارسلان افسر الملک بہادر کے سپرد کی گئی۔ اسوقت رسالہ میں سوار دنکی تعداد ۳۰۰ سے زیادہ نہ تھی۔ آپ نے اپنے زمانہ میں رسالہ کو باقاعدہ طور پر آراستہ کیا اور انہیں کے زمانہ میں کیولری میڈل قایم ہوا۔ چند سال کے بعد نواب عالم علیخان مرحوم (دلاور نواز جنگ) علاوہ رسالہ سمیت کے ۳۰۰ سوار لیکر اس رسالہ میں شریک کردیئے گئے اور رسالہ کے سوارونکی تعداد ۶۰۰ تک پہونچ گئی۔ جب امپیریل سروس ٹروپس قایم ہوئی تو اس رسالہ کے ۳۰۰ سوار اسمیں شریک کردیئے گئے۔ اس رسالہ کے اخراجات کا تختہ ہم ۱۳۱۵ف کے حقیقی موازنہ کی روسے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

نام ابواب معہ تعداد نفری	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفری	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفری	رقم
افسران		کمیشنڈ افسران وسب کمیشنڈ افسران ۲۳	۱۰۰۰	نن کمیشنڈ افسران ۴۰	۳۰۰

نام ابواب معہ تعداد نفری	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفری	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفری	رقم
میزان افسران - ۱۰۱		ملازمین غیر جنگی و پیادہ ۳۰۷		صادر معہ ابواب مختصہ	الصاد صہ
سواران - ۲۲۹	صہ ایک الف ایک صد	الونس -		صدر میزان - ۳۰۳	ایک الف ایک صد

پلٹن

ابتدا مین مختلف نوعمرون کو علاقہ نظم جمعیت کے مختلف سرشتون سے انتخاب کیا - انکی تعداد ۶۰۰ تھی - اس جماعت کو رجمنٹ کے نام سے موسوم کیا - اور کپتان لوئیس فنگلاس کمانڈر پیدل رجمنٹ چہارم باقاعدہ اسکے افسر مقرر کیے گئے - لیکن ۱۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ کو کپتان صاحب کے بجائے نواب افسر الملک بہادر اسکے افسر اعلی مقرر ہوئے -

نواب صاحب کو رجمنٹ کے پورے اختیارات دئے گئے - اور انہون نے ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۱ کو گلی دروازہ مین قلعہ گولکنڈہ کے اندر اس رجمنٹ کی بہاونی ڈالی - بعد ازان علاقہ نظم جمعیت سے بھولا ناتھ کمندان سرشتہ گونید پرشاد اور علاقہ گلاب سنگھ کمندان کی لین کے سپاہی اس رجمنٹ مین شریک کیے گئے - اور افسر مقرر ہوئے - ابتدا مین نہ تو ہتیار درست تھے اور نہ وردیان ایک وضع کی تھین اس لیے سپاہیون کو ایک وضع کی وردیان دی گئین - اور منسی راجہ کے کارخانہ کی تیار کی ہوئی بندوقین ملین - رجمنٹ مین شریک ہونے کے وقت پہلے سپاہیون کو صرف ہاہوار ملتی تھی مگر بعد کو معہ کردئے گئے - اسکے چند روز بعد جسطرح گوشہ محل کی باقاعدہ فوج کو تنخواہ ملا کرتی تھی اسیطرح انکی تنخواہ بھی مقرر ہوئی - سنہ ۱۳۱۵ف مین اس رجمنٹ کو تھرڈ ہنڈ ہنری مارٹن بندوقین دی گئین - اس رجمنٹ کے تحقیقی اخراجات بابتہ موازنہ سنہ ۱۳۱۵ف ذیل مین درج ہین -

نام ابواب معہ تعداد نفری	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفری	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفری	رقم
افسران		نن کمیشنڈ افسران ۷۷		جوانان - ۵۵۷	۴۲ ایک صد
کمیشنڈ و نن کمیشنڈ افسران ۱۷۸	۱۸ صد	میزان افسران - ۱۰۰	۱۰ الف ۱۰ صد	بیانڈ نوازان - ۳۷	۴ ایک صد

نام ابواب موتعداد نفری	رقم	نام ابواب موتعداد نفری	رقم	نام ابواب موتعداد نفری	رقم
ملازمین (غیر جنگی) ۶۴ الونس	معہ صاحب ۵ سہ ماہی ۵	صادر بموجب تقرر وابواب مشترکہ۔	الگ ۵	صدر میزان۔ ۷۵۸	ایک لاکھ ساٹھ ہزار ۵

۱۳۔ ذیقعدہ ۱۳۰۱ھ روز پنجشنبہ کو فوج گولکنڈہ نواب افسر الملک کی نگرانی مین دی گئی۔ اور جمعیت نظام محبوب (فوج میسرم) بھی نواب ممدوح کے ماتحت کردی گئی۔ مولوی محمود صاحب ناظم نظم جمعیت نے ہتیار بنانیکا کارخانہ قایم کیا تھا۔ اُسکو اُسی تاریخ نواب موصوف کے ماتحت کیا گیا۔ جو قلعہ گولکنڈہ مین موجود ہے

پرنس باڈیگارڈ افریکن لانسر

۲۶۔ شہریور م ۴۔ اگسٹ ۱۸۹۰ء کو رسالہ جبوش جواب پرنس باڈیگارڈ افریکن لانسر کے نام سے موسوم ہے۔ نواب سر آسمانجاہ مرحوم کے عہد وزارت مین قایم ہوا۔ اسکے ابتدائی حالات یون ہین کہ جمعدار ان علاقہ نظم جمعیت سے جبوش منتخب ہوئے، اور ضعیف سلحداروں کے گھوڑے لیکر ان کی سواری مین دیئے گئے۔ اسوقت اس رسالہ کے حوازنکی تعداد ۱۰۰ تھی۔ اور نواب صف انگن جنگ (نواب تاڑبن) اسکے کمانڈر تھے۔ رسالہ کی چھاونی بھی تاڑبن ہی مین قایم ہوئی تھی لیکن جب ۶۔ آذر م ۱۲۔ اکٹوبر ۱۸۹۵ء کو صف انگن جنگ کے بجائے نواب افسر الملک بہادر اس کے کمانڈر مقرر ہوئے انہون نے اسکی چھاونی ملک پیٹھیہ مین قایم کی اور پرنس باڈیگارڈ افریکن لانسر اسکا نام رکھا۔ یہہ رسالہ صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر ولیعہد کے بدرقہ کا کام دیتا ہے حقیقی موازنہ کی رو سے ۱۳۱۵ف مین سوارونکی تعداد ۱۱۲۔ اور سالانہ خرچ ۲۱۰۰ھ ہے۔

اسکو فوج میسرم بھی کہتے ہین۔ ۱۶۔ خورداد م ۲۷۔ اپریل ۱۸۸۱ء کو بمقام محل نارائتی واقع قلعہ گولکنڈہ قایم ہوئی۔ لیکن ۲۰ ماہ مذکورہ م یکم مئی کو وہان سے کیشوگری عرف چنارائی گٹہ کو منتقل کی گئی بعد ازان ۱۷ م ۳۔ جون ۱۸۸۱ء کو یہ جمعیت کیشوگری سے میسرم روانہ کی گئی اور وہان ۱۳۱۔ شہریور ۱۲۹۲ف کو اس جمعیت کے ۔۔۔ اجلاس کردیے گئے۔ یکم مہرم ۱۴۔ اگسٹ ۱۸۸۳ء کو کوتوالی سے اضافی جمعیت منتقل کرکے اس مین

نظام محبوب

شریک کی گئی ۱۰ آبان ۱۹ ستمبر ۱۸۸۶ء کو جمعیت کا ہیڈ کوارٹر میسرم کے بجائے کیشوگری مقرر ہوا اس جمعیت مین سوائے عربون اور روہیلون کے اور کوئی قوم شریک نہین جب گولکنڈہ بریگیڈ نواب افسر الملک بہادر کے تحت مین ہوا تو اس جمعیت کے افسر بھی وہی مقرر ہوئے ۱۳۱۵ف کے تحقیقی اخراجات کا تخمنہ موازنہ کی رو سے ذیل مین درج ہے۔

نام ابواب موتعداد نفر	رقم	نام ابواب موتعداد نفر	رقم	نام ابواب موتعداد نفر	رقم
افسران سرکردہ	۰	حوالداران - ۴۲	۱۰۴۸	صاور بموجب تقرر۔	۱۱۴۷
عہدہ داران ماتحت - ۱۹	۱۰۴۷	نایکان - ۸۰	۱۰۴۷	ابواب مشترکہ	۱۲۱۷
میزان افسران - ۱۹	۱۰۴۷	بیوگلرس - ۱۰	۱۱۴۷	ابواب مختصہ	۱۰۴۷
عملہ - ۱۰	۱۰۴۷	جوانان - ۸۶۶	۱۱۴۷	میزان جمعیت - ۱۲۲۸	۱۲۴۸
صوبیداران ۱۱	۱۰۴۷	بینڈنوازان - ۲۶	۱۰۴۷	متعلقہ شفاخانہ - ۱۶	۱۰۴۷
جمعداران ۲۱	۱۰۴۷	زمرہ طفلان ملازمان - ۱۳۳	۱۰۴۷	صدر میزان جمعیت	۱۲۴۸
کلرحوالداران ۱۰	۱۰۴۷	الونس	۱۰۴۷	نظام مبوب - ۱۲۳۴	۱۲۴۸

والنٹیر

نظام والنٹیر

جمادی الثانی ۱۳ اپریل ۱۸۸۵ء مین نواب سالار جنگ ثانی وزیر دکن نے صاحب رزیڈنٹ مسٹر کارڈیو کی معرفت گورنمنٹ ہند سے تحریک کی کہ حیدرآباد مین ماؤنٹیڈ والنٹیر قایم ہونے کی اجازت دیجائے تو سرکار عظمت مدار نے نہایت خوشی کے ساتھ اسکی منظوری دی اور اسطرح ملک کی ایک مقتدر جماعت کو فنون سپہ گری سیکھنے کا موقعہ ملا۔ ۳۰ رجب ۱۳۰۲ھ کو نواب صاحب نے حیدرآباد کے معززین اور جمعداروں کا ایک جلسہ منعقد فرمایا۔ اور حاضرین کو مخاطب کرکے کہا کہ جن صاحبون کو ملک کی خدمت کرنی منظور ہو وہ اپنے ذاتی اخراجات سے والنٹیر کورس مین شریک ہون۔ آپ کی تحریک کچھ ایسی موثر تھی کہ اس جلسے کے اندر ۹۸ معززین نے کورس کی فہرست مین نام درج کرائے۔ رفتہ رفتہ اسکو ترقی ہوئی اور بہت سے شرفا

اس مین شریک ہوگئے - ۱۲۹۸ف مین شرکا کی تعداد ۱۲۵ تک پہونچ گئی - پہلے اس مین "دارالتفریح" کے نام سے ایک کلب تھا - مگر ۲۱ شعبان ۱۳۱۳ھ / ۱۲۹۵ف کو اس کلب کا نام بدل کر ولنٹیر کلب رکھا لیا - ابتدا مین صدر مجلس کے پیچھے میدان مین قواعد ہوا کرتی تھی - پھر چند روز کے لیے باغ عامر مین اسکا کیمپ قایم ہوا - اور فتح میدان مین قواعد ہوتی رہی - نواب منیر الملک اور راجہ مرلی منوہر بہادر اپنی ڈیوٹی پر تشریف لایا کرتے تھے میسرس ہارون قاسم کی شاپ سے اس کورس کے تمام شرکا کیلیے ایک ہی وردی تیار کرائی گئی - اور اسکی قیمت ہر شخص سے دلائی گئی - ۱۶ رمضان ۱۳۰۲ھ کو جب اعلیحضرت قدر قدرت حضور بندگانعالی کو نیلگری سے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے تو والنٹیر گارد اپنی خوش وضع وردیان پہنے ہوئے باقاعدہ اسٹیشن پر موجود تھا - اور اس نے اسٹیشن سے خلوت مبارک تک حضور انور کی سواری کے ساتھ بدرقہ کی ڈیوٹی ادا کی - بندگانعالی کو اس سے از حد مسرت ہوئی - اور حضور پر نور نے اپنی خوشی کا اظہار یون فرمایا کہ ۲۵ رمضان سنہ مذکور کو فتح میدان تشریف لے گئے اور والنٹیرون کی قواعد ملاحظہ فرمائی - اس روز بھی اس جماعت نے سواری مبارک کے بدرقہ کی خدمت انجام دی - بعد ازان نواب سالار جنگ ثانی اور نواب سر آسمانجاہ بہادر نے اسکی جانب توجہ کم کردی اس لیے اس کی پہلی سی حالت نہ رہی -

۱۲۹۸ف مین سرکار عالی کی جانب سے اس کے خرچ کے لیے ۱۵۰۰ سالانہ مقرر ہوئے مگر اس پر عمل درآمد نہ ہوا - بعد ازان اس رقم مین ایک دم سے تخفیف کردی گئی اور ۱۲۰۰ مقرر ہوئی - یہہ رقم ۱۳۰۳ف تک خزانہ شاہی سے ملتی رہی - اور ۱۳۰۴ف مین اسکا ملنا موقوف ہوگیا - باوجود سرکاری امداد بند ہوجانے کے کورس کے ملازمین ماہوار یا یا بالتنخواہ ڈھائی سال تک اپنی خدمت بجالاتے رہے اور امدادی رقم کے لیے سرکار مین بہت کوشش کرنے کے بعد ۱۳۰۷ف آبان مین فی کپٹ کونسل مین یہہ طے پایا اس کورس کے لیے ۱۲۰۰ روپیہ سالانہ بطور امداد سرکار سے ملا کرین - اسکے بموجب اب تک یہ رقم جاری ہے - ۵ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو نواب نظام یار جنگ خان خانان بہادر (معین المہام فوج) سرکردہ نظام والنٹیر مقرر ہوئے - وسط ماہ صفر ۱۳۲۶ھ مین کپتان ممتاز یار الدولہ نگران والنٹیر بنائے گئے -

پہلے اسکی کپتانی احمد صاحب اڈجوٹینٹ تھے - جب ۲۲ شوال ۱۳۱۸ھ کو انھوں نے انتقال کیا تو انکی بجائے کپتان مسیہ ہارا وصاحب اسکے کمانڈر افسر مقرر ہوئے - (آپکا بھی انتقال ہوگیا)

برٹش والنٹیر — شعبان ۱۲۹۱ھ مطابق ۱۸۸۴ء کو برٹش والنٹیر قایم ہوا - اسمین سکندر آباد اور چادر گھاٹ کے باشندوں کے لیے ۲ جداجدا کمپنیان بنائی گئین - والنٹیر کلب کئی بار قایم ہوا اور تکست ہوا - اب امپیریل پوسٹ آفس کے قریب اسکا ایک کلب موجود ہی -

سالگرہ فائر توپ — فائر توپ روزانہ - ۱۰ شوال ۱۲۸۹ھ مطابق ۱۲ دسمبر ۱۸۷۲ء سے صبح کے ۴ بجے - ۲ پھر کے ۱۲ بجے اور شب کے ۸ بجے ۱۰ پونڈ والی توپ مین ڈیڑھ پونڈ کی تھیلی ڈالکر توپخانہ گوشہ محل کی جانب سے حوض گوشہ محل پر روزانہ فیر ہونا شروع ہوا - بعد ازین آخر ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۸ء سے ۱۸ پونڈی توپ مین چار پونڈ کی تھیلی ڈالکر حسب معمول - ۳ مرتبہ گوشہ محل کے حوض پر فائر ہونا شروع ہوا - لیکن اسکی آواز زیادہ ہونے کے سوائے دھماکا بھی زیادہ ہوتا تھا - اور اندیشہ تھا کہ گوشہ محل کے قرب وجوار کے مکانات کو صدمہ نہ پہنچے - اس لیے ۲۹ ذیحجہ ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۴ ستمبر ۱۸۸۸ء سے گوشہ محل کے بجائے خیریت آباد سے فیر ہونا شروع ہوا - اب بھی وہین سے فائر ہوتا ہی -

فائر توپ جاند رات — ۳۰ ذیقعدہ ۱۲۹۳ھ مطابق ۴ دسمبر ۱۸۷۶ء سے چاند رات کی علامت ظاہر ہونیکی غرض سے ۳ فیر ہونیکا آغاز ہوا اسکا سلسلہ اب تک جاری ہی -

فائر توپ تعزیہ میلاد النبی — ۱۰ ذیحجہ ۱۲۸۹ھ مطابق ۱۸۷۲ء سے عید قربان کے خطبہ کے بعد توپ کا فیر ہونا آغاز ہوا سنہ ۱۲۹۱ھ سے عید رمضان کے روز بھی فیر ہونا شروع ہوا - اسکا سلسلہ بھی اب تک جاری ہی -

فائر توپ وقت آغاز لنگر — ۸ محرم ۱۲۹۱ھ مطابق ۱۸۷۴ء سے برمانہ میجر راک سرکردہ فوج باقاعدہ لنگر نکلنے کی علامت عام طور پر ظاہر ہونے کی غرض سے دہلی دروازہ کے قریب موسی ندی مین ایک توپ فیر ہونا شروع ہوئی - اور چند سال تک اسکا سلسلہ جاری رہا اسکے بند ہونیکا سنہ ہمین معلوم نہین ہوا -

اعلیحضرت کے اعزاز مین فیر — ۹ جمادی الثانی ۱۲۹۱ھ مطابق ۱۸۷۴ء سے گوشہ محل کے توپخانہ سے عند الضرورت اعلیحضرت کے اعزاز مین ۲۱ توپین سر کی جاتی ہین مگر اس کے قبل جسنی کے توپخانہ سے سلامی ہوا کرتی تھی

سلامی صاحب رزیڈنٹ — ۵ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ مطابق ۴ دسمبر ۱۸۸۶ء سے توپخانہ گوشہ محل سے صاحب رزیڈنٹ کے

آمد و رفت کے موقع پر ۱۲۱- توپیں سر ہوتی ہیں اور اسکے قبل جنی کے توپخانہ سے سر ہوتی تھیں۔

حویلی قدیم

فائر توپ از مقام حویلی قدیم - ابتدائے ماہ تیرم ماہ مئی سنہ ۱۸۸۴ء / ۱۲۹۳ف سے صبح کے ۴ بجے دن کے ۱۲ بجے - اور شب کے ۸ بجے حویلی قدیم سے روزانہ توپیں فیر ہونا شروع ہوئیں - فیر کے اخراجات کی نسبت اختلاف ہی سرکار سے ماہ ماہانہ کی منظوری تھی مگر موجودہ اخراجات کے لحاظ سے ۵۰ سیر تک بارود وغیرہ میں صرف ہوتے تھے۔

سنہ ۱۳۱۴ف سے اس فیر کے اخراجات کا تعلق علاوہ صرف خاص کے بجائے گولکنڈہ سے ہوگیا - پہلے توپ کے فیر کرنے کے لیے سوا سیر سے زیادہ بارود صرف ہوتی تھی لیکن اس سے وہاں کا ہوا تھا - اسوجہ سے حضرت بندگانی کے ارشاد کے موجب تین پاؤ کی تھیلی ڈالی شروع ہوئی - اب بھی اسی پر عمل درآمد ہے۔

ماہ صیام

فائر توپ ماہ صیام - ماہ رمضان میں سحر اور افطار کے موقع پر جو توپ فیر ہوتی ہے اسکی ابتدا کا سنہ معین نہیں ملتا لیکن یہ کہا جاسکتا ہے کہ حضور انور کی حکمرانی کے ۴۰ سال کے بعد اسکا آغاز ہوا۔

سالگرہ

۲۸ رمضان م ۲۱ جون سنہ ۱۸۸۷ء کو ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے جوبلی سالگرہ جشن جوبلی کا جلسہ تمام ہند و ممالک میں منایا گیا اُس تقریب میں سکندرآباد کے پریڈ گراؤنڈ پر برٹش فوج نے سلامی دی - اور اسمین فوج باقاعدہ بھی شریک تھی۔

۶ ربیع الثانی م ۲۲ جنوری سنہ ۱۸۸۵ء سے نواب افسر الملک بہادر کمانڈر انچیف کی سرکردگی میں لشکر حضور میدان میں اعلیحضرت قدر قدرت کے سالگرہ مبارک میں سلامی دینے کا طریقہ جاری ہوا - اور اسمیں صرف گولکنڈہ بریگیڈ اور فوج میسر ہ شریک ہوتی تھی لیکن فوج باقاعدہ گوشہ محل میں سالگرہ کی سلامی کا طریقہ کس سنہ سے جاری ہوا - اسکا پتہ نہ چلا صرف اسقدر معلوم ہوا ہے کہ سالگرہ مبارک کے روز آصف لشکر میدان میں فوج باقاعدہ کی (صبح جن) سلامی ہو چکنے کے بعد نواب سر الہام وغیرہ یہاں سے فارغ ہو کر لشکر حوض گولکنڈہ بریگیڈ کی سلامی ملاحظہ کرنے کے لیے تشریف لیجایا کرتے تھے چند سال دونوں فوجوں کی سالگرہ کی جداگانہ سلامی کا طریقہ موقوف ہوا - بزمانہ کرنل فیول سرکردہ فوج باقاعدہ گوشہ محل لشکر حوض کے میدان میں دونوں فوجوں نے سلامی دینا شروع کی اور اب تک وہی طریقہ جاری ہے۔

متفرق امور

۱۱۔ ذیقعدہ م ۴ ستمبر ۱۸۸۴ء سنہ ۱۳۰۱ف سے ایوان شاہی پر فوج میسرم کے پہرہ جات قایم ہوئے۔

ماہ ذیحجہ م ماہ اکتوبر ۱۸۸۵ء سنہ ۱۳۰۳ف سے پلٹن صرف خاص نواب افسر الملک بہادر کے زیر نگرانی کردی گئی اور سنہ ۱۳۰۵ف مین پلٹن مذکور کی چھاونی ملک پیٹھہ مین تعمیر ہوئی۔

۴۔ شوال م ۲۹۔ مارچ ۱۸۹۶ء سنہ ۱۳۱۳ف سے فتح میدان مین بوقت شب ملٹری ٹورنمنٹ کا آغاز ہوا۔ اور ۵۔ روز تک شب مین فوجی کرتب ہوتے رہے۔

۵۔ رجب سنہ ۱۳۱۹ھ کو کپتان نواب عثمان یار الدولہ متعلقہ رسالہ قلعہ گولکنڈہ عہدہ اعزازی کپتان اور سب لفٹنٹ شاہ مرزا بیگ متعلقہ رسالہ ۱ لانسرز امپیریل ٹروپس (حال ایڈیکانگ مہاراجہ مدالمہام) کو عہدہ اعزازی لفٹنٹ علاقہ باڈی گارڈ کے عہدہ پر سرفرازی ہوئی۔ اور ۳۔ اسفندارمذ جنوری ۱۹۰۶ء سنہ ۱۳۱۶ف کو کپتان نواب عثمان یار الدولہ میجری کے رینک سے سرفراز فرمائے گئے۔

۲۰۔ رمضان سنہ ۱۳۲۰ھ اعلیحضرت شہنشاہ مراحم خسروانہ افسران مندرجہ ذیل کو بتاریخ ۷۔ مے ۱۹۰۲ء سنہ ۱۳۱۲ف اپنی باڈی گارڈ کے آنریری کپتانی کا درجہ عطا فرمایا۔ کپتان ہاشم نواز جنگ بہادر۔ رسالہ دوم حیدرآباد امپیریل ٹروپس کپتان ممتاز یار الدولہ بہادر سرکردہ پلٹن صرف خاص آنریری کپتان گیسو دراز خان علاقہ رسالہ گولکنڈہ۔ ۱۹۔ رمضان سنہ ۱۳۲۲ھ کو مرض نمونیا سے

۱۹۔ رمضان سنہ ۱۳۲۲ھ کو مرض نمونیا سے عین عالم شباب مین انتقال ہوا۔ آپ قلعہ گولکنڈہ کے قلعہ دار اور نواب افسر الملک بہادر کے داماد بھی تھے۔

۲۶۔ رمضان م ۲۳۔ ڈسمبر ۱۹۰۲ء سنہ ۱۳۲۰ف کو حضور شہنشاہ ہند نے میجر نواب افسر الملک بہادر سی۔ آئی۔ بی۔ کمانڈر فوج باقاہ سرکار عالی کو اپنی فوج مین اعزازی لفٹنٹ کرنل کے عہدہ پر ترقی فرمائی۔

پیشگاہ اقدس سے بکمال مراحم خسروانہ کپتان ماہر الدولہ بہادر مستقل معتمد فوج کو ۱۳۔ اردی بہشت م ۱۶۔ ماریخ ۱۹۰۶ء سنہ ۱۳۱۵ف کو میجری کا رینک مرحمت ہوا۔

۱۸۔ شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ کو عربون نے تنخواہ کے بارے مین وزیر یار الدولہ ناظم نظم جمعیت کو دفتر مین روک لیا تھا

جسپر ۲۱ عربون کو تنخواہ دیکر ۲۲ شوال ۱۳۲۴ھ کو ٹرین میں بحفاظت گارڈ نظم جمعیت بمبئی روانہ کیے گئے۔

صدر تختہ اخراجات امپریل سروس ٹروپس بابتہ ۱۳۱۵ف

جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم	جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم
۳	۶	کمانڈر اسٹاف				متفرق	
۴۰۷	۴۰	اول لانسر		۸۱۶	۸۶	میزان	
۴۰۷	۴۰	دوم لانسر		۰	۰	۰	۰

صدر تختہ حقیقی اخراجات فوج باقاعدہ بابتہ ۱۳۱۵ف

جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم	جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم
۰	۵۱	دفتر معتمد فوج۔ جمعیت باقاعدہ گوشہ محل		۶۶۰	۹۳	چوتھی پلٹن خریدی اسپان وغیرہ	
۴	۴۵	کمانڈر اسٹاف				برای رسالہ جبوش وغیرہ	
۲۹۹	۲۲۹	رسالہ جبوش				خوراکی	
۲۹۹	۳۷	تھرڈ لانسر				دواخانہ	
۲۳۲	۲۲۲	توپخانہ				متفرقات	
۶۶۰	۸۲	پہلی پلٹن				میزان فوج باقاعدہ	
۶۶۰	۹۹	دوسری پلٹن					
۶۶۰	۹۵	تیسری پلٹن۔		۳۴۶۵	۱۱۹۷	صدر میزان۔	

صدر تختہ حقیقی اخراجات گولکنڈہ برگیڈ۔ بابتہ ۱۳۱۵ف

جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم	جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم
۲	۲۴	کمانڈر اسٹاف۔	۴۴۸۰	۰	۸۰	ورکشاپ	۴۵۰۰
۱۱۸	۲۱	توپخانہ۔	۱۲۰۰			متفرقات	۱۰۰
۳۰۰	۷۳	رسالہ۔	۲۰۰۰				
۶۵۳	۱۱۲	پلٹن۔	۴۰۰۰	۱۰۵۳	۳۱۰	میزان	۱۲۰۸۰

صدر تختہ حقیقی اخراجات نظم جمعیت بابتہ ۱۳۱۵ف

تعداد نفری	نام ابواب	رقم	تعداد نفری	نام ابواب	رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۶۸	محکمہ نظم جمعیت الف	۱۰۰۰		متفرق۔	۱۰۰
۳۲۵۷	رسالہ خاص الف سواران۔	۱۲۰۰۰		میزان الف و ب متفرق۔	۱۱۰۰
	ب رسالہ خاص پیدل۔	۰		ت امتیاز یاران۔	۱۰۰
۵۲۶	بارگیران۔	۱۰۰۰		اطفال کمسن	۱۰۰
۵۷۴۰	عروب۔	۱۰۰۰	۱۲۲۵	جمعیت نظام محبوب۔	۱۰۰۰
۵۱۱۵	لین۔	۱۰۰۰	۵۰۵	جوانان احشام قلعہ جات۔	۱۰۰۰
۸۲۹	سندبیان۔	۱۰۰۰	۵	دانگیران	۱۰۰
۳۸۸	برقندازان۔	۱۰۰۰		میزان۔ ت	۱۰۰
۱۱۳	راٹھور۔	۱۰۰۰		میزان فوج بیقاعدہ	۱۰۰۰
۷۷	کرناٹک۔	۱۰۰۰		بارودخانہ	۱۰۰
۹۵	ملازمین متفرق باندران وغیرہ۔	۱۰۰۰	۱۷۹۴۰	میزان کل	۱۲۰۸۰
۱۶۲۰۸	میزان پیدل۔ ب	۱۰۰۰			

جدول تخمینہ تحقیقی اخراجات افواج سرکار عالی بابتہ ۱۳۱۵ف

جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	نمبر	جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	نمبر
۴۴۶۵	۱۱۷۷	دفتر مستمدی فوج و جمعیت باقاعدہ	۱۸			محکمہ نظم جمعیت بیقاعدہ جنگی و غیر جنگی۔	
۸۱۶	۸۶	امپیریل سرویس ٹروپس	۲۰				
۱۰۷۳	۳۱۰	گولکنڈہ بریگیڈ	۲۱	۵۳۵۴	۱۵۷۲	جملہ میزان فوج جنگی و غیر جنگی	
						۲۴۸۶۷	

تختہ وزرائے افواج علاقہ سرکار عالی

نمبر شمار	نام وزرا	تاریخ تقرر	تاریخ معزولی یا متعلقی	تقرر نخواہ	مستقل یا منصرم	کیفیت
۱	نواب میر سعادت علیخان منیر الملک	۲۸ اردی بہشت ۱۲۹۳ف	۲۲ اسفندار ۱۲۹۹ف	سمت	مستقل	تاریخ ۲۲ اسفندار سنہ ۱۲۹۹ف کو آپ کا انتقال ہوا۔
۲	نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ	۳ اردی بہشت ۱۲۹۹ف	۱۸ اسفندار ۱۳۰۲ف	سمت	〃	آپ معین المہام فوج اور رالی ایک ساتھ ہوئے لیکن سرفرازی خدمت وزارت المہامی معین المہامی فوج جائزہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر کو دیا گیا۔
۳	مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر	۱۸ اسفندار ۱۳۰۲ف	۲۰ مہر ۱۳۱۰ف	〃	〃	مہاراجہ موصوف صدارت المہامی کی خدمت سے سرفراز ہو کر معین المہامی فوج پر نواب ظفر جنگ کا تقرر ہوا۔
۴	نواب ظفر جنگ شمس الملک	۲۰ مہر ۱۳۱۰ف	۲۶ اسفندار ۱۳۱۹ف	اعت	منصرم	تاریخ ۲۶ اسفندار کو آپ کا انتقال ہوا
۵	نواب نظام یار جنگ خانخانان بہادر	۱۱ شہریور ۱۳۱۶ف		اعت	〃	موجود

تختہ متعلقہ فوج باقاعدہ علاقہ سرکار عالی۔

۱	میجر پرسی گاف	۱۴ شہریور ۱۲۸۶ف	۱۶ آذر ۱۲۹۵ف	.	.	صاحب موصوف نے اس خدمت کا استعفاء دیا۔
۲	مسٹر برجن	۱۴ آذر ۱۲۹۵ف	۱۶ خرداد ۱۲۹۸ف	.	.	مسٹر مذکور کا انتقال ہوا۔ اور مستمدی باقاعدہ دفتر مستمدی بیقاعدہ میں ضم ہوا۔

نمبر شمار	نام معتمد	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	تقرر تنخواہ	منصرم یا مستقل	کیفیت
۳	میجر پرسی گاف	۱۷ نور داد ۱۲۹۸ف	۵ ردی ۱۳۱۲ف	۰	۰	۵ ردی ۱۳۱۲ف کو ظیفہ ہوا۔

تنخواہ معتمد فوج بیقاعدہ و باقاعدہ۔

نمبر شمار	نام معتمد	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	تقرر تنخواہ	منصرم یا مستقل	کیفیت
۱	راگھوندر راؤ صاحب	۰	۰	۰	۰	تاریخ تقرر اور علیحدگی معلوم نہ ہوئی
۲	راجہ ہری نواس راؤ صاحب	۱۲۸۵ف	آبان ۱۲۹۸ف	۰	۰	〃 〃
۳	نواب قدیر جنگ بہادر	آبان ۱۲۸۰ف	اسفندار ۱۲۹۴ف	۰	۰	〃 〃
۴	میجر پرسی گاف	اسفندار ۱۲۹۴ف	۵ ردی ۱۳۱۲ف	۰	۰	〃 〃
۵	نواب معتضد جنگ شریک معتمد	۲۰ اسفندار ۱۳۰۲ف	۲۱ اردی بہشت ۱۳۱۲ف			۱۹ ۱۳ ۵ جمادی دوم کو میجر پرسی گاف رخصت پر جانے سے ۱۵ اپریل آپ منصرم معتمد فوج رہے۔
۶	نواب ماہر الدولہ بہادر	۱۵ اسفندار ۱۳۱۲ف	۰	الصاً	مستقل	حسب فرمان ۱۵ رمضان ۱۳۲۶ھ مستقل ہوئے۔

تنخواہ اظہار مکلیہ نظم و نسق علاقہ سرکار عالی

نمبر شمار		تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	تقرر تنخواہ	مستقل یا منصرم	کیفیت
۱	مولوی محمود صاحب۔	یکم مہر ۱۲۸۵ف	۱۴ امرداد ۱۲۹۱ف	۰	۰	
۲	مولوی میر فیاض حسین صاحب۔	۱۵ امرداد ۱۲۸۸ف	از اسفندار ۱۲۹۱ف	۰	منصرم	
۳	کپتان لیکن صاحب	یکم فروردی ۱۲۹۱ف	۳۰ شہریور ۱۲۹۲ف	۰	مستقل	یکم مہر ۱۲۹۲ف کو آپ کی تنخواہ میں ۱۱ روپیہ ماہوار کا اضافہ ہوا۔
۴	سید امر اللہ شاہ صاحب معتضد جنگ	۲۲ شہریور ۱۲۹۲ف	یکم مہر ۱۲۹۲ف	الصاً	۰	

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	تنخواہ	منصب یا مستقل	
۵	مولوی محمود صاحب ۔	۲۔ شہریور ۱۲۹۴ف	۱۷۔ آبان ۱۲۹۸ف	الـــ	۔	
۶	مولوی غلام مصطفیٰ بیگ صاحب	۱۸۔ آبان ۱۲۹۸ف	۱۳۔ دی ۱۳۱۱ف	الـــ	۔	۱۳۔ دی ۱۳۱۱ف ماہ مذکور کو اجرا ہوا
۷	مولوی بشیر الدین احمد صاحب	۱۲۔ بہمن ۱۳۱۱ف	۲۷۔ مہر ۱۳۱۴ف	۶۰ء	۔	
۸	نواب وزیر یار الدولہ بہادر ۔	۲۸۔ مہر ۱۳۱۴ف	موجود	۔	مستقل	بطور منصرم مقرر ہوئے اور ۲۸۔ آبان ۱۳۱۴ف کو مستقل کئے گئے

دفتر ملکی دار الانشا منشی خانہ

فصل ۲

یہہ دفتر سرکار عالی کے دفتر مین بہت قدیم ہی ۔ سالار جنگ اول مدار المہام کی ابتدائی عملداری مین اس دفتر کا کام مسٹر جمیدجی سے متعلق تھا ۔ زمانہ سابق مین برٹش گورنمنٹ اور سرکار عالی مین اسی دفتر سے خط و کتابت ہوتی تھی ۔ سرکارین کے عہد نامجات اسی دفتر مین محفوظ رکھے جاتے ہین ۔ جیسے جیسے انگریزی زبان مین مراسلت ہونیکا رواج بڑھتا گیا ویسے ویسے اسدفتر کا کام گھٹتا گیا ۔ اب صرف سرپاہی وغیرہ افواج کے متعلق معمولی رقعات رزیڈنسی سے دفتر ملکی پر آتے ہین ۔ سرسالار جنگ اول و دوم ۔ سر آسمانجاہ ۔ سر وقار الامرا ۔ مدار المہامان سابق کے اسناد کے مسودات جو متعلق مطیات یعنی یومیہ معمول سالانہ ۔ وجاگیر و انعام ۔ وغیرہ ہین اسی دفتر مین محفوظ ہین ۔ عرصہ دراز تک یہہ دفتر منشی محمد صدیق مرحوم المخاطب نواب صدیق یار جنگ کے متعلق رہا ۔ ۸ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ کو نواب ممدوح بجائے ناظم دفتر ملکی کے معتمد ہوئے ۔

۱۳۰۲ف مین حسب جریدہ ۱۸۔ اسفندار ۱۲۹۱ف دفتر ملکی دفتر پریوٹ سکریٹری مین ضم ہوا ۔ صدیق یار جنگ مساوی المرتبہ پریوٹ سکریٹری ہوئے ۔ لیکن صدیق یار جنگ مرحوم کے انتقال کے بعد وقار نواز جنگ (مولوی وحید الزمان) اُن کے بعد رحمن یار جنگ سے یہہ دفتر متعلق رہا ۔ اب یہہ دفتر مطلقاً دفتر پریوٹ سکریٹری مین ضم ہوگیا ہی ۔

ٹیلیفون

فصل ۳

جب ۱۳۰۱ف بین اعلیحضرت بندگانی تعالی متعالی مدظلہ العالی بغرض ملاحظہ اگزیبیشن (نمایش گاہ) کلکتہ رونق افروز ہوئے تھے اُسوقت بلدہ حیدرآباد مین ٹیلیفون جاری ہوا - اور سب سے پہلے اعلیحضرت کی دیوڑھی مبارک سے مہاراجہ نرندر بہادر شیکار منصرم مدار المہام کی دیوڑھی تک اسکا سلسلہ قایم ہوا - بعدہٗ بتدریج اسمین توسیع ہوئی - اور اب اکثر دفاتر سرکار عالی اور امرا و نامدار اور عہدہ داران جلیل القدر کے مکانون پر ٹیلیفون نصب ہین - ابتدا بمبئی ٹیلیفون کمپنی کے ذریعہ سے اسکے قیام کا کام لیا گیا - اور کمپنی مذکور نے فروردی ۱۳۰۵ف تک کام کیا اسکے بعد یہہ کارخانہ سرکار عالی مین منتقل ہوا - اور زیر نگرانی سررشتہ تعمیرات کردیا گیا - ٹیلیفون کے لیے بلدہ مین دو جنکشن قرار پائے ہین - اندرون بلدہ کے لیے بارادری سالار جنگ اور بیرون بلدہ کے لیے ورک شاپ واقع نارائن گوڑہ ہے - اسوقت ٹیلیفونون کی تعداد ۱۴۸ ہے - لیکن جن امرا کے یہان متعدد مقامات پر ہین وہ اس تعداد مین شامل نہین ہین - اور یکم آذر ۱۳۲۳ف سے ۵ روپیہ ماہوار ہر جگہ سے لی جاتی ہے - ۲۳ صفر ۵ تیر ۱۳۲۲ف سے سٹر گارڈن بجائے سپرنٹنڈنٹ ٹیلیفون کے افسر انچارج سررشتہ ٹیلیفون مقرر ہوئے -

تختہ اخراجات ٹیلیفون بابتہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
اہلکاران و ملازمان - ۵۱	۱۵۴۰	ابواب مشترکہ -	۱۷۶۰
الونس -	۱۵۰۰		
صادر بموجب تقرر -	۱۴۶۰	میزان - ۵۱	۴۷۰

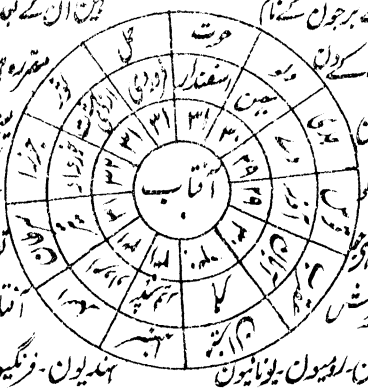
فصل ۴

سنہ فصلی کا آغاز اور اُس کی تبدیلیان

ہندوستان مین اس سنہ فصلی کا آغاز محمد جلال الدین اکبر[1] بادشاہ کے عہد حکومت مین ہوا جبکہ آسوین اکنواں کا

[1] اکبر ۱۴ رجب ۹۴۹ کو بمقام امرکوٹ پیدا ہوا - ۱۴ ربیع الثانی ۹۶۳ کو تخت پر بیٹھا - ۱۳ جمادی الثانی ۱۰۱۴ کو دنیا سے رخصت ہوا -

مہینہ (اس ہندی مہینہ مین اعتدال لیل و نہار اور موسم فصل خریف ہوتا ہی - کیونکہ آفتاب برج میزان مین غرۂ محرم سنہ ۹۰۰ھ کے مطابق ہوا - تو بمشورہ راجہ ٹوڈرمل دیوان اور میر فتح اللہ شیرازی[1] اس سال ہجری مین سنہ فصلی مقرر ہوا - اسکو سنہ الہی بھی کہتے ہین (کیونکہ اکبر دین الہی کا موجد خیال کیا جاتا تھا) اور فارسی مہینے مقرر کردئے - سال کا آغاز ماہ فروردی سے اراکین سلطنت کے پاس اور تحصیل خراج کے لیے ماہ مہر سے مانا گیا - ہر مہینہ کے دن اُسی قدیم قاعدہ مسلمہ پر مقرر کیے گئے یعنی آفتاب کو اپنی گردش اور طے منازل مین جسقدر ایام ہر برج کے اندر طے کرنے مین صرف ہوتے تھے - وہی ایام اُس مہینہ کے مقرر کردئے گئے تھے - جو ذیل کے دائرہ سے بخوبی ذہن نشین ہونگے -



اس دائرہ مین پہلے برجون کے نام اور آخر مین ہر ماہ کے دن مین اُن کے بعد سنہ فصلی کے مہینے ہین مقررہ ہین - جو آفتاب کی گردش سے لیے گئے ہین یعنی آفتاب انہین ایام مقررہ مین ہر برج کو طے کرتا ہی - کسبرات کا حساب اور قاعدہ وہی ہی جو تقریباً تمام ملکون مین رائج ہے - یہہ گردش آفتاب اور اس کے ایام جو مقرر کیے گئے ہین - رومیون - یونانیون - فرنگیون کے سلسلہ مین اسیطرح ہندیون - ممالک محروسہ سرکار عالی مین بھی رائج ہوا - اور اسکا بھی آغاز مہر سے - اور اختتام شہریور پر تھا - مگر ۱۲۰۱ف مین نواب سپہ سالار جنگ اول مدار المہام نے حکم صادر فرمایا کہ آیندہ ماہ تیر سے سال شروع ہو - اور ماہ خرداد پر ختم کیا جائے - چنانچہ ۱۲۰۲ف اور ۱۲۰۳ف مین اسیطرح عمل ہوا - لیکن ۱۲۰۴ف مین پھر سالار جنگ اول کے حکم سے ماہ تیر مکرر کرکے ۱۳ ماہ کا سال قرار دیا گیا - اور ۱۲۰۵ف کا آغاز ماہ امرداد اور روز اختتام سال ماہ تیر پر مقرر ہوا - اسیطرح ۱۲۰۷ف مین دو ماہ یعنی ماہ امرداد اور ماہ شہریور مکرر کرکے ۱۴ مہینے کا سال کیا گیا - اور سال کا آغاز ماہ مہر سے اور اختتام سال ماہ شہریور قرار دیا گیا - ۱۲۹۳ف مین بعہد سالار جنگ ثانی مدار المہام ماہ مہر و آبان

[1] ان لوگون کے حالات دیکھنا ہون تو دربار اکبری دیکھو -

دو مہینہ زائد کرکے ۱۲۹۳ف سے ۱۲۹۴ف کا آغاز ماہ آذر اور ۱۲۹۴ف کا آغاز ماہ آبان قرار پایا۔ جو اس وقت تک رائج تھا[1]۔ لیکن ۱۳۱۰ف مین بذریعہ جریدہ غیر مسمولی (جریدہ جلد ۳۸۔ نمبر ۸۔ ۲۴۔ دی ۱۳۱۶ف) مہینے کے مقررہ دونون مین حسب فرمان اعلیحضرت ۔ ۔ ۵ شوال ۱۳۲۴ف تغیر و تبدل کیا گیا۔

الف ۱۳۱۶ف کا پہلا سال ہوگا جو سال کبیسہ کے نام سے موسوم کیا جائیگا یعنی سنہ مذکور مین ماہ دے کے دن جو سب سے چھوٹا مہینہ ہی بجائے ۲۹۔ دن کے ۳۰۔ دن ہونگے۔ اور آیندہ ہر چوتھے سال یعنی وہ سال جو چار کے عدد پر برابر منقسم ہو کبیسہ ہوگا۔ (سوائے صدی کے سال کے جو کبیسہ ہوگا تاوقتیکہ وہ چار سو کے عدد پر برابر منقسم ہو۔

ب ۱۳۱۷ف سے ہر سال ماہ خورداد کے دن بجائے ۳۲۔ دن کے ۳۱۔ دن ہونگے۔ اور ماہ آذر بجائے ۲۹۔ دن کے ۳۰۔ دن کا شمار کیا جائیگا۔ اور اس تغیر و تبدل کی صراحت ذیل کے تختہ سے ظاہر ہوگی[2]۔

نشان سال	نام ماہ	تعداد ایام موجودہ	تعداد ایام مسمول آیندہ	تعداد ایام موجودہ	نام ماہ	نشان سال	تعداد ایام مسمول آیندہ	تعداد ایام مسمول آیندہ	تعداد ایام موجودہ
۱	۲	۳	۴	۵	۲	۱	۵	۴	۳
۱	آذر۔	۲۹	۳۰	۳۰	خورداد۔	۷	۳۰	۳۱	۳۲
۲	دے۔	۲۹	۲۹	۳۰	تیر۔	۸	۳۰	۳۱	۳۱
۳	بہمن۔	۳۰	۳۰	۳۰	امرداد۔	۹	۳۰	۳۱	۳۱
۴	اسفندار۔	۳۰	۳۰	۳۰	شہریور۔	۱۰	۳۰	۳۱	۳۱
۵	فروردی۔	۳۱	۳۱	۳۱	مہر۔	۱۱	۳۱	۳۰	۳۰
۶	اردی بہشت۔	۳۱	۳۱	۳۱	آبان۔	۱۲	۳۱	۳۰	۳۰

[1] ہندوستان اور حیدرآباد کے موجودہ سنہ فصلی مین ایک سال کچھ نہ کچھ کا فرق ہی۔ اور وہان ہندی مہینہ لکھتے جاتے ہین اور حیدرآباد مین فارسی مثلاً یکم ہندار ۱۳۱۰ف ۲۷ دم، پوس ۱۳۱۶ف اور یہ سنہ فصلی ہندوستان مین تمام مہاجنون کا تنکارون۔ اور دیہی کاغذات مین جاری ہے اور محصولون کا حساب بھی اسی ہندی مہینہ کے ساتھ ہی۔ ہندوستان کا سنہ فصلی اور حیدرآباد کے سنہ فصلی مین فرق ہی۔ وہ بالخصوص گنتی بیچین سال مین غور کے لائق ہی۔ اکثر ان حضرات کو دقت ہوگا جو ہند کے موجودہ سنہ فصلی سے مساب کرینگے۔

[2] اس تغیر و تبدل مین بھی بعض نقص ظاہر کئے جاتے ہین۔ چنانچہ مولوی محمد یوسف الدین صاحب حال صوبہ دار صوبہ گلبرگہ نے بھی ایک سال کی مدت مین شائع کیے ہین جو مطبع قاسم پریس مین چھپے ہین۔

اسوقت ممالک محروسہ سرکار عالی مین کئی سن مروج ہین - جو علاوہ بلدہ کے مختلف اضلاع مین بھی برابر لکھے جاتے ہین چونکہ اس کتاب کا شیوع اعلیحضرت قدر قدرت کی سالگرہ مبارک سے شروع ہوگا - لہذا ہم کل سنہ اسکی مطابقت سے بطور یادگار درج کرتے ہین - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۷ روز سہ شنبہ م ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء ہم خورداد سنہ ۱۲۸۸ آلہی مرہ جیدر آباد - م ۲۲ - بیساکھ سنہ ۱۳۱۶ مروجہ ہندوستان م ۱۵ - بیساکھ سنہ ۱۳۱۵ بنگلہ م ۱۶ بیساکھ سنہ ۱۹۶۵ پروشٹہ م ۸ - بیساکھ سدی سنہ ۱۹۶۶ سمت بکرمی م ویشاکھ شودہ ۰ سپتمی سنہ ۱۸۳۱ شکے - سومیہ نام سنوچھر کے مطابق ہے -

مردم شماری

فصل ۵

۱۴ - ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۷ سے بلدہ حیدر آباد اور ممالک محروسہ سرکار عالی مین پہلے پہل خانہ شماری کا آغاز ہوا اور نمبر اندازی کا کام بھی اُسی کے ساتھ جاری ہوا - ۱۱ - محرم سنہ ۱۲۹۸ سے مردم شماری کے کام کا آغاز ہوا - اور ۱۷ - ربیع الاول سنہ ۱۲۹۸ کو شب مین بڑی مردم شماری ہوئی - یہہ سب سے پہلے مردم شماری ہے اسکے ناظم مولوی سید محی الدین علوی ناظم ٹپہ خانہ مقرر ہوئے بعد چند ماہ کے سوامی راؤ صدر تعلقدار کا اس خدمت پر تقرر ہوا چند ماہ کے بعد مولوی چراغ علی (اعظم یار جنگ) مقرر ہوئے - اور آپ ہی نے اس کام کو انجام دیا - اور مولوی محمد ذکریا صاحب مددگار ناظم تھے -

۱۶ - رجب سنہ ۱۳۰۸ کوکب ۱۸۹۱ء کو شب مین دوسری بڑی مردم شماری ہوئی جس کے ناظم مولوی مرزا مہدی خانصاحب اور مددگار ناظم مولوی محمد ذکریا صاحب تھے - اس سن کی مردم شماری مین ۱۷۷۱۵۵ روپیہ صرف ہوئے

۹ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۸ کوکب ۱۹۰۱ء کو شب مین تیسری بڑی مردم شماری ہوئی - اسکے ناظم بھی مولوی محمد مرزا مہدی خانصاحب اور مددگار ناظم مسٹر سرنیواس چاری تھے - اور اس مین ۱۲۱۲۱۷ روپے خرچ ہوئے -

ممالک محروسہ سرکار عالی کا رقبہ ۸۲۶۹۰ مربع میل ہے - اس رقبہ مذکور مین علاقہ جاگیر اور دیوانی خاص شامل ہین - اس ریاست مین جاگیرات بکثرت ہین جنکا مجموعی رقبہ ریاست کے کل رقبہ کے ایک ربع سے کچھہ زائد ہے - یعنی ۱-۲۹ ہے - کل جاگیرات ایک ہی مقام یا ایک ہی ضلع اور ایک ہی صوبہ مین واقع نہین ہین بلکہ کل حصہ ریاست مین پھیلی ہوئی ہین - جاگیرات کا صحیح پیمائشی

اندازہ نہ معلوم ہونے کے باعث ہم صرف جملہ اضلاع اور اطراف بلدہ کا رقبہ بتلاتے ہیں۔ ذیل میں مردم شماری کے تختہ بھی سلسلہ وار درج کیے جاتے ہیں۔

نام مقام	رقبہ بابتہ سنہ ۱۸۸۱ء	رقبہ بابتہ سنہ ۱۹۰۱ء	رقبہ بابتہ سنہ ۱۹۰۱ء
۱	۲	۳	۴
اطراف بلدہ	۳۳۸۵	۳۳۲۸	۳۳۷۳
اضلاع	۷۹۳۱۳	۷۹۳۷۰	۷۹۳۲۵
جملہ	۸۲۶۹۸	۸۲۶۹۸	۸۲۶۹۸ مربع میل

صدر مقام مردم شماری علاقہ کا حال من ابتدا مردم شماری ۱۸۹۱ء تا مردم شماری ۱۹۰۱ء مطابق ۱۳۱۰ف

نمبر شمار		۱	۲	۳
		۱۸۹۱ء / ۱۲۹۸ف	۱۸۹۱ء / ۱۲۹۸ف	۱۹۰۱ء / ۱۳۱۰ف
جملہ	مرد	۳	۹۳۵۵۵۹۸	۱۱۱۲۵۱۲۲
	عورت	۴	۵۰۰۱۳۷	۵۳۶۳۱۲۹
	لڑکے	۵	۵۲۷۳۵۵	۵۳۴۳۱۱۳
	لڑکیاں	۶	۵۲۷۱۸۱۲	۵۲۸۰۸۳۹
ہندو	مرد	۷	۵۲۵۱۷۸۱۲	۵۳۲۴۹۱۵
	عورت	۸	۵۲۴۳۱۷	۵۲۴۹۲۰۲
	لڑکے	۹	۵۰۲۸۲۷۸	۵۲۸۴۹۲۴
	لڑکیاں	۱۰	۵۲۵۲۵۰	۵۲۴۰۳۵
جین	مرد	۱۱	۲۱۵۷	۲۵۲۵
	عورت	۱۲	۳۳۴۲۵	۳۳۳۵
	لڑکے	۱۳	۲۱۵۷	۲۵۲۴
	لڑکیاں	۱۴	۱۴۰۷	۱۴۲۵
مسلمان	مرد	۱۵	۹۲۵۹۲۸	۱۱۳۸۴۳۳
	عورت	۱۶	۵۲۵۱۲۰۳	۵۲۵۷۱۷۰
	لڑکے	۱۷	۵۲۴۵۲۴	۵۲۸۱۲۹۳
	لڑکیاں	۱۸	۵۲۵۱۲۰۳	۵۲۵۲۰۳۰
پارسی	مرد	۱۹	۱۳۷۵	۱۲۱۸
	عورت	۲۰	۲۱۳۵	۲۳۰
	لڑکے	۲۱	۲۱۳۵	۲۳۰
	لڑکیاں	۲۲	۲۱۳۵	۲۳۰
عیسائی	مرد	۲۳	۵۳۵۲۴	۱۰۱۲۱۲
	عورت	۲۴	۷۹۷۲	۱۱۳۰
	لڑکے	۲۵	۱۳۳۱۲	۲۰۲۶۹
	لڑکیاں	۲۶	۲۱۳۵	۲۳۰
یہودی	مرد	۲۷	۱۲۲	۱۹
	عورت	۲۸	۷۵	۱۰
	لڑکے	۲۹	۵۷	۳۳
	لڑکیاں	۳۰	۲۱۳۵	۲۳۰
انگریز وغیرہ	مرد	۳۱		۱۱۲۲۵
	عورت	۳۲		۷۲۸
	لڑکے	۳۳		۲۱۳۵
	لڑکیاں	۳۴		۲۱۳۵
انگلو انڈین	مرد	۳۵		۳۳۱۹۹
	عورت	۳۶		۳۲۱۱۹
	لڑکے	۳۷		۲۱۳۵
	لڑکیاں	۳۸		۲۱۳۵
جنگلی	مرد	۳۹	۰	۱۲۹
	عورت	۴۰	۰	۵۰
	لڑکے	۴۱		۹۹
	لڑکیاں	۴۲		۲۱۳۵
			۱۸۹۱ء / ۱۲۹۸ف	۱۹۰۱ء / ۱۳۱۰ف
			۱۸۹۱ء / ۱۲۹۸ف سے ۱۹۰۱ء / ۱۳۱۰ف تک زیادتی	
			۱۸۹۱ء / ۱۲۹۸ف سے ۱۹۰۱ء / ۱۳۱۰ف تک کمی	

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
نام ضلع	—	۱۸۸۱ء	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت
			جملہ مردم لغمان			مردم غزنی			مردم بلخ			مردم بدخشان			مردم کوہستان		
۱	—	۱۲۹۰ف	۲۰۷۰	۱۲۸۷	۷۲۳	۱۵۱۰	۷۳۷	۷۷۳	۳۷۲۳	۲۰۷۲	۱۶۵۱	۱۱۲۲	۱۱۲۲۳۰	۱۰۳۳۲	۱۱۲۲۳	۱۱۲۱۲	۷۲۳
۲		۱۳۰۰ف	۱۸۳۱۲	۱۱۸۱	۷۱۳۱	۱۰۳۳	۵۲۸	۵۲۵	۱۸۲۱۴	۲۲۲۹	۱۵۲۲	۱۳۵۰	۱۰۳۳۲	۵۲۷۲	۱۲۵۰	۲۲۱۱	۱۰۲۲
۳		۱۳۰۰ف	۱۸۳۱۲	۱۱۸۱	۷۱۳۱	۱۰۳۳	۵۲۸	۵۲۵	۱۸۲۱۴	۲۲۲۹	۱۵۲۲	۱۳۵۰	۱۰۳۳۲	۵۲۷۲	۱۲۵۰	۲۲۱۱	۱۰۲۲

صفحہ گنتی ہمہ مردمان ولایت کابل کہ در سنہ ۱۸۸۱ء مطابق ۱۲۹۰ف بشمار آمدہ

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
نام ضلع	—	۱۸۸۱ء	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت
			جملہ مردم جلال آباد و ماحول			جملہ مردم چارکنت و ماحول			جملہ مردم پغمان و ماحول			جملہ مردم کوہدامن			جملہ مردم کوہستانی		
۱	—	۱۲۹۰ف	۲۰۷۰	۱۲۸۷	۷۲۳	۱۵۱۰	۷۳۷	۷۷۳	۳۷۲۳	۲۰۷۲	۱۶۵۱	۱۱۲۲	۱۱۲۲۳۰	۱۰۳۳۲	۱۱۲۲۳	۱۱۲۱۲	۷۲۳
۲		۱۳۰۰ف	۱۸۳۱۲	۱۱۸۱	۷۱۳۱	۱۰۳۳	۵۲۸	۵۲۵	۱۸۲۱۴	۲۲۲۹	۱۵۲۲	۱۳۵۰	۱۰۳۳۲	۵۲۷۲	۱۲۵۰	۲۲۱۱	۱۰۲۲
۳		۱۳۰۰ف	۱۸۳۱۲	۱۱۸۱	۷۱۳۱	۱۰۳۳	۵۲۸	۵۲۵	۱۸۲۱۴	۲۲۲۹	۱۵۲۲	۱۳۵۰	۱۰۳۳۲	۵۲۷۲	۱۲۵۰	۲۲۱۱	۱۰۲۲

۱	۲	۳	۴
۱	۱۹۸۱ء	۱۹۹۱ء	۲۰۰۱ء
۲	۲۲	۲۲	۲۲
۳	۸۴۱۲	۹۲۲۶	۱۲۰۰۷۷
۴	۳۵۴۹۰۱۲	۴۱۵۰۳۹	۴۸۸۴۷۲
۵	۱۸۱۶۲۹	۲۱۹۳۲۸	۲۳۲۲۹۵
۶	۱۴۳۴۶۰۲۰	۱۹۸۲۱۵	۳۱۶۱۷۱
۷	—	۲۰۰۱۹۶	۳۰۱۵۱۶
۸	۸۲۲۹۸	۸۲۱۹۸	۸۲۳۹۸
۹	۲۰۰۱۷۵	۳۰۰۸۷	۳۰۰۸۹
۱۰	۲۰۷۸۰۲۴	۲۲۸۳۶۸۶	۲۱۸۳۴۷۴
۱۱	۹۸۵۵۹۴	۱۱۵۳۷۰۴	۱۱۱۳۱۴۲
۱۲	۵۰۰۸۱۴	۵۰۷۳۱۲۹	۵۰۷۲۲۶۹
۱۳	۶۷۳۲۳۵۷	۵۴۳۹۱۱	۵۶۷۵۰۱۳
۱۴	۱۴۳۴۶۰۲۰	۱۹۸۲۱۵	۳۱۶۱۷۱
۱۵	۱۸۱۶۲۹	۲۱۹۳۲۸	۲۳۲۲۹۵
۱۶	۳۵۴۹۰۱۲	۴۱۵۰۳۹	۴۸۸۴۷۲
۱۷	۸۴۱۲	۹۲۲۶	۱۲۰۰۷۷
۱۸	۲۲	۲۲	۲۲
۱۹	۱۹۸۱ء	۱۹۹۱ء	۲۰۰۱ء

تحصیل خوشاب ضلع شاہپور کی مردم شماری کی مجموعی کیفیت بلحاظ مذہب و سکونت و عمر و عورت و مرد

نمبر شمار	جملہ مذاہب	مسلمان			ہندو			سکھ			عیسائی			جین			یہودی		
		جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۱	جملہ تحصیل	۹۸۱۸۶۵	۵۰۹۸۱۶	۴۸۱۸۶۹	۱۲۵۴۲۷	۶۴۲۵۰	۶۱۲۷۷	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۲۰۰۲۷	۱۰۲۱۴	۹۸۱۳	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۲	شہری	۵۰۰۲۱۴	۲۵۸۳۱۴	۲۴۱۹۰۰	۱۱۲۴۲	۵۹۲۲	۵۲۲۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۲۰۰۲۷	۱۰۲۱۴	۹۸۱۳	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۳	دیہی	۸۷۱۸۶۵	۴۵۲۴۸۲	۴۱۶۳۸۳	۱۱۳۱۵	۵۷۲۸	۵۵۷۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۷۰۷	۸۹۰	۸۱۷	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۴	۱۔ خوشاب	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۵	شہر خوشاب	۵۰۰۲۱۴	۲۵۸۳۱۴	۲۴۱۹۰۰	۱۱۲۴۲	۵۹۲۲	۵۲۲۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۲۰۰۲۷	۱۰۲۱۴	۹۸۱۳	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۶	۲۔ بھلوال	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۷	شہر بھلوال	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۸	۳۔ کوٹ سارنگ	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۹	شہر کوٹ سارنگ	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۱۰	۴۔ کنڈا	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۱۱	شہر کنڈا	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۱۲	۵۔ نور پور نورانگ	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۱۳	شہر نور پور نورانگ	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۱۴	۶۔ شاہپور	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۱۵	شہر شاہپور	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۱۶	۷۔ جوہر آباد	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۱۷	شہر جوہر آباد	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۱۸	۸۔ قائد آباد	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۱۹	شہر قائد آباد	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۲۰	۹۔ حویلی لکھا	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۲۱	شہر حویلی لکھا	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۲۲	۱۰۔ مٹھہ ٹوانہ	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۲۳	شہر مٹھہ ٹوانہ	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۲۴	۱۱۔ نوشہرہ	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۲۵	شہر نوشہرہ	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۲۶	۱۲۔ وارث آباد	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۲۷	شہر وارث آباد	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۲۸	۱۳۔ ہرنولی	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۲۹	شہر ہرنولی	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۳۰	۱۴۔ ہیڈ محمد والا	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۳۱	شہر ہیڈ محمد والا	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۳۲	۱۵۔ کوٹ مومن	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۳۳	شہر کوٹ مومن	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۳۴	۱۶۔ چک سرگانہ	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۳۵	شہر چک سرگانہ	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۳۶	۱۷۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۳۷	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۳۸	۱۸۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۳۹	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۴۰	۱۹۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۴۱	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۴۲	۲۰۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۴۳	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۴۴	۲۱۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۴۵	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۴۶	۲۲۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۴۷	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۴۸	۲۳۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۴۹	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۵۰	۲۴۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۵۱	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۵۲	۲۵۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۵۳	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۵۴	۲۶۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۵۵	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۵۶	۲۷۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۵۷	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۵۸	۲۸۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۵۹	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۶۰	۲۹۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۶۱	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۶۲	۳۰۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۶۳	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۶۴	۳۱۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۶۵	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۶۶	۳۲۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۶۷	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۶۸	۳۳۔ کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲۲۱۲	۲۰۴۰
۶۹	شہر کوٹ نمک	۴۱۲۹۱۸	۲۱۳۸۱۳	۲۰۹۰۵	۱۰۲۲۲	۵۲۲۲	۵۰۰۰	۱۷۰۷	۹۰۴	۸۰۳	۱۴۲۴	۷۲۴	۷۰۰	۱۹۱۱۷	۹۷۲۲	۹۴۹۵	۴۲۵۲	۲

تختہ خواندہ و ناخواندہ علاقہ سکونت رعایائے من ابتدائے سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۹۰۱ء فی پانصد سنہ ۱۳۱۰ف

سنہ	عیسائی		پارسی		یہودی		ہندو		مسلمان		دیگر اقوام	
	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت
۱۸۸۱ء / ۱۲۹۸ف	۵۳۷۶	۴۸۲۱	۲۵۶۷	۲۱۱۱	۵۰۶	۴۲۹	۱۵۶۷	۱۴۸۶	۱۰۰۱۲	۹۰۱۲	۰	۰
۱۸۹۱ء / ۱۳۰۰ف	۶۷۲۹	۵۹۴۱	۲۸۲۵	۲۴۲۵	۵۱۲	۴۸۲	۱۸۲۲	۱۷۲۲	۱۱۲۲۰	۱۰۰۱۲	۰	۰
۱۹۰۱ء / ۱۳۱۰ف	۷۳۷۲	۶۷۶۱	۳۱۲۲	۲۸۲۲	۵۲۲	۴۸۲	۲۰۲۲	۱۸۲۲	۱۲۲۲۲	۱۱۲۲۲	۰	۰

سنہ	۱		۲		۳	
	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت
۱۸۸۱ء / ۱۲۹۸ف	۰	۰				
۱۸۹۱ء / ۱۳۰۰ف						
۱۹۰۱ء / ۱۳۱۰ف						

نخستہ ہذا میں باعتبار قبضہ اراضی تعداد اکمنہ اور مردم شماری موجب ۱۳۳۹ء مرتب کیگئی ہے

علاقہ	مواضعات: اہاد	مواضعات: دراع	تعداد اکمنہ	مرد	عورت	جملہ
حصہ خاص						
علاقہ حصہ خاص	۱۳۳۶	۹۱	۱۷۴۴۹۰	۴۳۰۵۴۶	۴۲۰۷۸۹	۸۵۱۳۳۵
جاگیرات مستثنیٰ[1]	۹۸	۰	۱۲۰۴۹	۳۰۷۸۶	۳۰۱۲۱	۶۰۹۰۷
" غیر مستثنیٰ	۳۴۵	۱۱۲	۴۸۹۰۶	۷۱۹۰۷	۶۹۸۰۴	۱۴۱۸۶۱
مقطعیجات -	۴۷	۱	۲۵۷۱	۶۲۸۴	۶۲۰۳	۱۲۶۳۷
اگرہار	۵	۰	۱۳۱	۳۱۰	۳۳۰	۶۴۰
میزان صرف خاص ۱	۱۸۳۱	۱۰۴	۲۱۸۱۴۷	۵۳۹۹۱۱	۵۲۷۴۷۷	۱۰۹۷۳۸۸
خالصہ -						
خاص علاقہ خالصہ	۱۲۲۰۰	۹۴۴	۱۳۱۲۳۳۹	۳۳۰۱۳۳۶	۳۱۷۲۷۴۴	۶۴۷۴۰۸۰
جاگیرات مستثنیٰ[1]	۳۱۴۰	۱۴۴	۳۷۰۶۶۷	۹۵۴۹۴	۵۲۷۳۵۱	۱۸۷۸۷۴۵
" غیر مستثنیٰ	۲۰۰۹	۹۹	۱۰۷۰۱۷	۴۳۶۴۳	۴۱۹۷۵۴	۸۵۶۰۹۷
مقطعیجات	۵۶۷	۵۷	۷۴۷۱۲	۱۸۶۷۱۳	۱۸۰۵۷۱	۳۶۷۲۸۴
اگرہار	۱۳۴	۲۲	۱۰۴۸۴	۲۵۶۲۷	۲۳۴۴۲	۴۹۰۸۹
میزان زائد خالصہ ۲	۱۸۲۵۸	۱۲۵۷	۱۹۴۵۲۲۳	۴۹۰۱۴۲۳	۴۷۲۳۸۶۹	۹۶۲۵۲۹۲
بلدہ حیدرآباد ۳	۰	۰	۱۱۰۰۷۷	۲۳۲۹۵	۲۱۶۱۷۱	۴۴۸۴۶۶
مجموعہ میزان ۱ و ۲ و ۳	۲۰۰۸۹	۱۳۶۱	۲۲۸۳۴۴۷	۵۴۷۳۶۲۹	۵۰۷۶۷۵۱۷	۱۱۴۱۱۴۴۶

[1] - مذریعہ جاگیرداران مردم شماری لیگئی -

اس تختہ میں باعتبار مذاہب پڑھے لکھوں کا اوسط بتلایا گیا ہے بموجب مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مسنہ ۱۳۱۰ف

نمبر شمار	نام قوم مرد و عورت	جملہ اصل مردم شماری	تعداد خواندہ	کتنے آدمیوں میں ایک لکھا پڑھا ہے
۱	۲	۳	۴	۵
۱	ہندو			
	جملہ	۹۸۷۰۸۳۹	۲۵۰۲۸۵	۳۵ ۱/۴ آدمیوں میں ایک
	مرد	۵۰۲۴۲۰۳	۲۴۰۸۱۰	۲۰ ۳/۴ // // // //
	عورت	۴۸۴۶۳۳۷	۹۴۷۵	۵۱۱ ۱/۲ // // // //
۲	جین			
	جملہ	۲۰۳۴۵	۳۷۳۹	۵ ۱/۴ // // // //
	مرد	۱۰۷۷۲	۳۶۸۳	۲ ۳/۴ // // // //
	عورت	۹۵۷۳	۵۳۰	۱۸۰ ۱/۲ // // // //
۳	سکھ			
	جملہ	۴۴۳۵	۸۰۰	۵ ۱/۲ // // // //
	مرد	۳۱۶۰	۷۷۰	۲ ۳/۴ // // // //
	عورت	۱۷۲۵	۳۰	۵۷ ۱/۲ // // // //
۴	مسلمان			
	جملہ	۱۱۷۵۷۵۰	۶۳۱۱۰	۱۸ ۱/۴ // // // //
	مرد	۵۹۰۱۲۰	۵۷۲۹۴	۱۰ ۱/۴ // // // //
	عورت	۵۷۵۶۳۰	۵۸۱۶	۹۶ ۱/۴ // // // //
۵	پارسی			

نمبر شمار	نام قوم مرد و عورت	جملہ تعداد مردم شماری	تعداد خواندہ	کتنے آدمیوں میں ایک لکھا پڑھا ہے
۱	۲	۳	۴	۵
	جملہ	۱۴۴۳	۹۷۱	۱ ½ آدمیوں میں ایک
	مرد	۸۱۴	۶۰۳	۱ ¼ 〃 〃 〃 〃
	عورت	۶۴۹	۳۶۸	۱ ¾ 〃 〃 〃 〃
۶	عیسائی			
	جملہ	۲۲۹۹۶	۱۰۱۹۳	۲ ⅛ 〃 〃 〃 〃
	مرد	۱۲۸۳۲	۷۰۶۸	۱ ¾ 〃 〃 〃 〃
	عورت	۱۰۱۶۴	۳۱۲۵	۳ ¼ 〃 〃 〃 〃
۷	اینمی مسٹیک			
	جملہ	۶۵۳۱۵	۶۳	۱۰۳۶ ¾ 〃 〃 〃 〃
	مرد	۳۲۱۱۹	۵۱	۶۲۹ ¾ 〃 〃 〃 〃
	عورت	۳۳۱۹۶	۱۲	۲۷۶۰ ⅓ 〃 〃 〃 〃
۸	دیگر			
	جملہ	۹۹	۱۱	۹ 〃 〃 〃 〃
	مرد	۵۰	۷	۷ 〃 〃 〃 〃
	عورت	۴۹	۴	۱۲ 〃 〃 〃 〃

نقشہ دریافت فاصلہ اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی۔

یہ نقشہ جغرافیہ مبین درج کرنے کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ مگر سہواً چھوٹ گیا۔

ایضاً یہاں درج کیا جاتا ہے برسانت کاساب بیلوں میں ہوئی۔

| | | |

تعطیلات

فصل ۶

علاقہ سرکار عالی کا دفتر ابھی ضابطہ ہونے سے پہلے اور اس کے بعد کا بھی یہ حال نہ معلوم ہو سکا کہ اس وقت کون کون سی تعطیلیں مقرر تھیں۔ اس لیے گشتی نشان (۱۰) مورخہ ۲ شعبان ۱۳۰۹ھ سے تعطیلات کی ابتدا کی گئی ہے۔ کیونکہ اس میں کل تعطیلات مفصلاً لکھی گئی ہیں۔

علاقہ دیوانی اور علاقہ صرف خاص کی تعطیلات میں کسی قدر اختلاف ہے۔ اگر کسی تعطیل کے بارہ میں جو آیا ہے علاقہ صرف خاص میں اس کا معاوضہ دیا جاتا ہے اور جو تعطیلیں اس کی بھی ان میں سے بعض صرف خاص سے متعلق ہیں۔ علاقہ دیوانی کی تعطیلات میں جیسے تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے ویسا صرف خاص کا نہیں ہوا مگر صرف خاص کا حال معلوم نہ ہو سکا۔ علاوہ اس کے [illegible] یورپ [illegible] تعطیلیں رکھائی ہیں۔ اور اکثر جدید غیر ضروری کے ذریعہ سے شائع ہوا کرتی ہیں۔ آخر میں ان کا ایک تختہ درج کیا گیا ہے۔

دسہرہ - دسہرہ کی تعطیل جو بموجب گشتی نشان (۱۲) مورخہ [illegible] عام طور پر ایک یوم کی [illegible] خاص طور پر ایوم کی منظوری ہوئی (جریدہ ۹ شعبان [illegible] گشتی نشان (۲۰) علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۱ محرم [illegible] کوتوالی کے لیے ۲ یوم کی [illegible] (جریدہ ۱۳ صفر [illegible] بلا تخصیص قوم عام طور پر ۲ یوم کی [illegible] ۲ یوم کی تعطیل موقوف کر دی گئی (جریدہ ۲۵ صفر [illegible] گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲۰ محرم [illegible] بلا تخصیص قوم [illegible] (جریدہ ۷ محرم [illegible] جلد ۲۶ صفحہ ۴۰۶)

شب قدر - شب قدر کے بسبت بموجب گشتی نشان (۲۰) علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم [illegible] کوتوالی کے لیے ۷، ۲۷ رمضان کو ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۳ صفر [illegible] جلد ۲ صفحہ ۶۹) بسبب

بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ تمام دفاتر کے لیے عام طور پر ۲۷ رمضان کو ایوم کی تعطیل قرار پائی (جریدہ - ۲۷ صفر ۱۳۰۰ھ جلد ۲ صفحہ ۳۰) بعد بموجب گشتی نشان (۱۱) علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ شب قدر کے نسبت ایوم کی عام تعطیل موقوف ہوکر ۲۷ رمضان لغایتہ ۳ ماہ مذکور تک خاص مسلمانوں کے لیے ۴ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۲۵ صفر ۱۳۱۲ھ جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکورہ کے بارہ میں بلا تخصیص قوم وبلا استثنا کسی دفتر کے ۲۷ رمضان ۳۰ تک عام طور پر ۴ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲ ۴ صفحہ ۴۰۶ جزو اول)

دیوالی - دیوالی کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۶ھ ہنود کے لیے خاص طور پر ایوم کی تعطیل منظور ہوئی - (جریدہ - ۹ شعبان ۱۲۹۱ھ جلد ا صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۰۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی - (جریدہ - ۱۳ صفر ۱۳۰۰ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ تعطیل مذکور عام کنے لیے منظور ہوئی (جریدہ ۲۷ صفر ۱۳۰۰ھ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) البعد ازاں بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور عام کے لیے موقوف ہوکر ہنود کے لیے خاص طور پر ایوم کی منظور ہوئی (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۱۳۵۲) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم بلا استثنا کسی دفتر کے یہ عام کردی گئی - (جریدہ - ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲ ۴ صفحہ ۴۰۶) اسکے بعد بموجب فرمان حضرت اقدس وعالی مورخہ ۶ ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ تعطیل مذکور میں ایک یوم کا اضافہ ہوا - (جریدہ - ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ جلد ۸ نمبر ۱۰)

عید الفطر - عید الفطر کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ سے عام طور پر ۳ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۹ شعبان ۱۲۹۱ھ جلد ا صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۰۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۵ یوم کی تعطیل منظور ہوئی - (جریدہ - ۱۳ صفر ۱۳۰۰ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ از غرہ شوال تا پنجم یوم کی تعطیل بلا لحاظ قوم عام طور پر تمام دفاتر کے لیے منظور ہوئی - (جریدہ - ۲۷ صفر ۱۳۰۰ھ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ

۱۹- صفر ۱۳۱۲ھ حکم ہوا کہ ہر روز عید اور اس کے دوسرے روز عام تعطیل اور ۳-۴ کو خاص مسلمانوں کیلیے منظور ہوئی۔ (جریدہ - ۱۹- مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس نمبر ۳۵۶ مورخہ ۲- محرم ۱۳۱۳ھ مورخہ ۲- شوال تک ۴ یوم کی تعطیل عام بالتخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفتر کے منظور ہوئی (جریدہ - ۲۴- امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲ صفحہ ۴۰۶) -

عرس گلبرگہ شریف - عرس حضرت خواجہ بندہ نواز رح گلبرگہ کے لیے بلدہ کے دفاتر کو ۱۴- ذیقعدہ تا ۱۷- تک ۴ یوم کی تعطیل دینی منظور ہوئی تھی مگر گلبرگہ کے آمد و رفت کے لیے وہ کافی نہ تھی - اسوجہ سے علاقہ مالگزاری سے ۱۰ ذیقعدہ ۱۲۹۱ھ کو حکم ہوا کہ ۱۴- ذیقعدہ سے ۱۸ تک ۵ یوم کی تعطیل دیا کرے - (جریدہ ۱۱- ذیقعدہ ۱۲۹۱ھ جلد ۲ صفحہ ۴۹) بعد بموجب گشتی نشان علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶- محرم ۱۳۰۲ھ عرس مذکور کے لیے جملہ دفاتر سمت جنوبی - اضلاع ملارگ - ومیدک - دیپٹن چرو - وہنگیر - و دفاتر واقع بلدہ و اطراف کو ۵ یوم کی تعطیل منظور ہوئی - (جریدہ - ۱۳- صفر ۱۳۰۲ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور عام طور پر موقوف ہوئی اور دفاتر گلبرگہ کے لیے ۱۵- ذیقعدہ تا ۱۷- ذیقعدہ ۳- یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۹- مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بعد دفاتر فینانس ۲۹ محرم ۱۳۱۴ھ کو حکم ہوا کہ مستقر ضلع رائچور گلبرگہ سے چونکہ قریب ہے اس لیے دفاتر رائچور کو ایک دن بعد ۱۶- ذیقعدہ کی عام تعطیل بہ تقریب عرس گلبرگہ دیا کرے (جریدہ - ۱۳- تیر ۱۳۰۵ف جلد ۲ نمبر ۳۱ صفحہ ۴۶۹)

عیسائیان حسب تجویز ہوم سکرٹری مورخہ ۲۱- شوال ۱۳۰۴ف عیسائی ملازمان کیلیے حسب تفصیل ذیل تعطیلات منظور ہوئے - کرسمس ۲۵- دسمبر سے غرہ جنوری تک ۸ یوم گڈ فرائڈی ایوم - اش ویڈنس ڈے ۱۱ فبروری ایوم بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ - ایسٹر منڈی ۲۶- مارچ ایوم اور وسٹ منڈے - ۱۴- مئی کو ایوم کی تعطیل خاص عیسائیوں کے لیے منظور ہوئی (جریدہ - ۱۹- مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) -

تل سنکرات - تل سنکرات کے لیے بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس ۱۳- جمادی الثانی ۱۳۱۵ھ بجری ایوم کی تعطیل عام طور پر منظور ہوئی (جریدہ - ۱۱- دے ۱۳۰۷ف جلد ۲۹ نمبر ۷ صفحہ ۱۶۹)

عید الضحیٰ - عید الضحیٰ کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ تمام دفاتر کے لیے عام طور پر ۳ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹ شعبان ۱۲۹۱ھ جلد ۱ صفحہ ۲۴) بعد ۱۳۱۳ھ کی خبری کے رو سے پتہ چلتا ہے کہ تعطیل مذکور بجائے ۳ یوم کے ۵ یوم صرف مسلمانوں کو مقرر تھی اس کے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۱۳ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۵ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۳ صفر ۱۳۱۳ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ھ و نیز بحکم غایتہ ۱۴ عام طور پر تمام دفاتر ۵ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۲۷ صفر ۱۳۱۳ھ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ تعطیل مذکور یعنی ۹ و نیز بحکم غایتہ ۱۳ کے یعنی ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ کو تمام مسلمانوں کے لیے منظور ہوئی - (جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۱۳ف جلد ۴ صفحہ ۴۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۴ھ بلا تخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفتر کے ۹ و نیز بحکم غایتہ ۱۳ کے تعطیل عام طور پر منظور ہوئی - (جریدہ ۴ امرداد ۱۳۱۳ف جلد ۴ صفحہ ۴۰۶)

ضمنت - بالنسبت بموجب گشتی نشان علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۱۳ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۵ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۳ صفر ۱۳۱۳ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکور عام کے لیے منظور ہوئی (جریدہ ۲۷ صفر ۱۳۱۳ھ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ تعطیل مذکور عام کے لیے موقوف ہو کر صرف ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ کے لیے ۴ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۱۳ف جلد ۴ صفحہ ۴۵۶) بعد ازاں بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۴ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفتر کے عام کر دی گئی (جریدہ ۲۴ امرداد ۱۳۱۳ف جلد ۴ نمبر ۴۲ صفحہ ۴۰۶)

عشرہ محرم - عشرہ محرم کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ و اضافہ ۱۰ - ۶ یوم کی تعطیل تمام دفاتر کے لیے عام طور پر منظور ہوئی - (جریدہ ۹ شعبان ۱۲۹۱ھ جلد ۱ صفحہ ۳۲) اسکے بعد ۲ محرم ۱۲۹۲ھ ۶ یوم کی علاوہ ۱۱ - ۱۰ و ۱۲ - ۱۱ کو اضافہ کر کے تمام دفاتر بلدہ کے لیے منظوری دی گئی (جریدہ ۵ - ۲ محرم ۱۲۹۲ھ جلد ۲ صفحہ ۱۴۳) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۱۳ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے

باقیہ عشرہ ۱۰ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۲ صفر ۱۳۰۰ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ ۵ - نقارہ ۱۲ یوم کی تعطیل تمام دفاتر کے لیے عام طور پر منظور ہوئی - (جریدہ ۲ - اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور میں ترمیم ہو کر ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ - کل ۴ یوم کی تعطیل عام طور پر تمام دفاتر کے لیے منظور ہوئی (جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ سابق کے مجوزہ تعطیل میں ترمیم ہوئی اور ۵ سے ۱۰ تک ۶ یوم کی تعطیل عام طور پر منظور ہوئی - (جریدہ ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۴۲ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱ علاقہ فینانس بابتہ ۱۳۰۴ف کے رو سے سابق کی تعطیل میں ترمیم ہو کے صرف ۵ کو ایوم اور ۱۰ سے ۱۲ تک ۳ یوم کی تعطیل عام طور پر قرار پائی - اسکے بعد بموجب حکم معتمدی فینانس دمال مورخہ ۲۲ - ذیحجہ ۱۳۱۲ھ عشرہ کی تعطیل ۶ یوم یعنی ۵ سے ۱۰ تک تمامی دفاتر ممالک محروسہ سرکار عالی کے لیے منظور ہوئی (جریدہ - ۱۰ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۴۲ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱) اسکے بعد ۲۰ ذیحجہ ۱۳۱۲ھ کو حکم ہوا کہ ۱۲ سے عشرہ کی تعطیل عام طور پر ۵ سے ۱۲ تک مقرر ہوئی (جریدہ ۱۸ - اردی بہشت ۱۳۱۳ف جلد ۳۵ نمبر ۲۳ صفحہ ۲۰۶ جزو ۱)

مہاشیوراتری - شیوراتری کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ خاص ہنود کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۹ - آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۴۳) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی نمبر ۱۶ محرم ۱۳۰۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۸ بہمن ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) بعد ازاں بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ عام طور پر ایوم کی تعطیل منظور ہوئی - (جریدہ - ۲ - اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ عام تعطیل موقوف ہو کے صرف ہنود کے لیے خاص کر دی گئی - (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۵۶) بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم و بلا استثنا کسی فرقے کے عام کر دی گئی (جریدہ - ۲۴ - امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۴۲ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)

ہولی و دیوالیندی - ہولی و دیوالیندی کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ

عام کے لیے ہولی کی ایوم کی اور ہنود کے لیے ہولی اور دیوالی کی ۲ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹- آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۰۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۲ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۸ بہمن ۱۲۹۳ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم تمام دفاتر کے لیے ۲ یوم کی عام کے لیے منظور ہوئی (جریدہ - ۲- اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ عام کے لیے ۲ یوم کی تعطیل موقوف ہوکے خاص ہنود کے لیے منظور ہوئی (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۲ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ - ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۴۲ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)

عرس حضرت شمس عالم عرس مذکور کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ خاص دفاتر ایجور کے لیے ایوم کی مقامی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶)۔

آخری چہارشنبہ - آخری چہارشنبہ کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ف عام طور پر ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۹- آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ موقوف ہوئی (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶)

اوگادی - اوگادی کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ف خاص طور پر ہنود کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۹- آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی ۱۳۰۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۸ بہمن ۱۲۹۳ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ تعطیل مذکور ایوم کے لیے عام کردی گئی (جریدہ ۲- اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ عام تعطیل موقوف ہوکے خاص طور پر ہنود کے لیے ایوم کی مقرر ہوئی (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۷ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ بلا تخصیص قوم و بلا استثنا

کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ - ۲۴، امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)

عرس خواجہ منتخب الدین رح تعطیل کے نسبت بموجب گشتی نشان[11] علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ خاص دفاتر اورنگ آباد و خلد آباد کے لیے ۶، ربیع الاول تا ۸، ماہ مذکور ۳ یوم کی مقامی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۹، مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے قبل تعطیل مذکور کے نسبت کوئی حکم ہماری نظر سے نہیں گذرا۔

دوازدہم شریف - دوازدہم شریف کے لیے بموجب گشتی نشان[12] مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ عام طور پر تمام دفاتر کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۹، آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان[11] علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ عام تعطیل موقوف ہوکے مسلمانوں سے خاص کردی گئی۔ (جریدہ ۱۹، مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان[7] علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ بالتخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ - ۲۴، امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)

عرس حضرت ابوالفیض قس سرہ - عرس مذکور واقع مستقر حیدر کے لیے مورخہ ۱۹ اردی بہشت ۱۳۱۷ف کو علاقہ دفتر فینانس سے حکم ہوا کہ ۱۸، ربیع الاول کو ایوم کی مقامی تعطیل دی جایا کرے (جریدہ - ۲۶، اردی بہشت ۱۳۱۷ف جلد ۳۹ نمبر ۲۹ صفحہ ۳۹۹ جزو ۱)

سالگرہ مبارک جشن سالگرہ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت کی پہلی تعطیل - ۶، ربیع الثانی ۱۲۹۴ھ کو تمام دفاتر بلدہ کو عام طور پر دی گئی لیکن ضلاع کے دفاتر کو نہیں دی گئی۔ دوسرے سال اضلاع کے دفاتر کے لیے بھی ایوم کی تعطیل دینی قرار پائی (جریدہ - ۱۰، خورداد ۱۲۹۶ف جلد ۳ صفحہ ۲۵۶)

یازدہم شریف - یازدہم شریف کے لیے بموجب گشتی نشان[12] مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ عام طور پر ایوم کی تعطیل دیجائی منظور ہوئی (جریدہ - ۹، آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان[11] علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ عام موقوف ہوکے ایوم کی مسلمانوں سے مخصوص کردی گئی (جریدہ - ۱۹، مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان[7] علاقہ فینانس مورخہ ۲، محرم ۱۳۱۳ھ بالتخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفاتر کے عام کردی گئی (جریدہ - ۲۴، امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)

سالگرہ حضرت ملکہ معظمہ حضرت ملکہ معظمہ کی سالگرہ ۲۴ مئی کو ہوا کرتی تھی اُس کی نسبت دفتر ہوم سکریٹری ۲۱ شوال ۱۳۰۴ھ کو حکم ہوا کہ آیندہ سے جملہ دفاتر میں اُسکی بابتہ عام طور پر ایک یوم کی تعطیل ہوا کرے۔

عرس حضرت جمال بہار رواقع بھونگیر عرس مذکور کی تعطیل کے نسبت کسی خاص تاریخ کا حکم ہماری نظر سے نہیں گذرا مگر سرکاری خبتری بابتہ ۱۲۹۷ف سے اسقدر پتہ چلتا ہے کہ ۱۳۰۴ھ سے ۲ یوم کی تعطیل دینے کی ابتدا ہوئی۔ بعد ازاں بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ خاص دفاتر بھونگیر کے لیے ۱۲ و ۱۳ جمادی الاول مقامی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بعد موجب حکم علاقہ فینانس مورخہ ۶ شوال ۱۳۱۴ھ حسب رائے مجلس مالگزاری عرس مذکور کے لیے ایکدن کی مقامی تعطیل ملازمین ضلع ورنگل کے لیے بھی منظور ہوئی (جریدہ ۱۴ اردی بہشت ۱۳۱۶ف جلد ۲۰ نمبر ۲۳ صفحہ ۲۷۰ جزو ۱)

تہ قریب سالگرہ ملک معظم حسب فرمان اعلیحضرت قدر قدرت مصدرہ ۱۴ رجب ۱۳۱۹ھ آیندہ سے ۹ نومبر کو عام طور پر تعطیل ہوا کرے گی (جریدہ یکم مہر ۱۳۱۱ف جلد ۳ نمبر ۶ صفحہ ۴۵ جزو اول)

عرس حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح حضرت کے عرس کی تعطیل کی نسبت بمتباکین جلد ۱ کی درخواست پر ۲۰ رجب ۱۳۰۴ھ کو حکم ہوا کہ آیندہ سے تمام دفاتر سرکار عالی کو بتاریخ ۶ رجب عام طور پر ۱ یوم کی تعطیل دیجایا کرے۔ (جریدہ ۱۶ خرداد ۱۲۹۶ف جلد ۲ صفحہ ۹۸) بعد ازاں بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل کا دینا موقوف ہوا (جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب حکم علاقہ مال و فینانس مورخہ ۱۰ بہمن ۱۳۰۳ف بعض تحریکات کی وجہ ۶ رجب کو ۱ یوم کی تعطیل عام طور پر دینا منظور ہوا۔ (جریدہ ۲۶ بہمن ۱۳۰۳ف جلد ۲ نمبر ۴ صفحہ ۱۵۴ جزو اول۔

راکھی پونم ۱۲۹۳ف کی خبتری کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ بابتہ راکھی پونم خاص طور پر ہنود کو ۱ یوم کی تعطیل دی جایا کرتی تھی اسکے قبل کا حال معلوم نہیں (بعد ازاں بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ کو توالی موقوف

۱۶ محرم ۱۳۰۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۸ بہمن ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۶۹ بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم تمام دفاتر کے لیے عام کردی گئی (جریدہ ۲ اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) بعد بموجب گشتی نشان[11] علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور عام موقوف ہوکے ہنود کے لیے خاص کردی گئی (جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بعد بموجب گشتی نشان[12] علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم وبلا استثنا کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۴۲ صفحہ ۴۰۶ جزو اول)

عرس کوہ شریف - عرس کوہ شریف کے لیے بموجب گشتی نشان[12] مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ خاص دفاتر بلدہ وحوالی بلدہ - اور مدارس کے لیے عام طور پر ۲ یوم کی مقامی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹ آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۴۳) بعد ۱۲۹۳ھ کی خبتری کے رو سے پتہ چلتا ہے کہ عرس مذکور کے لیے بجائے ۲ یوم کے ۳ یوم کی مقامی تعطیل دفاتر بلدہ وحوالی بلدہ کے لیے عام طور پر دیجاتی تھی - بعد ازاں بموجب گشتی نشان[11] علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل کا دینا موقوف ہوا - (جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بعد بموجب گشتی نشان[12] علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ بلا تخصیص خاص بلدہ وحوالی بلدہ کے لیے ۱۷ و ۱۸ رجب ۲ یوم کی مقامی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۴۲ صفحہ ۴۰۶ جزو اول)

جنم اشٹمی - جنم اشٹمی کے لیے بموجب گشتی نشان[12] مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ ہنود کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹ آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۴۳) اسکے بعد بموجب گشتی نشان[5] علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۰۰ھ ہجری عہدہ داران کوتوالی کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۸ بہمن ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ بلا تخصیص قوم عام طور پر ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۲ اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان[11] علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ عام تعطیل موقوف ہوئی اور ہنود کیلئے خاص کردی گئی (جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بموجب گشتی نشان[12] علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم وبلا استثنا کسی دفتر کے عام کردی گئی - (جریدہ ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۴۲ صفحہ ۴۰۶ جزو اول)

شب معراج - شب معراج کے لیے بموجب گشتی نشان ۱ مورخہ ۲۲ آذر ۱۳۰۹ف مطابق ۲۷ رجب کو عام طور پر ایوم کی تعطیل کی نسبت کیا بنٹ کونسل سے منظوری ہوئی (جریدہ - ۹ ردے ۱۳۰۹ف جلد ۱۳ نمبر ۶ صفحہ ۷۰ جزو اول -

گنیش چوتھہ - گنیش چوتھہ کے لیے بموجب گشتی نشان ۵ مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۱۰ھ عہدہ داران کوتوالی کیلیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۸ بہمن ۱۲۹۳ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۰ھ بلا تخصیص قوم تمام دفاتر کے لیے ایوم کی تعطیل عام کردی گئی (جریدہ - ۲ اسفندار ۱۲۹۳ف جلد ۲ صفحہ ۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور ہنود ہی کے لیے خاص طور پر ایوم کی منظور ہوئی - (جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم و بلا استثناء دفتر ایوم کی عام تعطیل کردی گئی (جریدہ - ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو اول)

انت چودس - انت چودس کے لیے بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۱۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی - (جریدہ - ۱۸ بہمن ۱۲۹۴ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۰ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم تمام دفاتر کے لیے عام کردی گئی (جریدہ ۲ اسفندار ۱۲۹۳ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ بین ہنود ہی کے لیے خاص طور پر ایوم کی تعطیل کردی گئی - (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ بین بلا تخصیص قوم بلا استثناء کسی دفتر کے عام طور پر منظور ہوئی (جریدہ - ۲۴ امرداد ۱۳۱۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو)

شب برات - شب برات کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ عام کے لیے ۲ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۹ آبان ۱۲۸۳ف جلد ۱ صفحہ ۳۴) بعد ازاں بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۱۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۳ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۸ بہمن ۱۲۹۳ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۰ھ تعطیل مذکور ۱۳ شعبان

تا ۱۵ عام طور پر ۳ یوم کی تعطیل قرار پائی (جریدہ - ۲ - اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور مین ترمیم ہوکے ۱۳ و ۱۴ شعبان ۲ یوم کی مسلمانون کے لیے خاص کردی گئی (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ یہ تعطیل بلا تخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۴۲ جزو اول)

حضرت باباشرف الدین رح - عرس حضرت باباشرف الدین رح کے لیے ۲۰ اردی بہشت ۱۳۱۶ف و ۱۳۱۷ف کو حکم ہوا کہ ۲۰ شعبان کو عام طور پر تمام دفاتر بلدہ مین یک یوم کی تعطیل دی جایا کرے - (جریدہ - ۱۱ خوردداد جلد ۳۸ نمبر ۲۹ صفحہ ۲۴۲ جزو اول)

عرس شاہ نظام الدین رح - بموجب حکم فینانس مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۰۶ھ ۱ یوم کی تعطیل سالانہ خاص دفاتر اورنگ آباد کے لیے منظور ہوئی (جریدہ - ۱۰ امرداد ۱۲۹۸ف جلد ۳ صفحہ ۲۴۸) بعد کے خبرون سے اس تعطیل کے نسبت پتہ نہین چلتا ہی - ۲۸ صفر ۱۳۲۶ھ کو ایک یوم کی تعطیل ۱۳ ذیقعدہ کو منظور ہوئی - (جریدہ - ۹ خوردداد ۱۳۱۷ف جلد ۳۹ نمبر ۳۱ صفحہ ۴۱۴ جزو اول)

عید نوروز - عید نوروز کے لیے ایوم کی تعطیل ہر سال صرف پارسیون کے واسطے مورخہ ۱۰ ذیحجہ ۱۳۰۶ھ منظور ہوئی (جریدہ - ۱۰ مہر ۱۲۹۸ف جلد ۴ صفحہ ۲۷۶)

جمعہ - اس تعطیل کے ملنے کی ابتدا کس سنہ مین ہوئی اسکا حال ٹھیک طور پر معلوم نہین ہوا لیکن ۱۲۹۱ف سے سلسل پتہ چلتا ہی کہ جمعہ کو عام طور پر تمام دفاتر کو تعطیل دیجایا کرتی تھی - ۱۲۹۱ف کے سرکاری خبر سے پتہ چلتا ہی کہ اگر کسی تعطیل کے ماہن جمعہ آجائے تو بعد ختم تعطیل اُس جمعہ کے معاوضہ مین یک یوم کی تعطیل دیجاتی تھی - بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ تعطیلات عیدین مین اگر جمعہ آجائے تو آخر مین جو معاوضہ دیا جاتا تھا اُسکا ملنا موقوف ہوا (جریدہ - ۲ - اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) پھر بموجب حکم دفتر فینانس مورخہ ۲۶ رمضان ۱۳۰۰ھ باستثنا عدالت دیوانی کے بڑی تعطیل علاوہ اسکے اور جسقدر تعطیلون مین جمعہ کا روز واقع ہوگا تو اُسکا معاوضہ ختم تعطیلون کے دوسرے روز ہوگا - (جریدہ - ۳۰ امرداد ۱۲۹۷ف جلد ۳ صفحہ ۱۵۰

اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ف تعطیلات مین معاوضہ جمعہ کا دینا موقوف ہوا (جریدہ - ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶)

تعطیل یکشنبہ - عیسائیون کے لیے یکشنبہ کو تعطیل دینے کی نسبت ابتدائی حکم کس سنہ مین جاری ہوا اسکا پتہ نہین چلا مگر بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ف باستثنار اُن محکمہ جات (دفاتر) کے کہ جہان افسر عیسائی ہین یکشنبہ کو بجائے جمعہ تعطیل دی جائے (جریدہ - ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶)

سورج گرہن و چاند گرہن - بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۵ ۲ صفر سنہ ۱۳۰۰ف سورج گرہن اور چاند گرہن کے دوسرے دن عام طور پر تمام دفاتر کو (یوم کی تعطیل دینے کی نسبت حکم ہوا (جریدہ - ۲ ۱ اسفندار سنہ ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے قبل سرکاری جنتریون مین تعطیل کی نسبت کوئی حکم نہین پایا جاتا اسلیے مذکور الصدر حکم ابتدائی سمجھا جائیگا -

دفاتر صبح بروز شنبوار منہود - ۱۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ف کو دفتر فینانس سے حکم ہوا کہ اہل منہود کے ان تہوارون مین صبح کا دفتر کیا جاسکتا ہی - ۱ - رام نومی - ۲ - آشاڑی یکادشی - ۳ - ناگ پنچمی - ۴ مہابھارتھی ۵ - اودھوا لوئی - ۶ - سروتپر آماوشیا - ۷ - بہادوج - ۸ - کارتک اکادشی - ۹ - کارتیک شودہ چتودشی - ۱۰ - اگشت تریتیا - (جریدہ - ۱۰ آبان سنہ ۱۳۱۲ف جلد ۳۲ نمبر ۵۲ صفحہ ۶۹ جزو اول)

تعطیل موسم گرما برائے عدالت - بموجب حکم ہوم ڈپارٹمنٹ مورخہ ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۹ھ بہ بار تحریک مجلس عدالت العالیہ مقرر کیا گیا کہ ایک مہینے کی تعطیل جو ہر سال موسم گرما مین عدالت دیوانی کو ملا کرتی تھی اور سنہ ۱۲۹۹ف مین مجلس عدالت العالیہ کے سررشتہ دیوانی سے مخصوص کردی گئی تھی پھر حسب سابق عام کردی جائے آیندہ سے ہر سال مجلس عدالت العالیہ کے سررشتہ دیوانی کو اور نیز اُن عدالتہائے دیوانی جو ماتحت عدالت العالیہ ہون بلحاظ شدت موسم گرما ماہ تیر مین ایک مہینے کی تعطیل ہوا کرے گی (جریدہ ۲۷ امرداد سنہ ۱۳۰۱ف جلد ۳ صفحہ ۳۵۴) چونکہ مصفون کو بھی فوجداری اختیارات دئے گئے ہین اسوجہ سے ۷ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۳ف سے عدالت دیوانی بلدہ اور اضلاع کی تعطیل موسم گرما موقوف کردی گئی - اور سال مین ایک ماہ رخصت کا حق دیا گیا -

تختہ تعطیلات دفاتر علاقہ صرف خاص و دیوانی علاقہ سرکار عالی۔

نشان سلسلہ	نام تعطیل	تعداد ایام: علاقہ صرف خاص	تعداد ایام: علاقہ دیوانی	تاریخ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	دسہرہ۔	۲	۲	آشوین سدھ دشمی	عام تعطیل
۲	شب قدر۔	۱	۴		دفاتر صرف خاص کے لیے، ۲۷ رمضان کو ایک یوم کی تعطیل۔
۳	دیوالی۔	۲	۲	آشوین وبدی تیرسی و آماوس یا یہ	دفاتر دیوانی کے لیے، ۲ نہایہ، ۳۰ رمضان ۱۴ یوم کی تعطیل۔
۴	عید الفطر۔	۴	۴	غرہ تا ۴ شوال	عام
۵	عرس ہنکنڈہ	۲	۰	۵ تا ۶ 〃	〃
۶	عرس شاہ نظام الدین رح	۰	۱	۱۳ ذیقعدہ	خاص دفاتر صرف خاص کے لیے۔
۷	عرس گلبرگہ شریف۔	۳	۳	۱۵ تا ۱۷ ذیقعدہ	خاص دفاتر اورنگ آباد کے لیے
		۰	۰		خاص دفاتر علاقہ صرف خاص و گلبرگہ اور ایک یوم دفاتر راجکور کے لیے
۸	کرسمس۔ (وسال نو)	۰	۸	۲۵ دسمبر سے یکم جنوری تک	خاص عیسائیون کے لیے۔
۹	تل سنکرات۔	۱	۱	۰	عام
۱۰	عید الضحیٰ۔	۵	۵	۹ تا ۱۳ ذیحجہ	〃
۱۱	بسنت پنچمی۔	۱	۱	ماگھ شدہ پنچمی۔	〃
۱۲	عشرہ شریف۔	۸	۸	۵ تا ۱۲ محرم	〃
۱۳	مہاشیوراتری۔	۱	۱	ماگھ وتر یودشی	〃
۱۴	ہولی و دہولینڈی۔	۲	۲	پھاگن پورنم و قبہ قبلہ	〃
۱۵	عرس حضرت شمس عالم رح۔	۰	۱	۱۹ صفر	خاص دفاتر راجکور کے لیے۔
۱۶	آخری چہارشنبہ۔	۱	۰		خاص دفاتر علاقہ صرف خاص کے لیے

نشان سلسلہ	نام تعطیل	تعداد ایام: علاقہ صرف خاص	تعداد ایام: علاقہ دیوانی	تاریخ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۷	اوگادی	۱	۱	چیت شدی پرتی پدا	عام
۱۸	عرس خواجہ نجیب الدین رح	۰	۳	۶ تا ۸ ربیع الاول	خاص دفاتر اورنگ آباد کے لیے
۱۹	دوازدہم شریف۔	۱	۱	۱۲- "	عام
۲۰	عرس حضرت ابوالفیض رح	۰	۱	۱۸- "	خاص دفاتر بیدر کے لیے۔
۲۱	سالگرہ مبارک اعلیحضرت	۱	۱	۶- ربیع دوم	عام
۲۲	یازدہم شریف۔	۱	۱	۱۱- "	"
۲۳	سالگرہ ملکہ معظمہ قیصر ہند۔	۱	۱	۲۴ مئی	"
۲۴	عرس بہونگیر۔	۲	۳	۰	دفاتر علاقہ صرف خاص کے لیے ۱۲ و ۱۳
۰	۰	۰	۰	۰	جمادی الاول اور دفاتر علاقہ بہونگیر کے لیے
۰	۰	۰	۰	۰	۱۳ تا ۱۵ جمادی الاول۔
۲۵	سالگرہ ملک معظم۔	۱	۱	۰	عام
۲۶	عرس اجمیر شریف۔	۱	۱	۶ رجب	"
۲۷	راکھی پونم۔	۱	۱	ساون پونم	"
۲۸	عرس کوہ مولا۔	۳	۲	۰	دفاتر علاقہ صرف خاص کے لیے ۱۶ تا
۰	۰	۰	۰	۰	۱۸ رجب اور دفاتر علاقہ دیوانی بلدہ
۰	۰	۰	۰	۰	وحوالی کے لیے ۱۷ تا ۱۸ رجب۔
۲۹	جنم اشٹمی	۱	۱	ساون وِدِ اشٹمی	عام
۳۰	شب معراج۔	۱	۱	۲۷ رجب	"
۳۱	گنیش چوتھ۔	۱	۱	بھادون شدھ چوتھ	"

نمبر شمار	نام تعطیل	تعداد ایام: صرف خاص علاقہ	تعداد ایام: علاقہ دیوانی	تاریخ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۳۲	اننت چودس	۱	۱	بہادوں شدہ چترد سی	عام
۳۳	شب برات	۲	۲	۱۴ تا ۱۵ شعبان	
۳۴	عرس حضرت باباتر نب الدین رح	۱	۱	۲۰ شعبان	خاص دفاتر بلدہ کے لیے۔
۳۵	عید نوروز	۰	۱	۰	خاص پارسیون کے لیے

خطابات

فصل ۔ اعلیحضرت قدر قدرت ..... کے عہد معدلت مہد مین بتقریب دربار حکمرانی عید مبارک جشن نوروز سالگرہ وجشن چہل سالہ سالگرہ مبارک وغیرہ پیشگاہ خدا وندی سے جو لوگ خطابات سے سرفراز ہوئے اُن کے مدارج خطابات مع نام درج ذیل ہین لیکن مناصب بوجہ طوالت نہین درج کیے گئے ۱؎

نمبر شمار	خطاب	درجہ	درجہ	خطاب	درجہ	درجہ	خطاب	درجہ	درجہ	خطاب	درجہ	درجہ	خطاب	درجہ
۱	خان	۱	۶	خان دوران	۲	۱۰	جاہی	۱	۱۵	پال	۲			
۲	خانی بہادری	۳۴	۷	خان خانان		۱۱	علماء	۱۶	۱۶	ونت	۱۲			
۳	جنگی	۱۷۶	۷	سلطنتہ	۲	۱۲	حکماء	۱۷	۱۷	مہاراجہ	۱			
۴	دوالائی	۳۱	۸	امرائی	۲	۱۳	راجہ	۱۸	۱۸	رانی	۱			
۵	ملکی	۳۰	۹	امیر کبیر امیر اکبر	۲	۱۴	راجہ بہادر	۱۸	۱۹	متفرق	۲			
										جملہ	۳۶۵			

اسی ضمن مین اس امر کا ذکر بھی ضرور ہے کہ سلخ شعبان ۱۳۰۴ھ نوروز اعلیحضرت حضور پر نور باین حکم صادر فرمایا

۱؎ ۔ جن خطاب یافتہ اصحاب کا انتقال ہو چکا ہو اُن کے نام پر نشان چلیپا کر دیا گیا ہے ۔

جو لوگ خطاب جنگی - دولائی - اور ملکی سے سرفراز ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ نواب استعمال کیجاوے

مرزہ محمد مختصور - ۲۳ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک اعتماد نواز خان کا خطاب عطا ہوا - خان

میر امیر علی فرزند منزا وار جنگ - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا - + خانی بہادری

مرزا حیدر بیگ - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ صدر مہتمم کوتوالی بیرون بلدہ تھے +

میر بیدار علی - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ اسد نواز جنگ کے پوتے تھے - +

مولوی محمد انوار اللہ - ۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا

فیض محمد علاقہ دار وقار الامرا - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا

میر حشمت علی - ۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا

میر منور علی - ۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا

محمد علی بیگ قادر علیخان - ۲۳ - جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا -

محمد کریم الدین فرزند نواب خورشید الملک بہادر - ۲۷ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۴ھ کو تقریب دربار نوروز - خانی شمشیر بہادر کا خطاب عطا ہوا -

ٹیپو خان - ۲۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا -

امیر علی - ۲۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا -

میر لطیف علی - ۲۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا -

میر حسین علی - ۲۰ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا

میر لطیف بیگ - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا

مرزا محمد حیدر جیون بیگ - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا -

مرزا اصغر اکبر - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا

محمد محمود علی - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا

میر محمود علی - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا

محمد حامد الدین حسین - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا -

میر وزارت علی - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا -

مرزا ثابت علی - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - +

محمد عبد الکریم - ۱۲ - رجب ۱۳۱۷ھ کو تبقریب سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ سرکردہ دوم کوتوال بلدہ ہیں -

محمد افضل نور خان - ۱۲ - رجب ۱۳۱۷ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ افسر خفیہ پولیس اندرون و بیرون بلدہ ہیں -

غلام احمد خان - ۱۲ - رجب ۱۳۱۷ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ مددگار محکمہ نظامت کوتوالی اضلاع علاقہ سرکار عالی ہیں -

خیرات حسین - ۱۲ رجب ۱۳۱۷ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا آپ مہتمم خفیہ پولیس اضلاع سرکار عالی تھے - +

مبارک علی - ۱۲- رجب ۱۳۱۶ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ مہتمم کوتوالی ضلع اورنگ آباد ہین -

سید محمد علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - کا خطاب عطا ہوا آپ خلف اعتصام الملک ہین -

میر لطف علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا آپ خلف اعتصام الملک ہین -

سید علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ خلف اعتصام الملک ہین -

محمد عسکری - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا آپ خلف ناظم خبک اور تعلقدار گدوال ہین -

میر احمد علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا آپ خلف منظم جنگ ہین -

سید محمد علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ خلف مہدی یار جنگ ہین -

محمد ولی اللہ - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ مبارک لودہی خان بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ خلف لودہی خان بہادر ہین -

محسن علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ سرکردہ کوتوالی بلدہ ہین -

میر محمد علی فرزند شجاع الدولہ - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری ذوالفقار جنگ کا جنگی خطاب عطا ہوا -

میر عالم علی فرزند لاور نواز جنگ - ۶ - ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور

دلاور نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا +

سید علی - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی بہادری - اور ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک حیدر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - +

زور آور علیخان - ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۴ھ کو تقریب دربار عید الضحیٰ خانی - بہادری اور مختشم جنگ کا خطاب عطا ہوا +

میر جہاندار علی - ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک متھور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

مولوی حافظ انور - ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور محب نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نقشی بلدہ تھے - +

مرزا نصر اللہ - ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی خانی - بہادری - اور دولت یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مہتمم دار الضرب اور کاغذ مہور تھے - +

میر غضنفر علی عرف بیگی - ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور قوی جنگ کا خطاب عطا ہوا - +

اکرام اللہ خان - ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز خانی - بہادری - اور نواب یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ صوبہ دار صوبہ گلبرگہ تھے +

مولوی محمد صدیق - ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز خانی - بہادری - اور ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۴ھ کو تقریب دربار نوروز - عماد جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ علاوہ سرکار عالی میں متعدد اعلی خدمتوں پر رہ چکے تھے - +

معین الدین خان - یکم شوال سنہ ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار عید الفطر اقبال یار جنگ کا خطاب عطا ہوا آپ آتالیق اعلیحضرت قدر قدرت اور کمشنر انعام تھے - +

مولوی دلیل الدین - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی بہادری - اور احترام جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد تھے -

عیوض بلیل - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک جان نثار خان بہادر - اور ۲۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک جان نثار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ سرکردہ فوج نظام جمعیت (جمعیت سیرم) تھے - +

صالح بن ناصر - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور ۲۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک رستم جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار عروب علاقہ فوج جمعیت تھے - +

مرزا طفیل علی بیگ - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۲۹ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک نادر جنگ کا خطاب عطا ہوا آپ نواب فیسر الملک کے بھائی اور اعلیحضرت قدر قدرت کے ایڈ کانگ تھے -

محمد ولی الدین - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور وقار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

سید جعفر حسین - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور صفدر نگر جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب ناظر بن کہلاتے تھے - +

میر بہادر علی - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور سلطنت جنگ کا خطاب عطا ہوا -

حسن بن عبداللہ - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور عماد نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ صدر محاسب سرکار عالی اور کشنر کروڑ گیری وغیرہ کی خدمت پر رہ چکے تھے - +

مولوی مہدی حسن - ۲۷ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز - خانی - بہادری - اور فتح نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ تعلقدار اطراف بلدہ اور ممبر مجلس عدالت مالیہ کی خدمت پر رہ چکے تھے - +

منشی مولوی محمد صدیق - ۲۷ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز - خانی - بہادری اور

صدیق یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مہتمم دفتر بلکی تھے۔ +

محمد فصیح الدین۔ ۲۷۔ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز۔ خانی۔ بہادری۔ اور ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ فیروز یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ اتالیق صاحبزادہ ولی عہد بہادر تھے۔ +

احمد حسین۔ ۲۷۔ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز۔ خانی۔ بہادری۔ اور ۱۶۔ ربیع دوم ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک متصور جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

شمشیر جنگ۔ ۲۔ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک بہادر جنگ کا خطاب عطا ہوا

سید سردار علی۔ ۲۔ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور سہراب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

حاجی سید غلام محمد۔ ۲۔ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور آسمان یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کا تعلق علاقہ نواب سر آسمانجاہ کے اسٹیٹ سے تھا۔ +

میر بشارت علی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور آفتاب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر محمود علی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ احتشام جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر قدرت علی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری اور حسام یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

خواجہ ہمایوں علی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور فخر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

سید علیم الدین۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری اور عظمت جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مرزا اشرف علی بیگ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور مظفر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر محمد علی منشی سرکار - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور سردار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

خواجہ کریم الدین - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور قایم جنگ کا خطاب عطا ہوا -

خواجہ عباد اللہ - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور تیمور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

مراد حسین - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور صف شکن جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ برادر نواب ناظر بن اور نواب وقار الامرا مدار المہام مستعفی کے ایڈیکانگ تھے -

غلام محمد تقی - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور لشکر جنگ کا خطاب عطا ہوا - +

میر محمد یار - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور اشرف جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر عابد علی - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری اور صولت جنگ کا خطاب عطا ہوا

میر الدین - خوش تہنیت یار الدولہ - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور صادق جنگ کا خطاب عطا ہوا +

خواجہ بہرام علی - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور فیض یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر حافظ علی - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - انتخاب جنگ کا خطاب عطا ہوا -

مولوی مظفر الدین - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور

امیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مسٹر فرام جی جمشید جی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری اور فرامز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ صوبہ دار علاقہ سرکار عالی ہیں۔

میر تراب علی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور تراب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر آفتاب علی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور حسین یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر اکبر علی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور حیدر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

کپتان میر ہاشم علی۔ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو تقریب دربار نوروز خانی۔ بہادری۔ اور ۲۷۔ جمادی الاولی ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک، ہاشم نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ امپیریل سکنڈ لانسر کے کپتان کمانڈنگ افسر ہیں۔

عالم علی۔ ۲۳۔ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور ترکتاز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مولوی چراغ علی۔ ۲۳۔ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور اعظم یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ صوبہ دار صوبہ گلبرگہ اور معتمدی فینانس وغیرہ اور اعلیٰ خدمات پر رہ چکے تھے۔ +

مولوی شیخ احمد۔ ۲۳۔ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور رفعت یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

خواجہ سرور علی۔ ۲۳۔ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور اکبر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

محمد وقار الدین - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور بہادر رول جنگ کا خطاب عطا ہوا -

صمدر الدین - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شرف یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد مختار الدین - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک دایم جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد فرید الدین - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک شاہ باز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد جمال الدین - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک صادق جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مہتمم خزانہ صرف خاص و اتالیق صاحبزادہ ولی عہد بہادر ہین -

سید محمد علی - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور صفدر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

احمد بن شمس - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور قہار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار عرب ملازم نظم جمعیت ہین -

محمد بہاؤ الدین - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور [illegible] نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد وزیر الدین خان بہادر - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - دلاور یار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد سلطان الدین خان بہادر - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک نظام نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد جہانگیر بیگ - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شہزور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

سید امراللہ - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور مقتصد جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ شریک معتمد فوج تھے -

سید محمد حسن الدین - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور واجد نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد نیاز الدین - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور نصیر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر محمد کاظم علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور نشیہ جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر جہانگیر علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور جہانگیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

وزارت علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور علی یار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

خواجہ قدرت اللہ - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور منصور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر وزارت علی - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور خورشید جنگ کا خطاب عطا ہوا

محمد کبیر دراز - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور سیف یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ قلعہ دار قلعہ گولکنڈہ اور گولکنڈہ برگیڈ کے افسر تھے -

محمد اعظم علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور کارپرداز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

حسینی مرزا - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور مظہر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

فضل علیگ خان بہادر - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک انور نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر یاور علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

کلب حسین - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور محکم جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر سلطان علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور فطرت جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر تیمور علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور مظہر جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر لیاقت علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور متین جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر جہاندار علیخان بہادر - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک ارسلان جنگ کا خطاب عطا ہوا -

سید سرفراز علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور ضیغم جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر غلام حسین - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور مصطفے یار جنگ کا خطاب عطا ہوا +

مرزا احمد علیبیگ - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور ۱۰ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک نادر جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب زین الملک کے فرزند تھے +

مرزا حامد علیبیگ - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - حامد جنگ کا خطاب عطا ہوا -

آپ نواب افسر الملک کے فرزند ہیں۔

مرزا محبوب علی بیگ ۔ ۷۔ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری اور ۱۷۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خسرو جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب افسر الملک فرزند ہیں۔

میر مبارک علی ۔ ۷۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری۔ اور مظفر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کیبنٹ کونسل کے رکن ہیں۔

میر جہانگیر علی ۔ ۷۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور جہانگیر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مرزا ذوالقدر بیگ ۔ ۷۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری اور ذوالقدر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب سرور الملک کے فرزند اور رجسٹر مجلس عدالت العالیہ ہیں

مرزا اسجاد بیگ ۔ ۷۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور عثمان نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر لطف علی ۔ ۷۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور سراج جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مہتمم تعمیرات علاقہ صرف خاص و گرد یوڑھی مبارک اور نواب ناظم الملک کے فرزند ہیں۔

میر فیاض الدین علی ۔ ۷۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور قوت جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ قدیر جنگ کے فرزند اور نواب وقار الامرا کے داماد ہیں

محمد مہدی حسن ۔ ۷۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور بے نظیر جنگ کا خطاب ہوا۔

سید سراج الحسن ۔ ۷۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری اور امیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مولوی حافظ سید احمد رضا - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور سکندر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ ناظم عدالت مدینہ بیدر وغیرہ رہے تھے - +

مولوی وحید الزمان - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور وقار نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مجلس مال کے رکن تھے -

مولوی احمد عبد العزیز - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور عزیز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ علاقہ سرکار عالی میں متعدد خدمتوں کے علاوہ نواب اقبال الدولہ وقار الامرا کے علاقہ میں چند سال معتمدی کی خدمت پر رہے تھے -

محمد علی بیگ - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور سروایار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد افضل - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور فضل یار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد وزارت - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور اشرف نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر عبد الصمد - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور فیض جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر حسن علی - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور مجاہد جنگ کا خطاب عطا ہوا -

لالہ دین دیال - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ - بہادر اور مصور جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ اعلیحضرت قدر قدرت کے خاص فوٹو گرافر تھے - +

میر یوسف علیخان - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور سالار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب میر لایق علیخان سالار جنگ ثانی مدار المہام مستعفی کے فرزند ہیں -

حیدر یار خان - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور احمد یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب محی الدولہ مرحوم صدر الصدور کے فرزند ہیں -

محبوب یار خان - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور رسول یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب محی الدولہ مرحوم صدر الصدور کے فرزند ہیں -

غلام دستگیر - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور نصرت جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نصرت جنگ کے فرزند ہیں -

محمد غالب - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور جان نثار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک کے فرزند ہیں -

محمد عمر - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شمشیر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک بہادر کے فرزند ہیں -

محمد صالح - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور سیف نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک کے فرزند ہیں -

محمد بن سرہ - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور شمشیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک کے فرزند ہیں -

محمد دولت - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور نصیب یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار سانڈنوزی کہلاتے تھے - +

محمد عبد اللہ - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور فضل نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب لائق الدولہ کے فرزند ہیں -

معظم مرزا - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور فضل جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب داور الملک کے فرزند ہیں -

منیر الدین - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور

سکندر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب خورشید جاہ مرحوم کے صاحبزادے تھے۔ +

سیف الدین اکبر۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور حضور یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اکبر الملک کو توال بلدہ کے فرزند ہیں۔

سید اصالت علی اکبر۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور اصالت جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اکبر الملک کوتوال بلدہ کے فرزند ہیں۔

سید غازی الدین اکبر۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور سرباز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اکبر الملک کوتوال کے فرزند ہیں۔

سید حکیم الدین اکبر۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور ملک یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اکبر الملک کوتوال بلدہ کے فرزند ہیں۔

شیخ جلال الدین۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور سعد جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر شبیر علی۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور نصیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

محمد فیاض الدین۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور مشرف جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مددگار معتمد صرف خاص ہیں۔

رحمان شریف۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور رحمان یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ وقر ملکی کے مددگار تھے۔

سید عبداللہ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور نیر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب سناد الملک کے فرزند ہیں۔

سید عزیز اللہ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور اختر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب سناد الملک کے فرزند ہیں۔

سید خلیل الرحمن - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور اہتمام جنگ کا خطاب عطا ہوا -

غلام محی الدین - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور مستقل نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ میر مجلس انتظام کوٹھہ جات ہین -

غلام محبوب - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور اقتدار نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مستقل نواز جنگ کے فرزند ہین -

محمد عزیز الدین - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - عزیز یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ فیاض الدین کے فرزند ہین -

محمد نور الدین - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شہسوار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ شہسوار جنگ کے فرزند ہین -

کپتان قربان علی - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - بہمن جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ تہرڈ لانسر فوج باقاعدہ کے کمانڈنگ افسر ہین -

کپتان سید ادریس - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور فرمان جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مہاراجہ بہادر مدار المہام کے ایڈیکانگ ہین -

محمد نوازش علی - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور جنید یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار مہدوی پٹھانان تھے - +

میر وزیر علی - ۱۲ رجب ۱۳۱۷ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک سلطان یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ کوتوال اندرون و بیرون بلدہ ہین -

میر صفدر علی - ۱۲ رجب ۱۳۱۷ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک صفدر یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مددگار

کوتوال اندرون و بیرون بلدہ ہین -

میر عابد علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شاہ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب شمشیر جنگ کے فرزند ہین -

میر علی محمد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شمشیر جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب شمشیر جنگ کے فرزند ہین -

سید جعفر علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب مشیر الملک کے فرزند ہین -

میر اکرام حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور غازی جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب فخر الملک کے فرزند ہین -

میر مکرم حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور فخر جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب فخر الملک کے فرزند ہین -

میر صفدر حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور رئیس یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب فخر الملک کے فرزند ہین -

میر دیانت حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور رئیس جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب فخر الملک کے فرزند ہین -

میر امانت حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی بہادری - اور شاہ نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب فخر الملک کے فرزند ہین -

میر مصطفےٰ علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور سرفراز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب افتخار الملک کے بھائی اور ضلع ورنگل کے دوم تعلقدار ہین -

میر فیروز علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور رفیع جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ میر محمد علیخان نبیرہ حیدر الدولہ کے فرزند ہین -

اقبال علی بیگ - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور افسر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب امیر الملک کے فرزند ہیں -

شجاعت علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور نصیر یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ غالب الدولہ کے فرزند ہیں -

حسین یار خان - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور صدارت جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ رسول یار خان محی الدولہ کے بھائی ہیں -

غلام جیلانی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور اعتضاد جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ اعتضاد جنگ کے فرزند ہیں -

قادر علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور علی یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ بندہ علیخان کے فرزند ہیں -

بہبود علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور ظفر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ بندہ علیخان کے فرزند ہیں -

ضیاء الحق فصیح الدین احمد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور رفعت یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ رفعت یار جنگ کے فرزند اور اول تعلقدار ضلع بیدر ہیں -

نظام الدین احمد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور نظامت جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب رفعت یار جنگ کے فرزند اور پہلے انڈر سکرٹری لیجسلٹو کونسل تھے - اب مجلس عدالت العالیہ کے جج ہیں -

ابو الحامد رضی الدین احمد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور عماد جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ عماد جنگ کے فرزند ہیں - پہلے مددگار عدالت ضلع نظام آباد تھے - اب مجلس عدالت العالیہ کے معتمد ہیں -

محمد امجد علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور مفخر جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ کمشنر کرورگیری ہین -

میر لیاقت علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور لیاقت جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ اول تعلقدار ہین - اور ڈویژنل کمشنر نمایش باغ عامہ تھے

محمد حفیظ الدین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور اقتدار یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ ڈپٹی کمشنر کرورگیری ہین -

محمد محبوب علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور جہاندار نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ بہاندار خان کے فرزند ہین -

سید نور الانبیا - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور سلطان یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ خلف سلطان یار جنگ اور برادر زادہ قادر الملک مرحوم ہین

محمد کمال خان - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور کمال یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار علاقہ نظم جمیعت اور بڈن خان کے پوتے ہین -

نصیب خان - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور نصیب یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ دولت خان نصیب یار جنگ کے فرزند ہین -

فریدون جی جمشید جی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک فریدون جنگ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ پولیٹکل سکرٹری گورنمنٹ نظام اور پریوٹ سکرٹری مدار المہام سرکار عالی ہین -

سہراب جی جمشید جی چینائی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک سہراب نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ اول تعلقدار ضلع گلشن آباد میدک ہین -

محمد خواجہ کریم الدین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور عزت یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جسارت الدولہ کے فرزند ہین -

محمد ظہور الدین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور

نصیر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نبیرہ نصیر جنگ ہیں۔

برزو وجی جمشید جی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک برزو جنگ کا خطاب عطا ہوا آپ اول تعلقدار منتظم نظام آباد ہیں۔

سید رحیم الدین۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور اقبال یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اقبال یار جنگ کے فرزند ہیں۔

محمد بن صالح۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور شمشیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ شمشیر الدولہ کے نواسہ اور جمعدار علاقہ نظم جمعیت ہیں۔

مرزا ولایت علیبیگ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور مختار نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کا تعلق علاقہ بادرچینہ مبارک سے ہے۔ اور نواب انوار جنگ کے فرزند ہیں۔

تراب علی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور فتح یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ فتح یاب جنگ کے فرزند ہیں۔

سید فتح الدین علی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور واقف جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر نصیر الدین علی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور فرخندہ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نبیرہ فرخندہ یار جنگ اور مہتمم کتب خانہ قدیم ہیں۔

مرزا احمد بیگ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور مستعد نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کپتان فوج علاقہ گولکنڈہ برگیڈ ہیں۔

میر عابد علی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور عابد یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مہتمم مکہ مسجد ہیں۔

حاجی سید محمود۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور محمد یاور جنگ کا

(باقی صفحہ ۴۶۳ پر)

آپ خطیب مکہ مسجد ہین -

محمد شریف - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور فاروقی یار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور خالد نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ فاروقی یار جنگ کے بہائی تھے +

میر فضیلت علی - ۲۰ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور سلیمان یار جنگ دلالی اور ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک علی یاور الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ لاور الدولہ مرحوم کے فرزند ہین -

کلارک صاحب - ۲۶ ربیع الثانی ۱۲۹۲ھ کو بہادری مستقل جنگ استحکام الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ اعلیحضرت قدر قدرت کے استاد انگریزی تھے +

محمد بہاو الدین - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۰ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری مشیر نواز جنگ اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک معین یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد تھے -

اکرام جنگ - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ مہتمم خزانہ صرف خاص تھے +

مرزا علی محمد - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی - بہادری معتمد جنگ - اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک معتمد الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

میر محمد علی - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی - بہادری - اور ۲۷ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک معتصم جنگ - اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک اعتصام الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

احمد یار جنگ - یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار عید الفطر تمام الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ

جمعدار عروب علاقہ نظم جمعیت سرکار عالی تھے +

محمد معز الدین - یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار عید الفطر - خانی - بہادری اور معز یار جنگ - اور ۷ ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک معز یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

غالب بن ناصر - ۶ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - مدبر جنگ - اور ۲۷ ۷ جمادی الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار نوروز سیف الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار عروب علاقہ نظم جمعیت تھے + یکم ۱۳۲۳ھ

محسن - ۶ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - برق جنگ - اور یکم ذیقعدہ تقریب جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک برق الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

خواجہ بہاء الدین - ۶ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - عظام جنگ اور ۲۶ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک عظام الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

میر داور علی - ۶ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - بہرام جنگ - اور ۲۷ ۷ جمادی الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار نوروز بہرام الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

میر بندہ علی - ۲۰ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو خاص دربار مین خانی - بہادری - ارسطو جنگ - سپہ دار الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

عبد السلام خان - ۲۰ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو خاص دربار مین مقتدر جنگ - اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک مقتدر الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ صوبہ دار صوبہ گلشن آباد تھے - اور مجلس مالگذاری کے رکن بھی تھے -

صمصام جنگ - ۲ ۷ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک صمصام الدولہ کا خطاب عطا ہوا +

سید لواز حسین - ۲۶ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - قیام جنگ - عضنفر الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب کلیانی ہین -

حیدر جنگ - ۲۶ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک حیدر الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

قوت جنگ - ۲۶ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک قوت یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا

مرزا اسمٰعیل بیگ - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اسد یار جنگ اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - اسد یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ اعلیحضرت حضور پر نور کے ایڈیکانگ ہیں -

خواجہ فصیح الدین - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - جسارت جنگ - بسالت الدولہ خطاب عطا ہوا -

محمد ابو الحسن - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - شوکت جنگ - اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - حسام الدولہ کا خطاب عطا ہوا - حسب فرمان اعلیحضرت قدر قدرت مورخہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ آپ خدمت سرکار سے برطرف اور خطابات ضبط کیے گئے (جریدہ - ۲۵ جمادی الاول ۱۳۱۸ھ)

میر ممتاز علی - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - ممتاز یار جنگ - اور ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۲۰ھ کو تقریب دربار عید الضحیٰ ممتاز یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ حافظ منصب علی صاحب کے فرزند خرد اور پلٹن صرف خاص کے کمانڈنگ افسر ہیں -

مرزا ولایت علیبیگ - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - عثمان یار جنگ اور ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۲۰ھ کو تقریب دربار عید الضحیٰ عثمان یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب افسر الملک کے فرزند کلاں اور سیجا افواج باقاعدہ علاقہ سرکار عالی ہیں -

قدیر جنگ بہادر - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک نوت یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ صوبہ بیدر اور مشیر گلبرگہ پوڑہی مبارک تھے +

شہامت جنگ - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک امیر الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

شیخ مصلح الدین سعدی - ۱۰ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری حضور نظام جنگ اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - حاکم الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ رکن مجلس عالیہ عدالت ہیں -

محمد معین الدین - ۱۰ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - ناصر نواز جنگ

اور ناصر نواز الدولہ - کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب لائق الدولہ کے متبنیٰ ہین اور اعلیحضرت قدر قدرت کے ایڈ کانگ ہین -

عطا ہوا

میر محمد حمایت خان بہادر - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک سعید جنگ و سعید الدولہ کا خطاب

میجر عبد اللہ بیگ - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - ماہر جنگ اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک ماہر الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ معتمد فوج ہین

کپتان محمد ہادی - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - وزیر جنگ اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک وزیر الدولہ - کا خطاب عطا ہوا - آپ ناظم نظم جمعیت ہین

سید عبد الرشید - ۲ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - سید جنگ - اور ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک سید الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ سید عبد الرزاق آصف نواز الملک مستعد صرف خاص کے فرزند ہین - اور اور ان کے مددگار بھی تھے - حسب فرمان واجب الاذعان اعلیحضرت قدر قدرت مزینہ ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ بوجہ گستاخی و بے ادبی - و بے باکی آپ کے جملہ خطابات ضبط کیے گئے - (جریدہ غیر معمولی ۱۴ شہر یور م ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۳۱۶ف جلد ۳۸ نمبر ۴ صفحہ ۵۹)

محمد حفیظ الدین - ۱۵ ربیع الاول ۱۲۸۴ھ کو خانی - بہادری - اور ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ظفر جنگ - ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی شمس الدولہ - اور ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب جلوس نوروز شمس الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ وزیر افواج تھے +

محمد فیض الدین بہادر - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک امام جنگ - اور ۷ ربیع الثانی بتقریب دربار حکمرانی خورشید الدولہ اور ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز خورشید الملک کا خطاب عطا ہوا

میر یار علی - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - شہاب جنگ - اور ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز مختار الدولہ - اور افتخار الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ سراج الملک کے فرزند - اور معین المہام کوتوالی وغیرہ ہین -

میر سعادت علی - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - ۹ ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ کو

تبقریب پُرسہ غیور جنگ شجاع الدولہ - اور ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار نوروز نصیر الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ سالار جنگ اعظم مدار المہام کے چھوٹے فرزند اور معین المہام مال و فوج تھے +

میر سرفراز حسین - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور یکم شوال سنہ ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار عید الفطر - صفدر جنگ مشیر الدولہ - فخر الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب نظام یار جنگ خانخاناں کے بھائی اور معین المہام عدالت وغیرہ ہیں -

میر غلام عسکری - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - صمصام جنگ - اور ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار نوروز - عزیز الدولہ - اور یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - احتشام الملک کا خطاب عطا ہوا -

احمد بیگ - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - معظم جنگ - اور ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۴ھ کو تبقریب دربار نوروز - لطیف الدولہ - اور ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک لطیف الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ معظم جنگ کے فرزند ہیں -

محمد مختار الدین - ۲۵ شوال سنہ ۱۲۹۲ھ کو خانی - بہادری - اور ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۵ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک نامور جنگ - اقتدار الدولہ - سلطان الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب اقبال الدولہ وقار الامرا کے فرزند ہیں

آغا مرزا بیگ - ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری (سرور جنگ) اور ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک سرور الدولہ - سرور الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ معتمد بیتی اعلیحضرت تھے -

میر ریاست علی - ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو تبقریب حکمرانی - خانی - بہادری اور ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار نوروز - محبوب یار جنگ - اور ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک ناظم الدولہ اور ۱۱ ذیحجہ سنہ ۱۳۲۰ھ کو تبقریب دربار عید الضحیٰ ناظم الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ اعلیحضرت قدر قدرت کے اٹیڈیکانگ اور مہتمم بگیخانہ و تعمیرات علاقہ صرف خاص وغیرہ تھے +

مرزا محمد علی بیگ - ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار نوروز افسر جنگ - اور ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک افسر الدولہ اور ۱۱ ذیحجہ سنہ ۱۳۲۰ھ کو تبقریب دربار عید الضحیٰ افسر الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ اٹیڈیکانگ اعلیحضرت قدر قدرت

افسران افواج باقاعدہ سرکار عالی و گولکنڈہ بریگیڈ و انسپکٹر جنرل سروس ٹروپس و غیرہ ہیں۔

وحید منور خان۔ ۔ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی۔ خانی۔ بہادری۔ اور یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار عید الفطر مقرب جنگ۔ اور ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک مقرب الدولہ اور ۲۰ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک متصور الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سابق مین صدر مہام سرکار عالی تھے۔ اور اب معتمد صرف خاص ہین۔

سعید الدولہ۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز سعید الملک کا خطاب عطا ہوا۔

مستحکم جنگ۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز محبوب یار الدولہ۔ اور ۲۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک فیاض الملک کا خطاب عطا ہوا۔

سردار دلیر جنگ۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز دلیر الدولہ۔ اور ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو تقریب دربار نوروز دلیر الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ ہوم سکرٹری کے معتمد تھے۔ سعد نیابت کے تقدیم ہین حدمت سے علیحدہ کیے گئے۔ +

میر متصور علی۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز فانی۔ بہادری۔ اور فتحیار یار جنگ۔ اور ۲۰ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک جلال الدولہ۔ اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک جلال الملک کا خطاب عطا ہوا۔ +

میر اکبر علیخان بہادر۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز اکبر جنگ اور ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک اکبر الدولہ۔ اکبر الملک۔ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کوتوال بلدہ تھے۔

مولوی سید حسین بلگرامی۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز علی یار خان بہادر تہور جنگ اور ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار نوروز عماد الدولہ۔ اور ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک عماد الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ معتمد پیشی اعلیحضرت قدر قدرت اور معتمد صرف خاص اور ناظر مطبعات رہ چکے ہین۔ اب وظیفہ یاب ہین۔

مولوی مہدی علی۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز فانی۔ بہادری۔ نصیر نواز جنگ اور

۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو تقریب دربار نوروز محسن الدولہ محسن الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ علاقہ سرکار عالی میں متعدد اعلیٰ خدمتوں پر ممتاز تھے +

کلیم اللہ خان - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز خانی - بہادری - قادر جنگ - اور ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - قادر الدولہ - اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - قادر الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ مہتمم تقسیم خلعت مبارک کی خدمت پر رہ چکے تھے +

اعتصام جنگ - یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار عید الفطر صمصام الدولہ صمصام الملک کا خطاب عطا ہوا

مسلم جنگ - یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار عید الفطر - غالب جنگ - لایق الدولہ - اور ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک غالب الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ بعہدا رعرب علاقہ نظم حیدرآباد سرکار عالی تھے +

مولوی مشتاق حسین - ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادر زمن - قہار جنگ اور ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک وقار الدولہ - وقار الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ علاقہ سرکار عالی میں متعدد خدمتوں پر رہ چکے ہیں -

عسکر جنگ - ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار خاص آفتاب الدولہ مشیر الملک کا خطاب عطا ہوا +

سید عبد الرزاق - ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو تقریب دربار نوروز - خانی - بہادری - آصف نواز جنگ اور ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - آصف نواز الدولہ - آصف نواز الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ معتمد مالگزاری - اور مستعد صرف خاص کی خدمت پر رہ چکے تھے +

میر فصاحت حسین - ۲۰ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک شاہ نواز خان - فتح یار جنگ - اور ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - مہام الدولہ - شجاع الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب نظام یار جنگ - خان خانان کے فرزند ہیں -

سلطان نواز جنگ - ۲۰ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - شمشیر الدولہ شمشیر الملک کا

خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار عروب علاقہ نظم جمعیت سرکار عالی ہین -

رفیع الدولہ - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک حیدر الملک کا خطاب عطا ہوا -

مرزا داور علیبیگ - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - داور یار جنگ داور الدولہ - دار الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ ناظم مخارج علاقہ صرف خاص ہین -

میر رحمان علی صاحبزادہ - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ - خانی - بہادری - کشور جنگ شرف الدولہ - سیف الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب شرف الدولہ کے فرزند ہین -

نواب مرزا داغ - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - ناظم یار جنگ دبیر الدولہ نصیح الملک - بلبل ہندوستان - جہان استاد کا خطاب عطا ہوا - آپ شاعری مین اعلیحضرت قدر قدرت کے استاد تھے +

خان خانان خاندوران

نظام یار جنگ - یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار عید الفطر نظام یار الدولہ حسام الملک - خان خانان کا خطاب عطا ہوا - آپ سبعین المہام متفرقات کی خدمت پر رہ چکے ہین - اور ابسبعین المہام فوج ہین -

تھور جنگ - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - اشرف الدولہ - اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک رکن الملک - خان دوران خان کا خطاب عطا ہوا -

سلطنت

کشن پرشاد - ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر - اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجا یان راجا مہاراجہ بہادر - اور ۱۱ ذیحجہ ۱۳۲۰ھ ہجری کو تقریب دربار عید الضحیٰ یمین السلطنت کا خطاب عطا ہوا - آپ پیشکار و مدار المہام سرکار عالی ہین -

میر لائق علی - ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۲۹ ذیحجہ ۱۳۰۰ھ کو دالہ کے پرسین - سالار جنگ - نیر الدولہ - اور ۲۳ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار نوروز فخار الملک - عماد السلطنت کا خطاب عطا ہوا - آپ مدار المہامی کی خدمت پر ممتاز تھے +

امراء

محمد فضل الدین خان بہادر - ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - سکندر جنگ - اقبال الدولہ

اور ۱۲ ربیع الاول ۱۲۹۹ھ کو والد کے پرسہ میں اقتدار الملک۔ وقار الامرا کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مدار المہامی کی خدمت پر ممتاز تھے +

امیر کبیر

امتیاز الدولہ - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز۔ قیام الملک۔ اور ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک مختار الامرا کا خطاب عطا ہوا۔

محمد رشید الدین خان بہادر وقار الامرا اقتدار الملک - ۲۲ جمادی الثانی ۱۲۹۴ھ کو عمدۃ الملک مرحوم کے پرسہ میں ابو الخیر خان شمس الملک شمس الامرا۔ امیر کبیر کا خطاب عطا ہوا +

خورشید جاہ - ۱۲ ربیع الثانی ۱۲۹۹ھ کو والد کے پرسہ میں ابو الخیر خان شمس الامرا۔ امیر کبیر کا خطاب عطا ہوا +

جاہ

بشیر الدولہ - ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو خاص دربار کے تقریب میں۔ عمدۃ الملک۔ عظم الامرا۔ امیر اکبر اسماعیل کا خطاب عطا ہوا۔ آپ خدمت مدار المہامی پر ممتاز تھے +

علماء

مسیح الزمان - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ محبوب نواز الدولہ عمدۃ العلماء کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مفتی اول کی خدمت پر ممتاز تھے +

مولوی حمید اللہ - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ سرباند جنگ افضل العلما۔ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ متعدد عدالت و کوتوالی و امور عامہ رہے۔ اور اب میر مجلس عدالت العالیہ ہیں

آغا سید علی شستری - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری سلطان العلماء ادیب الدولہ۔ سناد الملک کا خطاب عطا ہوا +

میر حیدر علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اشرف العلما شریعت اللہ خان کا خطاب عطا ہوا۔ آپ ناظم دار القضا بلدہ ہیں۔

حکماء

حکیم محمد علی - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ مسیح دوران کا خطاب عطا ہوا۔

سید باقر علی - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک باقر نواز جنگ۔ عمدۃ الحکماء کا خطاب عطا ہوا +

حکیم وزیر علی - ۷ - ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار سکمرانی - خانی - بہادری - اور ۲۳ - جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز سلطان الحکما - کا خطاب عطا ہوا -

حکیم فیض اللہ - ۲۳ - جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز خانی - بہادری فضل الحکما - کا خطاب عطا ہوا -

حکیم مرزا علی - ۲۳ - جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز خانی - بہادری حکیم الممالک کا خطاب عطا ہوا +

حکیم شمس الدین - ۶ - ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری شمس الحکما - کا خطاب عطا ہوا +

حکیم فضل علی - ۶ - ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار - سالگرہ مبارک شفائی خان بہادر - اور ۱۷ - جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک شفا جنگ - شفاء الدولہ - اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن پنجاہ سالہ سالگرہ مبارک شفاء الملک کا خطاب عطا ہوا -

حکیم محمد حیدر - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - فلاطون جنگ لقمان الدولہ - اشرف الحکما - کا خطاب عطا ہوا - آپ اعلیحضرت قدر قدرت کے اشاف سرجن ہیں -

رسول یار خان - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - محی الدولہ - حکیم الحکما - کا خطاب عطا ہوا - آپ صدر الدور صوبہ جات دکن تھے +

[illegible] سید الدین - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری فضل یاب جنگ اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن پنجاہ سالہ سالگرہ مبارک فیاض الدولہ - افسر الحکما - کا خطاب عطا ہوا - آپ ڈاکٹر کوتوالی اندرون و بیرون بلدہ اور اشاف سرجن مہاراجہ مدار المہام بہادر ہیں -

ڈاکٹر محمد عباس - ۲ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - انتظام جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب وقار الامراء مدار المہام کے اشاف سرجن تھے +

عزت یار خان - ۱۶ - جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - محی الدولہ حکیم الحکما کا خطاب عطا ہوا - آپ محی الدولہ کے فرزند اور صدر الصدور ہیں -

حکیم محبوب حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن پنجاہ سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - سرداد الحکما فیلسوف جنگ - کا خطاب عطا ہوا - آپ افسر الاطبا شفاخانہ یونانی تھے +

ڈاکٹر عبدالحسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - ارسطو جاہ کا خطاب عطا ہوا - آپ ہوس سرجن شفاخانہ افضل گنج تھے -

حکیم الطاف حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - انتظار الملک - عازق جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ شفاخانہ یونانی کے افسر الاطبا ہیں -

حکیم خورشید علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - خورشید الحکما - ثنائی نواز جنگ - کا خطاب عطا ہوا آپ مددگار افسر الاطبا شفاخانہ یونانی ہیں -

ڈاکٹر مرزا کریم خان - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - فدوی جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مددگار ناظم طبابت ہیں -

راجہ

کندا سامی - ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ معتمد بدت تھے -

سوامی راؤ - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۲۱ھ کو بتقریب دربار نوروز راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ علاقہ سرکار عالی میں تعلقداری کی خدمت پر متعین تھے -

شامراج - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ لچھمن راؤ راسے رایاں بہادر رانت درنت کے فرزند ہیں -

رگھوتم راؤ - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ گوپال راؤ راجندر بہادر کے فرزند ہیں -

فرزند ہیں

رائے کیشو پرشاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ جھنو لعل کے

رائے سوامی پرشاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ جھنو لعل کے فرزند اور رسم شتہ دار جمعیت عروب علاقہ نظر بیت ہیں -

کنگ گری

راجا نائک - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ زمیندار

راجہ بہادر

بال گوبند - ۲ ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر - کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ رام بخش بہادر کے فرزند تھے +

پرتھی راج - ۲۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - +

بجے راج - ۲۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا +

گجانن پرشاد - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -

ایشوری پرشاد - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ سررشتہ دار رسالہ خاص علاقہ نظم جمعیت تھے +

سری نواس راؤ - ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ مددگار مستمد فوج - اور متہتمم خزانہ عامرہ کی خدمت پر رہ چکے تھے +

نانک پرشاد - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ گنگا پرشاد کے فرزند تھے +

چندا پرشاد - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ مہاراجہ کشن پرشاد بہادر - پیشکار و مدار المہام کے فرزند تھے +

گرو سہائے - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر - کا خطاب عطا ہوا -

بھگوان سہائے - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ - بہادر کا خطاب عطا ہوا -

گردھر راج - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -

لوچن چند - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ راجمان شیوراج دھرم ونت بہادر کے بھائی ہین -

اندر کرن - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ راجمان راجہ مرلینوہر کے فرزند - اور اول تعلقدار ہین -

سری پرشاد - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا +

بنسی لعل - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ سررشتہ دار افغانان بہدوی ہین -

شیولعل موتی لعل - ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -
بہگوانداس - ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -
بنسی لعل - ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ فرزند شیولعل موتی لعل ہین -
گیا نگیر - ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - +
نرسنگ گیر - ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ گیا نگیر کے بھائی ہین
لبسولیسر گیر - ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا +
چتربھوج داس - ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -
یلا ردی - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ زمیندار - اودنور - لکھنور ضلع نظام آباد ہین -
رام کشن - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ راجمان راجہ ہرکشن بہادر کے بھائی ہین -
شنکر راج - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ راجمان راجہ شیوراج دہرم ونت کے فرزند ہین -
دہرم کرن - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ راجمان مہاراج آصف نواز ونت کے فرزند ہین -
دیبی پرشاد - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ برادر علاتی مہاراجہ معین السلطنت بہادر کے ہین -
گوبند پرشاد - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ برادر علاتی مہاراجہ معین السلطنت بہادر کے ہین -
جوالا پرشاد - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا

آپ ہمشیرزادہ مہاراجہ عین السلطنت بہادر ہین ۔

گرو کرن ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ چچازاد بھائی راجہ رامان راجیشور راج دہرم دنت بہادر کے ہین ۔

ہوش چند ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ راجہ گجانن پرشاد کے فرزند اور سررشتہ دار جمعیت عروب علاقہ نظر جمعیت ہین ۔

وناپک راج ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ راجہ گجانن پرشاد کے فرزند ہین ۔

للتا پرشاد ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ منبہ راجہ لالہ بہادر اور ناظم اسٹیٹ سالار بنگ بہادر ہین ۔

نرسنگ راج ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ راجہ گردھاری پرشاد منبہ نواز دنت کے فرزند اور سررشتہ دار نظم جمعیت ہین ۔

گیانی لعل ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ راجہ رگھوناتھ رام کے فرزند ہین

ست چنانند شاہجی عرف بہاؤ راؤ ڈلی ساہو ساکن قصبہ ٹیر کو ۳ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ کو سب زبان علیحضرت..... راجہ بہادر کا خطاب ملا

نارائن پرشاد ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ ہمشیرزادہ مہاراجہ عین السلطنت بہادر ہین ۔

سوامی راجہ رامیسر راؤ بہری بلونت بہادر ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک مہاراجہ پال کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ زمیندار ستان سگور و نپرتی ہین ۔

بہیم سین راؤ ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک ۔ راجہ دہرم پال بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ سرمد ہر راؤ کے فرزند اور زمیندار جنجولی ضلع گلبرگہ شریف ہین ۔

شیو راج ۔ ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر اور ۲ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک دہرم دنت ۔ اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک

راجہ راجگان کا خطاب عطا ہوا۔ آپ دفتر دار مال کہلاتے ہین

مرلیمنوہر۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بمقام دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر۔ اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بمقام دربار سالگرہ مبارک مہاراج نوازونت اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بمقام دربار سالگرہ مبارک آصف نوازونت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ راجہ راجگان مہاراج راجیشور راج کے بھائی ہین اور صدر محاسب سرکار عالی بھی رہے ہین۔

ہرکشن۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بمقام دربار حکمرانی۔ راجہ بہادر۔ اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بمقام دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ راجگان کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مہاراجہ کشن پرشاد پیشکار و مدار المہام معین السلطنت کے والد اور سررشتہ دار نظم جمعیت ہین۔

گردہاری پرشاد۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بمقام دربار حکمرانی۔ راجہ بہادر۔ اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بمقام دربار سالگرہ مبارک محبوب نوازونت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سررشتہ دار علاقہ نظم جمعیت اور مہتمم ناظر علاقہ صرف خاص تھے۔

سداشیو راؤ۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بمقام دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بمقام دربار سالگرہ مبارک مہاراجہ نوازونت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سوسیسر راؤ زمیندار دوم کنندہ کے فرزند ہین۔

راجیسر راؤ۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بمقام دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بمقام دربار سالگرہ مبارک مہاجوگنت کا خطاب عطا ہوا۔

راجہ سوسیسر راؤ بہادر۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بمقام دربار سالگرہ مبارک مہابلونت کا خطاب عطا ہوا

بچھن راؤ۔ ۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بمقام دربار سالگرہ مبارک راجہ رائے رایان بہادر امانت کا خطاب عطا ہوا۔

کھنڈے راؤ۔ ۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بمقام دربار سالگرہ مبارک راجہ راؤ رجھا۔ اور ۱۴ رمضان ۱۳۱۹ھ حسب الحکم اعلیحضرت قدر قدرت جیونت کا خطاب عطا ہوا۔

آپا راؤ ۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بمقام دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر مہابلونت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سوسیسر راؤ

زمیندار دوم کنڈہ کے فرزند کلان ہین ۔

سوریہی راجہ وینکٹ لچھمارادو بہادر یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک نظام دنت کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ زمیندار راجہ پارت سارتھی آپارا ؤ سوائی الیشور را ؤ بہادر یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک محبوب سرفراز دنت کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ زمیندار ستان پالونچہ بہادر راجہ ہین ۔

بہادر راجہ یان راجہ نرندر بہادر پتیکار ۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی بہادر راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔

رانی چلم جانکائی ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک رانی کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ زمیندارنی سرنامی ضلع اندور حال نظام آباد ہین ۔

متفرق مسٹر رابرٹ فرانسس ولیم ہلیر ۔ ۵ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو کپتان کا خطاب عطا ہوا آپ صدر افسر کشتیان دوخانی سرکار ہین

مسٹر ینگ بارکر ۔ ۵ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو لفٹنٹ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپکا تعلق کشتیان سرکار سے ہے

اخراج

فصل ۹ ذیل مین اُن لوگون کی فہرست درج کی جاتی ہے جنکا وقتاً فوقتاً اخراج عمل مین آیا ہے ۔ یا وہ کسی وجہ سے ہمیشہ کیلئے حیدرآباد سے رخصت کردئے گئے ہین ۔

۱ ۔ ۱۲۷۱ھ / ۱۸۵۵ء مین سوناجی پنڈت متصدی علاقہ راجہ رائے رایان بہادر امانت دنت خارج البلد کیے گئے اور اپنے وطن جاگیر قصبہ تلواڑہ ضلع بیڑ پہونچائے گئے ۔

۲ ۔ ۱۱ ر رمضان م ۱۵ ر اپریل ۱۸۵۹ء / ۱۲۷۵ھ کو مکیم ابراہیم صاحب اور بازخان جمعدار شہر بدر کیے گئے ان لوگون کو اپنی جاگیر مین رہنے کا حکم دیا گیا ۔ مگر ۲ ر رمضان م ۲۶ ر مارچ ۱۸۶۰ء / ۱۲۷۶ھ کو بلدہ مین آنے کی اجازت دی گئی ۔ چنانچہ بازخان ۱۶ ر ماہ مذکور کو داخل حیدرآباد ہوئے ۔

۳ ۔ ۱۲ ر رمضان م ۱۶ ر اپریل ۱۸۵۹ء / ۱۲۷۵ھ کو محمد چاند نامی مردہاسر کردہ چوبداران متعلقین خارج البلد کیا گیا ۔ اور ۱۷ ر رمضان ۱۲۷۶ھ کو واپس بلایا گیا ۔

۴ ۔ ۲۰ رمضان م ۲۴ ر اپریل ۱۸۵۹ء / ۱۲۷۵ھ کو نواب عظمت جنگ بہادر اول شہر بدر کیے گئے اور ۱۷ ر رمضان ۱۲۷۶ھ کو واپس بلائے گئے ۔

۵ - ۱۹ محرم م ۱۹ اگست ۱۸۵۹ء کو کپتان جنکنس سرکار انگریزی کے پنشن خوار جو چند سال سے مضافات تپہر میں رہتے تھے بمصالح ملکی خارج البلد کیے گئے۔

۶ - ۲۴ رمضان م ۱۷ اپریل ۱۸۶۰ء کو بازخان جمعدار اور محمد جاندہ دونوں دوبارہ خارج البلد ہوئے ان کی تاریخ مراجعت معلوم نہیں۔

۷ - ۱۲۸۹ھ ۱۸۷۲ء میں نواب سر سالار جنگ اعظم کا حکم ہوا کہ اکبر علیخان (اکبر الملک کوتوال) اپنی جاگیر حیدرآباد متصل آنبہ جوگائی کے حدود میں رہا کریں جس تعمیل بھی کی گئی۔ مگر بعد کو انگریزی حکام کی سفارش پر نواب سر سالار جنگ نے اُن کا تصور معاف فرمایا اور وہ ۱۲۹۶ھ میں داخل حیدرآباد ہوئے۔

۸ - ۲۹ ذیحجہ م ۲۷ جنوری ۱۸۷۶ء کو بازخان۔ جنید خان۔ نیر و ملند خان اور پسر نصیب خان شہر بدر کیے گئے ان کی واپسی کی تاریخ معلوم نہیں۔

۹ - ۱۱ رجب م ۱۹ مئی ۱۸۸۳ء کو دستور آساجی ہوشنگ جاندہ ریلوے کے مخالف ہونے کے باعث قلمرو سرکار عالی میں رہنے کی ممانعت کی گئی مگر بعد میں اُن کا تصور معاف کیا گیا۔ اُسی موقع پر ڈاکٹر اگھورناتھ صاحب کے نسبت بھی وہی حکم ہوا تھا لیکن اعلیحضرت حضور پرنور نے اپنی حکمرانی کے ایک سال بعد، ۱۱ رجب م ۲۳ اپریل ۱۸۸۵ء کو انھیں بھی طلب فرمالیا۔

۱۰ - جس زمانہ میں نواب رشید الدین خان بہادر وقار الامرا اور نواب شمشیر الدولہ بہادر میں خانگی نزاع کے باعث کشیدگی تھی نواب وقار الملک مشتاق حسین مستمد گلزاری ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۵ھ کو رخصت لیکر کلکتہ گئے اور وہاں اس واقع کا حال کسی جلیل القدر انگریز سے کہدیا۔ اس پر حسب تحریک نواب رشید الدین خان بہادر، سر سالار اعظم نے انھیں اُنکی خدمت اور ریاست سے علیحدہ کردیا تھا۔ مگر جب نواب صاحب نے انتقال فرمایا تو سر سالار جنگ بہادر نے ماہ صفر ۱۲۹۹ھ میں انہیں حیدرآباد طلب فرماکر اُنکی خدمت عطا فرمائی۔ ۵ - ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ ۱۸۹۲ء کو وہ اپنی خدمت سے سبکدوش اور ہمیشہ کے لیے حیدرآباد چھوڑنے پر مجبور کیے گئے اور ۱۴ فروردی ۱۳۰۲ف کو اُن کے نام خزانہ شاہی سے سات سو روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر ہوا۔

۱۱ - ۷ محرم ۱۳۰۱ھ ۱۸۸۳ء کو حکم ہوا کہ مولوی سمیع الزمان خان (استاد حضور پرنور برادر مولوی محمد زمان خان صاحب شہید

اپنے وطن چلے جائین اُسکی تعمیل مین وہ وطن چلے گئے اور اُن کے بیٹون کے نام دفتر معلات سے تنخواہین جاری ہوگئین۔

۱۱۴ - ۱۰ محرم ۱۳۰۲ھ کو نواب سلطان نواز جنگ جمعدار کے عربون اور کوتوالی بلدہ کے جوانون مین ایک جوان لین کے تعلق (واقع پل قدیم) جو فساد ہوا اُسکے تعلق کونسل آف اسٹیٹ سے یہہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ (حیدرآباد جلد ۱ صفحہ ۱۴۵ - ۱۰ صفر ۱۳۰۲ھ) سلطان نواز جنگ بہادر سے ایک لاکھہ روپیہ جرمانہ وصول کیا جائے ۲ - سلطان نواز جنگ بہادر اپنی خدمت سے موقوف کردئے جائین اور انکی جگہہ پر اُنکا بیٹا موافق شرائط جو ذیل مین درج کیے جاتے ہین اس فیصلہ کی تعمیل کے بعد مقرر کیا جائے۔ ۳ - سلطان نواز جنگ بہادر ہمیشہ کے لیے اپنی ولایت کو چلے جائین اور وہ اس مہلت مین جو اُنھین رعایتاً دیجاتی ہے اپنی روانگی کا پورا بندوبست کرلین اور یہہ مہلت اس حالت مین دیجائیگی کہ سلطان نواز جنگ بہادر اس امر کے نسبت ایک اقرارنامہ لکھدین کہ مجھہ سے اس مدت مین کوئی اور جرم یا بغاوت یا سرکشی سرزد نہ ہوگی۔ اگر ہو تو سرکار جو سخت سزا میرے نسبت تجویز کرین مین اُسکا مستحق ہون۔

۱ - اُن کا بیٹا باپ کی خدمت سے سرفراز ہونے کے بعد سرکار سے کسی قسم کی مخالفت اور سرکشی نہ کرے۔ ۲ - اگر اُن کے علاقہ کے عربون سے کسی قسم کا جرم سرزد ہو تو اُس کے ذمہ دار ہونگے۔ ۳ - دوسرے جمعدارونکی طرح اُن کے علاقہ کے عربون کا دفعلہ بھی نظم جمعیت مین ہوا کریگا۔ اور انکی تنخواہ وہین سے تقسیم ہوا کرے گی۔ اس فیصلہ کے بعد وہ حکم جو سالگذشتہ عربون کی نسبت جاری ہوا تھا وہ منسوخ سمجھا جائے گا۔ اور اسکی تعمیل مین نواب سلطان نواز جنگ بلدہ سے راہی وطن ہو چکے تھے مگر بعد مین ۲۵ رجب ۱۳۰۲ھ کو اُنکا قصور معاف کیا گیا۔ اس لیے وہ بلدہ مین واپس آگئے۔

۱۱۵ - یکم محرم ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء کو نواب محسن الملک سید مہدی علیخان معتمد فینانس اپنے خدمات سے علیحدہ ہوکر اور ہمیشہ کے لیے حیدرآباد کو چھوڑکر بمبئی تشریف لے گئے اور ۳ شہریور ۱۳۰۳ف کو اُن کے نام آٹھہ سو روپیہ ماہوار وظیفہ خزانہ شاہی سے مقرر ہوا۔

۱۱۶ - ۱۵ شعبان ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۴ء کو مولوی جواد حسین بلدہ سے خارج کیے گئے۔

۱۵۔ ۳۰ شعبان ۱۳۱۴ھ / ۱۸۹۷ء کو نواب سرور الملک بہادر معتمد مشی حضور پر نور اپنی خدمت سے علیحدہ کیے گئے اور ہمیشہ کے لیے حیدرآباد کو خیرباد کہا ان کی تنخواہ اور مناصب حسب دستور بطور وظیفہ جاری ہیں۔

۱۶۔ ۲۸ محرم ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء کو ہرمزجی صاحب معتمد عدالت دکن کو حکم ہوا کہ وہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے حدود سے چلے جائیں اسکی تعمیل میں وہ یہاں سے روانہ ہوئے۔

۱۷۔ ۲۳ شوال ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۸ء کو فرمان خسروی مصدرہ ۱۹ شوال ۱۳۱۵ھ کے مطابق اعظم الدین مالک و ایڈیٹر اخبار مظلوم دکن اور عبدالعلیم سابق مددگار معتمد انتظامی خارج البلد کیے گیے۔ (جریدہ مطبوعہ ۲۴ ارذی بہشت ۱۳۰۷ف جلد ۲۹ نمبر ۲۵ صفحہ ۴۱۶ جزو اول)

۱۸۔ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۸ء کو حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۱۵ھ جریدہ غیر معمولی نواب سکندر نواز جنگ (احمد رضا خان) ناظم عدالت بیدر اپنے خدمات سے سبکدوش کیے گئے اور ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ کو حیدرآباد سے ہمیشہ کے لیے وطن روانہ ہوئے۔ اُن کے نام ۲ تیر ۱۳۰۷ف سے ۳۰۰ روپیہ ماہوار وظیفہ جاری ہوا۔ اُن کے اخراج کی خاص وجہ یہہ ہے کہ اُنہوں نے مجلس امرا کی ہتک کی تھی۔

۱۹۔ ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۱ء کو مولوی سید علی حسن صاحب کشنہ بہادر دولبت اپنے خدمات سے سبکدوش ہوئے اور ہمیشہ کے لیے حیدرآباد چھوڑا۔ ۱۳ خورداد ۱۳۱۰ف سے اُن کے نام ۳۰۰ روپیہ وظیفہ سرکار عالی سے جاری ہوا

۲۰۔ ۱۷ محرم ۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۱ء کو بعہد و فرمان اعلیحضرت نواب عماد نواز جنگ حسن بن عبداللہ خادمت کشنری کو ریگری سے سبکدوش کیے گئے اور ۲۷ محرم کو بلدہ سے ہمیشہ کے لیے پونا روانہ ہوئے۔ ۱۳ مہر ۱۳۱۰ف سے اُن کے نام پانچسو روپیہ بطور وظیفہ جاری ہوا۔

۲۱۔ اسی فرمان میں راجہ سری نواس راؤ کو بھی ہمیشہ کے لیے اپنی جاگیر میں رہنے کا حکم ملا۔

۲۲۔ ۱۴ محرم ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء کو مسٹر ٹیمپل ٹن اڈیٹر اخبار حیدرآباد کرانیکل۔ اور مسٹر نیوٹن بیرسٹرایٹ لا سرکار عالی کی نوٹس پر خارج البلد ہوئے۔

۲۳۔ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۵ء کو صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد نے پولس اضلاع علاقہ سرکار عالی کے ذریعہ سے میر ایمنی کی اُسکی دختر اور داماد کو خارج البلد ہونے کا حکم دیا۔ اور وہ سب ۱۶ ماہ مذکور کو بلدہ سے چلے گئے میر ایمنی کی

لڑکی کی شادی پہلے حسن بن عبداللہ عماد الدولہ نواز جنگ سے ہوئی تھی لیکن اُن کے انتقال کے بعد اُس نے کسی انگریز سے شادی کرلی۔ اس عورت کا دوسرا نام جمیلہ بیگم تھا۔

۲۱ - ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء کو حسب الحکم سرکار عالی نارائن راؤ معتمد خانگی علاقہ نواب شمس الملک مرحوم شہر بدر کیے گئے۔ اور بمبئی روانہ ہوئے۔

۲۵ - ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء کو بذریعہ جریدہ غیر معمولی حسب فرمان اعلیحضرت مترشدہ ۷ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ سید عبدالرشید خان سید الدولہ بہادر کی اُس گستاخی آمیز درخواست پر جو انہوں نے ۲۷ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ کو پیش کی تھی۔ حکم ہوا کہ ان کے جملہ مطالبات موقوف اور ماہوارات دیوانی و صرف خاص مسدود کی جائیں اور شہر کے باہر رہیں۔

۳۶ - ماہ شوال ۱۳۲۶ھ میں مولوی حیدر اللہ خان سررشتہ دار پنشنی سکرٹری اعلیحضرت ..... خدمت وظیفہ پر علیحدہ کیے گئے۔ اور ۳ ذیحجہ ۱۳۲۶ھ کو خارج البلد کیے گئے۔

باب ۶

رزیڈنسی حیدرآباد

فصل ۱

رزیڈنسی بلدہ سے شمال مشرق کے جانب قریباً ایک میل کی مسافت پر رود موسی کے کنارے واقع ہے اسکے متعلق ایک بہت بڑا قطعہ آراضی بھی ہے۔ اسکا رقبہ چار میل سے کسی صورت میں کم نہ ہوگا۔ اس علاقہ میں ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے بموجب ۱۶۹۰۴ آدمی آباد ہیں۔

رزیڈنسی دراصل ایک مکان کا نام ہے۔ جو صاحب رزیڈنٹ بہادر کی قیام گاہ ہے۔ اور عام طور پر تمام علاقہ رزیڈنسی کہلاتا ہے۔ رزیڈنسی صوبہ یا علاقہ گورنمنٹ انگلشیہ کے ماتحت ہے۔ اور یہاں کا انتظام وغیرہ سب صاحب رزیڈنٹ بہادر کے زیر نگرانی ہوتا ہے۔

رزیڈنسی میں تین بڑے بڑے بازار ہیں۔ بازار علیسی میان۔ چشمت گنج۔ قیصر گنج۔ علاوہ ازیں ترب بازار کا بہت بڑا حصہ بھی اس میں شامل ہے۔ بازار علیسی میان میں ہر قسم کے ضروری اشیاء کی تجارت ہوتی ہے

حشمت گنج مین تعمولات فروخت ہوتے ہین - اور بہت سے مہاجنون کے کوٹھیان بھی ہین - قیصر گنج مارکیٹ ہے - ترب بازار مین شاہین ہین - اسی علاقہ مین بنک آف بنگال بھی ہے -

جہان اب رزیڈنسی کا بنگلہ ہے کسی زمانہ مین نواب شیر جنگ بہادر کا باغ تھا - کمپنی اور دولت آصفیہ کے مابین ابتدائے تعلقات کے زمانہ مین جب کمپنی کی طرف سے یہان سفیر اور رزیڈنٹ آتے تھے وہ کسی شاہی مکان مین مقیم ہوا کرتے تھے - کیونکہ اُس وقت تک اُن کے لیے کوئی مخصوص قیام گاہ مقرر نہ تھی - نواب نظام علیخان غفران مآب نے سر کرکپاٹرک کو خاص اُنکی فرمایش پر صاحبان رزیڈنٹ بہادر کے لیے نواب شیر جنگ بہادر کا باغ اور وہ قطعۂ اراضی جو علاقہ رزیڈنسی کہلاتا ہی عنایت فرمایا - یہان سنہ ۱۸۰۰ء مین صاحب رزیڈنٹ موصوف کی فرمایش سے رزیڈنسی کی تعمیر شروع ہوئی - اور سنہ ۱۸۰۶ء مین ۶ سال بعد اسکا اختتام ہوا - یہہ تمام کام مدراس کے مشہور انجنیر سٹرایکاڈیمی کے لڑکے مسٹر پی - رسل کے زیر اہتمام ہوا اسکی نگرانی مین راجہ کندا سامی کے والد بھی شریک تھے -

اس علاقہ مین سنہ ۱۲۵۰ء تک صرف رزیڈنسی کا بنگلہ ہی بنگلہ تھا - انہین مسٹر ایس فریزر کے زمانہ مین اس بنگلہ کے اطراف حصار تعمیر کیا گیا - اور اس کے متعلق جو قطعۂ اراضی افتادہ پڑا ہوا تھا - وہ عام طور پر لوگون کو آباد ہونے کے لیے دیدیا گیا - سنہ ۱۸۹۱ء مین یہہ حصار پختہ بنایا گیا - اور چارون ستون پر برج بھی تعمیر کیے گئے - اسکے احاطہ کے اندر ایک مقبرہ بھی ہی جس مین علاوہ دوسرے عہدہ دارون کی قبرون کے رزیڈنٹ کرنل بشبی - و کرنل ڈیوڈس - و مسٹر رابرٹس کی قبرین بھی ہین جو سنہ ۱۸۵۶ء و سنہ ۱۸۶۱ء و سنہ ۱۸۶۸ء کو نوت ہوئے تھے - پامر کمپنی کے ایک شریک یعنی سر ولیم رمبولڈ کی بھی قبر اسی مین ہی جن کا انتقال سنہ ۱۸۳۲ء مین ہوا تھا ایک بڑی سڑک رزیڈنسی کے مغربی پھاٹک سے ملی ہوئی مشرق کی طرف بازار عیسی میان کو جاتی ہی حسب اعلان صاحب رزیڈنٹ کرنل بارہ بہادر مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء / ۱۳۱۹ سے اس سڑک پر سے گاڑیان وغیرہ کی آمد و رفت روک دی گئی - اور اسکے دونون طرف کٹہرہ لگا دیا گیا - جہان سے صرف آدمیون کی آمد و رفت ہوسکتی ہے -

علاقہ مذکور کے علاوہ رزیڈنسی کے متعلق ممالک محروسہ سرکار عالی مین اور بھی بہت سے علاقہ جات ہین

جن کے اسما حسب ذیل ہین -

سکندرآباد - بلارم[1] - پیدا آنکما - خبالوکللد - توانی پورہ - کاکاگوڑہ - سیتارام پور - ٹریدپلی - سکنان - ترپل گری - رسول پور - بالمرانی - چلکل گوڑہ - ان علاقون کے تفصیلی حالات برار کے ضمن مین تحریر کی گئی ہی -

باستثنار بلارم - اور سکندرآباد - باقی مقبوضات مین ہر قسم کے عدالتی اقتدارات سرکار عالی کو حاصل تھے لیکن بندریعہ جریدہ جلد ۳۰ نمبر ۳ صفحہ ۲۲۴ - مورخہ ۱۹ - آذر ۱۳۱۴ف ان علاقون مین عدالت وکوتوالی سرکار انگلشیہ کو اقتدارات دیدے گئے - اسی ضمن مین مالگذاری کے طرف سے ۱۷ - آذر ۱۳۱۴ف کی ایک گشتی شائع ہوئی جس مین حسب فرمان مصدرہ - ۹ - جمادی الثانی ۱۳۲۲ھ یہہ حکم دیا گیا کہ موضعات متعلقہ رزیڈنسی مین سرکار عالی اور دیگر جاگیرداروں وغیرہ کے جو علاقہ جات ہین اُن مین تعمیر و مرمت مکانات وغیرہ کی منظوری دینے کا مجاز جاگیرداروں یا سرکار عالی کو نہ ہوگا - بلکہ ایسی منظوری کنٹنمنٹ کمیٹی سکندرآباد سے دی جایا کرے گی - اب ہم رزیڈنسی چادرگھاٹ کے متعلق چند مختلف واقعات قلم بند کرتے ہین - کا ۲۴ ذیقعدہ ۱۲۷۳ھ م ۱۷ جولائی ۱۸۵۷ء کو جمعہ کے روز چار بجے دن کے علاء الدین جو حافظ شجاع الدین کا دختہ دار تھا اور روہیلون کا سرغنہ طرہ باز خان - دونون باہم ملکر اور شہر بدون اور اوباشون کی ایک کثیر جماعت ساتھ لیکر رزیڈنسی پر حملہ آور ہوئے - انگریزی فوج نے توپون سے اس مجمع کو منتشر کردیا رات ہوجانے کی وجہ سے یہہ لوگ گرفتار نہ ہوسکے - ۲۶ - ذیقعدہ م ۱۹ جولائی ۱۸۵۷ء کو اکثر لوگ جو مجروح ہوگئے تھے گرفتار کیے گئے - اور نواب سالار جنگ اعظم کی بارہ دری مین ان کو قید کیا گیا علاء الدین مغل پلی مین گرفتار ہوا - اور ۲۶ ماہ مذکور کو کالے پانی بھیجدیا گیا - اور طرہ باز خان وغیرہ ۱۹ جمادی الثانی ۱۲۷۵ھ کو قتل کردیے گئے -

انگریزی باؤنڈاری ہنڈا رزیڈنسی حصار کے باہر یعنی رزیڈنسی ہاسپٹل کے روبرو نصب تھا - ۱۶ صفر ۱۲۸۳ھ کو

[1] بلارم مین بھی صاحب رزیڈنٹ کے قیام کے لیے ایک کوٹھی موجود ہی اسکو بلارم رزیڈنسی کہتے ہین -

حصار کے اندر نصب کیا گیا۔

جون ۱۹۰۴ء کو مسٹر ہیسٹن مجسٹریٹ رزیڈنسی کے حدود سے کسبیوں کو خارج کر دیا۔ ۲۴ اکتوبر ۱۸۶۵ء سے تنخواہ جوانان رزیڈنسی کا علاقہ کرڈگیری سے دیا جانا شروع ہوا۔ اسکے قبل بمعاوضہ زمینداری دہنہ بازاری چشمہ گنج دیجایا کرتی۔

رزیڈنٹ گورنمنٹ انگلیشیہ کیطرف سے دیسی ریاستون مین رہتا ہی کہ اسکو توسط سے مابین سرکارین رسل رسائل وغیرہ ہو دولت آصفیہ مین ابتداً رزیڈنٹ کا عہدہ نہین تھا۔ بلکہ کمپنی کے طرف سے سفیر مقرر ہوا کرتا تھا جو لوگ ملکی امور مین دخل نہین دیا کرتے تھے۔ انکا کام یہہ تھا کہ کمپنی کے طرف سے جو کچھہ پیغامات وارایان دولت آصفیہ کے نام وصول ہوا کرتے تھے انہین سنا کر اور ان کے جواب لیکر بھیجدیا کرتے تھے۔

دولت آصفیہ اور سرکار کمپنی مین چونکہ غایت درجہ کا اتحاد تھا۔ اس لیے ان لوگون کو یہان سے خطابات بھی دیے جاتے تھے۔ اور یہہ لوگ اُن کو نہایت فخر سے قبول کرتے تھے۔ چنانچہ پہلے پہل کپتان کناوی کو دلاور جنگ کا خطاب عطا کیا گیا تھا۔ اسکے بعد کرنیل پیاٹرک کو حشمت جنگ موتمن الملک افتخار الدولہ۔ اور اینچ کرسل کو ثابت جنگ اور سکاف کو منتظم الدولہ کے خطابات عطا ہوئے۔

۱۶ اپریل ۱۷۹۹ء مین مسٹر ہالینڈ بطور سفیر سب سے پہلے مقرر ہوئے اور انہون نے گنٹور (جو سرکار نظام کے چھوٹے بھائی نواب صلابت جنگ کی جاگیر تھی۔ اور مدراس گورنمنٹ کے کفالت مین تھی) کو سرکار انگریزی کی کفالت مین کر دینے کی کارروائی شروع کی لیکن نواب نظام علیخان بہادر نے مجوزہ انتظام منظور نہین کیا۔ اسکے بعد مسٹر ہالینڈ واپس ہوئے اور ۱۷۸۰ء سے ۱۷۹۵ء سے ۱۷۸۴ء تک مسٹر گرینٹ رزیڈنٹ رہے۔ اور بعد انتقال نواب صلابت جنگ انہون نے بھی گنٹور کے معاملہ کو دوبارہ تازہ کیا۔

جیسے جیسے سرکار کمپنی کو ترقی ہوتی گئی ویسے ہی ویسے ان لوگون کے اثرات بھی بڑھتے گئے یہان تک کہ انہون نے امور سلطنت مین بھی دخل دینا شروع کیا۔

۱۰ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ کو سرکار عالی سے بمصالح انتظامی حکم صادر ہوا کہ کوئی عہدہ دار سرکار عالی بدون اجازت مدار المہام سرکار عالی صاحب رزیڈنٹ بہادر سے ملاقات نکرے۔

یکم رمضان ۱۳۲۶ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۰۸ء کو دوسری مین طغیانی ہوئی جسکی وجہ سے حدود رزیڈنسی مین بھی نقصان ہوا۔ جانب رود موسی دیوار سنگ بستہ شکست ہوگئی۔ اور برج بھی ٹوٹ کر بہہ گیا۔ تارگھر مین پانی بھر گیا۔ اور ڈاکخانہ جو اسی سے ملا ہوا تھا وہ بھی غرق ہوگیا تھا۔ اور اسطرف کی دیوار بھی جا بجا سے شکست ہوگئی۔ اندر احاطہ بھی عمارات کو نقصان پہونچا اور دفتر وغیرہ بھی خراب ہوگیا۔

تختہ ذیل مین مستقل و منصرم رزیڈنٹون کے نام اور آمد و رفت کی تاریخ وغیرہ صراحت کے ساتھ لکھدی گئی۔

تختہ آمد و رفت صاحبان رزیڈنٹ بہادر حیدرآباد دکن سنہ ۱۷۷۹ء تا سنہ ۱۹۰۸ء۔

نمبر	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی	نمبر	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	مسٹر ہالینڈ[۵۱]	۱۲ اپریل سنہ ۱۷۷۹ء	-	۱۰	مسٹر ایچ۔ رسل[۵۴]	۱۷ اپریل سنہ ۱۸۰۱ء	ماہ دسمبر سنہ ۱۸۰۲ء
۲	مسٹر جی گراٹ۔	سنہ ۱۷۸۰ء	سنہ ۱۷۸۴ء	۱۱	مسٹر سی۔ ٹی میکاف[۵۵]	ماہ دسمبر سنہ ۱۸۲۰ء	ماہ اگست سنہ ۱۸۲۵ء
۳	مسٹر آر۔ جانسن۔	فروری سنہ ۱۷۸۴ء	سنہ ۱۷۸۶ء		(بلدکو سر ہوئے)		
۴	کیپٹن کناوے[۵۲] (بلدکو سر ہوئے)	سنہ ۱۷۸۸ء	بکم اپریل سنہ ۱۷۹۴ء	۱۲	کیپٹن ایچ۔ ایس۔ بارٹ (منصرم)	۱۴ اگست سنہ ۱۸۲۵ء	۱۷ ستمبر سنہ ۱۸۲۵ء
۵	میجر ولیم کرک پیاٹرک	سنہ ۱۷۹۴ء	سنہ ۱۷۹۸ء				
۶	جی۔ اڈکر کرک پیاٹرک[۵۳]	سنہ ۱۷۹۸ء	سنہ ۱۸۰۵ء	۱۳	مسٹر ڈبلو۔ پی۔ مارٹن	۲۹ ستمبر سنہ ۱۸۲۵ء	سنہ ۱۸۳۰ء
۷	مسٹر ایچ۔ رسل (منصرم)	یکم دسمبر سنہ ۱۸۰۵ء	ماہ دسمبر سنہ ۱۸۰۸ء	۱۴	مسٹر ایچ سی۔ ریون شا (منصرم)	۷ اگست سنہ ۱۸۳۰ء	نومبر سنہ ۱۸۳۰ء
۸	کیپٹن ٹی۔ سمڈن بیام	۳ جنوری سنہ ۱۸۰۶ء	سنہ ۱۸۱۰ء				
۹	لفٹنٹ ٹی۔ رسل (منصرم)	۲۰ مئی سنہ ۱۸۱۰ء	مارچ سنہ ۱۸۱۱ء	۱۵	کرنل جے۔ اسٹوارٹ	۶ نومبر سنہ ۱۸۳۰ء	جنوری سنہ ۱۸۳۱ء

[۵۱] آپ سب سے پہلے سفیر کی حیثیت سے آئے [۵۲] آپ کو دربار آصفیہ سے دلاور جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ [۵۳] آپ کو حشمت جنگ مؤتمن الملک افتخار الدولہ کا خطاب عطا ہوا تھا۔ آپ کے عہد مین رزیڈنسی کا کانگ محل بنا۔ اور حشمت گنج آپ کے نام سے آباد ہوا۔ ان کے زمانہ مین نظام کا وہ مشیر جو کلکتہ مین رہا کرتا تھا سلوف ہو کے رزیڈنسی ہی مرجع سلطنت بنگئی [۵۴] آپ کو ثابت جنگ کا خطاب عطا ہوا تھا [۵۵] آپ کو معظم الدولہ کا خطاب عطا ہوا۔

نمبر	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی
۱	۲	۳	۴
۱۶	میجر جی۔ کیمبرن منصرم	۱۲ جنوری ۱۸۳۹ء	مئی ۱۸۳۸ء
۱۷	بریگیڈیر ہیروب۔ جی۔ سی۔ آئی۔ منصرم۔	۱۶ جون ۱۸۳۸ء	جولائی ۱۸۳۸ء
۱۸	میجر جی ٹامکنس منصرم	۸ جولائی ۱۸۳۸ء	۱۵ دسمبر ۱۸۳۸ء
۱۹	کرنل جی۔ ایس فریزر	یکم دسمبر ۱۸۳۹ء	۸ دسمبر ۱۸۵۲ء
۲۰	میجر سی۔ ڈیوڈسن منصرم	۱۱ دسمبر ۱۸۵۲ء	فروری ۱۸۵۳ء
۲۱	کرنل لو سی۔ بی۔	۸ فروری ۱۸۵۳ء	۵ ستمبر ۱۸۵۳ء
۲۲	میجر سی۔ ڈیوڈسن منصرم	۵ ستمبر ۱۸۵۳ء	۱۵ دسمبر ۱۸۵۳ء
۲۳	مسٹر جی۔ ای۔ بوٹیلر[۱]	یکم دسمبر ۱۸۵۳ء	۳۰ دسمبر ۱۸۵۶ء
۲۴	کپتان او۔ آر تھارنہل منصرم	۳۱ دسمبر ۱۸۵۶ء	۱۶ اپریل ۱۸۵۷ء
۲۵	کرنل سی۔ ڈیوڈسن[۲]	۱۶ اپریل ۱۸۵۷ء	یکم اگست ۱۸۶۲ء
۲۶	بیچراج۔ اے۔ تھارنہل منصرم	۳ اگست ۱۸۶۲ء	۳۱ جنوری ۱۸۶۳ء
۲۷	سر ایچ۔ لو۔ یول۔ سی۔ بی۔ کے سی۔ ایس۔ آئی۔	۳۱ جنوری ۱۸۶۳ء	۱۵ اپریل ۱۸۶۷ء
۲۸	سر رچرڈ شیکسپیر[۵] کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔	۱۴ اپریل ۱۸۶۷ء	۶ جنوری ۱۸۶۸ء
۲۹	مسٹر جے۔ جی۔ کارڈری منصرم	۵ جنوری ۱۸۶۸ء	۱۵ مارچ ۱۸۶۸ء
۳۰	امری بل اے۔ ای۔ رابرٹس[۳] منصرم	۲۸ مارچ ۱۸۶۸ء	۱۵ مئی ۱۸۶۸ء
۳۱	مسٹر جے۔ جی۔ کارڈری	۱۴ مئی ۱۸۶۸ء	۱۰ جون ۱۸۶۸ء
۳۲	مسٹر سی۔ بی۔ سانڈرس	۱۰ جون ۱۸۶۸ء	۱۵ جولائی ۱۸۶۷ء
۳۳	کرنل بی۔ ایس لمسڈن	۱۶ جولائی ۱۸۶۷ء	۱۵ اکتوبر ۱۸۶۷ء
۳۴	مسٹر سی۔ بی سانڈرس	۱۶ اکتوبر ۱۸۶۷ء	۵ دسمبر ۱۸۷۵ء
۳۵	کرنل سر رچرڈ میڈ کے سی ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔	۵ دسمبر ۱۸۷۵ء	۲۴ مارچ ۱۸۸۰ء
۳۶	مسٹر ایس۔ سی۔ بیلی کے سی۔ ایس۔ آئی۔	۲۴ مارچ ۱۸۸۱ء	۱۳ اپریل ۱۸۸۲ء
۳۷	میجر جی۔ ایچ ٹریور منصرم	یکم جون ۱۸۸۲ء	جولائی ۱۸۸۲ء
۳۸	مسٹر ڈبلیو بی۔ جونس سی۔ ایس منصرم۔	۳۰ جولائی ۱۸۸۳ء	۱۵ اپریل ۱۸۸۳ء
۳۹	مسٹر جے جی۔ کارڈری منصرم	۲۱ اپریل ۱۸۸۳ء	۱۵ اپریل ۱۸۸۴ء
۴۰	مسٹر ارسٹ جان کے سی۔ ایس۔ آئی۔	۱۰ اپریل ۱۸۸۴ء	۱۵ اپریل ۱۸۸۶ء
۴۱	کرنل۔ آر سی۔ ہرس سی۔ ایس۔ آئی منصرم	۱۳ اپریل ۱۸۸۶ء	اکتوبر ۱۸۸۶ء

[۱] اسی تاریخ کو رزیڈنسی الوال مین انتقال ہوا [۲] آپ کا بعارضہ صرع رزیڈنسی مین انتقال ہوا۔ ۱۱۵۳ سی ۱۸۶۸ء مین آپ کا انتقال ہوا۔

نمبر	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی	نمبر	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۴۲	مسٹر جے۔ جی۔ کارڈری	۱۴ اکتوبر ۱۸۹۶ء	نومبر ۱۸۹۷ء	۵۰	مسٹر کراوفورڈ کشنر سرار منصرم	۲۱ مارچ ۱۸۹۸ء	یکم نومبر ۱۸۹۸ء
۴۳	میجر ڈی۔ رابرٹس منصرم	یکم نومبر ۱۸۸۷ء	مارچ ۱۸۸۸ء	۵۱	مسٹر جی۔ ایل۔ سی۔ چچلی پلوڈن۔	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء	۲۲ فروری ۱۹۰۰ء
۴۴	مسٹر اے۔ پی ہیوول منصرم	۱۴ مارچ ۱۸۸۸ء	۶ اگست ۱۸۸۹ء				
۴۵	سر ڈی میکلوڈ پیارک کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔	۶ اگست ۱۸۸۹ء	۱۱ نومبر ۱۸۹۱ء	۵۲	لفٹنٹ کرنل سر ڈیوڈ یولیڈیا کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔	۲۴ فروری ۱۹۰۰ء	۲ مارچ ۱۹۰۵ء
۴۶	مسٹر جی۔ ایچ۔ سی۔ چچلی پلوڈن۔ سی۔ ایس۔ آئی۔	۱۲ نومبر ۱۸۹۱ء	۲۶ ستمبر ۱۸۹۴ء	۵۳	مسٹر آنریبل بیلی	۲۵ فروری ۱۹۰۵ء	۱۵ مارچ ۱۹۰۷ء
				۵۴	مسٹر او ڈوائر منصرم	۱۱ مارچ ۱۹۰۷ء	۱۶ جون ۱۹۰۷ء
				۵۵	مسٹر آنریبل بیلی۔	۱۶ جون ۱۹۰۷ء	۱۳ مئی ۱۹۰۸ء
۴۷	کرنل میکنزی منصرم	۶ ستمبر ۱۸۹۴ء	۱۴ اکتوبر ۱۸۹۵ء	۵۶	مسٹر او ڈوائر منصرم۔	۱۳ مئی ۱۹۰۸ء	۹ نومبر ۱۹۰۸ء
۴۸	مسٹر جی۔ ایچ سی چچلی پلوڈن۔	۱۳ اکتوبر ۱۸۹۵ء		۵۷	مسٹر آنریبل سر چارلس بیلی۔	۲۷ نومبر ۱۹۰۸ء	موجود
۴۹	کرنل میکنزی (منصرم)		۲۰ مارچ ۱۸۹۸ء				

آمد و رفت شہزادگان یورپ۔ وایسرایان و کمانڈران چیفان ہند

فصل ۵

سیر و سیاحت یورپین نوشہزادوں کے لیے مفید ہے لیکن والیان ملک یا ان کے سفیرون یا قایم مقامون کی سیاست پولیٹیکل غرض سے خالی نہیں ہوتی۔ اور مناسب وقت پر وہ اپنے مطلب کی کوئی نہ کوئی بات نکال ہی لیتے ہین ہم ذیل مین شہزادون۔ وایسرایون اور کمانڈر انچیفون وغیرہ کی تشریف آوری کے مختصر حالات درج کرتے ہیں

۱۴۔ ربیع الاول ۱۲۷۹ھ ۱۸۶۲ء کو جنرل ہیوروز کمانڈر انچیف ہند سکندر آباد تشریف لائے۔ مدار المہام کے یہان ڈنر ہوا۔ اس موقع پر ان کا قیام چار پانچ روز سے زیادہ نہیں ہوا۔

۲۵ جمادی الاول ۱۲۷۹ھ / ۱۸۶۲ء کو لاٹ صاحب موصوف دوبارہ بلدہ مین تشریف لائے حسب قاعدہ سلامی ہوئی ۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۲۷۹ھ کو وہ پریوٹ طور سے برار روانہ ہوئے ۔

یکم ربیع الاول ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء کو صبح کے سات بجے سر کیالین کیامبل لارڈ کلائیڈ کمانڈر انچیف نہایت تزک و احتشام کے ساتھ داخل رزیڈنسی ہوئے ۔ مسالار جنگ اعظم نے اپنی ڈیوڑہی مین ڈنر دیا ۔ امین شہر کے معائدین اور امرار کے علاوہ افسران انگریزی بھی شریک تھے اسوقت سڑکین اسقدر ہموار اور مصفا نہ تھین اسلیے انہون نے مع انگریز افسرون کے ہاتھیون پر سوار ہوکر مشہور مقامات کی سیر کی ۔

۲۴ شوال ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء کو جنرل لارڈ بیرن نیپیر آف میکڈالا کمانڈر انچیف ہند بلدہ تشریف لائے اور رزیڈنسی مین قیام فرمایا ۔ سلامی ہوئی ۔ دعوت کھائی ۔ اور ۹ ذیقعدہ ۱۲۸۶ھ کو مدراس روانہ ہوئے ۔

۱۱ ذیحجہ ۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۴ء کو لارڈ نیپیر میکڈالا بہادر کمانڈر انچیف بنگلور سے تشریف لائے حسب قاعدہ سلامی ہوئی اور ۱۴ ذیحجہ کو سرکار عالی کے جانب سے باغ عامہ مین دعوت دی گئی ۔ دعوت مین ہمرورت سے زیادہ تکلف تھا ۔ باغ آراستہ کیا گیا تھا اور روشنی کا خاص طور سے انتظام تھا ۔ لاٹ صاحب نے چند روز بلدہ مین قیام کیا ۔

ماہ دیحجہ ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء مین ڈیوک آف سدرلینڈ بطور تفریح بلدہ مین تشریف لائے اور خاطر مدارات سے بہت خوش ہوئے ۔ یہہ پرنس آف ویلز بہادر (موجودہ ملک معظم) کے ہمراہ ہندوستان آئے تھے ۔

۲۶ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۲ء ڈیوک جان آف میکبرا بورن تفریحاً بلدہ تشریف لائے ۔ نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی نے تالاب میر عالم پر ایک پر تکلف دعوت دی ۔

۴ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۴ء کو مغرب کے پانچ بجے لارڈ رپن بہادر وائسرائے گورنر جنرل ہند ریاست اسپشل تشریف فرمائے بلدہ ہوئے ۔ انکی پیشوائی کے لیے گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ نظام کے معائدین اور امرار کے ساتھ اعلیحضرت اسٹیشن تشریف لے گئے تھے ۔ سلامی سر ہوئی اور چوکڑے مین بیٹھکر الوال رزیڈنسی تشریف لے گئے ۔ جہان انہون نے قیام فرمایا اُن کے قیام کے زمانہ مین اعلیحضرت

حضور پر نور کی حکمرانی کے رسومات ادا ہوئی تھین اسلیے شہر اور بھی آراستہ کیا گیا تھا۔ اور سڑکوان پر مصنوعی کمانین بنائی گئین تھین۔ ۷۔ ماہ مذکور روز سہ شنبہ کو دس بجے حضور پر نور کی تخت نشینی کے رسومات ادا کرنے کے لیے لاٹ صاحب دربار مین تشریف لائے۔ اور بعد ادائی مراسم انہون نے بندگان حضور کو کریج مع پیٹی، راس گھوڑے ایک دوربین ایک گھڑی وغیرہ اشیاء بطور ہدیہ دین اور ایک ایک عدد کریج مع پیٹی نواب میر لائق علیخان بہادر رسالدار جنگ ثانی نواب سعید جاہ بہادر اور مہاراجہ نرندر بہادر پیشکار کو مرحمت فرمائی۔ اسی روز اعلیحضرت حضور پر نور کی جانب سے ۸ بجے شب کے لاٹ صاحب کی دعوت گل پیران کے مکان مین ہوئی۔ اس مین سرکار عظمت مدار اور سرکار عالی دونون کے عمائدین اور رؤسا مدعو تھے۔ ڈنر کے بعد آتش بازی چھوڑی گئی اور خلوت سے الوان تک گلاسون کی دورویہ روشنی کی گئی۔ ۱۰ ماہ مذکور روز جمعہ کو وہ بذریعہ اسپیشل ٹرین کلکتہ روانہ ہوئے۔ روانگی پر پوٹ تھی آپ سب سے پہلے ویسرای تھے جو حیدرآباد مین تشریف لائے۔

۲۷ صفر ۱۳۰۴ھ ۱۸۸۶ء کو شام کے ۵ بجے لارڈ ڈفرن بہادر ویسرای گورنر جنرل ہند بذریعہ اسپیشل ٹرین داخل بلدہ ہوئے جب دستور اعلیحضرت مع عمائدین و امرای سرکارین کے اسٹیشن پر تشریف لیجاکر انکا استقبال کیا۔ سلامی سر ہوئی۔ اور لاٹ صاحب قیام فرمانے کے لیے رزیڈنسی بلدہ تشریف لے گئے۔ دوسرے روز ۱۰ بجے صبح کے اعلیحضرت حضور پر نور لاٹ صاحب کی ملاقات کے لیے رزیڈنسی تشریف لے گئے۔ اسی روز شام کے ۵ بجے لارڈ ممدوح بازدید کی غرض سے بندگان والا کی دیوڑھی مین تشریف لائے۔ تہنیت محل مین دربار ہوا۔ دونون گورنمنٹون کے امرا اور عمائدین اس موقع پر موجود تھے۔ عطر و پان تقسیم ہونے کے بعد دربار برخواست ہوا۔ شب کے ۸ بجے لاٹ صاحب موصوف کو مع اُن لوگون کے جو متذکرۂ بالا دربار مین شریک تھے دعوت دی گئی۔ اور گل پیران کے مکان مین اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ ڈنر ختم ہونے کے بعد لاٹ صاحب نے ایک اسپیچ مین اعلیحضرت کے خاص اوصاف بیان کیے پھر آتش بازی چھوڑی گئی۔ اس شب کو دعوت کے مقام سے رزیڈنسی تک سڑکون پر دورویہ روشنی کی گئی تھی۔ اور جا بجا

کمانین لگائی گئی تھیں ۔ ۳۰ ۔ صفر کو ۱۱ بجے شب کے لاٹ صاحب حیدرآباد سے تشریف لے گئے آپ آنے والے وایسراؤن مین دوسرے وایسرائے تھے ۔

۲۰ ۔ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۹ء کو دیر رائل ہائنس ڈیوک وڈچز آف کنیاٹ کمانڈر انچیف افواج احاطہ بمبئی مع اسٹاف بذریعہ اسپیشل ٹرین بلدہ تشریف لائے ۔ اعلیحضرت بندگانعالی نے مع اپنی گورنمنٹ اور گورنمنٹ انگریزی کے عہدہ دارون کے اسٹیشن پر ان کا استقبال کیا ۔ سلامی ہوئی ۔ اور دی رائل ہائنیز بشیر باغ مین ٹھہرائے گئے جسپر پروگرام دربار ڈنر اور دیگر مراسم ہوئے ۔ ڈنر کے روز تمام شہر آراستہ کیا گیا تھا ۔ اور خلوت سے بشیر باغ تک دونون جانب روشنی ہوئی تھی جس سے شہر قبقہ نور نظر آتا تھا ۔ ڈیوک وڈچز نے ہاتھیون پر سوار ہوکر بلدہ کی سیر کی ۲۳ ۔ ماہ مذکور کو رات کے وقت پرائیوٹ طور سے دونون رخصت ہوئے ۔

۲۱ ۔ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء کو ۱۰ بجے دن کے ہز رائل ہائنیس پرنس البرٹ وکٹر بذریعہ اسپیشل ٹرین داخل بلدہ ہوئے ۔ اعلیحضرت قدر قدرت نے بغیر معمولی طور پر انکی پیشوائی کی ۔ اس موقع پر تمام امرائے دربار اور افسران انگریزی موجود تھے ۔ پروگرام کے مطابق اسٹیٹ ڈنر اور دربار ہوا ڈنر کے دن ایوان شاہی سے رزیڈنسی تک روشنی کا خاص انتظام تھا ۔ ہز رائل ہائنس ۳ روز مقیم رہ کر بلدہ سے تشریف لے گئے ۔

اوائل رجب ۱۳۰۸ھ / ۱۸۹۱ء کو جنرل رابرٹ کمانڈر انچیف افواج ہند حیدرآباد تشریف لائے ۔ ایوان شاہی مین ملاقاتی دربار اور ڈنر ہوا ۔ ۴ ۔ ۵ روز بلدہ مین قیام فرما کر واپس تشریف لے گئے ۔

۷ ۔ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء کو لارڈ لینس ڈون بہادر وایسرائے و گورنر جنرل کشور ہندوستان ہای الورا ۔ اور روضۂ خلد آباد کے ملاحظہ کے لیے ریاست مین تشریف لائے ۔ وہان سرکاری طور پر انکی پیشوائی نواب وقار الامرا بہادر اور نواب سلطان الملک بہادر نے کی ۔ سب چیزون کے ملاحظہ فرمانے کے بعد لاٹ صاحب پونہ تشریف لے گئے ۔ وہان سے اسی مہینے کی ۱۲ کو ۴ بجے دن کے مع اسٹاف اسپیشل ٹرین کے ذریعہ سے داخل بلدہ ہوئے ۔ بندگان خداوندی

لئے مع امرار شعبہ و عمائدین سرکارین اسٹیشن پر انکا استقبال کیا۔ سلامی سر ہوئی اور لاٹ صاحب رزیڈنسی بلدہ مین ٹھہرائے گئے۔ ڈنر اور دربار ہوا۔ ڈنر کے روز ایوان شاہی سے رزیڈنسی تک شہر تبعۂ لور بنایا گیا تھا۔ لاٹ صاحب نے یہان ۳ روز مقام فرمایا اور چوتھے روز روانہ ہوئے آنے والے وایسرائون مین یہہ تیسرے وایسرائے تھے۔

۱۵ رجب ۱۳۱۰ھ ۱۸۹۳ء کو اسٹریا کے شہزادہ امپیریل رائل ہائنس فرانس فرڈننڈ آرچ ڈیوک اسپیشل ٹرین بلدہ مین داخل ہوئے۔ شہزادون کی طرح ان کی بھی سلامی ہوئی اور رزیڈنسی بلدہ مین ٹھہرائے گئے حسب قاعدہ ملاقاتی دربار اور اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ دربار مین شہزادہ صاحب اعلیحضرت سے ملے۔ شہزادہ صاحب نے یہان چند ہی روز قیام فرمایا۔

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ ۱۸۹۳ء کو ہز اکسلنسی لارڈ ون لاک گورنر مدراس یہان تشریف لائے حسب دستور سلامی ادا ہوئی اور قیام کے لیے رزیڈنسی بلدہ تجویز ہوئی۔ اعلیحضرت نے ملاقاتی دربار مین اُن سے ملاقات کی۔ اور ڈنر دیا۔ لاٹ صاحب بلدہ کے مشہور مقامات کی سیر فرما کر ۲۶ ماہ مذکور کو بلدہ سے مدراس تشریف لے گئے۔

۱۸ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ ۱۸۹۵ء کو شام کے ۵ بجے ہز اکسلنسی لارڈ ایجن بہادر وایسرائے و گورنر جنرل ہند غار ہائے الورا دیکھنے کے لیے اسٹیشن ناندگاؤن سے گاڑی مین سوار ہوکر روضۂ خلد آباد تشریف لے گئے۔ سرکار عالی کی جانب سے مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار (مدار المہام) اور نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر انتظام اور استقبال کے لیے وہان موجود تھے۔ ۱۹ ماہ مذکور کو لاٹ صاحب نے مع لیڈی صاحبہ کے غار ہائے الورا ملاحظہ فرمائے۔ اور ۲۰ تاریخ کو صبح کے ۸ بجے وہان سے قلعہ دولت آباد دیکھنے تشریف لے گئے اور وہین سے مغرب کے قریب ناندگاؤن کے اسٹیشن پر پہونچے کسی وجہ سے علاقہ انگریزی مین بعض مقامات پر تشریف لے گئے اور وہان سے ۲۵ جمادی الاول کو صبح کے ۸ بجے پونہ سے بذریعہ اسپیشل ٹرین داخل شہر ہوئے اعلیحضرت حضور پرلونر نے مع اپنی گورنمنٹ اور انگریزی گورنمنٹ کے عمائدین اور امرار کے اسٹیشن پر

لاٹ صاحب کو اسٹیشن پر خوش آمدید کہا۔ سلامی سر ہوئی اور وہ رزیڈنسی بلدہ مین ٹھہرائے گئے
اسٹیٹ ڈنر اور دربار ہوا۔ ڈنر کے روز ایوان شاہی سے رزیڈنسی تک دو رویہ روشنی کا
انتظام کیا گیا تھا۔ اُن کے آنے کی خوشی مین ۲۵ سے ۲۸ تک تمام دفاتر کو تعطیل دی گئی۔ ۲۹ کو شب کے
۱۰ بجے یہان سے بنگلور تشریف لے گئے۔ حیدرآباد آنیوالون مین یہ چوتھے ویسرائے تھے۔

اوایل رجب ۱۳۱۴ھ مین سر چارلس اسٹورٹ ویاکٹ کمانڈر انچیف افواج ہند حیدرآباد تشریف
لائے۔ سلامی ہوئی۔ اور رزیڈنسی بلدہ مین ٹھہرائے گئے۔ انہون نے سکندرآباد کا فوجی انتظام
بھی ملاحظہ فرمایا۔ غالباً آنے کی یہی وجہ ہو۔ ملاقاتی دربار مین اعلیحضرت سے ملے۔ اسٹیٹ ڈنر ہوا
اور ۳ روز کے بعد وہ حیدرآباد سے تشریف لے گئے۔

۱۶ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ کے میل مین اسٹریلیا کے کاونٹ ٹورن بلدہ مین تشریف فرما ہوئے۔ اُن کی
پیشوائی اور سلامی سرکاری طریقہ پر ہوئی اور کنگ کوٹھی مین ٹھہرائے گئے ملاقاتی دربار مین اعلیحضرت کا
شرف حضوری حاصل کیا۔ بعد ازین اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ کاونٹ موصوف ۳ روز تک حیدرآباد مین مقیم رہکر
بغرض شکار نیم مہدیہ تشریف لے گئے اور چند روز شکار کھیل کر وہان سے واپس گئے۔

۲۰ رجب ۱۳۱۸ھ کو سر جارج وولی ٹرنی اعلیحضرت ملکہ معظمہ کے کمانڈر انچیف فوج اسٹریلیا کے ایک اعلیٰ
عہدہ دار لارڈ رابرٹس ہوتے ہوئے حیدرآباد آئے ملاقاتی دربار مین شرف حضوری حاصل کیا۔ اسٹیٹ
ڈنر ہوا۔ اور ۳ روز قیام کرکے واپس گئے۔

۱۰ ذیحجہ ۱۳۱۹ھ کو صبح کے ۹ بجے ہز اکسلنسی لارڈ والیٹر کرزن بہادر گورنر جنرل ہند بجواڑہ سے
داخل حیدرآباد ہوئے۔ بندگانعالی نے وزرا ممالک مین اور امرا و انگریزی عہدہ داروں کے
اسٹیشن پر استقبال کیا۔ اور رزیڈنسی مین ٹھہرایا۔ ملاقات و بازدید کے مراسم ادا ہوئے۔ ملاقاتی
دربار اور اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ ڈنر کے دن شہر مین ایوان شاہی سے رزیڈنسی تک روشنی کی گئی
اور اُنکی آراستگی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ جا بجا کمانین بنائی گئین تھین اور ان مین
بجلی کی روشنی کا انتظام ہوا تھا۔ چونکہ لاٹ صاحب ایران کے دربار اور وہان کی شان و

شوکت دیکھ چکے تھے اور خود بھی نفاست پسند تھے اس لیے پہلے گورنروں کے خلاف ان کی تشریف آوری کے موقع پر ہر طرح کا سامان کیا گیا تھا۔ ۲۱ ماہ مذکور کو لاٹ صاحب مع اپنی لیڈی صاحبہ کے شکار کی غرض سے بذریعہ اسپیشل ٹرین مانکوٹہ روانہ ہوئے مختصر اسٹاف ان کے ہمراہ تھا۔ شکارگاہ میں بھی خاص انتظام تھا وہاں انہوں نے خود بھی شکار کھیلا اور ۴ محرم ۱۳۲۰ھ کو شام کے ۴ بجے داخل بلدہ ہوئے۔ داخلہ پر ایلوٹ تھا۔ ۵ ماہ مذکور کو انہوں نے مع اپنی لیڈی صاحبہ اور اسٹاف کے ایوان وزارت میں دوپہر سے پہلے لنگر کا نظارہ فرمایا۔ اس موقع پر بھی خاص طور پر انتظام تھا لنگر ملاحظہ فرمانے کے بعد شب کے ۱۰ بجے پریوٹ طور پر کوہ اجنٹا دیکھنے کے لیے روانہ ہوئے۔ حیدرآباد آنیوالے وایسرائوں میں یہ پانچویں وایسرائے تھے۔

۲۹ ذیقعدہ ۱۳۲۱ھ / ۱۹۰۴ء کو صبح کے ۸ بجے لارڈ کچنر بہادر کمانڈر انچیف افواج ہند بذریعہ اسپیشل ٹرین کلکتہ سے سکندرآباد تشریف لائے اور اسیوقت فوج ملاحظہ کرنے کے بعد رزیڈنسی بلدہ میں مقیم ہوئے گورنمنٹ نظام کیجانب سے انکا داخلہ پریوٹ تھا۔ مہاراجہ مدارالمہام کے یہاں انہیں اسٹیٹ ڈنر دیا گیا یہاں انہوں نے قلعہ گولکنڈہ دیکھا اور تشریف آوری کے تیسرے دن رات کیوقت پریوٹ طور سے بذریعہ اسپیشل بلدہ سے جانب پونہ روانہ ہوئے۔

۱۲ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء کو شام کے ۴ بجے لارڈ ایمپتھل بہادر گورنر مدراس مع اپنی لیڈی صاحبہ اور مختصر اسٹاف کے داخل بلدہ ہوئے مہاراجہ مدارالمہام اور افسران سرکارین نے اسٹیشن پر استقبال کیا۔ سب دستور اسٹیشن سے رزیڈنسی تک سرکار عالی کی فوج سڑک کے دونوں جانب متعین کی گئی تھی چونکہ لارڈ کرزن بہادر کی عدم موجودگی میں وہ وایسرائے کی خدمت انجام دے چکے تھے اسلیے ممبر معمولی طور پر یہاں انکا اعزاز کیا گیا۔ لاٹ صاحب رزیڈنسی بلدہ میں ٹھہرائے گئے۔ پروگرام کے مطابق ملاقاتی دربار اور اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ ۱۴ ماہ مذکور کی ڈاک گاڑی میں لاٹ صاحب مع لیڈی صاحبہ اسٹیشن بیگم پیٹھ سے جانب مدراس روانہ ہوئے۔

۱۴ ذیحجہ ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۶ء کو صبح کے ۸ بجے ڈیوک ہز رائیل ہائنیز شہزادہ و شہزادی ویلز بذریعہ اسپیشل مدراس سے

حیدرآباد تشریف لائے۔ اعلیحضرت بندگانعالی مع امرائے دربار و افسران سرکار انگریزی کی اسٹیشن پر بغرض استقبال تشریف فرما تھے۔ اسٹیشن سے اترنے کے وقت حضور پرنور نے نہایت ہی تپاک کے ساتھ اپنے معزز مہمان کا خیر مقدم کیا۔ شاہی حیثیت سے حضور پرنس آف ویلز کی پیشوائی کا غیر معمولی انتظام کیا گیا تھا۔ اعلیحضرت اور شہزادہ معظم ایک گاڑی مین بیٹھکر ایوان فلک نما تشریف لے گئے اور بندگان حضور نے اپنے شاہی مہمان کو وہان فروکش کرایا۔ حسب پروگرام بازدید وغیرہ کی رسومات ادا ہوئین اور دوسرے روز صبح کو سکندرآباد مین فوجی داخلہ ہوا۔ چونکہ اعلیحضرت کی بڑی صاحبزادی حضرت نظام النسا بیگم صاحبہ ۲ ماہ سے سخت علیل تھین اسلیے حضور انور کی صاحبزادی صاحبہ کی علالت بھی کاہش جان تھی میدان پریڈ مین اطلاع ہوئی کہ انہون نے انتقال فرمایا اسلیے بندگان والا فوراً وہان سے حویلی قدیم کو تشریف لے گئے۔ اسی روز شام کے ۵ بجے شہزادی صاحبہ نے وکٹوریہ زنانہ ہسپتال کا مین باغ مین سنگ بنیاد رکھا مگر اس واقعہ جانکاہ کے باعث دربار اسٹیٹ ڈنر اور تمام مراسم ترک کردئے۔ معزز مہمان نے صاحبزادی صاحبہ کی تجہیز و تکفین مین اپنی جانب سے اشٹاف کے چند ہندو اور مسلمان لوگون کو بھیجکر تعزیت فرمائی اور شہزادی صاحبہ کو محل مبارک مین تعزیت کی غرض سے روانہ کیا۔ ۱۶ ماہ مذکور کو ۱۰ بجکے ۱۱ بجے شاہزادہ صاحب اپنے مختصر اشٹاف کے ساتھ شکار کھیلنے کے لیے بذریعہ اسپیشل ٹرین مانکوٹہ روانہ ہوئے۔ اور شہزادی صاحبہ ایوان فلک نما مین تقریباً ۱۰ بجے اپنے زمانہ قیام مین اس نمایش گاہ کو کئی مرتبہ ملاحظہ فرمایا جو اعلیحضرت ..... کے جشن چہل سالہ کی خوشی مین باغ عامہ کے اندر قایم کی گئی تھی۔ اس کے سوا شہر کے مشہور مقامات بھی دیکھے۔ ۲۱ ماہ مذکور کو ۱۰ بجکے ۱۱ بجے بذریعہ اسپیشل ٹرین وہ واڑی خنگش کیجانب روانہ ہوئین اور ۲۲ تاریخ کو صبح کے وقت شہزادہ بہادر کے ہمراہ وہان سے بنارس روانہ ہوئین۔ شہزادہ بہادر کے اعزاز مین دفاتر سرکاری کی ۳ روز کی تعطیل دی گئی۔

۱۱ رمضان ۱۳۲۴ھ کو سر ڈنیز اسٹس بہادر ممبر کونسل وایسرائے حال لفٹنٹ گورنر پنجاب حیدرآباد تشریف لائے۔ اسٹیشن پر مہاراجہ مدار المہام۔ عمائدین سرکار عالی۔ اور سر کاظم حیدر

استقبال کیا۔ اور انھین رزیڈنسی بلدہ مین ٹھہرایا۔ دوسرے روز ملاقاتی دربار اسٹیٹ ڈنر ہوا اور ممبر موصوف نے دربار مین اعلیحضرت سے ملاقات فرمائی اُن کے یہان تشریف لانے کی غرض یہ تھی کہ ہز مجسٹی شاہ کابل کی تشریف آوری حیدرآباد کے متعلق بندگان حضور سے مشورہ کرین۔ ۲ روز مقیم رہکر تیسرے روز پنجاب روانہ ہوئے۔

۲۳۔ رمضان ۱۳۲۴ھ کو بمبئی میل سے پرنس آف ویلس حیدرآباد تشریف لائے۔ سلامی کی ۲۱۔ توپین سر ہوئین اور ہوائی جہاز نما مین ٹھہرائے گئے۔ ۲۵۔ رمضان کو اعلیحضرت نے اکل پیران کے مکان مین ڈنر دیا۔ اور اُسی روز صبح کو ملاقاتی دربار منعقد ہوا۔ ۲ شوال کو شہزادہ صاحب بلارہ سے تشریف لے گئے۔

یکم شوال ۱۳۲۵ھ صبح کے ۹ بجے نواب گورنر جنرل لارڈ منٹو وایسرائے ہند اور لیڈی منٹو غازیہ ایاورا کو بغرض ملاحظہ تشریف لائے حسب معمول سرکار عالی کی طرف سے صوبہ دار صاحب صوبہ اورنگ آباد نے دعوت وغیرہ ادا کی۔ اور بعد ملاحظہ یہان سے اجنتا کیلئے تشریف لے گئے۔ وہان سے ۴ شوال ۱۳۲۵ھ روز دوشنبہ کو صبح کے ۸ بجے بلدہ مین تشریف لائے حسب معمول سلامی ہوئی اعلیحضرت اور عمائدین و عہدہ داران سرکار عالی و سرکار انگلشیہ کی غرض سے اسٹیشن پر تشریف لے گئے تھے۔ اور حسب پروگرام فلک نما پر ٹھہرائے گئے۔ ملاقات اور بازدید کے مراسم ادا ہوئے اور اُسی روز مغرب کے ۵ بجے دربار ہوا جسمین خلاف پروگرام افسران فوج لیڈی کی غرض سے بلارم تشریف لے گئے۔ دوسرے روز لیڈی منٹو کے صبح کے ۱۰ بجے زنانہ ہسپتال ملاحظہ فرمایا۔ سہ پہر کو تالاب میر عالم اور گولکنڈہ کی سیر کی اور شب کے ۸ بجے گل پیران مین ضیافت ہوئی روز چہارشنبہ صبح کے ۸ بجے سکندرآباد مین فوج کا ریویو ملاحظہ فرمایا۔ اور دن کے ۱۰ بجے میجر جنرل سر جے ایف مرے کے سی۔ آئی کے ساتھ بہ کیفیت فاسٹ تناول فرمایا۔ اور دوپہر کو مہاراجہ مدار المہام کے یہان لنچ مین تشریف لائے اور سہ پہر مین امپیریل سرویس ٹروپس وغیرہ کی اسپورٹ فتح میدان مین ملاحظہ فرمایا۔ اور شب کے ۸ بجے رزیڈنسی مین ڈنر ہوا۔ بروز پنجشنبہ دن کے ۱۰ بجے اعلیحضرت سے

پبلیوٹ طور پر ملاقات فرمائی - اور شام کے ۵ بجے رزیڈنسی مین گارڈن پارٹی ہوئی - بروز جمعہ سہ پہر کو ہز اکسلنسی نے معہ لیڈی منٹو سکندر آباد مین جدید جنرل ہسپتال کا سنگ بنیادی نصب کیا اور فنسی فیر کا افتتاح فرمایا - بموجب پروگرام آج ہی شام کے ۵ بجے روانگی کی تاریخ مقرر تھی مگر کسی وجہ سے اُس روز تشریف نہ لیجا سکے ۹ شوال ۱۳۲۸ھ ۱۹۱۰ء بروز شنبہ شام کے ۶ بجے پبلیوٹ طور پر جانب بجواڑہ تشریف لے گئے - حیدر آباد آنیوالون مین آپ چھٹے وایسرائے ہین -

۲۳ ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ ۱۹۰۸ء روز پنجشنبہ کو ہز اکسلنسی لارڈ کچنر کمانڈر انچیف افواج ہند پبلیوٹ طور پر بارہ مین تشریف لائے حسب معمول ۱۷ توپون سلامی کی سر ہوئین اور رزیڈنسی بلدہ مین قیام کیا اسی شب کو آپ کے آنر مین ڈنر ہوا - امرا و عہدہ داران سرکار عالی اور سکندر آباد وغیرہ موجود تھے اعلیحضرت بھی تشریف فرما ہوئے تھے - اور دوسرے روز سہ پہر کو طغیانی رود موسی کی برباد شدہ مقامات کا معہ صاحب رزیڈنٹ بہادر معائنہ کیا اور شب مین اعلیحضرت . . . کی طرف سے فلک نما ڈنر ہوا جس مین امرا اور عہدہ داران سرکار عالی و برٹش گورنمنٹ شریک تھے - ۲۴ ذیقعدہ روز شنبہ کو شب مین پبلیوٹ طور پر بذریعہ اسپیشل کلکتہ روانہ ہوئے -

عہد نامجات فیمابین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار وغیرہ

صوبہ دکن کا تعلق شاہان مغلیہ کے زمانہ مین تخت دہلی سے تھا مگر یہان کے صوبہ دار اُن ایرانی ترکی طاقتون سے جو ہندوستان مین آگئی تھین کبھی کبھی مدد حاصل کیا کرتے تھے یا خود اُنھین مدد دیتے تھے اس لیے ان مین اور اُن مین معاہدات ہوا کرتے تھے نصف سترھوین صدی گذرنے کے بعد ڈیولی صاحب گورنر (علاقہ فرانس) کو سب سے پہلا اسلحہ مظفر جنگ سے پڑا - اُنکا خیال تھا کہ اس ذریعہ سے فرانس کا اثر ہندوستان مین قایم ہو جائیگا - مگر انگریز بھی فرانسیسیون کے اس سازباز سے غافل نہ تھے - اُنہون نے مظفر جنگ کے ماموں ناصر جنگ کو مدد دی اور

۱؎ یہ مضامین عہد نامجات جلد پنجم مطبع منشی نول کشور لکھنؤ مطبوعہ ۱۸۶۹ء سے اخذ کیے گئے ہین - وحید الزمانی

مظفر جنگ اپنے ماموں کے ہاتھ گرفتار ہوئے لیکن دوسرے سال جب چنجانون ناصر جنگ کو قتل کیا تو مظفر جنگ آزاد ہوگئے اور فرانسیسیون کی مدد سے اس ملک کے صوبہ دار مقرر ہوئے - انہون نے مسند نشین ہوتے ہی بسی صاحب کی سرکردگی قایم کی اور نواح پانڈیچری کا بہت سا علاقہ دیدیا اور کریکال مچھلی پٹن وغیرہ بھی فرانس کے حوالہ کیا - مگر مظفر جنگ تھوڑے ہی دنون کے بعد فوج کی سرکشی کے باعث قتل کیے گئے - فرانسیسیون نے آصف جاہ بہادر کے دوسرے فرزند صلابت جنگ کو دکن کا صوبہ دار مقرر کرایا - انہون نے کئی مواضع اور سرکاران شمالی کے بعض اضلاع فوج کی بود و باش اور تنخواہ کے لیے مقرر کیے مگر بہت جلد یہہ سب انگریزون کے ہاتھ مین چلے گئے -

صلابت جنگ کو اُن کے بھائی نواب نظام علیخان بہادر نے قید کیا اور کرناٹک کو اپنے ملک مین شامل کیا مگر یہہ علاقہ بہت جلد انگریزون کے قبضہ مین چلا گیا - ساتھہ ہی اسکے انگریزون نے نظام عالیمقام سے ضرورت کے وقت فوج سے مدد کرنیکا وعدہ کیا اور جب فوج کی ضرورت نہ ہو تو ایک لاکھہ روپیہ سالانہ دینے کو کہا - مگر اُس زمانہ کی مصلحتون نے کسی کو اپنے عہد پر قایم رہنے نہ دیا کبھی صوبہ دار دکن حیدر علی کے ساتھہ ہوجاتے تھے اور کبھی انگریزون کے - آخر ۱۷۹۸ء مین جو عہد نامہ ہوا اُسمین گورنمنٹ انگریزی اور نواب کرناٹک ایک جانب اور نظام ثانی دوسری جانب تھے جسکے رو سے کرناٹک کے بالاگھاٹ کی ولایت انگریزون کو ملی اور انہون نے فوجکی مدد کے علاوہ ۷ لاکھہ روپیہ سالانہ خراج دینے کا وعدہ کیا - اس عہد نامہ کے رو سے دو پلٹنین اور کچھہ توپین انگریزون نے بقیمت نظام کو دین - جب حیدر علی نے نظام کو دھمکایا تو انہون نے ۱۷۷۹ء مین انگریزون سے مدد مانگی - اسکے ساتھہ ہی ضلع گنتور مستاجری مین دیئے اور فوج فرانس کو اپنے ملک سے خارج کرنے کا وعدہ کیا - ۱۷۸۲ء مین جب بصلابت جنگ نے قضا کی تو گنتور جو انگریزون کی مستاجری مین تھا نظام کے علاقہ مین شامل ہوگیا - ۱۷۸۸ء مین ایک انگریز اس لیے حیدرآباد آیا کہ وہ ضلع مذکور کو واپس طلب کرے اور جو خراج نظام کو دیا جاتا تھا اُس کے متعلق کہے ضلع گنتور کے متعلق تو تصفیہ ہوگیا مگر خراج کی بابت کوئی فیصلہ نہوا - اور میر ابوالقاسم میر عالم اس کام کے لیے کلکتہ روانہ ہوئے - اور ایک

عہد نامہ ہوا جس کی رو سے نظام نے جو کچھ وصول کیا تھا اُس کے علاوہ قریب ۳۰ لاکھ روپیہ انگریزی گورنمنٹ لے اُنہین دیا ٹیپو سلطان کے پہلے جنگ مین لارڈ کارنوالس نے بہت چاہا کہ نظام اُن کے ساتھ متفق ہون اور غنیمت مین معقول حصہ لین مگر یہہ امر طے نہوا ۱۷۹۵ء مین چوتھ کے متعلق نظام اور پیشوا مین کچھ ان بن ہوگئی اور نظام کو ۳۰ لاکھ روپیہ کا علاقہ بابتہ ادائی تین کروڑ روپیہ پیشوا کو دینا پڑا مگر مادھو راؤ پیشوا کی وفات کے بعد چوتھ کا حصہ نظام کے علاقہ مین پھر شامل ہوگیا۔

اس جھگڑے مین انگریزون نے نظام کو مدد دینے سے انکار کیا تھا اس لیے وہ ناخوش ہوگئے اور انگریزی فوج کے بجائے فرانسیسی فوج رکھی لیکن پوری طور پر اسی امر کا ظہور نہوا تھا کہ نظام انگریزی فوج رکھنے کے لیے مجبور ہوئے۔ اسکے سوائے انگریزون کو بھی ٹیپو سلطان کا خوف لگا ہوا تھا اس لیے انہون نے بھی نظام کو ملائے رکھنی کی کوشش کی۔ اور چھ پلٹنین کمک کے لیے بنائی گئین ۱۷۹۹ء مین فوج نظام ملکی فوج اور انگریزی فوج نے ٹیپو سلطان پر فتح پائی اور از روے عہد نامہ نمبر ۹ نظام کو میسور کا علاقہ دیا گیا اور جو علاقہ پیشوا کو دیا گیا انہون نے اُس کے لینے سے انکار کر دیا اس لیے اس کے دو ثلث اور نظام کو دیے گئے۔ اس سے مرہٹون کو رشک ہوا۔ مگر انگریز بھی اس سے بے خبر نہ تھے۔ انہون نے ملکی فوج مین دو پلٹنین پیادون کی اور ایک رجمنٹ سوارون کی اور بڑھائی اسکے خرچ کے لیے نظام نے قریب ۲۴ لاکھ کا علاقہ فوج کی درستی کے لیے انگریزون کو دیدیا۔ اس موقع پر ایک عہد نامہ کے ذریعہ سے انگریزون کو حق حاصل ہوا کہ وہ نظام اور دوسری ریاستون کے درمیان ثالث مقرر ہوئے اور دوسری ریاستون سے رسل رسائل کے اختیارات نظام کو تھے وہ سب جاتے رہے۔

نظام نے مرہٹون سے پہلی لڑائی کی انگریزی زخمی سپاہیون کو ضلع دولت آباد اور ضلع دروندھ آنے سے انکار تھا۔ اس لیے ایک عہد نامہ ۱۸۰۰ء مین اور تیار ہوا۔ اسکے رو سے طرفین کو عند الضرورت دوسرے کے قلعون مین فوج رکھنے کا اختیار حاصل ہوگیا۔ ۱۸۰۲ء مین جو عہد نامہ

ہوا اسکے روسے تجارت کی توسیع ہوئی اور اشیاء درآمد پر پانچ روپیہ سیکڑہ محصول قرار پایا اسکے ساتھ ہی سب طرح کے محصول کالعدم ہوگئے۔ حیدرآباد سے غلہ بھی باہر جانے لگا اور اُس سے محصول اُٹھا دیا گیا۔

نواب میر نظام علیخان بہادر نے ۱۸۰۳ء مین وفات پائی اور اُن کے فرزند نواب سکندر جاہ اُن کی جگہ مسند نشین ہوئے اور شہنشاہ دہلی سے اپنے لیے منظوری حاصل کی۔ اُن کے مسند نشین ہونے پر عہد نامہ جدید کی روسے پچھلے عہد نامون کی منظوری ہوئی۔ ایک اور عہد نامہ ہوا جو ۲۸ اپریل ۱۸۰۴ء کو ہوا اور نظام کو علاقہ جات دکن مہاراجہ بھیم بھیا بہادر راجہ والی ناگپور سے فتح مین ملے تھے حاصل کیے ۱۸۰۸ء مین میر عالم وزیر حیدرآباد سے انتقال کیا بڑی رد و قدح کے بعد نیر الملک نامزد ہوئے مگر ریاستی اختیارات راجہ چندو لعل کے ہاتھ مین رہے انہون نے ایک فوج مرتب کی جس نے جنگ ہائے مرہٹہ اور پنڈاریون مین بڑی مردانگی ظاہر کی پیشوا کی شکست کے بعد بموجب عہد نامہ جدید ان فوجی خدمات پر نظام کو بہت سا علاقہ ملا۔ اور پیشوا کی مال گذاری کا جس قدر بقایا تھا وہ انھین معاف کیا گیا اس عہد نامہ کی روسے حیدرآباد ہوئی

نواب سکندر جاہ بہادر نے ۱۸۲۹ء مین وفات پائی۔ نواب ناصر الدولہ بہادر اُن کے جانشین ہوئے ان کے حکمرانی پر ایک عہد نامہ ہوا جسکے روسے پچھلے عہد نامے تسلیم کیے گئے راجہ چندو لعل کے انتظام سے ملک مین بدامنی پیدا ہوگئی تھی اس لیے ہر ضلع مین مداخلت کی غرض سے انگریز افسر متعین ہوئے مگر نواب ناصر الدولہ بہادر کے مسند نشین ہوتے ہی اس انتظام کو بدل دیا۔ اور راجہ چندو لعل نے بھی ۱۶ ستمبر ۱۸۴۳ء کو وزارت سے استعفا دیا۔ راجہ صاحب کے زمانہ وزارت مین شمالی سرکار کے سالانہ ادائی سرکار انگریزی نے ایک کرور ساٹھ لاکھ روپیہ منظور کرلی۔ اب نواب ناصر الدولہ بہادر نے خود کام انجام دینا شروع کیا اور سراج الملک کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ اور نواب شمس الامرا کے بعد دیگرے وزیر ہوئے لیکن ان دونون کے زمانہ مین خزانہ شاہی مین کچھ بھی جمع نہ ہوا۔ اور کنٹنجنٹ فوج کی تنخواہ ماہ بماہ زیادہ

ہوتی گئی اس لیے کچھ علاقے مکفول کرنے پڑے ۱۸۵۳ء مین فوجی معاملات کے متعلق ایک فوجی عہدنامہ ہوا۔ اور فوج کی کفالت کے لیے اس ملک کے بعض اضلاع انگریزون کو سپرد کیے گئے۔ شرط یہ ٹھہری کہ خرچ سے زاید جو آمدنی ہو وہ نظام کو دی جائے اور سالانہ حساب بھی پیش ہوتا رہے۔

نواب ناصر الدولہ بہادر نے ۱۸۵۷ء مین قضا کی اور نواب افضل الدولہ بہادر اُن کے جانشین قرار پائے نواب صاحب کی مسندنشینی سے پہلے سالار جنگ اعظم ۱۸۵۳ء مین وزیر ریاست ہو چکے تھے۔ اُنہون نے ملک کے انتظام کو پہلے سے اچھا کر دیا تھا۔ اُنہون نے چاہا کہ انگریزون سے برار کا حساب لیا جائے۔ جو منظور ہوا۔ اور اسی سال ایک عہدنامہ ہوا اور ایک جدید عہدنامہ مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۸۶۰ء کی رو سے کچھ علاقہ نظام نے انگریزون سے پایا اور کچھ اُنہین سپرد کیا۔ اسکے علاوہ نظام کو ۷۲ لاکھ روپیہ معاف کیا گیا۔ یہہ روپیہ گویا ۱۸۵۷ء کے غدر کے فرو کرنے پر معاف ہوا تھا۔

نواب صاحب کے عہد سعادت مہد مین دو آخری عہدنامے ہوئے وہ عہدنامے نہین کہے جاتے بلکہ دونون سند کہلائے جا سکتے ہین۔ ایک مین نظام نے رزیڈنٹ کو انگریزون کے مقدمات کے انفصال کی منظوری دی ہی اور دوسرے مین دولت انگلشیہ کی جانب سے نظام سے اقرار کیا گیا ہی کہ آصفیہ خاندان کا جو شخص از روے شرع محمدی مستحق ہو وہی والی ریاست قرار پائے۔

اعلیحضرت بندگانی میر محبوب علیخان آصف جاہ مظفر الممالک نظام الملک خلد اللہ ملکہ ۱۸۶۹ء مین مسندنشین ہوئے۔ آپکا عہد ہر طرح طمانیت بخش رہا۔ اس لیے کچھ زائد عہدنامے نہ ہوئے۔ بہرکیف ہم بندگان حضرت کے عہد کے بعض اور عہدہائے سابق کے مخصوص عہدنامون کا اقتباس یہان درج کرتے ہین جو خالی از دلچسپی نہین۔

عہدنامہ نظام ۱۷۵۹ء

درخواست کرنل فورڈ صاحب بحضور نواب صلابت جنگ بہادر

نمبر ۱ آئین ایسٹ انڈیا کمپنی کے جانب سے چاہا گیا ہی کہ صوبہ دار دکن فرانسیسی فوج کو اپنے علاقہ سے

نکال دین اور جس طرح فرانسیسون کو عطائے علاقہ جات کی سند مرحمت فرمائی ہی اسیطرح انگریزون کو بھی دین - اسکے ساتھہ شہنشاہ دہلی کا فرمان بھی شامل ہی:-

نواب صلابت جنگ بہادر افواج فرانس کو اپنے علاقہ سے داون کے عرصہ مین دریائے گنگا سے عبور کرا کر نکال دین - یا باندے چری یہو کہ یا دین یا حدود دکن سے باہر کرکے دریائے کرشنا روانہ کر دین - اور آیندہ اپنے ملک مین کسی وجہ سے نہ تو آباد ہونے دین اور نہ ملازم رکھین - اور نہ اُنکی مدد کرین - اور نہ نواب صاحب کسی حال مین دشمنان انگلشیہ کی مدد کرین اور نہ اُن کی حمایت اور حفاظت کرین اسی طرح کمپنی انگریزی بھی نواب صاحب کے دشمنون کی حمایت اور حفاظت نہ کرے گی

المرقوم رمضان م ۱۴ جلوس ۲۳ / ۱۲ / ۱۷۶۹ء

اس پر نواب صلابت جنگ بہادر نے مندرجۂ ذیل عبارت لکھی -

"مین قسم خدا - اُسکے رسول اور قرآن پاک کی کھاتا ہون کہ مین بخوشی و خواست مندرجۂ کاغذ ہذا کو منظور کرتا ہون اور ہرگز اس سے سرمو فرق نکرون گا"

عطائے علاقہ جات کی سند مین جو فرمان شہنشاہ دہلی سے انگریزون کو دیا گیا یہ ہی -

خلاصہ فرمان شہنشاہ دہلی بنام سرکاران شمالی ۱۷۶۵ء

چونکہ صلابت جنگ صوبہ دار دکن نے سرکار سکاکول وغیرہ کمپنی فرانس کو دئے اور اس وجہ سے مابدولت نے اُسکی منظوری بذریعۂ فرمان اور کسی ذریعہ سے نہین فرمائی تھی - لہذا انگریزی کمپنی نے فوج جرار بھیجکر فرانس کو وہان سے خارج کیا - حضور مابدولت نے بہ نظر خیر خواہی انگریزی کمپنی کے صدر مقام کو بلا شرکت احدے عطا کیا ہی کسی طرح کی مزاحمت انکی نہ ہو - اور فرمان عالی کو حکم محکم خیال کرکے بلا تفاوت تعمیل کی جائے - المرقوم ۲۴ صفر سنہ ۶ جلوس م ۱۲ اگست ۱۷۶۵ء

اسکے ساتھہ ہی دو حکمنامے جاری ہوئے - پہلا فرمان خاص شہنشاہ دہلی کی دستخط سے شہزادہ میرزا محمد اکبر شاہ کے نام تھا کہ وہ اس فرمان کی تعمیل کرین اور دوسرا قاضی عنایت اللہ کی مہر اور تصدیق سے جاری ہوا کہ نقل مطابق اصل ہی اور اسکے رو سے انگریزی کمپنی زیر حکم رہے شامل حال شاہزادہ رہی -

عہدنامۂ نظام سنہ ۱۷۶۶ء

نمبر ۲ اسمین چودہ شرطون کے سوائے چند رقمے ہین جو آصف جاہ میر نظام علیخان بہادر سپہ سالار اور انگریزی افسرون کے جانب سے آپس مین لکھے گئے۔ عہدنامہ کے فریق ثانی ایسٹ انڈیا کمپنی کی جانب سے جان کالیسر وصاحب برگیڈیر جنرل تھے یہان اُنکا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

۱- فریقین وعدہ کرتے ہین کہ ایک دوسرے کی اعانت کرینگے۔ اور ایک فریق کے دوست یا دشمن کو دوسرا اپنا دوست یا دشمن سمجھیگا۔ ۲- ایسٹ انڈیا کمپنی سرکاران سکاکول۔ ایلور۔ راجمندری مصطفیٰ نگر اور مرتضیٰ نگر کے عوض مین فوج مستعد رکھے گی۔ ۳- اگر فوج کی ضرورت نہ ہوئی تو راجمندری۔ ایلور اور مصطفیٰ نگر کے عوض مین ایسٹ انڈیا کمپنی نواب صاحب کو دو لاک سالانہ اور سکاکول۔ اور مرتضیٰ نگر کی بابت دو لاک روپیہ سالانہ دیگی۔ ۴- مرتضیٰ نگر چونکہ بموجب عہدنامہ نواب صاحب نے اپنے بہائی کو جاگیر مین عطا کیا ہے اسلئے تا حصول رضامندی نواب صاحب یا تا حین حیات برادر نواب بسالت جنگ بہادر ایسٹ انڈیا کمپنی اُس پر قبضہ نکرے گی۔ ۵- لیکن سرحد پر واقع ہونے کے باعث اگر نواب بسالت جنگ بہادر یا اُن کے ملازمین کوئی فساد کرینگے تو کمپنی مرتضیٰ نگر پر قبضہ کرلے گی۔ ۶- اگر فوج کا خرچ مقررہ تعداد کی زیادہ ہوگا تو کمپنی نواب صاحب کو حساب سمجھا کر اُسے اپنے ذمہ لے گی۔ نواب صاحب ازراہ عنایت سکاکول۔ اور مرتضیٰ نگر کا بقایا معاف فرماتے ہین۔ ۸- درصورت عدم ضرورت فوج کمپنی نواب صاحب کو شرط سوم کا روپیہ ۳ قسطون مین ادا کریگی۔ ۹- موسم سرما مین انگریزی فوج کو مثل دوسری فوجون کے رخصت دی جائے گی۔ ۱۰- نواب صاحب ضرورت کے وقت ۳ مہینے پہلے فوجی تیاری اور تعداد کی اطلاع دین گے اور فریقین ایک دوسرے کا راز افشا نکرینگے۔ ۱۱- کان الماس بدستور نواب صاحب کے قبضہ مین رہیگی۔ ۱۲- قلعہ کندرا پلی مین نواب صاحب کی جانب سے بالکل انگریزی فوج رہیگی اور قلعہ دار نواب صاحب کے طرف سے (خاص ہندوستانی یا مغل) ہوگا۔ ۱۳- حسب ضرورت نواب صاحب اپنی فوج سے کمپنی کی مدد کیا کرینگے۔ ۱۴- فریقین شرایط مندرجۂ بالا پر قایم رہینگے۔ مرقوم ۱۹ جمادی الثانی م ۱۲ نومبر سنہ ۱۷۶۶ء ۱۱۸۰ھ مقام حیدرآباد۔

خلاصہ سند مہری نواب میر نظام علیخان بہادر بابت پانچ سرکاران۔

راجمندری۔ ایلور۔ مصطفی نگر۔ سکاکول۔ اور مرتضی نگر متعلقہ صوبہ حیدرآباد باستثنای مصطفے نگر انگریزی کمپنی کو دوامًا انعام مین دئے جاتے ہین متصدیان اور کاشتکاران کو لازم ہو کہ کمپنی کی اطاعت کیا کرین اور اوقات معینہ پر واجبی مالگزاری ادا کرتے رہین۔ ۹۔ جمادی الثانی م ۱۲۔ نومبر ۱۷۶۶ء ۱۱۸۰ھ

خلاصہ درخواست جو نواب عمدۃ الملک بہادر کے وکیل نے پیش کی۔

ایک فارغخطی بابتہ مبلغ ۵ لاکھ روپیہ کے خاص۔ حال۔ اور استقبال کے لیے عمدۃ الملک بہادر انکی اولاد اور ورثار کو کرناٹک کے متعلق جو سرحد ملک ملتاڈ سے آخر سرحد ملک ملاوار تک واقع ہی مرحمت ہو۔ ۹۔ جمادی الثانی م ۱۲۔ نومبر ۱۷۶۶ء ۱۱۸۰ھ۔

خلاصہ فارغخطی مہری نواب میر نظام علی خان بہادر۔

بنام عمدۃ الملک سراج الدولہ فوجدار کرناٹک پائین گھاٹ از سرحد ملک ملتاڈ تا کنارہ آخر ملک ملدواڑ۔ نیز بنام اولاد ورثار عمدۃ الملک۔ "عمدۃ الملک بہادر نے ہمارے دربار سے جنرل کلاڈ کی معرفت وفاداری کا اقرار کیا ہی۔ بالعوض مبلغ ۵ لاکھ روپیہ حسب درخواست یہ فارغخطی عمدۃ الملک کو اور انکی ورثار اور اولاد کو عطا کی جاتی ہی"

خلاصہ منشور نامہ جو منجانب سراج الدولہ بہادر جنرل کلاڈ نے نواب نظام علیخان بہادر کو لکھدیا۔ "مین اقرار کرتا ہون کہ کوئی امر خلاف خیر خواہی نواب صاحب۔ دوستی اور اتفاق کے برعکس ہو۔ عمدۃ الملک بہادر سے سرزد نہ ہوگا۔ کمپنی اسکی ضامن ہوتی ہی"

ایضاً مین اقرار کرتا ہون کہ میرے مدراس پہونچنے کے ایک مہینے بعد نواب عمدۃ الملک بہادر نواب صاحب کے خروج کے لیے دین گے۔ المرقوم ۱۱۔ جمادی الثانی م ۱۴۔ نومبر ۱۷۶۶ء ۱۱۸۰ھ مقام حیدرآباد۔

نمبر ۳ **خلاصہ عہدنامہ اتفاق دوامی مابین نواب صاحب کرناٹک و صوبہ دار بہادر**

یہہ عہدنامہ فورٹ سینٹ جارج مین ایسٹ انڈیا کمپنی نواب والاجاہ عمدۃ الملک فوجدار کرناٹک پائین گھاٹ آصف جاہ میر نظام علیخان بہادر صوبہ دار دکن کے درمیان آخر مہینہ

چالس بوتیر صاحب پریسیڈنٹ و گورنر فورٹ سینٹ جارج و کونسل کی معرفت لکھا - اس مین صوبہ دار دکن کیجانب سے نواب رکن الدولہ دیوان شریک عہدنامہ تھی شرایط مندرجۂ ذیل ہین -

۱ - سکاکول - راجمندری مصطفی نگر - مرتضی نگر اور کنڈاویر جو بطور انعام ایسٹ انڈیا کمپنی کو دئے گئے تھے اب پھر دئے جاتے ہین ۲ - مرتضی نگر حسب شرایط سابقہ تاحین حیات یا حسب تک نواب نظام الملک بہادر چاہین اُن کے بہائی امیر الامرا السلطنت جنگ بہادر کے قبضہ مین رہیگا

۳ - قلعہ کنڈاپلی مین فوج بھی انگریزی رہیگی اور اُسکا افسر بھی انگریز ہوگا - ۴ - سرکاران سکاکول راجمندری مصطفی نگر - اور ایلور کے زمیندار و کاشتکار حسب دستور انگریزی کمپنی کی اطاعت کرینگے - ۵ - سرکاران کے معاوضہ مین جو روپیہ ادا کرنے کا اقرار ہوا ہے وہ حسب عہدنامہ سابق بالاقساط نواب آصف جاہ کو دیا جائیگا - ۶ کمپنی اور صوبہ دار دکن وقت ضرورت ایک دوسرے کی مدد کرینگے - اور ضرورت پر کمپنی انھین ۲ پلٹنین اور ۶ توپین بشرط مہلت دیا کریگی - ۷ - حسب فرمان شاہ عالم بادشاہ دہلی کرناٹک کی حکومت کلیتاً نواب والاجاہ اور اُن کے فرزند نورالعین الملک اور ورثار کو نسلاً بعد نسل دیجاتی ہے - یہہ بھی قرار پایا کہ نواب آصف جاہ اور نواب والاجاہ سوائے آپس کے کسی دوسرے سے خط و کتابت نکرینگے - یہہ خط و کتابت بھی پریسیڈنٹ و کونسل مدراس کی معرفت ہوگی - کمپنی انگریزی بھی دکن مین سوائے اُن دونون کے کسی سے خط و کتابت نہ کریگی

۸ - نواب والاجاہ اور انکی نسل کے ساتھہ نواب آصف جاہ مندرجۂ ذیل باتون کا خیال رکھینگے اور عہدنامہ کی خاص شرط سمجھینگے -

۱ - سند آل تمغہ بابت کل ملک کرناٹک - ۲ - سند آل تمغہ بابت کل پرگنہ امن گنڈیلا مع گدا گھن پور - ۳ - سند آل تمغہ بابت کل مواضع کیتاسر وغیرہ - ۴ - سند آل تمغہ بابتہ قلعہ داری قلعہ کلورہ ۵ - سند آل تمغہ بابت کل موضع سوتی داب اور سند مکمل بطور فارغخطی کل مطالبہ گذشتہ و حال و استقبال بابت کرناٹک وغیرہ

۹ - حیدر علی کو جو رتبہ پہلے صوبہ داران دکن سے حاصل تھا ساقط ہوگیا - اور بائین گھاٹ جو پہلے حیدر علی کے قبضہ مین تھا اب بغرض انصاف انگریزی کمپنی کے قبضہ مین دیا گیا کمپنی ہر سال آمدنی

دیوانی جب تک اسکے پاس دیوانی کی آمدنی رہیگی معہ لک روپیہ سکہ ارکاٹ مع اخراجات دربار بقسط
مین ادا کریگی - ۱۰- نواب آصف جاہ کو شش کرینگے کہ چوتھ جو کرناٹک سے مرہٹون کو دی جاتی تھی اب کھان
اور کس طرح دی جائے - ۱۱- فریقین معاہدے شرایط بخوشی منظور کیے -

اس عہدنامہ پر مندرجۂ ذیل اشخاص کے دستخط بحیثیت ضامن کیے گئے ہین - ۱- رکن الدولہ خدا آگاہ
کہ مین اپنی خوشی سے ضامن ہوتا ہون - ۲- رام چندر راؤ - مین قسم و نکاتش و بیل بہنڈار کی کھاتا ہون کہ
مین برضا و رغبت ضامن ہوتا ہون - ۳- بیر بہادر - مین قسم سکتا شاہ و بیل بہنڈرا کی کھاتا ہون کہ مین
فی الحقیقت ضامن ہون - ۴- فنداورام - قسم و نکاتش اور بیل بہنڈرا کی کھاتا ہون کہ مین فنداورام
وکیل مہادیو راؤ پنڈت پردھان بجانب مہادیو راؤ برضا و رغبت ضامن ہوتا ہون - اسکے بعد کچھ
سندین اور فارغخطی ہین جنہین ہم یہان بطور خلاصہ درج کرتے ہین -

سند مہری صوبہ مرقومہ ۱۶ ذیقعدہ - م ۱۲ مارچ ۱۷۶۸ء / ۱۱۸۴ھ

مطابق فرمان شہنشاہ عالم بادشاہ غازی ایسٹ انڈیا کمپنی کو راجہ سندیری - ایلور مصطفی نگر - مرتضی نگر اور
سکاکول کلیاً مع حقوق قلعہ و جاگیر کنداپلی بطور دوامی انعام عطا ہوئے ہین - لہذا زمینداران - مقدمان و
کاشتکاران کمپنی مذکور کی اطاعت کرین -

ایضاً دیوانی کرناٹک بالاگھاٹ جو حیدر علی کے قبضہ مین تھی مع تمام حقوق کمپنی کو عطا ہوئی ہے - کمپنی نے وعدہ کیا ہے کہ
وہ ہمارے خزانہ مین ہر سال معہ لک روپیہ مع حقوق دربار پیش کیا کریگی - لہذا زمینداران کمپنی مذکور کی
اطاعت کیا کرین - مرقوم ۱۶ ذیقعدہ - م ۱۲ مارچ ۱۷۶۸ء / ۱۱۸۴ھ

ایضاً بموجب فرمان والا حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی ممالک کرناٹک پائین گھاٹ و بالاگھاٹ کنارہ دریائے
کرشنا سے بجانب میسور تا بحدود بمبئی مع ملک ملاوار مع قلعہ جات و جاگیر زمینداری و پٹہ داری متعلق
ممالک مذکور بطور آل تمغہ تمامہ بلاشرکت احدے عمدۃ الامرا حسین علیخان بہادر کو عطا ہوئے ہین - لہذا
جاگیردار اور زمیندار اطاعت کیا کرین - ۱۶ ذیقعدہ - م ۱۲ مارچ ۱۷۶۸ء / ۱۱۸۴ھ

فہلع سند اکوپ جو نورالدولہ محمد انور خان بہادر کو دیا گیا تھا اُسکی نسبت بھی اس قسم کی ایک سند تاریخ

خان
مذکور کو دربار آصفی سے جاری ہوئی - اس قسم کی ایک سند بطور آل تبعہ تاریخ مذکور کو حسین ملک محمد بابا بہادر
بہادر کے نام سے دی گئی - اسمین پرگنہ اسن کندالا متعلقہ سرکار چمپورہ انھین دربار آصفی سے مرحمت ہوا ہی موضع
گنگا کھیڑ متعلقہ پرگنہ حویلی حیدرآباد وغیرہ سرکار محمد نگر صوبہ داری امیر الہند والاجاہ کہ اُن کے والد کے صرف کے
متعلق عطا ہوا - اسکی بھی ایک سند دی گئی - اسکے ساتھ ہی امیر الہند والاجاہ کو ایک فارغخطی لکھدی کہ اُن کے
والد کے زمانہ سے تاریخ مذکور تک اُن سے کسی قسم کا مطالبہ نہ کیا جائیگا -

قلعہ جن پورہ ماتحت صوبہ حیدرآباد مع جاگیر متعلقہ کی سند اس شرط پر بطور آل تبعہ نصیر الملک بہادر کو دیا گیا -
کہ وہ اُسکی نگرانی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے اور فوج کی دلفشانی کا بھی خیال رکھینگے -

قلعہ کالور متعلقہ صوبہ دریاآباد کی قلعہ داری مدام الملک محمد منور خان بہادر کو دی گئی اسکی بھی سند عطا ہوئی

نمبر ۴ یہہ عہدنامہ نواب امیر الامرا شجاع الملک میر محمد شریف خان بہادر - اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان
۲۷ اپریل ۱۷۷۹ء کو ہوا - اسکا زیادہ حصہ پچھلے عہدنامون سے ملتا ہوا ہی اور اسمین چھہ شرطین ہین سوائے
پہلی شرط کے جو سرکار مرتضی نگر کی سربندی کے متعلق ہی باقی تمام شرطون کا فوجی معاملات سے تعلق ہے -
اس عہدنامہ کے رو سے قلعہ کنادیر مین انگریزی فوج کا ویر انگریز افسرون کے رہنا قرار پایا - یہہ عہدنامہ
امیر الامرا شجاع الملک سید محمد شریف خان بسالت جنگ کی مہر سے فورٹ سینٹ جارج مین مرتب ہوا -

نمبر ۵ ہم اسے عہدنامہ نہین لکھہ سکتے بلکہ سیف جنگ کے نام دربار حیدرآباد سے جو حکم دیا گیا تھا اُسکا خلاصہ ہے
یہہ حکم ۱۸ ستمبر ۱۷۸۸ء کو دیا گیا - اسمین سوای اسکے اور کچھہ نہ تھا کہ نواب سیف جنگ سرکار گنتور ملازمان
کمپنی کے سپرد کرین - اور اسکی واصل باقی دیکر اپنا اور سرکاری اسباب لیکر دارالصدر کو روانہ ہون -

نمبر ۶ یہہ بھی کوئی عہدنامہ نہین بلکہ اُس چٹھی کا خلاصہ ہی جو لارڈ کارنوالس گورنر جنرل نے نظام مالیمقام کے نام
اُن کے خریطہ کے جواب مین لکھی تھی - اس خریطہ کو لیکر میر ابوالقاسم میر عالم کلکتہ روانہ ہوے تھے تاکہ
گنتور کے خرچہ کے متعلق جسکی مقدار [illegible] روپیہ تھی تصفیہ کرین - ہم اسکا خلاصہ درج کرتے ہین " میر ابہہ ارادہ
مصمم ہی کہ ۱۷۶۸ء کے عہدنامہ کی پوری پابندی ہو اور ہمیشہ آپ کے ساتھ اتحاد قایم رہے ہم اپنے
ملک اور قانون کے رواج کے مطابق کوئی جدید عہدنامہ نہین کرنا چاہتے - آپ اس تحریر کو ہی عہدنامہ

تصور فرمائین - سرکار کمشنر کے پیشکش کے متعلق ہمارا ارادہ ہی کہ بقایا واجبی پیش کرین اور آیندہ بھی پیش کرتے رہین" اس چٹھی مین چند فوجی معاملات کا ذکر ہی - مگر وہ ایسا اہم نہین کہ ہم یہان اُنکا ذکر کرین

نمبر ۲ یہہ عہدنامہ ۲۰ شوال ۱۲۰۷ھ مطابق ۱۱ جولائی ۱۷۹۳ء کو ایسٹ انڈیا کمپنی اور نظام عالی مقام (سوائے مادھوراؤ نارائن پنڈت پردھان) سے ہوا کمپنی کی جانب سے کپتان جان کیاڈی کو ارل اف کارنوالس نے اختیارات عطا فرمائے تھے - اس عہدنامہ کی خاص غرض یہہ تھی کہ ٹیپو سلطان کو دنیا سے نابود کر دیا جائے - اس مین ۱۱ شرطین ہین - اور ہر ایک نتیجہ سے خالی نہین ہم اُنکا خلاصہ یہان درج کرتے ہین -

۱- اسمین پرانے عہدناموں کی تصدیق کی گئی ہی - ۲- ٹیپو سلطان کے عہدنامجات معاہدہ کے تینون فریقون کے ساتھ تھے - مگر وہ بے ایمانی کے ساتھ پیش آئے اس لیے تینون اُسکی قوت چھین لینے کی حتی المقدور کوشش کرینگے - ۳- نواب آصف جاہ بہادر اور پنڈت پردھان پیشوا کے مقابلہ مین کمپنی کی امداد کرین گے - ۴- نواب آصف جاہ اور پنڈت پردھان حسب ضرورت کمپنی کو دس ہزار سوار بلاغدر دینگے - ان سوارونکی تنخواہ کمپنی بشرائط ضروری ادا کریگی - ۵- اگر دشمن ایک فریق پر غالب آجائے تو باقی ۲ فریق مغلوب کی مدد کرینگے - ۶- اگر کوئی مقام مجموعی فوج فتح کرے گی تو اُسکی تقسیم تینون مین مساوی ہوگی لیکن اگر صرف انگریزی فوج نے فتح کیا تو وہ کمپنی کی ملک ہوگی تقسیم مین اس امر کا لحاظ کیا جائیگا کہ جو مقام جس شخص کی سرحد سے قریب ہوگا وہی اُسے ملے گا - ۷- اس شرایط مین اُن پولیگار اور زمیندارون کا ذکر ہی جو نواب نظام اور پنڈت پردھان کے ماتحت رہتے تھے - جن پر دونون کو اس شرط کی رو سے کامل اقتدار حاصل ہوا - ۸- ہر فریق کا وکیل دوسرے فریق کی فوج مین آسانی کی غرض سے رہی - ۹ اگر کسی فریق سے ٹیپو سازش کرنا چاہے تو اسکی اطلاع باقی فریقون کو بھی ہونا چاہیے - ۱۰- اگر ٹیپو بعد صلح کسی فریق پر حملہ کرے تو باقی فریق اُس کو سزا دین گے - ۱۱- یہہ شرط غیر ضروری ہی - اسمین عہدنامہ پر دستخط اور مہر کا ذکر ہے - اسکے سوائے ایک عہدنامہ خاص نواب نظام سے اس تاریخ کو ہوا - اسکی غرض بھی فوجی تھی - اسمین ۶ شرطین ہین ہر شرط پر دستخط ہوئے - خلاصہ یہہ ہی -

۱- فوج بنگالہ کی چار پلٹنون سے چھہ پلٹنون تک مع ولایتی توپخانہ کے ایک تجربہ کار افسر کی کمان مین

نواب نظام کے پاس بھیجی جائے گی تنخواہ اسیقدر پائے گی جو کمپنی سے پاتی ہو۔ ہر حال میں نواب نظام کی اطاعت کریگی۔ مگر محاصرہ یا جنگ کے موقع پر باہمی مشورہ ضروری ہو۔ ۲۔ واسطور پہنچنے یا نواب نظام کی فوج میں شریک ہونے کے وقت سے فوج کی تنخواہ نواب صاحب کے ذمہ ہوگی ۳۔ تنخواہ پیشکش حاصل شدہ ملک سے دیجائے گی۔ اگر ملک کے حاصل ہونے میں توقف ہو تو اُس پیشکش سے مہیا کیجائے گی جو کمپنی کے ذمہ بابتہ سنہ ۱۲ف ہو۔ پیشکش سے جو باقی رہیگا اُسے نواب صاحب بقدار ادا کرینگے۔ ۴۔ اگر فوج جنگ سے فارغ ہو اور نواب نظام تصور کریں تو فوج رخصت ہوجائے گی۔ ۵۔ خزانہ تینوں فریق معاہدہ میں تقسیم ہوگا اور باقی مال نواب نظام کو ملیگا۔ ۶۔ نواب صاحب سواروں کا ایک دستہ فوج کے ہمراہ رکھینگے۔

چونکہ آئے دن دولت انگلشیہ کو ٹیپو سلطان کی جنگ اور لڑائیوں کا کھٹکا لگا رہتا تھا اس لیے یہہ عہدنامہ منعقد ہوا۔ اصل یہہ کہ بقایا چوتھائی کی نسبت نواب نظام سے مرہٹوں نے اپنا دعوے پیش کیا۔ اور یہہ قرار دیا کہ زر باقی ادا نہ ہونے کی صورت میں جنگ ہوگی۔ نظام نے گورنمنٹ انگریزی سے مدد چاہی مگر اُدھر سے کچھہ تساہل ہوا۔ اور جنگ چھڑ گئی نتیجہ یہ ہوا کہ ۳ کرور روپیہ کے مطالبہ میں نظام کو ۲۶ لک روپیہ کا علاقہ علیحدہ کرنا پڑا لیکن مادھو راؤ پیشوا کی وفات کے بعد انھیں ۳ ربع علاقہ واپس ملا۔ نواب نظام نے انگریزوں سے ناراض ہوکر فرانسیسی فوج مقرر کی۔ مگر نتیجہ ظاہر ہونے سے قبل ہی دونوں سرکاروں میں دوستی قایم ہوگئی کمپنی کے جانب سے رائٹ آنریبل مورنگٹن نے کپتان کرکپاٹرک کو عہدنامہ کے اختیارات عطا کیے تھے اسمین ۱۰ شرطیں ہیں۔ ہر شرط کا ملاحصہ درج ہو۔

۱۔ اگر پیشوا اور نواب کوئی تبدیلی اور منظوری ظاہر نہ کریں تو سابق کے طریقوں پر حسب ہدایت لارڈ کارنوالس فوج مقرر ہوگی۔ ۲۔ حسب دستور کمپنی گورنمنٹ انگریزی کمکی فوج کی تبدیلی جب اور جتنے مرتبہ چاہے کریگی مگر نواب صاحب کے مقررہ ہمراہیوں میں کمی ظاہر نہ ہوگی ۳۔ فوجی تنخواہ اور دیگر اخراجات میں ۱۸۰۰۰۰ روپیہ صرف ہوگا۔ اس کو نواب نظام چار قسطوں میں ادا کرینگے۔ اگر اسمین کمی واقع ہوئی تو اُس پیشکش میں سے مجرا ہوگی جو کمپنی سرکاروں شمالی کی بابت نواب

کودی ہے۔ ۴۔ ایک خاص چھاؤنی مین فوج رکھی جائیگی اور بڑے موقعون پر کل یا جز فوج کام دیگی۔ اس وقت رسد رسانی کے لیے ایک کارندہ مقرر ہوگا جو کمانداروں کا مناسب لحاظ کریگا ۵۔ سوائے بڑے بڑے کامون کے جزوی امور مین فوج کام نہ دے گی۔ ۶۔ انگریزی فوج کے پہونچنے پر فرانسیسی فوج علیحدہ کردی جائیگی۔ اور کوئی فرانسیسی یا یورپین ریاست مین بغیر اطلاع کمپنی نہ رہنے پائیگا۔ ۷۔ فرانسیسی یا ہندوستانی سپاہی جنہون نے انگریزون کی نوکری چھوڑکر فرانس والون کی نوکری کی ہوگی۔ رزیڈنٹ کے حوالہ کیے جائین گے۔ اسیطرح جس سپاہی نے نواب صاحب کی ملازمت ترک کی ہوگی وہ اُن کے حوالہ کیا جائیگا۔ ۸۔ نواب آصف جاہ اور پنڈت پردہان مین اگر کسی معاملہ کے متعلق اختلاف ہو تو اُسکا فیصلہ انگریزی گورنمنٹ کریگی۔ ۹۔ نواب آصف جاہ۔ پنڈت پردہان اور کمپنی کے درمیان جو عہدنامے اس سے پہلے ہوئے وہ بدستور تسلیم کیے جائینگے۔ اگر پنڈت پردہان نیا عہدنامہ کرینگے تو نواب نظام کو بلا تامل قبول کرنا ہوگا۔ ۱۰۔ اس شرط مین عہدنامہ کے لینے کا ذکر ہے۔ مرقوم ۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۲۱۳ھ مطابق ۱۷۹۸ء مقام حیدرآباد۔

مندرجۂ بالا عہدنامہ کمپنی۔ نواب نظام اور پنڈت پردہان کے درمیان ہوا تھا۔ اس تاریخ کو نواب نظام سے ایک تحریر علیحدہ لی گئی۔ اسمین وہی باتین ہین جو مذکورۂ بالا عہدنامہ کی شرط ۶ مین دکھائی گئی ہین۔ فرانسیسی قیدیون کے متعلق یہہ قرار پایا کہ اُن کو بہ بحری کمپنی انگلستان بھیجا جائے گا اور وہان سے انگریزی قیدیون کے عوض مین فرانس کے سپرد کیے جائینگے کسی طرح کی تحریر امور عظیمہ کے متعلق بلا استرضاء فریقین نواب آصف جاہ یا کمپنی پنڈت پردہان یا اُن کے ماتحت سے نہ کرینگے

نمبر ۹ اس عہدنامہ کی غرض یہہ تھی کہ ٹیپو سلطان کے علاقہ جات کا انتظام کیا جائے۔ اور خرچہ جنگ کا معاوضہ ہر ایک فریق کو ملے۔ یہہ عہدنامہ نواب آصف جاہ بہادر۔ پنڈت پردہان بہادر پیشوا اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان ہوا۔ اس عہدنامہ مین اتحاد اتفاق کی بھی تحریک کی گئی ہے گو اس جنگ مین فوج انگریزی اور فوج نظام نے بہت بڑی کارگذاری دکھائی تھی لیکن پنڈت پردہان بہادر کی فوج بھی شریک جنگ رہی تھی کمپنی کے جانب سے کپتان کرکپاٹرک اور لفٹنٹ

کرنل بیری کلوز کو ارل آف مورنگٹن سے اختیار کلی عطا کیے تھے اور نواب نظام الملک بہادر کیجانب سے نواب میر عالم فریق معاہدہ قرار پائے تھے - ہر شرط کا خلاصہ درج ہی -

۱- اضلاع فہرست الف مع ابتدائی علاقہ گجرات انگریزی علاقہ مین شامل ہونگے کمپنی ٹیپو سلطان کے خاندان کی پرورش کی ۲ لاکھ سٹارپگوڈا سنہ کم نہ دیگی - قلعہ جات متصل و بالائے گجرات کمپنی کے قبضہ مین رہینگے -

۲- اضلاع مندرجہ فہرست ب نواب آصف جاہ بہادر کے قبضہ مین آئے ہین - نواب اقرار کرتے ہین کہ وہ منجملہ آمدنی اضلاع مذکور معقول رقم پرورش میر قمر الدین خان بہادر اور اُن کے خاندان کی پرورش کے لیے دینگے - گویا اُس کے معاوضہ مین ضلع کرم کندہ کی جاگیر جسکی جمع ۔۔۔ لاکھ ہوتی ہی میر صاحب کو عطا کرینگے - اسکے سوائے دستہ فوج رکھنے کیلیے ایک جاگیر میر صاحب کو نواب صاحب اور بھی دینگے

۳- قلعہ سرنگا پٹم مع جزیرہ - و قطعہ زمین ہمیشہ کمپنی کے زیر حکومت رہیگا - ۴- میسور مین ایک جدا حکومت کرشنا راجہ اوڈیار بہادر کے تحت مین قایم ہوگی - اور کچھہ ملک (جسکی تفصیل دی جائے گی) اُن کو ملے گا - ۵- اضلاع مندرجہ فہرست ف[۱] مہاراجہ میسور کو دیے جائین اور وہ ایک جدا ریاست قایم ہو - ۶- کمپنی کو اختیار ہوگا کہ ٹیپو سلطان کے خاندان کے ایک رکن کی وفات کے بعد اُس کی اولاد کے وظیفہ مین کچھہ کمی کرلے - ۷- اگرچہ پنڈت پردہان بہادر مصارف جنگ مین شریک نہین ہوئے ہین لیکن ان کو بھی ملک کا کچھہ دیا جاوے - مگر شرط یہہ ہی کہ وہ اس وقت اُس حصہ کے مستحق ہونگے - جب شرایط عہدنامہ کو قبول کرینگے - ۸- اگر پنڈت پردہان شرایط کو قبول نکرینگے تو علاقہ کمپنی اور نواب نظام کے درمیان تقسیم ہوگا - ۹- مہاراجہ میسور کی عملداری مین اُن شرایط کے روسے جو اُن کے اور کمپنی کے درمیان قرار پائینگے ایک دستہ فوج کا رکھا جائیگا - ۱۰- اس شرط مین عہدنامہ کے لینے دینے کا ذکر ہی فقط - حیدرآباد - نواب نظام الملک بہادر نے ۱۳ جولائی ۱۷۹۹ء کو تصدیق کی

مہر نظام

دستخط - جی - ای کرکپاٹرک - رزیڈنٹ -

---

[۱] اصل معاہدہ مین بھی ابجد کے خلاف ف ہی - حرف ج ہونا چاہیے تھا -

نام دیہات	حصص	حصص	حصص	نام دیہات	حصص	حصص	حصص	حصص
۱	۲	۳	۴	۶	۵	۴	۸	۱۰
نصف حصہ کہال				باقی ماندہ کونگور				
کونا کملا				باقی ماندہ کشن چندکور				
پسری				کل اضلاع گرم کوندوا				
ودجر کرور								
پرستی مزاج چیرا								
بھوپا								
متور								
پرولی نی موناگر				ایک تعلقہ پرگنہ				
چمپلی				جبری ملا				
کلیانکوپو				رقم جرائی باتہ جاگیر				
کورتنی				دانی قمرالدینخان				
برکی				ورثہ داران				
منبا کوندا								
مرکسر								
ہندی تانت پور				باقی حصہ نظام				

یہ بوجہ انکار پیش حسب عہدنامہ جدا گانہ دو ثلث نواب نظام کو اور ایک ثلث کمپنی کو ملا۔

نام دیہات	حصص	حصص	حصص	نام دیہات	حصص	حصص	حصص	حصص
چھ تعلقہ پرینڈہ				سوڈ ابالاگھاٹ				

نام دہیات				نام دہیات				
۱	۲	۳	۴	۵	۱	۲	۳	۴	۵
ناکوندی	مادعہ	.	.	.	میکندا -	مادعہ	۹	.	.
دودتعلقہ از		.	.	.	ایک تعلقہ از		.	مادعہ	۳
خیل دروگ					ہری پور	مادعہ			
مولب کھیڑا	مادعہ	.	.	.	کل کنڈا پاگوڈا			دولیت مادعہ	۲

اس عہدنامہ کی شرط پنجم کی رو سے کرشنا رابہ کو (غیر متعلق تھا) ترک کیا علاقہ دیا گیا اور میسور کے نام سے ایک جداگانہ ریاست قرار پائی جو اسوقت ملک کی مہذب ترین ریاستوں میں شمار ہوتی ہے۔

نواب نظام بہادر سے اس عہدنامہ کے قبل کچھ اور شرطیں بھی ہوئی تھیں مگر انکا خلاصہ اس عہدنامہ میں نظر آتا ہے اس لیے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

نمبر ۱۰ یہ عہدنامہ نواب آصف بہادر اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان کمشنر کرنیاٹک کی معرفت منعقد ہوا۔ اسکی غایت صرف یہ تھی کہ عام اعانت اور حفاظت باہمدگر کی جائے اور ایک دوسرے کے ملک میں دخل اندازی نہ ہو اور نہ اسکے ماتحت اور رفقا سے کسی قسم کا تعلق رکھے۔ بلکہ دشمنوں کے معاملہ میں ایک دوسرے کی مدد کرے۔ شرایط کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ دونوں سرکاروں کے اتفاق کے باعث پچھلے عہدنامے اس عہدنامہ کے خلاف نہ سمجھے جائینگے اور ایک کا دوست دوسرے کا دوست اور دشمن دشمن ہوگا۔ ۲۔ کسی حکومت یا ریاست کی خیانت پر نظام اور کمپنی دونو ملکر اُسے سزا دینگے کمپنی کسی ریاست کو بلا وجہ نظام کے ساتھ دشمنی نہ کرنے دیگی ۳۔ کمپنی نواب نظام کو ۸ ہزار پیادے اور ایک ہزار سوار معہ توپ اور آگ گولہ اندازوں کے دیگی۔ اسکے سوائے اور بھی معمولی لشکر دیا جاسکیگا۔ یہہ فوج دوامًا نواب نظام کے ملک میں رہیگی۔ ۴۔ فوج کی تنخواہ نظام دینگے۔ ۵۔ فوج متذکرۂ بالا کے اخراجات کے لیے نواب آصف جاہ بہادر

وہ علاقہ جات جو سرنگاپٹم کے عہدنامہ ۱۸- مارچ ۱۷۹۲ء اور عہدنامہ میسور ۲۲- جون ۱۷۹۹ء کی رو سے انھین ملے کمپنی کو دوام کے لیے دیتے ہین - ۶- حدبندی کے وقت رفع کرنے کے لیے نواب نظام کمپنی کو کویل و گجندرگڈہ کے بجائے ضلع ادونی مع تعلقات ملحقہ کے دینگے - ۷- جو علاقہ جات شرایط مذکورہ کے رو سے کمپنی کو دئے جائین گے وہ بالکل کمپنی کے قبضہ مین رہینگے - ۸- فوج کے اخراجات کی بیشی کی حالت مین کمپنی نواب نظام سے کچھ نہ لے گی - اور نہ وہ علاقہ جات کی آمدنی کی بیشی کی صورت مین کمپنی سے کچھ لین گے - ۹- علاقہ جات کی سپردگی فوراً عمل مین آئے گی اور نواب صاحب اسکے متعلق احکام جاری کرینگے - ۱۰- اضلاع سپردشدہ کے تمام قلعہ جات نواب صاحب اسی حالت مین کمپنی کو دینگے جس حیثیت سے وہ اُن کے قبضہ مین آئے - ۱۱- جبتک اہلکاران کمپنی اضلاع پر قبضہ نہ کرینگے اُس وقت تک فوج کے اخراجات نواب صاحب اپنے خزانہ سے دینگے - ۱۲- بوقت جنگ حتی الامکان ایک دوسرے کی مدد کریگا - ۱۳- نواب نظام الملک جسقدر بنجارہ لڑائی کے وقت جمع کرسکینگے اُسقدر جمع کرکے سرحدی مقامات پر غلہ جمع کرینگے - ۱۴- کمکی فوج کیلیے جو چیز درکار ہوگی وہ معمول سے بری رہیگی - ۱۵- نواب صاحب بغیر اطلاع کمپنی کسی دوسری طاقت سے رسل و رسائل نہ کرسکینگے - اور کمپنی بھی اُن کے متعلقین اور رعایا سے کچھ سروکار نہ رکھیگی - ۱۶- اگر کوئی امر خلاف عہدنامہ نواب صاحب سے سرزد ہو تو انھین کمپنی کا فیصلہ منظور کرنا ہوگا - ۱۷- اگر دونون مین سے کسی کے حدود مین کچھ فساد ہوگا تو ایک دوسرے کی مدد کریگا - ۱۸- ایسٹ انڈیا کمپنی نواب آصف جاہ بہادر - پیشوا راؤ - پنڈت پردھان اور راگھوجی بھونسلا مین چونکہ اتفاق ہے اگر آخرالذکر والیان ملک مین سے کوئی اس عہدنامہ سے فائدہ اٹھانا چاہے تو فریقین معاہدہ فوراً اُن کے شرایط کو مناسب حیثیت مین منظور کرینگے - ۱۹- اگر جہاراجہ سیندہیا بشرط ضمانت اس معاہدہ مین شریک ہونا چاہین گے تو انہین بھی شریک معاہدہ شمار کیا جائیگا - ۲۰- اس شرط مین معاہدہ کے لینے اور دینے کے متعلق تحریر ہے -

۲۲- جمادی الاول م ۱۲- اکتوبر ۱۸۰۰ء مقام حیدرآباد

اُسی تاریخ ایک عہدنامہ آصف جاہ بہادر اور انگریزی کمپنی کے درمیان قرار پایا۔ اُسکا خلاصہ یہ ہے

۱۔ پیشوا راؤ پنڈت پردہان شرایط ذیل پر عہدنامہ ہذا سے مستفید ہونگے۔ الف۔ اُن پر مطالبہ آصف جاہ بہادر کا ہوگا اُسے قبول کرین۔ ب۔ پنڈت پردہان اور نواب صاحب کے درمیان چوتھ کا جو دعوے تصفیہ طلب ہے یا آیندہ ہو اُسے انگریزی کمپنی فیصل کرے۔ اور جب تک وہ کمپنی کے فیصلہ کو قبول نہ کرین اس عہدنامہ سے فائدہ نہین اُٹھا سکتے۔ ج۔ راؤ صاحب اور کمپنی کے درمیان جو امور تصفیہ طلب ہین اُنکا اطمینان کمپنی کو دین۔ اگر پنڈت پردہان شرط ذیل کو منظور کرینگے تو کمپنی اور نواب نظام اُن کی واجبی حکومت ملک مرہٹان مین قایم کرادینگے۔

د۔ جس قدر فوج راؤ پنڈت پردہان کی حکومت دوبارہ قایم کرنے کے لیے درکار ہو وہ کمپنی دے لین۔ ۲۔ راگھوجی بھونسلا کے لیے یہہ شرطین ہوئین۔ الف۔ راگھوجی بھونسلا اور نواب نظام کے درمیان جو امور فیصلہ طلب ہون اُنکا فیصلہ انگریزی کمپنی کرے۔ اور وہ اُسے مانین۔ ب۔ کمپنی کو جن علاقہ جات کے تبادلہ کی ضرورت ہو اُن کو وہ بے چون وچرا کمپنی کے حوالہ کرین

۳۔ اگر نواب آصف جاہ بہادر نے شرایط معاہدہ کی پوری پوری تعمیل کی تو اُن کو فتح شدہ ملک مین سے مساوی حصہ ملیگا بامگر ابھی ملک کے فتح کرنے کی کوئی خواہش نہین۔

نواب نظام کو از روے عہدنامہ منعقدہ سرنگاپٹم مرقومہ ۱۸ مئی سنہ ۱۷۹۲ء اور عہدنامہ میسور مرقومہ ۲۲ جون سنہ ۱۷۹۹ء جو علاقہ ملا اور بعد کو ہمیشہ کے لیے ایسٹ انڈیا کمپنی کو دیا گیا اُسکی فہرست درج ذیل ہے

فہرست تعلقہ جات جو از روے عہدنامہ سرنگاپٹم کے ملے

نام دیہات	کنیڑ یا پگوڈا				نام دیہات	کنیڑ یا پگوڈا			
سدھوت چہہ تعلقہ	الف لہ	۰۹	۱	-	مداور چہہ تعلقہ	سکالیسہ	۹	۰۲	۰
چنور "	الف ذیعہ	۰۴	۰	:	بدوبل یمن "	للومالیسہ	۰۱	۴	۰
کملاپور چار تعلقہ	سکالیسہ	۳۴	۳	۰	نمونل مرد سات "	لکھالیسہ	۷	۰۱	۰

نام دیہات	کیفیت پاگوڈا				نام دیہات	کیفیت پاگوڈا			
اکم	مات تعلقہ		۰	۰۲	۱	۰	ورگودی	۴ تعلقہ	۲	۰	۰
کنگ گڈہی	تین ۳		۴	۱			بلہاری وکرکور	۲ ۳	۰	۰	۰
جت کنتا	ایک ۱		۹	۰	۰		دیونہلاہ ومیلو	۱ ۳	۰	۰	۰
کدیزر	۳		۴	۰	۰		دیپال	۸ ۳	۰۳	۱	۰
کویل کونتا	۳		۹	۰۳	۰		کنجندر گھن	۸ ۳	۹	۰	۰
اوپل پاہا	۳		۰۱	۰۱	۰		کنک کہری	۱ ۳	۰	۰	۰
نرسا پور	۳		۰۵	۳	۰		سنکا پٹن روپل ورا	۱ ۳	۰	۰	۰
سہسپل	۳		۱۱	۰	۰		ہنونت کند	۳	۰	۰	۰
دوتی پہر وہ وارم	۳		۰۳	۱	۰		لسواہ پور	۳			
پودتور	۲ ۳		۴	۲	۹		موکاہ	۳	۰۱	۲	
چنویل یا ملتل پور	۸ ۳		۰۳	۱	۹		کوکر	۵ ۳	۲	۱	۹
موتیال پالو	۱ ۳										
نسام	۳										
نیگم پلی وپنچن بلا	۲ ۳		۰۹				میزان کل		۰۶	۲	
اداک	۱ ۳										

فہرست تعلقات جو ۱۲۰۰ کے عہدنامہ میسور کے ملے۔ گوتی (باقی ماندہ)۔

بیض حصار مع قلعہ ومتعلقات		۵	۰	۰	پاوری		۰	۰
گندلا		۰	۰	۰	وڈاگیر نور		۰	۰

نام دیہات	کنٹیر یا پگوڈا			نام دیہات	کنٹیر یا پگوڈا		
پرتی مرجیرو۔	صد کا عال	۰	۰	گرم کنڈا۔	یک لاکھ		
بیم راجہ۔	لاکھ	۰	۰	رتن گڑھی۔	عدد	۰	۷
منتور۔	۱ کارڑ	۰	۰	رک درگ کا تعلقہ	۱ لاکھ	۰	۰
بیالی متی مرہ۔	۱ لاکھ	۳	۰	کنول پیشکش	کارڑ	۰	۰
چترم پلی۔	۱ کارڑ	۰	۰	جنی ملا ایک تعلقہ	۱ لاکھ	۰	۰
متی ہراہتور۔	۱ کارڑ	۰۹	۰	امراپور نوماتی	عدد	۰	۰
کدنتی۔	۱ لاکھ	۰	۰	انگوندی	کارڑ	۰	۰
پرگھی۔	۱ کارڑ	۰	۰	ہربن کلے۔ چھ تعلقہ	یک لاکھ	۰۸	۰
پنکندا۔	کارڑ	۰	۰	ورنا پور و دیگر دیہات			
منگہ سرا۔	۱ کارڑ	۰	۰	متفرقہ واقع ضلع چندا	۱ لاکھ	۰۱	۰
منڈی انت پور۔	عدد	۰	۰	چتل درگ۔			
کورکور (باقی ماندہ)	۱ کارڑ	۰	۰	کل	۱ کارڑ	۰۱	۰
کنچن گوندی۔	عدد	۰	۰	میزان کل ہر دو فہرست	۱ کارڑ	۵	۳

اضلاع شمالی دریائے تم بہدرا جو بموجب شرط ششم عہدنامہ نمبر۱ منسلکہ نواب نظام کے پاس رہینگی بموجب تفصیل ذیل منہا ہونگے۔

نام دیہات	کنٹیر یا پگوڈا			نام دیہات	کنٹیر یا پگوڈا		
کوپل۔ متعلقہ	۱ لاکھ	۰۳	۰	کنگ گڈھی۔ متعلقہ	کارڑ	۰	۰
کچرو گڈہ۔ "	۱ لاکھ	۹	۰	دیہات واقع شمال دریائے تم بہدرا۔	۱ کارڑ	۰	۰

نام دیہات	کنیر یا پگوڈا			نام دیہات	کنیر یا پگوڈا		
دیہات ضلع گنٹور کو تا سرحد شمال دریائے تم بہدرا۔	۱ حصہ	۰	۰	جو سہ دیگر علاقہ جات نواب واقع جنوب تم بہدرا از رو شرط ششم عہدنامہ منسلکہ بالعوض علاقہ جات ہالا حوالہ آنریبل کمپنی کے ہوئے			
کل حصہ نظام	۱/۲ حصہ	نصف	:				
باقی حصہ آنریبل کمپنی	۱/۲ حصہ	۴	۳		۱/۲ حصہ	۱۲	۰
ابراد گرد علاقہ ادونی							

مہر و دستخط ہو کر بمقام حیدرآباد بتاریخ ۲۲ جمادی الاول م ۱۲ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء سنہ ۱۳۱۲ف کو باہم تقسیم ہوا۔
دستخط جی۔ ای۔ کرکپاترک رزیڈنٹ

تتمہ عہدنامہ نمبر ۱۰۔

اسکے روسے یہ قرار پایا کہ اثنائے جنگ مین فریقین کی فوجین دونون کے ملکون سے ملا روک ٹوک جایا کرینگی۔ اور ایک فریق کے ملازم ضرورت پر دوسرے کی مدد دہی مین ہمہ تن مصروف رہین گے اور رسد رسانی اور آرام دہی کی کوشش کرینگے۔

نمبر ۱۱ اس عہدنامہ کی غرض یہ تھی کہ اضلاع حیدرآباد اور اضلاع کمپنی مین تجارت کو ترقی ہو کپتان کرکپاٹرک انگریزی کی جانب سے باختیار مقرر کیے گئے تھے۔ نواب نظام الملک بہادر بطور خود فریق ثانی تھے انمین بارہ شرطین تعین ہم ہر ایک شرط کا خلاصہ درج ذیل کرتے ہین۔

۱۔ کمپنی نواب صاحب کو مسلی پٹم مین کارخانہ تجارت قایم کرنے اور ایجنٹ رکھنے کی اجازت دیتی ہے
۲۔ نواب صاحب کے جہازون پر انھین کا جھنڈا نصب ہوگا اُن کی حفاظت انگریزی جہاز کرینگے اور ہندوستان کے تمام بندرگاہون مین وہ آزادی کے ساتھ آجاسکین گے۔ ۳۔ فریقین کے حدود مین وہ اشیا آسکین گی جو ہر ایک یہان پیدا ہوتی ہین یا جو شاہ انگلستان کے کسی ملک مین بنائی جاتی ہین۔ ۴۔ تمام محاصل راہداری موقوف ہونگے اور تاجرون پر سختی نہ کی جائیگی۔ ۵۔ حیدرآباد مین

واجبی طور پر فیصدی ۵ روپیہ تک اُن اشیاء پر محصول لگایا جاسکیگا جو نواب صاحب کے ملک مین آئین گی - ۶ - نواب صاحب کے تاجرون کے ساتھ بھی انگریز نیخی نہ کرینگے - کوئی ناجائز محصول نہ لگائین گے اور اُن کی آمدورفت مین آسانیان پیدا کرینگے - ۷ - نواب صاحب کے تاجرون سے یا تو مسلی ٹیم مین محصول لیا جائیگا یا جہان انہین دینے مین آسانی ہو محصول ایک مرتبہ سے زاید نہ لیا جائیگا ۸ - فیصدی صد روپیہ کے حساب سے اہلکاران نواب صاحب اُن اشیاء پر محصول لینگے جو اُن کے ملک سے باہر لیجانے کے لیے خریدی گئی ہون - ۹ کمپنی کے کسی تاجر کو اختیار نہ ہوگا کہ وہ ملک نظام مین وہی شئے بھر فروخت کرے جو اُس نے وہان کی پیداوار یا تیار شدہ سے خریدی ہو بغیر نواب صاحب کی اجازت کے غلہ باہر نہ جاسکے گا ضرورت پر فوراً دونون غلہ کی درآمد و برآمد کی اجازت دیدینگے ۱۰ - تاجرون پر لازم ہوگا کہ وہ ایک مرتبہ محصول ضرور دین - ۱۱ - یکم ماہ ستمبر ۱۸۰۲ء سے کوئی محصول سوائے محصول شرایط بالا کے نہ لیا جائیگا - ۱۲ - اس شرط مین عہدنامہ کے لینے دینے اور صحت کے متعلق کچھ تحریر ہی -

مہر نظام | دستخط جی - ای - کرکپاٹرک رزیڈنٹ ۸ ذوالحجہ ۱۲ اپریل ۱۸۰۲ء ۱۲۱۴ھ مقام حیدرآباد

نمبر ۱۲ نواب نظام علیخان بہادر نے ۱۸۰۳ء مین وفات پائی - اُن کے فرزند نواب سکندر جاہ بہادر اُنکی جگہ مسند نشین ہوئے - اُنہون نے اپنی منظوری شہنشاہ دہلی سے منگوائی تھی اسکے ساتھ ہی کمپنی کے پچھلے عہدنامون کو بھی منظور کیا - اور دوستی کے استحکام کے متعلق کمپنی کو ایک اقرارنامہ ۱۷ اگست ۱۸۰۳ء کو لکھدیا - اُسکی نقل کی چنداں ضرورت نہین ہی -

نمبر ۱۳ یہہ عہدنامہ تقسیم علاقہ کے متعلق قرار پایا - اسمین ۸ شرطین ہین بعض کا تعلق مہاراجہ سیناصاحب صوبہ راجہ برار - مہاراجہ سیندیہا بہادر اور پنڈت ہردھان بہادر سے بھی ہے - انگریزون کی جانب سے کیپتان کرکپاٹرک کو عہدنامہ کے اختیارات دیے گئے تھے - ہر شرط کا خلاصہ یہہ ہی -

۱ - ضلع کٹک مع لنگرگاہ - ضلع بالاسور اور دیگر عطیات ازروئے شرایط دوم عہدنامہ مہاراجہ سیناصاحب صوبہ دار راجہ برار مقام دیوگاؤن (منعقدہ ۱۷ دسمبر ۱۸۰۲ء) ہمیشہ کے لیے کمپنی کے زیر اثر رہینگے - ۲ - وہ علاقہ جات جن کا محصول مہاراجہ سیناصاحب بشراکت نواب نظام تحصیل کرتے تھے

اور جو پہلے دریائے وردہا کی مغربی سمت سیناصاحب کے قبضہ مین تھے اور علاقہ جات واقع جنوبی کوہستان جن پر قلعہ جات نربدا اور گول گڈہ واقع ہین نواب صاحب کے قبضہ مین ہمیشہ کے لیے رہینگے - وہ علاقہ جات مستثنیٰ ہین جو سیناصاحب کو دیے گئے - ۳- تمام قلعہ جات وعلاقہ جات اور حقوق مہاراجہ سیندہیا جو گنگا اور جمنا کے درمیان واقع ہین قلعہ جات علاقہ جات اور حقوق اس ملک کے جو بجانب شمال علاقہ راجہ جے پور - جودہ پور اور رانائے گوہد واقع ہین ہمیشہ کے لیے انگریزون کے قبضہ مین رہینگے - ۴- قلعہ بروچ - سورجی - انجن گاؤن دواماً کمپنی کے زیر اثر رہیگا ۵- قلعہ ولشکر احمد نگر مع جزو علاقہ متعلقہ کے ہمیشہ کے لیے مہاراجہ پیشوا کے اثر مین رہیگا - ۶- تمام قلعہ جات سیندہیا جو کوہستان اجنٹہ کے جنوب مین واقع ہین مع قلعہ وجالنا پور وشہر وضلع گندا پور ودیگر اضلاع واقع کوہستان دریائے گوداوری دواماً صوبہ دار دکن کے علاقہ مین رہینگے - ۷- ان کے سوائے کمپنی کو جو علاقہ کسی عہد نامہ کے رو سے ملے ہین وہ بھی دواماً اُسی کے قبضہ مین رہینگے - ۸- عہد نامون کا تبادلہ ہوا - ۱۸- اپریل ۱۸۰۴ء م ۷- محرم ۱۲۱۹ھ مقام حیدرآباد دکن -

نمبر ۱۴ اس عہد نامہ مین یہہ دکھایا گیا ہو کہ اُن علاقہ جات پر جو ناگپور اور ہلکر کے علاقون سے علیحدہ ہوئے یا پیشوا کے ملک کے قبضہ مین آنے کے بعد ملے - نظام کا کیا حق ہو اور کمپنی کا کیا - اس عہد نامہ مین چارلس مٹیکاف صاحب با اختیار کیے گئے تھے - اس عہد نامہ کی ۱۱ شرطین ہین اُنکا خلاصہ یہہ ہے -

۱- تمام پچھلے عہد نامے جو عہد نامہ ہذا سے خلاف نہین اسکے رو سے منظور ہونگے - ۲- پیشوا کے جو دعوے نواب نظام پر چوتھ کے متعلق تھے وہ کالعدم مانے جائینگے - ۳- سرحد کے علاقہ کو برابر کرنے کے لیے نواب نظام کچھہ علاقہ کا تبادلہ بھی کر سکینگے - ۴- جو اضلاع پیشوا کے پاس تھے اور فہرست منسلکہ الف مین درج ہین - وہ دواماً نظام کے پاس رہینگے - ۵- جو اضلاع پہلے راجہ صاحب ناگود کے پاس تھے اور جو فہرست ب منسلکہ عہد نامہ ہذا مین درج ہین مع قلعہ کول گڈہ ونرسدو کوہستان جن پر وہ قلعہ واقع ہین دواماً زیر حکم نواب صاحب رہین گے - ۶- اضلاع ابرو ایلور اجو پہلے مہاراجہ ہلکر کے قبضہ مین تھے اور جن کی آمدنی قریب [illegible] روپیہ

ہے دوامًا زیر حکم نواب صاحب رہینگے۔ ۷۔ نواب صاحب اپنے تمام حقوق علاقہ جات واقع کنارہ مغربی دریائے سینا مندرجہ فہرست ج کمپنی کو دیتے ہین۔ ضلع احمدنگر کے کل حقوق بھی کمپنی کو دیتے ہین۔ ۸۔ راجہ صاحب ناگپور کے زیر حکم دینے کے لیے نواب صاحب دریائے وردہا کے شرقی کنارہ کے علاقہ جات کے کل حقوق ہمیشہ کے لیے دیتے ہین۔ ۹۔ رقوم بابتہ چوتھہ (تخمینًا ایک لکھ روپیہ) جو آپاسائی دیتور دہن کو دلائی گئی تھی اُس کے کل حقوق نواب صاحب کمپنی کو ہمیشہ کے لیے دیتے ہین۔ ۱۰۔ نواب نظام جن اضلاع سے پیشوا کو چوتھہ دیتے تھے یا اس قسم کے جو اضلاع اب اُن کے قبضہ مین آئے ہین اُن کی چوتھہ کو جاری اور قایم رکھینگے۔ ۱۱۔ نقول عہدنامجات کا تبادلہ مابین فریقین ہوا۔ ۱۲۔ دسمبر ۱۸۲۳ء م ۲۷ ربیع الاول ۱۲۳۸ھ مقام حیدرآباد دکن۔

اس مین وہ اضلاع شامل ہین جو پہلے پیشوا کے قبضہ مین تھے اور بعد کو از روئے شرط چہارم نواب نظام کو ملے۔

فہرست الف

اومرتیر	لہتور	دیہات متفرقہ	گہال نندور
چل کام	تعلقہ تنبول سوانجی	شیولی پیر	دیہات متفرقہ
ویراپور سیوایچ	دھنسی سیوراج	ہرلپور تعلقہ	جمع روپیہ آنہ پائی

فہرست ب

تفصیل اضلاع جو سابق راجہ ناگپور کے تھے اور اب از روئے شرط پنجم عہدنامہ منسلکہ نواب نظام کو ملے۔

اکورل	تہولی	منہائی بابتہ آمدنی موضع مولن گام جو قبضہ بیری دھر پنڈت اور جیوت رام راؤ راجمندر مین ہے اور بابتہ نصف موضع ملکاپیر جو قبضہ جیوت رام اور رام چندر مین ہے	
رنگام	کلکال		
ویس	کل جمع روپیہ آنہ پائی	باقی کل	روپیہ آنہ پائی

فہرست ث

تفصیل حقوق و علاقہ جات مقبوضہ نواب نظام واقع بجانب کنارہ دریائے سیتا و اندرون ضلع احمدنگر

جواب تمام از روئے شرط منتظم عہد نامہ منسلکہ آنریبل کمپنی کو دیدئے گئے ۔

فہرست

بجانب مغرب دریائے سیتا ۔	سرکار احمد نگر	او بلا ۔ بدلوتی معاملہ مگم	بہیمری ۔ چکرود
واقعہ پرگنہ مول سرکار پرینڈا	پلے واری وغیرہ بیت پیٹ	پنیاس	واقعہ سرکار سنگم نیر
قصبہ وغیرہ	کرگٹ ۔ کوزی کام	درمیان ضلع احمد نگر	رہلی
درول	کندیزا ۔ گھات گام وغیرہ	واقعہ پرگنہ کرواہ	واقعہ پرگنہ نواب
کوردلی وغیرہ	واقعہ پرگنہ کنس ولیت	ال گام ۔ کول گام	صلابت پور سلطان پور
رام ہگنا وغیرہ	سرکار احمد نگر	واقعہ پرگنہ جکھیہر	ہرہانپور ۔ کرنپور
پھول چرچولی ۔	قصبہ نندیج ۔ امباجل گام وغیرہ	کرولا ۔ سونے کام	مسکن کام ۔ کنتا پھل
واقعہ پرگنہ اسس سرکار احمد نگر	ہرمولا ۔ سوگام وغیرہ	جکمیز ۔ سونتانی متعلقہ قلعہ پرینڈا	چاندی ۔ نندولی
کورتی وغیرہ			
واقعہ پرگنہ باندیا سرکار پیر کام	پرگام وغیرہ ۔ عمدگام وغیرہ	لولی ۔ ہیرہ گام	لوہوروا ری بست وزنگ
احمد نگر ۔ بیج گام ۔	واقعہ پرگنہ برودول ۔ کار	پیتل کام ۔	ذہرکام ۔ دیولامی
سادر کام وغیرہ ۔ سرال وغیرہ	وصوبہ بیجاپور	واقعہ طرف رنجن کام	مورگھان ۔ دنگری
لوہی وغیرہ			
واقعہ پرگنہ وانگی سرکار پرینڈا	تانکلی وغیرہ ۔ خرد موضع سندرا	انگورہ ۔ ہوسی	بلی پوندری ۔ ماسوتی
سہوا کندر ۔ کرشنا وغیرہ تنہورا	جی سنی وغیرہ ۔ کیوزی کنور	واقعہ تعلقہ کہیم	نیم کام ۔ نمبی
واقعہ پرگنہ مندروپ سرکار	چرچرس ۔ ورتم چوتھہ ودیگا بوات	کہیم ۔ نمبوری	پردرا منگم ۔ پریکر کام
شولاپور ۔ مندروپ وغیرہ میرج وغیرہ	چنپوا ایں کو دی جاتے ہیں	واقعہ تعلقہ احمد نگر	
واقعہ پرگنہ نیم ہوری سرکار پرینڈا	واقعہ پرگنہ اوندر گام	کوہرکام ۔ مندوی	پہتی ولے ۔ کہانڈے کہارے
اموالا وغیرہ ۔ تہکام	سرکار پرینڈا ۔ میرا وغیرہ	مریدہرکام ۔ پرکام کولہوت	
درالی ۔ قصبہ نیم ہوری ۔	واقعہ پرگنہ وسرکار پرینڈا	بلوانی ۔	کورتبت سنگوی اہل نیر
واقعہ پرگنہ جہار کوندا ۔	کورد و موضع ۔ خالصہ	واقعہ پرگنہ پیکیری	

کل اندرون ضلع احمد نگر و پرکنارہ مغربی دریائے سیتا ۱۲ سکہ الہ ۳ر ۔ آدھ پائی

تفصیل علیحدہ شدہ حقوق علاقہ جات مقبوضہ نواب نظام واقعہ کنارہ مشرقی اور دریائی دردہا جواب نواب نظام نے بفحوائے شرط ہشتم عہد نامہ کہ واسطے منتقل ہونے بنام راجہ نانپور علیحدہ رکھے ہین ۔

فہرست ۵

واقعہ پرگنہ اردیس سرکار کوپبل	واقعہ پرگنہ انکٹھی سرکار کوپبل
واقعہ پرگنہ اشٹی سرکار کویل کل مبلغ روپے	دستخط جی صونٹن
	سکرٹری گورنمنٹ

خلاصہ اشتہار

یہہ اشتہار مرہٹی مین ۱۱ فروری ۱۸۱۸ء کو ایم الفنسٹن کمشنر کل نے پیشوا کے مفتوحہ علاقہ کے بندوبست کے متعلق دیا تھا ۔

باجی راؤ کے مسند نشین ہونے کے بعد اُسکا ملک نزاع اور سرکشی کے ہاتھون خراب ہونے لگا رعایا کی حفاظت کے لیے کوئی خوش انتظامی نہ تھی ۔ تھوڑے دنون مین باجی راؤ کا نشان بھی نہ رہیگا ۔ راجہ ستارا جو اُسکا قیدی تھا رہا کیا جائیگا ۔ اسکی پرورش اور شان شوکت کے لایق علاقہ دیا جائے گا ۔ اس لیے قلعہ ستارا پر قبضہ کیا گیا اور راجہ کے واسطے جھنڈا قایم ہوا ۔ اُسکی قوم کے اہلکار طلب ہوئے ہین تاکہ تمام دا لن انعام ۔ آرائشی موروثی ۔ سالانہ تنخواہ اور مذہبی مقامات کی حفاظت ہو ۔ تمام مذہبی گروہ کی پاس داری رہیگی اور اُس کے رسوم وہان تک جاری رہینگے جہان تک درست اور قرین عقل معلوم ہونگے ۔ جو لوگ ملک کی تباہی کا خیال کرینگے وہ فوراً گرفتار ہوکر قتل کیے جائینگے ۔

نمبر ۱۵

نواب سکندر جاہ بہادر کی حکومت کے آخر سال ملک کے بہت بڑے حصہ مین راجہ چندو لعل کی بدانتظامی سے نقصان ہوا ۔ مالگزاری مستاجرون کے سپرد ہوئی جس سے ظلم شروع ہوگیا ۔ چندو لعل نے جو فوج انگریزی افسرون کی کمان مین ترتیب دی تھی وہ اکثر سرکشی فرو کرنے کے لیے جانے لگی ۔ اُسوقت راستے اسقدر خطرناک ہو رہے تھے کہ مسافر بغیر ہتیار بند سپاہیون کی ہمراہی کے نہ جا سکتے تھے ۔ اس بنیاد پر ہر ضلع مین انگریز افسر متعین ہوئے ۔ اگرچہ اُن کے انتظام سے

نوٹ ۔ ابجدی حروف مین قاعدہ کی رو سے الف ۔ ب ۔ کے بعد ج ۔ آنا چاہیئے تھا مگر اصل عہد نامہ مین ث سے لیا ہو لف ۔ نو ہم بخط لکھا ہے ۔

بدانتظامی رفع ہوگئی لیکن ملک پر قرضہ کا بار پڑگیا - اسکے عوض مین سرکار ان شمال کی تمام پنشن کش انگریزون نے ایک کرور ۱۰۰۰۰۰۰ روپیہ پر خرید لی اور اسطرح دربار نظام کو مشکلات سے نجات ملی - نواب سکندر جاہ بہادر نے ۱۸۲۹ء مین وفات پائی اور اُن کے فرزند نواب ناصر الدولہ بہادر جانشین ہوئے - ان کے ساتھ عہدنامہ ہوا - پہلے عہدنامے نظامان حیدرآباد سے ہوئے وہ برقرار رہین گے - گورنر جنرل منجانب کونسل اقرار کرتے ہین کہ افسران انگریزی پابند اقرار نامجات مذکورہ بالا کے رہین گے - دستخط ڈبلیو بٹینگ -

دستخط - ایچ - لی - پرنسپ سکرٹری مقام شملہ

نمبر ۱۲ تمادی ایام سے والیان ممالک اور ہمسایہ ریاستون مین تبدیلی واقع ہوئی تھی - اور فوج کے انتظام اور اخراجات مین تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہی - اسکی آسانی کے لیے یہہ عہدنامہ مرتب ہوا - انگریزون کی جانب سے کرنل لو صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد کو اختیارات دیے گئے تھے شرایط عہدنامہ کا خلاصہ یہہ ہے -

۱ - پچھلے عہدنامے جو اسکے منافی نہون عہدنامہ ہذا کے رو سے منظور کیے گئے - اتفاق قایم رہیگا - ۲ - نواب صاحب کی اجازت کے بغیر (بخلاف سابق) کمکی فوج ۵ پلٹنین اور ایک رجمنٹ سے زیادہ نہ رہیگی - باقی حسب ضرورت نواب صاحب طلب کر سکتے ہین یہ بھی قرار پایا کہ کارہائے عظیمہ کے موقع پر فوج کام دیگی - اندرون ملک کے فتنے فرو کرنے کی سگر خروی کام انجام نہ دیگی - ۳ - کمپنی کی جانب سے "کنٹنجنٹ فوج" کے بجائے "حیدرآباد کنٹنجنٹ" کے نام سے فوج رہے گی - ۴ - "حیدرآباد کنٹنجنٹ" قلمرو نظام سے باہر کمپنی کے ملک مین بھی کام دیگی اور اگر ضرورت ہوئی تو فوج کے علاوہ کمپنی کی فوج بھی علاقہ نظام مین بھیجی جا سکے گی - ۵ - فوج کمکی مع فوج کنٹنجنٹ نواب صاحب کی طرف سے اسیطرح کام دیگی جس طرح گورنمنٹ انگریزی مناسب خیال کرے - حیدرآباد کے قریب ایسی صورت پیش آنے پر ہر حالت مین دو پلٹنین ضرور رہین - ۶ - فوجکی ماہوار تنخواہ ۶۰ فیصدی سالانہ سود - بابتہ چوتھہ اور تنخواہ

خاندان مہیت رام وخاندان مرہٹہ جن کی رقم مذکور سالانہ ہوتی ہے نواب نظام گورنمنٹ کے کارکن کو دیا کرینگے۔ اسکے عوض مین وہ اضلاع مندرجۂ فہرست الف حوالہ سرکار انگریزی کرتے ہین ۔ ۷۔ سوائے فوج کمکی و کنٹنجنٹ کے گورنمنٹ انگریزی اور کوئی فوج نواب نظام سے طلب نہ کرے گی۔ ۸۔ نواب نظام گورنمنٹ برطانیہ کے قائم مقام کو عہدنامہ مصدقہ گورنمنٹ پہونچتے ہی اضلاع مندرجۂ فہرست الف سپرد کردینگے۔ رزیڈنٹ حیدرآباد ہمیشہ نواب صاحب کو اُن اضلاع کے حسابات پیش کرتے رہینگے۔ ۹۔ اس شرط مین عہدنامہ کی نقلین آپس مین تقسیم ہوئین۔ ۲۱ مئی م ۱۲ شعبان ۱۲۶۹ھ ۱۸۵۳ء مقام حیدرآباد دکن۔

فہرست الف

اسمین برار یا ئین گھاٹ کے اضلاع شامل ہین جو شمالی کوہستان جنوبی کوہستان واقع انبیٹا۔ مشرقی مقام ڈون تک چلے گئے ہین جو مواضع اس فہرست مین درج نہ ہون وہ بھی بعد ازین اسی مین شمار کیے جائین گے

انگولا۔			بوکشی کہیر۔		پاسدا۔ +
حجول بالوگھاٹ			دنمیدی		رگانو (حرف) +
ہندا			منبا		رکوٹہ۔
بڑاگانو			بودنا دابوبی		اوگانو۔
تہوگانو			بونکی		جل گانو۔
کرارمالوگھاٹ			دھمودی معروف ہموڑی		سرکاہیرا۔
پولدبالوگھاٹ			گوبو		یاوک معروف باد تہوجالی
درگانو			بونبر +		کلم۔
نرسی بالوگھاٹ			جلگا +		جلنہ۔
ماہور بالوگھاٹ			سیرالا		سناگانو۔

زرگانو		مل گھاٹ۔		تکتال۔	
رلاگانو		دھول گھاٹ۔		نکسپوری	
بندرکورا۔		برور۔		راوجا	
سون گانو		سورلے۔		جنجرتا	
موندگرم۔		انجن گانو باری		کھیدبلورا۔	
جرور۔		سربالامعروف تیرالا		شیونا۔	
کرندہ۔		موسادی۔		بنودا۔	
پھل کھیڑا۔		بکے۔		بتھکولے	
امراوتی۔		لچپور۔	ایک لاکھ	پتھرونت	
پھنسوری شیخ بابو		کرنج گانو	یک لاکھ	مال کھیرا۔	
برستی نکلی۔		انجن گانوا		پاس کھیر	
بابن۔		دھرور۔		سورگانو تکلے	
نندگانو		اکولی۔ +		نیربرسوبندت	
پھنسوا۔		ہل گانو +		بندگانو قاضی	
پنجر۔		بدنراکنکاہی۔		دیوی کوٹ	
پیل گانوراجہ۔		پنج کوار۔		دھن کو	
بھیرابی بی۔		سلود۔		پرسولے	
کولابورا۔		بابومعروف پاپل۔		منجرکھیڑہ۔	
جمودی۔		پنج مہاگانو		امراوتی رانی	
صورسے		رہتہ پور۔		ہورکھیر	
پالا۔		تہلاگانون۔		امن پر۔	

سرپور گانو	۱۰۰۰	اکوت	۱۰۰۰	درسنگوی	۱۰۰۰
دانا پور	۵۰۰	بالا پور	۱۵۰۰	دریا	۱۵۰۰
بنا	۴۰۰	بلکا پور	۱۰۰۰	کرنجہ بی بی	۱۰۰۰
کروسے	۶۰۰	سنکورہ	۱۵۰۰	کری دہنی	۱۵۰۰
کورم	۳۰۰	راجورا	۱۰۰۰	کمرگانو	۱۰۰۰
مرتضیٰ پور	۵۰۰	روہن کھیڑ	۱۵۰۰		
منگلور خرد	۵۰۰	چاندور	۱۵۰۰	کل ضلع	۱۰۰۰
کورا	۵۰۰	نندورا	۱۰۰۰	منہا بابتہ جاگرات دانی	
منگلور بزرگ گیر	۴۰۰	نندگانو	۱۰۰۰	جیپر + نشان بناہی	
قصبہ کورم گانو وغیرہ	۱۰۰۰	جی پور	۱۰۰۰		
واچھ وغیرہ	۱۰۰۰	مکوکلے	۱۰۰۰	باقی	
اصل گانو	۱۰۰۰	دیول گھاٹ	۱۰۰۰		

رقوم مذکورہ بالا خارج از رقوم دیہہ صدر و رسوم دستور یومیہ و انعام و دیگر دہرم آرتھ وغیرہ سے ہے جواب تک سرکار بضوں کے قبضہ میں ہے اور رقوم صرف اُن دعویداروں کو دی جائے گی جو کوئی سند یا تحریر جسکو دربار نظام منظور کرے پیش کرینگے۔

اضلاع جو صاحب رزیڈنٹ کے سپرد ہوئے ہیں اُن کے حدود یہہ ہیں۔ شمال جنوب اور مشرق میں دریائے کرشنا و تم بھدرا واقع ہے اور مغربی جانب علاقہ ایسٹ انڈیا کمپنی زیر انسر بمبئی پریسیڈنسی واقع ہے۔ کوئی تعلقہ یا موضع جسکا نام فہرست بالا میں درج نہیں اور جو ان حدود کے درمیان واقع ہے بعد ازیں شامل علاقہ ہو جائیگا۔

پرگنہ دیودرگ وغیرہ تعلقہ کدیور وغیرہ	۱۰۰۰	پرگنہ کویل وغیرہ	۱۰۰۰

گدول پیشکش	۱۰۰۰	پرگنہ مودگی و مودکل	۱۰۵۰
پرگنہ حویلی رکھور وغیرہ محلات	۱۰۰۰	پرگنہ گنگاوتی	۱۰۰۰
پرگنہ کانگہری وغیرہ و کوبرو تہرنا	۲۰۰۰	میزان	۱۰۰۰

ان اضلاع مین کسی کا دعوی بابت جاگیر ذاتی جو اُن کے پاس تھی جائز متصور نہ ہوگا۔ جب تک کہ اسناد پیش نہ ہون اور دربار نظام سے ثبوت نہ پہونچے۔ قاعدہ بالا حاوی رسوم کمتا و یومیہ وانعام و دیگر قسم خیرات کے بھی متصور ہوگا۔ اضلاع موقوعہ سرحد مغربی نواب جو ملحق کمپنی کے بمبئی کلکٹری۔ احمدنگر و شولاپور کے ہین۔

اول ۱۶ مواضع ضلع بیر واقعہ سرحد تعلقہ جام کھیڑ علاقہ آنریبل کمپنی

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
کاری گانو	۱۱۳۰	درجہ	۱۰۰۰	جام	۱۰۰۰
ہتولا	۱۴۰۰	روپور	۶۸۰	درنے	۳۰۰
کھوٹی	۱۵۰۰	کوتن	۱۴۰۰	مدنا پور	۱۰۰۰
بھکل	۱۵۰۰	سیرا پور دہوبالا	۱۵۰۰	دودبے	۱۱۰۰
ہورالا	۱۳۰۰	تیلہا	۱۳۰۰		
چندا	۱۰۰۰	بادی	۹۰۰	کل میزان	۱۰۰۰

دوم تمام دیہات اضلاع ذیل۔

گاتی	پراندا	بہوم	لاتور	تلجاپور	گنجوتی	افضل پور
مردی	دہارا لیہ	کلم	نل درگ	لوہارا	الند	

اضلاع جو اندرون حدود شمالی و مشرقی منجرا و مغربی علاقہ کمپنی واقع کلکٹری احمد نگر و شولاپور متعلقہ احاطہ بمبئی و مغربی بہیما و مشرقی اُس خط استوا کے جو درمیان شہر تنور واقع منجرا و فضل پور واقع بہیما کے کھینچا جائے اُن کی جمع قریب ۸ لاکھہ روپیہ سالانہ کے ہے۔ اس مین سے جاگیرات ذاتی و یومیہ و رسوم و دیگر دہرم ارتھہ مستثنیٰ ہین۔ ان اضلاع مین کسی کا دعوی باتبہ جاگیر ذاتی کی جو اُس کے پاس ہو اُس وقت تک جائز متصور نہو گا جبتک کہ حقوق کے ساتھہ صحیح سند جسکی صداقت دربار حیدرآباد سے ہو پیش نہ کرے۔

قاعدہ بالا اوپر رسوم و مکتا و یومیہ و انعام و دیگر خیرات کے جاری ہوگا۔ تعلقہ جات مندرجہ ذیل متعلقہ صرف خاص و رئیسان مذکورہ ذیل کا انتظام مال اُن افسرون کے تعلق ہوگا جنہین گورنمنٹ حیدرآباد مامور کرے۔

بدنیرا انکنٹی	لو ۱ لا ۱ ہ	پتھروٹ	یک لا ۱ ہ	نگلور پیر	لا ۱ ہ
ہیج گو ہان	ہ ۱ لا ۱ ہ	ملکھیرا	ہ لا ۱ ہ	کورا	لا ۱ ہ
سلود	ہ ۱ لا ۱ ہ	پلاس کھیڑا	ہ لا ۱ ہ		
پاپو معروف پاپل	معہ ۱ لا ۱ ہ	تعلقہ جات جاگیر		میزان کل	دو لا ۱ ہ
ہیج مہاگانو	لہ ۱ لا ۱ ہ	سراج الملک بہادر		تعلقہ جات	
رنہپہ پور	لہ لا ۱ ہ	دہریا پور	ہ ۱ ہ	دو آب متعلق	
چنچونا	لہ ۱ لو ۱ ہ	سنا	ہ ۱ ہ	صرف خاص۔	
کہدیلورا	لو ۱ ہ ۱ ہ	کرولے	ہ ۱ ہ	مشکی و مدگل	لو ۱ ہ
سبونا	لو ۱ لا ۱ ہ	کورم	ہ ۱ ہ		
نبودا	ہ ۱ لا ۱ ہ	مرتضی پور	ہ ۱ ہ	میزان	ہ ۱ لا ۱ ہ
تنبہ کولی	ہ ۱ ہ ۱ ہ	بنگلور و سنگیر	ہ ۱ ہ		

برائے صرف خاص

تعلقات بجانب مغرب علاقہ نواب قطب نما متعلق کلکٹری احمد نگر و شولاپور۔

دیہات تعلقہ لوہارا۔ | دیہات تعلقہ گنجوٹی | دیہات تعلقہ الند | انضل پور تعلقہ نواب شمس الامرا

بالعوض کمی اصل آمدنی تخمینی اضلاع مغربی ہم سرحدی کلکٹری شولاپور و احمد نگر جو منتقل بنام انگریزی ہوئی اور نیز بالعوض کمی بعض صرف خاص دیہات واقع گہاٹی برار مندرجہ فہرست بالا و جاگیر بہوم متعلق راجہ ارجن بہادر حسب تفصیل ذیل۔

آمدنی تخمینی اضلاع مغربی	موم بہر	پرگنہ بہوم راجہ	
صرف خاص بنام دیہات	پرگنہ بدنارا پولجی	ارجن بہادر۔	
بندر کورا	سور کا لونکلے	میزان کل	

نواب نظام نے سپرد و صاحب رزیڈنٹ بہادر حیدرآباد کے تعلقات مذکورہ ذیل واقع ضلع بالاگھاٹ برار کے کیے۔

پرگنہ بہکر	موضع ارسولی و دیگر	موضع کوارگانو	
پرگنہ سندر کھیر	دیہات پرگنہ کروز	موضع شولاپور پرگنہ	
پرگنہ ہاکاپور نیگری	موضع جوہار	پتری۔	
پرگنہ سیولے۔	موضع سہ وغیرہ	دیہات پرگنہ کرار	
پرگنہ لونہر	پرگنہ فتح کہلدا	دیہات تعلقہ کرار	
پرگنہ وکند	موضع کپتا	موضع چاندور پرگنہ	
پرگنہ کپ توری	قصبہ دونا گانو	سرپور۔	
پرگنہ کردمتہ گانو	سائر و غیرہ محالات بالا	موضع انتولی و دیگر	
قصبہ شیوگانو	پرگنہ لبسم	دیہات پرگنہ چنتور	
موضع چکل تانا پرگنہ چنتا	پرگنہ اوندا	پرگنہ کلم پوری	
موضع دول گانو	پرگنہ سرپور	پرگنہ ادمر کھیر	
پرگنہ لوہ گانو	موضع مونکلا	پرگنہ ٹما۔	

پرگنہ منانا	۱۳۰۳۱	موضع دھول گانو	۱۰۳۱	پرگنہ دورسوار و دیہات	۳۰۰۰
پرگنہ سوالا	۱۰۰۰	پرگنہ سندکھیر	۰	موضع کنات	۳۰۰۰
پرگنہ پچلا گانو	۱۳۱۱۰	پرگنہ انسنکہ	۳۰۱۰	کل	۱۰۰۰۰
پرگنہ نندا پور	۱۰۰۰	پرگنہ کیسور	۱۰۰۰		

فہرست پرگنہ جات و قصبہ جات و مواضع بالا گھاٹ ہرار بموجب اُن کے تخمینی آمدنی مندرجہ فہرست الف عہدنامہ منعقدہ فیمابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب نظام مصدقہ تاریخ ۱۸ ماہ جون ۱۸۵۳ء جو نواب نظام کی حکومت خاص میں بموجب ہدایت مندرجہ مراسلہ گورنمنٹ ہند نمبر ۴۰۹ مرقومہ ۱۸ ماہ اکتوبر ۱۸۵۳ء دیے گئے۔

پرگنہ اوہر کھیر	۱۰۰۰۰	موضع دہار	۱۰۰۰	موضع چکلتانا	۱۰۰۰
پرگنہ کلم پوری	۱۰۳۱۰	موضع سہ وغیرہ	۱۰۰۰	پرگنہ چہ تانا	۰
پرگنہ نندا پور	۱۰۰۰	قصبہ شیوگانو	۱۰۰۰	مواضع ارسولی و	۳۰۰۰
پرگنہ سوالا	۱۰۰۰	پرگنہ کرار	۱۰۳۱۰	دیگر مواضع پرگنہ کورو	۰
		مواضع پرگنہ کرار	۳۰۱۰	مواضع مونگلا پرگنہ	۱۰۰۰
پرگنہ اوندا	۱۰۰۰	مواضع تعلقہ کرار	۳۰۰	سرپور۔	۰
پرگنہ تمسا	۱۰۰۰	موضع شولاپور	۱۰۰	موضع چندور	۱۰۰۰
پرگنہ منانا	۱۳۰۳۱	پرگنہ پتری		پرگنہ سرپور۔	
پرگنہ مچول	۱۰۰۰	موضع کرارگانو	۳۰۰		
پرگنہ جہاگانو	۱۰۳۱۰	مواضع انتولی و دیگر	۱۰۰۰	کل	۱۰۰۰۰
پرگنہ پچلا گانو	۱۳۱۱۰	مواضع پرگنہ چنتور			

المرقوم ۲۲ ماہ نومبر ۲۰ صفر ۱۲۷۰ھ ۱۸۵۳ء۔ مقام حیدرآباد۔
دستخط سی ڈیلزوی سن قایم مقام رزیڈنٹ۔

نمبر ۱۷ یہہ عہد نامہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ اور نواب افضل الدولہ بہادر کے درمیان ہوا ہز ایکسلنسی چارلس جان ارل کیننگ گورنر جنرل ہند نے لفٹنٹ کرنل سی۔ ڈیوڈسن رزیڈنٹ حیدرآباد دربار نظام کو عہد نامہ کے اختیارات عطا فرمائے تھے۔ عہد نامہ کے شروط کا خلاصہ یہہ ہی۔ ۱۔ جو عہد نامہ جات و اقرار نامجات اس عہد نامہ کے منشار کے بالعکس نہین ہین وہ بمتحکم ہوئے۔ ۲۔ ویسرائے و گورنر جنرل ہند نواب نظام کو علاقہ شولاپور کے کل اختیارات و حکومت دیتے ہین۔ ۳۔ نظام گورنمنٹ کے ذمہ گورنمنٹ انگریزی کا جو قرضہ تھا وہ معاف ہوا۔ ۴۔ اضلاع سپرد شدہ حسب تفصیل مندرجہ عہد نامہ (۱۶) کل جمع خرچ نظام نے ترک کیا۔ مگر بعد وضع اخراجات جو باقی رہیگا وہ گورنمنٹ انگریزی نظام کو دیگی۔ ۵۔ تمام اضلاع عطا شدہ و بجوڑ و آب و سیر دہ علاقہ جات جو سرحد مغربی علاقہ نواب نظام ملحقہ کلکٹری احمد نگر و شولاپور واقع ہین نواب نظام کو واپس ہوئے۔ ۶۔ اضلاع برار جو عہد نامہ (۱۶) کی رو سے گورنمنٹ انگریزی کے سپرد ہوئے ہین اُن کی ضمانت کے لیے بابتہ خرچہ فوج کنٹنجنٹ گورنمنٹ انگریزی چونتھے آپایٹی و تنخواہ خاندان ہیبت رائے و بعض دیگر ریزیشن اپنے پاس رکھے گی۔ ۷۔ تعلقہ جات صرف خاص و دیگر اضلاع مذکورہ شرط بالا بعد تصدیق عہد نامہ رزیڈنٹ حیدرآباد کے سپرد ہونگے۔ ۸۔ وہ علاقہ جات جو بالائے دریائے گوداوری۔ دوبین گنگا کے شمال واقع ہین نواب نظام گورنمنٹ انگریزی کو دیتے ہین۔ اُن کے نام یہہ ہین۔ تعلقہ پرکانلی۔ تعلقہ بہدراچلم۔ تعلقہ چرالا۔ تعلقہ البا کا۔ تعلقہ نوگور۔ و تعلقہ سروچا۔ ۹۔ دریائے گوداوری مین حدود سرکارین تک بلا مرحمت جہاز رانی ہوا کریگی کسی قسم کا محصول اور ابواب فریقین تحصیل نہ کرینگے۔ ۱۰۔ عہد نامہ کے نقول کا تبادلہ ہوا۔ دستخط۔ برٹ ڈیوڈسن۔ رزیڈنٹ۔ دستخط کیننگ۔ مورخہ ۲۶۔ دسمبر ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۷۷ھ ۱۸۶۰ء مقام حیدرآباد دکن۔

خلاصہ سند دربار نظام۔

نمبر ۱۸ دربار نظام سے یہہ سند اس امر کے متعلق دی گئی کہ سوائے انگریز ملازمان امتحان ریاست کے اگر کسی ملکی اور یورپ زاین نزاع واقع ہوگی تو اسکے تصفیہ کے اختیارات رزیڈنٹ

حیدرآباد کو یا جسے وہ اختیارات عطا کریں، وہ اس سند کی رو سے مجرم کو سزا بھی دے سکیں گے۔ مرقوم ۳۰ دسمبر ۱۸۶۱ء مطابق ۱۲ جولائی ۱۲۷۸ھ

خلاصہ نقل سند عطیہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ بنام نواب نظام

نمبر ۱۹ ملکہ معظمہ کی خواہش ہے کہ ان راجگان و رئیسان ہند کی حکومت جو اسوقت حکمران ہین دوامی رہے لہذا اطمینان رہے کہ درصورت موجود نہ ہونے وارث اصلی کے اُس شخص کو ریاست کی حکمرانی سپرد ہوگی جو شرع محمدی کے رو سے جائز وارث ہو۔ یہ شرط اُس وقت تک قایم رہیگی جب تک حکمران ریاست تاج شاہی کے ساتھ نمک حلال رہے۔ دستخط کیننگ وایسرائے و گورنر جنرل۔ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء

مندرجۂ بالا عہد ناموں کے سوائے چند عہد نامے اور بھی ہوئے ہین جن کا تعلق پالٹیکس سے بالکل نہین وہ گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ نظام کے جرایم پیشہ لوگون اور قیدیون سے تعلق رکھتے ہین۔ ان عہد ناموں کی زبان فارسی ہی اور نواب افضل الدولہ بہادر کے عہد مین ہوئے ہین لیکن وہ دستیاب نہ ہوسکے۔ علیٰ الخصوص بندگان عالی کے زمانہ مین بہت کم عہد نامہ ہوئے ہین۔ جسقدر دستیاب ہوئے وہ لکھے جاتے ہین۔

معاہدہ تحویل اسامیان

نمبر ۲۰ ۲۷ جمادی الثانی ۱۲۹۳ھ کو عہد نامہ تحویل اسامیان فیمابین سرکار عالی و سرکار غلطت مدار ہوا۔ اور سابق کے عہد نامجات بحال و برقرار رہی۔

معاہدہ تبادلہ خطوط

نمبر ۲۱ امپیریل گورنمنٹ اور اس گورنمنٹ کے پوسٹل ڈپارٹمنٹون مین باہمی مفصلہ ذیل تعلقات ہین امپیریل گورنمنٹ کو اجازت دی گئی تھی کہ وہ خاص مقامون پر سرکار عالی کے ملک مین پوسٹ آفس کھولے۔ ۲۱ شہر اگسٹ ۱۸۸۲ء کو سرکارین کے درمیان ایک معاہدہ تبادلۂ خطوط و مراسلت کے بابت ہوا جسکا خلاصہ یہ ہی۔ ۱۔ مابین سرکارین خطوط کا تبادلہ ہوا کریگا۔ ۲۔ جو مراسلات سرکار عالی کے ملک سے عملداری سرکار ہند مین بھیجے جائینگے اُن پر معمول قبل روانگی حسب شرح جہاز پر لیا جائیگا ۳۔ خطوط مذکورۂ بالا کے نسبت طبقہ سرکار غلطت مدارین ایسی ہی کارروائی ہوگی گویا وہ خطوط سرکار موصوف

کے پوسٹ آفیس مین داخل ہوئے ہین اور سرکار عالی کے علاقہ مین اُن کا جو محصول ادا ہو چکا ہے اُسکا لحاظ سرکار عظمت مدار مین نہ ہوگا۔ ۴۔ ٹکٹ چسپان خطوط سرکار عظمت مدار بلا مطالبہ محصول کے سرکار عالی کے ٹپہ خانہ مین دیدیے جائینگے مگر بیرنگ خطوط کا محصول حسب ذیل سرکار عالی کے علاقہ سے لیا جاویگا۔ الف۔ بیرنگ خطوط عملداری ہند سرکار عظمت مدار سے اگر آئینگے تو اُنکا نصف محصول سرکار عالی کے جانب سے ادا کیا جاویگا۔ ب۔ اور جو خطوط بیرنگ دریاے شور کے اُس طرف سے آئینگے تو اُنکا پورا محصول سرکار عالی کو ادا کرنا پڑیگا۔ ۵۔ جو خطوط بیرنگ یا ٹکٹ چسپان علاقہ سرکار عظمت مدار کے ٹپہ خانہ سرکار عالی سے تقسیم ہونگے اُن پر حسب دستور ٹپہ سرکار عالی محصول لیا جاویگا۔ جو خطوط علاقہ سرکار عظمت مدار کے دریاے شور کے اُس طرف آوینگے اُن پر سرکار عالی سے کچھہ محصول نہ لیا جاویگا۔ ۶۔ لاوارث خطوط جس علاقہ کے ہونگے اُسی علاقہ مین واپس کردئے جاوینگے اور ٹپہ خانہ سرکار عالی سے جن خطوط لاوارث کا محصول بفقرہ (۴) دیا گیا ہے وہ واپس لیا جاویگا۔ جن مقام پر کہ دونون علاقہ کے ٹپہ خانہ موجود ہونگے تو خطوط ٹکٹ چسپان بلا ترسیل چالان کے ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ مین دیدئے جائینگے۔ ۸۔ خطوط محصول و رجسٹری و پارسل جو سرکار عظمت مدار سے سرکار عالی کے علاقہ مین آوینگے اُنکا لین دین صرف صدر ٹپہ خانہ واقع حیدرآباد مین ہوگا۔ ۹۔ سرکارین مین سے اگر کسیکو اس انتظام مین رد و بدل منظور ہو تو ایک سال کی نوٹس پر یہہ انتظام بند کردیا جاسکتا ہے۔

نمبر ۲۰ ۱۵۔ ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ ۲۸ فبروری ۱۸۶۹ء کو رزیڈنٹ سانڈرس صاحب کے عہد مین اعلیحضرت مغفور پرنور میر محبوب علیخان بہادر مدظلہ العالی کی مسند نشینی کے بارہ مین نواب سالار جنگ اول کے عہد مین برٹش گورنمنٹ سے ایک معاہدہ ہوا جسکا حال معلوم نہ ہوسکا۔

خلاصہ عہد نامہ ملک برار

نمبر ۲۱ یہہ عہد نامہ گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ نظام کے درمیان ہوا۔ ویسرائے و گورنر جنرل نے کرنیل سر ڈیوڈ بارر رزیڈنٹ کو عہد نامہ کے اختیارات دئے تھے اور اعلیحضرت نے مہاراجہ

کشن پرشاد بہادر تپیکار و مدار المہام کو اختیار کیا تھا۔ اس مین صرف دو شرطین ہین۔

۱۔ ہز ہائنس نظام کے اضلاع امانی پر جن کی فرمانروائی کا دوبارہ اقرار کیا جاتا ہی دائمی طور پر اُن اضلاع کا اجارہ دیتے ہین جن کے معاوضہ مین برٹش گورنمنٹ اُن کو ہمیشہ کے لیے پچیس لاکھ روپیہ سالانہ کی معین رقم دیتی رہیگی۔ ۲۔ برٹش گورنمنٹ اضلاع امانی پر پورے عدالتی اختیارات اور کامل اقتدارات رکھنے کے ساتھ اس بات کی مجاز ہوگی۔ کہ حسب دلخواہ انتظام کرے۔ نیز اُسے یہ بھی اختیار ہوگا۔ کہ حیدر آباد کنٹنجنٹ فوج کو جسطرح چاہے ترتیب دے۔ اور جسطرح چاہے اُنپر حکومت کرے اور کم کرے۔ شرحدشخط ڈبلیو۔ کے۔ بار۔ شرحدشخط کشن پرشاد (مدار المہام) ۵ نومبر ۱۹۰۲ء مطابق ۴ شعبان ۱۳۲۰ھ مقام رزیڈنسی حیدر آباد۔

ملک برار

فصل ۴

۱۷۹۹ء مطابق ۱۲۱۴ھ مین جب سرنگ پٹن فتح ہوا اور ملک میسور کی تقسیم ہوئی اُسوقت سرکار غطمت مدار نے سرکار عالی کی حفاظت کرنا چاہی اور اقرار کیا کہ اُن کے دشمنون کی سرکوبی کیلیے ۸ ہزار پیدل اور ایک ہزار سوار کی ایک مستقل فوج رکھیگی۔ ۱۸۰۰ء مطابق ۱۲۱۵ھ مین ایک عہدنامہ ترتیب دیا گیا جسکی رو سے سرکار عالی نے سرکار غطمت مدار کو ریاست میسور کا بہت بڑا حصہ بدین وعدہ دیدیا کہ کم از کم ۹ ہزار مسلح اور مستعد فوج ہر وقت یہان رکھے۔ گویا حیدر آباد سبسیڈری یا ملکی فوج کی یہی ابتدا ہی۔ اس فوج کا یہ مقصد تھا کہ وہ بیرونی دشمنون کے مقابلہ مین کام دے چنانچہ ۱۸۰۳ء مین کرنل اسٹیونس کی ماتحتی مین اس فوج نے مرہٹون سے جنگ کی ۱۸۰۵ء مطابق ۱۲۲۰ھ مین یہی فوج مستقل کردیگئی لیکن مسٹر ہنری رسل رزیڈنٹ حیدر آباد نے اسے کافی نہ سمجھا اور ۱۸۱۲ء مطابق ۱۲۲۷ھ مین اسکی کئی پلٹنین قایم کین ان کے افسر انگریز تھے۔ اسکے بعد فوج مین سال بسال زیادتی ہوتی گئی اور آخر مین رسل برگیڈ کے نام سے اسکا تعلق رزیڈنٹ سے ہوگیا۔ ۱۸۱۷ء مطابق ۱۲۳۳ھ سے ۱۸۱۹ء مطابق ۱۲۳۵ھ تک اسکا شمار ۷ اور ۸ ہزار کے درمیان رہا۔ اس فوج نے جنگ پنڈارہ مین نہایت ہی دلیری سے کام کیا۔ اس زمانہ مین اس فوج کا سالانہ خرچ ۳۰ لاکھ تھا جو سرکار نظام دیتے تھے لیکن فوج صاحب رزیڈنٹ کے تحت مین تھی۔ اسی فوج کے اخراجات کا مالی انتظام ولیم پامر اینڈ کو

کے متعلق تھا۔ اور اسکے عوض اورنگ آباد اور اُس کے اطراف و اکناف کے تعلقہ کمپنی مذکور کے سپرد ئے۔ اس کے سود کی شرح ۲۳-۲۴ روپیہ فیصدی تھی۔ سنہ ۱۲۳۶ھ ۱۸۲۰ء مین مسٹر رسل کا تبادلہ ہوگیا۔ اور سر چارلس مٹکاف انکی جگہہ مقرر ہوئے سنہ ۱۲۵۳ھ ۱۸۳۷ء تک جب اس فوج کا خرچ بتدریج ۴۰ لاکھہ تک ہوگیا اور تنخواہین بھی باقی رہنے لگین گورنمنٹ نظام پر ۵۰ لاکھہ روپیہ کا دعوے کیا اور ۱۳ سال تک اس پر جھگڑا ہوتا رہا۔

سنہ ۱۸۴۳ء مین جب مہاراجہ چندو لعل مدار المہام کی دیوانی ختم ہوئی تو اُس کے بعد مدار المہامون مین تغیر و تبدل ہوتا رہا اس سے مالی حالت یک گونہ خطرہ مین پڑگئی۔ گو اس عرصہ مین کچھہ قرضہ ادا ہوا لیکن باقی کا تقاضا برابر جاری تھا۔ سنہ ۱۲۶۵ھ ۱۸۴۸ء مین فوج کی تعداد معہ افسران اور ڈاکٹری عملہ کے ۹۵۷۳ تھی۔ اُسوقت اسکا نام بدل کر کنٹنجنٹ حیدرآباد رکھا گیا اور خرچ کا شمار ۴۰ لاکھہ سالانہ ہوا۔

خرچ کی زیادتی کے باعث سرکار عالی گورنمنٹ انگریزی کی ۷۰ لاکھہ کی مقروض ہوگئی لارڈ ڈلہوزی جو سنہ ۱۲۶۸ھ ۱۸۵۱ء مین گورنر جنرل تھے انہون نے جنرل فریزر ریذیڈنٹ حیدرآباد کو لکھا کہ گورنمنٹ نظام سے قرضہ وصول کر لیا جاے۔ اور اُسکی تدبیر یہ بتائی کہ جبتک قرضہ ادا نہ ہو اُسوقت تک برار کے چند اضلاع گورنمنٹ انگلشیہ کے تفویض رہین چنانچہ اس پر نظام سے حضور نظام خوش نہ تھے انہون نے دور اندیشی سے کام لیکر نصف قرضہ فوراً ادا کر دیا اور باقی رقم کے لیے وعدہ فرمایا مگر رفتہ رفتہ یہ رقم پھر اُسی تعداد کو پہونچ گئی۔ اس پر سنہ ۱۲۶۹ھ ۱۸۵۳ء مین لارڈ ڈلہوزی نے گورنمنٹ نظام کو دوبارہ لکھا کہ اگر ختم سال تک مناسب تصفیہ نہ کیا جائیگا تو نہ صرف موجودہ قرضہ کے متعلق بلکہ آیندہ خرچ کی بابت بھی، معقد بہ ضمانت لی جائیگی۔ اس سنہ مین قرضہ کی تعداد ۵۰ لاکھہ تک ہوگئی تھی اس کے ساتھہ ہی کنٹنجنٹ کی بنیاد مستحکم کرنے کے لیے ایک جدید معاہدہ کی ضرورت محسوس ہوئی سنہ ۱۲۷۰ھ ۱۸۵۴ء مین کرنل فریزر کی جگہ کرنل لوریڈیٹ مقرر ہوکر حیدرآباد آئے اور اپنے ساتھہ ہی عہدنامہ بھی لیتے آئے۔ اس عہدنامہ مین پہلا امر یہ تھا کہ سرکار نظام گورنمنٹ انگریزی کو علاقہ برار اور دوسرے اضلاع راچور۔ دوآبہ ہمیشہ کے لیے دیدین جسکے عوض قرضہ منسوخ ہوجائے اور کنٹنجنٹ بھی قایم رہے۔ اس عہدنامہ پر

حضور نظام کی تسخط ہونا تھی - ۲ شعبان م ۱۱ مئی ۱۸۵۳ء / ۱۲۶۹ھ کو حضور نظام نے عہد نامہ پر آخر دستخط کر دیئے اور اضلاع برار - راجکور - دوابہ - شورا پور - احمد نگر وغیرہ سرکار نظام سے انگریزی عملداری مین شریک ہوگئے - اُسوقت ان اضلاع کی آمدنی ۵۰ لاکھ روپیہ سالانہ کی تھی اور خرچ کے مدات یہ تھے - ۱- تنخواہ کنٹنجنٹ جسکی تعداد ۵ ہزار تھی - ۲- ادائی قرضہ ۴۸ لاکھ - ۳- خرچ انتظام وتحصیل - اور کرنل لوصاحب نے اخراجات کا حساب دو آنہ فی روپیہ کیا - ۱۸۶۰ء / ۱۲۷۷ھ مین ایک عہد نامہ اور ہوا جسکی رو سے سرکار عالی اور گورنمنٹ انگریزی کے علاقہ جات مین کچھ ردو بدل ہوا - ۳ شعبان ۱۹۰۲ء / ۱۳۲۰ھ کو ایک جدید عہد نامہ کی رو سے ہمیشہ کے لیے برار اس شرط پر سرکار انگریزی کے حوالہ کیا گیا کہ وہ ۲۵ لاکھ روپیہ سالانہ سرکار نظام کو دیا کریگی - اور ہر سال سالگرہ کے موقع پر ایک مرتبہ سرکار نظام کا جھنڈا اڑا دیا جائیگا ۲۱ محرم م ۲۰ اپریل ۱۹۰۳ء / ۱۳۲۱ھ کو بذریعہ انڈیا گزٹ یہ حکم جاری ہوا کہ ہنگولی - جالنہ - مومن آباد - اور راجکور کی چھاؤنیان اٹھادی جائین اور حدود چھاونی سرکار نظام کے قبضہ مین دیئے جائین - چنانچہ اس حکم کی تعمیل ہوگئی - ۲ صفر م ۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء / ۱۳۲۱ھ کو کنٹنجنٹ کی دو بیاٹریان اور اسی سال کے ۴ ربیع الثانی م ۳۰ جون ۱۹۰۴ء کو دوسری دو بیاٹریان توڑ دی گئین اور جو سپاہی قابل ملازمت تھے وہ رسالون اور اور پلٹنون مین شریک کردیئے گئے اور باقی فوج مین بعض کو انعام دیا گیا اور بعض اس سے محروم کردیئے گئے - الوداپ مویشی سامان واسپان موجرون کے توپ خانہ مین شامل کردی گئین - (تمام ہندوستان مین بھی ۴ بیاٹریان ہندوستانیون کی تھین) اس کنٹنجنٹ فوج کی چھاونیان مقامات صدر مین تھین جو اٹھادی گئین صرف اورنگ آباد اور الوال مین اب بھی انگریزی چھاونیان موجود ہین منجملہ چار رسالہ فوج کے کنٹنجنٹ کے ۳ رسالہ کو توڑ کر اسکوارڈرن (یعنی مسلمان اسکوارڈرن) کو رسالہ اول عہ ۲ دکن ہارس مین سکھہ اسکوارڈرن کو رسالہ ۴ حال عہ ۳ دکن ہارس مین جاٹ اسکوارڈرن رسالہ ۲ کو حال عہ ۲۹ دکن ہارس مین شریک کردیا - سابق مین ہر ایک رسالہ ۳ اسکوارڈرن کا تھا - جدید انتظام کی رو سے ہر رسالہ مین ۴ - اسکوارڈرن ہین - باقی ۳ رسالون اور ۶ پلٹنون کو حسب تفصیل ذیل نمبر دیئے گئے -

نمبر	نمبر رسالہ سابق	نمبر رسالہ حال	نمبر	نمبر پلٹن سابق	نمبر پلٹن حال
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱	فرسٹ لانسر حیدرآباد لنکشائر	۲۰ لانسر دکن ہارس	۱	فرسٹ انفنٹری	۹۴ - رسل انفنٹری
			۲	سکنڈ "	۹۵ " "
۲	سکنڈ لانسر "	۲۹ لانسر "	۳	تھرڈ "	۹۶ ہوزار "
			۴	فورتھ "	۹۷ - دکن " "
۳	فورتھ لانسر "	۳۰ - لانسر "	۵	ففتھ "	۹۸ " " "
			۶	سکستھ "	۹۹ " " "

اس فوجی انتظام کے تغیر و تبدل کے بعد رجب ۱۳۲۳ھ مطابق ستمبر ۱۹۰۵ء مین ملکی انتظام صوبہ برار کا یون کیا گیا کہ ۴ ضلع کے ۴ ضلع اس طرح قایم کیے گئے - امراوتی - اکولہ - بلڈانہ - ایوت محل - اور دو ضلع ایلچپور اور باسم شکست کردے گئے - ضلع ایلچپور سالم امراوتی مین ضم کردیا گیا اور باسم کے ۳ تحصیلون مین باسم اور گرول ضلع اکولہ مین اور پوسہ ضلع ایوت محل مین شامل کردی گئین اور تحصیل مرزاپور ضلع امراوتی سے نکالکر ضلع اکولہ مین اور تحصیل جل گاؤن اور کہام گاؤن ضلع اکولہ سے خارج کرکے ضلع بلڈانہ مین ملحق کی گئین - ضلع امراوتی اور اکولہ مین ۶ - ۶ تحصیلین اور ایوت محل اور بلڈانہ مین ۵ - ۵ تحصیلین قرار دی گئین - گویا اسطرح ۲۲ تحصیلین بحال اور برقرار رہین صیغہ عدالت کا تعلق پہلے مال سے تھا اسکو علیحدہ کردیا اور براہ راست اسکا تعلق چیف کمشنر ممالک متوسط سے کردیا گیا اور اُن کی امداد کے لیے ۲ سیول ڈسٹرکٹ جج مقرر کیے گئے - زاید جج دئے گئے - جوڈیشل کمشنر کی عدالت ناگپور کو منتقل ہوگئی اور جوڈیشل کمشنر برار آیندہ سے جوڈیشل کمشنر ناگپور کے ایڈیشنل کمشنر کی حیثیت سے کام انجام دینے لگے -

حصہ اول ختم ہوا

اشتہار

سندرجۂ ذیل کتابونکی نسبت اکثر اخبارات۔ رسالجات اور نامی حضرات نے اپنا اچھا خیال ظاہر کیا ہی۔ اُن مین سے چند کے نام درج کیے جاتے ہین۔ بڑودہ اسٹیٹ کی ٹسٹ بک کمیٹی نے اُنھین پسند کرکے بہت سی جلدین خریدی ہین۔

تفریح الحیات۔ اخبار مشیر دکن۔ مخبر دکن۔ جریدۂ روزگار۔ اخبار آزاد۔ ملک وملت۔ نظارۂ عالم اخبار عام۔ پیسہ اخبار۔ رسالہ دبدبۂ آصفی۔ معارف۔ جلوۂ محبوب۔ اُردوے معلی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲ر

سرمایان چکرورتی راجہ اشوک کا جیون چرتر۔ اخبار مشیر دکن۔ پبلک گزٹ امرتسر۔ وکیل رہبر ہندوستانی۔ تالیف واشاعت۔ ایڈورڈ گزٹ۔ رسالہ کشف الحقائق۔ رسالہ ترقی۔ زمانہ جناب مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی۔ اے (مخمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ سرکار عالی) خان بہادر شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب۔ مولوی سید محمد حسین صاحب اُغلب موہانی۔ مولوی احمد شفیع صاحب نیر (رئیس فرید آباد دہلی) ۔ ۔ ۔ ۔

اشتہار

مندرجۂ ذیل کتابوں کی نسبت اکثر اخبارات۔ رسالجات اور نامی حضرات نے اپنا اچھا خیال ظاہر کیا ہی۔ اُن مین سے چند کے نام درج کیے جاتے ہین۔ بڑودہ اسٹیٹ کی ٹسٹ بک کمیٹی نے اُنھین پسند کرکے بہت سی جلدین خرید کی ہین۔

تفریح الحیات۔ اخبار مشیر دکن۔ مخبر دکن۔ جریدۂ روزگار۔ اخبار آزاد۔ ملک وملّت۔ نظارۂ عالم اخبار عام۔ پیسہ اخبار۔ رسالہ دبدبۂ آصفی۔ معارف۔ جلوۂ محبوب۔ اُردوے معلی۔ - - - ۱۲ر

سرمیان چکرورتی راجہ اشوک کا جیون چرتر۔ اخبار مشیر دکن۔ پبلک گزٹ امرتسر۔ وکیل رہبر ہندوستانی۔ تالیف واشاعت۔ ایڈورڈ گزٹ۔ رسالہ کشف الحقائق۔ رسالہ ترقی۔ زمانہ جناب مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی۔ اے (معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ سرکار عالی) خان بہادر شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب۔ مولوی سید محمد حسین صاحب اغلب موہانی۔ مولوی احمد شفیع صاحب نیر (رئیس فرید آباد دہلی) - ۱۲ر

ویدورنیتی۔ اخبار مشیر دکن۔ وکیل۔ رسالہ دبدبۂ آصفی۔ کشمیر درپن۔ زمانہ۔ ترقی۔ اُردوے معلّی۔ صحیفہ۔ خان بہادر شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب - - - - - - - - - - - - - - ۸ر

ملنے کا پتہ یہ ہے:۔ **محمد عبدالرحیم حسینی علم روبروئے مسجد مومنان۔**

نوٹ۔ یہ مطبع دس سال سے قائم ہی اور نہایت خوش معاملگی سے اپنا کاروبار چلا رہا ہے اور ہمارے یہان ہر قسم کا کام نرخ مناسب پر ہوتا ہی جن حضرات سے سالہا پڑا ہی وہ صفائی معاملگی کے شائدین اور آیندہ بھی جن حضرات سے سابقہ پڑیگا انشاء اللہ وہ بھی خوش رہینگے اور اُنکی فرمایشات کی تعمیل عمدگی وخوش اسلوبی سے کیجائیگی۔

المشتہر۔ سید اظہر رضا منیجر مطبع انوار الاسلام۔ کوٹلہ اکبر جاہ۔ حیدرآباد دکن

اطلاع۔ یہ کتاب ہمارے مطبع مین صفحہ ۱۲۱ سی چھپی ہی